

اس سے بڑا ۔ مگر بسبب کسی نذر نقصان جو چاہئے اور
بسبب المیہاں کا علاج نہ ہونے کے اور بسبب تمام مکاروں
کا پورا اتفاق نہ ہونے کے وہ نیک کیا گیا لیکن بھی کوشش رہا اور کیا
ہی ۔ نئے کی بد روپ اور امریکہ کے تمام ڈاکٹروں نے کئی دفعہ
سے یہ بات پاس کی کہ کاموں کا اصل سبب چوسے ہیں اور اگر
چوسے مرادے گا بدین قرہ و بادور جو باجے گی ۔ تمام مکاروں
نے منفی ہو کر یہ بات پاس کی تھی ۔ خود گورنٹ کی طرف سے
ایک ٹریٹ " دواسے بجز " چھاپا تھا ۔ چھاپکے دستوں کے
تمام طلباء کو ایک ایک کاپی دی گئی تھی ۔ اس میں صرف اسی بات پر
نور دوایا گیا تھا کہ جو سہرے چھان پاؤ ۔ مار ڈالو اور جو سہرے ٹیٹوں
کی جڑ ہیں ۔ غصہ کو تمام کرکٹ کا یہی غلام تھا اور اوپر یہ ٹریٹ
چھپا ۔ اور گورنٹ نے لاکھوں روپے کے خرچ سے مطلق وہی
کے تمام کے لئے اسے کسے بجزے جو چوں کے پکڑنے کے لئے
بنوائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور شہر بہرہاں کو نصیحت کر دیا گیا کہ لوگو
ان سے اپنے مکانوں کے جو سہرے مار ڈالیں بلکہ گاؤں میں لوگوں
کو ۔ بجزے دے گئے اور ناکیدہ یہ حکم دیا گیا کہ جو سہرے مار ڈالو
اب کو کھو کر تمام دنیا کے ڈاکٹر ملکر بڑے بڑے تمام کر کر کر کر
تیرہ دن کے بعد بدھ تھکے دراز میں اس بات کا قرعہ فیٹے
ہیں کہ کہاں جو سہرے ملین مار ڈالو ۔ کیونکہ یہ بہت خوفناک چیز ہے
اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال پر نظر ڈالتے
ہیں ۔ قرآن مجید میں صریح کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے میں کہ قال
سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " خنثی من الذواب کاحرج
من قتلہا الخراب والحداء العلاء والعقرب والكلب
لعقور " ترجمہ ۔ زہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
بچ جانو ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص احرام باندھے ہوئے بیچ کرے
سے مار ڈالے تو کوئی بیچ نہیں کرتا ۔ بیل ۔ چوہا ۔ بچہ اور
گھٹا ۔ وہ پاک مقام بیٹھے کہ جہاں گھاس کاٹنے کی اجازت
نہیں ۔ درخت کاٹنے کی اجازت نہیں ۔ اور جہرہ مقدس امام
ام کے ہیں دفن میں حج جوتا ہے اور پیر کہ پاک مقام کو تین
محاسن دفن میں جبکہ حاجی کو ایک موتی ملتی ہے اپنی تیس ادبیل
اسے خرچ ۔ شکار ناسخ ۔ چوہا کڑا پیتا منہ درخت کا ٹاننا منہ
س کا ٹاننا منہ ایسے مقدس مقام پر پھر ایسے پاک ایام میں
حاجی کو کس کو موتی ملتی ہے میں سے ایک چوہا مل جاتا ہے کیا
چوہا روئے ؟ نہیں ہرگز نہیں ۔ آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سے کہ چوہا جہاں سے مار ڈالو اگر احرام باندھا ہے تو ۔ کوئی
سناں لے ڈالو ۔ کیونکہ یہ بھری کے پھیلے کا زہر ہے ۔ عذاب
کیونکہ یہ ایک سناں لے ڈالو ۔ حکم ہے کہ ہرگز نہ مارے نہ کھائے

اس نامک کو بارڈالوار دنیا کو اس سے پاک و صاف کر دے۔
 سبحان اللہ! آپ کی کسی عداوت ظاہر ہوتی ہے اور ایک من
 کے لئے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کسی ایک خوشی دل
 میں محسوس ہوتی ہے جب دیکھتے ہیں کہ وہ بات جو آج سے
 تیرہ سو برس پہلے آپ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیان
 فرمائی وہی آج بڑی بڑی عقیدتوں کے مجدد و دی اور لابی
 ظاہر کی جاتی ہے وہ مکتبہ جو تمام علماء و مکر نکال رہے ہیں
 پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افواہ میں درج ہوتی
 ہے اس سے بڑھ کر تین دلیل کسی کی سچائی کی کیا ہو سکتی ہے
 اور اس سے زیادہ واضح صداقت کس مذہب میں مل سکتی ہے؟
 ان خصوصیات کا مورد صرف اسلام ہی ہے جن سے تمام مذاہب
 باطلہ عاری ہیں اور اس بات کی ہر خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے
 ہمین ایسے مذہب کے لئے چن لیا۔ جو واقعی طور پر حقیقی علوم کا
 مجموعہ اور مکتبوں سے بھر پور خزانہ ہے و الحمد للہ رب العالمین
 ارقام سید از قادیان

بدرِ خواتین

کیا ہوا امتہ میں گھنے کو جو پہنا بی بی
 علم بکھو کہ بی بی دل کا ہے گہنا بی بی

زیور

ہندوستان کی عورتوں کو زیور کا اس قدر دشتا و شوق ہے کہ عقیدتوں
 بائیں نے ہندوستان کے افلاس کا اسے ایک بہت بڑا سدبظاہر
 کیا ہے۔ میں اس کی نایدیں کہہ کر گہنا باقی ہوں لیکن اس سے
 پہلے ہندوستان کی بیبیوں پر یہ بات جانی مناسب کہ زیور پہننا
 نشانی اور تزیین بہت دور سے خصوصاً ایسا زیور جیسا کہ
 ہندوستان میں پہنا جاتا ہے۔ رسم و رواج ہم لوگوں پر اس قدر غلبہ
 ہے کہ اس کی موٹی سے موٹی غرابی بھی ہمیں نظر نہیں آتی۔ اگر تھوڑا
 دیر کے لئے ہم ہم در رواج سے قطع نظر کر لیں تو ہمیں صاف معلوم
 ہونے لگے گا کہ اپنے جیمہ کو چھینا نامک اور کان میں سوراخ کرنے
 اتھ اور باؤں اور گھٹے میں زن دوسے پھر ناگوں سی انسانیت
 اور عقلیت ہے۔

محمداے اذیقہ میں بعض فریق ایسی دشتا وین کہ مذہب دنیا
 کے سیاح جب اُدھر جاتے ہیں تو رنگین نشیمنوں کے کمرے ان
 کے لئے تھوڑے جاتے ہیں ان ٹکڑوں کو وہ لوگ بڑے شوق
 سے ان کے انہوں سے ہمیں لیستے ہیں یا وہ اپنے کان یا نامک
 یا کسی اور حصہ میں چھید کے ڈال دیتے ہیں اس احسان کے

عرض میں سیاحوں کی بہت خدمت کرتے ہیں اور چونکہ طہائی کا
 اس طرف بکثرت ہیں ان کے سعادہ میں ان کو سونا چاندی کا
 مال مال کر دیتے ہیں اس طرح امریکہ کے وحش اپنے جیموں کو فتنان
 رنگوں سے رنگتے ہیں اور سرون پر پردہ لگائے جھپٹتے ہیں اسے
 ہی جاتے دیکھتے۔ شہر کی تیز دار عورتیں گاؤں والیوں کے ہماری
 ذرات پر نام در حق ہیں اور کہتی ہیں کہ گناہ ان اتنا ہماری زیور
 پہنتی ہیں کہ اپنے کان نامک لٹیتی ہیں لیکن اگر ان کے نزدیک یہ
 گناہ ان قابل اعتراض ہیں تو اس اعتراض سے وہ خود کیا کر لگ سکتی
 ہیں فرق و قرصرت آج ہی ہے کہ ان کا زیور ذرا ہماری ہر نامک اور ان
 کا لہکا۔ گاؤں کی عورتیں بہ نسبت شہری عورتوں کے سخت مغیر طوار
 قوی ہیں تو زیادہ ہوتی ہیں میں بات کو وہ بخوبی اپنی خوشی برداشت کر لیتی
 ہیں۔ شہری عورتیں اس کو اپنے لئے ناقابل برداشت سمجھتی ہیں لیکن
 وہ مذہب اور شائستہ عورتوں کی نگاہ میں ہندوستانی عورتیں کتنی زیادہ
 قابل اعتراض ہیں جتنی کہ ان کے نزدیک گناہ ان۔ اس لئے کہ وہ اپنی
 جسم میں کئی سوراخ کرتی ہیں جو صرف ایک آشنائی اور وحشت کی علامت ہے
 دنیا کے کسی حصہ میں کسی قوم کی عورتوں کو زیور کا اتنا عشق نہیں ہے
 جتنا کہ ہندوستانی عورتوں کو ہے۔ ان کا عشق تو جنوں کے درجہ تک پہنچا
 ہوتا ہے۔ جان ایوان اور دنیا کی ہر ایک شے کی محبت سے زیور کی محبت
 ان کو زیادہ ہوتی ہے۔ اور اب تو یہ بطور فرد اور انفرادی اور غرض عالی
 کے لئے زیادہ تر اور بے نیت کی نظر سے کٹر پہننا جاتا ہے۔ لیکن
 اس کا رواج غالباً اس طرح ترقی کر گیا ہے کہ دنیا جہالت میں جکڑ گیا
 ہے نہ تو ان کا ذہن میں وہ یہ عقائد کے لئے جمع ہو سکتا تھا نہ اصول و ثبات
 سے لوگ واقف نہ تھے نہ وہ اپنے سے فائدہ اٹھانے کی صورت لوگوں کے
 کوئی معلوم تھی یہ عقائد شادی کے فائدہ میں سے لوگ آشنائے معلوم
 عورتوں کو ان کا یہ خیال تھا کہ فخر و پرہیز جہاں ہے اس کے پس انداز
 اور فخر کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ کوئی زیور نہ لیا جاوے
 یہ رواج بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھ گیا کہ اب تو خود و نمائش جہالت اور
 بے عقلی کا خاصہ ہو گیا ہے تو عورتیں زیورات زیب اور آرائش کے
 لئے پہنتی ہیں۔ لیکن بے علم ہونے کا وجہ ہے جو کہ بے عقل ہی
 تھیں اس لئے خود کا مادہ بڑھ گیا اور زیور کو ایک کرشمہ دکھا سکتے
 گئیں۔ روپیہ کا روپیہ ہوا ہر آسانی سے خرچ نہیں ہو سکتا۔ زمین
 زیبائش جدا ہو گئی اور لوگوں کو اپنی آسودگی جانے کا عمدہ ذریعہ
 لگا۔ غرض ہی اسباب جمع ہو گئے جنہوں نے ہند کی عورتوں کی
 نظروں میں زیور کو ایسا عزیز بنا دیا اور اس کے پہننے کی کافی گنجائش
 ملنے کے لئے انہوں نے اپنے جسم میں سوراخ کسے شروع کرنے
 یہ محبت صاف ظاہر ہے کہ زیور پہننے کی خوشی میں اس تکلیف کی وہ
 بالکل پروا نہیں کرتیں۔ جہاں کے کان اور نامک چھیدتے ہیں

ان کو پہنتی ہے لیکن اگر ان کے سراسے ان کو کوئی اس قدر زچہ
 دیکر یہ کہے کہ وہ اپنے جسم میں کسی اور جگہ ایک چھید سا چھید کر لینے میں
 توشہ نہ کوئی خدمت بھی اس پر غرضی سے راضی نہ ہوگی۔ حالانکہ زیور پہننے کی
 خوشی ان کے ہر بعض حالتوں میں اپنے اہل سے کان نامک چھیدتے
 ہیں اور تمام عمر یہ تکلیف سہا کرتی ہیں کبھی ان کے کان پاک جاتے کبھی
 درد ہوتا ہے۔ پاپ جاری ہوتی ہے کبھی سوراخ بڑھتے بڑھتے اس حصہ
 کو بالکل کاٹ دیتے ہیں اور ان کے چہرہ کو بد نما کر دیتے ہیں زیور کا پہننا ان کو
 ایک شہیت ہوتا ہے لیکن وہ سب کچھ برداشت کرتی ہیں۔

اس بات پر مذہب فہم کتنا سخت اعتراض ان پر کرتی ہیں اور انہیں
 نیم خوشی اور خوشائستہ بناتی ہیں اور ان کا اعتراض جو بھی درست۔ ہندوستان
 کی تعلیم یافتہ اور اعلیٰ سوسائٹی کی بیبیوں کو جنہیں جیموں اور پرین لیکڑیوں
 سے شے پہنے کا اتفاق ہوتا ہے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ ان کے زیور کتنے
 تنگ۔ نامک اور خوبصورت اور مختصر ہوتے ہیں اور زیور پہننے سے ان کا
 مقصد صرف تزیینات ہوتا ہے نہ کہ کچھ اور۔ ان کے نامک کان
 چھیدتے ہوتے ہیں نہ وہ ہماری ہماری گہناؤں سے لسی ہوتی ہوتی
 ہیں اور ان ہندوستانی لیکڑیوں سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ہمیں عورتیں
 ہندوستان کے ان زیورات بدل سے فخرت اور صاف کرتی ہیں۔
 ہندوستان کی عورتوں کو زیور کی اس قدر محبت ہوتی ہے کہ اگر انہیں
 فخر و شہرت ہوتا تو شادی بیاہ میں وہ زیور کو نامک کہہ نہیں جاتی ہیں
 اگر کسی طرح یہ بات ظاہر ہو جاتی ہوگی اور ممکن نہیں کہ دکھلی ہو تو
 ان کی بھوٹی شہی اور نمائش پر ہم ہندوستان میں شرم نہ آتی ہوگی لیکن
 یہ بات اس قدر عام اور معمولی رواج کی طرح جاری ہے کہ معلوم ہوتا
 ہے کہ بالکل سیدوب نہیں خیال کی جاتی اور کیرن سیدوب سمجھی جاوے
 جبکہ عورتوں کی نظروں میں زیور کی یکساں عزت ہو سب
 عورتیں جانتی ہیں۔ کہ زیور ایسی ہی چیز ہے کہ اس کا نامک
 بھی پہنا عیب نہیں ہو سکتا۔ لہذا ایک دوسری کو معذور
 سمجھتی ہیں اور براہین جانتیں۔ مگر میری ہماری ہونہ۔ یاد
 رکھو۔ اصل اور حقیقی جہاں اسات اور پستے لگے اس گھنے علم
 علم حاصل کرنے میں کوشش کر دے۔ آپ کا دل خود بخود بتا دے گا
 کہ اصل گہنا کون سا ہے۔ اپنا قول ہے۔

کیا ہوا امتہ میں گھنے کو جو پہنا بی بی
 علم بکھو کہ بی بی دل کا ہے گہنا بی بی
 اگر ہمیں نے میرے اس معنوں کو نہ کہ نہ کہ تو دوسرے علم میں
 شمار اور اعداد کی رو سے زیور کے مال اور جانی نقصان جان
 کروں گی۔

آپ ہندوں کی خادہ
 فاطمہ بیگم

کتابت حقیقۃ المسیح

تو کار زمین را بخو سافعی : که با آسمان نیز بدافعی
 کا معالہ نفرادین - دالام - ۱۹۰۰

المفتى

(۱) اگر تو کہیں قوت پر ہینہ قبول ہے (۲) چٹائی سینہ پر ڈھکے بغیر صرف منلوں یا مستحب ہر ادبہ
 حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم ہینہ پر ڈھکے باغیٹے تھے اور ان شاء میں یہ بھی آیا ہے کہ آفات کے بچنے ڈھکے باغیٹہ
 تھے نماز آپ پڑھ کر کہیں (سوال یہ تھا کہ مجھے ہینہ میں یل بوجہ ملازمت صفر رہا ہے) (۳) جان بوجہ پر سح
 جائز ہے۔

مناجاتِ ناصر

میں مشکلات میں ہوں مشکل کشا تو ہی ہے | متعلق ہوں میں تیرا حاجت روا تو ہی ہے
 کہ درد میں ہزار دن کس کس کا نام لوں میں | زندہ ہوں بن تو عاجز میرا خدا تو ہی ہے

ہے رسول تیرے سچی تری کتاہین
صدا طیب ماذق لاکہن ہئی دواین
کچھ بھی ہیں تو آتا تہہ بن نظرنین ہے
تیرے سوانین ہے معبود کوئی ہرگز
ان باپ چاہی بنین بیوی ہر یا کہ بچے
جو تیرے پاس آیا اس نے ہی لعن پایا
بس نے نہ تہہ کو دیکھا ہے عقل کا وہ انداز
بس خوش ادا پہ ہونے قربان بین سب بیگلے
تسے تو تیرا دسب امید ہے تو تجھ سے
بس دل کا تیرے غم میں ہوتا ہے خون پایے
نہے نقد کر مہ سے پاتا ہے کوئی تہہ کو
سبے عظیم تو ہے اور سب سے ہے اسلئے
لوگوں نے جو ہے سمجھا وہ تو نہیں ہے ہرگز
دین میں جسے خیدا اس میں ذرا شک
ہے قرب تیرا دولت دوری تری فقری
شاموں کا شاہ تو ہے سبکی پناہ تو ہے
ہم کو ہے کہلونا اور تو ہی ہے پلاتا
لکھ دروہے راہی دینا ہے تو ہی ہم کو
امان زندگی کا تو نے دیا ہے ہم کو
بھول ہے کھانا اور بھل ہی ہے لگتا
عرب کل بشر میں بے عیب ذات تیری
صحر کی کرد تو تیرا ہے نام نامہ
جب سرکشی سے بندے آئے ہیں تجھ سے ابھی
رکھنے کے جو ہیں قابل رکھنے انکو تو ہی
توبہ قبول کرنا تیرا ہی کام ہے بس
دل میں خیال نیکی آتا ہے جب ہمارے
دیوں سے پھر لاتا رہ ہم کو کہ ہے دکھاتا
ہم میں فقیر جسے تو ہے غنی ہمارا
اولاد و مال تو نے ہم کو دیا ہے بے شک
تو ہم کو پاتا ہے آفات ثنائت ہے
قومین ہمار کی کرتا نہیں ہے ضائع
جیسے ہم الم پڑنے میں قید غم میں
تجھ کو فائین ہے ہم کو بغائین ہے
چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں بچہ ہوں یا بڑے
بند کر ہمارے جنگل کو بہنوں میں
کوقوم پر جاری الطاف یا آہی کو

سب مگر چرن کا لیکن اک رہنما تو ہی ہے
لیکن مرے پیارے دل کی دوا تو ہی ہے
پریشیدہ بھی تو ہی ہے اور برا تو ہی ہے
قربان چہ دل بین وہ دلبر! تو ہی ہے
بین چار دن کے ساتھی لیکن سدا تو ہی ہے
کل بے وفا ہے دنیا اک با وفا تو ہی ہے
آنکھوں کا نور تو ہے دل کا دیا تو ہی ہے
میں تیرے منکے مددے خوش ادا تو ہی ہے
سے جلے خوف تو ہی جائے رجا تو ہی ہے
انجام کار اس کا بس خون بہا تو ہی ہے
ہر چیز کے قیمت اک بے بہا تو ہی ہے
ہر شے کی انتہا ہے بے انتہا تو ہی ہے
ہم اتنے مین جگہ کو بیشک خدا تو ہی ہے
کا نرکے بھی دل کا بس مدعا تو ہی ہے
دل کو غنا جو جس سے وہ کیا تو ہی ہے
ہے شام تو بنانا کرنا لگا تو ہی ہے
بہار ہم جو ہویں دنیا شفا تو ہی ہے
اور دور ہم سے کرنا ہر اک اذا تو ہم
پڑے تو ہی پھٹنا دینا خدا تو ہی ہے
سوکے ہیں کھلانا یا مزا تو ہی ہے
سب پر خطا میں نیکے اک خطا تو ہی ہے
منظور عاجزوں کی کرنا دعا تو ہی ہے
ان کی سزا کی خاطر لانا دیا تو ہی ہے
جو میں فتنائے لائق کرنا خدا تو ہی ہے
تو ہے قریب ہم سے سنا دعا تو ہی ہے
تو اس کا ہے محک دینا خدا تو ہی ہے
ہم کرنے میں بڑا ہی کرنا بہلا تو ہی ہے
ہم لینے میں جو فرضہ کرنا ادا تو ہی ہے
امان پہن کرنا صبح و سدا تو ہی ہے
اور ہم سے دور کرنا ہر اک بلا تو ہی ہے
خدمات کا جاری دینا صلا تو ہی ہے
آخر معبوثوں سے کرنا تیرا دعا تو ہی ہے
دینا ہے زندگی تو کرنا خدا تو ہی ہے
جب چاہتے ہیں پر لانا فضا تو ہی ہے
شہر وں کے شہر دم پہن کرنا صفا تو ہی ہے
تیرے ہی ہیں بے بندے ان کا خدا تو ہی ہے

امتِ رسول کو ہے مدعی ہے۔ تو یہ کشتی میں نہ رہی تھی۔ اپنا اندازِ کار یہ کہ وہ نوحی کا غیر نوح سے فرق نہ کر، اس پر سب میں یکساں دامن کر کے سناٹا مچا دیتے۔

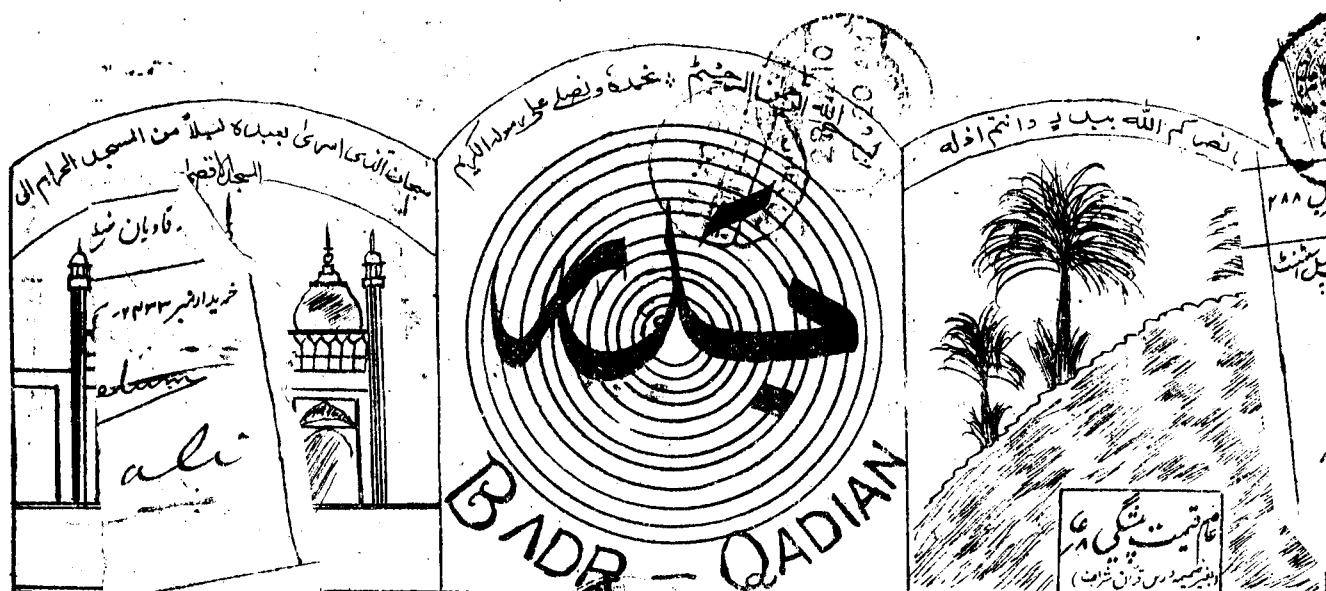
بسم اللہ الرحمن الرحیم
سورہ و فصلیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
محاسن اسلام
نمبر ۱

ما یصلح من الہدی ان ھو الا وحی یوحی
کیسی مقدس ذات اور کیا مقدس وجود! حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا
کوئی تو زندگی دنیا کے بعد بھی تیرہ سو برس سے وہ عارف و معارف اور
وہ اور عارف و معارف اور وہ بھی نئی صدائیں آپ کے ارشادات اور آپ کے
اوتل سے ظاہر ہوا۔ ہم یہی کہیں کہ شریعت سے باہر اور جن کی گئی
عقل سے باہر اور جتنے مذاہب اہل ایمان میں وہ جیسے فلسفہ اور علم طبیات اور
تمام حقیقی علوم سے کہہ اور اور کثرت خوردہ ثابت ہوئے ہیں اور یہاں
کہیں ایسے علوم کی اشاعت ہوئی ہے وہیں جیسے مذہب کے متعصب
طرفداروں نے ایسے علوم کے امتیصال پر وہ وہ کارروائیاں کی
ہیں کہ الان ہمیں اس بات اور اس کے متعلق واقعات کے بیان کرنے
کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے اور عیسائی پادریوں
اور یہاں کے متعصب مذہبی لوگوں کے کارنامے ہیں لیے چڑے
نہ سکتا دیکھتے کہ من لیکن اسلام ہی ایک ایسا پاک
ان کے مخالف ہر مہر میں ترقیب دیتا ہے کہ ایسے علوم سے مستغنی ہوں
جیسا کہ وہ فرماتا ہے اذلا یظہر من الی الاہل کیف خلقت
الی السماء کیف دفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض
کیف سلطت۔ ان ذکرہ بالا آیتوں میں خدا تعالیٰ نے ہمیں چاروں
کے حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اخلا یظہر من الی الاہل کیف خلقت
ترجمہ میں کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح اس کی بناوٹ ہوئی ہو
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ہم ایسے علوم
پر تکیہ کریں اور ایسے علوم سے مستغنی ہوں جو کہ ذات کی بناوٹ اور
اس کے متعلق تمام باتوں پر مادی ہوں اونٹ کا ذکر بطور نمونہ کے
ہوئے ہیں ہم پر واجب ہے کہ اس آیت کے ارشاد کے مطابق جہاں تک
ہم کے بناوٹ و ساخت جو ذات کے علوم حاصل کریں جن کے
انجیل پر واجب متغنیہ اور افاقا ہوتا ہے

دوم۔ والی السماء کیف دفعت۔ ترجمہ۔ اور کیا آسمان کی
طرت نہیں دیکھا کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے۔ اس آیت کو یہ من خدا تعالیٰ
نے نظام عالم پر توجہ دلائی ہے کہ کہیں نہیں آسمان کی طرف دیکھتے
کہ وہ کس طرح اونچا کیا گیا۔ چلتے اس کی بناوٹ مقدار کشش اور اس
کے متعلق اجرام یعنی سورج۔ چاند۔ سیارے۔ شکاریہ وغیرہ وغیرہ
تمام نظم منظمی مقرر کی اور روشنی اور کشش اور حرارت اور

بناوٹ غرض ہزار ہا علوم کی طرف اشارہ ہے کہ کہیں نہیں لوگ اس طرح
توجہ کرتے تھے اس کے قرآن یا اسلام علم نظام عالم کا مخالف یا متغنیہ
ہونا تو متغنیہ زمانہ کے کہیں نہیں علم نظام عالم پر توجہ کرتے اور کہیں
نہیں سیاروں۔ ستاروں کی گردشوں اور حرکات اور حرکات کا مطالعہ
کرتے۔ قرآن شریف تو قرآن سے کہ تم سائنس پڑھو اور قوانین قدرت کا
مطالعہ کرو۔ اور سلسلہ نظام عالم پر غور کرو۔ مگر مسلمان ہیں کہ کون سا
ایسی باتوں سے بچے گا کہ ہمیں اس پر کفر کا فتوہ لگ گیا مگر
یہ نہیں دیکھتے کہ کافر وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کا خلاف کرنے کی
توفیق دے کہ وہ جس کے حکم سے اس کے افعال کا مشاہدہ کرے
جس قوم پر ایسا کرنا ہے ہر شے میں تنزیل ہی تنزیل ہوتا جاتا ہے
وہ ہر شے میں تنزیل ہوتا ہے اور اصولی باتوں کو ہر شے میں تنزیل ہوتا ہے
کا جامہ پہنا دیتے ہیں اور افسوس کہ یہی ادوار اور دولت کی نشانی ہے
حکم تو مسلمانوں کے ہاں علم نظام عالم کا مطالعہ کرو مگر عقل کریں اور پورے
سوم۔ والی الجبال کیف نصبت۔ ترجمہ۔ اور کہیں نہیں دیکھتے
پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح یہ زمین میں نصب کی گئی ہیں۔ اس آیت
سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چتروں اور پہاڑوں کے متعلق جو علوم
ہیں اور جو کچھ کہیں ان سے وابستہ ہیں ان کے فائدہ اٹھانا چاہیے۔
پہاڑوں کے متعلق صد ہا علوم ہیں کہیں تو پہاڑ کا شے کا علم ہے
اور ان کے اسباب کے علوم ہیں اور کہیں پہاڑی نباتات اور پہاڑی
جانوروں اور درخت اور باغوں کا علم ہے۔ غرض ہر ایک ایسی شے
جس کا پہاڑ سے کوئی تعلق ہے سب پہاڑ کے متعلق ہے۔ اس طرح
زلزلوں کے متعلق علم ہی پہاڑ کے تحت میں آتا ہے صد ہا اور ہزار
علوم پہاڑوں سے وابستہ ہیں اگر انسان ان کو حاصل کرے اور ان
کا مطالعہ کرے تو قطع نظر دنیاوی فوائد کے روحانی فوائد کے
ایک سلسلہ کا وہ مورد ہو سکتا ہے مثلاً خدا کی قدرت پر ایک خاص
ایمان آتا ہے۔ جب انسان سیکڑوں میل لیے چڑھے فطرت
اور پہاڑوں کے سلسلہ پر نظر دے گا تو اسے اور ان کے عجیب و غریب
نظر کے خدا کی صفت کی خوبی اور اس کی قدرت اظہر من الشمس
دیکھتا ہے مگر اس علم میں مسلمان پیچھے رہ گئے ہیں تمام بڑے
بڑے انجینئرز پہاڑ کے کاٹنے کے علم ہوتے ہیں تمام مہرین
ہی ہوتے ہیں۔ کہیں کوئی مسلمان اس کام میں معتد بہ علم اور ہمت
نہ رکھتا تھا نظر نہیں آیا۔ غرض پہاڑوں کے متعلق ہر قسم کے علوم
مسلمان بے بہرہ ہیں۔ ان پر سب کائناتوں کا مطالعہ کے کھولنے
اور کاٹنے اور ان میں سماج کرنے راستہ بنانے اور ان کی نباتات
کا مطالعہ کرنے اور ان کے خیرین کی مسوی اور برودت اور
صفا کی حیرت انگیز گردشوں پر غور کرنے ان کے مذہبی فائدوں

دیاؤں کو توجہ سے دیکھنے اور ان کے عجیب و غریب قسم کے نباتات
اور اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے حیوانات اور عود سے عمدہ اشیاء سے
فائدہ اٹھانے میں گئے ہر قسم کے مسلمان ہیں کہ خواب غفلت میں پڑ
سوتے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔
چہارم۔ والی الارض کیف سلطت۔ ترجمہ۔ اور کہیں نہیں دیکھتے کہ
کس طرح زمین بچھائی گئی۔ اس آیت میں ایک کلمہ ہے وہ ہے کہ
لفظ کیف سلطت سے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ فرماتا ہے کہ
کس طرح بچھائی گئی تھی یہی عظیم الشان قدرتوں سے ہے۔ زمین تو
ہم نے بنائی گئی۔ مگر چھان دیکھو سطح والی نظر آتی ہے۔
..... یعنی حاصل مطلب یہ کہ زمین تو گول
ہے۔ مگر ہماری قدرت کا کلمہ اسے اتنا بڑا جسم دیا کہ وہ ایک سطح کو
رنگ میں ہو گئی اور لوگ اس پر کام کرنے کے لائق ہو گئے۔ اس لفظ
آیت میں خدا تعالیٰ نے مجبوری طور پر ہر قسم کے علم حاصل کرنے کا ارشاد
فرمایا ہے اول خود زمین کے متعلق کہ وہ کس مادہ سے بنی ہے۔ اور
اس کے اجزاء اور کیا ہیں پھر اس کے اندرونی حالات اس کی مختلف
کیفیتیں اس کے خواص اور ان تمام اشیاء کے خواص اور ان کی
توزین جو زمین میں ہوتی ہیں مثلاً نباتات کے متعلق ان کے ہموں کے
متعلق۔ پودوں کے پتوں کے متعلق۔ پھولوں۔ برساتی۔ برساتی۔ برساتی۔
..... ہر قسم کے متعلق۔ زمینوں کے
متعلق۔ غرض نباتات کی عمدہ و مختلف شاخوں کے متعلق اسی طرح حیوانات
مشتات الارض اور زمین کے واسطے۔ دیکھنے والے۔ چوہا۔ پانی میں
رہنے والے جانوروں کے متعلق علم اور ان کے خواص اور ان کی
فوائد۔ غرض یہ ذات کی ہزار ہا مختلف اقسام کے متعلق جو علوم ہیں
وہ اس آیت کے ہر قسم کے مادیات۔ جمادات۔ سمندرات۔ سمندر کے
عیالیات اور لاکھوں اشیاء جو سمندریں موجود ہیں زمین کے تحت ہیں
ہے۔ کہیں اور زمین اور سمندر اور چاندی اور اور ہاتھوں کے
نکلنے کا یہی علم زمین کے تحت ہے۔ غرض زمین کی ہر ایک
کون کے زمین کے متعلق کون کون سے علم ہیں زمینوں کی ذہنیت
رکھنا ہر اور نہ کچھ توجہ بشران کا مطالعہ کر سکتا ہے۔
..... کیونکہ عجائب طلمات اور عبادات کا سلسلہ بڑی تیزی سے دنیا
میں ترقی کر رہا ہے۔ غرض یہ آیت تمام علوم و نیادی پر دلالت کرتی
ہے اور سائنس اور فلسفہ اور علم طبیات کا علم دیتی ہے۔ پھر چہا
ایسے علوم کس طرح قرآن شریف یا اسلام کے تناقض قرار دے سکتے
ہیں۔ تمام مذاہب باطلہ و شک اور سوکھی کلبی کی مانند ہیں جس کو
فلسفہ کی جھمک دیتے والی اور سائنس کی خاک کر دینے والی یہی ہر
وقت خطہ میں ظاہر رہی ہے اور وہ وقت ترقی ہے۔ جب کہ لوگ
کلبی کو جلا کر خاک بنا کر دے گی۔ یا کلبی دے اسے خود کلبی



بیت بابو مراد علی صاحب شیش
نظام اداری تعلیم

Mal

عالم قیمت ہنگی
(نصیر حسینہ درس قرآن شریف)

چہ گوئم باتو گرائی چہ اور تادیان مینی

حبيب محمد منبر ایل ۸۸

وایمنی شفا مینی غرض ارا لمان مینی

جیسی چار روپے)

انهم ویرم ویا (نصف)

مورخہ ۱۵ آخر المحرم ۱۳۲۸ ہجری قمریہ علی صاحبہا التواضع سلام مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۱۰ء مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

96

نفس

سائے چمن سے اچھا دارالامان ہمارا
اڈیسرینے محمد صادق غنی اپنے

ست سلامت گلمتی

وای که بدین

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم علی خان کی کتاب
کاملاً نیا و نیا نیا علمی جواب - قیمت ہر

معیار الصاویقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے
وعدوں کا ثبوت۔ قیمت ۳۰

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالفت کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات و فائز
اور حضرت کے وعادی کی نسبت کا مل نشریح ۔ آنت اختلاف کی عجیب تغیر
کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۶۷

سر الشہادۂ دین۔ مصنفہ فاضل امروہی۔ مولانا مولوی سید محمد امین صاحب
مولانا عبد اللطیف شہید کی پشتگوشی سورویلمین سے۔ قیمت ار

عصمتِ انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۴۰

غلامی - غلامی کے متعلق تمام اعراضوں کے جراثیم اور فیصد

آئینہ مصراقت - حضرت اندس کی وفات پر غائب محبوب سالار فیت ار
شہید مسیحی - حضرت اندس کی تعریف اور کہیں نہیں ملتی ہیں ان

کائناتیں اسی پر
نظم مسنوعات پر

مبادی الصوف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر جامع رسالہ

تعبیت حضرت امیر المومنین - قیمت ۲۰۰
الاستقامت - شجرین کا درد فراوان سے ایک نئی طرز میں قیمت ۳۰

البرهان العرقي - چندی نظم مرزا سب - قیمت ۲
شهادت آسمانی حصه اول و دوم - قیمت ۴

مور لکھ سید محمد - بیچ مرغوزی وعات پر ہوا اختیارات ہیں ان کے درجات

قیمت ۸

۱۰۰

اسلام کی اپنی کتاب کے ساتھ اس کے مخالفین کے لئے بھی کتابیں لکھیں۔

کاشوت - قیمت صرف ۸ روپے
معمار خانہ - کچھ نمونوں کے ساتھ

لیکچر مہنگہ - حسین بادشاہ علی المرتضیٰ کا اسلام نابت کیا گیا ہے قیمت
القول الصبح - بیان مراثی اللہ صاحب شہر دہلی کی اردو نظم مہر

کے دعاوی کے ثبوت پرین۔ قیمت ار
سری ہند کلنگ۔ جسین حضرت صاحب کا کرن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے

حجم ۱۴۲ صفحہ - قیمت ۸
 کرنل لیلا - ابابک جندی نظم - بیکہام کی طاقت اور کرنل اوٹا کی صداقت

فتح الدین - مسیح کی وفات کے ثبوت میں آیات و احادیث کی جنباي نظم

سیر پرند - شکاری دلوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۴۴

بھائے جا روئے گئے۔

مفتی صاحب اعجاز، جامع ترسہ، ششی طعام، قطع قلم و ریح۔ دورانہ ہر
 روز دو ہجرت، دستار، و زری نگ و نگین، دوش شخوخت و دشاہم و دشاہ
 و شانتہ نگ گروہ و شانتہ و سلسلہ البہل و میلان من و بہرست و اہم
 و غفر و وغیرہ، بقدر دان و سخود ہر کے وقت دودھ کے ساتھ تناول
 کریند، نعت فی تولد، ہر۔ ایک تولد کر دہا نہرگی۔ معمول ایک ہجرت فرما
 نے کا بہ مفتی محمد صادق اڈھر پور۔ قادیان

عسلان

گلنپادری وکلا و دینی کشمیری دلی و میک بیل کرٹس جس پہانی کو
 ضرورت ہوا عات اکتے فی روہ کشن پر حمیرے طلب کرین فائدہ ورہیگے اشتادہ
 منج نظام ہی پشی احمی بازار کلان راول پنڈی ۔ دی پل باجنت
 پش پش شہر ہے ۔

۱۲ جنوری کے پرچون بن صفیہ ۲۰۰۹ کو کوئٹہ میں صفیہ کی
بیگم صفیہ پر ہٹے۔ کاتبے صفیہ کے بن غلامی کی۔

اس پہنہ خمیسہ سے اس ترخان چہا گیا کہ کچھ اور ارادہ ہاں کئی دن میں
توہین پڑا۔ اس نفیر کے منتظر یہ امر اور سب کے معنی ابھی افشاں کی تشویش
کھڑی جاتی جو رسول پر خون میں نہ ہو حضرت مراد گوی کہ تائین اور چھپنے
سے بڑھ کر نفاذ انکار کا یہ نصف اوقات تک کے بڑے عرصت سنی جو

(کتابخانه عارف محمد شمس الدین)

(جبر پیرنیاں بن بیان مولوی عہدین عمر پروردگار اللہ و پندشیر کے حکم سے یہ اہتمام فاضل محمد غفور الدین اکمل جبکہ شائع گشت)

برعات محرم

عشق کے مجتہد مطلق حضرت میرزا حسین قزوینی طبری صاحب الرسالہ نے عزا داری کی موجودہ حالت کی پراثرین میں لڑو درمیان کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو سیدنا حضرت صاحب کے اہتمام سے مکہ میں چھپی ہے۔ اس میں میرزا قزوینی طبری صاحب نے لکھنے کے متعلق ایک نمانت لطیف لکھتے ہیں ہر ایک تیر و سبیل جو کہ "میں ایک مرتبہ شہد مقدس کو بیان کے اس راستے سے روانہ ہوا۔ جو بڑی تکلیف و مشقت کا راستہ ہے۔ خواہ سان کے ایک گھنگھریلے دن میں نیشاپور کے قریب پہنچ کر آڑا۔ چونکہ ساڈھ تھا اس لئے وہاں کی مسجد میں جا کر کوفہ ہوا۔ اور میرزا کا وقت ہوا۔ تو گاؤں کے لوگ جمع ہو گئے۔ خدا کا شکر ہے چرخ جلایا۔ نماز آئے اور سب سے مغرب و عشاء کی نماز پڑھا جو اسے ادا کی۔ اس سے فراغت ہوئی تو پیش نماز داماد صاحب منیر میرزا نے۔ مسجد کا لازم لگا کر پھر سے وہاں جھپٹے ہوئے مہر کے پاس پہنچا اور اس خرابی کا نام صاحب کے حضور میں رکھ دیا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یکس غرض کے لئے ہے۔ حضرت نے مرتبہ خالی شروع کی ابھی چند ہی گئے پڑے ہیں کہ خدا کا شکر ہے اور چرخ بجھا دیا۔ میرزا صاحب اور میرزا زیادہ ہوا۔ ناگاہ و کھٹکایا ہوں کہ سب سے بچا اور دھپٹے آ رہے ہیں اور حاضرین پر زور شروع ہو گیا داری ہو رہی ہے۔ شروع و زیادہ بلند ہوئی ایک کہنا ہے میرزا سر۔ دوسرا کہنا ہے۔ ہے میرزا بڑا زور و تیر سب سے پڑ گئے کی زیادہ کہنا ہے۔ غرض کہ اسی طرح ہر طرف سے دھپٹے کی آواز بلند ہوئی۔ تھوڑی دیر ہوئی۔ پھر ختم ہو گئے مرتبہ خالی سے دو گئے تو شروع کی اور چرخ روشن کیا گیا۔ لوگ بھی سر اہل زبان ہسم۔ انصاف پائی ہوئی انھیں نے ہوئے اپنے مہرے گھروں کو روانہ ہوئے۔ میں ان بزرگ کے قریب گیا اور پھر چھا کر یک حرکت تھی انہوں نے مجھے جا بجا کیا کہ میں مرتبہ خالی ہوں بیان کے لوگ ایسے سخت مزاج ہیں کہ جب تک اس طرح کی کارروائی نہ کی جائے۔ کسی طرح نہیں ہوتے ناچار ان لوگوں کو میں اسی طریقے سے رلاتا ہوں۔ (لڑو درمیان صفحہ ۱۱۳)

میں لڑو درمیان کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو سیدنا حضرت صاحب کے اہتمام سے مکہ میں چھپی ہے۔

دیہاتی نچا سیت

نہ ارون عیسائی مسلمان اور زیدی ہر ارنیٹ کی دشوار پڑا ہوئی پر جو اکثر مگر بالکل سیدھی ہے۔ خوش خوشی چڑھ کر حضرت فرح فریاد پڑے اور دھڑکنا چڑھ گئے ہیں۔ (دیکھیں)

نہ ارون کے کہا کہ انہیں معلوم ہو گا کہ گرنٹ دیہاتی نچا سیت دیہاتی نچا سیت نام کرنا چاہتی ہے جن کو نفعیت دیوانی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اگر اس طریقے میں کامیابی ہوئی تو انہیں کچھ فیصداری اختیارات بھی تفویض کئے جا دیں گے آپنے فرمایا کہ موجودہ حالت میں بچے کو پڑھنا بکوں سے بڑھ کر ذہنی نشاندہی کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہیں ہوئی۔

حقتہ کا موجد بھڑا ہے اور وہ اس طرح ہر ایک ایک ٹائٹل پر پھلتی بہت کھائی ہوئی تھی اور اس کو دور دیکھ کر ہر ایک دیہات سے شروع ہو جا کر چرخ بن جاتی ہیں اور وہ ہر ایک دیہات کے لئے ایک گھنگھریلے دیہاتی نچا سیت دیہاتی نچا سیت نام کرنا چاہتی ہے جن کو نفعیت دیوانی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اگر اس طریقے میں کامیابی ہوئی تو انہیں کچھ فیصداری اختیارات بھی تفویض کئے جا دیں گے آپنے فرمایا کہ موجودہ حالت میں بچے کو پڑھنا بکوں سے بڑھ کر ذہنی نشاندہی کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہیں ہوئی۔

دیہاتی نچا سیت دیہاتی نچا سیت نام کرنا چاہتی ہے جن کو نفعیت دیوانی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اگر اس طریقے میں کامیابی ہوئی تو انہیں کچھ فیصداری اختیارات بھی تفویض کئے جا دیں گے آپنے فرمایا کہ موجودہ حالت میں بچے کو پڑھنا بکوں سے بڑھ کر ذہنی نشاندہی کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہیں ہوئی۔

عمل حق

ایرانی برپستان

صبح کا جھللا اور گھر آگیا کر شام کو

طرف منور ہوئی تو آریہ سماج نے اپنی پوزیشن صاف کر دینے کے لئے ایک مہم روانہ کر دی نام ایک اخبار نکھوایا ہے۔ جن کی ایڈیٹری کے لئے قہر دم پالی موزوں سمجھا گیا ہے۔ اب قہر دم نے کہا کہ یہ اخبار اپنے مطلق ہندوستان پر کوشش کی طرح مقبوضہ حاصل کرتا ہے یا نہیں۔ اگر اس اخبار نے آریہ سماج کی پوزیشن کو صاف کر دیا۔ تو پھر غیرت۔

گرنٹ آف انڈیائی مندر ذیل پارکروں کی بابت حکم دیا کہ ان کا کوئی طالب علم سرکاری یا عوامی مدرسہ میں نہ لیا جاوے کیونکہ قابل اعتراض باتیں لڑکوں کو سکھائی جاتی ہیں جو مفید نہ اور چھین کے خیالات کو بگاڑ دیتا ہیں (۱) ساتھ بیکال گاؤں (۲) جھارک پد بال پونا (۳) سفید وایل شالا ورن گاؤں۔ اور (۴) ریلوٹ ایٹنگو ویکلر سکول اپر نڈل۔ حکم دیا کہ ہر ایک چھری سے عمل کریں کہ شاکت گرنٹ کے لکھا جاتا ہے کہ ہماری دفعہ شکار گرنٹ سے کمال فیاضی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے محکمہ اعلیٰ میں چھری اور زمین اور ملہ ہندوستان کے ہر سے نفع ہندوستان و نفع ہندوستان کے لئے جائز ہیں۔ گرنٹ رتنہ رتنہ اپنی رہا ایک بہت کچھ ہے وہی ہے۔ (آر پی جی کے حق شواہد میں ایک لکھ)

ایک جگہ آر پی جی کے لئے کی دانت ہوئی کہ سر زمین میں اس کو پائیدہ نہیں چاہئے کہ ہر سے حکام کی رائے آریہ سماج کے خلاف ہے۔ اور اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ سماج بڑا آگاہ و فاضل ہے۔ چھری کے قریب بہت کچھ خواہی پیدا کر سکتی ہے۔ خصوصاً ایسے مقامات پر جہاں سرع انتظام ایسے شخص کے اقدار میں ہوں کہ خیالات بننا ہوں لیکن سر زمین میں اس بات کا یقین ہو کہ آریہ سماج اس وقت تک پائیدہ ہوگی فردنادر اور باقی زمین ہے اور وہ زمین کے زمین کے سماج کے ہر سے میرور ایک اصلاح کے کام کر رہے ہیں۔

تنبہ کے دلائی اور جگہ شہر تھم کے موقع پر فرار ہو گئے خواہ ایک زمین درس میں بعد پناہ گزینہ لائے پہرے تھے نہ کہ آؤ کار پائختہ مدارس میں وہیں آگے اب تک بہت براہ راست زمین قبضہ کر چکا ہے جس نے دلائی لاسر کو یہاں کے انتظام پر کھال کر دیا ہے۔

اختیار بڑی زمینیں اخبار صبیڈل شرح پر چھاپ سکتی ہیں۔ ۸ صفحہ کا اخبار ۹۴ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۱۰ صفحہ کا اخبار ۱۲ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۱۴ صفحہ کا اخبار ۲۸ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۱۶ صفحہ کا اخبار ۴۰ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ تمام شایر گھنٹہ جمل گئے۔ نیپار لیمنٹ تیر کرنا ہوگا۔

آسٹریلیا کے خیالی اسطوع میں عظیم فرمان فنیائی سے بڑی ہماری

ایک مسلمان ایک ہندو کے ہر ایک دیہات سے شروع ہو جا کر چرخ بن جاتی ہیں اور وہ ہر ایک دیہات کے لئے ایک گھنگھریلے دیہاتی نچا سیت دیہاتی نچا سیت نام کرنا چاہتی ہے جن کو نفعیت دیوانی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اگر اس طریقے میں کامیابی ہوئی تو انہیں کچھ فیصداری اختیارات بھی تفویض کئے جا دیں گے آپنے فرمایا کہ موجودہ حالت میں بچے کو پڑھنا بکوں سے بڑھ کر ذہنی نشاندہی کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہیں ہوئی۔

فرمایا یہ میں نے کبھی ساخت کی ابتداء خواہش نہ کر سکا اپنے
علم پر اپنی زبان پر کسی قسم کا گنگنہ دل میں نہ لائے۔ اور خدا کے حضور
تکبر پر اسے اور لغت افی جوئی کا مطلق دخل نہ ہو۔ بلکہ جو کچھ کہے
یا کرے اسے خود پور و شخص ابراہیم بن جابر سے اور خدا اپنے فضل
خاص سے اس کا معلم بنا دیا ہے۔ اور اسے وقت پر وہ بات پیر
سجھاتا ہے۔ جو اسکے دماغ میں نہ گزر۔ ہر دو سراسر موقوف
تعلیم و وعظ کا ہے۔ اس میں پہلے تقدیر الہی طاعت کے مضمون کی توجہ

ایک مزد نے ترک اسلام میں مقطعات قرآن پڑھ کر عترتوں کی نماز میں غالباً بین السجّات دعا کرنے پر ایک پل میں ان کا راز نہہ پر کھل گیا۔

فرمایا۔ محسن بن جاؤ۔ تناقم پر بھی حضرت براء بہم سے انعام ہوا
اور تم کو ایسے اولاد ملے۔ جہاں کو ملی۔ حسین بی بی سے تو خود و بخود
محبت کی جاتی ہے۔ حکم یہ ہے کہ بیوی بد صورت یا بری
بھی ہون تو بھی اسکے ساتھ نیک معاشرت کرو کیونکہ فرمایا
واعشارہ علی بالعدوان ان کو تھوہن فیہ ان تک حوا شیئا و
یجعل اللہ فیہ کثیرا۔ اگر سر اس پر حقارتی رنگ سکے۔

جاوے۔ جائز ہے۔ منافقوں کی مسجد مسجدی الہی نہ تھی۔ بلکہ شرارت تھی۔ اس جگہ کو پاخانہ بنایا گیا۔

چند سوالات کے جواب

بھوت اور چٹیل کو ہمارے ملک کے لفظ عربی میں مکر میں
 ان کے معانی کفر میں جاتا۔ اللہ میں نہ یہ دیکھا ہے۔ کہ
 بعض بڑے باری کے ظہور سے پیشتر یہ کیا ملک اور وہ ہتھانک
 شکایہ خواب میں دیکھے ہیں پھر تیار ہونے میں گویا ان
 زرادنی شکلوں کا نقشہ ایسا تو سامنے ہے۔ پیسے ہندوستان
 پر اسے مذہب میں بھوت چٹیل کی شکلیں دکھائی گئیں
 ان میں مثال کے لئے کادرا کے بعض پر غور کرو۔

(۳۰) سید جحون کے بیٹے سراج اور سید جہون کے بیٹے سید جہون کے سیدوں کے سید بنے ہیں۔ اسکو تو شاید آپا نشتے ہی ہونگے بس آدم کا بیٹا آدم و اچر تک میں بھی آدم کا بیٹا ہوں اس لئے میں بھی آدم ہوں۔ محکو تو اپنے شیطان کا فکر رہتا ہے۔ بعض اعلیٰ کی شہزادوں کو مینے ملی روکا نون میں دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کو تشنگ کا مرض ہوتا ہے جو آتش سے مشتق ہے

ن (۴) نبی کریم شفیع ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ولو انہم

(۵) شیخہ اویس لکھا ہے کہ آدم کا نیا آدم بنتا ہے۔ آدم کو خدا راقعا سے دیکھے کچھ حکم کیے تھے۔ اور کچھ مناسی رہا۔ مثلاً اسکو امنہ و زوز جبکہ الخبتہ اور ساتھ ہی لائقہ با فرما دیا تھا۔ اسطر کچھ آدمی کچھ اور امرا و نوایسی فرمائے میں۔ جب میں نوایسی کا اسکا کما کر تاجوں۔ تو میری روح مقام آرام سے نکل جاتی اور ظاہر سے کچھ شخص بادشاہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے رہے۔ وہ اس بادشاہ کے آرام کے مقام میں نہیں رہ کر جاتا۔ آدم کا جنت اسی نمایاں تھا۔ اللہ تعالیٰ فرما لے تہ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ قرآن شریف میں کہیں لگنا

المفتی
۲۱۹
مفتویٰ عنہما زوجہا (بیوہ) کی دو عقیقین قرآن
میں غلطی سے علیحدہ ہیں۔ تکرار کل میں عند اللہ۔

وکل من عندئذ نہ فرما ہو لاء القوم لایکادون یقیقہون حدیثاً
مطلق مطلق کی تین عمدہ ہیں -

اسم الحائض يطلقها في عدة وضع حمل سورة طلاق واقول قل كل من

www.aail.org

ایک ضروری التماس

نحمدہ وفضلہ علیہ رسولہ الکریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ہر ایک اور فریب میں بوجیب آیتہ کریمہ وان من
أمة الا خلا فيها نذیر۔ وقتاً فوقتاً مسلمان قوم آتے رہے اور
اپنے اپنے وقت پر ضرورت زمانہ کے مطابق اصلاح فرماتے
رہے۔ ان میں سے افضل البشر ما سے پیارے آقا خاتم الانبیاء
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ جنہوں نے ایک
مکمل قانون دیا جو انسان سے پاکر دیا جگانام کہ قرآن مجید ہے
اور جس پر قدم مارنے سے انسان سچا مسلم بن جاتا ہے۔ اور
بوجیب کلمہ و لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہم پر نون۔ اللہ اسکا حافظ و ناصر
بن جاتا ہے۔ اس قانون الہی سے ہر ایک قسم کے روحانی اور
جسمانی خرابیوں کی جنہوں نے انسان کی وقت گزشتار ہو سکتا ہے
اصلاح کی ہے۔ اور سب کے لئے علیحدہ علیحدہ علاج بتایا ہے۔
اگر انسان نے ان بہن بیٹی۔ پھر بھی وغیرہ رشتہوں کی حرمت
کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنے آپکو مجھلے روحانی۔ اخلاقی اور جسمانی
تکالیف کا مورد بنایا تو اس سے یہ کہہ کر کہ لاشکراً ما کف اباءکم
من النساء الا ما قد سلف انہ کان فاحشۃ ومقتاً وساویلاً۔
حرمت علیکم اہلکم۔ و بناکم و اخرکم و خالاکم و بنات لارج و بنات
ملاخت الخ۔ اسکا علاج فرمایا اور عینہ کے لئے دنیا سے اس
علت کو اڑا دیا۔ اور اس طرح سے ان خرابیوں کو ان قریبی رشتوں
کیو جس سے پیدا ہو کرتی ہیں۔ اور جو کہ ابھل کی علم طبعی معصمت
ثابت کر دین چیں۔ و درکدیا۔ پھر اگر کثرت ازدواج کی کوئی انتہا
نہ دیکھی۔ اور ایک ایک آدمی نے سینکڑوں بیویاں رکھنی شروع
کیں تو انکی بھی اصلاح کی اور طاقت انسانی کو وہ نظر رکھ کر اور
ضروریات بقا انسانی کو خیال کر کے ایک حد بندی مقرر کر دی
اور حکم دیدیا کہ فاکھوما طاب لکم من النساء منی وثلث و رباع
وان خفتم الا تعدوا فواحدة۔ عورتوں میں سے دو یا تین یا چار تک
بیویاں نکاح کر لو۔ لیکن اگر خوف ہو کہ انکے حقوق برابر نہ ادا
کر سکو گے تو پھر ایک سے زیادہ نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ علم کو
پسند نہیں فرماتا۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ وہ بیویاں تو کر لو لیکن
ایک کو باہل میں پشت ڈالو۔ اسی طرح جب دیکھا کہ خود
تراشیدہ بتوں کی پوجا کر کے انسان حیوانیت سے بھی گرا جاتا
ہے۔ تو پکا کر کہا۔ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم انہی خلقکم

والذین من قبکم لعلکم تتقون۔ کہ یہ تو تمہارا سہ خود نہ مشیدہ
بت ہیں۔ ان کی پوجا کیوں کرتے ہو۔ پوجا کرنے اور پریش
کرنے کے لائق وہی ذات پاک ہے جو کہ اب تمہارا
اور ان سب لوگوں کا جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ یعنی
ساری دنیا کا خالق ہے۔ غرضیکہ اسی طرح کوئی چلو دنیا کی
زندگی کی ضروریات کا ایسا پتہ چھوڑا جسکی کہ اسلام نے
اصلاح نہیں فرمائی۔ جسے اگر مختصر بیان بھی کیا جاوے۔
تو بہت لمبا مضمون ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں آگے
صرف اتنی اصلاح کا ذکر کروں گا۔ جو نہایت میرے اس
مضمون کے متعلق ہے۔
دنیا میں دو ہی سلسلہ نظر آتے ہیں۔ ایک جسمانی اور ایک
روحانی۔ اس لئے بادشاہ تین بھی دو ہی قسم کی ہوتی ہیں
ایک روحانی اور ایک جسمانی۔ روحانی بادشاہت کے تحت
معرفت صفات و بارئیت انسان کو بہت سے ایسے رشتوں
سے جس پر طبع سے کہ اللہ دیکھ پڑے یا وہ دوسروں کو
لئے دیکھ کا موجب ہو۔ بجاویشی کو تو وہی حکومت سے بہرہ
ور نہیں ہوتے۔ اور جن سے اس طرح ڈر ہو سکتا ہے کہ اگر
وہ یوں ہی آزاد چھوڑ دیئے جائیں تو کیا اپنے لئے اور کیا
باقی دنیا کے لئے دیکھ کا موجب ہو سکے۔ اور جو کہ باطنی قضا
الہی کو نہیں دیکھ سکتے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے دینا
میں امن قائم رکھنے کے لئے ظاہری سلطنتیں بنائی ہیں۔
جسکو کہ اسی لئے خلق اللہ کہا جاتا ہے۔ وہ روحانی سلطنت
میں خوف و محبت آتی جو کہ ایک عارف باللہ کو ایک
تار یک کو نہ میں گن سے بچانے کے لئے کافی ہوتی ہے
اگر چاہیے سلطنتوں میں وہ اس درجہ تک تو موجود نہیں
ہوتی۔ لیکن پھر بھی بہت سے شرارتوں سے دنیا ان
ظاہری سلطنتوں کی وجہ سے محفوظ رہتی ہے۔ اس لئے
اللہ تعالیٰ نے ان سلطنتوں کی بہت تعظیم اور تکریم کی ہے
اور جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی فرمانبرداری
کا ذکر کیا ہے۔ وہاں ہی ان ظاہری بادشاہوں کی متابعت
کا بھی ذکر کیا ہے۔ صاحب حکم یا حاکم بنانا یہ فعل الہی ہے۔
کیونکہ اللہ اعلم وغیرہ و فاد و مطلق ہے۔ اور قرآن کریم میں مائت
ہے۔ مالک الملک تو فی الملک من تشاء و تعز و تفرع الملک
من تشاء و تعز من تشاء و تعز من تشاء بیدک الخیر۔ وہ
خوب جانتا ہے کہ کس ہاتھ میں اتنی مخلوق الہی کی باگ
حکومت دینی واجب ہے۔ اس لئے وہ جہم پر ماکم یا...
بادشاہ مقرر ہوتے ہیں۔ وہ وہی ہوتے ہیں جسکا طرز

حکومت ایسا ہوتا ہے۔ جو کہ اس وقت کے لوگوں کی اصلاح
کے لئے مناسب حال ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر انسان جیسا
کہ ایک پسند کرے تاکہ اسکا کمال ہو جائے۔ تو لازم ہے۔ کہ وہ اسکی
تا بعداری اور خیر خواہی کرے
ایک بادشاہت کے بجائے دوسری بادشاہت کے
قائم ہوں۔ یہ راز پرنا ہے۔ کہ وہ بادشاہ جس سے سلطنت
چھینی جا رہی ہے۔ اسکی طرز حکومت زمانہ کے ضروریات
کے مطابق نہیں ہوتی۔ اور اس طرح سے وہ ایک طرح کا ظلم ہو
جاتا ہے۔ اور اللہ جو اپنی مخلوق کا رحمن خدا ہے۔ پسند نہیں
کرتا کہ اسکی مخلوق کو کسی قسم کا ظلم ہو۔ سامان ہی ایسے کرو تیا
ہے۔ کہ وہ بادشاہ سے خود بخود خود دیا ہے۔ مشاجاتی ہے۔
فصل آتی ہے۔ انسان کو اس میں باہل و دخل نہیں۔ اس
لئے وہ انسان جو کہ دیدہ و دانستہ امر اور عین میں رہتا ہے
جس کا ہر جملہ میں کی جاتی ہے۔ سلطنت کی تیار کیا خیال کرتا
ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننے سے ڈرتا جانتا ہے
اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ سے ایک جنگ شروع کرتا ہے
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دیکھ لہاتا ہے۔ انوکھا کرتا ہے۔
اسلام میں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی شے یا کسے بادشاہ
وقت کی فرمانی کا حکم دیا ہے۔ اور اس حکم سے پہلو
ادار اور۔ ان متابعت کا حکم دیکر جو کہ تکلیف میں محبت
میں ہرگز۔ ان انسان پر فرض ہے۔ اور یہ کسی عمل فحشت
کے لئے نہ کرنی لازم ہے۔ یہ صاف بنا دیا ہے۔ مگر
رنگ میں حاکم وقت کی متابعت کرنی چاہی۔ یہ کہ وہ بادشاہ
کیا ہے۔ اور اس قابل ہے کہ بادشاہ رہے یا نہ رہے
یہ سب اللہ کے سپرد کرنا چاہئے۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ کون
اس قابل ہے۔ اور کون نہیں۔ کیونکہ اطاعت بادشاہ کا
حکم باہل صاف ہے۔ اور اطاعت حاکم از قوت اور بقاوت
دو ایسی تضاد حالتیں ہیں کہ ایک دل میں جمع نہیں کستیں
اسلئے وہ جو کہ بادشاہ وقت کے مارنے یا نکالنے کے
فکر میں لگ جاتا ہے۔ جلا اسکی فرمانبرداری کب کر سکتا
ہے۔ اور اللہ اس کے کہہ کا ذمہ دار نہیں رہتا بلکہ اسکو دیکھ
پہنچاتا ہے۔ وہ بادشاہ کیا تھ لڑائی کر کے اللہ کے ساتھ
لڑائی شروع کرے یا نہیں۔ نتیجہ اسکا ہر ایک انسان سمجھ سکتا
ہے۔ اور ہم تو آجکل اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔
چاہئے کہ ہم سب مسلمان اور ہمارے اہل ہندو بھائی
اس سے عبرت حاصل کریں اور اللہ کے اس حکم کی کہ
حاکم وقت کی اطاعت کرو قدر کریں۔ اور آپ کی متابعت

میں عطا ثابت کر کے دکھائی کہ ہم سچے خیر خواہ سکار
ہیں۔
ہمارے حضرت امام وقت مجدد زمان سچ موعود علیہ
الصلوة والسلام کی تعظیمات پڑھنے والے خوب متو
ہیں کہ اپنے دنیا کے لوگوں کو جب دنیا کی طرف گرا
ہوا دیکھا تو اسکا علاج یہ کیا کہ ایک سلسلہ "سیا قیام کیا
جس میں کہ صرف وہ ہی شامل ہو سکتے ہیں جو یہ اقرار کریں
کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے جب تک نتیجہ ضروری طور پر
پیہ ہونا چاہیے کہ ایسے انسان اللہ تعالیٰ کے ان
احکام کی جو فرائض میں موجود ہیں۔ زیادہ تعظیم و تکریم کریں
اور اپنے عمل کریں۔ اور اسلام کی تعلیم کے ہر ایک پہلو کا
مطالعہ کریں اور اسکو پہلے پہل رنگ دین۔ چنانچہ یہ گروہ
بغض خدا اس غرض میں بہت حد تک کامیاب رہے۔ پھر
آپ نے تو عید کے شغاف چشمہ کو جو تیرہ سو سال گزرے
اسلام لایا تھا۔ اور اسوقت بہت کثرت سے دنیا میں
ایک گری ہوئی حالت میں موجود تھا۔ سب غلاموں اور
سیلوں سے جو دنیا داروں نے اس میں پیدا کر دی تھی
صاف کر کے صراحت سے پیش کیا۔ اور تثلیث کے عقیدہ
کو غلط ثابت کیا۔
جہاں انہوں نے اس طرح سے بہت کچھ فرما
احکام کی تشریح فرمائی۔ وہاں اپنی ہر ایک تقریر میں
اس بات پر بھی زور دیا کہ ہندوستان سچے خدا
پر گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے بڑے بڑے احسان ہیں
اس لئے جو حکم ملے گا اسکا الاحسان۔ ہم سب
رعایا کو اس گورنمنٹ کی بہت ہی سچی خیر خواہی تو ملی اور
فعلی رنگ میں کرنی واجب ہے۔ اور یہ امر کہ انکی اطاعت
کریں یہ تو ہر حالت میں ہم آپسی کے ماتحت لازم اور
ضروری ہے۔
اللہ کے بندے دنیا میں کچھ حکمت عملیاں کیلئے
نہیں آتے۔ لوگ تو بہلا بدعتی سے کام لیتے ہیں۔
مگر میں احمدیوں کو خطاب کر کے عرض کرتا ہوں کہ انہو
تو حضرت کی پاک صحبت میں رہ کر آپکا خوب مطالعہ کیا
آج کیا انہیں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ آپ
دکھا دے کے لے کر تھے تھے ہرگز نہیں۔
ایک خدا پر سچا ایمان اور عرفان رکھنے والے انسان
کو یہاں کہ ہمارا تجربہ ہے کہ ہمارے حضرت آقا تو
انسان کی اور انسانی ملکوتوں کی پرہیزگار ہی کیا ہوتی ہے

ہمارے پیارے بھائی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم
و مغفور شہید نے اپنے ایمان کو نہ چھپایا نہ پر نہ چھپایا اگرچہ
ایک مسلمان بادشاہ کے سامنے باندھے دی۔ تو جس شخص کے
کہ ایسے صاف باطن خادموں۔ آپ زیادہ کر سکتے ہیں۔
کہ وہ خود کیا ہونا چاہیے۔ و رفت اپنے پہلوں سے بچنا جانا
ہے ایسے انسان سے توقع حکمت عملی ایک طاقت نہیں تو
اور کیا ہے۔
غرض کہ ہمارے مولا حضرت سچ موعود رحمۃ اللہ علیہ نے جب
اللہ کے اس نعام کو جو برحق گورنمنٹ کی حکومت اس ملک
کو عطا کر کے اللہ تعالیٰ نے ہندوستان پر کیا ہوا ہے۔ محسوس
کیا اور ساتھ ہی اس ملک کے لوگوں کے دونوں اپنی فراموشی سے
بھاری باؤں کو دیکھا تو انہوں نے دراصل احسان ہیں وہاں ہمدردی
نہی نوع انہوں نے نہ پا کر جو کہ اس ملک میں ان و چین اور
نیکو جو برحق گورنمنٹ کی وجہ سے انہیں ملا ہے۔ قائم
رکھنے کیلئے اس بات پر زور دین کہ اس ملک کے لوگ گورنمنٹ
عالیہ کی سچی خیر خواہی اور وفا داری کریں۔ انہیں اپنے آپ
اپنی کتابوں میں گورنمنٹ برطانیہ کے مختلف برکات کو کئی دفعہ
تک اور دفعتاً وقتاً آنہا بات کے ذریعہ اپنی جماعت کو ادا عام ہندو
اور مسلمانوں کو کرکٹ اور ٹیٹا وٹ سے بے شک کرے۔
انہیں ہندو مت پر خیر خواہی کیلئے ہر ایک قدم پر چکر بڑھاتے
پرائس تحریکیں اپنے غفلتوں و غلطیوں و غریبوں میں کھنڈ
رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب احمدی ملی لوگوں کو
ہر کار کی خیر خواہی کیلئے علم متوجہ کریں۔
بقیہ سے قبل ایک گروہ مکیش ہندوستان میں ایسا موجود ہے
ہے۔ جو کہ اس دہشت کو جسکا کہ وہ پہل کہا رہا ہے۔ خود جو ہے
کاٹنا چاہتے ہیں۔ اور گورنمنٹ عالیہ کے نیک اور منفی حکام کی ہاتھوں
کو جو ہماری ہر طرح کی حفاظت کرتے رہتے ہیں مختلف ذرائع سے
خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ اس پر بھی گورنمنٹ حوصلہ اور صبر سے کام لے
رہی ہے۔ لیکن اس کے خیر خیالوں میں وہ وقت آگیا ہے جبکہ پیش بندی
کہ ہمارا امام مرحوم و مغفور تیس سال پہلے سے کرنا تھا۔ اور ضروری ہے
کہ ہم سب احمدی عملا اپنی امام کے اس حکم کی پیروی کریں اور اس
فتنہ کو روکنے کی کوشش کریں۔
گورنمنٹ کے ہندوستان پر بہت احسان ہیں ان احسانوں
کو وہ لوگ جو کہ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ ہی پیدا ہوئے
اور اسکا اور اسکا ہی ملک کہا کہ بڑے ہوئے اچھی طرح سوجھنا
میں نہیں لاسکتے۔ ہاں اگر کسی نے اچھی طرح سے معلوم کر لے
ہوں۔ نوہ سو سال پیچھے چلا جاوے۔ اور اسوقت سے

ہندوستان کا آج کے ہندوستان سے غالباً کچھ تو بڑھ چکا ہے
کہ اسکو کچھ خوش آجائے کہ کچھ کچھ سرگودیا راکارل اور ایمان یا بہت سی
جا کر وہاں کے موجودہ حالات کا ہندوستان کے موجودہ حالات کو
مقابلہ کرے تب قدر معلوم ہو۔ یا وہ بجکے دماغ میں سوان کا کبیرا
بدقتی سے بل رہا ہے۔ حال میں ہی ہندوستان کی ایفائرڈ
سوراج حکومتوں نے اپنے یا سٹوں کے حالات کا مقابلہ گورنمنٹ
کے محاکم کے ساتھ کرے تو معلوم ہو گا کہ کیا کیا احسانات
اس علول گورنمنٹ کے اس ملک پر ہیں۔ ریلیوں۔ ڈاک کی رفتار۔
پولیس تعلیم۔ نہرین۔ سکار خٹے اور سب دلیہ مذہبی آزادی
کچھ تھوڑی برکتیں نہیں۔ جن کے لئے کہ ہندوستان انگریزوں
کا مومن احسان ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب کیا کریں
کیا مسلمان اور غیر احمدی ہمدردی موجب مل جانا الاحسان الاحسان
گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی کیلئے اور ہمدردی کے لئے دنیا میں
کریں۔ اور قول اور فعلی کے لئے تو فیکٹ مانگ کر اس محسوس
کی کریں۔ اور وہاں مال و جان سے گورنمنٹ کے اس احسان جو اسے
ہندوستان پر کیا ہے شکایا کریں ایسے وقت خیر خواہ اور بخوا
کی شناخت کیلئے ہی ہوتی ہیں سورہ جیسا اوپر ذکر کیا ہے حکومت
کسی کو اللہ کے فضل سے حیرت و دھوم اس کے لایق ہوتی ہے۔
اس لئے جب اسکا لٹرائی خدائی کے لئے ایسی قوم کہ بہتر
حاکم مقصود نہ ہو۔ مثلاً اللہ کے اسکا حافظ ناصر رہنا ہے۔
اس لئے اسکو خود خدا کی کسی سلطنت کے قیام کے لئے ضروری
ہوتی ہے۔ اور شہادت کے لئے کہ اسکو گورنمنٹ محتاج نہیں ہوتی لیکن خوا
محتاج ہو۔ اور وہ نہ ہو ایسی قوم کیلئے جو کہ اعلیٰ اخلاق پر قدم مائل
کی مدد سے جو ایک اچھی قوم ہو ضروری۔ کہ ملکی ہمدردی پر مبنی
اور ہم وطنوں کی ہمدردی اور سلطنت کے احسانات کا احسان سمجھ
کرے کہ وہ گورنمنٹ کی مدد سے خیر خواہی کے لئے اور اپنے ہمدردوں
کو ہر رنگ میں ناشیا بخشا لائے گا۔ لے کر کوشش کرے۔
آخر میں ملک کے ہمدردوں کی خدمت میں نام لے کر کہ اپنے خود کو
بالائے طاق کہہ کر کچھ وقت کیلئے ہمدردی میں ہر ایک خیر خواہ کیلئے توجہ
ہوں۔ اور وہ ہی ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کا ایک گروہ سر پر ہوتا ہے
غرضی اور اندرونی حمایتی اکو اس میں ہیں کہ انہوں نے تو قیامت سے جو کہ اس
نتیجہ ہوتی ہیں ملک کو بہرہ ور کرے۔ اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم سب
ہندو اور اگر وہ نہ کریں تو کم از کم ہم سب احمدی گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی
کو ہر وقت مد نظر رکھیں اور لوگوں کو اپنے اس دعا میں اپنی بات
شامل کریں۔ اور عام طور پر اس فرض کو جو کہ لوگوں کے ذمہ گورنمنٹ
کے اعلیٰ مالوک کے غرض میں ہے۔ پر سچ کریں۔ اور ان نقصانات کو
جو کہ باغیانہ خیالات کی اشتعال سے ہندوستان کی خود مختاری پہنچے گا
میں نہ واقعت کو ان کو مطلع کریں اور باغیانہ حملہ کا انکشاف

ہندوستان کا آج کے ہندوستان سے غالباً کچھ تو بڑھ چکا ہے کہ اسکو کچھ خوش آجائے کہ کچھ کچھ سرگودیا راکارل اور ایمان یا بہت سی جا کر وہاں کے موجودہ حالات کا ہندوستان کے موجودہ حالات کو مقابلہ کرے تب قدر معلوم ہو۔ یا وہ بجکے دماغ میں سوان کا کبیرا بدقتی سے بل رہا ہے۔ حال میں ہی ہندوستان کی ایفائرڈ سوراج حکومتوں نے اپنے یا سٹوں کے حالات کا مقابلہ گورنمنٹ کے محاکم کے ساتھ کرے تو معلوم ہو گا کہ کیا کیا احسانات اس علول گورنمنٹ کے اس ملک پر ہیں۔ ریلیوں۔ ڈاک کی رفتار۔ پولیس تعلیم۔ نہرین۔ سکار خٹے اور سب دلیہ مذہبی آزادی کچھ تھوڑی برکتیں نہیں۔ جن کے لئے کہ ہندوستان انگریزوں کا مومن احسان ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب کیا کریں کیا مسلمان اور غیر احمدی ہمدردی موجب مل جانا الاحسان الاحسان گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی کیلئے اور ہمدردی کے لئے دنیا میں کریں۔ اور قول اور فعلی کے لئے تو فیکٹ مانگ کر اس محسوس کی کریں۔ اور وہاں مال و جان سے گورنمنٹ کے اس احسان جو اسے ہندوستان پر کیا ہے شکایا کریں ایسے وقت خیر خواہ اور بخوا کی شناخت کیلئے ہی ہوتی ہیں سورہ جیسا اوپر ذکر کیا ہے حکومت کسی کو اللہ کے فضل سے حیرت و دھوم اس کے لایق ہوتی ہے۔ اس لئے جب اسکا لٹرائی خدائی کے لئے ایسی قوم کہ بہتر حاکم مقصود نہ ہو۔ مثلاً اللہ کے اسکا حافظ ناصر رہنا ہے۔ اس لئے اسکو خود خدا کی کسی سلطنت کے قیام کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اور شہادت کے لئے کہ اسکو گورنمنٹ محتاج نہیں ہوتی لیکن خوا محتاج ہو۔ اور وہ نہ ہو ایسی قوم کیلئے جو کہ اعلیٰ اخلاق پر قدم مائل کی مدد سے جو ایک اچھی قوم ہو ضروری۔ کہ ملکی ہمدردی پر مبنی اور ہم وطنوں کی ہمدردی اور سلطنت کے احسانات کا احسان سمجھ کرے کہ وہ گورنمنٹ کی مدد سے خیر خواہی کے لئے اور اپنے ہمدردوں کو ہر رنگ میں ناشیا بخشا لائے گا۔ لے کر کوشش کرے۔ آخر میں ملک کے ہمدردوں کی خدمت میں نام لے کر کہ اپنے خود کو بالائے طاق کہہ کر کچھ وقت کیلئے ہمدردی میں ہر ایک خیر خواہ کیلئے توجہ ہوں۔ اور وہ ہی ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کا ایک گروہ سر پر ہوتا ہے غرضی اور اندرونی حمایتی اکو اس میں ہیں کہ انہوں نے تو قیامت سے جو کہ اس نتیجہ ہوتی ہیں ملک کو بہرہ ور کرے۔ اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم سب ہندو اور اگر وہ نہ کریں تو کم از کم ہم سب احمدی گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی کو ہر وقت مد نظر رکھیں اور لوگوں کو اپنے اس دعا میں اپنی بات شامل کریں۔ اور عام طور پر اس فرض کو جو کہ لوگوں کے ذمہ گورنمنٹ کے اعلیٰ مالوک کے غرض میں ہے۔ پر سچ کریں۔ اور ان نقصانات کو جو کہ باغیانہ خیالات کی اشتعال سے ہندوستان کی خود مختاری پہنچے گا میں نہ واقعت کو ان کو مطلع کریں اور باغیانہ حملہ کا انکشاف

منشی وحید الدین عیسائی شیخ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باب وراثت الدین کے مکان پر نائب تحصیلدار صاحب

منجانب عیسیٰ بابت چیتہ ان کو سوالوں کا جواب

یکم نومبر ۱۹۰۷ء کو میں انڈین منشی نے ذکر موجود چند اشخاص کی رائے پاس کر سنے اور ان سے اپنے بارے میں ذکر کے مکان پر اس غرض کو گئے کہ مذہبی بابت عیسائیت اور اسلام کے بارے میں چٹک بن جو تارکین دین اصل راہ کو جو شاہ راہ اور حقیقی بنائے۔ تمام مسوکر کرین اور اپنے عیسویں میں ہیشہ کا آرام جلتے ہوئے سرت کی آگیا۔ اور اترت کا ناش کرنے کا سبھاؤ پریم جبرے ایشو سے کھینے تار پر زندقہ نشانہ زندقہ تار فندہ رسول امین اسلام اور باقی اسلام کی پاک تعلیم میں پھٹنے پڑے چھر سے علوہ کر دیکھیں اور ان کی آتمہ پتر آتمہ سے جود جود اللہ آسمان طاقت ان خدا کی بخشش ج لازوال خدا سے ہر زمانہ کے لئے مومنوں کو خاص حصہ میں وراثت کے طور پر دی جاتی ہے اور کہ جو خاص مخلوق کا حصہ ہے۔ حاصل کرنے کا مقدور یہ اندیر کے فزندقہ محسوس کرتے ہوئے اور ہیشہ کے لئے پاہانے کا سبب ہو جاوے۔ ان اپنی زندقہ جوش فتنے باز آوین انکار کے ہو جاوین اور اپنی توفیق کا ذکر زندگی میں ان کی مسوکی سے وہ مسوکی حاصل کرنے کا سبھاؤ حاصل کرین جو اصل زندگی آسمان راحت ہیشہ کا سکبہ سدا کا آندہ انت جیون عیساوی ہیشہ کی زندگی جہر نفس کو درکار ہے پالین جو کہ فوہ کر بنے ایمان لانے خدا کے ہونے پر نر بنے۔ زندگی کے گدھوے ان پر ان انسانیت کو تار پھٹنے نئی حاصل کرنے مردہ حالت کو چھوڑنے تازہ پہننے لباس لڈر ہنے زندقہ ہوئے زندقہ خدا زندقہ رسول زندقہ الہام زندقہ فوہ بنے کا مقدور پا جاوین آسمانی طاقت مومن زمین کو چڑھ کرین عروج آسمانی کرین زمین فتنائی و نیری شیطانی حرکات سے کا فوہ ہونے کا تدارک ہیشہ کے لئے اس ادبی اذلی لازوال یکتا مبدل خدا تعالیٰ غیور سے اس دم کے دیکھنے غرضی دم و دم سے ہے جلتے ہوئے فوہ پر سلح حاصل کرین تکرار تکرار ان چون کے سدا کا لند ہیشہ کی زندگی حیات ابدی انت جیون سدا کا سکبہ آرام و چین جہاں سے ہر سے انعام میں پا جاوین اور ان کی روح بیان سے ہی منشی زندگی شروع دیکھے یہ ہی خدا انا صبر حق

کی پرستاری اور اس کے فاطیلے۔ محمد احوں تمام انبیاء کے جامع اور خدا سے سبھاؤ غار۔ منشی برحق روح حق ہے اسے دنیا بپہنکتی ہے کیونکہ وہی حقیقی شافی۔ کامل شفا سے اور اس کی شفا عورت اور شفا فاعلتہ بیان سے ہی مل جاتی اور سدا کا سکبہ دوا دینی ہے کیونکہ وہ پاک لباس دینا اور پہنانا۔ ملاہ کرنا اور وراثت لڈرنا ہے۔

سے طالبان صداقت حقیقی عارف کو اور اس چشمہ سے ان کو اور تیرا سبب لگنا مانج جاوے گا کیونکہ اس کو جو بیاد میں ہر پار سے یہ مقدور دیا گیا ہے۔ زندگی کا مانج اسی سے ہے۔ اور زندگی حاصل کر تو جو بیگا۔

میں ہم سے سچ کہتا ہوں جو فوہ کرنا۔ ایمان لانا ہے اس کو خدا اور پاہانے کے کیونکہ خدا اور لازوال خدا نے اس کو اس فوہ کرنا اور زمین و آسمان کی اس کی خاطر سے پیدا کیا ہے۔ اب ہر ایک اس کی مانتا قبول کرنا اور اس کے نام سے خدا کی اوپا سنگر ناگھنوں کے بل کرنا۔ رونا گرو کرنا۔ آمین بھرتا عجز کرنا اور بکترن کر کے لینے کا وسیلہ بنانا ہے۔

سے لنگال توہی آ۔ کیونکہ تیرا عیسا جو گا اور دیکھو لالہ لالہ جو عیسا کے لئے توی۔ اور جوسی۔ توی۔ فوہائی۔ تندی جیونی۔ سناہنی اور سناہنی۔ دینا۔ من اسے بریمو۔ دوسا جی۔ سنت تکبر ہوئی اور پریمی۔ عیسائی۔ سبنوں مشر سناہنوں پاہانوں آ۔ جاوے۔ آپ کچھ تیار ہے۔

سے ہمایو آؤ۔ زندگی کے ہیشہ سے پانی پیوہ صادق اور امن بلانا اور منت دینا ہے۔ اسے پارو فم کہیں ہوئے ہے اور پھٹنے پر ہے۔ جو آؤ اور آب حیات منت لو۔ ہم سب اس ہو جاوے اس کو جو اور حق من و من سے زندقہ خدا کے ہیشہ کے لئے بنیاد و تکرار کی یہی حق و دوا جیسے۔ اس میں مل لگاؤ۔ تمارا جب ہیشہ کے لئے آندہ ہر جاوے گا ان کی پروجا۔ اوپا سدا اور عبادت سے دل سے کھلے اور چھپے

سجدہ۔ حمید۔ ثناء اور تعریف اسی کو داجیسے۔ جہاں کشن اور بیوسح سج سر کھنے۔ برکت پانے۔ حاصل کرنے اہل ملتے شاداب نظر آتے اور ہنسنے ساتھیوں شاگردوں جیلوں کو حکم کرتے ہتے۔ انہوں نے ایک ہی لا مبدل خدا کو جو جاوے زندگی گزارتے ہوئے تیار اور خوب ویاہت اور ان کی تیار کامل رسول کے لئے ہیشہ سے بھی جو آج کے دوزن تک

الہامی کتاب میں موجود جلی آتی ہے اور یہ کام قادر خدا نے کیا اور اسی پاک تعلیم کے اند کھلے کھلے طور کر رکھا ہے اب کون ہے جو ان کا انکار کرے۔ اس نام اور خاص کلام پر

جلد رسولوں کا ایمان تھا اور ہر مذہب میں بیان کیا جاتا تھا جو ایک کے دلوں ہاتھوں اور ان گنت سبنوں سے سرزد ہو رہا ہے۔ اور یہ کوئی ناممکن امر نہیں بلکہ ممکن اور لا بدی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا اصل حکم اور ملی شفا تھا اور ہے ہی۔ کیونکہ یہ حقیقی دانش اور ہی دنائی ہے۔ جو بکر کو درکار ہے۔

پس یاد رکھو کہ اسی کے دیکھنے جانتے اور ہی دہ سے کو کہیں پاک قدس میں ہر ساری جانیں ہیں۔ تمام خدا ہی۔ پتہ واحد خدا کے لئے ہو چکھی نہیں بدلتا اور وعدوں کا وفا دار اور کامل صادق ہے اسی کی ہیشہ سے جو ہے۔ اور عیسا پاوے۔ آمین۔ (اب سادھون کی روشنی کو کون روک سکتا ہے)

بعد از ان اسے پیارے معزز ناظرین! آپ کو سلام ہو کہ یہ وہی باب وراثت الدین صاحب میں جو ڈاکٹر کلارک صاحب ڈپٹی عب۔ اللہ اہم اور بانی صاحبان کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مقابل عیسائی سوسائٹی کی جانب سے ہر صاحب کے وقت موجود ہو اسی موقع پر جافشانی سے کام انجام دے اور اپنی ساری سرگورکششوں سے لگے ہوئے نظر آتے ہتے۔

پس میں باب وراثت الدین عیسائی کے دو دولت پر اسی فرض فتنائے کے لئے دراصل لگاؤ۔ لگاؤ دینی لگاؤ دینا ہونے کے فائدہ کے لئے کی جاوے۔

خیاں میں باہر لگاؤ۔ زندقہ منشی وحید الدین میرے دوست لڈر ہماں ہوئے۔ تیرو کر۔ اب فوجان آپ کو کھنے اور ملاقات کرنے اور خاص کر دینے چیتہ کرنے کی تیار کہتا ہے اور کہہ متوان کا اور یہ اولیٰ شفا ہی ہے کہ یہ لڑاکام جس کے لئے آپ وقت میں خدا کے لئے ہوئے۔ اور کہ اس سے خطا لڈرین۔ حق ظہر ہو۔ خداوند یسوع سر فراد ہو اور جلال پاوے۔ انہوں نے خوشی خوشی مجھے طلب کیا اور محبت سے ملنا چاہا۔

پس میرے دوست لڈر ہماں خوشی سے دیکھا اور لڈر ہماں ہوئے اندر آئے کو کہا۔

چین۔ خوشی کی آواز پریم کے لڈر ہماں ہوئے انہ۔ گیا۔ مسیح برآمد۔ برآمد سے کوہ میں ہوا۔ سلام پریم سے کہا۔

حاضرین۔ سلام سلام۔ آئیے آئیے جناب مولوی خاد بانی صاحب باب وراثت الدین۔ نے سلام کا جواب ہنسی جلیت سے دیا اور انٹر ڈپس کیا اور پریم مسرتی سے اپنی فراغ دلی کا ثبوت دیا کیوں کی طرف اشارہ زبان و حرکات سے کیا۔

میں نے ان کی شفا کی ایک شافی سے ان کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اسی خوش پرچس پر آپ کی نشست و برخاست

میں کر سبوں سے زیادہ پسند کرنا اور سوز و گریز دینا ہوا۔ (بانی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

www.aail.org

انہی لوگوں میں سے خاص ایسے تیار ہو گئے کہ خدا ان کا متولی ہوگا
جیسے اس موقع پر ایک شہر آباد کیا۔

قوم ہو ہم باللہ قد علق

وہ ایسے لوگ ہیں کہ سالانہ ان کو اس کا رہ جانا ہے اور اس کے لیے
کسی کے ساتھ بغضی تعلق نہیں رکھتے۔ نبی کی اتباع وہ کرتے ہیں۔ مگر
اس کے لئے کہ وہ نہ اس لئے فرمایا۔ بادشاہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو
اسی لئے کہ اللہ نے حکم کیا۔ یہی نبیوں سے نیک سلوک ہی اسی
لئے کرتے ہیں وہ دنیا کے کاروبار کرتے ہیں۔ پھر زمین بیٹھتے
مگر یہ باقیوں سے سب کام ان کے لئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا
ما تطلب القوم مولہم وسیدہم یا حن مطلبہم الواحد
الجمہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ دلاتے تھے

سواس بارے میں میں بتا چکا ہوں کہ پیغمبر اسلام کو کہانے سے
پھر ایمان بڑھتا جاتا تھا اور اخیر میں احسان کا درجہ تھا
چنانچہ فرمایا ہے۔ یتلوا علیہم آیاتہم لعلہم یذکروا۔ لعلہم لعلہم
والحکمت۔ یعنی چلے لوگوں کو احکام الہی سناتے۔ بادیوں ان کو لکھتے
و حکمت سکھاتی جاوے۔ پھر ان کا تزکیہ ہو۔ میں فرماتے ہیں۔
یتلوا۔ یعلمہم۔ یرکبہم۔ حدیث میں ان کو اسلام۔ ایمان۔ احسان
سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

ترک کر کے لوگ میں فرماتے۔ رسول کریم جب اپنا فرمانبردار کر
دیکھتے۔ تو پھر اس کے لئے دعائیں کرنے اور اسی طرح پر اللہ کا فضل
خیریت سے اس پر نازل ہوتا اور خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوتا
صحابہ میں ہی میں قسم کے لوگ تھے۔ ایک مسلم۔ چنانچہ ابوبکرؓ
عبداللہ بن عمرؓ۔ انس بن مالکؓ۔ یہ ہیں خدا کے لوگ میں احکام سناتے
رہے۔

صحابہ میں سے بعض خاص ایسے تھے کہ ان سے بہت کم عبادت
سناتے۔ جیسے خلفاء راشدین یا حفصہ حضرت ابوبکرؓ۔ مگر جو
مشرقی انہیں نے سنائی۔ وہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ ان سے بہت سے
احکام نکل سکتے ہیں۔

بعد اس کے جب لوگوں میں کی گئی۔ تو صحابہ کے انہی اور تابعین
کے ابتدائی زمانے میں بادشاہ الگ ہو گئے اور معلوم لوگ الگ۔ جو
مسلم اسلام کے تھے۔ وہ فقہاء کہلاتے تو ایک طرف بادشاہ تو
اور ایک طرف فقہاء۔ جن کے فرائض تعلیم کتاب اور تزکیہ یا احسان کا
کام تھا۔ یہی اہل اہل اللہ تھے۔ چونکہ ایک وقت میں دو خلفاء بیعت نہیں
کے۔ اس لئے ان لوگوں نے پہلے بیعت کے کچھ نشان

اپنی خدمت گزاری کے متفرک تھے۔

مشہور ہے قائلہ جلیلہ بغدادی۔ ایک دفعہ نیچے ہی تھے۔ کہ
کہ مغلہ اور لاکر کام سمجھتے ہیں چلے گئے۔ جہاں محبت الہی
رکھ لہ جو رہا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ کیا میں بیان لڑنے کے ہم ہیں
کچھ بڑے لوگ تو انہوں نے بڑی جرأت سے کہا کہ کیا میں نہیں اس
پر انہوں نے کہا۔

لہ عہد ذاب عن نفسہ۔ متعل بذکو دہ۔
قائم بادا حقہ۔ ان تکلم فباللہ فی اللہ وان عقر
فیما اللہ۔ دان سکنت نعم اللہ جس کے فخر سے ہیں
کہ صوفی رو سے جو اپنا ارادہ سب چھوڑ دے۔ کام کہ گنہگار
کے تکم سے نہ وقت خدا کی یاد سے اس کو تعلق وابستہ ہے
وہ یہی سمجھتے کہ لوگ اس لئے کہ عاشق و مہمان بالعرفہ
کا حکم ہے۔ کہنا کہ اس لئے۔ مگر اس لئے کہ خدا کا حکم ہے
یہ بڑا سخت جواب ہے۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔
انہی میں ہیں انسان امین کوئی بار فیصلہ جاتا ہے۔ الامین
عسہ اللہ۔ غرض وہ شخص اللہ کے تمام احکام اور کتاب ہے۔
جب بولتا ہے تو خدا کی تعلیم کے مطابق رہتا ہے تو اللہ کے
حکم سے۔ پھر اس کے لئے تو اللہ کے ارشاد سے۔
یہ سن کر سب بیچ اٹھتے کہ یہ عراقی لڑکا تاج العارفین نظر آتا
ہے۔ ان کے اربعہ بیت لوگ نظر کرتے ہیں۔

غرض تعلیم سے ایک گروہ تو فقہاء کا تھا چنانچہ امام جعفر
شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ داؤد۔ امام بخاری۔ ابی یوسف
یہ ہیں امام سید لوگ حاشی اسلام گزرتے ہیں۔ انہوں نے
بادشاہوں کا ہاتھ خوب بٹایا۔

دوسرا گروہ مشائخ کا ہے۔ جن میں امام ابو اللہ و لاہوری
امام ابوالحسن الاشعری۔ ابن ہزم۔ امام غزالی۔ امام رازی۔
شیخ قیس۔ شیخ ابن تیمیہ امام ہیں۔

تیسرا گروہ مہنوں نے احسان کو بیان کیا ہے۔ ان میں سید
عبدالغفار درہیلانیؒ بڑا عظیم الشان انسان گزرا ہے۔ ان کی
دو کتابیں بہت مفید ہیں۔ ایک فتح الربانی دوم فتوح الغیب
دوسرا مرد خدا۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہے۔ مہنوں نے
عبادت لکھ کر مخلوق پر احسان کیا ہے۔ تیسرا آدمی جس کے
بارے میں میں نہیں جانتا۔ نے جھگڑا کیا ہے۔ مگر میں تو اچھا
سمجھتا ہوں۔ شیخ علی الدین ابن ہونیؒ ہے۔ پھر ان سے آکر
امام شعرانیؒ گزرتے ہیں۔ پھر محمد انصاریؒ ہیں۔
چراغ مدنی کے بعد شاہ ولی اللہ صاحبؒ ہیں۔ مجدد الدین
ان لوگوں نے اپنی تصنیف پر زور دیا ہے۔ مگر صرف دعائیت

سے ہندوستان میں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے
ان میں حضرت معین الدین چشتیؒ ہیں۔ حضرت قطب الدین
نجت یارؒ کی ہیں۔ حضرت زری الدین شکرؒ ہیں۔ حضرت
نظام الدین جوہرؒ کی ہیں۔ حضرت نصیر الدین چلانیؒ کی
میں لکھ کر سب کے سب خدا کے خاص بندہ تھے ان کی تعداد
سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان کو تو ان شریعت و احادیث کے کیا
محبت تھی۔ نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ کیا تعلق تھا۔ یہ بڑا عجیب و غریب تعلق تھا۔ بڑا بڑا محبت
وہ ان میں سے کسی کے ساتھ فقہاء و مہنوں پر بائیں میں
سے علی و عبد البصیرت کی ہیں۔

ایک دفعہ قابل بادشاہ نے دیکھا کہ جس کے انہماک سے
میں باوجود کوشش رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت
خواجہ یحییٰ دہلویؒ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو تو ان شریعت سے بڑا
تعلق تھا۔ ان کے ساتھ سب سے محبت ہے۔ وہ برس
تک انہیں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ عارف
ہوئے تھے۔

ذہبیات یاد کر کہ میں نے کسی خاص معلومت اور خالص پہلائی
کے لئے کہی ہے۔

ہمارے پاس ایک دراصلت پہنچی

باوانک صاحب کی
مشکوئی مسیح کشتعلیق

ہمارے پاس ایک دراصلت پہنچی
ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ
باوانک صاحب دراصلت نے عذرا
مسیح موعود کے متعلق مشکوئی
کی تھی۔ دراصلت ذیل میں ہے۔ چونکہ وہ جن مسابکی ہیں کہ
حوالہ دیا گیا ہے ان دنوں بیان ہمارے کسی دوست کے پاس
موجود نہیں ہے اس لئے ہم خود اس کو کتاب میں دیکھ نہیں
سکے امید ہے کہ ہمارے دوست جاکر کوئی جانتے ہیں۔
اور اس کتاب کو ہمارے پاس لائیں۔ اصل ہندو بڑھ کر اس کی تصدیق
سے میں مطلع فرماؤں گے۔

مامون الہی نشان اور حضرت بابائیک علیہ الرحمہ

مشکوئی اور اس کا پورا ہونا

مامون الہی کی کئی طرح پختہ طریق اور مسلم ماہ دعوت حق کے علاوہ
یہ بھی ہے کہ وہ اپنے آپ کی تصدیق کرتے ہیں اور اپنے اسرار
کی نسبت بشارت دیتے ہیں۔ ہا۔ بالصدق محمد بن المصطفیٰ
شاہ ہے۔

اس موقع پر احمدی بھائیوں کے نادھم ایمان کے واسطے اور عوام باخضر منیر احمدی اور سکھ بھائیوں کے لئے جتنا اور توفیقاً ایک نشان کا مضمون لکھا مقصود ہے۔ جو کہ لائسنس ہال و دیوان چند صاحبان یک نمبر ۴۴۷ نے ٹیک نیٹی اور فراخ دلی نیز بڑی سرت اور شاشت سے بابا نامک علیہ الرحمۃ کی نسبت پڑھ کر سنا یا اور کھڑا یا کہ گرو صاحب کو ایک سنت کے ساتھ رسالہ جواب کا اتفاق ہوا۔ جس سے اس کے رفیق اور خادم مردانہ نے ایک امر کو دریافت کیا۔ جو ذیل میں ہے۔

مردانہ کہیا ہر رنگار وچ تے آپ وچ کوئی فرق نہیں ہاں گرو جی کیا۔ مردانہ کہنا کہ فرق سمجھئے بارے کو پیچھے ہاں پھر مردانہ کہیا کہ جو بھگت کیر مہیا ہی کوئی بھگت ہوئی۔ تاں سری گرو نانک صاحب نے کیا مردانہ ایک جٹھے مہیسی۔ پراساں جٹھے سو برس قد ہونیکا اک نہ کھڑی آن کرکھی۔ تاں مردانہ کہیا کھڑی تہا نہیں ہوئی تے کرکھے ملک وچ ہوئی۔ تاں گرو جی کیا مردانہ دنیا دٹائے دے پرگتہ وچ ہوئی۔ تہا مردانہ زنگار دے بھگت کو روپ دے ہندے ہاں۔ پر کیر نا لون ڈڑا ہوئی۔ سری گرو جی نے مردانہ آگے چنا پرست فن ایہر گلان کر دے پتلے گئے۔ جنم ساگی صفحہ ۲۵ چہا پٹاپ۔

اگر کوئی شخص سو سال سے بعد کو چند سال ہی سے لہا پئے خیال میں رکھ کر محدود کر کے تو یہ حد بندی اس کا اپنا خیال ہے بات صاف ہے۔ سو سال سے بعد کے زمانہ کو بشرے محدود نہیں کیا اور نہ سو سال سے بعد سے آج تک کوئی جاٹ مقصود بنالہ سے بابا نامک علیہ الرحمۃ کا ایسا مصدق گزرا۔ جیسے کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملطہ دے آں ہما واما ابدًا۔ عاجز و ہلوی حال وار ویک ۱۳۴۳

۴۴ جزیری سنہ ۱۱۸۴ کو کتاب خواجہ کمال الدین صاحب پلیدر جھنگورٹ لاہور ... راول پٹی بن شریعت لائے اید بنگ میں سلم ایسی ایٹن ... کے زیر انتظام بروز ایت وار ۱۶۴۴ جزیری سنہ ۱۱۸۴ کو وقت منجے بعد ہیر ایک بڑا پٹا لکچر اسلامیکول راول پٹی بن سوانغ عمری بناب سرگزشت محمد علیہ و آلہ وسلم پڑ دیا۔ اور اس کا اصل موضوع حاضرین جسکی تعداد غالباً پانچ چھ سو تھی۔ بڑے بڑے مشائخ لکچرین موجود تھے۔ خواجہ صاحب کے لکچر سے کہہ رہاں ایسا سکوت تھا اور حاضرین کے دل پر گرجا کا ایسا اثر ہوا کہ ہر ایک فرد بشر کے مونہ

کو خوراک کی ضرورت پڑتی ہے جس کے لئے ضرورت ہے۔ آئے۔ اندھن۔ روٹی پکانے کی یا کچی پکانی روٹی کے لہجے کی اور مکان کی اور جہاں تک بن دیکھتے ہوں۔ ان چاروں چیزوں کے لئے۔ ہا جہاں کی ایک مختصر جماعت کو جس قدر تکلیف پیش آسکتی ہیں یا جہاں میں اس کا اندازہ کچھ دہی دل کر سکتے ہیں جن پر گزر رہی ہے بعض مونیار (خواہ وہ نام ہی کے ہوں) اپنے نصرت کی چیز ہی کہتے ہیں کہ وہ لپٹ کہا نا کہ بھائی اس لئے جب کبھی دودھ یا گوشت ان کے گھسٹے اسبے نوہ اس بن راکھ یا مٹی یا ریت کی دو تین ڈالیں اور وہاں لپیٹتے ہیں تاکہ آفس کو مزاجا صل ہو۔ اگر یہ راہ سیدھی نہ ہوتی۔ تو ہر دارالان کے رہنے والوں کو کہہ سکتے ہیں کہ ان کے ہضم کے حاصل سے کچھ کھانے کی چیزیں لائی جاتیں گے تاکہ ان میں بڑی خواہش ہے کام آیا جائے یہ لہجائی ہے اور دوسری چیزیں ہیں۔ جسے وسیع ایسی ہی مہیا کر کے دی جاتی ہیں۔ جن میں نفس محدود نہ شریعت سے زیادہ احتیاط حاصل کر سکیے۔

تالی نہ ہو۔ لے کر کہتے ہیں کہ یہ مانی سبب کر رہا ہے کچھ لوگ اور ادھر سے کچھ لوگ لایا تے ہیں اور کچھ کچھ گشت لگا کر ضرورت مندوں کو کھاتے ہیں اور پھر مونہ مانی قیمت پائے ہیں اور بلا مال ایک روپیہ کا مال چار روپے میں لے جاتے ہیں۔ روٹی پکانے کے لئے کوئی تیز درخین او یہاں خدا جاسے کی طرح ہے۔ اگر گرجا۔ رشتہ پر سا لکھوٹ کے احتیاط کی طرح روٹی ہا جہاں کے گھر دن میں نہیں بچتیں بلکہ ہندوں کی طرح گھر گھر میں عید و منہ و دیوان میں اس سے گھر والوں کو بوجہ بیماری یا ضعف یا عدم الفرضی یا کلاپ کے جو کچھ تکلیف ہے وہ تو ہے ہی مگر جو لوگ تو مہمان ہوں نہ روزور ان کو کھانا لے کر جو تھیں ہیں وہ ہی نگفتہ ہیں مکانوں کا یہ حال ہے کہ نہ لگا کر دیتے کو تہا بن کر مکان میں خواہش تو کیا برائے راتش ہی نہیں لگتا۔

اللہ تعالیٰ ہی جو ان مشکلات کو حل کرے مگر جماعت کے اراکین یا تجارت پیشہ اصحاب اگر توجہ زیادہ تر متانت حاصل کرنے کے علاوہ عند اللہ ہا جہاں ہوں ایڈ میں کی تجارت کے لئے میدان بکل صافے اگر کوئی صاحب بہت کرین۔ آنا پیسنے کی کل سنگڑے کا عمدہ موقع ہے اگر کوئی حضرت جماعت کرین مگر یہ سعادت غالباً کسی ہندو کی قسمت میں لکھی ہوئی ہے کوئی اچھی چہاں بہت ہجرت آ جا تو اسے انشاء اللہ نفع مند کام کرنے کا کافی موقع ہے۔ کوئی

سے واہ واہ کی آواز سائی دیتی تھی۔ لکچر لے دینے تک رہا مگر کچھ حصہ لکچر کا رہ گیا۔ حسب التماس راول پٹی خواجہ صاحب نے دوسرے دن وقت منجے کے بقایا لکچر کا عمدہ کیا۔ چنانچہ چار بجے لوگ جمع ہو گئے۔ ۱۱۱ باوث اس کے پر پڑنا صاحب قاضی سراج الدین شریعت نہیں لائے تھے۔ لکچر ویسے وقت پر شروع نہ ہو سکا۔ پیسے دو طالب علموں نے بعد نہائے ایک رو کو ع قرائن شریعت ایک حافظ کی ایک نکت پڑھی۔ بعد اس کے چند منٹ مولوی عبد اللہ صاحب متوطن کشمیر نے ہونرا سا حفظ سنایا۔ انہیں خواجہ صاحب نے لکچر شروع کیا اس لکچر کے پر پڑنا آغا محمد حسین صاحب تحصیلدار راول پٹی تھے خواجہ صاحب نے بڑی اعلیٰ درجہ کی تقریر کی۔ حاضرین کے دل پر گرجا ایسا اثر ہوا کہ ان کی خواہش ہوئی کہ اور لکچر ہی نہیں لکھناں راول پٹی میں خواجہ صاحب کے لکچر کی ایسی شہرت اور کامیابی ہوئی ہے کہ جو عمر سے باہر سے اسید کہ جناب انبار میں شائع کر دوں گا کرم آہی احمدی اسٹیشن پرنٹنگ پریس جوگی سکرٹی ایجنٹ اٹھارہ پٹن خواجہ صاحب لکچر کا اصل موضوع ہے تاکہ بھلا اطلاق فاضلہ و قوت قدسی کی کیم ملے اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام انسانی کلمات کا انتہائی نقد علی اور علی طریق پر اگر دنیا میں تلاش کی جاوے۔ تو ہی کیم ملے اللہ علیہ وسلم کہ وہ ہوا۔ جو ہے۔

اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمام دنیا کے استقامت خواہ وہ عرب ہیں یا ہندو یا دنیا کے کسی گوشہ میں ان کو اظہار مضامین کے لئے اتم طور پر ایسا موقع نہیں لایا گیا کہ ہی کیم کو تمام حالات کے تحت اسلئے اور جس کے اخلاق حکمت شجاعت۔ عفت عدالت کے اظہار کا موقع ملا۔ لہذا آپ خاتم النبیین و المرسلین میں او آپ کے سوا تمام انسانوں کے لئے کوئی قابل پیروی نمونہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ان کے لکچر میں تمام انسانی فوار کی نکلیں کے لئے آپاشی کا ذریعہ موجود نہیں۔ کرم آہی احمدی۔ راول پٹی ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ

بہت مشکل ہے کہ اس کے مشق صحیح حالات معلوم ہو سکیں گے۔ ہمارے خیال میں تو یہ بات غلط معلوم ہوتی ہو اگر کوئی کہہ ایسا غلط ضرب ہو گیا ہو تو وہ جاری نہیں ہو سکتا۔ یہ حال کسی صاحب کو کچھ معلوم ہو تو مسائل کی اطلاع کے واسطے مطلع فرما دیں۔

قادیان کی بڑی ضرورتیں۔ ہندو بن رہے ہیں

۱۹۰۹

[illegible]

مصدقہ حضرت غلامہ السیاح
شاہی طبیب باذن مولوی کلیم نور الدین صاحب کاجبرہ
۱۵
۳۸
اعلیٰ عمیر اور ممیہ کے کمر

ایک تسلی بخش فریہ

مجموعہ نقائے احمدیہ

علم نقض میں علماء کے علمی اعتقادات جو خدا کا سچا بیان تھے ان کے چھوٹے چھوٹے گروہوں نے
 پہلے لکھ کر کتاب میں نقض میں حضرت مسیح عروہ و ہدیٰ سعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
 یاہ گارن سے جو ماورضائے جمع فتوئن سے واقف ہوئے ان کے لئے ہر ایک
 اصولی کے گھر میں اس کی کاپی حاضر ہوئی، حضرت غنیۃ السیاح کے فتوے ہیں اس میں
 فریق میں تیس تیس چار سو حصہ ہیں۔ سنے کا پتہ - دفتر غنیۃ ناولیان

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے ۹

[illegible]

(پیدر پسر قاضی زمان)

دین الحق یا مہاراجہ صاحب

ناظرین! یہ درود ہے بناؤ اور
دل رہا ہے جواہری اسباب کے
کے لئے دیکھئے غور و تجربے کے بعد کیا سال کی محنت میں فیض حاصل
سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہاد و عقائد و
غریب و تعلیم کو حضور ممدوح کی کس فیضات و تحریرات و تقریرات سے
افکار کے بطن میں مژدہ بالا عنوان نام رسالہ میں جمع کر دیا ہے نہایت
دس جلد سے زیادہ کا ضخیم و لایقی تقطیع ۲۲ x ۱۸ چھپائی گئی ہے
عمرہ بفضل آہی چھپکے طیارے ایسے مکمل جوئے کی جس قدر اس سلسلہ
کو ضرورت تھی وہ کسی بزرگ سلسلہ سے مخفی نہیں اب سیر و تبلیغ
اور دقت و دست اصحاب کا فرض ہے کہ بہت اس کو غیر احمدیوں میں
پہنچاؤ دین احمدیہ کے ایک ایک نمونہ اس کا اپنے پاس رکھیں کہ کوئی
غیر دیکھنے کے لئے نہ کام لے گا قیامت بے جلد عزت مر
جلد ۱۰ ارعادہ و محمولہ ایک ہے۔ درخشاں پتہ ذیل پر بھارت
بھارت میں۔ دس جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔ پھول
عاجز قائم علی اڈیٹر اخبار الحق دہلی ترمیم غن پرانی شک
موضع زمین انجیل طاعون پھیل چوٹی جو
ملائون لطائف برادر محمد مصطفی صاحب اصحاب سے
درخواست دعا کرتے ہیں اور اپنے دوستوں کے شوق افزوں نے
چند عجیب باتیں بھی کہتے ہیں کہ جب سے زمین مباحثہ ہوتا جا
اور مولوی شاد احمد کو ایک معقول قسم مل گئی تھی اکثر مولوی
پہاں آتے رہے اور احمدیوں کے بے بضاعت و عقائد کے پتہ
حاصل کرتے رہے لیکن رفتہ رفتہ وہ وحوش خندا ہو گیا۔ حال
میں ایک مولوی آیا اور اس نے بہت مدعا کیا اور علماء کی خدمت
نہ کرنے کے سبب غمازیوں کا دوزخ میں جانا ہی بیان کیا۔
مگر اُسے صرف چار روپے ملے کسی نے اُسے کہا کہ مولوی صاحب
آپ کیوں در بدر پہرے نہیں ایک جگہ بیٹھ جاؤں خدا رزق
دیگا۔ قوفلانے گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لیغ صاحب کو مکہ میں ہنساک باہر جا کر وعظ کریں۔ مگر وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کو چہرہ زان چاہتے تھے اس لئے
علماء سے دعا کی گئی کہ ان کی روزی شہر شہر تقسیم ہو جاوے
لہذا ناچار زمین شہر شہر چھڑنا پڑا ہے۔ ایک شادی کے موقع پر
ایک مولوی کو طیارہ کیا گیا کہ مخالفت احمدیت کے وعظ کرے
قدرت خداوندی لوگوں کو یاد دہا کہ مولوی صاحب کے ربی
کھلائیں۔ اس پر وہ عقیدہ ہو کر چلے گئے اور وعظ نہ ہوا۔

گائے گوشت کی مخالفت نہیں ہو

مولوی محمد صاحب
چکھو کہ آنحضرت
نے جو اہل حق و حق سے کہ حضرت مسیح موعود نے احمدیوں کو

ایک نئی کتاب

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کی ایک تصنیف زبان
عربی میں میں اسطور ترجمہ فارسی کیا گیا جو
اور حضرت اقدس کے وقت میں شائع ہوئی تھی اب شائع کی گئی
ہے اصحاب جلدی نگاہ کریں۔ قیمت بہت کم دیکھی گئی ہے یعنی شہ
۳۰ روپے کا ہے۔ مہتمم صاحب کتب خانہ حضرت اقدس قادیان گورنمنٹ
پریکٹکس ٹیم ہو گئی تھی اور کہیں نہ ملتی
قادیان آریہ ادب

اس واسطے دوبارہ ایک تقطیع پر چھپوائی گئی ہے۔ قیمت ۳۰ روپے
درخواستیں نام مہتمم صاحب کتب خانہ حضرت اقدس قادیان چاہئیں۔
برائین احمدیہ حصہ پنجم
مطلع جبریا و دفتر سیکرین یا
میر ہمدی مین صاحب جو
برائین احمدیہ چار جلدوں پر مشتمل ہے کہتے ہیں وہ حضرت اقدس کی ہے
پہلی تصنیف چار جلدوں پر مشتمل ہے برائین احمدیہ حصہ پنجم
حضرت نے لکھی تھی اور پہلی کی نسبت چھوٹی تقطیع پر حضور کے خیال
کے بعد شائع ہوئی ہے وہ ایک کتاب ہے پہلی چار جلدوں میں
شامل نہیں ہے۔ مہتمم صاحب کا خیال ہے کہ لفظ مکمل سے کسی کو
غلطی لگ سکتی ہے اس واسطے اطلاع طور بھی گئی ہیں۔
برائین احمدیہ حصہ پنجم کی قیمت ۱۲ روپے ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مہتمم رسول اینڈ لٹریٹری گزٹ لکھتا
ہے کہ سر سید جلال الدین صاحب نے
جو ایک نظم لکھی تھی کہ منہدی پر انتقال فرما گئے ہیں
اور آپ کی تجویز و کتب شرع اسلام کے مطابق عمل میں آئی ہے

مرحوم چیلر میں سفولاک جٹ کے ساتھ ہندوستان میں آئے تھے
اور اپنے مقبرہ وقت تک فوجی خدمات ادا کر کے یو سے من ملازم
ہو گئے تھے۔ اپنے اپنے بچوں کے لئے کافی روپیہ بطور ترکہ چھوڑا
ہے۔ مرحوم کے دورے کے جواب کی طرح مسلمان ہیں۔ انجیل لکھتے
ہیں انجیلی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ
خدا تعالیٰ مرحوم کے دشا کو تیر چیلر عزت فرماوے۔ اور شہر
عبد اللہ ان کی ایک مثال دوسرے انگریزوں اور عیسائیوں کے
لئے ایک نمونہ ہو۔ اسے مولیٰ انسان کو خدا ماننے والوں کی
انجیل کھول اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی ظہر
فرما۔ آمین تم آمین۔

پچھلے پچھلے میں نے اپنے ہمارے معزز ناظرین
کو انبار کے اخبار بڑھانے اور اپنے دیکھی
انبار کی خدمت میں
میں ہر اسی آواز کو سنے کہ آپ صاحبان کی خدمت میں پہنچا ہوں
اور یہ سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ کے لئے ایک کتاب کی تلاش
کی ہے۔ وہاں یہاں اسلئے اگر آپ ہمارے قاعدہ میں وقت پر اعلیٰ
مضامین کے ساتھ ہر جمعہ اپنی میز پر رکھنا چاہتے ہو تو ضرور ہم انک ایک
خبردار پیش قیامت کے ساتھ بھیج دوں گے کہ ان کے لئے خبردار
مضمیمہ دس ہے سالانہ میں اخباروں کے اور ہاضمہ علم میں۔
میں انشاء اللہ اعلیٰ آپ کو یاد دلانا رہوں گا۔ اور صاحب غریہ اپنا
کریں گے۔ ان کا نام نامی انشاء اللہ اسی کا نام میں چھپتا رہے گا۔

پچھلے پچھلے میں نے عرض کیا تھا کہ
قادیان کی بڑی ضرورتیں
ایک تعاب احمدی وہاں گوشت کی کٹ
کھولے جو خوش معاشی کے ساتھ اجا گوشت دے اور یہ کہ ہندوستان
تندر کے لئے خاص انتظام ہونا چاہیئے امیر کد ہوں کہ اس کے
متعلق یہ روایات میں کوئی مذہبی تحریک ہو رہی ہوگی اور مغرب میں
اپنی کوشش کا پہل دیکھوں گا۔ اور ایک احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی کی
بنارہی جاوگی۔ جو کہ مشرق و غربت کے کام کرے گی پانچ پانچ روپے
کا حصہ ایک غریب ہی وال سکتا ہے اور اگر نیک نیتی اخلاص۔ ایثار
استقلال۔ دانشمندی۔ خوش معاشی کے ساتھ کام کیا جاوے۔ تو
پھر منافع بھی ہوگا۔ باہر کے لوگ اس شخص میں صاحبزادہ عمو احمد
صاحب خط و کتابت کریں۔

درخواست دعا

ہمارے مکرم حکیم نصرتین صاحب ایک
عمر سے بیمار ہیں لہذا اصحاب ان کے
لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ صحت ملی عطا فرماوے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محرمہ و نصی سے رسول اکرم

مقدم منظم باب ایڈیٹر صاحب ہذا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب نے ۲۷ دسمبر کے دریں
جویری تقریر میں لکھی ہے اس میں خاکسار نے وعدہ کیا تھا کہ بعد
اشاعت اس کے چند مستند نمونہ پیش کروں گا۔ سو عرض خدمت
ہے کہ صاحب فرم میں نے بہت قدامت پرہ علی رقبۃ کل اللہ
میں لکھا ہے کہ شیخ ابی اسحاق ابراہیم بن الرافعی بطاعی الخیر
بالاعزل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میرے پاس شیخ
احمد الرافعی تھے جو چھارے شیخ عبد القادر جیلانی کا قدامی بڑا
کہنہ اور تہمت کی حالت میں ہمارا بھائی تھا۔ جواب دیا۔ ما
قالہ الا بامر۔ اور شیخ عارف ابو محمد بن علی ابی بکر نے کہا کہ
جب شیخ عبد القادر رحلتے قدامی بڑا تھا تو شیخ علی بن
نے اٹھ کر قدم کو بوسہ دیا۔ لوگوں نے پوچھا۔ ترجمہ کیا۔ کہ
ماہر سونے کی حالت میں یہ کیا تھا۔ اور آپ کو انکاری کے
معزل کر دینے کا اختیار یا گیا تھا۔ سو میرے انقیاد میں جلدی
کی۔ پھر لکھا ہے کہ اعلم ان القدم علی حقیقتہا کما
هو الظاهر المتبادر من اللفظ و یؤیدہ الوصف بھذا
فانہا حقیقتہ فی المشار الیہ الشاہد المحسوس من
الشیخ قدس سرہ ما قال ذلک الا علی لسان الحقیقۃ
المحدثہ و کم ولی قال ما قال علی لسانہا۔ پس ولین
کی گفٹ پر قدم رکھنا اور ایسا دعویٰ اولیاء اللہ کی مجلس میں
منبر پر مجید کرنا اور اہل اللہ کا ایسے دعویٰ کرنے کہ انہوں نے
ماہرین اللہ مانا اور حقیقت محمدیہ کی زبان سے بولنا اور
کا ذرا غور طلب ہے۔ حضرت شیخ عمران الغاض کے قصید
نمائے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ جو انہوں نے زبان ثبوت
فرمائے ہیں۔ قابل زبان حقیقت محمدیہ بول کر کچھ زیادہ غور طلب
نہیں ہے۔

وللا ولایاء المومنین بہ وسلم

یعدو اجتناباً عنہ لعقب الاخرۃ

دفعہ ہم معنی لہ کا شتیافہ

لہم صورۃ فاعجب لحضۃ غیبۃ

اس کے بعد ایک بولنے گئے ہیں ذرا غور سے ملاحظہ ہو

واہلک تلقی الروح باسعی دعوالی

بیض و حمر الملحدین بحجۃ

و حکم من سبق معانی دایر

بنا اذ فی اد داد من شریعت

والی ان کذبت ابنت آدم صورۃ

ذلی فیہ معنی شاہدا باؤتی

ذی المہد جبرلی الا نبیاء ذی عناء

صہری لوجی المحفوظ دالغہ سورانی

دقیق فصالی دون تکفیف ظاہری

خفتہ بش عیہ الموصی کلمۃ

والو لای لم یوحید وجودہ

شہود دلم تصد محمود بنی

اب یہ کلام منکر ہے سر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی مبارک ذات کے سوا کسی دوسرے نبی کی صفت میں نہیں کہا
جاسکتا کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت علی المرتضیٰ سے خود عالم النہیں
ہوئے کا دعویٰ کیا ہے تو وہ جید متاخری جو اب اپنی طبیعت
کے قابل توجہ والفتات نہیں ہے اور اگر نبوت مساکین کے بڑے
سے انکار کرے تو اس کا جواب خود حضرت علام علی المرتضیٰ القاسم
نے اسی مقام پر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ومن قائل بالشیخ والسبح حاقیقہ

بہ ابد و کت عما یدہا بعض لیم

ودعہ ددعوی الفخو والسبح لانی

بہ ابداً لوصیہ فی کل حدیۃ

اور حضرت شیخ ابی محمد بن ابی الدین ابن العربی قدس سرہ فرماتے ہیں اولیاء
کے شمار کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ منهم رضی اللہ عنہم
فی کل زمان من آیۃ دھو القاضی فوق عبادۃ والہ
الاستطالۃ علی کل شیء سوی اللہ تعالیٰ شائہ شجاء
مقدم ام و کثیر الدعویٰ جن یقول حقاً ویحکم عدلاً کان
صاحب ہذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلانی رضی اللہ
بغیرہ او کان لہ الصولۃ والاستطالۃ علی الخلق جن
کان کثیر الشان لعبادۃ مشہورۃ لم القہ دکن لقیث
صاحب زماننا فی ہذا المقام و کان الشیخ عبد القادر
اتم فی امور اخ من ہذا الشخص الذی تسمیہ ربیب
اعراض کہ دل صاحب سلیم ہوتا ہے اور صاحب دعویٰ نہیں
ہوتا۔ لفظ کثیر الدعویٰ جن سے بہرہ شہرہ ہو گیا یا صاحب دعویٰ کا
نبی ہونا ثابت ہو گیا اس کو منہ زمین کی بصیرت کے ہونے کے بارے
اور شے حضرت عبدالکریم حبیب اللہ فی قدس سرہ ان کا کس سا حوین
باب میں فرماتے ہیں کہ جانتا چاہیے کہ انسان کامل وہی قلب دا
ہوتا ہے اور وہ ابتدا موجودات سے ایک ہی ہے اور
وہ باعتبار ملائکہ اور مظاہر کی شہد ہونا رہتا ہے اور کسی ایک
پاس کے اعتبار سے موسوم ہوتا ہے۔ خود سر کے

اعتبار سے نہیں ہوتا اس کا اعلیٰ اسم محمد ہے اور کثرت اس کی ابوالقاسم
اور لقب شمس الدین اور دوسرے لباسوں کے اعتبار سے اس کے اکر
اور نام میں کیا گیا کہ ایک زمانہ کے اعتبار سے اس کا کوئی اور
نام ہوتا ہے اور میں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے۔ جب کہ وہ
میرے سے پہلے شریعت الدین جبرلی کی صورت میں تھے۔ میں یہ جانتا تھا
کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں بلکہ میں ان کو اپنا پریمی جانتا
تھا اور یہ شامی میرا مشاعرہ ہے کہ ان شاعرات میں سے ہے جو
نہ کہ کو زمین میں ہوئے اور اس کی اعانت پرست۔ کہ آنحضرت صلی
علیہ وآلہ وسلم کو ہر صورت میں محترم ہونے کا اختیار ہے
اس صفت جب حضرت کو اسی صورت میں دیکھتا ہے کہ میں
آپ اپنی زندگی میں دیکھتا ہوں کہ اس میں سے موسوم کرنا ہے
اور اگر کسی دوسری صورت میں دیکھتا ہے تو اس سے موسوم کرنا ہے
موسوم کرنا ہے۔ مگر وہ ہم صورت حقیقت محمدیہ کا ہی جانتا ہے۔
جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شیخ علی بن ابی طالب
کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ قریشی رسول نے اپنے شاگرد کو کہا کہ
شہادت دے کہ میں رسول اللہ ہوں۔ شاگرد صاحب شہادت ہوا
تس۔ کہ کیا۔ اشد انک رسول۔ اور یہ ایسا امور ہے کہ کسی حالت
سے اس کا انکار نہیں کیا۔ آگے جلی کہ کیفیت میں کہ جب ہم پر
سکشف ہو کہ حقیقت محمدیہ کسی آدمی کی صورت میں جلوہ گر ہوئی
ہے۔ تو ہم کو لازم ہوگا کہ اس سورۃ کا نام حقیقت محمدیہ پر وارد کرے
اور واجب ہوگا کہ جو کثرت کے اس صورت والے کے ساتھ
ایسے ادبیات پیش آوے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
شان شان ہو۔ اس شاہد کے بعد چونکہ اس انسان کے ساتھ
جس کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقبل ہوئے ہیں
وہ بڑا بڑا گرجا بڑا بڑا گرجا۔ جو تو پتہ کرنا تھا۔ جو کہ ایسی تقریر سے
تسلی کا وہم صفت الہی کے زمانے والوں کو پیدا ہو سکتا ہے
لہذا حضرت مصنف نے اس موقع پر خود اس وہم کو دور کر دیا ہے
اصل عبارت اس مقام کی اس طرح ہے۔ ثم آیات ان تنزلہم
شیئاً فی قلبی من مذہب القاسم حاشا اللہ حاشا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یكون ذلک مرادی بل ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الہ الکملین فی التصور لکن صورۃ
حق یجلی فی ہذا الصور و قد جرت سنتہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ لا یدان یصور کل زمان بصورت اکملہم لیعلی شانہم
و یقیم سیلانہم نعم خلفائہ فی الظاہر و دھو فی الباطن
حقیقتہم انھیں۔ خود وار امیر کے اس قول سے بڑا
جی مذہب تسلی کا وہم خیال کرنا یہ خدا تعالیٰ کی شان سے دور ہے
اور اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس قیمت سے پاک ہے

ج

ہماری شریعت کا تابع نہیں۔ تو یہ فعل شنیع
 شاعت۔ قباحۃ۔ مفضی الی اہل الاسلام
 یہاں تک ناراض ہوگا کہ سکول چھوڑ دینا۔
 جسے کہنا کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتا سکول
 نے مذہبی مذاق و احکام کے لحاظ سے بکری

ہمارے خیال میں یہ پیشگوئی مرزا صاحب علیہ السلام پر
آتی ہے مرزا صاحب زمیندار ہی ہے۔ اور بٹائے کے نزدیک
بھی تھے۔ گرو جی کے چار سو برس بعد بھی ہوئے ہیں۔ یہ
جنم سادگی ہمارے پاس موجود ہے جو چلے دیکھ لے
(دراے گزٹ نامہ کرے) والسلام۔ الراقم۔ رحمت اللہ
اجید شانی شاہزادہ۔ مورخہ ۴۔ فروری ۱۹۱۱ء

درخواست عشاء

لئے و نماز مابین کہ اندر قضا
مستعمل ٹٹ

اہل حدیث کے سوالوں کے جواب

”پرچہ اہل حدیث اور تفسیر میں کسی صاحب کے چند اعتراض جو یہ تو
جنسین سے بعض تو قابل انتفاع ہی نہ تھے اور بعض کا
جواب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے مختصر و مفید
لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل ہے“
بسم اللہ الرحمن الرحیم
سجدہ و نصیحت علیٰ رسولہ الکریم

رفع بحمد الی السماء

حضرت یحییٰ مودودیؒ پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ نے
رفع بحمد عفری الی السماء کا انکار کیا ہے تو اس سے گویا
آپ نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع کا انکار کیا ہے
غلط ہے اور ایسی چند باتیں خاص طور سے دیکھنے کے قابل
ہیں۔ اول تو یہ کہ آیات قرآنیہ سے کہیں یہ بات ثابت بھی ہوتی
ہے کہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ احادیث صحیحہ اس پر کیا روشنی
ڈالتی ہیں۔ تیسرے یہ کہ قرآن شریف کے کسی مسند اور مکمل
کے برخلاف تو یہ عقیدہ نہیں چھوٹتا۔ چوتھے یہ کہ احادیث صحیحہ تو
اس کے برخلاف نہیں۔ سوا دوسرے۔ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام
کے رفع بحمد الی السماء کا مسند قرآن شریف میں تو کہیں مذکور
نہیں۔ زیادہ سے زیادہ حضرت یحییٰ کی نسبت جملان کہتے
ہیں کہ آپ کا رفع بحمد عفری الی السماء بڑا۔ سو ہم قرآن شریف
بن دیکھتے ہیں تو صرف یہ وہ آیات حضرت یحییٰ کے رفع کی
نسبت قرآن شریف میں مٹی ہیں اول تو یہ کہ یحییٰ علیہ السلام
متوفیٰ دواخلک الی۔ اور دوسری آیت یٰٰن رَفَعْنَا
اِلَیْکَ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا۔ سو ان دونوں آیات میں
رفع الی السماء کا کہیں ذکر نہیں اور جس فقرہ کو خدا تعالیٰ
نے قرآن شریف میں صرف حضرت یحییٰ کی نسبت
بلکہ کسی نبی کی نسبت بھی استعمال نہیں کیا ہم جس طرح اس کو استعمال
کر سکتے ہیں اور اس پر ایمان لاسکتے ہیں۔ دونوں جگہ پر رفع الی
کا بیان فرمایا ہے۔ سو حضرت صاحب کا فیصلہ ہے کہ آپ کا
یعنی حضرت یحییٰ کا رفع الی اللہ ضرور ہوا اور جو اس کو نہیں مانتا
وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ایمان نہیں رکھتا۔
اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ صرف حضرت یحییٰ
کا ہی رفع الی اللہ بلکہ انبیاء کی بلکہ اولیاء اور مکمل صحابہ
کی نسبت رفع الی اللہ کو منسوب کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود

قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ اِذَا قِیْلَ انْشَأْوا فَاَنْشَأُوْا
یُؤْفَعُ اللّٰهُ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَمِعْنَا اَوْحَیَّ اللّٰہِ
درجہ ۱۰ واللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ
نے کل مومنوں اور اہل علم کی نسبت فرمایا ہے کہ ان کا رفع ہوگا
اور یہی نہیں بلکہ ان کے گھر دن کا رفع بھی فرمایا جو چنانچہ فرمایا
کہ اِنِّیْ جَوِّیْتُ اَذْنَ اللّٰہِ اَنْ یُّزَفَّ۔ سو ان آیات سے کل انبیاء
اور اولیاء اور مومنین اور ان کے پیروں کے رفع کا حکم معلوم ہوتا
ہے پس حضرت یحییٰ مودودیؒ کی قسم ہے کہ حضرت یحییٰ میں نہیں سبیل
کے رفع اور رفع الی اللہ پر ایمان لائے۔ ان سارے الفاظ قرآن شریف
میں موجود نہیں اس لئے مجبوری ہے اور اگر رفع الی السماء مانا جاوے گا
تو پھر خدا تعالیٰ کو ایک محدود جگہ پر بیٹھا کر امانت پر ہے گا اور تیسرے
اگر خدا تعالیٰ آسمان پر بیٹھا کر امانت پر بھی لین تو یہ مشکل ہے کہ
آپ جو چاہتے آسمان پر ہیں مگر خدا تعالیٰ اس اصول سے مومنوں
آسمان بلکہ عرش پر ہے۔ تو اس طرح اور بھی مشکل پڑ جائے گی۔
چلے گئے تھا کہ آپ مومنوں آسمان پر بلکہ عرش پر ہونے چاہتے
قرآن شریف میں بنی نوع انسان کی نسبت ہے۔ کہ وَکَلِمَۃِیْ الْکَلَامِ
مُسْتَقَرًّا وَمُنَازَعًا اٰلِیٰ حِیْنَ۔ سورہ بقرہ اور پھر سورہ اعراف میں
ہے کہ وَکَلِمَۃِیْ الْکَلَامِ مُسْتَقَرًّا وَمُنَازَعًا اٰلِیٰ حِیْنَ۔ قال
فیہا عَجِیْبُوْنَ وَفِیْہَا مَعْرُوْفُوْنَ وَمِنْہَا تَخْجُوْنَ۔ پس جو ان
ہے اس کے لئے تو اس طرح آسمان پر جا کر بیٹھ رہے کی کوئی
سبیل نہیں اور اس کے بعد احادیث صحیحہ کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں
بھی رفع الی السماء بحمد عفری کو کوئی پتہ نہیں چلتا۔ آنحضرت م
کے معراج کی نسبت کہ اس سے اوپر چکر اس اور نبی کو معراج نصیب
نہیں ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ یہ آپ کا یہ جسم اسی دنیا میں
۱۰۔ پر اگر رفع کے لئے اسی طرح اٹھائے کے لین گے۔ تو
سب مومن اور ان کے گھر بھی اٹھائے جائے چاہئیں۔ سوا اگر
وہ سب لوگ فوت ہوئے اور ان کے گھر بھی مہین رہے ہیں۔
تو حضرت یحییٰ مودودیؒ بھی مہین رہے اور مہین فوت ہوئے اور پھر تمام
دنیا کی نسبت ہے۔ کہ وَرَفَعْنَا بَعْضَہُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
وَلَمَّا اس کے بیٹے ہون گے کہ ایک آدمی کے سر پر دوسرا کھڑا
کر دیا گیا ہے۔ لغو باطل من لہذا۔ پس حضرت اقدس کی حضرت یحییٰ
ہی نہیں بلکہ کل نبیوں اور صالحین کے رفع الی اللہ کے قابل ہیں
ان الی السماء بحمد عفری کے فقرہ جو قرآن شریف میں
میں اور نہ احادیث صحیحہ میں ان کے اور سے انکار ہے کیونکہ
اس سے لغو باطل قرآن شریف و حدیث کی تکذیب ہوتی ہے۔
جیسا کہ اوپر لکھا آیا ہوں۔

تومین انبیاء

پھر آپ پر یہ الزام لگایا ہے کہ آپ نے لغو باطل تومین انبیاء کی ہے
مگر افسوس ہے کہ ایسا الزام ہے جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں آپ نے
تومین انبیاء سے دنیا کو بچایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی وہ اصل
اور ارفع شان جس کی عزت لوگوں کے دلوں سے دور ہو چکی تھی پھر
خانہ کی۔ چنانچہ صرف ان انبیاء کی توفیق کا حکم یا بلکہ اپنی جماعت کو
حکم دیا کہ غیر مذاہب کے بزرگوں کی بھی تومین نہ کرو۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ
وہ جو تومین اگر ہمارے انبیاء کو گالی دین اور بار بار پیغام صلح
مختلف رنگین میں شائع کر کے انبیاء کی عزت کو قائم کیا ہے۔ پس
کیا اس قدر مخاطب آدمی کی نسبت فقرہ لے دیا جا سکتا ہے کہ وہ انبیاء
کی ہنک کر نہ ہے۔ علاوہ اس کے آپ نے عام طور سے اپنے مختلف
کتاب میں اعلان کیا ہے کہ وہ کل باتیں جو بعض لوگ قرآن شریف
میں بعض انبیاء کی نسبت منسوب کرتے ہیں اور وہ دراصل گناہ
ہیں ان سے وہ لوگ پاک ہیں اور قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہرگز
نہیں ہے۔ بلکہ قرآن شریف انبیاء کو جرم و دعوہ اور جہالت سے
بالکل پاک قرار دیتا ہے۔ پس باوجود انبیاء کی عصمت پر اس قدر
غیرت مند ہونے کے آپ پر تومین انبیاء کا الزام کس طرح آسکتا
ہے اور اگر کسی جگہ بعض لوگوں کے اپنے عقیدہ بعض انبیاء کی نسبت
آپ نے جس کے کہ ان کو عزم فرمادیا ہے۔ تو یہ بات تومین نہیں بلکہ
لوگوں کو یہ بتانے کے کہ اس قسم کی باتیں انبیاء کی نسبت منسوب نہیں
کرنی چاہئیں کیا خدا تعالیٰ جو قرآن شریف میں کفار کے عقائد انبیاء
کی نسبت بیان فرماتا ہے۔ تو وہ انہیں برا کہتا ہے؟ سب آخوین
یہ بات کہہ دوں گا۔ کہ جبکہ آپ نے خود بعض انبیاء کے ذیل اور بروز ہونے
کا دعویٰ کیا ہے۔ تو اس طرح تو گویا آپ نے ان انبیاء کی نسبت
ہنک آئین الفاظ استعمال کر کے خود اپنی ہنک کی کیا کوئی شخص مسکو
گالیوں سے اور برا کہے اس کا ذیل خود بھی بنا کر لے بلکہ آپ
ان لوگوں کے ذیل ہونے اور بروز ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں
تو کس طرح ممکن ہے کہ ان کی ہنک کرے ان کی ہنک کرنی تو اپنی ہنک
تھی پس معاف ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی عزت میں ظاہر کرتا ہے کہ
میں سلطان آدمی کا ذیل ہوں۔ اس کے دل میں اس کی عزت کتنی
بڑی ہوگی۔ آنحضرت م کی نسبت تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ

بعد از خدا لعنتم محمد و محمد و محمد

گر کفر میں بود سجد و سخت کفر میں

اور پھر فرماتے ہیں۔ کہ

جان دلم خدا نے جمال محمد است

خاکم شاد کو پد آل محمد است

این حقیر روان کہ بخل خدا دهم

یک قطره ز بحر کمال محمد است

www.aail.org

(امیر المومنین)

تہ بیت سلام دور دوہے۔ بطریق مجرب ہے۔

”سہے کہہ دئے ہیں علیہ السلام کو اشاعت کرتے ہوئے | جنار

وَعَالَمُ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مولانا کثیر صاحب ۲۹۴

آہ بخود ہی سو لوئی محمد اسلمیہ صاحبِ ترکی ہے، رسولِ مہدیؑ

خواجہ ابوالحسن علی ہمدانی

قرآن اور بائبل

فروغ افشاں مطبوعہ انجمنی سنہ ۱۹۸۱ء عزمین شریعت ڈھاکہ
مستے چلتے چلتے ایک دور دورے اسلام کے شہر طیبہ پر بھی چھٹک
نہ نہ میں۔ اگر آپ کے کرم ہر بیان کی خدمت میں عرض بردار ہوں کہ
اسلام وہ شہر طیبہ ہے جو شان نزول ہے آنت اصلہا ثابت
بوضعیہا فی السماء کا۔ اس کے اصل ایسے ہیں کہ پاک دلوں کی

سزین میں گولیاں تھیں اور پھر کوئی طاقت ان کو اکٹھا نہیں کرتی
اور اس کی شان میں کسی اعتراض کا رد و اثر ان تک نہیں
پہنچ سکتا۔ ان جیکہ کہ ثرور دشت سے امید کی جاسکتی ہے
اس روئے کے جواب میں کچھ ثمرات اس شہر طیبہ سے گئے
ہے جو ہر پیرائے پیش کئے جاتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اسلام
وہ دشت نہیں جس کی موسم میں چھل نہ دیتا ہو کہ جب عیدوں کی
ایک جماعت اپنے سرگرد کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو
وہ اپنا چھل نہ دے اور تنگ نہ لے اس پر نعت کرنے کی
مزدور پڑے۔ بلکہ یہ وہ دشت ہے کہ قوتی اکھاں
حین۔ پس آپ کو بھی اس میں سے اپنے دامن سعادت کی
دستکے مطابق دیا جائے گا۔

خواجہ صاحب کا مدعوئے (خواجہ صاحب کیا دعویٰ ہوتا
قرآن کا دعویٰ) تو یہ تھا کہ قرآن ایک کمن اور تمام صلوٰتوں
اور خوبیوں کا جامع ہے اس کی تہذیب میں مجھے آپ سے یہ امید
رکھتی چاہیے تھی کہ آپ کوئی ایسی صداقت یا عمدہ تعلیم شریعت
جو انہیں ضروری اور انسانی کمالات کے واسطے غایت مفید ہو
سکتی ہو اور وہ تعان شریعت نے پیش نہ کی ہو۔ مثلاً آپ بھی

دیکھتے تھے کہ قرآن میں کفارہ کی تعلیم نہیں تاکہ آپ کی خدمت
میں اللہ صحت اور رحم بلا سبب کی تفسیر پیش نہ کئے اور آپ کو چھوڑ
کہ زید کے سر میں دروہے اور عمر حقیر سے اپنا سر چھوڑ دیتے
یہ کوئی عقیدت نہ تھا اور کفارہ نے دروہہ اور پشانی کے پیٹے
سے روئی نکالنے میں کہاں تک سہلت پیدا کی ہے وغیرہ
یہ باتیں ثابت کاسہ پیش کرنے کے یہ قرآن شریعت میں نہیں
تاکہ ہم بھی اس سرگرد خدا کی منت کچھ مزید علم حاصل
کریں۔ اگر آپ سے پوچھتے کہ روح القدس۔ باپ۔ بیٹا

مختلف نام کسی ذکی ماہ الاستیاز کی وجہ سے ہیں اور یہ امتیاز
بالفصل کی وجہ سے ہے یا کمال کے سبب اور ہر دو صورت تئیں
غلط ثابت ہوتی ہے جس کا انہی اسلاف کی تعلیمات میں کوئی نشان
نہیں مل سکتا اور شاید ہم بھی ایسے انوکھے عقل آزمایا بلکہ دانش زوا
اصل ریاضی سے اطلاع پا سکتے۔ جس میں ایک اور ایک اور ایک
مل کر کھائے ہیں کہ ایک ہوتے ہیں۔

لیکن آئیے ہماری امیدوں کے خلاف ایک ایسا اور شریک
جس کی میں آپ جیسے دانشمند انسان سے ہرگز امید نہیں کر سکتا
یعنی آپ قرآن ایک مکمل کتاب ہے کہ کی تردید میں نہ فرماتے
میں کہ اس میں کثیر الاذود و اجی کا جو انہیں ہے اور سو کا عدم
ان بخیر خواجہ صاحب کے کچھ کی تردید سے کوئی تعلق
نہیں ہو سکتا۔

تاہم چونکہ آپ نے روراجھیک دیا اس لئے اب ضرور ہے کہ اس
جواب میں شہر طیبہ سے کچھ فرگرین۔ وہ ہر حال آپ کا حق ہے خواہ
ہو کسی مرض کے کھلنے والے کو وہ اصل مزا دین ایک بیمار
سیب کو اپنی بدنہاتی اور کسی غلطی کے غلبہ کی وجہ سے تلخ یا باغ
کہتا ہے تو کوئی دانشمند تجویز کا صحیح الفہم و صاحب ذوق سلیم اس
ساتھ ہم نواز ہو گا۔

سب سے پہلے ہم نے یہ دیکھ لیا کہ قرآن کی غرض کیا ہے پھر
ہم یہ دیکھیں گے کہ کثیر الاذود و اجی اس مقصد میں طاری ہے یا
اس مقصد میں نہیں و مگر اس کے ساتھ ہی ہم نے اسلام کے
احکام پر غور کیا ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ بی بی نکاح میں
لانے کی اجازت بشرط ضرورت و حاجت مجبوری ہے نہ کہ بڑا
حصول خواہشات نفسانی و تحریک تو اسے شہوانی۔

اور پھر یہ کہ اس کے لئے بھی ایک تعداد مقرر ہے جو صرف چار تک
پس اس لحاظ سے اسلام میں کثیر الاذود و اجی نہیں۔ بلکہ روح واحد کے
قاعدے میں ایک استثنا ہے جو دنیا کے ہر دلی میں جاری کرتا ہے
سو قرآن شریعت نے نکاح کے کیا اغراض بیان کئے ہیں۔ ان میں سے
بعض میں خودی بیان کر دینا تھا اور مشربے و انیل پر یہ باخیزن و اوارنگ
کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ معذور ہیں اور ان کی کتاب دعویٰ کی دلیل بنو
سے بالکل ماری ہے اور اس لحاظ سے وہ اس ہائے مادی نہیں کہ

جب کسی صداقت کا مطالعہ کریں تو اس کے ساتھ اس کی خوبیوں کا
علم بھی حاصل کریں۔
دیکھتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم
الذی خلقکم من نفس واحدة و خلق منہا ذوجا
دیث منہما و جعل لکم شریعا و نسا۔ اور پھر اس کے
آگے نکاح کے مسائل بیان فرماتے ہیں کہ فاکھوا ما طاب لکم

من النساء۔ گویا نکاح کی اصل غرض ہے تقویٰ۔ بقا رسل تعلیم
والدین اور آنت لکھنا ایسا و جعل منہم مودفاً ڈر جہ۔
کی حاجت۔ سکینت۔ مودت۔ رحمت۔ لیکن اگر کوئی شخص وہ "نہی خواہش"
چھوڑ کر عورت کے لئے ہے اور یہ پاکیزہ خواہش نہایت زیادہ رکھتا
ہے یا نکاح کی اصل غرض بقا رسل میں کچھ سوک دیکھنا ہے۔ تو عورت
کی بعض معذوریات۔ عقلی کدیں۔ حمل۔ وضع حمل۔ غصہ۔ خونائیں
میں نہ ان پر نظر کرتے ہوئے اجازت دینی پڑتی ہے کہ وہ مرد اور نکاح
کے اور اگر یہ اجازت نہ دی جاوے گی تو اس کا نتیجہ وہی ہو گا جو
پورے میں جو رہا ہے۔ مشربے و انیل آپ خود ہی انصاف سے کہیں
کہ ان کی کثرت اور جماعی تہذیب کی ہیئت اسلامی ممالک میں ہے چنانچہ
تعداد از دو زوج کی اجازت ہے یا ان ممالک میں جہان فرد ایک سے
زیادہ بی بی نہیں کر سکتا۔ اور پھر ۔۔۔۔۔ کی طرح خود کا

حق پر جو مرد و عورت ہے۔ کیا آپ عورت کے مرد کی عروں
نہیں پاتے اور آپ نہیں دیکھتے کہ عورت جلد
سے بیکار ہو جائی ایک اور عورت سے بھی آتی
سکتا ہے۔ اور ان میں عورت قرآن کی تعداد میں
زیادہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری

مرد تین دس لاکھ بیسی ہزار چھ سو تیس کے قریب
توازن قدرت کی شہادت ہے کہ جو از قعدہ از دو زوج
ساتھ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مرد و عورت میں اس کے دن کم ہو
اگر کسی عورت میں کوئی ایک نقص ہے۔ جو اغراض نکاح پر
تو کیا یہ بہتر ہے کہ طلاق سے اسے الگ کر دیا جائے یا کہ اس کی
ایک اور نکاح کے ذریعے پر کر دیا جائے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر
تیسرے طرح سے پند و اندیش اولی اللہ اب کسی جاسکتی ہے۔ خود آپ کی بائبل

کی شہادت ہمارے حق میں ہے۔ چنانچہ ہم جب انبیاء بنی اسرائیل کے
طراز عمل کو دیکھتے ہیں تو ان کو بھی کثیر الاذود و اجی پاتے ہیں۔ گویا راستہ ان
کا کہ وہ جو خلقت کے لئے خدا کی طرف سے اس وقت سے کہ انہیں
ہمارے ساتھ ہے۔ صبح کا نور و اگر بطور استنار نہیں تھا تو اس کے لئے
تمام پاری اور بیسی سیلے لازم ہیں کہ وہ اپنے خداوند کی طرح موجود
زندگی نہیں بسر کرتے اور جنھوں نے ایک کیا انہوں نے جو چھل پیا

وہ ملک اور جنھوں کے کارناموں سے ظاہر ہے۔ جو تاریخ
کے صفحات پر رقم ہیں۔ گو ہم اس بات کا ثبوت بھی دیکھتے
میں کہ مسیح نے ایک سے زیادہ نکاح کئے ورنہ ان ساتھ بنو
دلی عورتوں کے متعلق علامہ شتیبہ قار دیا جائیگا جس کے
لئے ہی بہتر ہے کہ ہم یقین کریں کہ مریم مہدیینی وغیرہ کا ان
کے ساتھ نکاح تھا۔
یہ کہنا سخت بے انصافی ہے کہ قعدہ از دو زوج حید اتنی جذبات کو

اچھا لگنے والی ہے تاکہ نکاح ایسے حرکت کو مٹانے والا ہے اور یہ مسئلہ ایک مجروح اور بیاہے ہوئے کی زندگی پر غور کرنے سے بھی مل ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ سمجھ بھی آجائے گی۔

کن دونوں میں سے بھلا خط اخلاق کے کون اسلئے پایہ پرستہ ہیں قدر برداشت - تحمل - حیدر روی - رحم - چل مال ہونوہ موانست اور پھر اولاد کے لئے محنت سے روزی کمانا اور اوقات کی پابندی - بری مجالس سے پرہیز - کفایت اور میانہ روی ایک مثال شخص میں ہو سکتی ہے وہ ایک مجروح میں ہو سکتی ہے اسی نقطہ خیال سے یہ اوصاف دو یائین نکاح کرنے والے میں زیادہ طور سے پیدا ہو سکتی ہیں - پھر ہم اسلام کی عام تعلیم پر یہ نظر کرتے ہیں - تو وہ سب کی سب ان جذبات کو مٹانے والی ہو گئے۔ کے لئے وہ وہ راہیں بھیجائی ہیں - جو انیل میں اسلام کے مروجہ دون اور عورتوں کے کھنکھلا سونے کی گڑبڑ سے کاٹ دیا ہے - جو امریکہ اور یورپ میں فیمل سے گھبراہٹ ہے کہ عورت کو بری خواہش ہے نہ قرآن شریف نے تعلیم دی کہ بلا ضرورت شرعی نہ بیکہ نگاہیں بھیجے رکھ - تمام مہذب قوموں نے اپنی بھر اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ شراب ہے - مگر آپ کی بائبل نے اس کی چڑوئیافت اور مذہب کا خاص مجروح تھا اور آپ تک شراب راہ پر تھپے کہ یسوع کے خون کا بروز بلکہ خداوند یسوع کا پس ہے - اسی شراب کو قرآن نے جس میں عمل شیطانی فرما ہے اور تمام عرب کو اس غارت گاہ میں تباہ کن دین داریاں سے بچا ہے - کیا ایسا اسلام ہم کو شہوانی کا بڑا سے والا ہے - یا عورتوں کے حقوق ضائع کرانے والا ہے - حالانکہ ہم اب بھی دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے جو حقوق عورتوں کو دئے ہیں وہ ان کا عشرہ عشرہ بھی نہیں جو اسلام نے دئے ہیں عیسائیوں میں تو بعد از نکاح عورت کا اپنا نام ہی نہیں رہتا - گویا اس کی ہستی ہی کوئی نہیں - مجھے مشر جو انیل سمجھائیں - کہ کون سے خاندانی - معاشرتی اور اخلاقی زندگی پر اثر ہوتے ہیں اور اثر بھی ناگفتہ بہ - آپ اس ناگفتہ بہ کو بغیر نہ سمجھیں بلکہ ان کو نظر کریں تاہم بھی اس پر غور کریں کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ خاندان کی رونق بڑھتی - معاشرت میں خلی دھندلی پیدا ہوتی ہے - ہر سے اسلئے اخلاقی کا اظہار صرف تعدد ازواج پر موقوف ہے - اگرچہ پیش آنیوالے جھگڑے آپکے خیال میں ہوں اور ان سے خوف کھا کر آپ مزدورت کو پورا کرنے سے ڈرتے ہوں - تو یہ بڑی ہلیم نہیں سکھانا - ممکن ہے - آپ انہیں خود کشی کا رواج بڑا دیں - کیونکہ آخر یہ زندگی بھی کشمکش سے خالی نہیں - فوج میں کسی کا داخل

ہوئے دین کر لانا پڑتا ہے - مشر ہے وائیل جے تائین کہ زندگی کا کوئی نامہ ملے کسی کسی قسم کی کشمکش سے خالی ہے انہیں باقی مدت بڑھنے والی ہوں ان کا اسلام نے خوشحال رکھا ہے چاہے اس لئے قدر ازواج کی اجازت شنی و شک و رہا کے ساتھ ہی فرمایا ہے ذات خفتم یا قد نوا حراحدہ - اگر تم ڈرتے ہو کہ عمل ذکر کرنا تو پھر ایک ہی شکل کو اور دوسرے مقام پر - دونوں تسلطیوہ ان قدر لایا - النساء و لہر حرمتم فرما کر ان کی مکروری کو بھی جتا دیا کہ تم ہر گز خدا میں عمل نہیں قائم رکھ سکتے - لیکن دوسرا نکاح پھر پوری کیا جائے - اس سے عمل قائم رکھنے کا گڑبٹا ہے - خلافتیوہ اکل اکلین - ایک کی طوط بالکل ہی زیبک باؤ اور فرمایا کہ اگر تم اس سے بھی نکاح اسی صورت میں کرو کہ - تاکہ نکاح کا طوطا سے خوف ہو - چنانچہ فرمایا ہے خلافت لہون خشی العنت منکم دان نصیب و اخذ منکم یعنی یہ اجازت اس کے لئے ہے جو تم میں سے ڈرتے اور اگر تم نہ کرو تو پھر حال بہتر ہے اور پھر ذلت ادنی الا تقو - لہا فرما کر ایک ہی نکاح کی خوبی کو ظاہر کیا ہے یعنی نامہ صفات برتاؤ اور زیادہ عیال دار ہونے کی زحمت سے بچنے کے لئے یہ طریق (ایک نکاح) اچھا ہے - لیکن مجالس اضطراب و مجبوری اجازت دی - جب کہ نکاح کی اغراض ایک نکاح سے پوری نہ ہو سکیں - ایسی پاک تعلیم پر اعتراض کرنا مشر ہے وائیل کو نہیں چاہیے تھا - وہ اپنی اپنی میں اپنے خداوند یسوع کا ایک ہی قول تو پیش کر دیتے جو تعدد ازواج کو حرام قرار دیتا ہو مگر وہ بھی نہیں کر سکتے - اور ان عزت ملی اعد علیہ والہم برا عراض ان کی ۵۵ سالہ زندگی دیکھ کر ان کا تھا بیکہا اپنے بڑا اپنے تک جانی کے عالم میں جب کہ دوسرا قریش میں سے تھیں بیابانیش کرتے تھے - ایک ہی بی بی کے زوج رہے - پھر کلی مذہبی ضرورتوں کی وجہ سے اپنے بہت سے نکل گئے - آپ کی زندگی کے حالات انیل کے مؤلفوں یا انیل کے ہر دلی طرح پردہ خفا میں نہیں بلکہ بالکل ناہم میں اس لئے میرے خیال میں نا اعلیٰ ہو جاتی ہے - مسئلہ سوو دوسرا - مشر ہے وائیل فرماتے ہیں کہ اسلام میں سو کی اجازت نہیں اور اس کا بڑا اثر تجارت اور مالی ثروت کے حاصل ہونے پر ہو گیا ہے تعجب کہ ایک شخص جس کا خداوند نیوی صریح الفاظ میں فرمایا ہے کہ - ہاؤنٹ کا سو کی کے نام سے گزر جانا آسان ہے مگر دولت مند کی بات بہت میں داخل نہیں ہو سکتا - وہ ایک ایسی کتاب کہ صرف آپ نقطہ خیال سے نامکمل ٹھہرنا ہے - کہ اس میں سو کا لین دین جائز

نہیں - جبکہ نتیجہ ہے کہ مسلمان - دوامتہ - نہیں مگر مسلمان دولتمندی کو کیا کریں کیونکہ مسلمان اس خیال میں معلوم ابن البیل کے ہے اس کا دارالقرار قزوہ جان آخرت ہے - جہاں یہ نہ چاہا جائیگا - کہ تو کتنے روپوں کا مالک تھا بلکہ یہ دریافت کیا جاوے گا کہ تیرے عمل کیا ہیں - پھر یہ بھی غلط ہے کہ مسلمان اس لئے مفلس ہیں کہ وہ سو نہیں لیتے - کیونکہ وہ قدرتی ہوں جنہوں نے ایک دنیا کو فتح کیا اور جو عقیم اشران شہنشاہ جوئے وہ نہ سو لینے تھے نہ سو دیتے تھے - اگر کسی دولتمندی کو لاسکتا - تو ۱۹۰۰ء میں انگلستان کا قرضہ نو ارب ۵۰ کروڑ ڈالروں اور فرانک قرضہ سولہ ارب ۲۰ کروڑ - روس کا نو ارب ۵۰ کروڑ - اطالیہ کا آٹھ ارب ۹۰ کروڑ - سپانیہ کا ساڑھے چار ارب - آسٹریا کا پانچ ارب ۹۰ کروڑ قرضہ نہ ہوتا - اور اگر سو کسی مفید کام میں آسکتا - تو ایک سو چھیانوے ارب ۸۰ کروڑ روپے پر پانچ ارب سالانہ سو جو ضائع ہوتا - یہ غریبوں کے کام آسکتا - مشر ہے وائیل جے تائین کہ تودے فروت میں کیا زیادتی کی کیا آپ کو معلوم نہیں - کہ مگر - بائیں اور ایران کا ذوال اسلحتی ہوتا - جبکہ اٹھارہ سو صرف اس دنیا کے مالک رہ گئے - امریکہ میں آٹھ ہزار لاکھ تپتی ہیں - تو چاس لاکھ مفلس - دسے فی صدی ایسے ہیں - کہ ان کا کوئی گھر نہیں - بھلا نیکی نصف زمین کے مالک صرف پچیس سو اشیا میں ہیں - ۵۰۰ فیصدی پیٹ بھرا کھانا نہیں ملتا چاس لاکھ کی ملکیت ہے - تو تین کروڑ ہیں لاکھ مزدوری پیش ہیں - جناب یہ اسی سودی کی برکات میں کہ دولت صرف کرپنا خفاص کے قبضے میں آگئی - کیا اس کا ثروت کا بڑا ہلکتے ہیں - پھر مجھے بڑا تعجب ہے آپ کی اس تحری پر کہ سود کے لینے میں اخلاقی نقصان بھی پرے درجہ کا ہے - ایک غریب کو روپے کی محنت ضرورت ہے ایک شخص سے فیصدی شرح پر قرضہ دیتا ہے - آپکے نزدیک یہ امر اخلاق میں داخل ہوگا - کاش آپ سمجھیں کہ یہی سودنی ہے - جو خود فحشی - منگلی - دنیا پرستی - نفس پرستی اور ظلم کا سرچشمہ ہے - سود لینے والے میں مطلق ہمدردی نہیں رہتی وہ غیرت بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اسے خیال آتا ہے کہ یہی روپیہ فقور ہی ہی مدت میں ہلاکی محنت کے ڈر پڑھ روپیہ بن سکتا کہ میں کیوں لندن - شاند آپ کہیں کہ قرضہ نہ دینے سے قرا چاہے آپ کو معلوم نہیں کہ سودی قرضہ مل جانا ہی بہت سی عیاشیوں کا منبع ہے اگر یہ سہولت نہ ہوتی تو کئی خاندان تباہ نہ ہوتے - اور یہ جواک نشا ہے کہ تجارتی معاملات بغیر سود نہیں چلتے - بھی بالکل غلط ہے - صحابہ کرام بالعموم ناجزوں کی ایک جماعت تھی - اور مٹا

ایک حل طلب معتمد

”ویدون کے جنم سے پہلے ہندو کش کے راستہ سے ہندوین نازل ہونے والی کلچر ڈپارٹی تو ہے“

جب سے کہ باندہ سوسنی نے اہل ہند کے مذہبی طریقہ میں ایک سرے کے مذہبی پیشواؤں کو ٹکٹے الفاظ سے یاد کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس زمانے سے لیکر آج تک جبکہ اندر پرکاشی - ہندوستان - آریہ سماج سے اخباروں کی توڑی تہر کی جواب دینے کے واسطے بالآخر مسلمانوں میں بھی افغان - ہنڈر - توری - تانگ آمد بھنگ کے قتل کے مقولہ کے مصداق پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ ہنڈر کلچر ڈپارٹی کی طرف سے بہت زور شور کا اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو واسطے خیر و شریعت کا استعمال کیا اس کا جواب کہ ان اخباروں و رسالوں میں بار بار دیا جا چکا ہے۔ اور اسلامی جنگوں کا دفاعی جنگ اور سخت مجبوری کی صورت میں کیا جانا جبکہ دشمن سر پر آڑ ثابت کیا جا چکا ہے۔ مگر ہمارے جو شیخ القلاب ہندوین کہ وہ اب بھی جن گئے چلے جاتے ہیں۔ خیر اس جگہ میں اس امر پر بحث کرنا مطلوب نہیں کہ ان کا یہ اعتراض کس قدر ناجائز ہے اور آیا یہ اعتراض ہے یا خود ایک بہت ہے جو ادنیٰ یا ضد و تعقب کی علوت کے سبب یعنی پر پھینکنے کی کوشش کی گئی ہے ان اس سے ہم اس بات کو بے غامی تمام استدلال کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ اعتراض کلچر ڈپارٹی کے طرف سے نیک نیتی پر مبنی ہے اور ہم مناسب نہیں جانتے۔ کہ ان کی نیت پر اس وقت کوئی حد کریں۔ کم از کم اس امر کا فیصلہ قطعی ہو جاتا ہے کہ ان کے عقائد اور عقیدوں کے مطابق خیر و شریعت کا استعمال دشمن کے واسطے بالکل ناجائز ہے اور ریلو اور دربار کی آتش نشانی اس سے بھی بڑھ کر پابکار کام ہے۔ بالخصوص اس کے واسطے جنکی طرف ہم پر کوئی ایسا حملہ نہیں ہوا۔ اور حملہ کسی کی جگہ کا ارادہ بھی نہیں ہوا۔

امید ہے کہ ہماری مخاطب پارٹی کی کوری میرا استدلال کے مخالفت نہ ہو گا اس واسطے کہ ان کو زیادہ دلائل کے ساتھ مضبوط کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس جبکہ یہ امر ہے پابکار قریب ہم اس گروہ سے جو اس وقت مجبوری کے قواعد شائع کرنے اور پورا ہونے کے کھوکھوں میں خیر و شریعت جمع کرنے اور ان کے نیچے ریلو اور لکھنے کے کام میں مشغول ہے اور القلاب کے نہ صرف دل سے

بھی مایاب۔ مگر ان میں کوئی سود نہ لیتا تھا۔ دنیا تھا اس زمانے میں بھی ایسے مومن زندہ موجود ہیں جنہوں نے لاکھوں روپے کی تجارت کی اور ایک جیب بھی کسی سے سودی قرض نہیں لیا اور نہ اپنا روپیہ سو پر کسی کو دیا۔ وہیل ایک سلی نیال ہے کہ تجارت دینر سو دل میں سکتی سود کا روپیہ جس قدر ہے آخر وہ بھی مال کی اصل قیمت پر پڑتا ہے اور پھر بوقت فروخت اس شے کی گرانی قیمت کا خیال نہ تو فرمایا کہ بھگت پڑتا ہے۔ پھر آپ یہ بھی سوچیں۔ کہ جو شخص صرف اپنا روپیہ تجارت کے لئے دوسرے کو دیتا ہے۔ کیا بڑے سے کہ وہ گم ہو بیٹھے جھائے صرف فتنہ کو مستحق ہو اور دوسرے شخص محنت بھی کرے۔ تکلیف بھی اٹھائے مشکلات کا سامنا بھی کرے اور نقصان کا ذمہ وار بھی ہو۔ یہ ایک اخلاقی کمزوری ہے۔ چاہئے کہ قرض دینے والا روپیہ دینے کی وجہ سے اگر نقصان کا ذمہ وار نہیں۔ تو اصل سے زیادہ معین کر کے قرض لے بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھے۔ عجب نہیں کہ اس کی نیک نیتی اور ہمدردی چھل لائے اور وہ سو سے زیادہ منافع کے نام سے پائے رسوخوری کی وجہ سے بھائی کو قتل کر دیا کیونکہ اُسے دن بڑھنے والے قرضہ کو ادا کرنے سے یوں نہ کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوا۔ القرض معارض العتہ تشریف ہی ہے۔ لیکن اس پر سو تو کو پلا پر نیم چڑا۔ پس خود تو اس کو اخلاقی حالت سے گرائے والا ہے۔ اسی لئے فرماتا ہے

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ - یعنی خود سر ہمیشہ ادبی بات اور دنیا کی محبت کی طرف جھکا رہتا ہے اور سو سے کوئی تجارت بار آور نہیں ہو سکتی۔ کئی کمپنیاں محض سود کی وجہ سے تباہ ہو گئیں کئی ٹکرائے سوئے برباد کر گئے۔ معاشرت میں وہ چیدگیان ڈالیں کہ خدا یا تیری پناہ۔ اور مسلمانوں کے افلاس کی وجہ تو قرآن شریعت کی تعلیم کے خلاف سود کا دینا شروع کر دیا ہے۔ نہ کہ سود کا لینا۔

اب تین دیکھنا ہر جن کہ مشربے ڈالیں کیا فرماتے ہیں اور وہ ان فرائض اسلام سے کہاں تک متنع ہوتے ہیں

لقیہ رسید ذریعہ فروری ۱۹۱۱ء

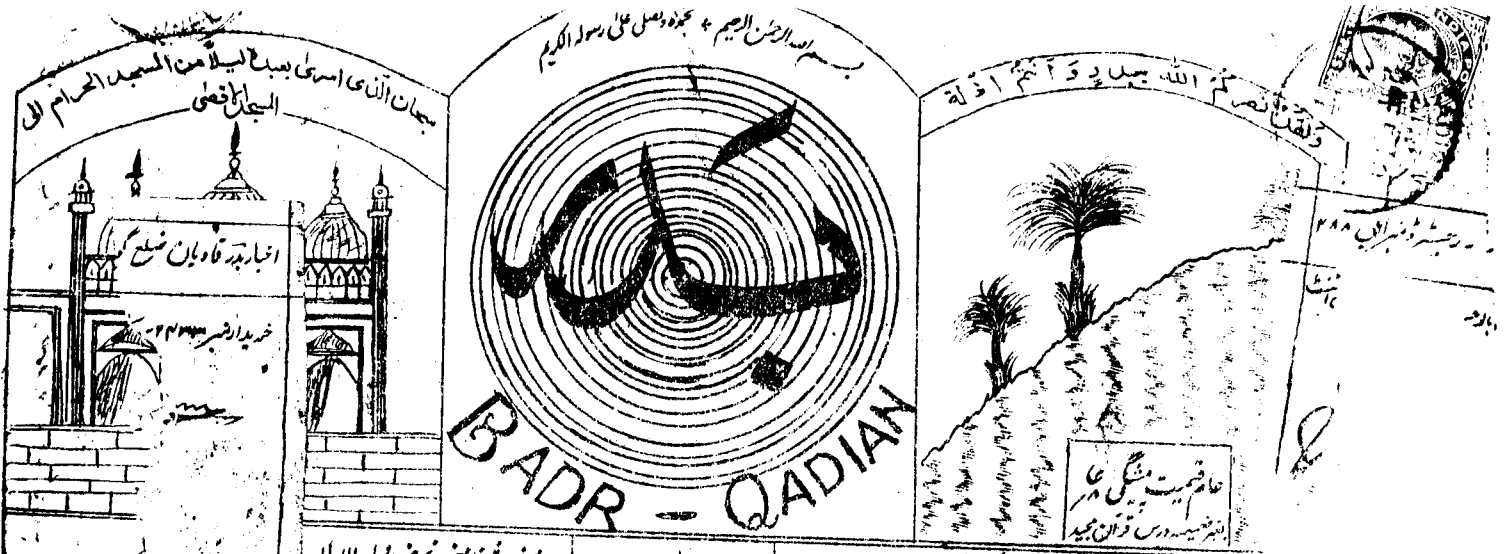
| | |
|----------------------------|--------------------------|
| جناب ڈاکٹر لکھنؤ صاحب ۲۴۲۹ | جناب عبدالعزیز صاحب ۱۲۱۶ |
| جناب مولانا صاحب ۲۴۵۸ | جناب بنی الدین صاحب ۱۲۱۶ |
| جناب محمد یوسف صاحب ۶۸۹ | جناب چوہان صاحب ۱۲۱۶ |
| جناب حاجی محمد صاحب ۱۸۵۸ | جناب پارسا صاحب ۱۲۱۶ |

خدا ان سے بلکہ اپنی خواہشات کو رعایت کا جائزہ چنار دے ہے اور نیت کرنے میں کہ جس فعل کو آپ ایک زمانہ تک شیعہ جو قابل اعتراض بیان کر سکتے رہے اس پر رعایت ہی نہیں ہے۔ پر اسے میں اپنے خود کو یوں مملد و آمد شروع کیا ہے۔ ہمارا یہ بین اس کو اس واسطے کہ میں کہ اس وقت میں گولہ پڑھ کر کیا جاتا ہے وہ حملہ کرنے والے کے خیالات اباب حملہ اور وقت حملہ سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں ایک شخص اپنی طرز زندگی میں آرام کے ساتھ اپنا وقت بسر کر رہا ہو تاکہ قاتل سے کبھی اس کو شاید قاتل کا واقع بھی نہیں ہوا ہوتا اور وہ اچانک نشانہ ریلو اور یا مایاب بنایا جاتا ہے۔ یہ طرز نہ صرف برباد بلکہ خواتین ہی بڑوں نہ سفاکانہ وقت ظالم دے۔ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے متبعین پر جو اہتمام باندھا گیا ہے۔ اس میں کم از کم یہ الفاظ تو جملہ سانسے ہی تسلیم کئے ہیں کہ کہا جاتا ہوا۔ کہ کلہ پڑ مو ورتہ قتل کئے جاؤ گے۔ یہاں تو ہمارا ناسا کے مقتول حکام صاحب کو اتنا بھی نہ کہایا کہ میں نہ موت سپرد کرو ورتہ قتل کئے جاؤ گے۔ اس حملہ کو حملہ کرنے کے واسطے ہم نہ خود اس گروہ کو مخاطب کرتے ہیں جو عملی رنگ میں الہی کارروائیاں ہے بلکہ ان کو بھی مخاطب کرتے ہیں۔ جو ایسے لوگوں کی تائید میں مضامین لیتے ہیں۔ یا ان کے مقدمات میں ان کی اند یا اخباروں میں ایسے مضامین تو معنی لکھتے ہیں جن سے اس کی طرف قدم بڑھانے کی توجہ افزاں کی جرات ہوتی ہے۔ پارٹی ہماری مخاطب ہے۔ جن کو اس سوال پر اس نگاہ۔

کہ باوجود ایک امر کو مذہبی عقائد اور سوشل قواعد کے برابر سبب ہے۔ کہ ان میں ایسے افراد پیدا ہو گئے ہیں جو اس امر کے ہوسے ہیں۔ اور ایک دو کا اردو کا بے غا پر کر رہے کہ لاکھوں نہیں ہزاروں ایسے کہ قوتوں کے واسطے بشرط مقتول پانے کے ہر وقت ظلم و ستم میں یہ ایک شخص کا عمل کرنا ہمارے مخاطب گروہ کا کام ہے اور بات غالب وہی ٹھیک ہوگی۔ جس کو وہ خود تسلیم کریں گے۔ لیکن ان لوگوں کے ہمدردی ہم اتنا اور کہنا چاہتے ہیں کہ ان اسباب پر غور کرنے کے واسطے جنہوں نے یہ بارہ ان کے کثیر افراد میں پیدا کر دیا ہے۔ اس امر کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور ضرور کریں۔ کہ کیا ایک بزرگ جماعت کا یہ قول تو کہیں ان کی قوم پر صادق نہیں آ رہا کہ جو شخص کسی مقدس پر کوئی ایذا لگاتا ہے۔ وہ نہیں مرنے جاتا۔ جب تک خود اس الزام میں مستحکم و گرفتار نہ ہو۔ ہم اس کی طرف صرف اشارہ کر کے اپنے مصنفین کو ختم کرتے ہیں۔ اور جواب کا انتظار کرتے ہیں۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ ریلوے۔ آسٹریلیا وغیرہ ملک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں۔ اگر کسی نے کو ضرورت ہو تو ملگرا سکتے ہیں۔



چہ گوئم باتو گرائی چہادر قادیان مینی (جسہ ذہن اہل ۱۹۱۰ء) دو اینی شفا مینی غرض ار الاماں
 مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۲۸ھ علی صاحبہما التاجیہ ۱۰۱۱ھ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۱۰ء مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۱۰ء

سارے جہات اچھا دار الاماں ہمارا اویٹو مینچر صادق عفی اللہ عنہ دار الاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

فہرست مسلمانوں کی

جو مولوی محمد علی صاحب اعجاز احمدی ریسالگوٹی کے اچھے پیرساک توسطین مسلمان ہوئے

| مسلمانی نام | ہندو نام | مسلمانی نام | ہندو نام |
|-------------|----------|-------------|----------|
| غلام نبی | پیکو | غلام حیدر | ڈوہیا |
| احمد دنا | چیدی | عبد الستار | کول سو |
| عنایت احمد | کارن | نوب الدین | پانڈو |
| خدا بخش | بھتے رام | عبد بخش | کرشنا |
| ناصر محمد | مارونی | عبد احمد | پانڈو |
| عبد الرحمن | تارا چند | غلام رسول | چندو |
| محمد وین | ازکو | عبد الرحیم | دہلیہ |
| غلام حسن | کھٹا | غلام حسین | سکھ رام |
| عبد احمد | سینڈو | میران بخش | ارجن |
| عبد القادر | پورا | عبد الغفور | سوا |
| غلام احمد | راما | تنار احمد | سونی |
| احمد دین | مادھو | غلام محمد | گوڈا |
| علی بخش | پانڈو | غلام بخش | کشن |
| فتح محمد | فتو | دین محمد | داجی |
| | | غلام حید | شوام |

ذکر حبیب کم نہیں جمل حبیبکے - میں جانتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود و مہدی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام ایسی باتیں جو ان کے یا قوم کے سوانح کا جزو بن سکتی ہوں تحریر میں آ

(جو پیر قادیان بیان مسلمان آئین عرب و پانڈو پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہر نام فاضلی محمد ظہور الدین اگلے چپ کرنا شروع ہوا)

جاوین۔ اس نے تمام احمدی اصحاب سے درخواست ہے کہ جو بات یا لکھ یا داند حضرت امام کے متعلق ان کو یاد ہو یا جو نصیحت کسی وقت آپ نے فرمائی ہو یا کوئی ایسی بات یا ادایا طرز عمل جو کسی بھائی نے آپ کے متعلق مانا ہو۔ وہ سب کارب لکھ بھیجیں۔ اس مطلب کے لئے دو کالم دقت کئے جاتے ہیں امید ہے تمام احمدی بھائیوں تو جہ فرمایاں گے۔ اور ناظرین بدر کے لئے ایک عمدہ لکھا روح کو ہیکر بہت پیوستہ ہے گی۔ حضرت کے خاص غلمین جن کو یاد تو فیضیت حاصل ہو چکے ہے۔ خصوصیت سے توجہ فرمادین قبل از دو عوسے اموریت یا پر امین احمدیہ کے زمانے کے حالات بہت ہی دلچسپ ہوں گے۔ جو کہ لکھا جاوے۔ بہت مختصر اور جامع ہو۔

پتہ درکارین
 ماسٹر عبدالرحمن صاحب جالندہری مدرس تعلیم الاسلام کو تبلیغ حق کا پتہ
 چش ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ سالانہ اپنا ایک اشتہار عربی میں ترجہ کر اگر بعد پسند ہوگی حضرت غلیظہ المسیح جھپو ارہے بن اور مہر وادہ ان دعوب وغیرہ سالک اسلام کے علماء کو پہنچانا چاہتے ہیں اور احباب سے خواہش رکھتے ہیں کہ اس کام کے واسطے بہت سے نام اور پتے دیکر اور نیز مفید مشورے انہیں شکار فرماوین۔

حکیم فضیلین صاحب
 ان دوستوں کے شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے انہیں بیمار پری کے خطوط لکھے اور دوا کی اور آئندہ دوا کا وعدہ کیا امید ہے کہ ان کے واسطے دوا کا سلسلہ درست جاری رکھیں گے اور جنہوں نے توجہ نہیں کی وہ اب جاری کریں گے۔ کیونکہ یہ غلص دوست پر سبب بیماری کے بہت تکلیف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا دے۔

حافظ عبدالمان صاحب زری آبادی
 کچھ عرصہ پہلے کہ حافظ عبدالمان صاحب مشہور الہدیٰ نے اپنے پوسنے کے عقیقے کی تقریب برائے احمدی بھائیوں کو کوفہ و بیت کے ساتھ مدعو کیا اور کئی عجب کی باتیں فرمیں کہ اگر اللہ عزوجل دے تو ان کو

حدیث پڑھاؤں گے اور پھر احمدیوں کا طرز عمل دیکھاؤں گا کہ آپ اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہوں کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی ملت نبوی کا تابع اور کئی تیس قرآن مجید اور کچھ مومنین

ایمان

کرم و مغفرت جناب بنی مصلحتہ اللہ علیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فیصل
مسئلہ کے اپنے اخبار اس وقت جاری ہیں جبکہ
ہون ہزار ہویہ قوم ان پر فریج ہوتا ہے۔ احمدیہ
ذرا سی زیادہ خوشی اور شوق سے جب کبھی کوئی اخبار
اس میں مصلحتی اور اخباروں میں اور احمدی قوم کی اتحاد
فہم ہے۔ کہ ان کے ہفتہ نویدار ہوتے ہیں۔ تقریباً سب ہی
مسئلہ ادارہ سے واسطے ہوتے ہیں اس لئے وہ جس وقت تکلیف فرما
یا جیل جاتی ہیں۔ یعنی جب کبھی کوئی احمدی مسئلہ کا ممبر اخبار لکھنا
چاہتا ہے اس کے خیردار پہلے سے ہی بہت ہونے ہوتے ہیں۔
کوئی کوشش نہیں کرنی پڑتی۔ ایک فرست ان اسمائے کی جن کے نام
پہلے اخباریادہ جاتی ہیں۔ مسئلہ انوری بی کرستہ شروع
دئے۔ بہت کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو کوئی بی۔ بی۔ سے الگ کر کے
ہیں اس مسئلہ اخبار فوراً پہلے نکال جاتا ہے اور ہر ایڈیٹر یا ایڈیٹر
کو کوئی خاص تکلیف جو اور ان۔ ان کو انجانی پڑتی ہیں تو ان
آنکھیں پڑتی۔ پھر اگر کسی وقت اخبار کے پیچھے میں باقاعدگی
سے ہوتی ہے مسئلہ احمدیہ ایک تکلیف کا کام لیتے ہیں اور ایڈیٹر
یا ایڈیٹر کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے اور عموماً انہیں حق ادا
کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ کسی مسئلہ ایسا کرتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ
خدا خواستہ سے بد وقت ہیں بلکہ ان۔ سے زیادہ تو ہوجوئے کریم
کو کوئی بی۔ بی۔ اور کوئی عقلمند جو یہ نہیں کہتا۔ انہوں نے کام وقت
کو انجانی میں پہچان لیا۔ اور وہ ایسا وقت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ
اپنے آپ کو اندر کے رومن نزع چکے ہوتے ہیں اور ہاتھ میں۔ کہ
جس طرح ہونے۔ اعلیٰ کے اندر میں مسئلہ لین۔ لیکن میں اس
سے عرض کرنا ہوں کہ باطن میں اخبار نویس اپنا پورا حق ادا نہیں کرتے
ہفتہ میں تو قریباً پچاس ڈول صفحہ ہمارے اخباروں کے چھپتے ہیں۔
جن پر کہ مسئلہ کے اصحاب کہ روپیہ خرچ ہوتا ہے گو بہت ہی مختصراً
ان میں اس صداقت کے اظہار کا حصہ ہوتا ہے۔ جو کہ احمدیہ مسئلہ کو
میروان کا اپنے اہم اور حلیفہ المسیح کے نقش قدم پر چلنے کا نتیجہ ہونا
چاہیے۔ اخبار بدرد اگرچہ (معاذ فرما دیں) پورا نہیں۔ لیکن بہت حد
تک اس فرض کی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے باقی اخبارات میں معذور
تو بہت ہوتے ہیں مگر احمدیت کے دھگ میں نہیں ہوتے بلکہ ایک
طعن بازی کے دھگ میں۔ میرے خیال میں ہمارے اخبار نویسوں
کا فرض ہے کہ بہت نہایت سے مسئلہ کے مخالفین کے سوالات کو
قرآن شریف اور حدیث شریف کے حوالوں سے مفصل طور پر حل کریں
اور اس میں اگر حضرت اقدس مسیح و محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب
ہی سے کام لیں۔ تو ان کو کوئی بُری چارہی وقت نہیں کرنی پڑتی

اور جس اسلام کے اصولوں کو بہت ہی مدلل رنگ میں
بیان کریں اور جو عیوب اور غلطیاں ان میں زمانہ کے اثر سے
اگلی میں ان کو دور کر کے اور صاف کچھ کریں۔ تاکہ دنیا اصل اسلام
کو دیکھ سکے۔ اگر یہ کام ہمارے اخبار کریں تو سب روپیہ حاصل
ہو جاتا ہے۔ اور اخبار دن میں بھی بفضل خدا دن بدن ترقی ہوگی
ورنہ پھر اور اخباروں میں اور ان میں کا فرق رہے۔ اخبار بدرد میں
قرآن کریم کے ٹوٹ جو حضرت حفصہ علیہ السلام کی پاک زبان سے نکلے
ہیں۔ قرآن کریم کی محبت رکھنے والوں کے حل سے بول ہوتے
ہیں۔ پھر اس واسطے کہ ان میں کوئی عیب نہ ہو کہ اور صحابہ میں انہیں
اصولوں میں پرکریں سے عرض کیسے کہ ہمارے اخبار بدرد
پیشینہ ہوتا ہے جس میں مسئلہ احمدیہ کے اخبار میں فرق و تشویش کے
پرچہ کے اخبارات و رسائل کے اندر درج اور سرور و سحر کا
جواب ہے۔ یہ کہ ان کی کوشش کی تھی۔ سب کو ایک۔ ایک۔ کو مشکل
استدلال میں ان کی مختلف طور پر بہت کوشش ہو کر انہوں نے وقت کو اپنی
محدودیت میں استعمال کر لیا۔ تاکہ ان کے لئے کی جائے۔
لیکن یہ نہیں کہ ان کو کوئی حرج ہے۔ اخبار بدرد میں وہی ہیں
ہیں۔ بلکہ وہ بھی بہت کام کر رہے ہیں۔ اور مسئلہ کا فاضل ہے
کہ ان میں کہ دو کریں بلکہ اخبار نویسوں۔ سے میری یہ عرض
ہو کہ اگر وہ زیادہ اس اصول کو جن سے خوف کیا ہے نظر
رکھیں۔ تو میرے خیال میں شاید زیادہ وجہ وہ مسرت و شوق
سکھیں۔ صحت اسلام کی شہادت سے عرض کیا گیا۔ والسلام
خاک ریت میں میرے مسیح احمدیہ میں ہیں
پھر یہ مسئلہ احمدیہ کے مخالفین مندرجہ بالا سے غلط
ہے کہ انہیں یا انہیں ایسے مضامین کو قدر پسند ہیں۔ جو مسئلہ
احمدیہ کی خدمت کے واسطے خاص ہوں اور یہ ان کے صدق
و اخلاص کی نشانی ہے۔ پر میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض
کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کو صرف ایسے ہی مضامین کی ضرورت نہیں
بلکہ ان مضامین کی بھی ضرورت ہے جو اس زمانہ بلکہ ان دنوں
کے جدید طرز مخالفت اسلام و مسلمین کا پورے دور کے ساتھ
مقابلہ کریں اور معزز لوگ جو ہر اخبارات اس ضرورت کو بہت کچھ
پورا کر رہے ہیں اور اس معاملہ میں ان کی کوششیں قابل تشکر گذری
کے ہیں۔ جو جماعت اہل تعالیٰ کے فضل سے چارہ لکھ کر تک پہنچ
چکی جو وہ سب کی سب ایک مذاق کی نہیں ہو سکتی۔ جہاں ہمارے
معزز دوست ڈاکٹر صاحب ہر کو اس واسطے زیادہ پسند فرماتے
ہیں کہ اس میں زیادہ تر مسئلہ کے واسطے تاثر دینے مضامین ہوتے
ہیں اور اس قرآن شریف کے ٹوٹ ہیں۔ وہاں بھی پیچھے نہ
کا ایک ایسا اور صحیحی یاد ہے کہ ایک معزز دوست ہر اور حکم

صورت اس واسطے نہ کہ آیا تھا کہ بد میں پلٹیکل مضامین بالکل
نہیں ہوتے اور الحکم میں ہوتے ہیں تو گاہے گاہے بعض
اخبار کے ایڈیٹر کی پوزیشن اس معاملہ میں بہت نازک ہو کر آئے ہر غیر
ہزاروں آدمیوں کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ جن کے مذاق
بہت مختلف بلکہ بعض دفعہ تضاد ہوتے ہیں۔

میرے آسمان کے حضرت مسیح ✽ داں کو اس مقام ہے بول و برا کا
دان من اهل الکتاب الاولین دہ قبل
یہود کے خیال | موت۔ جو لوگ حضرت مسیح کو زندہ مع ہولم رضی
آسمان پر بٹھا ہوا مانتے ہیں وہ اس آیت کا مطلب لیتے ہیں۔ کہ
جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے تو تمام جہان کے ہر
وفاقی ان پر ایمان لے آئیں گے اور کوئی کا فرق نہ رہے گا۔
حالانکہ یہ مطلب سابق و سابق کے بالکل خلاف ہے اور نیز دیگر
آیات و قرائن سے تائید لازم آتا ہے کہ یہ قرآن شریف بعراحت
بیان فرماتا ہے کہ یہود و غیرہ قیامت تک نہیں گے۔ اس موقع پر
اس مطلب کی غلطی کے متعلق ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے۔ بلکہ
یہاں پر ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آیات مندرجہ عزان کی ہمارے
مذہب کا صحیح توجیہ کیا ہے۔ جب ہم اس آیت کے مابقی کی تائید پر
غور سے نظر کرتے ہیں۔ تو نہایت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔
کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ تمام یہود حضرت مسیح کی موت
کے بعد اس بات یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح مظلوم و
مصلوب نہیں ہوئے اور علیحدہ ہوتے محفوظ رہے اور یہودی جو حضرت
مسیح کو قتل و مصلوب کئے ہیں وہ دل یقین سے نہیں کہتے
گویا یہود کی مخالفت یہودی ہیں۔ سب اول تو ان کا دل ہی گواہی
دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے پھر دل کوشش کرتے
ہیں کہ ہم ہی گئے ہوں گے۔ موت کے خیال سے قبل نہ ہونے کا
خیال آتا ہے۔ مخالف کیر الدین احمد (احمدی) سکریٹری انجمن
(لکھنؤ)

شیخ غلام احمد صاحب واعظ
سائل سے ہوتے ہوئے
مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ ہر جگہ سے ان کے دھنوں کی کامیابی
کی خبریں آرہی ہیں۔ مقام میں باوجود بعض نادان مخالفین کی روک
تھام کے بڑے شان کے ساتھ جلسہ وعظ منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ
نے شخص صاحب موصوف کی زبان میں ایک برکت رکھی ہے کہ ان
کی تقریر پر اثر ہوتی ہے کیونکہ وہ وہ اخلاص کے ساتھ اس کام میں
مصدق ہیں اور رد و دل کے ساتھ حق کی اشاعت کے کام میں لگے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جو اسے خیر دے۔ آمین فرمائیں

اول ممکن ہے کہ ستر ختم پر کاتس کے اکثر مضامین و بد دلائل

گلوں کے زلی، بہت بہاری اور بہت اپنے نہیں ہوتے خصوصاً جب پھول پھولیں اور اس کو دودھ پلانا خواہی حالت میں بہت وقت داغ ہوتی ہے اور بار بار اس کے سر پر گرنا ہے دیکھنے والے کو چوٹ لگ جاتی ہے اور وہ ہم نیچے کو پھانسیا ہوا کی کیفیت ہی جاتی ہے۔ اس کے لئے اگر کوئی بڑا کاسا لٹھنا یا ٹیپ گلوں پر لٹکے، بہت ڈر کر کے اس کی کافی کھیتی مون یا تھک کے زبردست کے دشمن ہوتے ہیں اس کوئی نہ کھیتی یا نہیں لکھی ہیں جن کے واسطے دنگلوں ہوتے ہیں اور وہ چاربان بن جاتے وہاں کہنے میں سخت یہاں جو وہ زبردست ہے پائوں کے تاک اور خوش زبردست لکھتے ہیں اور وہی کھیتی ہیں۔ پائوں کے زبردست وہاں جان میں نہایت ہی جاتی ہے نہ بچو کو پائوں پر ڈھایا جاتا ہے اور نہ خودی پائوں کے کیلے بیٹھ سکتے ہیں بہت زبردست کہ پائوں کے زبردست ترک کر دے جاویں۔ لیکن اگر ترک کر سکیں تو بچے یا پھیلان ہی کافی ہیں۔ تھکوان کے وجہ پائوں اس قسم کے زبردست پہنا کے جاتے ہیں۔ جو اس ملک میں اتنے اپنے آزاد گھروں میں بیٹھ رہا۔ اس لئے میں ڈاکوئی ہوں یا پھر میں جو اس پر ہی اولاد کو دنیا کے چندوں سے بچا ہوا اس کا ایک دینی انسان یا تھکوان کے بے غفلان ہے۔

www.aail.org

حضرت نامولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورہ نبی اسرائیل

(مورخہ ۶۔ فروری ۱۹۱۰ء کو شروع ہوا)

قرآن مجید جو کچھ ہم کو سنا ہے کئی حصوں پر منقسم ہے۔ سناؤ روز و رات
تفصیل طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق روایات ہیں وہ دیر سے سونے کے قریب
ہیں اور تریا ڈیرہ سوا حدیث ہیں۔ پس یہ جو روایات باقی ہیں۔ ایک سے دوسرے میں
انسان کو بہت ضرور تین ہیں۔ ایک خدا شناسی ایک خدا کو راضی کرنا۔ ایک مخلوق
پر شفقت۔ غرض اس قسم کی کئی باتیں ہیں۔ اسے باقی قرآن شریف بھرا ہوا ہے۔
انوس قویہ ہے کہ ڈیرہ سو آیات کے متعلق جی کل بحثیں رہیں اور پھر اس پر
بھی اکثر مسلمانوں کا عمل نہیں جیسا کہ عام طور پر مسلمان سبے نمازیں کسی کا مال کہانے
میں بعض کو کچھ تامل نہیں ہوتا۔ وراثت کے متعلق زر و گوشت کے بارے میں عمل میں آتا
دیا ہے۔ حلال کماں کے لئے کچھ ٹپ نہیں رکھتے۔ چ جائیکہ خدا کا وفادار اس کی نافرمانی
اور شفقت علی خلق اللہ کی ٹپ ہو۔

یہ سورہ یہ بتانے کے لئے ہے کہ متقی کر کے انعامات ملتے ہیں اور ناشت شریر
عمد شکن کو کیا سزا ملتی ہے۔ مدینہ میں یہودی نے اس لئے ان کو بیدار کیا۔
سبحن۔ اللہ تعالیٰ سمجھا تا ہے کہ یہود کو جو با بیون اور رومیوں سے تباہ کر دیا
اس میں اللہ ظالم نہیں۔ بلکہ اس نے جو کچھ کیا اس سے اس کی سزا یہ ثابت ہوتی ہے۔
گندوں سے اس کو پیار نہیں۔

اسی جی جسد۔ یہاں لوگوں نے معراج کا ذکر کیا ہے یہ بہت مناسب ہے کیونکہ معراج
ان واقعات مجموعہ کا بیان ہے۔ جو آپ کے بچہ آپ کے جانشینوں کو پیش آئے دے
نئے۔ میرا ایمان ہے کہ معراج لفظ میں ہوا ایسے لفظ میں جس کے سامنے ہماری بیداری
بمزلہ خواب کے ہے۔ ایک شخص نے میرے بدن پر ہاتھ لگا کر پوچھا کہ اس جسم کے ساتھ
معراج ہوا۔ میں نے کہا یہ تو نور الدین کا جسم ہے۔ پھر اپنی طرف اشارہ کر کے کہا۔ میں
نے کہا کہ یہ آپ کا جسم ہے۔ مہربوت رہ گیا۔

ہمارے قاضی صاحب اس کے متعلق کیا کہتے ہیں کہ یہ حیرت کا بیان ہے۔
المسجد کا قصہ۔ سے خواہ وہ مدینہ کی مسجد اولین مگر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس طاعت
لے گیا۔

قصیدہ۔ اعلیٰ اور اخبارنا۔

نجا سوا۔ جس اور جو سان کے معنی میں کسی ملک میں چلنا پھرنا۔ مسلمان پر بھی
یہ بات آتی۔ اللہ نے مسلمانوں کو بڑی سلطنت عطا کی تھی اور ان کو وہ ملک عطا کیا
گیا جو سلیمان کو دیا گیا جو داؤد کو دیا گیا۔ جس پر عاقبت کو فخر ہوا۔ پھر جب ان کے
تقویٰ میں فرق آیا۔ تو بالکل کی ہو گئی۔ سورہ جمعہ میں آیا ہے۔ مثل الذین
حملوا الثور اقامہ ثم لم یحملوا کثرت الحمار۔ بنی امیہ کے آخری بادشاہ کا نام
مروان الحمار تھا۔ گویا خدا نے سمجھا دیا کہ اب تم میں بھی جو وہی طرح حمار پیدا ہونے
لگے اب ضرور ہے کہ یہود و مسلمانوں کے تم میں بھی جو پناہ ان سے سلطنت چھین لی گئی۔
خدا نے انھیں ان کی معرفت مسلمان بنانا چاہا۔

اللسوغہ وجوہ حکم۔ تمہارے بڑے آدمیوں کو ذلیل کر دیا۔ مسلمانوں پر بھی یہ زمانہ
آیا جب چنگیز خان کے حملے ہوئے۔ خوارزم کا ایک بادشاہ تھا اس کو چنگیز خان نے
لکھا۔ اتو کو الترتک مارتو کو تہم مغولوں سے آپ نے لڑیں یہ آپ کے دوستی کا فرمان ہے
پھر اس نے لکھا کہ اگر آپ جی چاہیں تو میں بھی لڑتا ہوں۔ لڑائی سے باز ہو۔ پھر ایک جگہ
لکھا ہے کہ اگر راستان کے کیا کیا۔ تمہارے بھائی نے حقوق رکھے ہیں۔ مگر تمہارے
ملک میں ہمارے تاجر لوٹے گئے۔ انوس کو خوارزم کے بادشاہ نے یہ نصیحت
کی باتیں سنیں۔ آخر ہلاکو۔ ہلاکت کی نگاہ میں کر آیا۔ اور چنگیز خانوں نے ۱۰ لاکھ
آدمی قتل کر دیے اور سب کتب خانے غرق کر دیے۔ ہزار آدمی کو جو دعیان سلطنت خیال
کئے جاسکتے تھے زندہ دیوا میں چھوڑ دیا۔ اور ہزاروں عورتوں کو زنا کار کا عمل کر دیا
ایسی تباہی کو الی میں کی کوئی حد نہیں۔ سعودی نے اس تباہی کا کچھ کچھ نقشہ پیش
کیا ہے۔ پھر بھی اللہ نے ہم کو ہلاک کر دیا مسلمان ہو گیا اور مسلمان کچھ بچ گئے۔
اور ان کا نام وہ کیا تم خدا سے ڈرو اور شرارتیں مت کرو۔ دس سلطانیں سیکھنے ہلاک ہوئی
ہیں۔ وہی سلطنت۔ لکھنؤ کی سلطنت۔ کاشغر شکر قند۔ شجرا کی سلطنت۔ زنجبار
مستط۔ مراکش۔ الجوزائر۔ مصر۔ یہ سب میری آنکھ کے سامنے بر باد ہوئیں۔ یہ سب
بد عملیوں کی سزا ہے۔

بالاخر۔ وہ باتیں جو اخیر میں ظاہر ہونے والی ہیں۔

مورخہ ۷۔ فروری ۱۹۱۰ء

(سورہ نبی اسرائیل رکوع ۲)

دین ح الا انسان بالشتہ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود جہاں تک
میں سمجھ سکا ہوں سارے جہاں کے لئے رحمت تھا۔ اس سورہ کریم میں اللہ نے یہود کو
سمجھا یا ہے کہ وہ وقت تم پر خطرناک آچکے ہیں ایک جب داؤد کی لعنت تم پر پڑی۔
اور با بیون کے قبضے میں تم گرفتار ہو گئے۔ پھر حضرت عیسیٰ کی لعنت تم پر پڑی۔ ان کو

لا الہ الا اہلہ اور کھڑے شہادت۔ ان کے معافی پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے مگر مسلمان بہت کم توبہ رکھتے ہیں۔ موصیاً کرارام نے اس کلمہ پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم تعلیم میں بہت کوشش کی ہے۔ اس پر کیا میں بھی لکھی ہیں۔

و بالوالدین احساناً۔ ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف دہا ہے
ہیں اگر اُس پر غور کی جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ دھوکہ دہو کر پھرتے ہیں۔

میں نے چند وجوہ چن کر باپ واسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذرا سی اذیت سے والدین کی سخت اذیت ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریہ میں ان کے تین تین دُعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دُعا کرنے سے کبھی نہیں قہقہہ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا۔ جس میں ان کے لئے دُعا نہ لی ہو۔ میں قدر کچھ نیک ہے۔ ماں باپ کو راحت پہنچتی ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

فلا تغفلوا حقہما اوفیت۔ اس قدر ان کی عبادت رکھو۔ کہ ان کا حق ادا ہو۔
نکھتے ہو جائیگا۔ ان کو چھڑکو۔

و یکم اعلم لفقوسکم۔ بعض والدین باوجود خدمت کے بھی اولا کی شکایت کرتے ہیں یا ان کو بے حد تنگ کرتے رہتے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ ہی نہیں تو ان سے خیر اقامت ہے دوسرے سو قہر پر فرمایا۔ و انما جازک علی ان تقربوا منی ما یسیر لکما۔ علم الا تظہروا گیا اطاعت والدین کی حد بنا دی ہے۔

ات ذالقرنی حقہ۔ اپنے اقربا سے شکایتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کو غلو سے دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

ان المیلدین۔ انسان خیال کرے کہ ایک کبوتر یا بڑا بکرا ہے اس کے اجزا رکھنا کہاں سے آئے اور کس شکل اور کس مختلف تبدیلیوں کے بعد ان کا ایک لقمہ اس کے منہ تک پہنچا۔ یہ سب سالانہ و اتاکم من کل ما سئلتمونہ کی امتحان حضرت حق سبحانہ نے پہلے سے عطا فرمائے۔ مگر لوگوں نے اس میں توجہ نہ کی۔ تو اس کا نتیجہ بھگت پڑیگا اللہ تعالیٰ نے دینے میں کسی سے بغل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے غلام اسما علی نے تنگی پیدا کر دی۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یتوبوا ما بالانفسم سے مراد غصہ۔

فضل لہم فذلک میسوراً۔ اگر اس کچھ نہیں تو سائل کو کوئی عمدہ بات ہی کہہ دے۔ ہمارے ایک شیخ تھے وہ سال کے ہرے کو دیکھ دیکھ کر اس کے مناسب حال خدا کے مری نام کا درود بتا دیتے تھے۔

مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۱۰ء

(۱ رکوع نمبر ۳)

ولا تغفلوا انکم اذکم خشیۃ اطلاق۔ انسان میں ایک غضب کی طاقت ہے۔ وہ جب حد سے بڑھتی ہے۔ تو کئی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ غضب والا انسان گالی دیتا ہے اپنی اولاد کو قتل کر دیتا ہے اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مردوں کی بچائی بھی ہو چھڑکائی کا ڈر۔ جیسا کہ اکبر بعض لوگ کہتے ہیں کہ میت اولاد میں چاہے یہ موجب ملکے افلاس کا۔

ولا تغفلوا العزنی۔ دوسری طاقت شہوت کی ہے۔

بڑے عظیم الشان مقابلہ کا انجام طیس کے زائے میں ایسا خطرناک ہوا کہ تمہاری عظمتیں خاک میں ملا دی گئیں۔ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ قد کان فی قبصہم عبورۃ لا ولی الا باب ما کان حدیثاً یغفر فی۔

ایک مسلمان کی جتنی بھڑک جائے تو اس کے لئے کیسا مضطرب ہوتا ہے۔ پھر تم یاد کرو کہ مسلمانوں کا کتنا تک تھا مگر یہ عبادت کی وجہ سے دوبارہ ان پر بھی ایسا ہی وقت آیا۔ فرماتا ہے کہ انسان بڑی کو بھی بکارتا ہے۔ یعنی اپنی بد عملی کی وجہ سے گویا اپنے لٹو ٹکھ مانگتا ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اپنے یا اپنے اقربا کے حق میں بددعا کر لیتا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں..... مائیں اپنی اولاد کو گالیاں بددعا کے رنگ میں دیتی رہتی ہیں۔

وجعلنا الدیل والعقار۔ عوب غون اور دھوکوں کو رات سے تعبیر کرتے سمجھتا ہے کہ وہ دیکھ دو رکی رات دور بھی کر دیتا ہے۔ جلد بازی سے گھبرا کر بددعا میں نہیں لگ لیتی چاہئیں۔

طشوفی عنقہ۔ جیسے جیسے اعمال کرتا ہے کچھ اُترتا رہتا ہے اسی عمل کرتے والے کے گے میں بند ہے۔ انما اعمالکم احدى علیکم۔

وما لکنا معدن میں حصے بغث دوسو کا۔ منہ احمد میں ہیں کچھ ایسی حدیثیں ہیں جن سے علوم ناواقف ہیں۔ فرمایا جو کچھ ہرے ہیں یا جھون لے انبیاء و رسل کا زمانہ نہیں پایا یا دوسرے تھے یا بہت بڑے تھے۔ یہ جناب اکبر میں اپنے اپنے مذہب پرش کرن گے کہ میں کچھ غرہ تھی۔ وہ ان بھی اللہ تعالیٰ رسول بھیج دے گا۔ بغیر رسول کے عذاب نہیں دیا جاتا۔ ابن جریر میں بھی ایسی حدیثیں ہیں۔

ففسقوا فیہا۔ وہ جن کو حکم دیا جاتا ہے۔ ہمارے حکموں کی نفاذ درزی کی ہے نہ نخی علیہما القول۔ بیان کرتے کرتے وہ حالت پر پوچ جاتی ہے جس پر فوراً لگتا۔ دکنی جیٹک۔ سو کا کٹہ آپ کو نہ دیتا ہوں۔ کئی بریک سے کہتے ہیں کئی بریک ہیں۔ پس کئی بریک کہیں ہوا۔ یہ تب کیوں بڑی۔ سو میں نے لکھا ہے۔ کہ جب درج یا دم کا کوئی مقام ہوتا ہے تو پھر ایک جملہ کے دو حصے بناتے ہیں۔ اکتف برتت۔ تو کثرت کر اپنے رب سے۔ کئی بریک۔ قام باخیل صر کے مقام میں بولیں گے۔

عظوداً۔ منزع۔ روکی گئی۔

سلاخیل۔ آخرت کے درجات اور فضیلتیں موقوف ہیں اس پر کہ تو خدا کے ساتھ شریک نہ لائے۔

مورخہ ۸۔ فروری ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴)

وقضی دبت۔ اس کے معنی ہیں کہ حکم شرعی کیا ہے میرے رب نے۔
الا تعبدوا الا اللہ۔ یہی ایک مسئلہ ہے جس کے لئے انبیاء و نبیائے آئے۔
میں جب اذان سن رہا ہوں تو مجھے یقین پڑتا ہے کہ اسلام کی یہی جامع تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ جس پیر کا رواج پڑ جاتا ہے اس کی قدیمیت کم رہ جاتی ہے۔ اسی طرح

ذریعہ شروع ہوتی ہے۔ پھر انکھ کے ذریعہ۔ اسی واسطے اسلام میں غصہ لہرکا حکم ہے۔ مولوی اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر حسین میل کے دیکھنے سے انسان آنکھیں نیچی کر لے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔

ولا تقربوا مال الیتیم۔

تیسری طاقت۔ حرص مال کی ہے اس سے منع فرمایا۔ قرنی بدنی کا قیام زیادہ فضل الہی ہے۔ دیکھو میں دو کچھ نہیں پتا۔ پھر بھی اس بڑے پے میں سات سو صغریٰ کی کتاب ایک راہ میں پڑھ سکتا ہوں۔ زیادہ حرص نہ کرو نہ اپنے مال پر نہ کسی کے مال پر۔ خصوصاً یتیم کے مال سے بچو۔

داد و فدا اکلے۔ مال کے حصول کے مختلف برے طریقوں کو منع فرماتا ہے۔ ولا تقف مایس لک بہ علم۔ لا تقف کے معنی میں لا تقفل۔ جو صحابہ نہ تابعین سے ثابت ہیں۔ جس چیز کا علم نہ ہو۔ وہ سہند سے نہ لکاو۔ آج کل ایسی بے باکی بڑھ رہی ہے۔ کہ پالیٹکس اور اکاؤنٹی کے معنی تک نہیں جانتے اور اپنے اخبار اس کے لئے وقف کرتے پڑھتے ہیں۔

ولا تمس فی الارض مروجاً۔ ایک اور بری بات ہے۔ کچھ اس منع فرماتا ہے۔ ولا تجعل۔ پھر وہی پہلی بات جو کل نیکیوں کی اصل الامول ہے بار دلاتا ہے۔

مورخہ ۱۰۔ فروری ۱۹۱۰ء

(سورہ نبي اسرائيل رکوع ۵)

لین کد ۱۔ اللہ نے اس کتاب میں قرب الہی بیگنہ والوں و نیا وادوں اور غبار۔ نیچے بڑے غصہ ہر طبقے ہر مذاق کے لوگوں۔ لئے بھلائی کی باتیں اور نصیحتیں لکھی ہیں۔

ایک سوال ہوا کہ خدا نے مسیح و مہدی کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں کیا۔ فرمایا ذکر تو کیا ہے۔ چنانچہ و علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات۔ نام نہ نام حضرت کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ نگہ اس طرح تو ضروری تھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا نام بھی ہوتا۔ اور پھر خلفاء کا نام لکھ دیتا۔ سب لوگ اپنی اولاد کا وہی نام رکھتے اور معاملہ مشتبہ ہو جاتا۔ اس لئے ایک نشان ان کی صداقت کا فرمایا۔ کہ و انکم انکم لہم دینہم الذی اذنتی لہم و لہم من بعد و خوفہم انکم۔ فرمایا کھنجاں باللہ شہیداً۔

اذا لا یبتغی۔ یعنی اسے مشرکین ایک تم خدا کے پرستار پھر تمہارے۔ منقہج۔ پس ذی العرش کے سامنے اس صورت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں تم جیت سکتے ہو۔ مگر اگر ایسا نہ ہوگا۔

حجاباً مستوداً۔ جو شخص غفلت کی راہ اختیار کرتا ہے اولاً اس کے قلب پر نہیں آتا ہے پھر دین پھر خدا کی ہے۔ پھر طبع پھر ضمیر ہوتی ہے۔ پھر فضل۔ و لا ادبار ہم نفوداً۔ اگر خدا تعالیٰ کی قوم کا بیان کریں۔ اور حاضرین کے

کے خاق کے مطابق ان کے سلسلے کے پیر کا ذکر نہ آئے تو لوگ کہہ اٹھتے ہیں کہیں مزانین آیا۔ چشتیوں کی مجلس میں چشتیوں کے پیروانیت کا ذکر نہ کریں۔ تصفیہ یون کی مجلس میں ان کے پیروان۔ سہروردیوں میں ان کے پیروان۔ قزوینیوں میں ان کے پیروان۔ ایک شہر میں میں نے خدا تعالیٰ کی صفات ذکر فرمائی کیا اور دیدہ و دانستہ حضرت صاحب کا ذکر کیا۔ تو بعض شخصوں میں اس کے متعلق بحث چھڑ گئی۔ حق فرمایا ہے خدا نے۔ و اذا ذکر اللہ و حد۔ کاشاؤت قلوب آدم۔

دجلاً مسعوداً۔ مسحور کے تین معنی ہیں۔ اسم مفعول کا صیغہ جس پر سو کیا گیا (۲) عربی زبان کا قاعدہ ہے کوئی چیز جب اپنے کمال کو پہنچ جاوے تو بالنع کے لئے اس کے اسم فاعل کو اسم مفعول بنا دیتے یا برعکس نام لیتے ہیں۔ مثلاً بیت سیاہ جیسی کا کافر نام رکھ دیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی ایسا کر لیتے ہیں۔ جیسے جلتی کا نام گاڑی۔ پس جو بڑا ساحر ہو اُسے مسحور کہہ دیتے ہیں۔ (۳) مسحور۔ سوئی کہانے کو کہتے ہیں۔ پس مسحور کے معنی ہونے کھانے والا۔ عربی کا شعر سنانا ہوں۔

فان تلینا فیما نحن فاضا

عصاخر من هذا الانام المسحر

اس شعر میں مسحور کے معنی کھانے والے کے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد ایلین کہتے۔ یا اکل مما تاكلون ویشاب مما تشربون۔ گویا ان کے نزدیک نبی کھانے والا نہیں جاسکتا۔

خدیجہ بنی۔ بعض کہتے ہیں مگر کو اوچا کر کے نیچا یا نیچا کر کے اوچا کرنا۔ بے ایمان لوگوں کی عادت ہے۔ کہ حقارت کا اظہار اس طریق پر کرتے ہیں۔

مورخہ ۱۲۔ فروری ۱۹۱۰ء

(سورہ نبي اسرائيل رکوع ۶)

ہی احسن۔ اس پر سب سے ایک حکایت یاد آگئی۔ ایک مولوی ایک مس کو پڑھایا کرتے۔ مس نے ان پر ایسا اعتبار جمایا کہ اپنی کنجیاں تک ان کے سپرد کر رکھی تھیں۔ میں نے انہیں کہا۔ ہوشیار رہنا۔ ایک دن یہاں گئے میرے پاس آئے وہ دریافت کی تو بتلایا کہ مس نے مجھ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ تھی مونٹ کی غیر ہے اور یہ احسن کے۔ نے ہے جو مذکر ہے۔ یہ کیوں کہ درست ہوا۔ میں نے کہا یہ فرمول بات ہے۔ کہ یہ اسم تفصیل جس پر آل نہ ہو۔ مذکر و مؤنث کے لئے یکساں استعمال ہے۔ جب جا کر ان کو ہوش آیا۔

اس موقع پر میں نہیں نصیحت کرنا ہوں۔ کہ اول بات کو تو پھر منہ سے پوچھ انسان ایسا غفلت کیوں منہ سے نکالے۔ جس کا نتیجہ آخر میں برا جھگڑا پڑے۔ یعنی غیبت۔ یضد بینہم۔ سورہ یوسف میں ہی یہ لفظ آیا ہے۔ من بعد ان شرغ الشیطان بینی و بین اخوتی۔

یمن - سب لوگوں کو

دائینا ہاؤد نہ پورا۔ اس کے پہلے لفظ فضلنا بعض النبیین علی الباقین
فرمایا۔ ان کا تعلق آپس میں کیا ہوا۔ سنو۔ قرآن مجید میں ہے کہ لعن الّٰہ من کفر بہ
علی لسان داؤد۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن ہے کہ آپ محمد طہار میں آپ کو
اقتداء ہے بزرگی دی۔ ایسی بات آپ کی شان سے بعید ہے اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لقان نہیں تھے۔ حدیث میں جہاں ذکر آیا ہے وہ ان ساتھیوں کی ہے
کہ بیان بھی ہے۔

دما منعان منوس دلا کلمات :- ایک آیت ہے جس پر لوگوں کو شہر ہوا ہے
 سرسبز احمد خان نے بھی خود کھائی ہے اور بھڑوں سے انکار کیا ہے چنانچہ اس کے
 صبح سے پہلے کس چیز نے جن آیت کے پیچھے سے نہیں روکا ۔ اور کیا پہلوں
 کی نگاہ میں رہی ہے ہرگز نہیں ۔ چنانچہ دیکھو خود کے لئے انوشی بند
 نشان بنائی رجب ادبہن نے اس پر غلام کو ۔ خوشیاں اٹھایا ۔ اسی کو رجب ادبہن
 اذیرہ دما منع الناس ان یذبحوا اذا جاءہم الیہم علی کس چیز نے
 روکا ہے لوگوں کو ایسا نہ کرنا بشر رسول ۔ ہے ۔ تو ایسی چیز نہیں ہے ۔

میں نے یہ کہہ کر
جائے گی آیات - میں الٰہ کیسے ہے - استغفرنی کا - تو مطلب یہ ہوا کہ کل آیات کے پیچھے
سے تو کذب روکتی ہے - مگر بعض سے تو نہیں روکتی - اگر بعض آیات مراد ہیں تو
باقی بعض کے پیچھے سے کذب الٰہ سے نہیں روکتی ۔

واذ قلنا لا۔ اب ایک نشان کا ذکر فرماتا ہے۔
 السرايا۔ بعض نے کہا ہے یہ رویہ معراج مراد ہے۔ بہت لوگ سمجھتے
 تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے رویہ میں اپنی بڑی بڑی کامیابی
 کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ ایک نفیس ہو سکتی ہیں۔ لیکن آخر ہم چودھویں صدی میں دیکھ
 رہے ہیں کہ معراج کے واقعات حوت بہ حوت صادق آ رہے ہیں۔

الشجرۃ - ایک اور موقع پر فرمایا ہے - انہا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم اس
 پر مگر کہیں نے منہ کی اور شجرۃ لرقوم کہیں کھجور بنا کر دھون کی دعوت کی اور کہا یہ ہے
 اس سے چھوڑنا ہے۔

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۱۰ء

(سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۷)

۱- معبودا۔ فیضانِ داری کرو۔

لاحتسک۔ اس کے تین معنی ہیں، (۱) البین نے مجھے کہے ہیں۔ (۲) احقین
 حادی ہوجاؤں گا (۳) لاسو تین۔ مسلط ہوجاؤں گا۔ شاہ عبدالقادر نے
 لطیف ترجمہ کیا ہے۔ ان کی ڈاٹاٹی یا بندھو نکلا۔ ڈاٹاٹی کہ پنجابی میں کہتی تھیں
 قال کے متعلق یاد رکھنے کی بات ہے کہ ضرب، نقل، قال۔ نینوں قریب البین
 ہیں۔ منہ سے کہے، چھ پاؤں ناک آنکھوں سے کسی فعل کو کہے یا کسی واسطے

سہ کرے۔ سب پر قال بولا جاتا ہے اسی واسطے صوفیوں نے بالعموم اپنی افغانی کو رکھا ہے۔ کلم کا لفظ عین و بیع ہے۔ ہن کلم تکلیما جب آئے۔ تو بحر لفظوں سے بہت کرتے کے معنی میں آتا ہے۔ کلم الجہاد واللہ تکلیما کبھی نہیں بولتے۔

جب آئے من خوداً۔ عربی زبان میں جب اسم نال کمال کو چوبیس غے۔ توصیفہ بالظہ سے بڑھ کر اسے مفعول کے رنگ میں آوا کرتے ہیں۔ وہور کے معنی ٹری وافر۔

بھیلاؤ درجہ لٹ۔ دنیا میں کوئی سوا ہے کوئی پیادہ۔ فرماتا ہے۔ اے شیطان تیرے سوا وہ پیادے ہیں۔ یعنی تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

و شاد کھوم فی آہ سوال - مال میں شکر کتنا بیعتان یہ ہے۔ کہ مال حرام رام سے کھاو۔ ہے (۱۶) ۱۱ کے حکم کے مطابق اس مال کو فرج کرے۔

حالا فلاخ۔ اولاد میں شرکت شیطان یہ ہے (۱) زمانہ سے اولاد حاصل کرنا (۲)
اولاد کو گھڑ میں بچھن کرنا۔ (۳) ایسے عام رکھنے۔ جن میں غیراءہ کے فضل وغیرہ
ذکر ہو۔ مثلاً فضل میران۔ پیر اندھا۔

وما یبہم الشیطان۔ شیطان کے وعدے کیا ہیں۔ ان کے لئے میں نے
بیت تحقیقات کی ہے۔ تین بائیں قومیت قومی ہیں اور تو اسی قبیل سے۔ اوئے
شعبہ تو یہ ہے کہ کوئی آدمی بڑے کام سے روکا جاوے۔ تو وہ جواب میں کہے
رسطان جو کرتا ہے۔ ایسا کہنے والا گویا تمام بدیوں کو جائز ٹھہراتا ہے (۲) یہ
نما کہ یہ کام ہم نے آگے بھی کیا ہے۔ ہمارا کسی نے کیا جواب دیا۔

عقائد کے اندر شبہات یا عقائد باطلہ (۲) عمل باطل (۳) جزا و سزا کا انتظام
 میلانی قانون کی اصل اصول بھی تین چیزیں ہیں۔
 میسجی - پھیری -

نہ بیخفہ بکیم۔ تمہیں زہیل کر دے گا۔
اصفاً۔ قصع کو ٹٹنا۔ باریک کرنا۔ دہرج لیسنہ۔
بیعاً۔ بدلہ لینے والا۔ نصرت کرنے والا۔

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۱۰ء (۶ محرم ۱۳۲۹)

امام۔ اس کے کہنے میں ہر ایک اتباع کیا جائے۔ یہ کہار بدکاروں کی افتد کرے میں اس کے نام نام امام ہے۔ نیک نیکوں کی افتد کرے میں اس کے نام امام یکے، دانشمند انسان غور کے کردہ یہاں اولین آخرین میں ہر گس کے جماعت میں پیش ہونا چاہتا ہوں۔ زبان بھی کوئی بدعاشوں، مشہور کے ساتھ ہو کہ بادشاہ کے حضور پیش ہونا پند نہیں کرنا تو گھس احکم الی اکین کو حضور اولین آخرین کے سامنے کہ گوارا کر کے جو کبریٰ صاحبین ہو کہ پیش ہو۔ (بانی آئندہ افتد اللہ تعالیٰ)

(بے کاروں کو مشورہ)

عکس

لنگی پشاور سی دکلاہ دہی دکشمیری لوشی و عیدک دوسیل و کرکس جین ہائی
گھر ترست بر باد حالت ارور پر کشیدن پر کچھ سے طلب فرمویج۔ انشاء اللہ
خاکہ دوسے گا۔ نیت پینگی یاوی بی شرط ہے۔
بلا شکر شیخ غلام نبی سیسی احمدی بازہ کلان۔ راول پٹری۔

[illegible]

ایک نیکو شخص فریاد

[illegible]

پانچویں سے دلاکھ روپے کس طرح ہو گئے

ہر ایک کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جانا تھا آج ان مسطوروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد دے دوں ہزار نہیں یا سو ہزار نہیں۔ ہر ایک
شروع کی تھی اور روح حیات، جنک وہیں لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کو استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات
کا جسم مشتمل ہو گیا ہے۔ صاحب ڈومینی کشنر بنادو میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو تریس روپے تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شریطہ
مٹا ہے ستنے روح حیات کی چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ باقی اور شیر کا مقابلہ اسکے بیٹے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سننا کہ جناب ڈاکٹر پی ایچ
صاحب بہادر آخرین میڈیکل سرویس حضور شاہ ایدوروں پہنچتے غلام اللہ کدو اور گردو کشت انگارے سے خود تندرست و دلدادہ رہے۔ کیا آپ نہیں سننا کہ جناب ڈاکٹر پی ایچ
بے نظیر مانسہ۔ روح حیات رنگ دریشتر میں خریدیں گے گوشت کے پانچ سو تیس کو چکر کار خون وصلہ کی کمزورت پیدا کر کے اعصاب کی مستحکم کو اپنی بجلی کی لاگ سے جاچ چونکہ
کر کے ہر انسان کو ایسا سمجھ و تدبر دست بنا دیں گے کہ پھر حادث زمانہ اگر تلوار میں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر رہے گا جو جاویں۔ چند وستان۔ انگارستان اور مالک خیر کے بہترین
اور مانسہ جوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے نچواریں میمنہ داران سلطنت کے سر فیضیوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی
جانکی کی بے پرواہ حالت میں جو بڑے اعتدالیوں یا خلافت قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو چکے
ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیرہ ہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ معوی روح ہے جو دو یوم میں ہی موت رجولیت
کو بڑھاتا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں وقتی و ابزاری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی برآ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کشت فواحشات اور طفولیت کی ناز و باحرکات سے لاحق
ہو گئی ہوں ان کے وفیق کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ امر دسی مضبوط باہ۔ مضبوط مثلاً۔ جریمان۔ سرحت۔ رقت۔ ضفعت اعصاب۔ ضفعت معدہ۔ ضفعت دماغ۔
ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے مزلو تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ زیر نفی مغزوئی چہرے کے لئے اگر بسے تمام معوی دواؤں پر ترجیح دیا جائے تو یہی ہے
حق سے آترتے ہی اس کا اثر خاص ہی اعصاب پر پڑتا ہے۔ جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ مزلو کو جو اندر۔ جوان کو ممتاز ساور بوڑھے کو صاحب کار بارانا اس سی روح کا کام ہے۔ باوجود
ان ادوات کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دور و بے آٹھ آنہ (۱۰) ملے گی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف میر ذی استعمال سے مرزہ اعصاب کو زندہ
کر دیتی ہے۔ وہ ہمارا روغن دانفسستی ہے۔ یہ روغن رنگوں بچوں کی مستحکم لاغری وغیرہ دور کرنے معزز اور طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد و بنا مانسہ۔
اور پھر مگر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن دانفسستی چار روپے چار آنہ (۴) ملے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرمایں +

حکیم محمد رفیع آئی ڈاکٹر کیسیاگر پور پرائیئر شفا خانہ عام لاہور

جس کے ہمارے واعظ اذان کے واعظ ہوں کہ وہ اسلام کا خاصہ ایمان کیا ہے۔ اور کون ذات میں ہے۔ منہا صفات میں یکتا افضل بن یس کشافین کیا جاوے چونکہ اس کے ارادوں کے پیچھے منظر ہمارے میں اس لئے ان کی تحریک کر سیکم کیا جاوے۔ یہ جو قوم ہے یہ بڑے بری زبان کے لوگ ہیں اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ برین جہان ہوتا ہوں۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے اچھے ہوتے ہیں۔ یہ تو عام نسب ہا کہ مغزی قرار دیتے ہیں اس سے بڑھ کر اور کوی گالی کی ہر سکتی ہے کہ خدا کے راستہ زہن کو مغزی سمجھاوے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اعظم من اعترای عمل الله کذباً۔ ایک ہر سکتے ہیں نے انبیاء کے دوسرے وحی حق کے بارے میں پر چاؤ اس نے کہا دروغ معلولت آنہ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس قوم کو انبیاء کی نسبت کیا گندہ خیال ہے یہ لوگ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت پر عمل رسول خدا اس کے تسلیم ہونے کے قائل نہیں۔ اور ہمارے ماننا شرک ہمارے تہ میں حالانکہ خدا نے زمین عباد کو نر یا ہے اور جن پر وہ نازل ہونے میں ان کی نسبت فرمایا۔ من یطع الرسول فقد اطاع الله۔ پھر جو اس کا ایمان ہے جو ہر جہت سی یکساں کا سر شہسبے ایک شخص نے پیچھے کہا کہ آپ تو اب الایاد غیر منقطع مذاکے قائل نہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آخر ہم بھی ہمارے ساتھ آمین گئے۔ باز زمین جانیے تھے۔ میں نے کہا کہ روپے اور دو جوت کہا تو نہ پیچھے کوئی جاتا ہے۔ نہیں۔ اس نے قبول نہ کیا۔ کہ میری ہنسک ہوتی ہے میں نے کہا پھر جہاں آدمین آفرین جمع ہوں گے وہاں پر بے عاقبت کیسے گوارا کر سکو گے۔

پھر ایمان بالغد تمام انسانی بلند پروازیوں کی جڑ ہے کہ جب یقین ہو کہ ہم کوئی نتیجہ کہتے ہیں تو انسان سوچ سمجھ کر عاقبت اندیشی سے کام کرتا ہے۔ دیکھو اطاعت الادی عن الطریق۔ بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے اور اس سے انگریز قوم نے خصوصیت سے فائدہ اٹھا یا ہے پشاور سے لکھنؤ تک رست صاف کیا کیونکہ پایا۔ مسلمان اگر کس قدر ایمان مستحکم گئے تو ہمیشہ خوشحال رہتے۔ پھر صبا ایمان جو اس کے مطابق اس کے اعمال صالحہ ہوں گے۔ تہما زہر زکوٰۃ روزہ حج اخلاق فاضلہ۔ بیرون سے بچنا۔ یہ ایمان کو ناسخ میں۔ پھر اسی پر یوں سکندرشہ نہیں لگا۔ اس کا فہم ہے کہ جو حق پایا ہے اسے دوسروں کو بھی پہنچائے۔ اور اس حق پر پہنچاؤ میں جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور صبر کی تعلیم ہے۔ صورتیاد میں ایک خاصتی نرقہ ہے وہ بظاہر ایسے کام کرتا ہے

جس سے لوگ علامت کریں۔ زمینوں کے گھر میں کسی دوست کے چلے جائیں گے وہاں جا کر پڑیں گے۔ قرآن شریف اور نماز۔ اگر رات میں بیکریں گے۔ حضرت صاحب نے پیچھے فرمایا کہ اگر اللہ عزت اور تاجی عن اللہ تعالیٰ قوتہ ہوتا ہے۔ جب موسیٰ کو کبریٰ رسوم و عادات کی خلعت سے روک دیا تو تاریکی کے فرزندوں نے قوت مستیگا۔ میرا حال دیکھ کر کہ حلقی فتنے والے مجھ سے زیادہ بدنام تر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس میں کوئی فرسے بن واصل ہونے کے لیے فرزند نہیں بلکہ وہ حق کا مبلغ امداس پرستقل مزاجی اور استقامت قائم ہو چھوڑ رہے تھیں کہ دنیا و آخرت کے شران سے محفوظ رہے گا۔

انجمن صابون
مولوی شہار احمد صاحب امترسی نے ایک انجمن بنائی ہے جس کے لیڈروں سے وعدہ لیا جاتا ہے کہ کبھی جھوٹے خبریں گے کیا ہی عمدہ بات ہے۔ مگر مولوی صاحب کو ایک بات ضرور خاں دریافت ہے اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ سے پانچ سال پہلے عدالت میں ایک گواہی دینے ہوئے جو اپنے پر قرار دیا تھا کہ شریعت اسلام کے مطابق جھوٹ بولنے سے آدمی کے تقوٰی میں کوئی فرق نہیں آتا گویا جھوٹ بول کر تو آدمی کے تقوٰی میں فرق ہے نہ کیا اب اپنے اپنے اس عقیدہ سے رجوع کر لیا ہے اور یہ کی ہے اگر بات بات تو جی خوشی کی بات ہے اس انجمن کو کوئی فروغ دینا چاہیے۔ خدا صادق کے ساتھ ہے لیکن اگر یہ صرف تقویٰ کے دانت میں۔ لوگوں سے اقرار لے لے جاتے ہیں اور اپنا عقیدہ کہہ اور ہے۔ تو پھر یہ ایک غلطی پر دوسری غلطی ہے۔ اس کا انجام چھٹا نہیں ہو سکتا۔

ارشادات نبوی کا سلسلہ اخباریں ہونا چاہیے
میں یہ تجدید ارشادات نبوی کے کام کو سنے کی جو تجویز منظور ہوئی ہے میرے خیال میں اس کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے اس وقت اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ مولوی عبدالمصاحب جکڑاوی جن احادیث مبارکی وسلم وغیرہ پر مشتمل آڑا رہے ان کا جواب باصوبہ دیا جاوے۔ جو ضرورت ہی ہے۔ نیز ارشادات نبوی پر عمل کسے والوں کے لئے ہزاروں کتابیں آکر دو میں موجود ہیں۔

درخواست جنازہ
قاضی محمد عالم صاحب اپنے مرحوم دادا قاضی غلام دادو صاحب کے واسطے جو تجدید خواں نمازی اور حاجی حرمین تھے اور وہ سال کی عمر میں فوت ہوئے ان صاحب سے دعا ہے کہ خدائے عز و جل رحمت کرتے ہیں۔
برادر ام یوسف الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت نے نام محمد امین رکھا ہے۔

مستعمل گٹ
اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور رحمت و غایت اور نیکی کے ساتھ ہمیں جو عطا فرما رہا ہے اس میں شک نہ ہو۔ ہمارے پاس ان کی دیکھو پھر ان کی دیکھو ہمارے ملک کے مستعمل گٹ میں ان کی گیس کی ضرورت ہر روز ملنے لگے ہیں۔
برادر محمد عثمان بان ہوس سے پورے میں نقد کا اشتہار دیا تھا۔ وہ ہم نے ہی کہا کہ دیکھی دیکھی وہی مزید اسے اور عمو خالص بنی ہوئی ہے جیسی عام دوکانوں سے نہیں سکتی۔

علی خیری
سید محمد عبد اللہ علیہ السلام کو کبھی انارٹا لاہور میں سال ایک جنسی شائع کرنے میں۔ اس سال جعفر۔ رسل۔ بعض انقلاب ملکی۔ سلاطین اسلام کے متعلق بہت عمدہ معلومات جمع کئے ہیں شائقین ضرور دیکھنا۔ آمین۔

ہمای قیامت گاراز
ایک صاحب سے پوچھتے ہیں کہ یہ اخبار ہمارے شای قیامت پرکتا ہیں۔ دے کر کوئی کر نقصان برداشت کرتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ ہر کے مصیبت خوشی کو دے داند۔

قابل توجہ اہل اسلام
فی رب سوا من علی عیدنا قاتوا سورۃ بقرہ
یہ دعویٰ ہے اور اس کے ساتھ پیشگوئی اس کے رنگ میں فرمایا۔ دن بھر پورا تمام فصحا و عرب جو غیر ممالک کے رہتے۔ ان کی انہو قابل میں بھی سمجھتے ہیں اس کے معارضہ سے عاجز ہے اس لئے بعد زمانے سے پرے دیکھ کر ترقی کر مگر کوئی مذہب ایسی صداقت پیش کرے کہ جو ان میں نہ ہو اور ضرورت ہوا کہ ایسا ہو کر نہ کہ۔

بنائے ہیں اک پادوں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کون کر بنا تو حق کا آپ آسان ہے
مصنوعی اور قدرتی میں ہی فرق ہے وہ خدا کا کام ہے حضرت علی علیہ السلام کے ایک غلام۔ احمد نام (علیہ السلام) نے پرتقدی ہوئی میں شعلہ لکھیں اور دس دس ہزار روپہ انعام مقرر کے مقابلے لے لایا۔ لکھو ایسی فصیح بریل پر سعارف کتاب لکھ کے لکھ کر دیکھو۔ باوجود اس رت حالانکہ میں دیکھتا ہوں۔ مگر بعض آدمیوں نے جہاں کل شرفا کی دل آزاری کا ٹھیک لیا ہے وہاں اپنے پروگرام میں یہ بات بھی شامل کی ہے کہ قرآن کا جواب نہیں دیا جاسکتا تو اس کا منہ نہ چڑھیں۔ اگر مانت شرافت سے کوئی اعتراض وہ کریں یا مقابلہ پرائیں تو ہمیں کوئی شکایت نہیں مگر شرافت دیکھنے کہ چند غیر ذمہ دار لوگوں کو مفر کر دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی نقلیں لگائیں۔ پہلے ایک شخص عبد السلام کے نام سے ایسی کوشاں شائع ہوئی تھی اور مسلمانوں نے اس کی کئی کوشش نہ لیا مگر اب غلام حیدر کے نام سے یہ شرافت خاں شریعت کی ہے اور مسلمانوں کا نام بیتہ اور نکلتا ہے کہ پھر یہ غلط نقل لکھتے ہیں اور اس طرح پرتراکی آیات کا تفسیر ادا ہو۔ ہم آریہ سماج کے وفد دار پناہ

قرآن العجیب

ان قرآن العجرا كان مشهوداً
(امير المؤمنين)

میدروانی الارض

بعض لوگوں کے دماغ میں ایک چکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ سردیست میں مشغول رہتے ہیں مگر اس موقعہ کو مفرور کہہ سہ نہیں کہتے۔ جو قرآن مجید میں ہے اور یہ ہے۔ ثم انظر واكتب کات عاقبة المکذبین

ایک گروہ کو صوفیاء کا کہنا ہے کہ خدا تعالیٰ پر کوئی چیز فرض و ملازم نہیں چاہے تو

نبیاء کوہ و نوح میں والدہ اور کفار کو پرست میں۔ یہ کلمہ بالی

کات اور یہ راہ آذی اٹکی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر فرمایا ہے۔ **وكان حقاً عينا**
نصر الموحدين۔ (۲۱) حضرت نبی کریم ﷺ نے معاذ کو اونٹ پر
 اپنے بچے بٹھایا۔ اور اثنائے کلام میں فرمایا۔ **ماحق العباد**
على الله۔ بندوں کے حقوق اللہ پر کیا ہیں۔ (۳۱) اذان
 کے ساتھ اذان کے کلمات پڑھتے کا حکم ہے۔ **حرف حق على الفلا**
من اختلاف۔ بعض کہتے ہیں **حرف لا** حق ہے۔ بعض کہتے ہیں
 کلمات ہی دہرائے اور اذان کے بعد **ودرود پڑھے**۔ اور پھر دعا
 اسکے۔ **اللهم رب هذا لا اله الا انت**۔ **الصلوة القائمة**
ات محمدات الوسيطة والفضيلة والبعث مقام
محبود الذي وعدتہ۔

اس دُعا کے نتیجے میں کہہا ہے۔ رجبۃ لہ الشفاعة
 یہاں وجوب کا لفظ ہے۔

دھواں والا گھر - یعنی فوق عبادہ - انسان تمام عناصر پر حکمران ہے۔ اور انسان پر اس قدر نفاذ اور حکومت وہی کر سکتا ہے - جو حکمت سمجھے اور اس چیز کی حقیقت سے باخبر ہو۔

یہ غنہ کہا یوسف ابناء ہم ہر ایک انسان اپنے اور دوسروں

اور ان باپ کے چہرہ میں بابہ الاشتر کا ایک ایسا امرا پایا جاتا ہے جس سے پہچان لیا جاتا ہے کہ یہ اسی کے بیٹے ہیں۔ اگرچہ ان کے متعلق ایک متضامی روایت بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سعد بن ابی وقاص کا ساتھ کر کے اور آپ کی تعلیم پر نظر کرنے سے صاف کھل جاتا ہے کہ آپ امر میں اصرار۔

اول المهاجرین کی پہلی
آذربایان میں

درمہائی کن کہ جی مرزا صاحب میں اس کو دیکھتے ہی میرے قلب پر کچھ ایسا انتہائی طاری ہوا کہ میں نے کہا کہ اگر یہ مرزا ہے تو تم ٹھہرو۔ میں ابھی واپس جاؤں گا۔ وہاں میں بیٹھ گیا مگر بادل ناخاستہ۔ اُس نے غوی کہا آپ مرزا صاحب کو مانا چاہتے ہیں اس وقت میری جان میں جان آئی اور میں نے خدا کا شکر کیا ایک آدمی میرے ساتھ کیا۔ اور میں ایک مکان پر پہنچا۔ معلوم ہوا کہ آپ عصر کی قوت میں تکیں گے۔ چنانچہ آپ اس وقت سیر جیون سے اترے۔ تو میں نے دیکھتے ہی دل میں کہا کہ جس بہ مرزا جی اور اس پر میں سالار جی قربان ہو جائیں۔ آپ دور تک میرے ساتھ چلے گئے اور مجھے یہ بھی فرمایا کہ اسی سے کہ آپ جلد واپس آجائیں گے۔ حالانکہ میں ملازم تھا اور جیت و غیرہ کا سلسلہ بھی میں جتا چنانچہ پھر میں آگیا اور ایسا کہ میں کا سو رہا۔

۲۔ میں جب کوئی نیکوئے معرفت سے ایسا ہوں تو مجھے چین
نہ آتا۔ جب تک اسے اپنے دُور کے رہنے والے ہاؤن
نہ پہنچاؤں۔ اور امدِ غلاب خوب جانتا ہے کہ اس میں میری
غرض نہیں ہوتی۔

تفہرت امیر المومنین نے وکلمہ الموتی کے بارے

فرمایا کہ کوئی چالیس پچاس برس کی بات ہے۔ میں نے خواب میں
 شخص کو سونے میں دیکھا۔ جو یہی معلوم ہوتا تھا۔ میں نے اسکی
 پیچھی تو اس نے کہا کہ ظلان مجھ پر (جس کی شکل میرے سامنے
 کے عشق میں یہ حالت ہے۔ میں فاصلہ پر رہتا ہوں کہ یہ لفظ
 ہے معلوم ہوگا کہ واقعی اسی دن وہ مرا۔ پھر میں نے اس کے
 کے بارے میں اس کے ایک خاص دوست سے دریافت
 سے پتا نفع کیا۔ وہ کہنے لگا اس بات کا علم سوائے
 اور عاشق و معشوق کے اور کسی کو ہو کر نہیں۔ کچھ ظن
 نے لڑکوں میں اس لڑکی کو بھی چھان دیا اور تصدیق

ایک شہزادی ماسخ فاجر شخص کو مین سے ہشت اور غفلت
دیکھا۔ مین نے ازراہ تعجب پوچھا تم ہشت مین کیسے
سے کہہ کر خدا سے میری غریب الوطنی پر رحم کر دیا۔
میں سے دریافت کیا تو مین اس کی صحت کا علم نہ
من اس سے کہہ کر پھر مین آیا۔ آخر ایک اتفاقاً
پہنچا۔ دونوں نے بتایا کہ وہ بھی سب سے پہلے مر گیا ہے۔
صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ان کے گھر والوں کو علم ہوا اور میرے
فیصل بات کی۔ اصرار حالِ مردوان سے بھی نصیحت اور
لہار کرنا رہا ہے۔

حشرنا علیہم کل شیء قبلہ۔ خدا تعالیٰ نے ہر دے کی روک رکھ کر
 مسلمان اس دنیا میں رکھا ہوا ہے۔ اور وہ کوئی طرح سے ہے۔ ویران
 گھر۔ خطرناک امراض کے گرد۔ وغیرہ۔

والمصنفی الیہ۔ تاکہ ممکن اس ک طرف یقیناً ہی معنی میں۔
آمت ان توباً الی اللہ فقد صنعت قلوبکم ہیں۔

جو ازواج النبی کے بارے میں ہے ان لوگوں نے بے ادبی کی
جنہوں نے اس کے سنے خیر ہے ہو گئے اور بدکار ہو گئے کے
کے من۔

الکتاب مفصلاً۔ مفصل یعنی عربی زبان میں دوسری جگہ فرماتا ہے
ولا تفصل آياته العجمی و عربی۔ جس سے ثابت ہوا کہ عجمی میں
فصل نہیں۔

ان قطع اکثر من فی الارض۔ جو کٹ غفلت۔ مگر اسی ب
ری باقیں کٹر سے ہیں۔

درد اظہار لایم دبا طنز۔ اس کے میرے ذوق سے یہ جن
جکل یورپ اور کین حد سے ڈر کر گن ہون سے نہیں بچتے۔
مرن سے خیال رکھتے ہیں کہ سوسائٹی کو بزدل نہ لگے۔ خدا تعالیٰ فرما رہا ہے

المفتي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَمِعُوْهُ وَفَعَلُوْهُ عَلٰی رِسْوَلِ الْکَرِیْمِ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 بعد از خطاب کو پھر سراجِ جبرائیلؑ کے قریب حلفِ نصاب میں رہ کر ہر سال کے بعد
 نکرۃً مَعْرُکَہ کا دینا بدلائلِ قرآن و حدیث مندرجہ ذیل فرض ہے ۔

الم صدور رسولهم وآل الذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويدون الزكاة وهم

من العبد ورسوله - الآية (س ١٥) (٣) والذين يوفون ما آتوا ويطعمون
 إلى يوم يرحم ربهم (س ٤) (٥) والذين يقيمون الصلاة ويؤتون
 بالخشعة هم خير منكم (س ١٦) إلى غير ذلك من الآيات - إن آيات

ع کا مبدع جو استمرار پر دلالت کرتا ہے، بالضرورت وال سے کمال
 صاحب کی طرح ہمارے توقف کی ہی بارگاہ سے نگرہ کافی
 اس پر استمرار مرقی، چنانچہ اقامت الصلوٰۃ کے واسطے ہی مضامین

یہ ایک ایسے اور قیمت اترا رہا مہمان پر خداترا نہیں مل
 اسدو علیٰ رض شہد نکم الشہر علیہم اور چونکہ آیت جمع مع آیت
 الیہ سبب اترا پر دلالت نہیں کھتی اس سبب الیہ سبب الیہ

اس طرح کیا فرض ہے۔ (۱۶) عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
ﷺ لا یسلم ما من صاحب کسۃ لا یؤدی زکوۃ الا احمی علیہ فی نار جہنم
لکوی بہا جنبہ و جہرۃ حتی ینکم اللہ من عجلوہ فی یوم الا یطعم ما

[illegible]

کیا حضرت مرزا صاحب کے صلیب کی

تسلیم گجرات سے ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک سوال کیا تھا کہ اصل میں مرزا صاحب فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔

سوال

حضرت خلیفۃ المسیح اہلحدود بعد ازاں آداب و عمن خدمت ہے کہ مسیح موعود کی نسبت حدیث میں آچکا ہے کہ وہ صلیب کوڑیگا اور حضرت مرزا صاحب کے صلیب کرنا دلیل و حجت سے ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یحییٰ بن کے اعتقاد کی مگر کی تردید و تعلیل کی اور یہودیوں کا اعتقاد یہ تھا کہ صلیب کی روح ملعون ہوتی ہے اور بن امد کے لحاظ سے صلیب کی روح ملعون ہوتی ہے وہ تمام ائمہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نفوذ بائیس واقع ہوئے۔ حضرت جان ہی سلامت لے گئے۔ جو ان امور میں جن کے لحاظ سے مصیبت کی موت لعنتین کی موت ہے شامل ہی نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو نفوذ بائیس تمام مرتبین ایسی جہاں۔ یہ ایسی فاسد تفسیر ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی ذات مقدس اور اس کے معصوم نبی کی ذات پر بڑا بھاری داغ آتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ ان کے اعتقاد ہی کوئی تردید نہیں کی بلکہ صرف ان کے اعتقاد کی تردید کی۔ تو کہہ دو کہ خدا تعالیٰ و ائمہ خیر المکرین و مصلحین الدین کفر و الز و جاعل الفین استبک۔ کے کیا بنتے؟

جواب

از پیش گاہ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی قادیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سمخہ و نھلے علیٰ رسولہ الکریم

غائب مرزا صاحب

بعد ازاں آپ کا رد حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہنچا جس میں آپ نے دریافت فرمایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کس طرح کا صلیب پہنے اور حضرت مسیح کے متعلق آیات کی تفسیر حضرت مرزا صاحب نے کی ہے اس کو آپ نے فاسد قرار دیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس معاملہ میں غور اور توجہ سے کام نہیں لیا۔ آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خیال میں کسی شخص کا ملعون ہونا۔ اس کے گرفتار کیا جائے صلیب کی فتنی پائے اور صلیب پر باندھا جائے سے ثابت ہو جاتا ہے۔ خواہ بعد میں وہ شخص زندہ ہی رہے۔ جس پر بحث کرنا نہیں چاہئے کہ آیا آپ خیال صحیح ہے یا غلط۔ کیونکہ

واقعیہ صلیب کے موقع پر نہ آپ موجود تھے اور نہ آپ کوئی خیال فرمایا تھا۔ لیکن ہم یہ دیکھیں گے کہ آیا وہ دو قومن جن کے درمیان یسوع کے نبی یا ملعون ہونے کے متعلق جھگڑا پیدا ہوا اور اب تک ہے ان کا عقیدہ اس معاملہ میں کیا ہے کہ ملعون کے کہتے ہیں۔ کیونکہ صلیب اس لحاظ سے جوگی۔ کہ اہل صلیب کا عقیدہ کیا ہے اس لحاظ سے کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے یہ یہودیوں کے نزدیک ملعون ہونے کو اس لئے صلیب پر موت ضروری تھی اور صلیب انجیلوں سے ظاہر ہے وہ یسوع کی صلیب کیونکہ خدا ان تھے چنانچہ وہ ائمہ صلیب کے بعد بھی ان کو یہ فکر رہی کہ اس کی موت کا امر مشتبہ نہ ہو۔ اور اسی واسطے حکم کے پاس آئے اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد اسے قبر میں سے چرائے جاویں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ جی اٹھا اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ اس کی توحہ میں اس کے ملعون ہونا مانتے تھے کہ صرف ان کا عقیدہ تھا کہ یسوع میں۔ انہی یسوعی صاحبان کا مسئلہ کفارہ نہ ہو ہی نہیں تھا۔ جب تک کہ یسوع مرگ ملعون اور جہنمی نہ بنے۔ پس ظاہر ہے کہ یہودیوں اور مسیحیوں ہر دو کے عقائد کے مطابق حضرت مسیح کی صلیب پر جہنم کے فعل سے اس کے ملعون ہونا پورا ہوتا ہے کہ اس کے صلیب پر مسیح پرستے ہیں اور جو کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرا بلکہ بچ گیا۔ اپنی اس دعا کے مطابق جو اس نے ساری رات رو کر خدا تعالیٰ کے حضور میں کی تھی اور مرگ ذکر کتاب عبرانیوں کے پنجویں باب میں بھی آیا ہے کہ اس کے نقوی کے سبب اس کی دعا سنی گئی پس جب کہ وہ صلیب پر تھے پہنچ گیا تو وہ ملعون نہ ہوا اور جیسا کہ لارڈ بشپ صاحب نے لکھا ہے کہ ایک لیچور من ہزاروں آدمیوں کے صلیب فرمایا تھا کہ اگر یسوع صلیب پر نہیں گیا اور پھر تیسرے دن ہی نہیں اٹھا تو دین عیسوی ہیچ ہے۔ یسوع کے صلیب کی موت کے ابطال کے ساتھ ہی دین یسوعی ہیچ اور باطل ثابت ہو گیا۔ سو رات کو قسم نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ اس کے ثبوت سے دین یسوعی کی تاریخ و بن ٹکڑ جاتی ہے اس کو آپ کس طرح کہتے ہیں کہ اس کے صلیب نہیں ہوئی۔ دین ہیچ کی بڑا مسئلہ کفارہ ہے اور کفارے کی بھت اس ایک ہی ستون پر ٹکڑی ہے جس کا نام ہے صلیب موت۔ جب یہ ستون ٹوٹ گیا اور بھت خاک بن گیا تو پھر تعجب ہو کہ آپ کس طرح کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے صلیب نہیں کی۔ اور اگر کسی کے دل میں یہ دوسرا ہو کہ یہودیوں کی کتاب میں یہ لکھا تھا کہ جو کہہ پر شکا یا گیا سو لعنتی ہے اور حضرت مسیح کا ٹھہر شکا ہے تو گئے خواہ مرے ذہن وہ مقلوب ہو گئے تو یہ دوسرا یہودیوں کی شریعت سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ تو یہ کتاب

استثناء باب ۲۲ آیت ۲۲۔ جہاں یہ حکم ہے وہاں قتل اور موت کے الفاظ کا ٹھہر پر شکا یا جانے کے ساتھ صاف درج میں۔ اور اسی آیت کے مطابق یسوع کو صلیب جلد آنا ہے کہ اس لئے کہا گیا تھا۔ کیونکہ اس آیت میں لکھا ہے کہ ایسے مقتول کی لاش رات بھر کاٹھ پر لٹکی ہے ورنہ زمین ناپاک ہو جاتی ہے۔ لاش کا لفظ خود بتا رہا ہے کہ مرنا لازمی رکھا گیا ہے اور یہودیوں نے بھی سمجھ لیا تھا کہ یسوع مر گیا۔ آپ کی بھی اس حوالہ کی تصدیق ہوتی ہے اخبار میں دن لکھا تھا ہوتا ہے کہ ایک شخص نے جھانسی بائی اس کے سینے پر بھی کئے جانے میں کہ وہ گئے ہیں وہی دہلے کے ڈریس سے قتل کیا گیا اور مر گیا۔ رسی یا لکڑی صرف ذریعہ امتحان ہیں جن کے ذریعہ سے موت واد کی حقی ہے۔ جب تک کہ کوئی شخص مر نہیں واپاس کو قتل نہ کئے کہ وہ صلیب پر گیا۔ صرف تذلیل سے اگر کوئی شخص ملعون ہو گیا۔ ہے تو پھر مرنا حضرت مسیح کے قتل کا منصوبہ کیا گیا اس کے کٹے آواز سے گئے۔ اسے نہ لگایا گیا۔ اسے تاکہ کہیں بن والا گیا۔ گویا وہ اپنی طرف سے قتل کر چکے تھے۔ جب کہ یہودی حضرت یسوع کو لکھتے تھے۔ مگر یسوع یسوع کی طرح موت کے موہنے سے۔ یہودی عقائد کے مطابق حضرت مسیح کی قبر (نفوذ بائیس) ملعون نہیں کہا گیا۔ حالانکہ یسوع سے بڑھ کر ایک علم حضرت مسیح پر ہوا کہ اسے غلام بنایا اور مرنی اسٹیل اہل عرب کے اچھے بیٹا اور اس لحاظ سے ہی حضرت ابن عربی صلیب کے غلام میں اور شب نامرستی کے مطابق یسوع بھی اسی پرست کی اولاد میں سے تھیں راز ہے کہ حضرت مسیح موعود کا نام بھی اسی صلیب کے سبب غلام احمد ہوا۔ پہلا بیٹا ہوا ہے نہ لیا کے ائمہ نے ملے ائمہ علیہ واکہ وسلم کا غلام زارہ تھا۔ پھر تو حضرت کا خود غلام ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

ابن عربی کے ذکر کو چھوڑو ۱۱ اس سے ہر غلام محمد ہے یہی سبب ہے کہ حضرت مسیح کا نام ابن عربی ہوا کہ انہوں نے دعا میں انبیت کا مرتبہ طے کیا تھا اور خود عربی دہے کو حاصل نہ کیا تھا۔ الغرض وہ تمام تکالیف جو آپ کے خیال کے مطابق لعنت کے معنوم کے واسطے کافی ہیں حضرت مسیح پر وارد ہو گئیں لیکن اُسے کوئی ملعون نہیں کہتا۔ ملعون صرف اسے کہا جاتا ہے۔ جس کا ٹھہر شکا اور دین مر جانا ہر دو بائیں دار و دیوار ہیں۔ پس بھی بات یہی ہے کہ جس طرح حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے ثبوت سے کہ صلیب پرستی ہے۔ اس طرح کسی اور بات سے نہیں ہوتی اور میں آپ کو ایک شہری سنا تاہم کہ حال میں ایک یونانی انجیل حاضر ہوئی ہے جس کو بڑے بڑے پادری آج تک دیکھے جاتے جاتے تھے۔ اس کا انگریزی ترجمہ اب امریکن پبلیشنگ کمپنی نے اس میں صاف لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر نہ تھے۔ یہوش ہو گئے تھے مگر اس وقت تک کہ یہ خیال کیا کہ مر گئے

میں۔ جب صلیب کے اٹا نا تو کسی ایک آدمہ نے محسوس کیا کہ جان باقی ہے اس واسطے پہرہ داروں کی حرکت خوشامد کے کے ہڈیوں کے ٹوڑنے سے بچالیا۔ یہودی کوئی موجود نہ تھا۔ سب عید فصح کی عبادت کی سبب چلے گئے اس واسطے جان بچ جانے کے اسباب پیدا ہو گئے اور جان بچا کر دوسری اور ملک کو چلے گئے۔

اُمید ہے کہ آپ کی شفقت کے واسطے یہ کافی ہوگا۔ ان اپنی بات آپ کی
 اطلاع کے لئے اور نگہداشتا ہوں۔ چونکہ آپ مشن اسکول میں کام کرتے
 ہیں اس لئے آپ کے لئے مفید ہوگی اور وہ یہ ہے کہ آپ کے جملہ پنے
 خط میں بیسویں کے نبی مہم ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور بیسویں
 لگ اکثر اس بات کا سد ان کے سامنے پیش کیے ہیں۔ سو اس کے
 جواب میں ایک مختصر لکھا ہے۔ ان میں فرصت کہہ ہے کہ اس نے نیک
 دھڑلے سے بھی دیکھا رکھا اور ظاہر ہے جو نیک نہیں وہ معصوم کو کچھ
 قرآن شریف میں کہیں عصمت کا لفظ حضرت عیسیٰ کے متعلق نہیں
 لگایا۔ ان قرآن شریف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 معصوم کہا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ کی عصمت کے متعلق قرآن شریف
 میں اور انجیل میں کچھ ہے۔ پس کس طرح بیسویں لوگ یہ دعوے کر
 تے ہیں۔ والسلام علیکم من اتبع الہدیٰ۔
 خادمہ محمد صادق غنی المدونت۔ قادیان۔ ۲۵ جنوری ۱۹۱۱ء

عذرِ نامعقول ثابت ہو سکتا ہے الزام را
اس میں سہولتیں کے

اور مدعا علیہم ہندوین، پٹیل، من، چندر، میت کے ساتھ آریہ سماج پر برسرِ
چل رہے ہیں۔ لہٰذا میں بھی ایسے ہی لوگوں پر الزام ہے۔ خود حضور
لاٹ صاحب! القاب سے لے کر ہندو لیدر و کن کوکھت صاف کھلے کھلے
الفاظ میں فرمایا کہ "ہندوستان کے اس حصہ میں ایسی کن دون اور اس کی
صنعت کے اکثر ہندوین ہیں اور جن لوگوں سے خونی خاک چراگم کے میں یا جو بنات
میں شریاب پوسنے میں، اکثر ہندو جماعت کے میں ہیں۔"

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض آریہ سماجیہ ہیں اور ان کے دہی دم غم
پائیکس میں بھی دخل بھی دے جاتے ہیں اور یہ بھی کہ جاتے ہیں
کہ اگر آریہ کوئی پولٹیکل باڈی نہیں وہ بے شک اس بات کے ثابت کرے
یہ کہ ہماری جماعت باغی جماعت نہیں اور آریہ سماج پر پولٹیکل ہونے
کا الزام غلط ہے اسے اپنی تقدور بھر کر کش کر رہیں۔ میں اس بات کوئی
بحث نہیں لیکن انھوں نے شک کے قابل تو یہ امر ہے کہ یہ لوگ مسلمان
کو خواہ مخواہ ملزم ٹھہرا رہے ہیں ایسی کتابیں اور مضامین جن پر سٹیشن
کے مقدمات ہو رہے ہیں تو خود شائع کرتے ہیں مگر کہتے ہیں میں کہ
جو کتاب نے شہر کی کوئی کتاب کہ ہے اور مسلمان دھماکوں کا

مباحثات میں ناخفہ تذکرہ کیا ہے اس لئے وہ ہمارے خلاف حکام کو
 برا سمجھتے کہ رتبہ میں جانشینہ لالہ رام پر شادی کی ۱۰ اے لکھتے ہیں۔
 یہ قدری طور پر پاسا پائے ہوئے دیکھ کر اور لینے کے دینے پر ہتے ہوئے
 پاکر ہمارے عیسائی اور مسلمانوں کے اتھوڑن کے ملے اٹھے
 نہ صرف آگے بڑھنا مشکل ہو گیا بلکہ بعض صورتوں میں طے شدہ میاں
 کو جھوڑنا پڑا۔ بہت جھنجھلائے۔ چین بر چین ہوئے۔ اچھ پاؤں اسے
 سخت کلامی سے کام لیا۔ اور پھر

آری یہ سراج کے مخالفین کو خدائی چال سمجھی اور وہ یہ کہہ کر اگر ایسے ہی ہو سکتے
 سنا دیتے کہ یہ سراج کچھ ٹھیکہ کر اوی جاوے۔ جو اس کو مذہب کے میدان
 میں نہیں بلگائے اور یہ ان میں فتنہ رکھے۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ یا دون
 نے اس میں منصوبہ ہیے باندھیں اور لگے آری یہ سراج کے خلاف انگلیاؤں
 باندھتے نہ حکام کو غلطی کہ جتنا ذرا حق بات ہے۔ دوسری طرف یہاں
 ساز فرماتے من۔

”بچہ جسے محمد بن سنے اس آتشِ عداقت کو خرد کر کے میں عرش
 لگ فرستے دوڑا سنے۔ آخر جب ہر طرح کا مایاب ہو گئے تو چند روز
 سے باوجود موافق دیکھ کر ایک سرالایہ سن گئے کہ اگر یہ صبح نہ ہو تو کھینک باؤی
 ہے۔ حضرات! یہ میرا کہ یہ ہاشون کی نذر میں بھی ہوئی تھوہیریں
 یا ان میں فردہ بھر بھی عداقت کا شے ہے۔ کیا حکام ایسے ہی سادہ
 بن کر وہ کھانے پڑا سنے من آجاستے بن کر حاکم کلاں اور کلاں

کیا ہر مسلمان چاہے زمین و مسلماؤں کی کبھی سوئی یا نیشنل
 ہوئی زمین ۔ کیا پولٹیکل اعتبارات مسلمانوں کے زمین کی پالیسی
 میں جید و جہد اور اس کے لئے ولایت تک خود مختار اور انتفاخیز
 لائن کی مانگ کسی مسلمان ذمہ وار لیڈر رکھنے کی ہے۔ کیا انڈین لگن کر
 ٹیٹس نے مسلمانوں کو لازم قہم پایا ہے ۔ تب ان میں سے ایک بات
 نہیں ۔ تو پھر یہ اعزاز پر وازی کیوں ہے اور وہ کونسا میدان ہے
 یہ ہمانشو اہم نے مسلمانوں کے مقابلہ پر مار لیا ہے مگر سنا ہے
 قوم لوگوں نے تہذیب کا مہرے کو خراٹھ کی پابندی کے ساتھ
 جی حاصل کر ۔ ایک کا ہی نام تو کہہ کر یہ مہرے میں تھادی
 چند سواٹ کے جواب میں اسٹیل وہی تھی کیا کیکھام تھیں میں
 نہیں تھا ۔ جملہ مقابلہ میں عہدہ برآ نہ ہو سکا ۔ تو پھر خدا کے
 سنے برومانی مقابلہ میں آیا اور وہ موہن کی کھائی ۔ کراب
 کا نام پڑا ہے ۔ کیا کوئی ایسی کتاب یا رسالہ دکھا سکتے ہو ۔

میں قادیان و سوات کے ساتھ اسلام کے خلاف کوئی قزاق
 نہیں کیا ہوا اور اس کو جاب نہ دیا گیا ہو۔ اگرچہ جاہل و غیر ذمہ دار
 نے نام مسلمان کو بن کا اکثر حقہ بن اسلام کو کفر کی برائی
 اقاب الی الکفر حاصلت بن جہنم نہ شدہ کہ کیا قزاق میں اسلام
 نصمان ہو سکا۔ تہن شاہد معلوم نہ ہو۔ اس خداوند قادر و توانا

عالم دینا کاس نے تمام جہان کے مذاہب کے خلاف ہماری
کتاب مجید کو ہر اس عقیدہ و کلمہ کو دشمنی کی نسبت پر دے کر خواہ
وہ توحید کے دگم میں ہو یا تخریک کے وہنگ میں مجوز طور پر ہو یا
بیشکرمی انا نحن نزلنا الذکر و انا له عاصدون اور وجعلنا
اللبیت مثابة للناس و قیامہ کے مطابق محفوظ و مصون رکھا
ہوئے۔ جو اس دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے ہر صدی کے
سر عظیم انسان مجدد مبعوث فرماتا ہے۔ جو تمام مذاہب پر رحمت
ملزم قائم کرتے ہوئے دیکھنے کی چٹ مٹا ہے۔ ع

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل یہ بلا باہر نے

یہ وعدہ ہے کہ اگر تم میں سے ایک مُردہ جو قرین اس کے بے
 میں ایک قوم دُشمنکار جو خدا کی محبوب ہوگی۔ پس میں تمہاری شہرہ
 کا کیا خوف یا خطرہ ہو سکتا ہے اور میں کیا ضرورت ہے کہ تم میرے
 مقابلے میں منصوبے کرین۔ جب کہ تمہارے فنا کرنے کے لئے
 خود تمہارے اپنے اعمال کافی ہیں۔ تمہارا طرز اور طرزِ سچو ایسا ہو
 کہ خود تمہارے اپنے جہاں کوں کہ اس سے شکا ہے۔ لیکن کیا
 رام بنگوی کی کن بج ہی بڑھ لو۔ اندر کے صفات مکمل و مقدمات
 جلا وطنین اور اُن کے دن کا بڑا دکھڑا بات کی شام ہے کہ
 ہم بالیکس میں بے جا طرز پر حق سے سب سے بوجھا طور پر تمام
 جی بریت کرانی چاہتے ہو تو بے شک کہ وہ شوق ہے کہ وہ جگر

مذاہد وفت و عمل کے ساتھ ایک نامعقول عذر کو پیش کر کے کہ چون
مذاہد بخدا اپنے پرچار اہم ثابت کر رہے ہو۔ ہمیں تمہارے ساتھ
نئی بغض یا عداوت نہیں۔ تمہارا اور ہمارا مذہب ایک نہیں
ہے عداوت کی بات نہیں۔ ان ہم پر ضرور کہیں گے کہ کفایت اور
نیکی زندگی پر کدو۔ تم مل کھول کر اسلام کیے خلاف اعتراض
کر دو۔ مگر علامہ رنگ مین تہذیب کے ساتھ شخصی و شرارت بہن
ہو کہ اس کو تنبیہ اچھا نہیں۔ بد مذہبی اور گالیبان اور اسلام کے
الرسل علی الصلوٰۃ وآلہ وسلم کی ہر ایک چھوڑ دو کہ ہم تمہارے
مذہب و راہ چنند ہی ہمارا حق کو راستا نہایتے ہیں ان کی نیت پر
نہیں کہتے کہ گورنٹ برطانیہ کو اپنے لئے رحمت سمجھو اس
ریز سہا یہ تم نے اور ہم نے جیت آرام یا پاس ہے جو گورنٹ تمہارا
معاہدہ مذہبی معاملات میں داخل نہیں کرتی جس اس کے
حق و داری اور اس کی اطاعت مل غلطی کے ساتھ ہم پر
ہے اور ہم میں اس صلہ صحت کا بیان تک اہتمام ہے۔ گو کہ ہم کسی
اے نہایتے میں کسی ایسے ہمدی کے قابل نہیں جو اگر کج
ہے اور اس بنا پر ہم دوسرے مسلمانوں سے بھی الگ ہو گئے
پر دلوں سے خارج کئے گئے۔ ملازمین سے برطرف ہوئے

نہن از یگانگان ہرگز نہ نام
کہ با من ہرچہ کرد آں اشنا را

ایک داغ و نیل بر گڑا چپ

گورنمنٹ کا شکریہ
درست تعلیم الاسلام

(فارمان)

ہر سہ لکچر کے شمال کو قبل ۱۹۷۱ء گتہ نمبر ۱۱ کو دی گئی

اہل اللہ اور محبت علی بن کیا تاثیر ہے ؟ جنتین کے لام کہے کہ جو بے نیازی
 ان کی برا خلافین کہ اسے کہیر ہے ؟ ان کی حق نعمت ہی اچھی اور اصل تقریر
 آتشین خوبصورت والے سے فرما ہی ہوئے
 خاک کے چمکنے سے فرماں گزرنے کے دروازے مروج

مخوف و بگوئی حضرت کی سیرت و کج که ۴ اجماع است که کج که در سیرت کج که
 تین چهره درین وقت خلافت کج که ۵ و ششین چهره درین وقت کج که
 ثانی ادم و نه اسرار ان کی خصایل کاین

سیرت محمد عرب بن ملک ہے اس کی زبان
گلاب جنب خواہر مایک کمال : کیسی خبری سے جان کہ نہیں
وہ جاہ و جلال اس کے وہ حسن جمال : ہے بیان میں ان کے
وہ ملالت ہے کہ گرج اٹھے سپہ کا ہل بھی
قل میں ہر جہاں ہے پیدا و بعد بھی اراد صلحی

سزاوارت کے لئے جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اس کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

تو نیلے پتے دم بحرین عرب ۽ گرگ کی طرح رنگ بدل جاتے تھے
کے لعین نیک اخلاق ہوئے ۽ خوشحالی میں سب شہرہ آفاق ہوئے

سے اچھے سے اللہ اللہ : علم اور عمل دونوں میں بلاق ہے
 ہے جس کے جوہر انہیں نام کیا : قویہ کہ چھلہا ہی کے آرام کیا

اس میں ہے کہ اسے ناید خدا ۛ اصنام کا کھنڈہ اسلام کیا
 ہے چونچ کے کسر اصنام کیا ۛ توحید کو شستہ از بام کیا
 در المصنوعہ نیست تو مٹھ ۛ اللہ کے سوا نہ ٹھہرا کر

اسے ٹھہروے جبکہ کہ تو مین ۛ حضرت مین کوئن سے درلڈ کر تو مین ۛ

کہ کو فروغ کے آئے میں گھر : کہتے ہیں تہا کے بن گھر کہتے ہیں
 دشمن جو بہت ہی شور و شر کو زمین : کہتے ہیں کہ سزا کہتے ہیں
 جب ہوئے غلاب پہنچے بن گھر : کہتے ہیں کہ تہا کے دو گندہ زمین
 کیا تم سے کہوں تھے بن کی کیا جو ہر بہت کا ہنر دلا دی کہ جو ہر
 تھے کان گھر احمد والا گھر : تھے جو دوسرے ان میں صداجہ
 مردوں کو نہتے زنگی بخشی : زندوں کو میات جاوادی بخشی
 کہتے ہیں زمین دشمن بن بہران : دولت امین سے کے عکرا بخشی
 اگر دین کے ایک ایک بنائے اُس نے : دیکھ کے تو میں سکھائے اُس نے
 ایسا نہ ہوا جھٹکے نہ جو عالم : لڑنے کے بھی اُس بنائے اُس نے
 لڑنے سے اُسے جبکہ آنحضرت تنگ : دکھا یا تنگ ہو کے کہتے ہیں جنگ
 دس برس پہا جہادی ایک ایک لکھا : دو ہندو دکھائے گئے سارو لکھا
 تھی دانش و عقل پہ بنائے پیر : حکمت سے شجاعت سے لڑے بن کر
 پیکار و ہر دیکھیں ہی تو بن کا : لڑنے کیلئے ہی علم و فن ہے دکھا
 کس طرح گزرا کے جو ان کے کفن : شادی کا نہایت دانی کے کفن
 تو خیزاد میرے سر کرانے : لڑنے سے اپنی، تو دانی کے کفن
 سے نفس کی خواہشوں قیمت اُسکو : بے ساری ہی حقین پہ قوت اس کو
 کھینچ کر جو گئے بن کے کرانے : جہاں میں خوش رکھتی ہی عقیبت

ابست یمن اور ازبکستان اور قفقہ اور فتح اسلام پہلے یزید سے
 اس کے کچھ مطلب ہے۔ اگر کوئی صاحبِ ارسلان فرماوین۔ قرطبی
 تحت جو قیمت کے واسطے دی لی کر دیں۔ (۱۱۰۸ ط)

طہر کی گواہی۔ حضرت شیخ زکریا رحمہ اللہ صاحب لاہوری نے
 یہ نکتہ معرفت فرمایا کہ پادری انگریزوں کو سوہاگر گشت جسے ضلہ
 اہلستہ میں اور اسے حلال و طہیر سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کسی کو پگ (خضر) سے
 باجواوے۔ تو پھر اس کے حق میں بن مریم لنگ جاوین اور وہ اس
 کے بغیر چھوڑے جس سے معلوم ہوا کہ خضر یہ واقعیت جس "اور پور" پر
 بنی الشیخ
 خبرتی سے غائب ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ کبریا کی صورت

کیا جائے یہاں تک کہ تصویر شیخ تمام خیالات پرستی کی ہر جگہ اور ہر طرف
رت نظر آئے جو ایک شائبہ بت پرستی ہے اگر دراصل اس کو مراد ہے کہ

حضرت اور اخلاص بن یگانگت کی حد تک پہنچ جانا۔ پہنچ کر حضرت

ش سرجنی کا قوی استخوان دیا اور ہم نے ان کے لئے زما کی نوہم

حضرت نواز احمد قلوب بیگ صاحب اس ساری تفکیک پر جو ان کی کام بخلاف

۱۰۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو قریبی رشتہ داروں کو اطلاع دینی چاہیے۔

حضرت تلامو لوی نوالہ کے قریب ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چودہواں سورہ الحج

(مورخہ ۹ جنوری ۱۹۱۰ء رکوع ۳)
گذشتہ اشاعت سے آگے

فانخرج منها - نکل جا تو اس مرتبہ سے۔

فانك رجيم - کیونکہ تو جہنم کا رہا ہے۔

فانظرنی - یہ اس کی خواہش ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ شیطان کی یہ خواہش

پوری ہوئی۔ غلطی کرتے ہیں۔ ان فرمایا۔

الیوم الوقت المعلوم - ہر آدمی کے ساتھ بقدر اس کے۔ ساتھ شیطان جوتا ہے

ایک وقت آتا ہے کہ نیک انسان بیدار ہوتا ہے۔ یہ شیطان کا دوا پر نہیں چلتا۔

عبادی - کچھ ضرورت نہیں کہ عبادی سے خاص جسے مراد ہے چاہیں کسی آدمی پر شیطان

غالب نہیں آجائے۔ دوسرے کا کہنا ہے کہ عبادی کے لئے کوئی بڑے بڑے دوا کوں سے پوچھا ہے اور

ادبہن نے مانا۔ ہے کہ کوئی نہیں جانتا۔ نہیں ہے جانا بلکہ خود ہی جاتے ہیں۔

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء

(سورہ الحج - رکوع ۴)

المشکین - تقویٰ اختیار کرنے والے۔ ایسے لوگوں کے عقائد صحیح ہوتے ہیں۔ اللہ پر

ایمان۔ فرشتوں پر۔ کتابوں پر۔ نبیوں پر ایمان۔ جزا و سزا پر ایمان اور اعمال صالحہ پر ایمان

لے فرمایا۔ مال کو خرچ کریں۔ ذوی القربی۔ یتیمی۔ مساکین۔ سائلین۔ غلاموں کے آزاد

کرنے پر۔ نماز پڑھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ صابر ہوں۔ (منگی بخوبی۔ روانی۔ بیارنگی اوقات میں)

ہیں ہی متقی لوگ ہیں۔

کچھ اور نشان بتاتا ہے وہ سلامتی کے گھر میں رہتے ہیں۔ کسی نیک بندے کی نسبت

ان کے دل میں رنجش نہیں رہتی۔

نبی عبادی - امید و بیم دو چیزیں۔ اللہ کے حضور میں پوچھنے کے لئے۔ اس کا

ثبوت آگے آنے والا ہے۔ بیان میں دیتا ہے۔

بغلیم - اس پچھنے کے جان ہونے کی خبر بھی دیدی۔

الضالون - خدا کے سناٹے نادان ہیں۔

فما خطبکم - حضرت ابراہیم کا قلب محسوس کر رہا تھا۔ کہ یہ کوئی عذاب بھی لائے ہیں۔ اس

بشارت منکر بھی راہت کیا۔

توم یج میں - حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف میں اس کا ذکر نہ ہوتا تو میرے

وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی نیک مرد ہوگا جس کا ذکر ہے۔

مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۱۰ء

(رکوع ۵)

لنأکل قوم کے شمال مغرب میں آباد تھے ان کی بستی ان کی زمینیں۔ ایک کا نام سیدوم

ایک کا گمارا۔ ایک کا نام - عوفہ۔ اسی واسطے اس قوم کے بڑا۔ دن کو میدوی کہتے ہیں

منکرون۔ تپہ کے لئے۔

فیہ یمتدون - وہ عذاب میں یہ شک کرتے تھے۔

لا یلتفت منکم احد - چونکہ عذاب میں گرفتار ہونے والی نے پیچھے ہٹ کر دیکھا تھا

اس لئے دوسروں کو ایسا حکم ہوا۔ بعض حکم نامہ مصلحت پر مبنی ہوتے ہیں۔

حیث قومون - پاس ایک جہاں تھا اس پر چلے جانے کا حکم تھا۔

واہل - اول (۲) آخر (۱۱) چوتھم و دہریم۔

یستبشون - کیونکہ وہ لوگ حضرت لوط پر کسی قسم کا الزام آنے کے منتظر تھے۔

ملاۃ یحیون - یہاں ان کی بے عزتی کے چھ ذرائع تھے۔

عدن العالمین - انہی لوگوں کی مذمت میں فرمایا۔

ان کہتم فاعلیون - اگر تم اس مقدمہ کی تحقیق کرنا چاہتے ہو تو میری بیٹیوں کو دیکھو۔

یعبودن - (۱) اندھے (۲) (۳) ناقابت اندیشی کرتے۔

للتوسمیدن - وہ لوگ جو بڑی راست دالے ہوں اور عبرت پکڑنے والے۔

اقتوا - وہ عذاب کا نشان۔

سقیم - مریض۔ دماغ۔ دہان کی بیماری۔ ڈیڈسی پھیل مریض۔ جسین کوئی جاندار

نزدہ نہیں رہتا۔

الابکۃ - بن۔ جنگل۔ جس میں بہتے وقت ایک دوسرے سے ہوتے ہوں۔

لباسام - امام اس زمانہ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی طرف لوگوں کا قصد ہو چکا

شاد راہ کی طرف اکثر لوگ منزل تک پہنچتے۔

مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۰ء

(سورہ الحج - رکوع ۶)

النجیر - نمودار قوم جہاں بستی تھی اس کو حجر کہتے ہیں۔

حجر میں بٹ ہوتی ہے کہ حجر کی چیز تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس قوم کے دارالسلطنت

نام ہے بعض اس میدان کا نام بتاتے ہیں۔ جدیدہ۔ حرموت۔ حجاز۔ تہا کے علاقے

کو حجر کہتے ہیں۔ وہاں کی قوم خود کو بنی نجر کہتے ہیں۔

ایاتنا - اپنے لئے۔

دکارا یجھتون من الجبال۔ اس نے زمین میں بھی اس کا رنگ پایا مناسب ہے۔ یعنی ہمارے گرد و پیش
بنانا۔ ایک پہل نہیں جوتی ہے ایک جلی زمین۔ دونوں مقامات پر اس زمانے کے لوگ بھی
کو نمایاں وغیرہ ہوتے ہیں اور اس پر اترا ہے۔

الصیحة۔ اس کے معنی غذا کے ہیں۔ اُداس کے معنی بھی درست ہیں۔ جب چاندروں میں سے
بڑے زلزلے آئے ہیں تو زلزلوں سے پہلے گرج اور گرج پیدا ہوتے ہیں۔

صالح الذی ان لال بوملک صیحة۔ خرقا بصیحة صلا ذ قان۔

برک ایک قوم تھی۔ جس نے ہرون الرشید عبد۔ رحمۃ اللہ کے زمانے میں بڑی فزنی کی۔
اوصاف۔ نے تمام طاقتور جاگیردار اور علاقوں بلکہ شعراء و علماء کو اپنے قبضے میں کر لیا
اور ان الرشید سے ان کی نیت پر اطلاع پاکر انہیں ایک ہی وقت میں ہلاک کر دیا۔

شاعروں کو چونکہ بہت انعام دینے سے اس نے انہوں نے ان کی سخاوتوں کی بڑی تعریف
کی ہے۔

وما خلقنا السموات۔ یہ آیت اس اعتراض کے جواب میں ہے۔ جو اخذ ہم البصحة

سے کسی نادان کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ زلزلے آنا تو ایک نیچرل فعل ہے۔ پھر

زلزلہ آئے پر صلحا کی ہلاکت بھی ہو جاتی ہے۔ فرماتا ہے۔ آسمان وزمین کو ہم سے

حق و حکمت سے پیدا کیا۔ ہم نے پہلے ہی سے یہ انتظام کر رکھا ہے۔ عذاب اسی وقت

آئیگا۔ جب صلحا بالعموم نہ رہے اور زلزلہ اگر کسی ظاہری سبب سے پیدا ہوگا ہے۔ تو اس

کا باطنی سبب ہی ہے۔ اور ہم اسے خوب جانتے ہیں۔

فما صم الصم المعبول۔ عذاب کے کالانے کے لئے صبر بھی بہت مفید ہے۔ یہاں سے

ایک اختیار شہد چٹک نکلتا تھا۔ وہ اس سلسلہ پر سخت مغترانہ اور مغرے کراتا۔ میرے دل میں

بعض اوقات اس کے جواب کا جوش اٹھتا۔ اس لئے میں نے ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں

عرض کیا۔ تو فرمایا کہ تمہارے جواب کے کیا ہے گا۔ میرا کہہ دو کہ خدا میرے کرنے والوں کے ساتھ

ہے۔ پھر ایک موقع آیا۔ تو آپ نے توبہ فرمائی اور ایسی توبہ فرمائی۔ کہ جناب آج ہی سزا دیا جائے

ان کا صفایا ہی ہو گیا۔

سبعاً۔ اس کے معنی سات آئین۔ یعنی احمد شریف۔ یہ ان آیتوں میں سے ہیں۔ جو کئی

نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ چنانچہ دن رات میں بالعموم چالیس رکعتوں میں یہ سورہ دہرائی

جاتی ہے۔ کئی ناہین نے کہا ہے۔ بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انفاس۔ اعراف۔ توبہ

ان سات سورتن کا نام سن لیتے ہیں۔ بعض نے توبہ کی بجائے یوسف کو کہہ لیا ہے کیونکہ ان کا

بیان آپس میں ملتا جلتا اور پورا دہرا ہے۔

لا تمدن حینث۔ قرآن شریف ایسی نعمت کے مقابل میں اس فانی دولت کی کچھ بڑا ذکر

اور اتنے اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔

ازواجاً۔ سنگ بزرگ۔

المقتضین۔ مقسم کے کوئی معنی کے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ یومنون بعض دیکھتے

بعض۔ دوم یہ تقاسموا باللہ۔ جیسے حضرت فرود کی قوم نے قسم کھا لی تھی۔ کہ ان

حضرت صلح کو مار ڈالیں گے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں

۹۱ آدمین نے یہ مشورہ کیا۔ (۳) تقاسموا علی سبل مکنتہ۔ کفار نے اسلام

خلاف اٹھانے کے لئے مختلف شاہ راجہوں پر آدمی مقرر کر رکھے تھے۔ اس کو نوٹ میں

نے دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کے ہکٹانے کے لئے رستوں میں اپنے اچھوٹے چھوڑ دیتے ہیں

(۴) عجیب عجیب سے کر کے کئی نئے بناتے۔ چھ شخصوں کے نام مجھے یاد آ گئے۔ (۱) اسود

اسود بن زرارہ (۲) اسود بن زہرہ (۳) ولید بن عروہ (۴) عامر بن سہمی (۵) اسود

بن مطلب (۶) حادث خراعی۔ یہ سب مختلف عبرت و وحشت ناک امراض سے

ہلاک ہوئے۔

نجم محمد دہلک۔ بعض لوگوں نے سجدوں میں عجیب عجیب طرح کی دعائیں قرآن میں

کی مختلف آیات سے کر چھنی شروع کر دی ہیں حالانکہ سجدوں میں قرآنی دعاؤں کے

پڑھنے کی ممانعت ہے۔ وہ دیکھیں۔ کہ بیان جو صاف حکم ہے اس کی تعمیل نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم پر فرمائی۔ رکوع و سجود میں پڑا جاتا ہے۔ سبحانک اللہم دینا

بمحمد لکھنؤ حضرت محمد و آلہ ثانی نے اس کے متعلق کہ رات کو یہاں اللہ۔ الحمد للہ لکھنؤ

پڑھ کر سونے ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ کہ جب کسی کو نفل و دین و دنیا ہی انعام ملتا ہے۔

جناب الہی میں جو تسبیح و تحمید کا یہ پیش کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص کو

جس سے یہ پیش کیا۔ گناہوں سے پاک کر دے گا۔ و پندرہ نفل و تحمید پڑھ لیا۔

یا تیک الیقین۔ یقین سے مراد موت ہے۔

یہاں سورہ الحج کے نوٹ ختم ہوئے

انگلز سورہ النحل

مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۶)

چند سو تین۔ آکر۔ اگر سے شروع ہوتی ہیں یہ لفظ بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کچھ تم لوگوں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

کیا وہ تم میں خوب دیکھ رہا ہوں۔

اب اس سورہ میں اس کے نتیجہ کا ذکر کرتا ہے۔

ام اللہ۔ امر کے معنی حکم کے ہیں۔ لافسعلو دے سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں دیکھا

مذکور ہے

یسنزل الملائکۃ۔ شرک کے دفعیہ کے لئے اس نے ذشتوں کو اپنا کلام دے کر نازل

خطا من بشارت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

بالحق۔ ازل میں مقرر تھا کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت

ہوں گے اور لوگ ان کے مقابل میں شرارتیں کریں گے۔ جو سزا پائیں گے۔ چنانچہ اس

کے مطابق انتظام ہو رہا ہے۔

ہوں گے۔ شاید قوم ہی غور کرے۔ جو ماجرین کی معائب سناری اپنا زمین سمجھتی ہے
یا دیکھو۔ کہ جو شخص کچھ اللہ کے لئے چھوڑتا ہے۔ وہ دنیا میں اس کا بدلہ پاتا ہے۔
دلاجہ الماخڑہ۔ دنیا کے کچھ سے اجر آخرت پر دیں قالم کی۔ جب ایک بات مائل
ہوگئی۔ تو بدلیل ارباب متناہب دوسری ضرور حاصل ہوگی۔

الذین صبروا۔ نیکوین پر قائم رہنا اور بدیوں سے رکنا۔ نصیب ہے۔
الذین صبروا۔ نیکوین پر قائم رہنا اور بدیوں سے رکنا۔ نصیب ہے۔

اهل الذکر۔ قرآن شریف میں دوسرے مقام پر ہے۔ اما نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحاظ فکون۔ اور فرمایا۔ ان الذین کفرنا بان کو لیا جائے ہم۔ اس سے معلوم
ہوگا کہ اگر کسی مراد قرآن مجید ہے۔ انزلنا الیک الذکر میں بھی اس کی تشریح فرمائی
الذین یکذبوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کر دیں۔ قتل کر دیں۔ یا
جلا وطن کر دیں۔ کفار مشرکین یہ تدبیریں کر رہے ہیں۔

ان خلیف اللہ بہم الارض۔ اس ملک میں ہم تمہیں ذلیل کر دیں۔ ایک شعر یاد آ
گیا۔ حساسین اور ثنائہ کا شعر ہے۔

وہن ایتھم فاما معش الف لا نعلم الخلف ان السہ شرب
عسے خوف۔ خوف کے معنی عربی زبان میں گھٹنے کے ہیں۔ یعنی ہم تمہیں
ایسے گرفتار کر دیں کہ تم گھٹنے جاؤ۔

مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۱ء

(سورہ النفل رکوع ۱۳)

قال اللہ۔ اور فرماتا ہے اللہ نے۔

العمین الثین۔ دو معبود بھی نہ بناؤ۔ چہ جائیکہ دوسے زیادہ۔

فاباؤ فادھون۔ اس کے ترجمہ کی اردو زبان محفل نہیں ہو سکتی۔ ت۔ آیاتی ت۔
تین چیزیں ہیں۔ پہلی کہ جو عربوں کو کتابت تہذیب سے بے خبر تھیں۔ دوسری کہ جو عربوں کو کتابت تہذیب سے بے خبر تھیں۔ تیسری کہ جو عربوں کو کتابت تہذیب سے بے خبر تھیں۔

الذین۔ زمین کے معنی۔ مذہب و ملت۔ زمانہ وادی۔ جزا و سزا۔

واصباء۔ عالمنا۔ ہر شے۔ ایک شعر یاد آگیا۔ بڑے آدمی کا جو زبان عربی کا ماملن
ہو گیا ہے۔

لا اتقوا العید القلیل فقاء۔ یوما۔ یکم الھر اجمع و اصباء۔

میں بھی مریح کی کہیں چاہتا۔ جس کا بقاء تھوڑی مدت جزا اور جو لعنت۔ بُرائی کی
دو ہی شے تک پہنچ جاتا ہے۔

تجشون۔ تہذیب یاد کرتے ہو۔ آواز میں اٹھتے چہ نہ گڑ گڑاتے ہو۔ زاری کا لفظ
ہمارے ملک میں اس کے لئے رائج ہے۔

لیکھو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کفر نہ کریں۔

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء

(سورہ النفل رکوع ۱۳)

لو یؤخذ اللہ الناس بظلمہم۔ کس قدر بدکاران ہونی میں کس قدر بد ماملین
ہوتی ہیں۔ کس قدر شرک ہوتا ہے۔ اگر ان سب کی سزا میں اللہ لکھ لے۔ تو سب ہی ہلاک
ہو جائیں۔ جب آدمی ہلاک ہو گئے۔ تو حیران و غبر خود بخود ہی کچھ گئے۔ کیونکہ یہ تو
انسان کی غلطی سے ہیں۔

لا یستأخرون ساعۃ۔ آئے ہوئے وقت کو پیچھے نہیں کر سکتے۔

ایک بزرگ کی بات سنا تا ہوں۔ ان سے کسی نے کہا۔ میں نے دودھ میں پانی ملا کر
پیچا ہے۔ مجھے تو بڑا ہی نفع ہوا ہے۔ کوئی نقصان نہیں ہو گیا۔ اس بزرگ نے کہا کہ
جتنا پانی تم اب تک ملا چکے ہو۔ اتنا ایک گلیا کھجور کر اس میں پانی ڈالو اور پیچا کر اس سے
ایسا کی۔ تو اس کے گلے تک آیا۔ بزرگ نے فرمایا۔ دیکھو ابھی تمہارے ڈوبنے
کا وقت نہیں آیا۔ غرض بدکار کی بدکاری کی سزا کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔
و لا یستأخرون۔ اور نہ پیچ کر سکتے ہیں۔

کا جرم۔ لاد۔ ضرور۔ جرم کے معنی کے کسے بھی کے ہیں پس لاد نہ تکیہ ہوگا۔
مفرطون۔ ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اذرا سے ہے۔ عربی زبان میں ذرا
اُسے کہتے ہیں۔ جو بہی کریم سے اس غدیر واک و سلم نے فرمایا ہے۔ اما فی ظلم
علی الخوف۔ بچہ فوت ہوتا ہے۔ اس کے لئے دعا ہوتی ہے۔ اللہم ارحم
ذرطاً۔

ایک فارما ہوتا ہے۔ ”جر آپ بنا۔ ہے۔ اور جو اس کے بھیا ہوتا ہے۔ اسے فرط
کہتے ہیں۔

قارط اور قراط کے لئے ایک شعر یاد آگیا۔ خدا استعجلون و کا فوا من صحابتنا
کا تعجل

مفرطون کے معنی ہوئے (اگے بھیجے گئے)۔

اللہ نے انسان میں دو وزن قسم کی طاقتیں دی ہوئی ہیں۔ اگر غضب ہے۔ تو سنا ہم
بھی ہے اگر عفت ہے تو شہد بھی۔ انسان کو اللہ نے حکومت بخشی ہے۔ کہ وہ غضب و
رحم میں عفت و شہوت۔ حرص و فطرت میں عدل قائم رکھ سکے۔ ہر ایک کو اپنی حد سے
تیز رہنے سے۔ لیکن کسی کی تحریک سے متاثر ہو کر وہ غلطی کر بیٹھنے۔ جب ایسی باتیں
کثرت سے بڑھ جاتی ہیں۔ تو ان سے روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے کسی شخص کو قوت
تیز سے سرفراز فرماتا ہے۔ پھر اس کے بعد ملنا چوتے ہیں۔ ان کے قلاب ہوتے ہیں۔

تھو و قیتم۔ ایمانداروں کا تو وعدہ وال ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اللہ علی الذین
أمنوا یخرجہم من الظلمت الی النور۔ مگر وہ جو کفر کرتے ہیں ان کا دل شیطان ہوتا ہے
اتزل من السماء ماء۔ زمین میں بہت سے بچہ ہوتے ہیں۔ جن میں نافرین نہیں
ہو سکتی۔ مگر ایش بپ برتی ہے۔ تو ہر بچہ پورٹ کر لیا جاتا ہے۔ پھر ظاہر ہو جاتا ہے
کہ یہ گلاب ہے۔ اور یہ سینا ناسی۔ اسی طرح وحی الہی آ کر حق و باطل سے
ممتاز کر دیتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

[illegible]

سالانہ جلسہ کے اجتماع کے لئے عہدہ منجہ کھن آئے گی اس کے لئے
بافلعلی علی چنڈہ کی تحریک کرنی مناسب نہیں سمجھی گئی۔ مگر سالانہ جلسہ کے
اخراجات کے چندہ میں عہدہ اصحاب اس بات کو مد نظر رکھیں کہ دو ہزار روپے
اخراجات جلسہ کے لئے سب انجمن اور اصحاب کو کشش کریں جلسہ میں ناب
صورت و وادہ باقی میں اور اس رقم کا بہت جلد پورا ہونا ضروری ہے مساجد
کی تعمیر اور توسیع بجائے خود ایک اعلیٰ درجہ کے خیر کار کام ہے اور اس
مزید یہ کہ جلسہ کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں اسی شان میں مناجار
کو اس طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے چونکہ لنگر خانہ کی مدد سبب کمی
روز بروز زیادہ مقروض ہوتی چل جا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے
وقت ان سنگین کے وقت میں سال میں ایک یا دو دفعہ مناجار
لنگر خانہ کو جو جایا کرتا تھا بھی اگر اصحاب توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں
مال میں بکرت دینے والا وہی نواسے دیکھیں ماہرین یہ فریب ہو جو ہر
(درویش)

مردت بلند ترین محافل فعلی اور کچل سے نیویارک کے سب سے
مبارک کچل تک جرنیل یلغون زبانیاں باسجیت کی جاوے گی۔ اور
مہتمم انسان مفصلہ نگین کے لئے جن آلات سے کام لیا حضور
ہے۔ وہ پیرس نیویارک کے میناروں پر لگائے جانے پکچین اور
کوشش کرنے والے جن جن فرانس اور امریکہ کے بعض مشفق سائبر
وہا پرین برق مشعل میں۔ اپنے اس ابتدائی تجربہ کی کامیابی کا پتہ
دیکھتے ہیں۔ فرانس اور امریکہ کے درمیان بحر اوقیانوس کے چار نواسیل
عوض حال ہے مگر یہ لوگ مندرک مواضع ہونے کی بجائے آواز
جمع و سالم پہنچا دینے میں معاون کیجئے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں
اول آواز ش کامیاب ہونے کے بعد وہ پیرس نیویارک کے

وہابیہ کے عقائد کے بارے میں

[illegible]

www.aail.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ نمبرہ فصل علی رسولہ الکریم

سبحان اللہ ای اسمعیٰ بصدیقہ لب اللہ
الجلال

BADR - QADIAN

خدا کا نام

چہ گویم تا تو گزائی چہ اور قاریاں مینی (زیست ۱۳۸۸ء)

مورخہ سلا مفسرہ علی صاحبہما العالیہ

سلسلہ جہانِ امتیاز دارالامان ہمارا اجنبی نشان ہمارا

جلد ۹

جاوین۔ اس لئے تمام امدادی اصحاب سے درخواست ہے کہ جو بات یا نکتہ یاد آئے حضرت امام کے متعلق ان کو یاد دہانہ یا نصیحت کسی وقت اپنے فراموشی پر یا کوئی ایسی بات یاد آئے یا طرز عمل جو کسی بھی جہانی سے آپ کے متعلق سنا ہو۔ وہ سب کاتب لکھ چھپیں۔ اس مطلب کے لئے دو کالم وقت کے لئے بنائے ہیں اس لئے ہم نے نام امدادی ہزار ہاں قوم کو مانیں گے۔ اور ناظرین ہر کے لئے ایک صفحہ پر تحریر فرمائیں۔

خصوصیت سے قوم فرماوین قبل از دعائے ماموریت یا ہرگز نہیں کرنا ہے۔

یہی دلچسپ ہوں گے جو کہہ کر کہا جاوے۔ بہت مختصر اور جامع ہو۔

ماشاء اللہ الرحمن صاحب جہان ہر مدرس تعلیم الاسلام کو تبلیغ حق کا ہمت دینے پر تیار رہیں۔

پتہ درگاہ کریمین

کہ اگر بعد اس پر کسی حضرت فاضلہ المسیح چھپوا رہے ہیں اور مصر و ایران و وہب وغیرہ ممالک اسلامیہ کے علماء کو دہم پانا چاہتے ہیں اور اس بات پر خواہش رکھتے ہیں کہ اس کام کے واسطے بہت سے نام اور پتے دیکھ کر اور نیز مفید مشورہ سے انہیں مشکور فرماوین۔

ان دوستوں کے شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے انہیں ہر بار پری کے خطوط لکھے اور دعا کی اور آئندہ دعا و عہد کیا امید ہے کہ ان کے واسطے دعا کا سلسلہ دوست جاری رکھیں گے اور جنہوں سے خود نہیں کی وہاب جاری کریں گے۔ لہذا یہ فلسفہ دوست پر سبب بیداری کے بہت تکلیف دہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فضل سے انہیں شفا دے۔

کچھ عرصہ پہلے کا حافظ عبد اللہ صاحب مشہور الحدیث نے اپنے پوتے کے حقیقہ کی تقریب پر اپنے امدادی بھائیوں کو خط و صورت کے ساتھ مدعو کیا اور یہ کہی تعجب کی اس خبر پر۔ لیکن انہوں نے موت و قرآن و

حافظ عبد اللہ صاحب وزیر آبادی نے انہوں کو دعوت دی

حدیث پڑھ کر کے اور پھر انہوں کا طرز عمل و انہیں دیکھ کر آپ اس فیوض پر چڑھ گئے ہوں کہ امدادیوں سے بڑھ کر کوئی سنت نبوی کا تابع اور کوئی شیخ قرآن مجید اور کلام حق نہیں

فہرست نئے مسلمانوں کی

جو مولوی محمد علی صاحب اعطاء احادیث کی شکل کے تحت ہر ملک کے توسط میں مسلمان ہوئے

| مسلمانی نام | عربی نام | ہندو نام |
|-------------|----------|----------|
| غلام نبی | پیکو | ڈھو یا |
| اسد قات | پہری | کول سو |
| عائزہ احمد | کارن | پانڈو |
| خدا بخش | سنت رام | کرشنا |
| نام محمد | مارونی | پانڈو |
| عبد الرحمن | ملا پند | چندو |
| محمد دین | ارکو | دشو |
| غلام حسن | کھن | سکھ رام |
| عبد اللہ | سینہ | ارجن |
| عبد العزیز | پورا | سوا |
| طیغ اللہ | راما | سونی |
| امجد دین | مادو | گوند |
| علی بخش | پانڈو | کشن |
| فتح محمد | فتو | داجی |
| | | شورام |

ڈاکٹر حبیب کم نہیں دل حبیب۔ میں جانتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت یحییٰ موعود و مہدی کا مدد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام کتابیں جو ان کے یا قوم کے سوانح کا ترجمہ ہیں کئی ہوں تحریر میں آ

(جہاں پر زبان یاں مسلمان الدین محمد پر ایڈیٹر برٹریڈنگ کے حکم سے ماہنامہ قاضی محمد علی الدین اہل چپ کشالہ شوا)

خطبہ جمعہ

(۱۵- فروری ۱۹۱۲ء)

حضرت امیر المومنین نے فرمایا

انسان کو اپنے خالق و رازق و رحمن سے محبت ہونی چاہیے۔ مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیے اس نے فرماتے ہیں کہ تم جو تین ائمہ تینوں علیکم السلام کہتے اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعوے ہے تو اس کی پہچان بسبب کسبِ اتباع کو۔ پھر تم کو اللہ کے محبوب بن جاؤ۔ رسولِ نبی ابراہیم علیہ السلام کے اتباع کے لئے اپنے کچھ حالات جو خلیفہ ان دعویٰ نبوت کے لئے وہ ان کی عمر و رازلی بی سلف بیان کرتے ہیں۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس اچھے سید رسول کی عادت کی پیروی کریں کیونکہ ان صفات والا ذیل نہیں جاتا اور دنیا میں کون سے جو عزت ہیں جانتا۔ ذکر کی کتاب میں (۱) ایسی بی بی شعل ہو کہ لوگ عقارت سے دیکھیں (۲) محتاج جو مسائل میں کرنا پڑے (۳) اولاد پر کوی صدر گزرتے (۴) تنگ دامیں پر چڑھ گیا جیسے۔ غرض ایسی تمام باتوں سے بچنے کو چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سے واضح ہو کہ آپ کی بی بی خانی ہے۔ آپ کا تعلق اللہ علیہ السلام سے ہوتا ہے۔ اگر ایمان کا تعلق ہو یا بی بی کی اس کو نبوت کا مظاہرہ ہے۔ ان کے سبب کیا کیا سے محبت ہوتی ہے۔ دلدی کے سبب چمن کے ساتھ۔ جو لوگ دم کا مظاہرہ نہیں اور مہر دیکھتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے بچنا ہے۔ (۲) دخیل الکلی کسی بھاری کے کچھ کو برداشت کرنا ہے کسی کے دکھ و دین شریک ہونا اور اس کو دیکھ کر کہنا ہے (۳) دفعی الذیبت اور دارو کی صمان دوازی کرنا ہے (۴) دقتیں علی ذائب خلق اور جو مردین وقتاً فوقتاً قوم دین کے لئے پیش آئیں تو ان جو دونوں کے لئے جان و مال سے مدد کرنا ہے۔

(۵) دفعہ ذی الحیث۔ جہت منہ سے نکالنا ہے وہ سچ ہوتی ہے انہوں کو کچھ لوگ سعادتِ خلافت کرتے ہیں اور جھوٹ بولن معمولی بات سمجھتے ہیں اور ان سے نہانت کہتے ہیں (۶) وکلمہ اللعین جو کہ نصیحتیں اور سچائیاں مسدود ہوں ان کو قواضی و رواج دینا جو مومن کو چاہیے کہ ایسی سمجھتوں کو حاصل کرے جس سے بیہوشی اس کی اصلاح ہو۔ تم بھی۔ یہ نیکیاں حاصل کرو۔ دیکھو کہ ہر ایک نیکی و بدی ہزار بار سے اس کے لئے اور اندامین نیک یا بد کا بہت غصہ ہوتا ہے مگر کہتے ہیں بڑے بڑا عظیم الشان ہو جانا۔ بد نظریہ کی غصہ است معلوم ہوتی ہے مگر یہ بڑے بڑے ذائقہ پر پوچھیں تو اس اپنے اعمال کا عیاں کرو کہ بدی کو ابتدا میں نہ کرو اور چھوٹی سی جھوٹی بات کے حاصل کرنے میں دیر نہ لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دینے کا یمن۔

نگاہ سے گزرتا ہے جس میں ہمیں شراب کے فتنے وغیرہ سے بچنے میں لکھنا ہے کہ بارہ بولین دس روپیہ میں ملتی ہیں۔ ہمیں شراب مراد وہ شراب ہے جو ہری صوابیہ میں عبادت گاہ المعروف گرا کے اندر ہر پرچہ کے نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں اور اس کے بغیر عبادت کا ایک خاص رنگ نہیں ہوتا۔ یہ شراب نہیں ہر گناہی اسی اشتہار میں یہ باہری صاحب کی تصدیق بھی ہے۔ یہ شراب نہیں ہے اور عبادت گاہ میں استعمال کے لائق ہے۔ کیا یہ قوم بھی دوسری کہتی ہے کہ وہ دنیا کے اخلاق کو سزا دینے کے واسطے باہر لکھی ہے جس میں ام المومنین کا استعمال مذہبی رسوم میں ضروری ہے حقیقی مصلح ہونے کا دعوے کسی کو چاہئے جس نے شرک کے حامی ہونے کا حکم سنا کر چند خٹوں میں سے شراب چھڑا دی۔

اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

امیر المومنین حضرت عرفان قادری صاحب نے فرمایا کہ دقت لوگوں کے حالات سمجھنا کہتے پھر سے بتواتر میں ایک نکتہ سمجھنا ہے کہ کسی عورت کی آواز سنائی دی جس کے چہرہ پر عین اللہ تعالیٰ کا عیاں تھا۔ وہ غیب شہر حضرت کے ساتھ کہ رہا تھا۔ اسے کیا کیا سناج تو گھر میں کھلے کہ ایک نغمہ بھی نہیں۔ حضرت فاروقؓ نے پچھنے پاؤں گھر سے باہر نکلے۔ وہ دیکھ کر اسے اس سے دقت میں ان کے دہشت کی طرف دیکھی۔ یہی وہ بڑی غرضی سے اس نے فرمایا کہ تم لوگ کیا۔ اہل اس جو پڑنے کی طرف دوا دیکھتے ہیں اسے جو چاہئے تھیں اور پچھنے خود خود بازو اسے خوب اچھونے کو کہتے تھے اس نے اور اس کے ایک بدی چھپ رہا تھا جاسے تھو۔ پھر ان لوگوں کا گھر میں پہنچ کر آپ نے اٹھ کر وہ لوگ مکان کے پاس کہا اور خود چلے کی طرف ہو کر پہنچا دی۔ اور لوگوں کو لگا لگا جٹائی شروع کی۔ آہ کیا اچھا کبھی خدا ترسی اور کسی طبیعت ان لوگوں میں تھی کہ اس تنگ دند اور چٹان دار چہرے میں جو ملے کے آگے بیٹھے۔ یہ آپ جو تین مارتے تھے تو آپ کی دائرہ میں زمین سے چھو جاتی تھی۔ اسے میں اس عورت کے دلا کا پیدا ہوا تو حضرت عزا کی بوی سے پکارا۔ اسے امیر المومنین اپنے درست کو بشارت دو کہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ تاکہ ناز ستھی ہٹا کر بارہ گیا اور کہنے لگا۔ آپ امیر المومنین ہیں؟ نعمان سے پیسے بن گئے آپ کو ہمیشہ نصحت اور عادل پایا۔ مگر آج آپ آپ کو درد رہا۔ رحمد اور مشن دیکھا۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ کلکم راجع وکلکم مسئول دھبیہ۔ میں تم سے ہے ہر ایک کے مال و دار اس کی رعیت کی بابت پوچھا جاوے گا (ص۔ پ)

تو اس میں غصہ کیا گیا کیونکہ یہاں اہل حدیث سے پرہیزی۔ قرآن کا ایک حد تک استیصال کیا ہے وہ ان میں سے ایک قسم اور اس کے پڑا اور ایک شرک عظیم سے معرفت خود کو برائی بلکہ ایک ہائی آگرا دی وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں (۱) ان کا قتل و قتل ہونا (۲) عالم الغیب دسی مردوں کو زندہ کرنا والا (۳) یہاں عین اللہ تعالیٰ کا لفظ مستحق کے خلاف نہیں۔ پروردگار میں سے جاگتے ہوتا (۴) خاتم النبیین سید المرسلین صلی علیہ وسلم کو قتل کرنا کہ ان کو تمام جہان کو مسلمان بنادے گا (۵) بعض باتوں کا ناسخ کرنا مثلاً اگر وہی ان میں دینی یطواری الجریہ۔ وہ غیر ذلک کے کچھ کچھ احوال کے متعلق کہ وہ ہنر پر اسے فرمے کہ زندہ کرے پھر تار پر جاوے اور اسے اس کے تابع ہو جائیں گے۔ غرض ایسی باتوں کو جو صریح آیات قرآن و احادیث میں لاش و اکبان کے خلاف ہیں۔ ایک بھوت کا لالہ میں سونے کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھنا ہے جس پر جو میں برامت جان تک۔ سوہنہ کہ وہ اپنے علیہ السلام ایک خدا کے بنے کے متعلق میں کوئی شرک انگیز بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھنا کہ کتنی حد میں صحت کا ایمان۔

بعد ازہم ہشت عشر محرم۔ اگر کوئی ایسا نیکو بندہ صحت کا موم ہو جائے جو حاتم بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹھک میں کاجو قرب نعمت کے متعلق تھیں پھر ہر تاجرو ایمان دار و عجز اگر اس سے کامیاب و ہندی کا تسلط جاری نہ ہو۔ تو ہر کس سے جو میرے غیب میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کے شہم کہتے ہیں ان کے پیچھے فرسے اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مذہب میں سے سلام بھی جائز نہیں۔ جو جانیگہ ان کی محنت مسند کی جادو سے اور بڑی عت و احترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیونکہ انسان آخر انسان ہے۔ لیکن ہے وہ اپنے کوئی راستے غلطی سے دے۔ اور بعد ازاں اس سے جو جاکرے۔ حافظ صاحب کرم کو بھی اس پر غصہ ملے یا گھر کی ضرورت تھیں۔ تحقیق کی خالق کے ملنے کی حقیقت ہے کہ حافظ تمام حیل صاحب احمی آپ کے پڑنے رفیق و دست اب بھی اسی مذہب میں موجود ہیں۔ وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور خدا کا نوازہ اس بات کی کافی ضمانت ہے۔ کہ حلالہ العتقہ و لہ سولہ و لہو شہین و لکن المانفین لا یصلون ذریعہ باری جماعت کو چاہیے کہ وہ بھی حافظ علیہ السلام کو اپنی دعوتوں میں مدد کیا کریں۔

میری شراب

بھئی کے بنار اور بھئی کے بنار

مکرم و مفہم جناب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فضل

اور ہمارے اسلام کے اصولوں کو بہت ہی مدلل سنگ بنیان کرین اور جو عجیب اور غلیظانہ ان بنی نہاد کے اثر سے چھٹی نہاد بنانے کو دور کر کے اور صاف کیجی کرین۔ تاکہ دنیا اصل اسلام کو دیکھ سکے۔ اگر یہ کام ہمارے اخبار کر لین تو سب روپیہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اخبار دن میں بھی بفضل خداوند بن ترقی ہوگی ورنہ پھر اور اخبار دن میں اور ان میں کیا فوق رہے۔ اخبار بدینہ قرآن کریم کے فوٹ جو حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی پاک زبان سے نکلے ہیں۔ قرآن کریم کی محبت نہ کھینے والوں کے لئے بے بدل ہوسکتے ہیں۔ پھر ہمارے ایسے ہیں جو بھگانا چاہتے اور رضائیں انھیں اصولوں پر جن پر کریمؐ نے عرض کیا ہے کہ ہمارے اخبار چھپائیں جو موجود ہوں۔ ہم نے ہر مشنر شائع کیے ہیں اور ان کے لئے پیرچہ کے لئے اعتراضات دوبارہ کثرت از دراج اور سودر سود کا جواب دینے کی کوشش کو چاہی ہے۔ جو کہ ایک نیک کوشش ہے۔ اس میں مختلف طریقہ بہت کوشش کا خدا اور وقت کو اچھا مودت میں استعمال کر لینے کے لئے کی جاتی ہے۔

مین یہ نہیں کہتا کہ باقی چاند سے اخبار بالکل ردی میں
نہیں بلکہ وہ بھی بہت کام کر رہے ہیں۔ اور سلسلہ کا فرض ہے
ان سب کی مدد کرین۔ لیکن اخبار نویں جون سے میری یہ عرض
تھی کہ اگر وہ زیادہ اس اصول کو جو میں نے عرض کیا ہے غلط
تعمیر سے خیالی میں شامل زیادہ موجود صورت میں مفید ہو
ہیں۔ صرف اصلاح کی نیت سے عرض کر گیا۔ والسلام
نیکارہ سید محمد حسین اسٹیلٹ سرچین
پیرور۔ ڈاکٹر صاحب کے مضمون سلفہ بالا سے غلط
تعمیر کیا کہ وہ مین بالخصوص ایسے مضامین کس قدر پسند ہیں۔ جو سلسلہ
کی خدمت کے واسطے خاص ہوں اور یہ ان کے صدق
میں کی نشانی ہے۔ پر مین ان کی خدمت میں یہ بھی عرض
چاہتا ہوں کہ قوم کو حرکت دینے ہی مضامین کی ضرورت نہیں
ان مضامین کی بھی ضرورت ہے جو اس زمانہ بلکہ ان وقتوں
بعد پر طرز مخالفت اسلام و ملیں کا پورے زور کے ساتھ
کرین اور معزز نکل ہر عصر اخبارات اس ضرورت کو بہت کچھ
رہسہ ہیں اور اس معاملہ میں ان کی کوششیں قابل تشکر گذری
ہیں۔ جو جماعت اعدا قائل کے فضل سے چار لاکھ تک پہنچ
ہو۔ وہ سب کی سب ایک مذاق کی نہیں ہو سکتی۔ جہاں سہا
دوست ڈاکٹر صاحب ہرگز کو اس واسطے زیادہ پسند فرماتے
اس میں زیادہ تر سلسلہ کے واسطے نا پیدی مضامین ہوتے
ہر دوس قرآن شریف کے ٹوٹ ہیں۔ وہاں مجھے پچھلے سال
ایسا واقعہ بھی یاد ہے کہ ایک معزز دوست ہزار اور اٹھ سو

صرف اس واسطے بند کر آیا تھا کہ بعد میں پرنسپل مضامین بائبل
نہیں ہوتے اور الحکم میں ہوتے ہیں تو گھمبے گھمبے یہ شخص
اختیار کے ڈیڑھ کلو پوزیشن اس معاملہ میں بہت ناؤک پر کر رہے ہیں
ہزاروں آدمیوں کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ جن کے ذہن
صرف مختلف بلکہ بعض دفعہ متضاد ہوتے ہیں۔

حیرت ہے آسمان کے حضرت مسیح ۳؎ واں کو نہ ساقام ہے بول و دراز کا
 وہاں من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل
 یہود کے خیال | مومنہ۔ جو لوگ حضرت مسیح کو زندہ و معجز کلمہ لاری
 آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں وہ اس آیت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ
 جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے تو تمام جہان کے یہود
 و نصاریٰ ان پر ایمان لے آئیں گے اور کوئی کافر نہ رہے گا۔
 حالانکہ یہ مطلب یاقی و ساقی کے بالکل خلاف ہے اور نیز دیگر
 آیات قرآنیہ سے متنافی و لازم آتا ہے۔ کہ چونکہ قرآن شریف بے لغت
 بیان فرماتا ہے کہ یہود وغیرہ قیامت تک ہیں گے۔ اس موقع پر
 اس مطلب کی قطع کی متعلق جم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے۔ بلکہ
 یہاں پر ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آیات مذکورہ عز و جل کی ہر ایک
 تفسیر صحیح و قویہ کیا ہے۔ جب ہم اس آیت کے قابل کی تفسیر پر
 غور سے نظر کرتے ہیں۔ تو نہایت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔
 کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ تمام یہود حضرت مسیح کی موت
 کے پہلے سے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح مقتول و
 مصلوب نہیں ہوئے اور صلیبی سے محفوظ رہے اور یہودی حضرت
 مسیح کو مقتول و مصلوب کہتے ہیں وہ دل یقین سے نہیں کہتے
 تو کیا یہود کی مثالیں یہودی ہیں۔ سب سے اول تو ان کا دل ہی گواہی
 دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے پھر دل کو شفی میٹے
 میں کہ مر ہی گئے ہوں گے۔ مرنے کے خیال سے قبل نہ سنے گا
 خیال آتا ہے۔ خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انچارج
 (لکھنؤ)

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

ان پر بیخ گئے ہیں۔ ہر ملک سے ان کے وعظوں کی کامیابی
 جبرین آ رہی ہیں۔ ملتان میں باوجود بعض نادان مخالفین کی بے کلامی
 کے ہم کے بڑے شان کے ساتھ جلسہ وعظ منعقد ہوا۔ امداد عالی
 کی تفسیر صاحب موصوف کی زبان میں ایک برکت رکھی ہے کہ ان
 کے تقریر پر مجراثر ہوتا ہے کہ ان کے دو جہ اخلاص کے ساتھ اس کام میں
 ہفت ہیں اور دہل کے ساتھ حق کی اشاعت کے کام میں مل
 امداد عالی انہیں جو اسے غیر ہے۔ آمین تم آمین

وَدَّوْنِ مَنِّ مَا

چند روز ہوئے ایک آدمی نے مجھ سے سوال کیا کہ اگر عرض
گدا ایک عورت حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں لڑکی ہے تو کیا
وفا کرنے سے خدا اسے لڑکا بنا سکتا ہے۔ میں نے فرمایا کہ اس نے
غیب اسلام کے مسئلہ دعا پر اعتراض کیا ہے۔ مگر میں نے حقائق
تشریحی جواب جو سچے معلوم تھے یہ دیا کہ خدا کے لئے لڑکی کا لڑکا بنانا
محمل نہیں ہو سکتا اور اس کی سب سے حد قدرت کے آگے یہ کوئی بڑی بات
نہیں مگر کہہ سکتے اور کہنے میں بڑا فرق ہے کہ وہ بہت کچھ کہتا ہے
بلکہ ہر بات جو اس کی صفتِ خدائی کے خلاف نہ ہو وہ کر سکتا ہے
مگر بعض باتیں ایسی ہیں جن کی نسبت اس نے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ
میں ان کے خلاف نہیں کر دے گا جس پر کہ وہ صادق الوعد ہے
(وَمَنْ اٰصْلَاقٌ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا) اس نے ان باتوں کے
خلاف کسی کی دعا قبول نہیں شلا گئی وفا کرتا رہے کہ مجھے مہرت
داد نہ ہو اور میں ہمیشہ زندہ رہوں۔ تو یہ دعا اس کی اپنی خواہش کو
مطابق پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ دعا اس کی کل نفسِ فاعلہ اللہ
کے وعدہ کے خلاف ہے اسی طرح اس نے قسم کا وعین بھی
قبول دین ہو سکتا کہ میں بغیر کھانے پینے کے زندہ رہوں
یا اگر آسمان پر جلا جوں یا میرا فلان بزرگ میں کو مرے تھے
سو۔ ال کا وعدہ گناہ سے زندہ ہو جاوے۔ یہ سب خیال ہیں
لڑکی کا لڑکا نہیں بن سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدہ
لا تبدل خلق اللہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کے بعد میں
نے اسے بتایا کہ کس قسم کی دعا کے قائل ہیں۔
اول بعض دل سے خواہش کرنا یا ہنر سے مانگنا قدرت
دعا سے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ ہر آدمی میں ایک خاص نتیجہ پیدا
کر کے ہے چند شرائط ہوتی ہیں۔ جب تک ان شرائط کو لحاظ
نہ کیا جاوے نتیجہ خاطر خواہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ایمان
اور عمل۔ خلوص نیت۔ جناب الہی سے سچا متعلق وغیرہ قدرت
وفا کے لئے شرط ہیں جس قدر ایک انسان میں یہ باتیں پائی جائیگی
اور تمنا اس کی دعا میں قبولیت کا رنگ ہو گا۔ سو نہر سے
دعا مانگنا اور لوازمات کو پورا کر کے لڑکی کو شش نہ کرنا بے سود
دوم۔ ہر انسان ایک قدر میں محصور ہے بعض باتیں
ایسی ہیں جو اس کی قدرت سے باہر ہیں اور ان پر اس کا کچھ اختیار
نہیں اور بعض ایسی ہیں کہ اس کی قدرت خدا داد کے ماتحت
ہیں پس دعا تقدیر سے بیرونی اشیاء پر مداخلت نہیں کر سکتی

بلکہ صرف ان امور میں قبول ہو سکتی ہے جو اس کی تقدیر کے اندر ہیں
غرض اس آدمی کو جان تک مجھ سے ہو سکا میں نے سمجھا یا تھا
وہ خاموش ہو گیا اس کے بعد مجھے اتفاق سے پتہ چلا کہ آؤ دوڑ جیل
گیا جسکو میں نے بڑے شوق سے پڑھنا شروع کیا کہ دیکھیں اس
میں کیا بھلا ہوتا ہے جو آدمی لوگ اس کی اس قدر تعریف کرتے ہیں۔
گدین۔ نے پہلا ہی منتر پڑھا تو پہلے آدمی مذکور کا دعا کے متعلق وہ
سوال کیا گیا وہ منتر ہے۔

اسے منتر ہے جو سب جگت کا پیداکر دے والا۔ ہون سامر تھ والا
سب سکھوں کا دانا اور سب دیوانوں کا پرکٹ کرنے والا یہ مانا ہے
وہ سب کے پران اٹھ کر اور ان دیوانوں کو آدمی کر مون۔ کے لئے منتر
کرتا ہے ہر جگت اس اور دیوان کی اچھا اور پر آدمی کر مون کی پراپتی کے
لئے ہر جگت کے لائق ہیں اور دیوان۔ کے پرخ اس پر مشرک سب
طرح سے اسرار رکھتے ہیں۔ سو تو بھی اس کا اسرار کے راتی کو پراپتی
ہو اور پراپتی کر دے کہ اسے ہنگام۔ کشتی۔ دیوان۔ سرگ کے
لئے گواہی دے پڑھو یہ وغیرہ جو منتر سکھ ایک رکھتے اور کچھ
کوس نے کوئی پانی یا چور ڈالو کہ میں پیدائ ہو اور دیوان کے پشون
کی رکشا کیجئے۔ اور دعا کرک پڑھو یہ آدمی کے رکشا کرک اور بھی خواہ
کو سب چیزیں سکھ ایک ہوں۔

اس منتر سے مفصل ذیل امور حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) یہ منتر پڑھو کہ کلام نہیں اگر پر مشورہ کلام ہوتا تو ہم کو مخاطب
کر کے کہا جاتا کہ میں جگت کا پیداکر دے والا ہوں وغیرہ۔ اور توان
لوگوں کو کہہ دے کہ ایسا ایسا کریں اور مجھ سے اس طرح پراپتی کریں
مگر جان کہا گیا ہے۔ اسے منتر ہے! ہم ایسا ایسا کرتے ہیں تم بھی
ایسا ہی کرو اور پر مشورہ سے فلان اور کے لئے دعا مانگو اس
طرح ہے کہ ایک یا زیادہ شخص دوسرے لوگوں کو کہتا ہے کہ میں
اور یہ ان کا اپنا فیاس ہے۔

(۲) روح اور مادہ خدا کی طرح ازل میں اگر ازل میں ہوں تو خدا کا
پیدا کنندہ نہیں کہلا سکتا مگر یہاں کہا گیا ہے کہ وہ سب جگت کا
پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) آریون کا یہ عقیدہ کہ پر مشورہ کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر سکتا۔
فلفہ ہے کیونکہ اول تو اس کو سب جگت کا پیداکر دے والا۔ سب
سکھوں کا دانا اور سب دیوانوں کا پرکٹ کرنے والا بتلایا گیا ہے
اور دوم اس سے دعا مانگی گئی ہے کہ کوئی پانی یا چور ڈالو کہ میں
پیدائ ہو۔ اگر وہ نیت سے بہت نہیں کر سکتا اور مجبور ہے
کہ انسان کو اس کے کر مون کے مطابق پیدائش دے تو وہ جگت
کا پیداکر دے والا سکھوں کا دانا اور دیوانوں کا پرکٹ کرنے والا
نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے پراپتی کرنا ضرورت ہو۔

(۴) آریون کا عقیدہ تنازع باطل ہے تنازع کے دوسرے انسان کو
کر مون کے مطابق خاقت بنا ہے اور پر مشورہ کسی کے مطابق اسے
دکھ اور کچھ دینے پر مجبور ہے پس تنازع کا فائل اس سے پراپتی
نہیں کر سکتا اگر کرے تو بہر وقت دیوان کہلائے گا کیونکہ جب وہ
مانا ہے کہ وہ انعام کے طور پر کچھ عطا نہیں کر سکتا تو اسے مانگنا
بے سود ہے۔ اس منتر میں پراپتی کی گئی ہے کہ ہم میں پانی یا چور
ڈالو پیدائ ہو۔ مگر اگر کسی شخص کے اعمال ایسے ہیں کہ اس کے کر مون
پانی یا چور ڈالو پیدائ ہو اور ایک دوسرے کے کرم ایسے ہیں کہ وہ
چور یا ڈالو یا پانی پیدائ ہو۔ تو پر مشورہ مجبور ہے کہ اس کو دوسرے کے
گھر میں چور ڈالو یا پانی پراپتی کر دے کیونکہ تنازع کی رو سے اس کا ہم
گھر کی طرح محض جھٹلے جاتے ہیں کہ ہے اور اس سے زیادہ کچھ
نہیں اس سے عادت ظاہر ہے کہ اس منتر کا کہنے والا یا تو مسکنا تنازع
کا فائل نہیں۔ اور اگر سب تو یہ کوئی پاگل والا ہے۔

(۵) اس منتر کا کہنے والا کوئی زمین۔ غلام یا نوکر ہے جو اپنے
آقا یا بھائی کے لئے بھی دعا کرتا ہے کہ اس کے پیشو یعنی معتمد
صحیح سلامت رہیں۔ یا بہرمنوں۔ غلاموں یا نوکرین کو سکھانا ہے
کہ تم پر دعا کیا کرو۔

(۶) اس منتر میں سکھا یا گیا ہے کہ خدا کسی چیز کو پیداکر دے اور خاص
شکل میں پیداکر دے کے لئے مجبور نہیں وہ جو چاہتا ہے کرنا ہے
اور محض اپنے فضل سے۔ یہ کسی کے پرائے کر مون کے باعث طرح
طرح کے انعام و اکرام کرتا ہے انسان اپنے اختیار خدا داد سے اپنی
بزرگوار ہونے کے سبب عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے ورنہ اس نے
سب کو معصومیت اور اسلام کی پیدائش ہی ہے اگر یہ باتیں صحیح نہیں
تو اس کو جگت کا پیداکر دے والا اور سکھوں کا دانا اور دیوانوں کا
پرکٹ کرنے والا کہنا کہ وہ آدمی کر مون کے لئے متوجہ کرتا ہے
اور اس سے پراپتی کرنا کہ اسے ہنگام کرک کہنے کو جس سے کوئی
چور ڈالو یا پانی ہم میں پیدائ ہو اور دیوان کے پشون کی رکشا کیجئے
وغیرہ۔ یہ سب امور باطل اور فضول ہیں۔

چونکہ سنیار تھ پر کاش کا صفت اور اس کے ماننے والے اس بات سے
قائل ہیں کہ پر مشورہ کوئی نئی شے پیدا نہیں کر سکتا اور روح اور مادہ
اس کی مانند ازل ابی ہیں اور وہ روح اور مادہ کو ان کے کر مون
کے مطابق ترکیب دینے پر مجبور ہے۔ حالانکہ اول تو کسی چیز میں
جلی طور پر طاقات فصل اور وصل کا جو انکی فلسفہ کے رو سے صحیح نہیں
اور اگر صحیح مان بھی لیا جاوے تو پڑھنے کی ضرورت ثابت نہیں ہوتی
اور اس سے دعا مانگنا یا پراپتی کرنا بے سود ہے اس لئے اس
منتر سے دوام نتیجہ جو آدمی تو ہے میں یہ ہیں۔
اول ممکن ہے کہ سنیار تھ پر کاش کے اکثر معانین وہ جس کے لئے

تر خدا خواستہ یہ مطلب نہیں کہ عورتیں بے پردہ نہ سحر نہ (ادھر)

ہر قرن میں اس کی شگفت و غفلت اور ٹھہرت کو ترقی ہوئی اور ہوتی رہے
مگر ہم تو یہ کہیں گے کہ قرآنی فصاحت سے الٹا کرنے والا مرنے والی
حد میں غرور ہے ہٹا، دہریہ و تعصب میں چکا ہے۔ سب سے اس نے
وہ درود شریف میں سجاد و سفید کی تائید سے معاذ ہے۔ خصوصاً
وہ اندی ذوق فوس بات پر مجبور ہے اس نے ہم کو کھینچ کر لایا۔
سازدین، ہزار ہا سالہ جو جہاں میں دگر ہیں، قرآن اپنی منزلت پر قائم
ہے۔ حق حق ہے، اور وہاں اچل ہے۔

(حاکم محمد رحیم خان لکھنوی اور مرزا کاظم)

قائیں جانتی سیح سے ایک ال

دعا: اللهم اغفر لي ما دعتني
إليه وما دعاني دار الدنيا (اجعلني دار الدنيا دار دنيا)

مذہب بالا دعا عارفین درمیان دو جہوں
کے جملہ ائمہ میں پڑھنا مسنون ہے۔ دعا کے مذکورہ بالا میں درج
کئے گئے اند کا کیا گیا ہے اب سوال ہے کہ جب یہ آیت کا لفظ
حضرت مسیح کے ساتھ آئے تو قائلین حیات حضرت مسیح اسی
رنج جسمانی مراد لیتے ہیں تو وہی وہی اور اس دعا میں بھی رنج کے معنی
جسمانی کہتے ہیں۔ کیا ہمارے مخاطب ثابت کر سکتے ہیں کہ اس
دعا کے سکھانے اور برسوں پہلے سے اس دعا میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
(غداہی و امی) اور آپ کے صاحبزادے علی (علیہ السلام) اور دیگر تابعین و تابعات
و دیگر کثیر جماعت دیگر مومنین جو اس دعا کو ہر روز نماز میں پڑھتے ہیں
ان کے جسم بھی آسمان پر اٹھائے گئے ہوں گے۔ کیسے افسوس کی بات
کہ رنج کا لفظ جب حضرت مسیح کے ساتھ آئے تو اس کے معنی جسمانی
رنج کے لئے جاسے میں اور وہی لفظ جب افضل الامیاء صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ آئے تو اس کے معنی اور کئے جاسے ہیں۔

سیح نامی را تا قیامت زندہ رہے نہند
مگر مدون غریب را نہ داوداں بفضیلت را
ہمدیسا بان را از مقابل خود مدد داود
دلیری! پدید آمد پرستاران بیت را

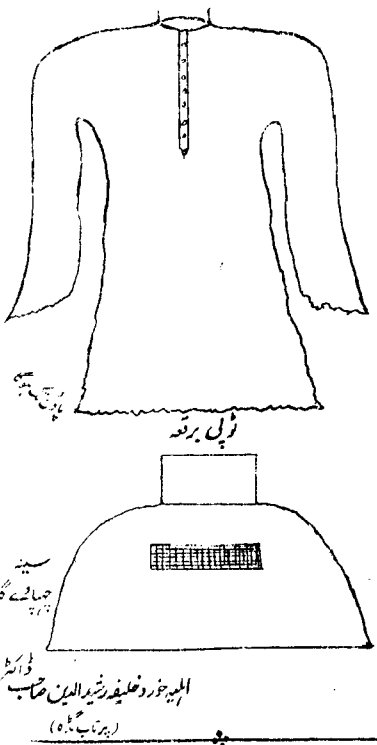
میں مسلمان خدا کے لئے خور کر اگر رنج کے معنی جسمانی ہوں تو
ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر کشتی ہوئی ہے
کہ باوجود ایک و مرگ رنج کی خواہش کی۔ مگر (معاذ اللہ) قبول نہ ہوئی
اور بالآخر زمین ہی میں دفن ہوئے۔ ہرین فعلن دانش بیاں گریست۔
حاکم غلام نبی احمدی ساکن پکوال علاوہ میوہ پور بنگال

مستعمل گٹ

ہمارے پاس امریکہ، یورپ، آسٹریلیا وغیرہ ملک
کے بکریستل گٹ ہیں۔ اگر کسی دوست کو مرث
ہو۔ تو ہم سے منگاوا سکتے ہیں۔

تجربہ سے کہتی ہیں کہ فی الحال اس سے بہتر برقعہ نہیں ہو سکتا
اس برقعہ کے دو حصہ ہیں ایک سینے کے لئے اور دوسری ٹوپی۔ کہتا ہے
کہ پادشہ ایک چرخ جاوے اور خوب گھیرے وار کر ختم ہو جائے
اس میں مسلم نہ ہو سکے ایسے ہی آئین گھیرے وار اور اس کی
بھلائی ہوئی کہ آٹھ پادشہ بھی ڈکھ جائیں اس میں نہیں کی طرح
گاہ میں ٹپ ہوں گے۔ ٹوپی جبری وار ہے اور جبری یعنی بری کہ
سینہ پر ایسی طرح ڈکھ جاوے کہ آنکھوں کی تباہی کے اور پادشہ
کے بڑا کر ڈکھ لے تاکہ لگا دیا جائے کہ چٹیل کے وقت صحت
سینے راست یا اور اشخاص کے صحت پادشہ لکھو کوین اور کچھ نہ
دکھائی دے۔

نقدشہ برقعہ گاہو میں ٹپ دنال



فصاحت قرآنی

جیسے فصیح و بلیغ شاعر عبد العزیز بن عباس
سخن شناس اور نکتہ نگار کہیں مالک جیسے قادر الکلام۔ حسان
بن ثابت جیسے طوطی عوب۔ عباس بن مرداس جیسے گرامی فنکار
شاعر ولید بن مغیرہ جیسے محقق اور بے نظیر سخن دراور و دیگر
جلیل القلم تعلیم یافتہ اور شیوخ قبائل عرب اس کی فصاحت
پر ایمان لا کر اس کے دلیکی ندائی بن گئے تو انہی حالت میں وہ
لوگ جو آزد و فارسی بھی اچھی طرح سے نہیں جانتے وہ کس طرح
قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت پر مہ آئے ہیں وہ قرآن مجید کی
حکومت دنیا میں آج تیرہ سو سال سے قائم ہے اور ہر صدی تک

اور وہ اپنی جیسی سہل و سادہ کان دالی عورتوں کو نظر حشرات و کھیتی
ہے اور اس کو چھپتی تک نہیں۔ چنانچہ دو گلی بیٹوں کی ایک کھانہ
مشہور ہے کہ ان میں سے ایک امیر گھرا لے میں باہی گئی اور ایک
غریب کے ان۔ ایک موقع پر یہ امیر ہیں کے ان کچھ تقریب
شادی کی ہوئی تو غریب ہیں بھی بلا دے پر اس کے ان پر پڑی
وہ ان دیکھی کہ سنے کہ امیروں کی بہت قدر ہوئی۔ ہے اور انکھ
مہمان فوری انہیں کہ ہوئی ہے اور غریبوں کو کوئی پوچھنا تک
نہیں چاہتا اس کو کبھی کسی نے نہ پوچھا اور امیر ہیں نے بھی
کچھ نہیں دیکھا۔ آخر یہ غریب بھیاری سخت مایوس ہو کر اپنے گھر
دائیں آئی۔ اس غریب ہیں نے مگر انی شرافت کی کامیر
ہیں سے کوئی گلہ یا ناراضی کا اظہار اس وقت کچھ نہ کیا جب
دوسرے موقع پر امیر ہیں نے بلایا تو اس غریب ہیں نے بہت سا
زور مالک کر پینا اور امیر کے دن بہت شان سے آئی۔ اب کی
وضع اس کی بہت سی خاطر قرائع ہوئی اور امیر ہیں نے اپنے عزیز
مہمانوں سے یہ کہہ کر ملاقات کر لی کہ یہی بھیاری پیاری ہیں
صاحب ہیں۔ چنانچہ سب نے اکرام کیا اور اپنے ساتھ ٹھہرا یا جب
دستر خوان بچھا اور کہا یا چائیا تو سب خوش فرم گئے۔ مگر
یہ غریب ہیں بھائے کہا ہے کہ ایک ایک دفعہ ہر کہانے سے
اٹھائیں اور اپنے مختلف زیورات پر لگائے گئے سب مہمان
ہنسنے لگے کہ عورت پاگل ہو گئی ہے کہ زیور ہوں ہر کہانہ لگا ہوں
ہے۔ جب امیر ہیں کی نگاہ پڑی تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا کر
رہی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے اب کی دفعہ بعض ان زیورات
کی بدولت یہ عورت آئی ہے۔ اور یہ کہانا نصیب ہوا۔ اس واسطے
میں انہی کو کھانا ہی ہوں۔ درہم میں ایک دفعہ پہلے بھی تو اس
گھر میں آئی تھی اور بہت سبے نعمت ہوئی تھی۔ یہ سن کر امیر
ہیں بہت شرمندہ ہوئی اور معافی مانگی۔

موجودہ مروجہ برقعہ کے نقائص

مروجہ برقعہ ہمارے لئے ٹھیک پردہ نہیں ہے خصوصاً
جس حالت میں ہیں بچہ گو زمین اٹھا کر چل پڑتا ہے اس وقت
نیچے اور سامنے سے برقعہ ہٹ جاتا ہے اور اس کے سبب
اور چہرے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

پھر مروجہ برقعہ میں بھیاری نقص یہ ہے کہ جب ہم راستہ
چلتے ہیں تو ہم سب ماحول میں کو دیکھ سکتی ہیں۔ اگرچہ اوکوئی
ہمیں دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن پردہ تو دوطرف ہونا چاہیے ان
نقائص کے دور کرنے کے لئے میں نے ابھل خود ایک برقعہ
تجویز کیا ہے۔ مہمان اور دیگر کے استعمال بھی کرتی ہوں۔ اور میں

(مورخہ ۶ - فروری ۱۹۱۰ء غزادع اول)

www.aail.org

بڑے عظیم الشان مقابلہ کا بد انجام طیفس کے زمانے میں ایسا خطرناک تھا کہ تمہاری عقلیں خاک میں ملا دی گئیں۔ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ خدا کا فی قصہ ہم عبرت کا دلالتیاب ماکان حدیثاً یغفری۔

ایک مسلمان کی چہ بھر زمین جالے تو اس کے لئے کیا مضطر یہ ہوئے کہ چہ بھر باو کرو کہ مسلمانوں کا کتنا ملک تھا مگر وہ غلبوں کی وجہ سے وہ باران پر بھی ایسا ہی وقت آیا۔ فرماتا ہے کہ انسان وہی کو جس پر پکارا ہے۔ یعنی اپنی بد عملی کی وجہ سے گویا اپنے او کو گھماتا ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اپنے یا اپنے اتر بار کے حق میں بد دعا کرنا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں امین اپنی اولاد کو گھامیان بد دعا کے رنگ میں دینی مرقی ہیں۔

وَجِئْنَا الدِّلِيلَ وَالْخَارَ - عرب غم اور دکھوں کو رات سے تیر کر کے سچا بناتے کہ وہ دکھ درد کی رات دور بھی کر دیتا ہے۔ جلد بازی سے کلہاڑی سے بدو غامین غمیں ہلک لیجی جائیں۔

طَلُوْا فِي عُنُقِهِ - جیسے جیسے اعمال کرتا ہے کچھ نثار اسی عمل کرنے والے کے گھے میں بندھے ہیں۔ اِنْعَامُ اَعْمَالِكُمْ اَحْصٰی عَلَیْكُمْ۔

وما کنا معدن میں جسے نفع دسولا۔ سند احمد میں کچھ ایسی حدیثیں ہیں جن سے عوام واقف ہیں۔ فرمایا جو لوگ پہلے ہیں یا جنہوں نے انبیاء و رسل کا زمانہ نہیں پایا یا وہ پہلے تھے یا بہت بڑے تھے۔ یہ جناب الہی میں اپنے اپنے عذر پیش کریں گے کہ میں کچھ بزدلی تھی۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ رسول بھیج دے گا۔ بغیر رسول کے عذاب نہیں دیا جاتا۔ ابن جریر میں بھی ایسی حدیثیں ہیں۔

فَنَسَقُوا فِیْهَا - وہ جن کو حکم دیا جاتا ہے۔ ہمارے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں فحی علیہا القول۔ بیان کرتے کرتے وہ حالت پر پور جاتی ہے۔ جہر فوجم لگتا۔ وکفی بربک۔ خود کو آپ کو کٹانے دیتا ہوں۔ کئی بربک سے کہتے ہیں کئی برب ہیں۔ پس کئی برب کہیں ہوا۔ یہ جب کیوں بڑی۔ بخوں نے کھا ہے۔ کہ جب مرچ یا ذم کو کوئی مقام ہوتا ہے تو پھر ایک جلد کے دو جھوٹے بنا لیتے ہیں۔ اکتاف بربک۔ تو کفایت کر اپنے رب سے۔ کئی بربک۔ قام باخیل مرچ کے مقام میں بولیں گے۔

عَظُوْداً - منوع۔ روکی گئی۔ کلا جھیل۔ آخرت کے درجات اور فضیلتیں موقوف ہیں اس پر کہ تو خدا کے ساتھ شریک نہ لائے۔

مورخہ ۸ - فروری ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

وقضی ربک۔ اس کے معنی ہیں کہ حکم شرعی کیا ہے تیرے رب نے۔

الاعتقاد والا اللہ۔ یہی ایک مسئلہ ہے جس کے لئے انبیاء و انبیاء نے آئے۔

میں جب اذان سنتا ہوں تو مجھے یقین پڑتا ہے کہ اسلام کی یہی جامع تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ جس چیز کا رواج پڑ جاتا ہے اس کی قدر بہت کم رہ جاتی ہے۔ اسی طرح

لا الہ الا اللہ اور کلمہ شہادت۔ ان کے معانی پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے مگر مسلمان بہت کم توجہ رکھتے ہیں۔ صوفیا و کرام نے اس کلمہ پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم اقصیٰ میں بہت کوشش کی ہے۔ اس پر کئی مین بھی لکھی ہیں۔

دینا اللہ دین احساناً۔ مان باپ ایک تربیت کے مشق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کی جائے تو نیچے ان کے یہ وہود و ہود کہیں۔

میں نے چودہ بچوں کا بلا واسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی دوا سے تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف دیتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکر دیتے ہیں ان کے حق میں دیکھو۔ میں اپنے والدین کے لئے دعا کرتے سے کبھی نہیں تھا کہ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑا ہو گا۔ جس میں ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک ہے۔ مان باپ کو راحت پہنچتی ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں بشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

خَلَّوْا لِقَوْلِهَا اَحِبَّ - اس قدر ان کی مدارات رکھو۔ کہ آفت کا لفظ ہی منہ سے نہ لکھے یہ جائیداد ان کو چھو کر

دیکھ اعلیٰ نفوس سکھ۔ بعض والدین باوجود خیریت کے پھر بھی اولاد کی شکاکت کرتے ہیں یا ان کو بے و بربک کرتے رہتے ہیں فرمایا خدا تمہاری نیتوں سے خوب واقف ہے دوسرے موقع پر فرمایا۔ وان جا هلك على ان تشك به شيئاً مالم یك به علم لا یظہر گویا اطاعت والدین کی حد بتا دیتی ہے۔

اُمّت ذالقرنی حقا۔ اپنے اقربائے شکاکتین پر زیادہ معاملہ نہ کرنے کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کو غلو سے دینا شکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

ان المبدیین۔ انسان خیال کرے کہ ایک کہا نا جو وہ کہا نا ہے اس کے اجزاء کہاں کہاں سے آئے اور کس شکل اور کس مختلف تبدیلیوں کے بعد ان کا ایک لقمہ اس کے منہ تک پہنچا۔ یہ سب سامان و اتانک من کل ماسئلہ توحید کی نکتہ حضرت حق سبحانہ نے پہلے سے عطا فرمائے۔ مگر وہ ان سے اس میں تباہی کی۔ اس کا نتیجہ جھگڑا پڑیگا اللہ تعالیٰ نے دینے میں کسی سے بغل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے غلط استعمال نے ملکی پیدا کر دی۔ ان اللہ لا یغیر ما بقدم حتی یغیر واما بالنفس من مراد نفس۔

ففتن لهم فکلا مبدوداً۔ اگر پس کچھ نہیں تو سوائے کو کوئی عمدہ بات ہی کہہ دے۔ ہمارے ایک شخص نے دو سال کے چہرے کو دیکھ دیکھ کر اس کے مناسب حال خدا کے ربی نام کا درو بنا دیتے تھے۔

مورخہ ۹ - فروری ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۴)

دلا نقموا اولادکم خشية اسلاف۔ انسان میں ایک غضب کی طاقت ہے۔ وہ جب حد سے بڑھتی ہے۔ تو کئی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ غضب والا انسان گھالی دیتا ہے اپنی اولاد کو قتل کر دیتا ہے اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مردوں کی بد چلتی بھی ہر چہ نفسی کا دور۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہیے یہ موجب ہے ملکے افلاس کا۔

دلا نقموا الزانی۔ دوسری طاقت شہوت کی ہے۔ جو اولاد بعض اوقات کافروں کے

دائینا داؤدؑ بورا۔ اس کے پہلے لفظ فضلتا بعض التبيين والی بعض فرمایا۔ ان کا تعلق آپؐ میں کیا ہوا۔ سو۔ قرآن مجید میں ہے کہ لعن اللہ من کفرہ علی لسان داؤد۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ آپؐ میں طاریت پاکہ الہیہ تیرگی دی۔ ایسی بات آپؐ کی شان سے ایسے ہے اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان نہیں سمجھ۔ حدیث میں جو ان کو فرمایا ہے وہ اس واسطے ہی تھا کہ بیان ہو۔

وما من دعا من دعوهم بل لا يأتى - يا أيها المستر - جس پر تو لوگوں کو خبر دے ہے
سریر احمد خان ^{عائیت} نے بھی خود کھائی سپتہ اور جہیز - سے انکار کیا ہے جس کے لئے
میج سے یہی کہیں چاہتے ہیں کہ آپ کے پیچھے سے نہیں آوے گا - اور کی باتوں
کی گندوب میں روکھی سپتہ پر گراؤں - پھر پوچھو خود کے لئے اونٹنی یا
نشان بنائی رجب اور جن سے اس پر غلام کیا - تو خیر اے اٹھا یا اسی کے رکوع - اور
آخر پر وما من دعا من دعوهم بل لا يأتى اذ بدعهم الهدى - کس چیز سے
روکا ہے لوگوں کو ایمان - گواہی یہ بشر رسول ہے - یہ تو ایسی چیز نہیں - پھر

بہلائیات - میں آل کیسا ہے۔ استغراق کا قور مطلب یہ ہوا کہ کل آیا کے پیچھے سے قور تذبذب کو کہتی ہے۔ مگر بعض سے قور میں روکنی۔ اگر بعض آیات مراد میں قور باقی بعض کے پیچھے سے تذبذب الناس میں روکیگی۔

واذا قلنا لا۔ اب ایک نشان کا ذکر فرماتا ہے۔
 السرايا۔ یعنی نئے کہا ہے یہ دیوار معراج مراد ہے۔ بہت لوگ سمجھتے
 تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے دیوار میں اپنی پڑی بڑی کیا یا
 کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ کب نصیب ہو سکتی ہیں۔ لیکن آخر میں جو وہیوں صدی میں دیکھ
 رہے ہیں کہ معراج کے واقعات حوت بہ حوت صادق آ رہے ہیں۔

الشجيرة - ایک اور موقع پر فرمایا ہے۔ اہل شیعہ تخریج فی اصل المجہم اس پر مشرکین نے منی کی اشجرہ زرقم کہیں کھجور بنا کر لوگوں کی دعوت کی اور کہا یہ ہے جس سے ٹھوڑا بنا ہے۔

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۱۰ء

(سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۷)

اسجد و ا۔ فسرمانبرداری کرو۔

لاحتک۔ اس کے تین معنی ہیں (۱) تابعین نے مصے کے ہیں۔ احتویں
 حاوی ہو جاؤں گا (۲) لاسٹرین۔ سلط ہو جاؤں گا۔ شاہ عبدالغافر نے
 الطبیعت ترجمہ کی ہے۔ ان کی ڈوئی باندھو لگا۔ ڈوئی کو چٹائی میں کبھی کہتے ہیں
 قال کے متعلق یاد رکھنے کی بات ہے کہ مرفوع فعل۔ قال۔ ینمون قریب الیہ
 ہیں۔ منہ سے کہے دھجہ پاؤں ہانگ انگوٹھوں سے کسی خیر کو کہے کسی دوسرے

تھے کہ سے۔ سب پر قال بولا جاتا ہے اسی واسطے صوفیوں نے بالعموم اپنے انحال کو
 رکھنا سب۔ کلم کا لفظ بھی وسیع ہے۔ ان کلم نکلیا۔ جب آئے۔ تو بعد نظر
 سے بات کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ کلم الجداد واللہ نکلیا کیسی زبان کو
 جتنا آدھو دیا۔ عربی زبان میں جب اسم فاعل کمال کو پہنچے۔ تو صیغہ باب الفاعل
 چلے کر اسے فعل کے رنگ میں ادا کرتے ہیں۔ وہو کے معنی ٹری وافر۔

۱۔ استغفار۔ کسی بڑا اور اچھا نابالغ ایسا کہ اپنے پر بھی قابو نہ رہے۔
 ۲۔ کھیل کود لعب (۲)۔ کھو، اللہ
 سے فاضل کر سنے کے سامان (۳)۔ غبار گونا گونا (۴)۔ ہر چیز جمعیتہ (۵)۔ اللہ کی طرف
 سے۔ زکال نابع الی معصیت اللہ (۶)۔ مومن کو ایسی باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

شیطان تیرے سوار و پیادے ہیں۔ یعنی تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

وَشَادَ لَهُمْ فِي الْأَمْوَالِ - مال میں شرکتِ شیطان یہ ہے کہ مال حرام راہ سے کمائے (۲) اللہ کے حکم کے خلاف اس مال کو خرچ کرے۔

حکام کا کلام - اولاد میں شرکت شیطان یہ ہے (۱) زمانہ سے اولاد حاصل کرنا (۲)
اولاد کو کفر میں پھینکنا۔ (۳) ایسے نام رکھنے جن میں غیر اللہ کے فضل وغیرہ کا
ذکر ہو۔ مثلاً فضل میران۔ پیر اذنا۔

وما یعدہم الشیطن۔ شیطان کے وعدے کیا ہیں۔ ان کے لئے میں نے
ہبت تحقیقات کی ہے۔ تین باتیں قویہ بن اور دو اسی قیل سے۔ اوتے
شعبہ قویہ ہے کہ کوئی آدمی بڑے کام سے روکا جاوے۔ قزوہ جواب میں کہے
کہ فسلان جو کرنا ہے۔ ایسا کہنے والا گویا تمام بد چون کو جائز ٹھہراتا ہے (۲)۔
کہنا کہ یہ کام ہم نے آگے بھی کیا ہے۔ ہمارا کسی نے کیا لگا کر لیا۔

(۱) عقائد کے اندر شبہات یا عقائد باطلہ (۲) عمل باطل (۳) جزا و سزا کا انکشاف
شیطان باقرن کی اصل الاصول یہی تینوں چیزیں ہیں۔

میرچی - بھری -

ان یخسف بکم۔ تمہیں ذلیل کر دے گا۔

قاصفاً۔ قصف کوٹنا۔ باریک کرنا۔ دیو پرچ لیسا۔

بیعاً۔ بدلہ لینے والا۔ نصرت کرنے والا۔

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۱۰ء (۶ مارچ ۱۸۷۱ء)

امام۔ اس کے تین بھائی جو کہ اباع کیا جاوے۔ ہو گا۔ یہ کارون کی اقتدا کرنے میں اس کے ان کا نام امام ہے۔ نیک نیکوں کی اقتدا کرنے میں اس کے ان کا نام امام نیک ہے، دانشمند انسان خود کرے کہ وہ جہان اولین و آخرین میں ہر گنگے کو جماعت میں پیش ہو چا پناہنایں۔ دنیا میں بھی کوئی برعاشقون شہد و کس ساتھ ہو کر باو شاہ کے حضور پیش ہو نا پسند نہیں کرنا تو اگر اس حکم الٰہی ممکن کو حضور اولین و آخرین کے سامنے تب گو ارا کر سکا کہ میری جماعت میں ہو کر پیش ہو۔
(بانی آئندہ وقت را مدد تعالیٰ)

دوسری کے ساتھ آدھ کیا جائے۔
توہ فرما کر کے فرما دے ہر ایک
سے اول نشی فضل کریم صاحب کو شرفِ عطا دے

عبدالرحمان ناصر علیہ السلام
کھلمے کے ایک مرتبہ گھوڑے پر
سوار جا رہا۔ دیکھا کہ ایک ٹوٹی ٹانگوں والا لڑکا پاس کے مارے دم
توڑ رہے اس غریب و مظلوم جوان پر غصہ کہ اس قدر کم ہانگہ گھوڑے
پر سے اتر پڑا۔ اور ہر سے چلے بھر بھر گئے کہ پاس لانا اور اس کی
بلادینا جان تک اس اسی طرح دس مرتبہ آئے جانے کے بعد کبیر ہو گیا۔
اور اس نے انہار شک کے طور پر اپنی دم طانی شروع کی۔ پھر اپنے محل پر
وہیں آکر ایک خاص کیشی منعقد کی جس کا نام تھا۔ آج کل ہی خط و کتابت
اور میں کا فرض تھا کہ کسی جوان کو نا جائز طور سے کسی نکلیت میں شہوتا
پسے تو اس کی دس گیری کرے۔ (د-س-پ)

اس پندی کی تہ
تسلیغ حق
بڑھ دیو سے پوچھنے درخواست کی کہ جو
جکھو جکھو بنایا جاوے بڑھ بڑھ کر
جکھو کی زندگی سخت زندگی ہے۔
نہیں مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا

پورن نے کہا میں مشکلات کے مقابلے کے لئے تیار ہوں۔ کیا شک
ہو سکتی ہیں؟ بڑھ بڑھ کر۔ فرما کر وہ گورگ گایاں دین
پورن نے کہا میں ان کے شکریہ ادا کروں گا اور کھڑنگا۔ دیکھو
یہ لوگ کیسے بھگتے ہیں جو مجھے کون سے مانے نہیں گایاں
دیتے ہر ایک کھات کھاتے ہیں۔ بڑھ بڑھ کر فرما کر وہ تہیں گون
سے مانے ہیں۔ پورن نے جواب دیا کہ میں ان کا شکر گزار ہوں گا اور کھڑنگا
کیسے تک انسان میں مجھے کون سے مانے ہیں۔ لیکن کڑی پانچ
سے زخمی نہیں کرتے۔ بڑھ بڑھ کر کہیں ہے بعض لوگ تہیں کڑی
پتھر سے زخمی کریں۔ پورن نے کہا۔ اس حالت میں بھی میں ان کا شکر گزار
ہوں گا اور کھڑنگا۔ دیکھو یہ لوگ میری زندگی کو کتنی سمجھتے ہیں۔ مجھے
جان سے مار نہیں دیتے۔ فقط زخمی کرتے ہیں۔ بڑھ بڑھ کر وہ ہر دم
کرتے جوئے ممکن ہے کہ تہیں لوگ جان سے ہی ماروں۔ پورن نے
کہا میری زبان ایسے لوگوں کا بھی شکر یہ ادا کر گئی میں سمجھوں گا کہ یہ
لوگ دنیا کرتے ہیں کہ جو جیسے دنیا کے دکھوں سے آزار دہانے خدا ان
کی بددی دلائے ہیں۔ بڑھ بڑھ کر اس دشوا اس کے ساتھ کہ کرنا
چاہتے ہو۔ تو نہیں ضرور کا سیالی ہوگی۔ اب مجھے کوئی سہ نہیں۔
(آد-گٹ)

چند سال قبل اس کے چودھویں صدی
منہ دار اخبار ایک مشہور اسلامی اخبار
تھا امداس کے ادیب خاصی سراج الدین احمد کی قایت بھی کسی مزید

حاشیہ کی مناج نہیں۔ آج کے اب چودھویں صدی کو ماہری رسالہ کی
صورت میں تبدیل کیا ہے۔ اس جلدی کے نمبر میں معنون کو پڑانی
بائن کے متعلق ہیں مگر میں بہت لطیف۔ ایک جھکڑا گھٹا فیصلہ
مستقلہ حق و راستہ و لہذا جو خاص ہے۔ اندوہان کے متعلق خط و
کتابت ہے۔ تقسیم بنگال پر مائت شدہ خیالات اور شہادتوں کے
شور و شرور و فتنی والی ہے۔ ٹکی نقاب پر ایک بسط مضمون
ہے۔ ہم کی کوئی قید نہیں۔ چند سالہ لہجہ۔ اعلا مضمون
کھنے والے کو اشرفی انعام ملے گا۔

الہدیت
میں کسی صاحب نے ترک کیا ہے کہ جس شری
بنائی جاوے جو ہر توح کے فیصلہ کو اسے اور ہم
نقد سے بچ جائیں۔ سوزی شہادہ لکھتے ہیں ایک عالم کو اس
قید میں عقیدہ نہ لگا وہ اپنے فہم کو دوسرے کے فہم کے مقابلے میں
ایمان بالجوئے

قرآن مجیب
جگہ جگہ جوری۔ نہایت صاف خوش خط۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے فطری ترجمہ والا
جوانوں کے ساتھ جانا بخیر بدین شائع ہوئے ہیں بہت مفید ثابت ہوگا جو اس
پسے دفتر بدین فروخت ہونا چاہیے اور میں کی نیت ہیں۔ جاب و فتنہ
جیسے تہ ہیں اور ہم نہیں نہ کہ صرف دس جلد و فزین دستیاب ہوئے
ہیں ایک پیرا۔ آہ نمیت ہے جلد نگاہیے۔
دفتر اخبار بدین - قادیان (گورہ پور)

بڑھ کر نہیں۔
کے والے گائیں اور اب شوری کا مقدمہ نہیں۔ دیکھتے جاوے
مضمون کو کیا کیا مشکلات ہیں اس کی وہ صبر ہے کہ اس کا
کوئی نام نہیں کہ اس کے سامنے سب اپنی اپنی رائے غلوں کو
چھوڑیں۔ المجدیشو ایکشن پریشان ہوئے جو۔ آؤ سب ایک نام
کی بیت کرلو۔
الحمد کہ کھنچ کر مذہب اپنی نظیر کا لغز اور لگ کر نہ بناؤ بلکہ
انجن حیات الاسلام وغیرہ کو بناوے جس طرح انجمنائے اسلام کے
کھلے بندوں ہوئے ہیں۔ خود ہی اسی طرح کرے اگر کوئی طلبہ لغز
مشورہ کرنا تو خاص خاص لوگوں کا ہو سکتا ہے۔ یہ بہت اچھی بات
ہے اور جب تک ایسا نہ ہوگا۔ پلاکے اس سے کوئی ہمدردی پیدا
نہیں ہو سکتی۔

جیسی یہ نو بدیشی کے بلکہ لکچر میں ہر ایک کیلئے گورہ پورے بحیثیت
پاسد کے اپنی تقریریں طلباء کو غلبہ کے کہ لکھ نہادی عور کے

فوجاؤں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام طریقوں کا علم حاصل کر سکے۔
جن سے ہندوستان پر حکومت کی جاتی ہے بلکہ ان کی ٹیوٹن کا ہم
مطالعہ اور شدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے نہیں معلوم ہے کہ
ہندوستان کی حدود پر کسی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں۔ جو لوگ ان
کی کشش کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ ان کے ہندوستان کی تہیں
ایک صدی پیچھے جا چکی۔
بسترا ایک باجگہ دریا سے ہر گاہ ۲۰۰۲۰۰ مربع میل ہے اور
میرا قوم نے جو اس کی آبادی کا سچے ہیں راجہ صاحب کے خلاف بغاوت
کی ہے۔ میرا قوم شعل جھیلوں کے ہندوستان کے اصلی قدیم باشندے
ہیں۔ سے میں اور بہت عرصہ نہیں گزرا کہ ان میں انسان قربانی کی رسم
جاری تھی۔ باغین نے بازار ٹھٹھے میں اور چند پوس میں کی چوکیں
اور ہر سے جلا دئے ہیں اور ریاست کا ایک ملازم سخت زخمی ہوا جو
یہ لوگ ترک فون سے تلخ ہیں ان کے نذر کرنے کے لئے ۱۳۰۰ سیرین
کی جمعیت روانہ کی گئی ہے۔

طهران سے دس ہزار پونے پونے ہے کہ وہ جہاز سافنگ اور ایک
شیر بار برداری کا جن کے نام معلوم نہیں ہیں۔ پونہ سے روانہ
ہوئے کہ ایک سخت طوفان میں ڈوب گئے ۲۰۰ مسافر اور
طرح ہلاک ہوئے۔ (د-س-پ)
لکھتے ہیں۔ پچھان کرنا کہ جسے میں اور ۵۰ ہزار کمال ملے ہیں
دو گین برآمد ہوئے۔
لاہور سٹیشن میں سے چار شہد کی رات کو وہ قیدی فرار ہو گئے
آئیر صاحب نے جو ایک فنی تھا جامع مسجد دہلی کے لئے بیجا خاں
ہوئے جوری جو راکے گئے۔

آج کل میں ہم کے متعلق جابک خیانت خدہ کر کہ کسی محمدیہ خاندان کا
تقصیر نہیں۔ ترک جس ہزار ایک ایک جنگ میں اس سالہ پورہ و جٹ
ہوئے کے بعد یہ رائے قرار پائی ہے کہ ایک بڑی امدادی فوج جس میں
ترکوں کی ۲۰۰ پٹیلین شامل ہوں جانت کہ قطع قطع کرے کہ میں بھی
جائے۔ علاوہ ازیں اس کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہم چھوٹی شہان
بیکہ قلم میں میں بھی جاویں۔ تاکہ وہ بیکہ مذکورہ منزع سامان کی کٹیدہ
دراحدہ دو کرین اور آنتین اسلو اور کار فون کا ناجائز تجارت نہ
ہوئے ہیں۔
لکھتے ہیں کہ ایک نابھی نظریہ ہے کہ سلاک علاقہ جو ہر دجہرہ پورہ
کی بیسوں میں دیو سے فتنہ جی ہے۔ جس کو اندر دینا کرنا پڑے گا
ڈاکٹر کال کر گورہ سوڈان مقدمہ میں سے جو سلاطین
ایک سے تک سیاحت و سفر کرنے کے بعد حال میں ہی انگلستان آیا
ہے اور اس کے قلعہ سے کہ کربت پرست افریقوں کو تفریک کرنے کی
دگشتی کو کششوں کے ساتھ ہی سداں تجارت و اغلیں آجائے ہیں

تجارت کا راز ہے

(اے کارون کو مشورہ)

[illegible]

عکس

۱۔ گلی پت دوی وکلاء دینی و کشمیری لونی و مینک پوسل و کرشن جرنی
محمود صفت سوار فاعت اردو پرکشن پر مجب سے طلب و فریاد۔ انشاء اللہ
خاصہ رہے گا۔ قیمت پیش یا دہی یا شرط ہے۔
۲۔ لکچر شرج غلام بیسی احمدی بازار کلان۔ دواول بنڈی۔

اصلی نمبر اور نمبر ^{۱۹}/_{۲۸} کے کا سر نہ

[illegible]

احمد نور کاٹن مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک نیکو شخص فریاد

[illegible]

یا پھر وہ (ص) سے دیکھ کر روئے کس طرح ہوگا

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک عمومی حیثیت کا انسان گناہ تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے ساتھ صرف ایک مفید ایجاب دے دوں ہزار نہیں بجا اس ہزار نہیں بیکر وہ لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شرکت غیر سے مالک و منتzar ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاب دے چند سال ہو سکے ہیں نے پانچ سو روپے کے سرمایے سے تجارت شروع کی تھی اور روح حیات آج تک وہن لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایکارڈ کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا غیر متناہتار بنگالی ہے۔ صاحبِ موشی کشتہ بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو ترسی روپے نصیب کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب ایک کوئی ادائیگی شرط یہ مفید نہ ہو اُسکی اس قدر کثرت سے بجز بی نامکن ہے بقول حضرت دن دہلی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو ایک ملک روح حیات کے بغیر خواہ مخواہ اور شرطیں بنا کر سب کو دم مارے۔ سننے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ باطنی اور شریک کا مطالعہ اسکے سامنے والے کو آسان ہے۔ کہا آپ نہیں سنا کہ جناب قاری علی حسین صاحب بہادر اندیس میٹرکیل سرسود حضور شاہ ابدیدہ نور محمدی غلام اللہ ملکہ اور گوگرنات انگلش کے معزز عمائدوں وغیرہ صاحبانے روح حیات کو طاقت میں اپنے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رنگ و رویش میں تحریک دے کر پڑیوں کے گدھے یا کسی مسطور کو چکر بخون وصلو کیمورت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لگ سے جانی چونکہ کہ جس پر انسان کو ایسا بھیجتے و تندرست بنادیتے کہ پھر حادث زمانہ آنکار اور بھی مارے تو بھی پٹ چوک رہے آپ جو جاویں۔ ہندوستان، انگلستان اور ملائکہ عجم کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے بچواروں معزز عمائدان سلطنت کے سر فیڈلوں اور بادشاہ و املازمت کے استعمال ہونے پر بھی بدن کرتی کرتی ہوتی مانگ اور ۸۸ روپے روح حیات کی کبریٰ سے کون ہے جو یہ نیچر نہ کالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لازمی دواسہ ہے جس کے دماغ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں جو جسم اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت، حامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات ترقیق کامل یا تیر بہدت دواسہ ہے۔ یہ نہ صرف دواسہ بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ عمومی روح ہے جو دو یوم میں ہی فوت ہو جاتی کو جرحانا شرع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبادی، اصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی برآ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت، فرحاشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے مفید کے لئے روح حیات اکیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامزدی منعوضہ باہ، ضعف مندان، ہترانی، سخت، رفعت، ضعف اعصاب، ضعف معدہ، ضعف دماغ، ضعف جگر، ذیابیطس، اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری، بالذکر، بیرون نفی سردی، چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دوائیوں پر ترجیح دیا جائے تو بجا ہے خلق سے تڑپتی ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ منہ دل کو جزا فربہ جو ان کو متنازع اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ پاؤں جو ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فیضیاتی دور رہے انھیں زعماء کھینچتی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بینی استعمال سے شمرہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ جملہ وارغن و اعضا سستی ہے۔ یہ روشن رنگوں پہنوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معزز و طاقتور بحال کر دیتا ہے۔ اور جس کے گذرے مرصن نامرد کی کو برآمد بناتا ہے۔ اور پھر عمر بھر کی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیخی روزمن نافہ سستی چار روپے چار آنہ (الملم) = مختصر جدول پتہ پر طلب فرماویں +

عظیم محسن بریف آئی ڈاکٹر کنیا لکیر روپر ایئر شفا خانہ عام لاہور

مسٹر درم پال سے چند سوال

مسٹر درم پال کو حق جوئی، راست گوئی، انصاف پسندی اور نیک نیتی کا بہت دوسرے ہے انھوں نے ایک عرصے سے ہندوؤں کے مذہبی عقائد اور انسانی دنیا میں ایک شور مچا کر رکھا ہے میں نے ان کی چند تصانیف شش منظر اسلام وغیرہ دیکھیں۔ اور اب محسوس ہے کہ ان کے رسالہ آثار و اخبار میں کوئی نیا مسلل دیکھ رہا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے ترک اسلام کی اصل وجہ کیا ہیں؟ اور نہ میں یہ دکھلا سکے کہ ان کو کفر کا پاجہتا ہوں کہ ان کے سر جوہ ہم مذہبوں میں انہیں کس درجہ عزت و توقار و اعتبار حاصل ہے لیکن میں قرآن سے صحت چند سوال پوچھتا ہوں۔ اگر درم پال کے خیال میں وہ قابل انصاف ٹھہرے اور انہیں نے بالکل غلط سے دل سے اپنے ادعا کیوں افغانی ازراہ حق جوئی، راست گوئی، انصاف پسندی، نیک نیتی، ان کے ٹھیک ٹھیک جواب دے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ پبلک کے لئے ایک مددگار و پیچی و سود مندی سے خالی نہ ہوں گے اور نہ صرف میری بلکہ اسی طبیعت کے اور بہت سے ناظرین اخبارات کی دل خشن اور انہیں میں جو مسٹر درم پال کے بارہ میں اکثر پیدا ہوتی رہتی ہے۔ گوئی تحقیق کا موجب ہوں گے۔

قبل اس کے کہ میں اس مضمون کے اصل متعادل طوط آؤں یہ جتنا دیکھا ضروری سمجھتا ہوں کہ مسٹر درم پال کو جو رنگ تحریر زیادہ تر مرغوب ہے اس کے دیکھنے سمجھنے اور اس کی نسبت رائے قائم کرنے کا مجھے کافی سے زیادہ موقع مل چکا ہے اس لئے معمولی طور پر تو مجھے ان سے یہی توقع ہوتی ہے کہ ان کے جواب اسی رنگ میں ہونگے لیکن قطع نظر اس سے مجھ کو وہ رنگ طبعاً پسند ہے یا نا پسند خاص اس بحث میں تو میری بھی خوشی ہے کہ طرفین کے سوال و جواب بالکل سادہ اور معتدل پیرایہ میں ہوں۔ اور ان پر چرچا نہ تعصب یا چرچا نہ زبانی کا کوئی رنگ چڑھا یا جاوے۔ مجھے اُمید ہے کہ سادگی پسند مصنف مزاج پبلک بھی یہ امر خوشی منظور ہوگا اور اس طریق سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ ذاتیات اور توتو تین تین تک ذہن چوہنے کے بغیر ہی چند ضروری باتیں طے ہو جاویں۔ جو مذہبی مذاق رکھنے والوں کو کارآمد نتائج کے جاسکیں۔

مسٹر درم پال اگر اس مسئلہ کو جو میں چھیڑتا ہوں کوئی وقت دہانت دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ قرآن کی فرض ہر جگہ کہ جواب دینے سے پہلے اصل سوالات میں تمہید لینے میرا مقصود بھی لفظ بلفظ اپنے اخبار آج میں شائع کر دین۔ تاکہ پبلک کو شروع سے اخیر تک جملہ تعلقات بحث سے آگاہی ہو۔ اور اخذ نتائج میں کام دے۔ سر دست میں ذیل کے چند سوالات پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان کے جواب شافی۔ نیز ہر شرط ضرورت اشعار اہل اور بھی بہت سے سوال شائع کروں گا۔

(۱) کیا آپ کے نزدیک مذہب ہے؟ اسلام کے لئے حق کوئی حق پرکھ کر تال لیا جاتا ہے؟
(۲) کیا آپ کی تحقیقات مذہبی نئی منشی مطلب یا اس روایات پر مبنی تھی۔ یا آپ نے قرآن شریف کو جو نائے اسلام ہے۔ اول سے آخر تک اچھی طرح سمجھا اور دیکھ بھال کر اس کے دین کو ناقابل قبول قرار دیا؟
(۳) کیا اسلام کو چھوڑ کر آپ ہم سچ اور پھر اسے بھی ترک کر کے آریہ سچ میں داخل ہونے سے قبل آپ نے اپنے نئے مذہب کے بنیادی اصولوں اور اس کی کتاب مقدس کے معانی کا عمل و جدال میرے اندازہ کر لیا تھا یا سبھی فیصلہ پر تیار ہو کر مذہب کا حصہ رکھنا پڑا۔
(۴) کیا آپ کے نزدیک اسلام سراسر ایک عیب یا اس میں کوئی خرابی بھی ہیں۔

(۵) کیا دیکھ درم آپ کے لئے میں تقاضے سے قطعاً مبرا جو یا اس میں کوئی استقام بھی آپ کو نظر آتے ہیں؟
(۶) کیا یہ صحیح ہے جیسا کہ آپ کی اور آپ کے فلمی معاونوں کی تحریرات سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا جب حکومت سرتا سر ایک لعنت و مبینیت کا پہاڑ تھا اس میں عمارت اور برکات کا شائبہ بھی کہیں نظر نہیں آتا۔

(۷) کیا یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کے سارے ہی تاجدار ہمیشہ سے ظالم۔ جابر۔ عیاش۔ بے رحم۔ غفلت شعار۔ مردم آزار۔ رعایا کا خون چوسنے والے۔ ناخدا اعرس۔ فاسق فاجر و مستوجب لعنت و لعنت تھے (معاذ اللہ منہا) جیسا کہ آپ کی اور آپ کے ہم عصرین کی تحریرات سے عیاں ہوتا ہے۔

(۸) کیا یہ اصول آپ کے نزدیک قابل قبول ہے کہ اگر کسی شخص سے کبھی کوئی حرکت بے جا و نامردانہ ہوئی یا اس نے کسی بخلی و بے دینی یا بے اعتدال کار تکب کیا۔ تو اس مذہب یا تمام قوم کو نہ کہ محض اس کی ذات ایسی حرکات کی ذمہ دار و جابجا ہوگی جاوے؟

(۹) جو طرزِ تحریر آپ نے اختیار کر رکھا ہے کیا وہ اس سے یا جان بوجھ کر پند کیا گیا ہے؟ اور اس سے مسلمان ہندوؤں بلکہ خود آریوں اور عام خلائق کے لئے کیا فوائد منفہ ہیں یا بوجھ رہے ہیں؟
(۱۰) کسی ایک مذہب کا ترک اور دوسرے کا قبول کرنا آپ کے نزدیک محض ایک معمولی شغل ہے یا اس کی غرض و غایت کوئی پاک تبدیلی اور روحانی ترقی ہونی چاہئے جو آپ کو کہان تک حاصل ہوئی ہے؟

(۱۱) مذہب آپ کی رائے میں صرف زبان و قلم کے لئے جو باطنی زندگی سے بھی ایک کچھ تعلق ہے؟

(۱۲) دیکھ درم یا اگر یہ سچ کے مسلمات میں اگر کوئی بات ایسی بھی پائی جاوے جس کے حکم کھلا علمدار آمد سے خود آریہ صاحبان کو شرم و ذرا مت دامگیر ہوتی ہو۔ تو اس کو آپ کی کہیں گے۔

(۱۳) جس مذہب کے خود بانی کی زندگی بہت سے دغا راز و فرما کا مورد ہو سکتی ہو۔ اس کے پیروؤں کو دوسروں کی میثادہ دلی آزادی میں پہل کرنے کا کیونکر حق ہو سکتا ہے؟

(۱۴) اپنے مذہب و ملت کی خدمت دوسروں کی عیب جوئی و بدگوئی کے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔ یا نہیں؟

(۱۵) جو جو خرابیاں بعض انبیاء اور مکروریان آج مسلمانوں میں شائع سے گئی ہیں یا رہا ہیں ان میں سے کوئی خوابی یا مکروری ہندوؤں آریوں یا دیگر اقوام میں بھی کبھی تھی۔ یا اب پائی جاتی ہے۔ یا محض ہی ایک قوم ان عیب کی ٹھیکیدار ہے؟ (باقی آئندہ شمار)

خاکر احمد حسین احمدی فسرید آبادی از دہلی ۲۸

جناب اڈیٹر صاحب اخبار ہدیر قادیان۔ السلام علیکم ورحمہ وبرکاتہ۔ بقدر کافشہ جو اخبار ہدیر مورخہ ۲۸ فروردیہ

دیا گیا ہے اس کے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جو خوب دست۔ اس مضمون پر خط ہے۔ میں نے اسلامی ملکوں میں مشرقی افریقہ۔ زنجبار۔ جزیرہ لامو۔ سویزر۔ عدن میں یہ کرکٹ کھیلنے اس مسئلہ پر توجہ دی ہے۔ برقی ساخت میں جو۔ جو ہر دور کی صورت کے موافق حال ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ برقعہ بالکل نکل کر

مگر برقعہ اس کی جگہ لے وہ ایسا ہو کہ ہر حالت ہر طبقہ اسلام اور ہر دور کی مستورات کے مطلب کا ہو۔ مثلاً اکثر عورتیں بچے کو راہ میں چھپا باجی ہیں تاکہ بچہ سے شائستگی ہو لیکن باجی چھپے دوہ بلاق میں باجی بلاق سر پر بوجھ اٹھانی اور گٹھڑی کو ہاتھوں سے تھام کر بطن میں میرے خیال میں یہ نقشہ ہر ایک طلبہ کے واسطے کافی نہیں ہو سکتا ہر حال سب اصحاب اس پر غور فرما دیں۔ راقم محمد یگ سکرٹری انجمن خلیفہ

ارشادات نبوی

حکمت - دنیا کے تمام لوگ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں اور
 فطرت یہ بات دویمت ہے اور کسی مذہب سے خاص خصوصیت نہیں ورزہ
 پھر دوسرے شائد بائیں سے بھی کھاتے لیکن مشاہدہ سے یہ بات

فومرف انبیاء ہی کر سکتے ہیں۔ ہم بڑے بڑے مہذب لوگوں

وہ فرشتوں کا باقاعدہ طور پر نازل ہونا پایہ ثبوت تک
چوبچ گیا ہے۔ توصاف نتیجہ نکل آیا کہ حسن کھاکر مسیحین

پونچ گیا ہے۔ قوت

کہ درس قرآن سننے والوں کے واسطے خصوصیت سے دعا کروں۔ پس جو اس وقت حاضر ہیں ان کی واسطے میں نے بہت بہت دعائیں درس شروع کرنے سے پہلے کی ہیں۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ نقص۔ اصل قصہ کا بیان اب شروع ہوا ہے۔
نبا۔ عظیم الشان بات۔

آیت ۲۔ شططا۔ پراگندہ بات۔

آیت ۳۔ من دون۔ رومی قوم کی طرف اشارہ ہے جو بہت پرستھی اور ہودی بھی غیر ممالک میں جا کر ان قوموں کی محبت کے اثر سے کچھ غلطیوں میں مبتلا ہو چکے تھے یاد رکھو شکر کہمیں نے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ جو میں نے خالق الکلمت و خالق النور و دہانے ہیں۔ اور جیسے آریہ لوگ پانچ چیزوں کو خدا کے ساتھ غیر نفوق مانتے ہیں اور جیسے عیسائی تین خدا قرار دیتے ہیں یا صفات میں جوتا ہے جیسا کہ بعض مسلمانوں میں اس کے آثار پائے جاتے ہیں یہ سب افتراء ہے۔

آیت ۴۔ اعتزل القوم۔ جب تم نے ان غیر معبودوں کی پرستش کر نیوالوں کو چھوڑ دیا تو اب کہتے کہ چلے جاؤ۔

آیت ۵۔ تزاود۔ نہیں۔ جھجک جاتا ہے۔

چونکہ وہ مقام خطر سلطان سے اوپر ہے اور سورج خط سرطان سے اوپر نہیں جاتا ہے بلکہ نیچے رہتا ہے اس واسطے طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی طرف وہاں سے دیکھا جاتا ہے تو سورج وہاں نہ نظر آئے گا اور وقت غروب کی طرف دیکھا جاوے تو بائیں ہاتھ نظر آئیگا۔ سورج بھی ان کے سر پر نہیں آتا۔

شجوة۔ وسعت کی جگہ۔ فاضی کی جگہ میں ہیں۔

ان آیات معلوم ہوتا ہے کہ مقام کہتے تین پتے ہیں (۱) شام و درما سے بہت دور ہے (۲) خطر سلطان سے شمال کی طرف ہے (۳) وہاں کی جگہ ہے۔ جہاں دشمن کا قابض تھا۔ من آیات اللہ۔ سورج کا سلطان تک پہنچنا اور آگے نہ جانا۔ پھر جدی تک جانا اور آگے نہ پہنچنا یہ سب اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

ومن یضلل۔ اور جس کو اس کی ہدی کے سبب گمراہ کرنا ہے۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وما یضلل بہ الا الفاسقین۔ فاسقوں کے سوا کسی دوسرے کو گمراہ نہیں کرتا۔

مورخہ ۶ فروری ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرہ رکوع ۱۵)

(سورہ الکہف رکوع نمبر ۲)

۵ فروری ۱۹۱۰ء جمعہ کے سبب درس نہیں ہوا۔

ان حضرت علی المدنیہ و آدہ وسلم کو اصحاب کہت کا حال مشکف ہوا اور آپ نے انہیں دیکھا۔ خود راقہ۔ سو نیوالے۔ سخت ہی ٹھہرے ہوئے۔ دراصل وہ تو ہڑے ہوئے

تھے۔ سوئے ہوئے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زبان میں وہ قوم سست پڑی تھی۔ مگر آپ نے ان کی حالت آئندہ کی دیکھی۔

نقلیہم۔ عنقریب ہی رکتے واسطے سب طرف نکلیں گے۔ دائیں بائیں جاویں گے۔ کیا مینی مشرق اور مغرب میں پھیلیں گے۔

کہیم۔ یہ ان کی شناخت بتلائی گئی۔ کہ ان کے دروازے پر کتنے موزور ہوگا۔ ممکن ہے کہ ابتدائی اصحاب کہت کے ساتھ بھی کوئی کتا ہو۔

آجکل کتے کی تفریق و فساداری میں بڑی بڑی کتا بن لکھی گئی ہیں۔ حالانکہ اس جانور کے اخلاق فاضلہ فیج اور مذموم ہیں۔ شہوت۔ حرص۔ طمع میں بہت رذیلہ جالوسہ اور ان امور میں گرا ہوا ہے۔

ولیت۔ یہ بھی ایک شناخت ہے۔ ان کی کوٹھیاں وسیع اور رعب دار ہونگے۔

آیت ۲۔ لہتم۔ اس ملک میں حالت سستی میں کتنی مدت تم رہے۔

یوماً و لیلین۔ ہزار نو سو سال۔ اور سو سال۔ ہزار نو سو سال۔ اتنے ہی عرصہ کے بعد یہ قوم باہر تھی اور انہوں نے کپتانیانِ نائین اور تجارتین شروع کیں اور غیر ملکوں کی طرف گئے قرآن کریم میں یوم ہزار سال کا نام بھی آیا ہے اور تاریخ شہادت بتی ہے۔

والبعثا۔ ایک مجمع بناؤ۔ کپنی فاعلم کر۔ رو بہ رواذ کرو۔ اور ایک کو افسر بناؤ۔

طاحما۔ ہمارے ملک میں غدا کی سبب جہاں۔ دے۔ بے جا اور وہاں سے غلاؤ اور متلفظہ۔ نرمی سے کام کرو۔

الایشعہ۔ اپنا بھی کسی کو نہ دو۔ اور دوسرے کا بیدلو۔ مدارائے کام کرو۔ اور دوسروں کے حالات سے مفصل اطلاع حاصل کرتے رہو۔

آیت ۴۔ اعتزل علیہم۔ دوسروں کو ان کے حالات آگاہ کیا اور غیر قومن ان کے دن بھی جاسے لگیں۔ ابتدائی اصحاب بھی ارگرد کے لوگ آگاہ ہوئے اور انکی مطیع ہوئے یثنا دیون۔ ابتدائی لوگوں نے ان کے متعلق جھگڑا کیا اور آخراں کی یادگار بنائی

آیت ۶۔ سیقولون۔ اختلاف مومنین کا ہے کہ کتنے تھے کتنے نہ تھے۔

مبعثہ۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ سات والی بات صحیح ہے۔ کیونکہ پہلے اعداء کے ساتھ خدا تعالیٰ نے رجھا بالغیب فرمایا۔ اس کے ساتھ نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ امر کہ میں ان کے ہاں سات بڑے کھانا مشہور ہیں۔ اس سے صاف صاف پتہ لگتا ہے کہ سات ہی تھے

مورخہ ۶ فروری ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرہ رکوع ۱۶)

سورہ الکہف رکوع چہارم

آیت ۱۔ لا تقولن۔ کہجی نہ کہو۔

الانشاء اللہ۔ جہاں کہیں خدا تعالیٰ کی عنایت و جبروت کا خیال نہ ہو۔ نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ سب سے پہلی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے جہانوں کی ہے۔ جنہوں نے انکالہا فکون انالاصون۔ اناھا علون وغیرہ الفاظ کے ساتھ دعوے کیا۔ مگر کہیں وفاء نہ ہوا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ پندرھواں

(رکوع نمبر ۱۳)

(آغاز سورہ کہف کو اول)

مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۱۰ء

تمہید۔ سورہ بنی اسرائیل میں زیادہ تر یہود سے خطاب ہے، اور ان کی دوشدیت باہینوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو بھی متنبہ کیا ہے اب اس سورہ شریف میں زیادہ بحث پہلے عیسائیوں سے کی ہے۔ پھر جو جس سے۔ اور درمیان میں کچھ یہود کو بھی خطاب کیا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کفہ دجال سے بچنے کے واسطے ہر جمعہ کو سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو۔ ان آیات کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ دجال کون ہے۔ اور اس کے کیا صفات ہیں اور اس سے بچنے کی کیا راہ ہے۔ آیت ۱۔ الکتاب۔ کامل جامع کتاب۔ لکھتی ہوئی۔ ایک لشکر جو شہادت کو دور کرے اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بصورت کتاب موجود تھا۔

عوجا۔ دو سنی ہیں (۱) پڑھیں۔ اس کتاب میں کوئی غلط تعلیم نہیں۔ البتہ پڑھیں وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

۲۔ قیتا۔ (۱) مستقیماً بالکل سیدھے راہ پر اور سیدھی راہ تیکے والی (۲) ق۔ اور صدقوں کی اور اپنی صدقوں کی (۳) حافظ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے۔ شدید کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ سخت مخالفت کے ساتھ کرتا ہے۔

ان لہم۔ عمل صالح کا نتیجہ ہے۔ اجر جن

آیت ۳۔ ابداً۔ بہت لمبا زمانہ۔

آیت ۴۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ قوم دجال کون ہے۔

آیت ۵۔ من علم۔ یہ قوم بڑی سائنس دان بن گئی ہر بات پر دلیل پیش کرتی ہے مگر اپنے مذہب کے متعلق صاف اقرار کرتے ہیں کہ مسیح کے ابن خدا ہونے اور تثلیث۔ کفارہ وغیرہ کے واسطے دلیل کوئی نہیں۔ قرآن شریف نے پہلے سے پیشگوئی کی ہے۔ کہ یہ ایسا کہیں گے۔

ابا یحکم۔ ان کے باپ دادوں۔ جی علم نہ تھا۔ یورپ ایک بت پرست قوم تھی

جاہل لوگ تھے۔ پڑھنے پڑھنے کے عرصہ میں رفتہ رفتہ مسلمانوں کے اور حکام کے رعب میں آ کر یسوع کا بت بوجے لگ گئے۔ وہ تو خود جاہل تھے ہی۔ اور اب ان کی اولاد لگے پڑاؤ میں جا رہی ہے۔

کھمبہ۔ قیز واقع ہوئی ہے اس واسطے منصوب ہے۔

افذا ہم۔ مونہر سے نکلتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دل جانتے ہیں کہ یہ بے دلیل بات ہے صحیح نہیں۔

آیت ۶۔ انا دھم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشف میں اس قوم کا جاہ و حشم دکھایا گیا جس سے آپ کو غم ہوا۔ کہ اتنی بڑی بظاہر معزز قوم اسلام کی نعمت سے بے نصیب رہیگی۔ تو ان کی وجاہت کشتوں کو اسلام سے مُرتد کر دیگی۔ اس پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب اشیاء عارضی اور زمینی ہیں۔

آیت ۷۔ احسن علما۔ دنیوی زینت کے معاملہ میں کون بڑا کارہیگہ ہے۔ یہ بات ظاہر کر دی جائے گی۔

آیت ۸۔ جرداً۔ لیس ڈھکا۔ شے۔ خالی میدان۔

آیت ۹۔ عجب۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ بہت عجیب بات ہے۔ ایسے ایسے لاکھوں نشانات خدا تعالیٰ کے ہیں۔

دقیق۔ قسم کرنا۔ لکھنا۔ کھودنا یہ ان کی نشانی ہے۔ تحریر کا کام بہت ہوگا۔ ہمارا ان کے ہاں لکھا جائیگا۔

کہف۔ وہی ہے جس کو انگریزی کیپ کہتے ہیں اب تک وہ جگہ اسی نام سے مشہور ہے آیت ۱۰۔ الفتنہ۔ فوجان۔ حضرت مسیح کو صلیبی موت سے پہلے کے معاملہ میں جو عذاب عذاب تھے۔ اس پر بڑا ابتلا آیا۔ ماک ملوس اور اس کی بیوی بھی اس مقدمہ میں قید ہوئے۔ مگر کچھ لوگ ایسے تھے جو وہاں سے جاگ نکلے کچھ مغرب کو گئے کچھ شرق کو۔ جہاں اُن لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے بلاد فری میں جا کر کہف میں جا پناہ لی۔ جو کہ انگلستان کے جنوب مغربی گوشہ میں واقع ہے۔ انہیں جو انوں میں یوسف اور مینا بھی تھا۔ جس نے حضرت مسیح کے پہلے میں بڑا حصہ لیا تھا۔

آیت ۱۱۔ خیرنا علی اذ انہم۔ کچھ مدت تک باہر کی کوئی خبر اس گروہ کو نہ پہنچی۔

آیت ۱۲۔ بعثنا۔ آخری ترقی دنیوی کی طوط اشارہ ہے۔

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۱۰ء

(پارہ رکوع نمبر ۱۳)

۲۲ فروری دو دن پہلے طبع حضرت خلیفۃ المسیح دسویں کی عیسوی طبیعت کو ضعیف ہے۔ گردل میں خیال آیا کہ زندگی کا جو دوسرا نہیں۔ کس وقت موت آجائے۔ کچھ قرآن سنا دیا جاوے۔ تو اچھا۔ فرمایا۔ آج مجھے

ذکر سکوا اور ایک حدیث میں بیان کے متعلق بھی ایسا ہی ارشاد ہوتا ہے۔۔۔ اس کو بھی ایسے پرفیس کرنا چاہیئے اور یہ بھی جیسا ہے۔ کہ تیب
موتہ سے بدو دور ہو جاوے تب مسجد میں آنے کی اجازت ہے۔
اور ایک جگہ آیا گا رکھنا ناجی ہو تو کچھ رکھنا دیکر کچھ پکڑنے سے بدو
دور ہو جاتی ہے۔ سو معلوم ہوا کہ اصل مقصد بدو پر سے پکڑنے کے
چکر و حل اور دین کی لطافت کو رکھنے ہے اور ان پر ہر اثر و اثراتی جو
عزیزت و عین ابن
عباس رضی اللہ عنہما
علیہ وسلم۔ قال اذا
اکل احدکم فلا یسرع فی احقاقہا۔
ترجمہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے
رکڑے وغیرہ، بیان تک کہ اس کو چاٹ لے۔
حکمت۔ یہ بات تمام حکماء کے تجربہ میں آئی ہوئی ہے اور تمام
طبیروں کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے اندھ کی انگلیوں میں
ایک خاص لمس کی لطافت ہے۔ مثلاً ہم اگر کسی پر کڑے کی لطافت کو
دیکھنا چاہیں تو سو اسے اندھ کی انگلیوں کے اس کی لطافت کا اندازہ
نہیں کر سکتے۔ حالانکہ تمام جسم میں اس کی لطافت پائی ہوئی ہے
لیکن اندھ کے سوا مثلاً پرستے اگر لطافت کا اندازہ لگانا ہو۔ تو ہم
کا سیاب نہ ہو سکیں گے ان ایک خاص برقی اثر ہے جو صرف ہاتھ
بلکہ انگلیوں تک ہی محدود ہے اور اندھ کی انگلیوں سے آنکھ کا
جو ایک توجہ کا آکڑ ہے خاص توجہ ہے اسی لئے توجہ کر کے دالے
غافل ہیں معمول کی انگلیوں کی طرف آنکھ نہ زیادہ لڑا کرتے ہیں اور
اس طرح سے معمول کے اوپر انگلیوں کے توجہ اپنی آنکھ کی تاثیرات
مناظرہ اور طر پر ڈال سکتے ہیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں
اسی طرح جادو یا جادو سے بنائی جادوین و زہادہ و ذبیحین
چاہت ان دواؤں کے جو شین کے ذریعے سے طیار کی جادوین ایس
لے کہ انگلیوں سے بنائے وقت آنکھ کی توجہ اعتون پر پڑتی ہو
اور اعتون کی خاص برقی بھی آنکھ کی توجہ کے وقت اس کے
ساتھ ملکر ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے اس لئے وہ وہ ایسی جادو
مغیر ہوتی ہے اس بات کو یورپ والے بھی باخبر ہیں یہ کہ
چنانکہ وہ ان لاکھوں سن و دہائیوں کھنی تیار کرنے کی ضرورت ہوئی
ہے اور وہ ہاتھ سے طیار کرنے میں ساہو سال کی مدت ہو کر ہر
ہے اس لئے وہ باوجود اس فوق کے جاننے کے بھی یہی
شہنوں سے دواؤں بنائے کا کام ہے میں پس ایسی اس کے
ماقت کھا لکھانے کے وقت جب انسان انگلیوں سے لغت اٹھا دیا
تو اس کی آنکھ ہر دفعہ لغت دیتے وقت انگلیوں کے سروں پر پڑی

[illegible][illegible]

مفید اشیاء پر بنجملہ ان کے ایک ہی کھانے کے بعد انگلیان چلنے کا مسئلہ ہے۔ انسان کو تو غصہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذریعہ ہدیہ دہی معلوم ہوا لیکن حیوانات کو فطران اور غلغلہ غناٹ کیا گیا۔ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ کبھی جب کچھ کھاتی ہے تو پھر دن بیٹھ کر چائی رہتی ہے۔ اسی طرح کتا بھی دھو اور پیچھے چاٹتا ہوا پایا گیا ہے۔ بلکہ تمام جانور یکساں طور پر اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں اور کھانے کے بعد کرتے ہیں اور صرف انگلیان ہی چاٹتے ہیں۔ تو یہ صفت معلوم ہوا کہ یہ فعل ہضم کی ترقی کے لئے نہایت مفید ہے اور نہایت ہی مفید ہے۔ بلکہ لاپرواہی ہے۔ اس لئے حیوانات لایعقل کو فطران بتلایا گیا اور انسان کو دین بتایا گیا۔ کیسا ہی پیارا رسول ہے جو ایسی مفید اور سہل الحصول علاج ہمیں بتا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب

حدیث۔ عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج عن طعامہ قال اللہ الذی کفانا دار دانا غیر مکفی ولا مکفور۔ وقال مرفوعاً لک۔ دبتا غیر مکفی دمود وکلا مستغنی دینا۔ ترجمہ۔ ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوتے تھے اپنے کھانا کھانے سے تو فرماتے۔ رب تعالیٰ اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کھانا کی کفایت کی اور ہم کو سیر کر دیا۔

حکمت۔ جب انسان کھانا کھاتا ہے تو اس کے مزے ہیں اور شکم کی سیری ہیں اکثر اوقات خدا کو بھول جاتا ہے تو اگر آخر میں دماغی جاوے تو وہ غفلت باقی رہتی ہے اور انسان کو خیال ہوتا ہے کہ یہ کھانا اور یہ مزے کی اشیاء جس کو کھا کر مجھے ایسی ذمت معلوم ہوئی۔ اصل میں مجھے اس مالک حقیقی کے نفس سے ملی ہیں تو مداخلہ حمد کے قابل وہی ہے جس نے ان کی توفیق دی۔ اگر اس کی مرضی نہ ہوتی تو مجھے یہ مزے دار کھانے کبھی نصیب نہ ہوتے۔ اور جب یہ خیال انسان کو آتا ہے تو بے اختیار دل و زبان یہ بات نطقی ہے کہ سب تعریفیں تو اسی کی ہیں جو میں نے میں کفایت کی اور ہمیں سیر کیا۔ ورنہ یہ کھانا خود کیا پایا ہو چکا ہوتا ہے۔ دراصل اس معبود حقیقی کا ہی فضل جو دین اور دوسرے پر حکمت ہے کہ جب کھانا کھا کر انسان شکرت کرے۔ تو وہ وہی اہل شکرت کا ذیہ کیم کے مطابق اس کے رزق میں ترقی ہوتی ہے اور شکرت

بنزلہ دعا کے ہو جاتا ہے (۳) تیسرے یہ کہ شکر کر کے انسان ایک غناگنا ہے۔ کہ اب ہم کتنا تیرا ہی کام ہو کھانا تو اپنا مزا دے گیا۔

حدیث۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال اذا اتی احدکم خادماً بطعام فات لم یجلسہ معہ فلیتوا ولہ اکلتہ او اکلتہن او لقمتہ او لقمتہن فانما ولی حقہ علاجہ ترجمہ۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کھانا لاوے۔ تم میں سے کسی شخص کے پاس اس کا خادم۔ اگر اس کو اپنے ساتھ نہ لکھلاوے۔ تو ایک دو ڈالے یا لقمے ہی اسے دیدے۔

حکمت۔ اس قول میں بہت ساری حکمتیں ہیں جن میں سے چند بیان کرتا ہوں۔ دنیا کی اشیاء آخرت کی اشیاء کا نمونہ ہیں مثلاً دو رخ کی آگ کا نمونہ ہیں دنیا میں بھی آگ موجود ہے۔ غرض اسی طرح تمام اشیاء میں آخرت کی اشیاء کا۔ اور باورچی جب کھانا پکا کر دیتا ہے۔ قاسم ایک قسم کی دوزخ کی آگ سے واسطہ پڑتا ہے اور وہی چونکہ دم دل ہوتے ہیں اس لئے دوزخ کی آگ کا خیال کر کے اس سے بچنے کے لئے اور خدا کے شکر کے طور پر اس کھانے میں سے جو اس آگ سے جو دوزخ کی آگ کا نقل ہے۔ پکا ہوا ہوتا ہے۔ ذکر کو دینے کا حکم کرتے ہیں (۳) دوسری حکمت یہ ہے کہ اگر ذکر کو اپنے کھانے میں سے دیا کرے گا تو ذکر کو چوری کی عادت نہیں رہے گی کیونکہ پکا کھانے کے لئے ہی ذکر چوری کرتے ہیں۔ لیکن جب مالک خود دیگا۔ تو چوری کی عادت باقی رہے گی۔ اور ایک نفس کو گنہ سے نجات ہوگی۔ (۴) اس عادت سے سخاوت کی عادت ترقی کرتی ہے اور انسان اسے کامیو پیدا ہوتا ہے (۴) چارم۔ یہ فائدہ بھی پہنچ سکتا ہے کہ اگر خادم کو جو کھانا پکا یا کر لے لے تو اس کا اپنے من سے دیدیا جاوے تو وہ ذکر اپنے مزے کے لئے کھانا کھا کر پکا کر لے کر دے گا اسے خیال ہوگا کہ میں نے بھی اسی من سے کھانا کھا کر چم۔ اکثر اوقات بادشاہوں یا اور امیر لوگوں کو مارنے کے لئے زہر یا جانا ہے تو ہر شے باورچی کی سازش سے دیا جاتا ہے اگر آدمی لڑکھو ساتھ جھلا کر کھلاوے اپنے سامنے اپنے کھانے میں لکھاوے تو ہر ممکن نہیں کہ باورچی نہ دینے کی جرأت کر سکے اور جب باورچی یہ کام نہ کر سکیگا۔ اور کوئی طریقہ ممکن نہیں تو اس طرح ایک آدمی بہت مخالفت میں ہو جاوے گا اور یہ نہایت عمدہ تدبیر ہے۔

حدیث۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا کل حتی یسبی لہ فیعلم ما ہو۔

ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شے نہیں کھاتے تو یہ جان لے لے کہ اس کا نام کیا جاوے پس جب جانتے کہ وہ کیا شے ہے تب کھاتے۔ حکمت۔ عرب میں چونکہ کوئی شریعت نہیں تھی اس لئے حرام حلال میں کوئی تمیز نہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مختلف بلاد کو لوگ جس شے اور ان کے کھانے بھی مختلف تھے اور آپ کے پاس روزے نے کھانے آئے تو اس لئے آپ نام نہ پچھ لیتے تھے تاکہ وہ حرام نہ ہوں اور شریعت اسلام میں منع ہوں اور تعلیمی سے بغیر نام پوچھتے نہیں حرام چیز کھانی نہ جاوے۔ دوم۔ بعض دفعہ ایک انسان بیمار ہوتا یا اس نے مسهل لیا ہوتا ہے یا اسے کسی چیز کا پرہیز ہوتا ہے تو اگر کلمہ پوچھے بغیر کسی کی لائی ہوئی چیز کھالے تو بعض دفعہ نقصان ہوتا ہے اور یہ روضہ کا مشاہدہ ہے کہ معلوم چیز کھانے سے سخت بیماری کا اڈیشہ ہوتا ہے کیونکہ کسی کلمہ پر نقصان دہی ہے کسی کو بادی چیز سے نقصان ہوتا ہے اور کسی کو سرد چیز سے نقصان ہوتا ہے اور غرضی میں کھانے سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے

حدیث۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ طعام الاثنین کافئ لثلاثۃ وطعام الاثنا عشر کافئ لاثنا عشر

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

حکمت۔ رسول اللہ کے پاس چاروں طرف مسلمان دین سیکھنے کے لئے آکر تھے اور باقاعدہ کوئی لنگر نہیں تھا اس آپ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی اگر تیسرے یہاں کو بھی ساتھ ملا لیا کرے تو ذرا کھانا کھائے اور کھانا کھانے کے لئے کھانا پختہ ہوا ہی تیرے کے لئے بھی کفایت کرے گا اور اگر دین میں ہوں تو چھوٹے کو بھائیں اسی طرح پر اور بھی کم وقت پیش آئے گی اور مہانوں کے لئے الگ لنگر بنائے کی ضرورت نہ پڑے گی اور اس میں ضیافت کیو جسے آخرۃ اسلامی ترقی کرے گی اور باہر سے آنوالے اسی کا سلسلہ ہی لگا رہیگا۔ غرض اس حدیث سے صحابہ کو بہت بڑے فوائد کی تخریص دی ایک تو خواب دوسرے اس شخص کی محبت دل میں پیدا ہو جاتی جس کی دعوت کی تیرے باہر سے دین سیکھنے کے لئے آنوالے اصحاب کی خدمت اور اس طرح پر تبلیغ جو کھانے کفایت شکاری کی عادت اور سخاوت کی عادت۔ نجم۔ بہت کھانے اور صرف کھانے سے پیٹنے سے روکنے کے لئے بھی ایک عمدہ تدبیر ہے کیونکہ یہاں کے سامنے انسان کم کھانا کھائے ششم۔ باقاعدہ لنگر بنانا رسول خدا پر جو خوب پڑتا تھا اس طرح مہانوں کی خدمت کرنے سے غریب کی رسول خدا سے سکون پختہ ہوگی۔

انصاف سرحدی
توجہ فرماؤ یہ کہ بہت کم ناخون بدین
فروری

خیر ارادین بدین کے بڑا گنے کے متعلق تھی۔ توجہ فرمائی ہے
کوئی مشکل یا ناممکن فرمائش نہیں کی گئی تھی۔ یہی
عرض کیا گیا تھا۔ ہر خبردار بدین ایک اور خبردار
بنادے لیکن ناموز سوائے دو تین اجاب کے خصوصیت
کے ساتھ کسی توجہ نہیں کی۔ کیا جیے اپنے بھائیوں کے نام
ہر جگہ پائے۔ بڑے بڑے صاحبزادے۔

درخواست کا
اجاب دیا گیا ہے۔ درخواست دہکار نے یہ۔

رہنما علی صاحب احمدی لکھی کا لکھا گیا ہے
اجاب دیا گیا ہے۔ درخواست دہکار نے یہ۔

عمرہ پان کی دوکان
دریافت کرنے میں۔ کہ کھانہ عمرہ پان

کی دوکان کون سی ہے۔ بڑا کھانہ۔ کی پان چوڑے کے
انبار پر چھوٹے ہیں۔ ان پر غریبوں
چون کی درستی
نام چھوٹے ہوتے ہیں۔ دو چھوٹے ختم
چکی ہیں اور اب دوبارہ چھوٹے گئی ہیں اس واسطے جس صاحب کو
موجودہ مطلوبہ پتے میں کوئی غلطی معلوم ہو وہ مطلع فرما دیں۔ تاکہ
درستی کی جائے۔

شیخ غلام احمد صاحب واعظ
آج کل بہاولپور میں ہیں اور علانہ
نشان کا دورہ ختم کے لاہور
سالگہ سے دوبارہ ہوتے ہوئے انشاء اللہ ۳۰ مارچ تک دیاں
پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت عطا فرماوے
اور ہر جگہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ حضرت کی طرف سے ان کو کم
گیے کہ مٹھہ راجھا ضلع شاہ پور سے بھی ہو آئیں۔

ضروری اطلاع
جب کہ اخبار میں کا سلسلہ قریباً قریباً
جاری تھا تو بعض دوست۔ ہمدرد۔ راجپوت یا انھم کی قیمت وغیرہ
کے متعلق براہ راست حضرت کو خط لکھا کرتے تھے اور ہمیں بار بار
انباروں میں جلی فروش دیتے پڑتے تھے۔ کہ حضور علیہ السلام کو ان
معاملات کے متعلق نہیں۔ بڑی مشکل سے ایک زمانہ کی پریشانی
ہر جی تھی۔ اب ویسا ہی نیا لٹریچر پیش ہے۔ قادیان میں بعض

اصحاب اپنے طور پر کچھ تجارت کرتے ہیں اور ان میں سے بعض
معاویہ اصطلاح کے مطابق اشتہاری شیب بھی ہیں ایک یا کئی
دو آدمیوں کے اشتہارات ان کی طرف سے ہر جگہ ہیں جیسا کہ یہاں
احمد نور صاحب سرحد فروخت کرتے ہیں یا دفتر بدین مست سلاطین
فروخت ہوتی ہے۔ یا میان عبدالرحمن صاحب کا غالی جو طیب
بھی ہیں بعض عیادت کا اشتہار دیتے ہیں۔ ایسے اشتہاروں کو
دیکھ کر بعض لوگوں کو غائب غلطی لگتی ہے کہ یہ حضرت غنیہ کی
کی طرف سے ہیں یا ان کا کوئی اس میں تعلق ہے اس واسطے
ان دو آدمیوں کے متعلق حضرت کو خط لکھتے ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ
کون تجارتی معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ فروخت کے
واسطے شاپ دو آدمی بناتے ہیں۔ نہ بنواتے ہیں اور نہ پاس
رکھتے ہیں اور نہ شاپ کی ڈاک میں آتے ہوئے کسی اس قسم کے
خط کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ ایسے خطوط براہ راست شہر میں کے
نام لکھنے پڑا رہیں۔ ہر جگہ واسطے مطلع رہیں اور دوسروں کو
بھی باخبر کریں۔

ایک تجویز
ہماری قوم کی بہت سی امیدیں قادیان کی کھلی
اور دوسرے احمدی سے وابستہ ہیں یہ دکھانے کے
لئے کہ اس کے طلباء و مہتممین خصوصیت کے ساتھ اشتیاز
رنگین ترقی کی کوششیں۔ ایک معنون "اسلام" پر کسی طالب علم
کو لکھنا ہوا ہے مہتممین پر، جانا چاہیے۔ اولاد کی ترقی و ترقی
قوم غنیہ میں دیکھ سکتے ہیں۔ مگر موجودہ طلباء کے جوہر لیاقت
دیکھنے کا حاضرین جلد کو کوئی موقع دینا چاہیے۔ اور اس کے لئے
سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ اسلام وغیرہ اہم بنی مسائل پر معتبر
حضرات کی مگرانی میں معنون لکھا گئے جادوین اور دیگر معنون
اسے علامہ خود پڑھائیں پڑھوے اور اس پر انجام دیا جائے
حمایت الاسلام میں بھی یہ طریقہ مروج ہے جو بہت مفید ہے
ایک دوست اطلاع دیتے ہیں کہ جناب
خواجہ صاحب کیچر جالندھر میں ۶ مارچ کو
ہو جس کے واسطے جناب جالندھر میں
صاحب پلیدی جناب قاضی محبوب عالم
صاحب جناب امیر الدین احمد خان صاحب وکیل اور جناب شمس الدین
صاحب داروہ نے اشتہار دیکر پبلک کو بروکھا تھا۔ معنون الہام
اور الہام دیدھنا۔ دوسرا معنون شہر۔ احمدیوں و دیگر مسلمانان
آریہ۔ ہندو سب تشریف لائے۔ دو تین ہزار کا مجمع تھا۔ دلائل بینہ کو
قرآن شریف کی تفصیل بیان کی گئی۔ عام مسلمانوں کی رائے ہے۔
کہ ایسا کیچر جالندھر میں کبھی نہیں ہوا۔ ہم ان صاحب کے متذکرین ہیں
کے اسمائے گرامی اور بدین میں کہ انہوں نے جلسہ کے انتظام میں

حضرت خواجہ صاحب جالندھر میں

۱۲ فروری سن ۱۴۱۰
میان شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ ع
چوہدری غلام احمد صاحب ۱۳۷۱ ع
۱۰ فروری سن ۱۴۱۰
میان محمد حسن صاحب ۷۷ ع
میان بھول محمد صاحب ۵۹۶ ع
۱۲ فروری سن ۱۴۱۰
میان فادر علی صاحب ۸۳۸ ع
میان نظام الدین صاحب ۱۷۸۸ ع
میان نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
۱۳ فروری سن ۱۴۱۰
میان نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ ع
دکڑ رحمت اللہ عبدالواحد صاحب ۷۷ ع
میان صدر الدین صاحب ۷۷ ع
میرزا عزیز بیگ صاحب ۱۶۹۸ ع
میر بیون علی صاحب ۱۶۳۷ ع

خاص حصے کے پبلک کو فائدہ پہنچایا۔ ہندو مسلمان
خان دیکھ سنے اس کام میں بہت تکلیف اٹھائی اللہ تعالیٰ سب کو
جزائے خیر دے اور سید محمد اشرف صاحب پر اپنی برکات نازل کر دے
جن کا وجود و اصل جالندھر میں ایسی نیک سوچوں کا موجب ہو رہا ہو

قرآن مجید

جلد۔ جلد چہم۔ نہایت صاف و خوشخط۔ شاہ رفیع الدین صاحب
لفظی ترجمہ والا جہان نوٹوں کے ساتھ جہان آباد میں شائع ہونے
میں۔ بہت مفید ثابت ہوگا جو اس سے پہلے دفتر میں فروخت ہوتا
رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب دروازہ نہیں کھینچتے تھے۔
اور ہم تعمیل نہ کر سکے۔۔۔۔۔ چند جلدیں دفتر میں دستیاب ہوئی ہیں
میں ہر ایک دو بارہ (۷) ہے جلد نمبر ۱۔

دفتر اخبار ہمدرد۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں
مگر دلوں کے لئے کیر ہے نبوت

فی تولد ہے۔ سرحد رنگاری خصوصاً جالاندا۔ دھند اور جہان آباد
ایک دفعہ ضرور آزاد مالہ قیمت کی تولد ہے۔ حضور پاک پروردگار۔
المشہر احمد الدخان ایڈیٹر اور قادیان دارالانوار۔ گورداسپور
لاہور سے لکھی ہوئی جگہ جگہ میں رعیت پرنگوین
دریں جہان آباد۔ حرم وہی ہو رہا ہے۔

ریدر

۱۳ فروری سن ۱۴۱۰
میان محمد عبدالمصیب ۳۱۹ ع
۱۴ فروری سن ۱۴۱۰
میان محمد علی صاحب ۳۱۹ ع
۱۵ فروری سن ۱۴۱۰
میان عبد الرحیم صاحب ۲۳۷۰ ع
میان محمد اشرف بیگ ۸۶۳ ع
میان فی بخش صاحب ۱۲۷۹ ع
۱۶ فروری سن ۱۴۱۰
میان نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ ع
میان نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
۱۷ فروری سن ۱۴۱۰
میان نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ ع
میان نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
۱۸ فروری سن ۱۴۱۰
میان نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ ع
میان نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
۱۹ فروری سن ۱۴۱۰
میان نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ ع
میان نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
۲۰ فروری سن ۱۴۱۰
میان نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ ع
میان نور الدین صاحب ۵۸۹ ع

المشہد حکیم محمد دین - دروازہ دیپہ سنگہ - گوجرانوالہ

پچھن بگڑ جانے سے ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں (۱) دماغیے دور
اوجھتا ہے اس دوران کے دو ایک مرتبہ سے قبل (۲) نیارہتے اس دوران کا
استعمال کیا جاوے تو ماحول سے خطرناک ہے (۳) ۱۹۷۰ء تا ۱۹۸۰ء

المشتهر - ڈاکٹر ایس کے برمن ۵۰ مارچ ۱۹۵۷ء (اسٹریٹ کلکتہ)

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ | علم فقہ بین علماء کے علمی اختلافات جو

ست سلا جیت مکملتی

عسی محمد صادق علی اللہ عنہ - ایڈیٹر بڈرہ - قادیان گورداسپور
ہدایت الفرقان - معیار الصادقین - ظہور السمیع - آئینہ صداقت

قرۃ - احمد نواز کابلی احمدی معاصر از قادیان

پہلے یہ مہر الی صابن کا یلب چھو ماسا کا رخانہ کھولا،

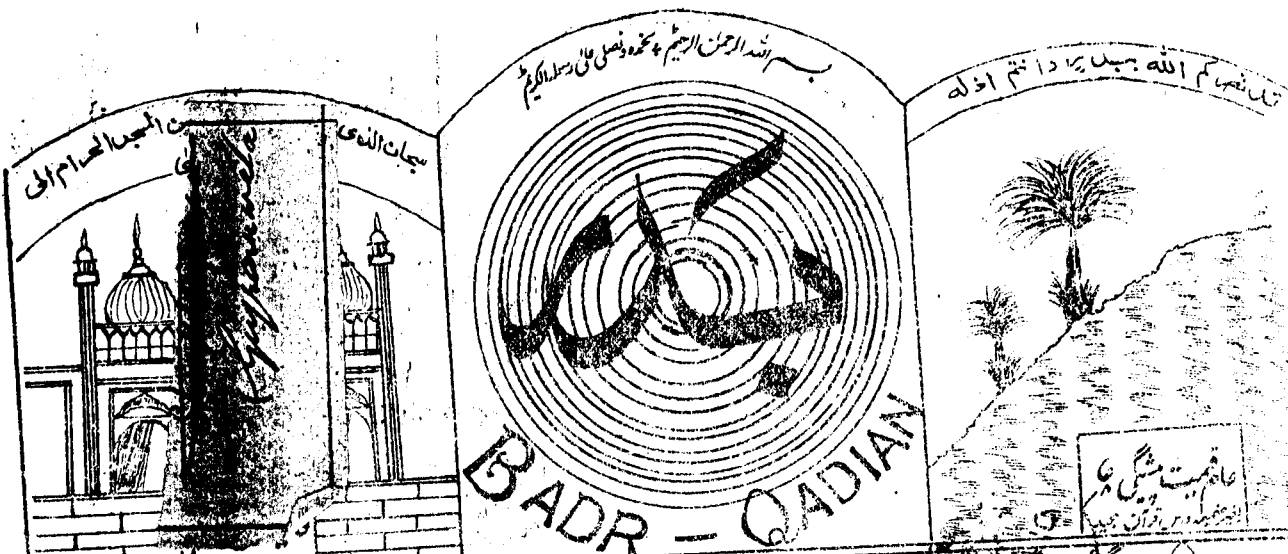
الشهيد - عبد الرحمن كافي احمدى - شفا خانہ حکیم نور الدین صاحب قادیان

شیخ غلام نبی سیفی - احمدی بازار کلان - راولپنڈی

(بیکاروں کو مڑوہ)

محمی الدین - منیر احمدی ذمہ وضع جھنڈ والی۔

جس کو دنیا والی چیزیں متعلق لائی ہیں



چہ گہریم باتو گہرا ای

(تیسرے نمبر پر ۳۸۸۱)

دو ایمنی شفا بینی غرض ار الا ماں مہنی

عالمیت مشرق

(نمبر ۱۹)

سارے جہاں چھٹا دارالامان ہمارا
 اذیہ فریختہ محمد صادق غنی علیہ السلام
 دارالامان ہمارا بنیت نشان ہمارا

انگریزی نوپک

از شاد امیر | فرمایا میری طاعت مختلف مقاموں سے فدا کرنا ہے جس کے ساتھ توفی کرنا ہے اس لئے نظم (۱) بیت استغفار کرو بہت استغفار کرو (۲) گھوڑوں پر تو رکنا کہ جس کی عادت ڈالو اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی دعاؤں سے نوازا کہ ان کا یہ گناہ حسب استغفار سے خالی نہ رہا کرو (۳) بالخصوص دعاؤں کے ساتھ غلامی کی طرف کام تو بہ کرنا۔ مگر کافروں اور گھر والوں کے اسباب کو بہت صاف نکھو (۴) چڑھوں کے دفعہ کی تدابیر پر عمل میں لاؤ۔ غالباً اسی کی راہ سے یہ مرض بھیلتا ہے سوال اندر کی اور مدنیہ کے آل و سلم نے فرمایا ہے کہ بڑا ناسخ ہے براہِ شریعت پر اور احمد صاحب دیکھیں کالہ کا کام بھی نہ بہت

خامرو | وہاں صاحب سے دعا است کہ میں کہ عورین کے واسطے

فرار کے ساتھ دعا کرنا ہے۔

درخدا است دعا
بجاء من اصحاب ان کے لئے دعا فرمادین کہ
اللہ تعالیٰ حضور اپنے نفس و کرم سے صحت لکھی عطا فرمادے۔ آمین
جہاں سے تیرے دوست باہر اعلیٰ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے
اپنے فضل سے تیرا روزہ تیرے عطا فرمایا ہے۔ حضرت
خلیفہ المسیح نے امام احمد انجریز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مہارک کرے
اور سو وسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ اویں کی سے عمر و از کو آمین

فروخت مکان

ہمارے ایک دوست خادیاں ایک مکان بنا
تھا جس کی قیمت زمین مقررہ موجودہ
سعر اور قیمت کے قریب تھاتے ہیں اور
تو دوست کرنا چاہتے ہیں خطا کی بات معرفت

سلامت اسلام شکر

سلامت اسلام شہر

نہ کہان کے معزز ممبر سردار سنگھ صاحب نے
شیخہ اپنی کاپیان دکھائی ہیں جس پر
آؤ حضور سے دور دور کے ملکوں میں اپنی تبلیغ کا حق پہنچانے کی
شہادت و اصل کی ہے۔ شیخہ نے کھلم کھلا دعائے نبیوں
مصلح قیوم پر وغیرہ شہود میں وہ چھوٹے ہیں۔ یا اعد یا رحمان
یا غفور اگر لوگوں کو پڑھ لکھتے ہیں اور خود پڑھتے ہیں اور پڑھنے والوں
سے ان کلمات تبرک کو سنے یا نہ اٹھانے کی تحریز شہادت دی ہو
سے کہ ایک ساتھی سے انھوں نے اپنا خط سلامت اسلام شہر
لے لیا تھا میں کیا ہے۔ دیکھ لے کہ ان سب کی عزت چاہیے
صاحب سلامتوں کے ساتھ برابر کھاتے ہیں۔ اگر آریوں کو کہتے
ہیں کہ وہ جو شہادوں کے ساتھ بھی کھاتے ہیں۔ چھوڑ کر کیوں بڑا کہتے
انہوں نے اپنے فضل حال پر ایک اشتہار لکھا ہے۔ یہ غریب
تبع دروگاہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ٹی پارٹی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

طوطی پارٹی
 اجنبی تشہید الاذن کے لئے گزرتے تھے جو کہ بیگ کو ان طلبہ کے
 کی خاطر جو کہ استخوان انٹرنس پر جانے والے ہیں مدد
 کے طلبہ اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کو مدرسے کے ایک سال میں بیٹھے
 اہتمام کے ساتھ ایک ہی طوطی پارٹی دی۔ جس کے بعد جیسے مولوی صدر دین
 صاحب صدر مدرس تعلیم الاسلام چلے گئے اور حضرت صاحبزادہ محمود صاحب
 صاحب اور ان کے بعد صدر مدرس کے سکو کی اطلاع میں عاجز مقرر مقرر
 سے اور اخیر میں خود صدر صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ جن میں طلبہ کو
 تواضع کے مدرسہ کی خصوصیت دینی کی طوطی قومی دلائی گئی اور انہیں
 یقین دہان کے حقیقت کو جاری رکھنے کے واسطے تاکید کی گئی۔ پھر
 تشہید الاذن کا شکر یہ طلبہ کی طرف سے انٹرنس کے ایک طالب علم
 ملک عبد الرحمن صاحب آف گورنل سے بڑی فصاحت اور طلاق
 بانی سے ادا کیا اور امید و افاقہ ظاہر کیا کہ اس مدرسہ طلبہ کا حقیقی
 نیندہ خانہ بنیں گے اور انہیں بیس گزشتہ کی خیر خواہی کا جو سبق انہیں
 ملا ہے اس مدرسہ میں سکھائے گا۔ بعد میں گئے کہ بیرونی سائنس کی
 بریلی ہوا آپریشن کے لئے گئے۔

برادر محمد یعقوب صاحب اطلاع در زمین که موضع مرین میاری
 طاعون خونی بر سبب اسبابی که از زمین که در کوهستان مخفی بود که در آن
 در زمین طاعون کوه بیدار می شد که از زمین که در کوهستان مخفی بود که در آن
 تعیین شد که در کوه بیدار می شد که از زمین که در کوهستان مخفی بود که در آن

مذکورہ پریس قوانین میں بیان معراج الدین عمر بدو پریس و پرنٹرز کے حکم سے: ہاتھ نام قاضی محمد ظہور الدین اسکی چھب کر شائع ہوا۔

(کتاب محمد حسین احمد)

الافتتاح

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا کہ تم پر رحم کیا جاوے
حضرت خلیفۃ المسیح کا کہید ہی فرمانِ بریں اور وسوسہٴ شیطن

ان آیام میں اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات کس زور
 سے ظاہر ہو کر مخلوق کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے

اپنے اعمال کو سنوارنے کے لئے بار بار بیدار کر رہے ہیں۔ ایران، قزاقستان، وسط ایشیاء، افغانی، تاجکستان اور ترکمانستان کے درمیان لڑائی۔ حیدرآباد اور پٹنہ کے تباہ کن جلاوطنی کے مقامات کے طوفان اور مجازوں کی غریباں کس جبریت گاموں کا نقشہ اٹھانے کے سامنے پیش کر رہی ہیں۔ قزاقستان اور تاجکستان کے سرحدوں کی پرمسٹاؤں کی حد تک کتاب کو ان واقعات کو آفات اور شائستگی نامہ سے یاد دلانے کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب خیال کرو کہ یہ معمولی باتیں ہیں اور ان کی

نے قرآن کریم میں فرعون کے متعلق فرمایا ہے فارسلنا علیہم الطوفان والمجاد والمعل والضمادع
 اللہ م آیت مفصلہ استفسار کا جواب دیا کہ ان کو آج کل کے
 پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور مڈیاں اور چڑیاں اور
 بڑک اور لہو۔ یہ سب نشانات جدا جدا آئے۔ پس انہوں
 نے تکبر کیا اور جو قوم تھی۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 عذاب اسوا سے آگاہ ہے کہ لوگ تضرع اختیار کر گئے۔
 فرعون پچھلے سالوں میں کہہ رہی تھی۔ مگر اب پھر اس کا زور
 دہاتا جا رہا ہے۔ چاہئے کہ لوگ ان باتوں کو سمجھیں۔ تکبر اور
 نفی سے باز آجاویں۔ نیکی کی طرف قدم بڑاویں۔ اور
 اللہ تعالیٰ سے اپنے گنہگاروں کو بخشوا میں اور خدا کے
 مقدس بندوں کے حق میں بے باکی سے موقف نہ کھولیں۔
 ایک نصیحت ہے جو سننے والوں کو سناٹی جاتی ہے۔ چاہئے
 کہ ہمارے پڑھنے والے حتیٰ المس آگے دوسروں کو پہنچا دیں
 اور اسلام میں نفع اللہ کے۔

بسترے ساتھ لاؤ۔
 ہنرمند صاحب فکر خانہ فرماتے ہیں کہ
 یہاں جہان خانہ میں بسترے کا
 انتظام نہیں کیا جاتا۔ سب جہان اپنے اپنے بسترے
 ساتھ لایا کرتے ہیں۔ یہ ایک بدیہی حکم ہے۔

جلالت شریف لائبریری احباب کی خدمت میں عرض

حضرت اقدس مرحوم ومنغوبیک زندگی کے ایام میں بھی انوریم
پوری مولانا مفتاح صاحب سیالکوٹی نے ایک تحریک کی تھی۔ کہہ کر
حاجب جو علیہ السلام نے پر قادیان جاویں سکم از کم ایک روپیہ فی کس
بطور نذرانہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت
میں پیش کریں۔ چنانچہ اس پر انہوں نے اپنے مبلغ کو روضہ
سے علیحدہ کر لیا اور اس طرح درنگ نہ کیا کہ ایک معقول مدد
کی۔ گزشتہ سال بھی اس کے متعلق اخبارات میں تحریک
کی گئی تھی اور اب بھی چودہری صاحب موصوف یاد دہانی کرتے
ہیں کہ دوست اس ایک روپیہ فائدہ کار یا دو کھین اور اسی
سبب سے ایک روپیہ گھر سے لیکر جلیں۔ سیالکوٹ کے
بروجات کے احباب کو وہ بالخصوص اس ام کی طرف متوجہ کر
ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے دوست بھی اس نیک تحریک کی
تخلیص فائدہ اٹھا دیں گے۔

چودھری صاحب موصوف یہ بھی
 لکھتے ہیں کہ راجپوتوں کے ارتقا
 کے اندر اس کے واسطے انتظام سوچنے کے لئے قوانین
 احمدی برادران راجپوت کا ایک خاص مبلوغت کیا جاو
 پورا کیے وقت ہو۔ چونکہ جلسہ پر دارالامان میں ہر طرف کے
 احمدی راجپوت جمع ہون گئے۔ اس واسطے یہ جلسہ بآسانی
 منعقد کیا جا سکیگا۔

ایک اور ٹی پارٹی

فور مجھ ہی کلاس کے طلباء نے بھی
فتحہ ای کلاس کے طلباء کو ٹی پارٹی
دی۔ حسین صاحب بکتر شاہ، حاتم آتہ اور عبد العزیز
و علی محمد لکھنوی اپنی تعلیم پڑھیں۔ انجمن عبد العزیز
سیالکوٹی طالب علم فور فہائی نے علیہ بھی اپنے چار
ٹی پارٹی کے کراچی دھڑی محبت و حسن اخلاق کا ثبوت د
ایسے امور کا ذکر صرف یہ دیکھانے کے لئے کیا جاگے کہ
کے طلباء کے تعلقات آپس میں کیسے صاف اور برادرانہ
ہیں۔

تصحیح ۲۰ دسمبر ۱۹۰۹ء کو رسید زمین لاء ایں نصیر احمد کی وصیت
کسی گئی یہ وصیت ۲۱۹۲۷ء عبد الغنی صاحب لیڈر منیٹ کی ہے

خطبہ

(موضوعہ اور فوری ۱۹۱۰ء)

فَرَّارِ الْغِيَاثِ لِلَّهِ وَالصَّلَاتِ وَالطَّيِّبِ
 رُوئے گشت کے بعد پڑھا جاتا ہے جس قدر کوئی احسان
 کے تحت بڑھتی ہے اور ایسا پیدا ہوتا ہے نبی کریمؐ نے فر
 مایا اَلْحَبِیْبُ مِنْ اَحْسَنِ الْبَشَرِ۔ اللہ نے تم پر کیا کیا احسان
 نصے وجود دیا۔ پھر جو بھی انسان دیا۔ پھر مسلمان بید کیا اور
 اس پر نبیؐ پر چلایا جو کسی صحابی کو بڑا نہیں کہتا۔ مثنوی کا رخ ک
 یں پڑھی میں تشبیہ المطاعن بھی۔ مگر ان کے مطالعہ کے بعد
 میں صحابی کی محبت کے سوا کچھ نہیں رہے ہر مسلمانوں کے
 میں جو ان بیت سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ پھر اس نے
 بھی کی کہ گزین دو گروہ اول اللہ۔ صوفیاء اور اولیاء کمال
 کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ سہروردی جشتی
 حضرت خواجہ عثمان۔ خواجہ معین الدین۔ حضرت ذمیر
 حضرت حکام الدین اولیاء حضرت چلغوزی وغیرہ حضرت

حضرت نقشبند خواجہ بانی باقر حضرت مجدد سمرقندی جو
جیلانی حضرت ابراہیم شاذلی حضرت احمد رومانی نے غدا
نظر آتا ہے + پھر اس مولے نے یہ احسان کیا کہ مجھے کسی
اور ضرورت کے موقع پر بڑی دستگیری کی ایک نعمت کی اس پر
عظیم الشان تحفہ تیار کیا اور اس کے پیش کیا۔ گواہ میری
ابک ہتھیار بنے ایک میرے پیش کیا دیکھ دیکھ کر کہنے
آپ ہی رکھنے پس کیا ہی من ہے یہ رانی جو بلا مانگے چھ پر ہاتھ
انہی تھکے کے سے مین کہ زبان سے اگر تم تعریف کریں
غرض تمام شکر گزار یان جو زبان کے ذریعہ سے اور پھر
کے لئے بن اور اسی کے لئے ہوئی جا میں۔ اس طرح
نکرہ اور ایک جاتا ہے اور جملہات بدن ادا کرنا ہے شد
نماز تو وہ بھی اسی کے لئے ہے۔ اس طرح کل اکیلا
کے لئے مین رزق ہماری ضرورت کے پہلے پیدا ہوتا ہے
پریش سے باہر ڈالنے کے کچھ مین بن دو وہ آجوا جو
مین کھلنے مین وہ دت ہوئی کہ کان سے نکل چکا ہے
مین ہو چکا ہے اس گل کی کانوں بن آیا پھر جتا کر صبر
پھر مٹی مین بن سکے لئے عقاوت کے ساتھ لگ کر
اس طرح پڑے کمال میں غرض کہ کیا احسان مین اس
بھی اسی کے لئے ہونا چاہیے غلط ہے کہ غدا کے کو
نہ کیا گیا کہ اسے تو فرمایا ہے وانا کم مین کل المسلموہ
اپنی شامت اعمال سے لا تو اسے المسلموہ ام الکمل کہ

بھی میرے لئے اس فرستے سے
 چھوڑ پر تو غور فرما
 ہے ان کے افعال
 قادر و نقشبندی
 الدین شکر گنج
 بہاؤ الدین زکریا
 حضرت عبد اللہ الغافر
 مگر وہ ہی متبعی ہو
 علیٰ صریح نہیں
 کے لئے ہیں
 رومی بھی نہ پوچھی
 وہ گلاب بندہ ہے
 احسان کرنا ہے
 صاحب کربن تذکیر
 بختیاری وہ صاحب
 کے ذریعہ کوئی
 عیدہ۔ ج۔ رندہ
 نین بھی اسی اسمہ
 ہم بھی ان کے
 اسم تاج سامن
 روانہ کیے شہر
 الگ ہو کر گھبرا
 یرے مرتین آیا
 کے پس مال کیڑ
 کو مال بیٹے بن
 پہر اس کے متعلق
 فیت کی کسی لئے

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ پنذرھوان

سورہ بنی اسرائیل

(بقیہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو رکوع ۸)

لَقَدْ كُنَّا تِلْكَ الْبَنَاتِ الْيَتَامَىٰ - جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی صحبتوں میں بیٹھنے سے ممکن ہے کہ تم کسی فتنے میں پڑ جاؤ۔ تو پھر دوسرے مومن کس گنتی میں ہیں۔ بہت ہیں چاہیے۔ صحبت کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے پس تم کسی کے پاس بیٹھنے سے پہلے غور کرو۔ دیکھو کہ یہ صحبت اللہ تعالیٰ سے اس دنیا کی زندگی میں دکھ و عذاب - یہ معنی بنداری سے کنے ہیں۔ یہی مجھے پسند ہیں۔

مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹)

جِبَلَاتِ الْقُدُوبِ عَلَىٰ حُبِّ مَنْ احْبَبَ إِلَيْهِ - سلیم الفطرت لوگ ہوتے ہیں ان کے دلوں میں کپٹ نہیں رہتی۔ ایسے لوگوں کی عادت ہے کہ جو ان کے ساتھ نیکی کرے وہ اس کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کس قدر احسان ہیں۔ اِنْ تَقَدَّاسًا لَّعَلَّ اللّٰهَ لَا تَعْبُدُوْهُ اَلَا كَمَنْ هُوَ - پس اس سے بڑھ کر کون محسن ہو سکتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کون سزاوار محبت و اطاعت ہو سکتا ہے۔

ایک معمولی مال سفید ہو جاوے تو انسان کے دل پر کیا گزرتی ہے۔ ذرا سی مال گٹ جائے یا کھانے کی بلی غراب ہو۔ یا کلاں میں ضرر پہنچ جاوے۔ تو کیا انجام ہوگا یہ خدا کے فضل سے سلامت رہتے ہیں۔ غرض ایسے محسن کی محبت و اطاعت کے انہماک کے لئے تمنا ہے۔ جس کا حکم اس رکوع میں دیتا ہے اور ان کے ادا کرنے کے اوقات بتاتے ہیں جو پہلے درپے آئے والے ہیں تاکہ ایک نماز کے پڑھنے سے رو عاقبت کا اثر ابھی باقی ہو کہ دوسرا آجائے۔ اہل اللہ تو آٹھ بار نماز پڑھتے ہیں۔ نماز صبح کے بعد اشراق پھر ضحیٰ۔ پھر طہر کی نماز۔ پھر عصر پھر مغرب پھر عشاء پھر تہجد۔

ذہبیہ - جو دے دے سونے کے ہیں (الاطلسنا والرفاق جو دوسرے کو دے دے سونے کے ہیں) ساتھی تو سب سو گئے ہیں) تہجد کے بعد صبح میں۔ نیند کو ہٹا کر۔ عربی بولی میں ہر عہد ہر کو صدق کہتے ہیں تھے کہ عہد تو ارا کو بھی اخ صدق

ہوتے ہیں۔

دخَلَ جَاءَ الْحَقُّ - یعنی عبادت اور ان دعاؤں کے بعد نصرت آئی آگے لگی اور ابطالان دور ہو جاوے گا اور توبہ کے گا۔ جارا الحق و زمین ابطال۔

مَآ هُوَ شَفَاعَةٌ - میرا اعتقاد ہے کہ رومانی سیاریوں کے علاوہ ظاہر و باطن کی بھی شفا کرتا ہے۔

قُلْ كُلٌّ يَّجْعَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ - یہ آیت بہت مشکل ہے۔ میں نے اس کے پچھنے میں بڑی محنت کی ہے۔ شاکیلوں کے معنی ہیں اپنے طریقے پر ہر شخص اپنے تئیں ایک کوئی بات سوچ رہا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے ایک ایک کام کیا یا ایک کام کا ارادہ کیا۔ اب اس نے جو اپنے طریق یا خیال یا ارادہ پر کام کیا ہو تمہارے اپنے رب کے سامنے پیش کرو۔ یعنی خدا کے کلام کے آگے ہر صداقت ٹھکانے کے لئے پیش کرو۔ کیونکہ وہ اعلم اور اہدی بیلا ہے اور پھر اس پر رائے زنی کرو کہ نیک ہے یا بد۔

مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

يَسْأَلُكَ عَنِ الْمَرْحَمِ - یہ سوال پوچھنے کی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت کیا جب آپ ان کے بیت الدماس کے پاس سے گزرے مگر یہ سورۃ تکی ہے اس لئے اعتراض کیا جاتا ہے کہ دین کے سوال کا جواب کیوں کر دیا۔ یہ اعتراض قوی ہے۔ مگر کیا ممکن نہیں کہ یہ دوسرے کہ جائز اسے لوگوں کی معرفت یہ سوال پوچھا ہو یہ جواب بر تقدیر تسلیم ہے کہ یہ دوسرے سوال کیا ورنہ یسارنگ عام ہے سوال کرنے والوں نے سوال کیا۔ رشتوں سے ہی اس کے فاعل کا پتہ لگ سکتا ہے جیسے اعداؤں۔ اھو اھو اللعقویٰ میں - یہ امر تو کے فاعل کے مطابق ہے کہ فعل کے مشتق سے اس کا فاعل نکال سکتے ہیں۔ پس یسارنگ کے سائل معلوم ہو میں پوچھتے ہیں روح سے۔ روح کیا چیز ہے اس کا جواب خود قرآن کریم کی ہی دوسری آیات سے کھلے گا۔ اس زمانے میں روح کا مفہوم شنبہ سا ہو گیا۔ بعض نے روح سے مراد رسول سمجھا۔ جس سے آدمی کی زندگی وابستہ ہے۔ مگر اگر یہ مراد ہوتی تو ایسا کہ روح جو اب خالق الارواح کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جبکہ اسلام کے اوسے اعاذ مومن میں سے اور شیخین نے بھی حقیقت روح انسانی جیسٹ مضمون لکھا ہے۔ پس دراصل روح کلام الہی کہتے ہیں۔ پھر کلام الہی کے پہچاننے والے نبی کو۔ اور کلام الہی کے لئے والے ملک کو بھی کہتے ہیں۔ دیکھو سورہ نعل پارہ ۱۳ - يَسْأَلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مَنْ أَمَرَ عَلِيٌّ مِنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ اِنَّ اَنْتَ لَعَالَمٌ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَتَقَوْنَ - اس کے صامت معنی ہیں کہ

طاغوت اللہ کے حکم سے جس پر جانتے ہیں۔ کلام ۱۵ انا نازل کر رہے ہیں۔

(۲) سورہ مؤمن پارہ ۲۴ - دفعہ اللہ رجعت ذوالعرش یلقی اللہ من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینفذ دیوم التعلات۔ بیان بھی روح سے مراد کلام الہی ہے (۳) پھر سورہ شوریٰ پارہ ۲۵ میں دکن لک ادھینا الیک دو حاتم اوما۔ بیان بھی روح سے مراد کلام الہی ہے۔

حضرت یحییٰ کے حق میں ایدناہ روح القدس و آیات اس کے مراد بھی میری کلام الہی ہے ایا کہ وہیل اس بات کی کہ بیان روح سے مراد کلام الہی ہے یہ ہے کہ اس سے پہلے میں آیت قرآن مجید کا ذکر ہے کہ و منزل من القرآن ما یشرقا فرمایا اور پھر اس کے بعد بھی قل لمن اجبت الانس والجن من قرآن مجید ہی کا ذکر ہے جس کو صاف کمال گیا وہاں روح سے مراد کلام الہی ہی ہے پھر دیکھو اوحینا الیک بھی ساتھ ہی فرمایا۔

ادیتہم من العلم الا فلیما۔ تفسیر فرمایا کہ تم پر وقت ہو کر کیا تم۔ کلام الہی قرآن اور دوسرے کلام میں جن میں احادیث رسول بھی شامل ہیں۔ میں فرق نہیں پاتے۔ یہ بیت ہی ہے اوبی کا ذکر ہے کہ کما ہو کما ہو علم پاک کہ تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔ عمام تفسیر میں یہ بات نہیں۔

قل لمن اجبت الانس والجن۔ اس بات پر بہت مباحثہ ہوا کہ من کس کی بات میں ہو میری خیال میں مثل میں کوئی قید نہیں جرات میں چاہیں متبادل کریں یہ بات صحیح ہے کہ مفسر بات لیت جو میں کریگا امدت لائے اسے ہلاک کر دیگا۔ اگر وہ ان کو نہیں سمجھتا ہے۔

حقی لتجلینا من الاصل ینو عا ۲۱۔ ۹ چیزیں انہوں نے لگی ہیں جن میں سے لوگوں نے سمجھا کر کہ باتیں پوری نہیں ہوئیں۔ اس طرح طرح کی بدگمانیاں کی ہیں ذرا بھی تدبر کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ یہ باتیں صحیح ہیں۔ پارہ اول میں ہے۔ ان ہم جانتے ہیں۔ یعنی تو میں کے لئے جانتے ہو گئے جس میں کھرا ہو گیا ہے۔ اسی میں آیا ہے جس میں من تھا کھلا کھلا۔ پھر خدا اسے ہی فرمایا میں ینظرون ان یا یتھم اللہ فی ظلم من العمام والاماکتہ

پھر ایک جگہ فرمایا ہے۔ منکین علی قرش بطاٹھا من استوف وجن الجنین دان پھر فرمایا ہے۔ فیجن قنرت الطیف لم یطمتھن انش قلمم ولاجان۔ اور فرمایا فیجن خیرات حسان پھر سورہ واقہ میں ارشاد کیا یطوف علیہم ولان محمدون۔ غرض جب آیت میں ایسے تمام دعوتے تھے۔ تو یہ اگر انہوں نے ایسا مطالبہ کیا تو ایسا جاکہ جواب دیکھو کچھ ہے۔ کہ اسے نبی کہہ دے میرا اب پاک ہے اس نے چھوٹے وعدے نہیں کئے ضرور ایسا ہو گا مگر میں بشر رسول ہوں۔ چنانچہ جب مجھ پر عاف و عجم۔ شام۔ عدن فتح کی تو مجھ پر کئے قہر میں بادشاہوں کے گھر آئے انہی بیٹیاں بھی نکاح میں آئیں۔ گھر بھی سونے چاندی کے تر باغات بھی تھے بلکہ دینیہ میں بھی نہیں تھیں خدا کا ان پر عذاب بھی آیا۔ ملا کہ بھی نصرت کو ان کے آپ کے معراج بھی ہوا۔ قرآن ایسی کتاب ملی۔ غرض سب کچھ ہوا۔ مگر یہ سب کچھ پورا ہوا۔ اس طرح جس طرح بشر رسولوں کی پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔

(مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۱۰ء ۶ رکوع ۱۱)

لوکن فی الاصل ملائکتہ۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ اعظم بھی اگر ہو تو اس قوم کے رسم و رواج عادات حالات زبان سے غریب ہو۔ مائیں میں ایک نکتہ ہے کہ کسی قوم میں خود غفر

خدا پڑا جو پھر ان کو کوئی کی سمجھا گیا اور وہ کی سمجھیں چاہے کہ کی نسبت خود فرمایا۔ قریہ ائمتہ مطہرین عرب کی اصلاح کے لئے ان وقت دسایا بیوت فرمایا ہے وہاں ان کی زندگی بسر کر رہے تھے اسی اصل پر رسول مہم عالم پڑا چنانچہ جب کسی کو دیکھا کہ وہ اطمینان میں غفل انداز ہے تو اس کو جلا وطن کر دیا ہے نزدیک۔ یہ صیغہ نہیں ہے کہ خدا شرے برانگیزہ۔ خدا تعالیٰ کوئی خیر نہیں اٹھا تا۔ آدمی خود ایسا کرتے ہیں۔ سوال۔ اروت ماروت نبی اسرائیل کی طرف آئے ان وقت وہ نبی اسرائیل خیر مطمئن تھے۔ جواب میں فرمایا دیکھو اگر پڑے تیرے کام میں میں برسی کہ تو ادم ایس رکھ کر اس سے مطمئن ہو جاتے ہیں اس میں اسرائیل میں بل میں قید ہو کر گئے تھے تو اس کے ستر برس بعد اروت ماروت کا نزول ہوا اسی وقت میں وہ جو جو اصل مجرم تھے وہ بیت سید ہو چکے تھے اور ان میں کسی قسم کا جوش خروش باقی نہ رہا تھا بلکہ ایک نئی انس تھی۔ دوسرا سوال کہ اروت ماروت ملک لوہا میں آئے۔ جواب میں فرمایا یہ غلط ہے۔ غور کرو۔ جمادات میں بھی ایک نہ ایک ایسا ہوتا ہے جو قریب بہ نباتات ہوتا ہے جیسے مولگ (رجان) جو جمادات میں ہے اسے بعض فلاسفہ نباتات میں کہتے ہیں بعض کہتے ہیں ہے تو نباتات میں سے غریب بہ نباتات ہیں اسی طرح جمادات میں مراتب میں مثلاً بندہ انسان کے درجہ کا مرتبہ کہ وہ زمین ہے دانسان چنانچہ ذیل میں کو کالان میں میں ہم اصل فرمایا اس طرح آخری درجہ جبرائیل کا جو وہ ملائکہ بیت ہی قریبی تعلقات رکھتا ہے انہیں جبروت میں وہ کبھی ملکیت کے رنگ میں آجاتے ہیں اور کبھی انسانی شکل میں مگر یہ ان کو کل قوم کا ذکر ہو کہ تمام قوم ملائکہ جو محمد کا رسول آویگا چونکہ ایک خاص شخص تھی ہی ملائکہ سے بہت قریب ہوتا ہے اس لئے اسی پر ملائکہ کا نزول ہوا اسی لئے یسوعون انسان فرمایا تفسیر کا صیغہ نہیں فرمایا۔ کئی باب اللہ شہید۔ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کا فیصلہ کرے۔

چنانچہ آخر آپ کی آیت مظفر مضمون ہوئی جس سے ثابت ہوا کہ آپ ہی حق رہتے۔ ومن بعد اللہ دھوا اھمنا۔ فرمایا کہ بیشک تیری قوم میں کچھ آدمی تعین کرتے ہیں اور اپنی طرف سے آدمی بیٹھے ہیں۔ مگر ذات اصل دی ہے جو خدا کی طرف سے ہو۔ اس واسطے میں ہر سو سبک بیت خطہ میں رہتا ہوں کیونکہ وہ تمام انہیں کو مغزی اور دوح مسکوت آئینہ کا پرہیز کرتے ہیں اور بات کی کیا میں خود وضع کرتے ہیں جو مفید اور باریک انہیں ہو سکتی ہیں۔ بہت لوگ تنہا میں رہتے ہیں یا مضین کہتے ہیں یا مجاہد میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اس پر ثمرات بھی مرتب ہوتے ہیں مگر کسی اور بات اور ان کو مشربکات دی راہ ہو۔ جو خدا سمجھائے عیناً دیکھا دھما اس پر اعتراض ہو سکتا ہے کہ قرآن شریف میں (۱) فلما دای العیون النار (۲) دھوا ہنالاک شہداء (۳) اور دھوا لھا شہیقا بھی آیا ہے جس کو دوسروں کا دیکھنا ہوں مثلاً نبوت جو حضرت ابن عباس نے اس کو الہام کیا کہ مایسمعون مایسمعون (۴) لا یطعنون یجتہم (۵) اما لایرون مایسمعون یعنی ایسی چیزیں سنیں گے یا نہ دیکھیں گے جو ان کو گوش کرے اور کوئی اپنی دلیل دے سکیں گے۔

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۰ء ۶ (بقیہ رکوع ۱۱ اور رکوع ۱۲)

بقسم آیت۔ ان دشمنان کے بیان میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں تو احکام میں بعض کہتے ہیں کہ دشمن تھے۔ دونوں قسم کے دشمن بیان کرنا ہوں (۱) حصا (۲) یرضوا (۳) طوفان (۴) فی دل (۵) چھوڑ (۶) میں کیا ان (۷) خون کا موز (۸) قحط چڑا (۹) پلوٹھے مر گئے۔ احکام میں ہیں (۱۰) شرک کر (۱۱) چوری کر (۱۲) زنا کر (۱۳) (۱۴) جنگ میں ہت ہلاک (۱۵) مشہوراً (۱۶) مجبور (۱۷) ملعون چونکہ حضرت موسیٰ کو نبی سے کلام کرنے کا ارشاد تھا اس لئے بھی شامہ ذریعہ میں جس کی بار۔ لفیفا۔ سب کا ایک جگہ اٹھا کر لیں گے۔ دوا اولئک انما مشہوراً ذنن پر آئیں جس طرح دفعہ نبی کا سلام تھا اسی طرح اسے نبی پاک اور آپ کے دشمنوں کا ہو گا جو سمجھن لا اذقان۔ مراد وہ منہ کے لگ کر جانا۔ عربی کا طرز ہے جن کو بول کر کل مراد ایسا۔ یزیدوں ہم خوشنوا۔ و تیری اراض خاشعہ یعنی زمین میں پہلہا۔ یزیدی رنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سخنہ و لیسے سے رسول اللہ اکرم
کھلی چھٹی

(موجودت اشتہار چھاپ کر حاجت احمدیہ فرودگاہ تقسیم کی)

یہ صاحب خفی اقتبندی غشیونیس لاہوری

چند روز ہوئے ہیں کہ ایک مطبوعہ اشتہار چند باشندگان زیرہ کے نام سے بعنوان زیرہ لائبریری مرناتھون کا فہرستہ شہر فرودگاہ میں آپ کی طرف سے شائع کیا گیا اس قسم کی اشتہار بازی کوئی معنی نہیں اس لئے بحکم ادا آؤ بالذکر سے کٹا گیا۔ ہم نے اس اشتہار کو قابل غور سمجھا تھا۔ مگر نہ کہ ایک تو ہماری سکوت سے آپ کے دوستوں میں غلط بیانی کی جرأت برپا ہوتی جاتی ہے اور دوم ممکن ہے کہ وہ افغان اصل حقیقت آپ کے اشتہاروں کو صحیح مان لیتے ہوں اس لئے میں مجبور ہوا ہوں کہ یہ حقیقت کو ظاہر کروں۔

زمانہ جانتا ہے کہ احمدی داعیوں اپنی تقریروں میں کس قدر تہذیب اور شائستگی سے کام لیتے ہیں اس امر کا ثبوت کہ وہ حضرت زیرہ میں ہی اپنے اس معمول کو چھوڑا تھا۔ اس بات سے کہ زیرہ میں جو کچھ احمدیوں کی طرف سے گزشتہ عید الفطر کے موقع پر ہوئے ان سے وہ ان کے مسلمانوں میں کوئی تحریک اس کی تردید مخالفت کی پیدا نہ ہوئی تھی چنانچہ اب بھی صرف آپ وہاں کی کشش آپ کو وہاں لے گئی تھی۔ ورنہ زیرہ والوں نے آپ کو مدعو نہ کیا تھا۔

اب احمدی لکچروں کے تین ماہ بعد جو آپ زیرہ میں پہنچے۔ تو اپنے اپنے دھنوں میں جماعت احمدیہ کو پکار پکار کر مقابلہ دینے کے لئے جانا شروع کیا۔ آپ کی شیریں کلامی تو معلوم ہی ہے زیرہ کی جماعت احمدیہ نے آپ کی زبان دلائل سے تنگ آکر اپنے علماء کو لاہور سے بلوایا تاکہ حق و باطل کا مقابلہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ احمدی علماء کے امیر

حضرت مولوی غلام رسول صاحب صوفی نے ۲۲ جنوری ۱۹۷۲ء کو زیرہ پہنچے ہی آپ کو ایک خط عربی زبان میں اس معنوں کا لکھا کہ آپ کی دعوت پر میں جہاں گیا ہوں اب آپ جس طریق سے یعنی سنجیدگی و تقویٰ میں زبان میں مباحثہ کرنا چاہیں کر لیں یہ فتہ اسی روز آپ کو ایک جیسے عام میں موجودگی جناب فیصلہ امیر صاحب زیرہ دیا گیا۔ معلوم نہیں کہ آپ نے عربی خط پڑھ لیا یا نہ اس کا جواب عربی میں لکھا نہ جاسکا۔ میں اس سے بحث نہیں۔ مگر کوئی شخص ہے تو یہ کہ اس خط کا تحریری جواب کوئی آپ کی طرف سے آج

تک جماعت احمدیہ زیرہ کو نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ فیہام بعین خاص ضرور لائے رہے۔ مگر ان کو جماعت احمدیہ نے قابل توجہ نہ کیا کیونکہ ہماری تحریری چھٹی کا تحریری جواب آنا چاہیے تھا۔ آخر ان خیال سے کہ آپ کے لئے کوئی جہت باقی نہ رہے ۲۷ جنوری کو آپ کے قلم سے کے مشورہ سے ایک تحریری مسودہ شرائط کا آپ کی خدمت میں بھیجا گیا کہ مذکورہ جماعت بفرحطاس کے خاطر وہ انتظام کے اذیت فریاض شرائط کے آپ کے ساتھ مناظرہ نہ کر سکتی تھی یہ مسودہ بھی آپ کو ایک

بلئے عام میں دیا گیا مگر اس کا بھی سوائے زبانی انکار کے میں اور کوئی جواب نہ ملا۔ آخر ہم جنوری کی رات کو دوستانہ احمویہ یعنی ڈاکٹر احمد

صاحب المظہری اور مولوی احمد الدین صاحب شاہ درزی ایک ادنیٰ جہتی لکچر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہمیں مکرر استدعا تھی کہ چونکہ دفعین کے علماء ایک مجلس میں اس لئے کسی نہ کسی طرح مقابلہ ہو جاوے آپ نے اس چھٹی کو پھینک دیا اور جواب دینے سے بھی انکار کیا اور دوسرے روز علی الصبح اپنے جہت سے آپ زیرہ سے چلے گئے۔ احمویہ بھی یہ دیکھ کر کہ آپ فی الحقیقت مباحثہ سے پہلے ہی کہتے ہیں آپ ایک روز بعد یعنی ۲۷ جنوری کو اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوئے حالات مندرجہ سے جو میرے علم اور یقین کے باطل صحیح جن مصنف مزاج لوگ سمجھ لیں۔ مگر کہ زیرہ میں فرادس فریق کی طرف سے ہوا۔

اس سے منبر آپ کے ادا ان دوستوں نے آپ کی فرودگاہ کی گزشتہ کے متعلق بھی ایک آرٹیکل اخبار میں مندرجہ ۲۷ جولائی ۱۹۷۲ء میں چھپایا تھا جس میں لکھا تھا کہ آپ کے دھنوں سے متاثر ہو کر یہاں بہت سے احمویہ نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ دی اور صرف چند بے علم اور جاہل آدمی احمویہ رہ گئے ہیں نیز یہ کہ آپ کے احمویہ کے گھر لوں میں جا جا کر ان کو لا جواب کیا اور احمویہ لوگ اب فرودگاہ میں مارے شرم کے نہ نہیں دکھاتے اور یہ کہ آپ کے اثر سے مسلمان

فرودگاہ میں تجارت کا شوق جاگ اٹھا ہے ان میں قوی جہاد کا خیال پیدا ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کی نئی دوکانیں کھل گئی ہیں اور کھتی جاتی ہیں اور موجودہ دوکانوں پر بڑی بھڑ بھڑ رہتی ہے۔ نفوذ باطل من ذالک۔ مولانا جو لوگ اس قسم کا مزاج اور بے بنیاد جھوٹ

بول سکتے ہیں وہ جو کچھ کہہ کر زمین ان کے لئے باج اور جاتو ہے ورنہ آپ خوب جانتے تھے کہ یہ تمام معنوں میں تا با غلط حقائق جہاں کوئی احمویہ آپ کے دھنوں سے متاثر ہوا نہ کسی احمویہ کو آپ نے لا جواب کیا اور نہ کوئی قابل ذکر تجارتی نئی مسلمان فرودگاہ میں ظاہر ہوئی۔ بلکہ منبر کے جماعت احمدیہ فرودگاہ پر اشارہ اور دوا افزوں ترقی ہے اس کا ایک فوٹا اپنے اپنے طور پر اپنے فرض تبلیغ کو ادا کر رہے ہیں اور یہ تبلیغ اپنا اثر لاری ہے۔ مگر آپ اور آپ کے فریق کو حق اور سچ سے کیا سروکار؟ آپ کا مقصد تو اسی قدر تھا کہ اخباری دنیا میں آپ

نام ہی لکھتے ہیں حضرت مرزا صاحب میں شمار ہونے لگ جائے کیونکہ یہ فرضی رزق کا ایک حربہ نسخہ ہے میں انکو متنبہ کرتا ہوں کہ یہ سودا و حقیقت خسار ہے گو نظام ہر غیہ نظر آتا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی المشہر۔ فرزد علی عقی الدعدہ ہذا لکھ لکھ قلم یزین سکرتری (انجمن احمدیہ فیہر روز پور)

ضروریات قاریان

بالو محمد اسماعیل صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مخدوم شاہد صاحب مدیر مہاراجہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں معنوں مندرجہ عنوان پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر سب خیال فرمادیں تو اس کو اخبار میں چھاپا میں ہمارے جن کی شکایت کا حال پڑھ کر دل کو واقعی بہت رنج ہوتا ہے خداوند تعالیٰ سبب الاسباب ممکن ہو کہ کوئی ایسے اسباب پیدا کرے جن سے یہ مشکلات رفع ہو جائیں۔ خدا یا تو یہاں ہی کر آئیں تم آئیں۔

(۱) آٹے کی بات تو یہ عرض ہے کہ کوئی صاحب استطاعت احمویہ میں کی الحمد للہ اس سلسلہ عالیہ میں کی نہیں۔ کم طاقت والا اہل حق دارالان میں قائم کریں۔ اسی طرح اشرار الدنیا کی تصفیہ دفع چھوٹی

ہے۔ علاوہ قواب آخری کے مالک شین کو اشرار الدنیا کا قی فائدہ بھی ہو سکتا ہے یہ نیک فرستہ اہل ہے لیکن اگر کوئی صاحب فرودگاہ اس کام کو نہ کرنا چاہیں تو یہاں ہی کہ شین و فرود کے خراج کا اندازہ لگا کر اس روپیہ کو کٹا دی معنوں پر تقسیم کر دیں۔ قیمت فی حصہ چھپس روپیہ ہو اور بڑی اخبار اعلان کر دیں۔ خدا نے چاہا تو یہ تحریر بھی کا سبب ہو سکتی ہے کہ گنہگاروں کو شین کے چلانے میں غائب زیادہ تردد نہیں کرنا پڑے گا چاہیں

ہیں سے کوئی بڑی اس کام کو کر سکتے ہیں۔ چار سٹے آؤی صورت میں بندہ خود نے کو طیار ہے جن کا نصف روپیہ شین اعلان شائع ہوئے ہر روز کہ دو لگا۔ اشرار الدنیا کے دہرے خیال میں یہاں آٹے کا اتنا خرچ نہیں کہ شین میں کے اڈیٹر

(۲) گھی کا بندوبست ہون ہو سکتا ہے کہ جو احموی شین ماسٹر یا اسٹنٹ شین ماسٹر یا سٹیل لائن پر تعینات ہیں اور جن کے متعلقہ علاقوں میں عمدہ گھی دستیاب ہو سکتا ہے یہ خدمت انہیں فوٹا اٹھائیں اگر گھی کا خرچ زیادہ ہے تو بھروسہ دے یا باکباری تو کیا کہتے ہیں اس صورت میں ان کو بصورت اطمینان روپیہ پیشگی دامالان سے من چاہیئے۔ گوشت والی وہی رائے ٹھیک ہے جو جانتے تحریر فرمائی ہے ایضاً ان کا انتظام بھی لوگ ہی ہوتا چاہیئے۔

برادرِ مہتمم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط اٹھافا قاری میری فکر سے بھی گزرا۔ میں آپ کی خدمت والسلام کی صداقت کے متعلق ایک بات پر چند منٹ غور کر سکیں اور پھر مجھے اس

اب یہ دعوے وصال سے خالی نہیں۔ باتسپا دعویٰ ہے یا جھوٹا
چاہو اسے کی صورت میں اس کی تکذیب کیا نتائج رکھتی ہے اس پر بحث
کرنے کی ضرورت نہیں۔

ہل دولت کا ہتھ آنا۔ شہرت۔ دوسری صورت یہ ہے کہ (انغزوہ) ہل
آکر خون ہو۔

اب آپ وفات پا چکے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے معاذ اللہ باوجود
مغزنی علی المدہ ہونے کے برخلاف توقول وارضع النظمین پروری
قدت حاصل کی اور وضع القول (جمہدی اور مدی کی بیات

صدق میں سے ہے، اس کے معصوق آپ بنے اور جو میں کہیں برس
چلے شائع شدہ شیخ کوئی یاقوت میں کل فی عین اور یاتیک میں کل فی
عین اور جو مختلف شدہ و کر کے ان کے ان کے سے فی صد ان کے

چار لاکھ کے قریب اپنا جہن شمار محض عمر بچھڑا اور اس قدر مال آپ کے حضور میں پیش کر گیا کہ سب مین نہیں آیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ

آپنے فیملی کو کسی جامعہ بنا دیا۔ کامیابان کے رہنے والے شہادتت کے لئے اپنے
 سکتے ہیں امدیوں بھی برابک اپنے طور پر مشق کر سکتے ہے کہ اپنے

ہے کہ مکاروں کے لئے جو کچھ ہے وہی ان کے لئے ہے۔

آپ ابتداء میں کرتے تھے۔ بلکہ مال دنیا سے جان تک کنہ کو کٹھن

کہا کہ اپنی زندگی میں مالی معاملات لیب الجین کے سپرد کر دے گا۔

حالا کہ اگر آپ اشارۃً بھی فرما دیں گے کہ میری ادلاؤ کو لکھ کر

کیا جاوے۔ تو اس میں کسی کو نوبہ الکافہ تھا۔ مگر اپنے انبیاء علیہم السلام کی طرف پر اعلیٰ تہن کیا۔ بجائے کسی دنیا دار کا پتہ دینے جس سے کہیں نوبہ نہ کہا جائے کہ ایک غار اور جنگل کو اپنے کمال سے بڑی منزلت کا ساتھ حاصل کرے۔ اس میں جو لوگ آب آشناک آبریزی کی رسم عزیمت سے سینچے پھر جب کبھی کھیتی پاشا کر دینے کے قابل ہو تو وہ کسی اور کو نوبہ نہ دے۔

یہ ہرگز خیال نہ کیا جاوے کہ اولاد اس قابل نہ تھی اس میں
مناجز اور محمود احمد صاحب انشا اللہ بفضل الہی تحریر میں تقریر میں
تقویٰ میں مبتلا الدین اپنی نظیر آپ میں اور یہ کبھی غشا نہ

دلگدگ میں بین کی گئی بلکہ ہر ایک شخص خود امتحان کر کے دیکھ سکتا ہے۔ شہریت کی خواہش کے متعلق آپ کی زندگی خود فیصلہ دے سکتی ہے کہ آپ کس درجہ کی شہریت چاہتے ہیں اور غرض سے کیا روکش کرتے۔

اگر آپ شہر کے طالب ہوئے تو براہین احمدیہ چھپو اگر جوہر دلعزیزی
آپ کو حاصل ہوئی اچھی اس کو قائم رہنے دیئے۔ مگر آپ اپنے خدا انعامی

کو مقدم کیا اور جو کچھ امر ہوتا اس کے اظہار میں عیسائی - آریہ - سکھ - ہندو مسلمان سب کو اپنا جانی دشمن بنالیا۔

انی را جنوں! سو آپ کی اسی کے قریب تعینفات کے مطابق
سے آپ خود ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کر لیں کہ یہ معارف
یہ حقائق ایک مجنون بیان کر سکتا ہے اور کیا دیوانہ بھی اپنے

اعمال کے نتائج میں یوں کامیاب ہوا کرتا ہے۔ فی الحال یہی کافی ہے۔ والسلام۔

جملہ برادرین اسلام کی خدمت
میں رہنا چاہئے۔

یہ ہے۔ کہ صرف جھانسن کی بہتری و بہبودی و ادب کے لئے
اس اپنی سچی گواہی کو جسے میں خود غفلت یا نسیان یا اور کسی مصمت

اور گناہیوں سے نمائت شرمنده ہون لک کیون اس تور عصر تک
مین نے اس شهادت حق کو پوشیدہ رکھا۔ مین اب اسپنے پاک

پروردگار اوداس برگزیدہ بنی ہے اور جسے سوسائے
 بھیجے دلا کہ قسم کھا کر کہتا ہوں جو اصل حقیقت میں نے اپنے
 کاؤن ایک برگزیدہ بزرگ با خدا محمد رب عبد اللہ شاہ صاحب

۲۴-۲۵ سال کی مہوگی ۱۸۹۰ء عزمینِ مٹی تھی اگر اس میں کچھ
خلافتِ یامہری طرف سے کچھ بناوٹ ہو تو اللہ جل شانہ امیرِ اُمتا کی

بروز کر کے اور ہمہ پر قہر نازل فرماوے اور شفاعت آن امیر عزا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز شنبہ مجھے نصیبت ہو۔

۱۔ حضرات! میں چند اور لوگوں کے ہمراہ ہزمہ طبرست مکہ
کو بھی نام ایک جائے یہ ان میں خیمہ میں ٹھہراؤ، اٹھا۔ یکا یک خیمہ
بام کوٹھا، قریب میں سانسے ایک ٹھکانا بریبری نظر آئی کہ

کیا ہوں کہ اُس پر ایک بزرگ صورت انسان بیٹھے ہوئے ہیں۔
میں نزدیک جا گیا دیکھا تو سو رہا تہ کہ سے تہ بند بند ہوا۔^{۱۰} خداوند۔

کائنات ہے پاکِ روموں ہے زمین و آسمان
 لائے بال جو کائنات ہے سے نیچے پر ہے جسے رُسل و انبیاء گندم و دھن
 رنگ کجھ شاعر فارسی و عربی کے چڑھ رہے ہیں اور ان کے سرخ و سبز ہو رہی

ہے میں اُن کے اشارہ دل کو آتھاجی سہجہ کے گلوں عاشقانہ تعاقب
وہ میری طرف متوجہ ہوئے تب میں نے دیکھا اس کی کہ صفوں پر
ہمراہ دیو پر علیؑں کچھ چار وغیرہ کا شوق ہو تو میں ناکر پلاؤں

یہ بیٹن کر سکا کرتے ہوئے میرے ہمراہ بلا کسی غور و حید کے ڈیرو
 ایک لڑائی کے لئے آئے رہن نے اُن کی واسطے بہت جلد چار بنوائے

ابن کرش و موسیٰ اس کی بعد میں نے عرض کیا کہ خداوند کبیر عرصہ اور تکلیف گزار فرما دین تو وہیں کیا کھانا کھ کر چلے جاؤں۔ فرمایا

کیا کھلاؤ گے۔ میں نے عرض کیا جو حضور فرما دین کہا مرغ پکواؤ
 میں نے مرغ منجھ کر ذبح کر کر پکوا یا۔ کہا تیار ہوئے تک جو
 عرصہ گزرا وہ برابر عربی فارسی کے اشعار ہی پڑھتے رہے۔ میں

کچھ عرصہ باجی کرنا رہا۔ جب کھانا تیار ہو چکا تو انہوں نے بڑی
خندہ پیشانی سے تناول فرمایا۔ جب کھانے سے فراغت پا
چکے جانے کی اجازت چاہی۔ میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ جاتے

وقت فرمانے لگے تہ تم نے معلوم بھی کیا کہ میں کون ہوں۔ میں نے عرض کیا اللہ کو بہتر معلوم ہے۔ خادم نہیں پہچان سکا۔ کہنے لگے مگر تو کہ خوشخبری سنانے کے کہ ہم امام مہدی علیہ السلام کا سی

ہیں۔ ان کی منادی ملکوں میں کرتے پھرتے ہیں اور اب وہ
امام ہرج و مرج ہو گئے ہیں۔ میں نے منسوب ہو کر دریافت کیا
کہ حضور وہ کہاں؟ اور کس ملک میں مداحوں نے اس کے جواب

میں فرمایا کہ وہ خجاب میں پیدا ہوا اور وہیں جہان ہوا ہے اب
میں دو چار ملکوں میں پھرتا ہوا ملک خجاب میں مہدی کی خدمت کو

باب مین مہر کو روپیسی نہ تھی ۔ وہ سرے خیالات کسی تقلیدی
بُت کے بجاری تھے زیادہ نام و مقام کے لئے سوال نہ کئے

کہ خادم تو چوبیگا رہے والہ ہے۔ مجھ کو علم نہیں۔ فرمایا تم کو چند روز میں معلوم ہو جاوے گا۔ اتنا فرما کر چلتے بنے۔ فقط

علاء الدین ایک خراب شخص اور مین دیکھا تھا۔ جس سے

اور بھی حضرت اقدس مرزا صاحب امام ربیع کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور اس میں بھی میری کسی قسم کی بناوٹ اور کوئی افراہین و کلفی بالذکر نہیں ہے۔ وہ خواب یہ ہے ۱۹۸۷ء مقام دیوالی میں جو پہلی کے قریب ایک مشہور جگہ ہے۔ رات کو چار بجے خواب میں ظاہر ہوا کہ وہ شخص کہ میرے منظر میں ہے، ہندو میں بہکارتی پڑی ہوئی میں میں مضبوط ریتان بندھی ہوئی تھیں۔ یہ کہ وہ وہاں ہی تھی یہ کہیں ریتان تھا ہے ہوئے ان قیدیوں کے لئے جلتے ہیں اور وہ فریدی منظر ہیں۔ زمین پر یہ نہیں لکھتے تھے پھر پھر لکھنا کہ جو اپنے آگے آگے چل رہے ہیں اور سپاہی پیچھے پیچھے ان کو لے لکھتے ہوئے تیر رفتار سے لے جاتے ہیں۔ ان کے پیچھے ایک بزرگ باخدا اور میں جن کا عقیدہ لکھنے کی ضرورت نہیں دیکھ کر میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی معنی زیارت نہیں کی۔ اللہ فوٹو حضرت موصوف کو دیکھا ہے۔ بعد میں یہ جی شہ اس پر رکتی تھی (مارچ میں) میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ ماجہ کیا ہے۔ پھر پھر خاندان کے اس زمانہ ہو کر کہا یہ بزرگ اور اعلیٰ احمد صاحب مسیح موعود ہیں۔ طاعون کو اس جگہ سے ہٹانے کے لئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد کچھ ٹھن گئی۔ اور وہ تہہ کا وقت تھا۔ شب کے غائب ہو گئے۔ اب میری بھی خواب وغیرہ کی کذب کرنے والے خدا کی قہر کی بجائے کہ میں نے پھر پھر گواہی تھی۔ وہ میں نے ادا کر دی۔

راقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے خادم جو ہری حاجی کریم بخش ولد چوڑ خان مرحوم قوم شکر پوریا کن موضع دیوالی تحصیل وہانہ عاقر الیٰہ ضلع ساکھوٹ مسعودین مذکورہ الصدر خاکسار کے سامنے حاجی کریم بخش صاحب بیان فرمایا ہے۔ عبدالرشید احمدی مسکن صدر بازار کاب میرٹھ لقم خود معصومین مذکورہ الصدر احقر کے دورہ موجود ہری حاجی کریم بخش صاحب سے بیان فرمایا۔ محمد حسین احمدی۔ بہاولپور میرٹھ لقم خود معصومین مذکورہ الصدر صاحب کے سامنے چودہری کریم بخش صاحب دس ضلع ساکھوٹ سے بیان فرمایا جو۔ یہ عبدالکریم احمدی صاحبان میرٹھ لقم خود

اقدس از ناسیح موعود توفی

از روضہ کتب شیعہ اثنا عشریہ

» ہمارے محرم دوست مفتی خادم حسین صاحب خادم بھودی جڑنا بدر کے علی مضامین میں کہتے رہتے ہیں وہ ناظرین سے معافی نہیں یہ مختصر سامعین اور بہن نے وفات مس کے بارے میں لکھا ہے جو نہایت عجیب اور صکت ختم ہے۔

ملا باؤ مجلس کتاب طبرۃ القلوب جلد اول باب ۲۱۔ احوال حضرت میرٹھ صغیرم مطبوعہ لکھنؤ لکھنؤ میں لکھتے ہیں۔ و حدیث موقوف حضرت امام رضا منقول است کہ شبہ بر شد اگر شہر شہن مردوں احد سے از پیغمبران و جہان کے خدایہ مرحوم لیدر علی بن مریم زیداکہ اور زیدہ انزہمین بہ بالبر و زور و وحش و در میان آسمان و زمین تھیں گرد و چون آسمان رسید حق تعالیٰ وحش را بہ پیش گردانید۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ ائی متوحشات و داخلک الی دار حضرت علی بن حکمت سے نہاد۔ خلیا تو ذیتی کنت انتہا قسب علیہم پس ہر دو اوست ولایت سے کندہ و وفات حضرت اگرچہ دولت مذکورہ کی پہلا حد تک کو یہی کے سامنے کی طرف کی طرف سے تھانہ لگا کے گردن کے پیچھے سے تھانہ لگا کر لگا۔ یہاں مصداق ہے۔ مگر کہ اس سے کیا پرچ فریختہ کو دیکھنا چاہیے۔ (۲) محقق ابن بابویہ رسالہ اعتقاد است میں لکھتے ہیں۔ مٹافان کا نقل کردہ اندک چون حضرت قائم (مدہی) بیرون پادری علی (آسمان) فرود آئیں۔ و در عقب او نماز کنند و منزل او بہ زمین زیدہ شہن یہ از مرگ است زیدہ کہ حق تعالیٰ فرمودہ است۔ ان متوحشات خاک اتی۔ واضح ہو کہ شیعہ لوگ حجت مہدی کے خاتم میں محقق ابن بابویہ اسی کی تائید میں نزول مس کے مسند کو بھی رجعت مس سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اسی واسطے آیت ان متوحشات استدلال کر کے لکھتے ہیں۔ کہ مس کے نزول و اصل زیدہ ہونا بعد ہونے کے ہے۔ ملا مجلس صاحب باہن ہر وفات مس کے مذہب میں محقق مذکورہ اختلاف کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی روایت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔ و کہ وہ دراب موزا تھی و صاحب کہتے فرمودہ زیدہ فقیر حق تبار است (منقول) از کتاب فی الیقین مطبوعہ ایران در بیان رجعت صغیرم ۱۲۸۔ کہ محقق ابن بابویہ کا ملا مجلس صاحب ان کی تحقیق۔ مگر کہ اس سے جو سے کے آیت شیعہ کا ہے۔ (۳) و حدیث میرٹھ فرمودہ۔ نوکان۔ بیستے دو۔ سنہ فی حیوینا ما و معنی ان اتنا ہی۔ ترجمہ اگر بیستے اور میرٹھ زیدہ ہونے تو ضرور میرٹھ مناجت کر سنے۔ رسالہ توفی جواب پادری لاہور مطبوعہ اسلامیہ پرنس لاہور ۱۳۱۷ ہجری صفحہ ۱۰ مولوی سید ابوالقاسم لاہوری۔ مجتہد مرحوم۔

(۲) اسی حدیث کو تھانہ و موصوف کے فرزند ارجند ملا علی صاحب لاہوری نے بھی مکر لکھا ہے۔ دیکھو رسالہ انبیا و انبیا مطبوعہ اسلامیہ پرنس لاہور مرتبہ دوم ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۱۹ و نیز خود حضرت فرمودہ است۔ لوکان علی و موسیٰ فی حیوینا ما و معنی ان اتنا ہی۔ یعنی اگر موسیٰ و علی در دنیا سے ہونے ممکن نہ ہوں ایشان را لگا کر کتلت البتہ میں سے کر دند۔

(۵) بیستے لکھتے اند توفی یعنی مرگ است و خدا اولیٰ و میراندہ۔ و بعد از رسالت اور از زندہ کو و باسان ہو۔ حیدر القلوب جلد اول صغیرم ۳۹۔ حالات حضرت علی۔

(۶) زین کا الحاق جب انسانی کے متعلق ہوتا ہے وہاں ہے جان چیزوں کی طرح اٹھان مراد نہیں ہونا بلکہ وہاں رغبت و وزنی کے سینے جاتے ہیں جس طرح ہم باور کے حق میں توانا کریم میں آئے ہیں۔ و لو شکر لرحمۃ جہا۔ چنانچہ اصل کو فی میں نقیہ کی تفصیلات ابن حدیث ہے۔ امام معصوم صادق فرماتے ہیں۔ زیدہ زمین کی کوئی چیز تقیہ نہ ہو کہ مجاہد کو پادری نہیں ہے۔ جو تقیہ کرے گا۔ اللہ اس کو دفع کرے گا جو بد کے گا اس کو اللہ گرا دیگا۔ اصل الفاظ حدیث یہ ہیں۔ من کانت لہ تقیۃ دفعہ اللہ و احبب من لم تکن لہ تقیۃ و دفعہ اللہ یا حبیب رجید۔ (۱) و ای صاحب نام ہے۔ دیکھو اصول کو فی مطبوعہ لاہور ۱۳۲۳۔

(۲) خاص صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں جناب علی رضی اللہ عنہ اپنے ایک خط میں جس کا نام خطبہ الودیعہ فرماتے ہیں کہ جناب باری تعالیٰ نے حب اپنے نبی کو بلایا اور انکو اپنی طرف اٹھالیا۔ اصل الفاظ یہ ہیں رضی اللہ عنہ اذا ما اللہ عز و جل بیتہ صلی اللہ علیہ وآلہ و رحمۃ اللہ۔ دیکھو کتاب الروضہ فروع کافی جلد ۳ مطبوعہ لکھنؤ صغیرم ۱۳۸۔

حضرت علی علیہ السلام کی توفی اور دفع کا مطلب سمجھنے کے لئے فی الحال اسی اعتبار پر اعتقاد رکھنا کافی ہے۔ امید ہے کہ حق پند لوگ ان مذکورہ الصدر جو ان کو مطالعہ دیکھ تحقیق کر کے عقیدہ وفات مس کو عام کر کے اللہ تعالیٰ کی طرح خارج الاجماع ہوں۔ اور نہ تو اللہ تعالیٰ سے ظن اس ایضہ الہدیٰ۔ خاکسار خادم بھودی

ایک فیہ تجزیہ

محترم ابوئیر صاحب جہد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۔ من لم یسکران من الشیاء

نچرا ایمان ہے اور طاعت اولی الامرین قوی شعار۔ سید و آدم و ابی انت و امی سے آتش پرست یکن عادل و شیر وان کے عہد میں تو دلہانے پر جو اٹھا رسترت و اتیان فرمایا ہے اس سے میں نا بلند تھا۔ پھر میں سلطان سے اقرب ہوا۔ ابن کتاب یعنی شمار سے کی دنیا پر بہترین نعمان سلطنت اور وہ بھی سکھائی شہی کے بعد میں تیری آئی تھی۔ و فلک فضل اللہ یوفیہ من یشاء و جو فرج الفضل العظیم۔ باہن اس سے مجھے اس الزام کو دیکھ کر تعجب اور حیرت ہوتی تھی۔ جو ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر ایک تحریر کو تقریر میں اس بارگاہ کے حسن و احسان کی تفصیل اور اس گورنمنٹ کی وفاداری اور جان نثاری کی تاکید

جوش عذری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحوہ و فصلت علیٰ رسول اکرم ط

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ اور بورڈنگ کی تعمیر کا سوال قریباً تین چار سال سے ہماری قوم کے سامنے ہے اور دو سال کا عرصہ ہو کہ اس کے لئے ایک خاص تحریک مجلسِ امتدین کی طرف سے کی گئی تھی۔ یہ تحریک چالیس ہزار روپے کے لئے تھی جو چھ ماہ یا ایک سال کے اندر جمع ہو جانا چاہیے تھا مگر آج تک جو دو سال اس تحریک پر گزر گئے ہیں پر مشکل میں ہزار روپے تک یہ رقم پہنچی ہے اور یہی وجہ ہے کہ گواہیت کو تیار ہونے قریب ایک سال گزر گیا ہے۔ مگر اب تک عہدیت کا کام وسیع بیجا پر شروع نہیں ہو سکا۔ کیونکہ قریب سولہ ستر ہزار روپیہ تیار کرنا بیجا میں خیر ہو گیا۔ اس اثنا میں مختلف اوقات پر سابقہ تحریک کی بنا پر جو وعدے امابنے کئے تھے ان کی وصولی کے لئے یاد دہانیوں کرائی جاتی رہی ہیں۔ مگر ادارہ اس بار کے علی الاعلان کہنے میں نہ کوئی صحت نہیں سمجھتا اب تک ہمارے اماب میں سے ایک بہت بڑے حصے کے قریب ایک تین حصہ نہیں دیا اور جھوٹ سے لیا۔ ان میں سے بہت سے اماب کی طرف اس وقت کی وجوہ رقوم کے بٹا کئے آتے ہیں۔ علاوہ ازیں سابقہ تحریک کے وقت بھی یہ خیال کیا گیا تھا۔ کہ کچھ عرصہ مثلاً سال دو سال بعد جب مجوزہ رقم چالیس ہزار روپے سے ایک معتد بہ عہد عمارت کا تیار ہو جاوے تو پھر از سر نو تحریک کی جاوے پس ان تمام امور کو مد نظر رکھ کر میں اب نئی تحریک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اللہ کے حضور دعا کرتا ہوں یہ چند الفاظ لکھتا ہوں تا وہ خود آپ کے دلوں میں اس کام کے لئے پھانوس اور اخلاص پیدا کر دے۔

اس وقت جلسہ سالانہ میں صرف ایک ماہ باقی ہے اور کئی قسم کی تنجیہیں میرے سامنے ہیں جن کے پیش کرنے کے لئے صدر انجمن کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ پچیس روپے فڈ کا مستقل سرمایہ جس کا اعلان گزشتہ سال ان اجلاس میں کیا گیا تھا۔ ولایت میں مسند تبلیغ قائم کرنے کے لئے سرمایہ اور بورڈنگ ہوس و مدرسہ کی تعمیر کے لئے ذرا ہی روپیہ۔ یہ نین بڑے اہم سوال ہیں اور علاوہ ان کے خود اخراجات جلسہ کے لئے اب تک نمائش ہی قلیل تو آئی ہے اور اس کا غرض مقروض ہے۔ اخراجات جلسہ کا سوال تو ایک فنی سوال اور تھوڑی سی رقم ہے۔ جس کے پورا کرنے کا خیال پہلے سے درگاہِ قوم کو ہو گا۔ اس لئے میں اس پر وقت کچھ زور دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور باقی امور میں سے بھی میں اس بات کو ہدف نہ کرتا ہوں کہ بجائے تمیز کے پیش کرنے کے۔ مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارا چھوڑنا ہو گا۔ ایک ہی تحریک کی طرف پہلے اماب کو

متوجہ کر دینا اور اس کام کی تکمیل کے بعد پھر دوسرے اہم کاموں کی طرف توجہ کی جاوے اس سے میرا مطلب نہیں کہ دوسرے کام بالفضل بالکل منوی رہیں گے۔ مثلاً ولایت میں مشن قائم کرنے کا سوال ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ابتدائی قدم دو اصل اٹھایا جا چکا ہے۔ ایک طرف ایک رسالہ تعلیم الاسلام پانچ ہزار کی تعداد میں اس وقت ولایت ہی میں چھپ رہا ہے۔ دوسری طرف قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کا کام کام شروع ہے اور ریویو کی معیت اشاعت کا سلسلہ تو کئی سال سے جاری ہے یہ کام بھائے خود ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ مگر اس ایک کام کی تکمیل جس پر قریب بیس ہزار روپیہ خرچ بھی ہو گیا ہے اب نہایت ضروری ہو گئی ہے۔ کیا اس لحاظ سے کہ جگہ کی تنگی فنی حلقوں کے لئے مجبور کر رہی ہے اور کیا اس لحاظ سے کہ ایک کام پر اتنا روپیہ خرچ کر کے اسے درمیان میں پھوڑ رکھنا باعث نقصان ہے۔ جگہ کی تنگی کا یہ حال ہے کہ مدرسہ اور بورڈنگ جس جیسے آج سے پانچ چھ سال پہلے بنے تھے بجائے خود توسیع کو چاہتے تھے۔ ایک طرف جماعتوں میں طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے اور سابقہ کمرے اس قدر تنگ ہیں کہ کئی جماعت ان میں سنانی شکل ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈنگ جس میں تعداد طلباء روز افزوں ترقی پر ہے۔ اور ادھر حاکم تعلیم کے مطالبات الگ ہیں کہ مدرسہ کے کمرے وسیع ہونے ضروری ہیں۔ بورڈنگ میں لڑکوں کو کھلی جگہ ملنی چاہیے۔ رہائش کے علاوہ کھانے کے اور بورڈنگ ہوس میں پڑھائی کے لئے الگ کمرے ہونے چاہئیں۔ یہ سب کچھ تو ایک سکول کے متعلق تھا۔ مگر اب تک ہی ایک اور مدرسہ کی بنیاد بھی رکھی جا چکی ہے یعنی مدرسہ احمدیہ جس میں اس وقت چار جماعتیں تعلیم پاتی ہیں۔ اور چالیس لڑکوں کے قریب پڑھ رہے ہیں ان جماعتوں کے لئے جگہ ان لڑکوں کے لئے بورڈنگ ہوس۔ ہر سال ایک جماعت کا اس مدرسہ میں اضافہ ہوتا۔ یہ سب ضرورتیں بالفضل اتنی ہی بڑی جگہ چاہتی ہیں۔ جتنی ابتدا میں انہی سکول کے لئے بنائی گئی تھی ان دو تعلیمی ضرورتوں کے ساتھ تیسری بڑی ضرورت توسیع ہمارا تھا کی درپیش ہے۔ جن اماب کو اکثر اس جگہ آئے گا اتفاق ہوتا ہے وہ اس بات سے واقف ہیں کہ ہمارا ان کو تنگی جگہ کی وجہ سے کس قدر مشکلات بیان پیش آتی ہیں۔ معمولی آمدورفت کے دونوں میں بھی ہمارا خانہ میں کافی جگہ بھر مہافوں کے لئے نہیں ہوتی معزز مہافوں کے لئے یا کثرت آمدورفت کے وقت جو وقت ہوتی ہے وہ بالکل علیحدہ ہے۔ ہمارا خانہ کی توسیع کا سوال اب

انجمنہائے احمدیہ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ کوئلہ انجمنوں کی ہی رائے تھی کہ بورڈنگ ہوس کے باہر بن جائے پر یہی جگہ جہاں اب بورڈنگ ہوس ہے۔ ہمارا خانہ کی توسیع کی ضرورت کو رفع کر دیں۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اس سوال کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے۔ پس نہ صرف تعلیم الاسلام میں سکول کی ضرورت ہی اس بات کی متقاضی ہیں۔ کہ اب اس کی عمارت کی حکیم بہت جلد عملی رنگ اختیار کرے بلکہ اس میں بھی بڑھ کر مدرسہ احمدیہ اور ہمارا خانہ کی ضروریات مدرسہ کی فنی عمارت کی تکمیل کو چاہتی ہیں تاکہ پرانی عمارت سے بالفضل یہ دونوں کام چل سکیں۔

ان ضروریات کو دیکھ کر صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے اور حضرت علیہ السلام نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ کہ سب اماب کی خدمت میں یہ اپیل کی جاوے کہ وہ اس ضروری کام کی تکمیل کے لئے اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد خاص ہندہ کے طور پر دیں۔ اس طرح ہر ایک سابقہ تحریک پر جس کے دسے ہر ایک دوستوں نے اپنی آمد کا ہتھی بالضعف چندہ تعمیر کے طور پر دیا تھا جو قسم کسی جانب سے دی ہو وہ اب اس نئی تحریک کے چندہ میں شامل سمجھی جاوے۔ مثلاً اگر ایک شخص کی آمد ماہوار ایک سو روپیہ ہے اور وہ سابقہ تحریک پر پچاس روپے دے چکا ہے تو اب اس سے اس کے لئے ایک ماہ کی سالم امداد کر دی۔ انجمن نہیں کرتی ہے کہ اگر اس تجویز کے مطابق سب اماب اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد دیں۔ تو نہ صرف بورڈنگ ہوس ہی ممکن ہو جائیگا بلکہ سکول کی عمارت کے لئے بھی کافی روپیہ آجائیگا۔ کیونکہ عکاوہ اس قسم کے امید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی خاصی رقم کی امداد مل جائے گی اور جس طرح بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں گورنمنٹ سے دس ہزار روپے کی پیش ہامدد دی ہے۔ یہ یقین کہ اسی طرح سکول کی تعمیر کا کام شروع ہونے پر کافی امداد ہماری ہرمان گورنمنٹ کی طرف سے مل جائیگی۔ دو سال ہونے جب نصف یا تہائی آمد کے لئے تحریک کی گئی تھی تو اس وقت بھی بہت سے اماب نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ پوسے ماہ کی آمد مل جاوے تو بہتر ہو گا اور بالخصوص جماعت پشاور میں سے بہت سے اماب نے دفعہ کے جانے پر اس تجویز پر زور دیا تھا امید ہے کہ اب جہاں اماب اس تجویز کو کامیاب بنانے کے پوری کوشش کریں گے اس تجویز کو پیش کرتے وقت میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ گو یہ کوشش جلدی چاہئے۔ کہ ساری قسم کثرت وصول ہو۔ مگر اگر ضروری قرار نہ دیا جاوے کہ کیونکہ بعض لوگوں کو کثرت و فیاض ہوتا ہے۔ لیکن اماب اگر چند ماہ اور قسطنین میں آدھار دین

تو چندین مرتبہ نہیں بشرطیکہ اقطاع کی باقاعدہ وصولی کا پورا انتظام ہو سکے۔ اگر سب احباب اس تجویز میں حیرتیں تو اس میں سے کچھ عرصہ تک فراغت ہو جائے گی۔

یہ نمائندگی خوشی کا مقام ہو گا۔ اگر سالانہ جملہ تکسب انجمن اس تجویز کو عملدرآمد میں لاکر اس موقع پر جیسا کہ میر انیسال ہے کم از کم ایک لاکھ روپیہ چندہ تعمیر کا اعلان ہو جائے۔ اس لئے سب احباب اور بالخصوص انجمن کے اہم تر کے سبب سے کامیابی کی خدمت میں بری رہی۔ اناس سے کہ وہ بہت جلد کوشش کو کہنے اپنی اپنی جماعتوں کی نمائندگی میں کریں اور ان کی ایک نفعی معمول کے لئے اپنے پاس رکھ کر دوسری نفس سالانہ مجلس پر سناقت لینے آویں۔ اور اس موقع پر یہ بتا دینے چندہ کا اعلان ہو کہ یہ کل نمائندہ صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں دیدیا آویں۔ تاکہ مطالبات کا سلسلہ پوری احتیاط سے جاری رکھا جاسکے۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ زور کے الفاظ میں کوئی پس کر وں کیونکہ یہ مطالبہ جو اس وقت صدر انجمن نے کیا ہے۔ گو کسی ہی بڑے معلوم ہو درحقیقت کوئی بڑا مطالبہ نہیں اناس کے لئے مجھے بڑا خوش یا غیرت دلانے والے الفاظ کے استعمال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس وقت جاری انعاموں کے ساتھ بعض دنیاوی اغراض کے لئے اس سے بڑھ کر لوگوں نے قربانیاں کی ہیں ان معمولی محنت اور عزم سے اس وقت کام نہیں چل سکتا بڑھ کر عرصہ دکھانے کا وقت ہے۔ جاری قوم پر جو چند دن کا بوجھ ہے۔ میں اس سے ناواقف نہیں ہوں اس لئے میں تحریک میں سے دو کو میں نے اس وقت بالکل چھوڑ دیا ہے مگر ساتھ ہی میں یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری قوم کو بھی اس بات سے ناواقف نہیں رہنا چاہیے کہ انہوں نے کیا کیا کام کئے ہیں اور ان کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ایسے قربانیوں کے موقعوں پر بھی بعضی اہم عہدہ کے پاک نمونہ سے بڑھ کر ہمارے لئے کسی چیز اسوہہ ہو سکتی ہے اور ایک جماعت کے لئے ہے اس پاک گروہ کے نقش قدم پر چلنا چاہیے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز جوش و ملاپ نہ ہو نہیں سکتی۔ مگر تب میں ایک طرف اپنی کردار میں کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اس پاک جماعت کی ان عظیم نشان قربانیوں کے خوفوں کو دیکھتا ہوں تو غریبوں کے طہر بھی ان کا نام نہیں کرتے ہر شرم آجانی ہے کیونکہ یہ عظیم الشان نسبت نام لینے کو تو آسان ہے۔ مگر اس کا حق ادا کرنا چاہا کاشے بھی زیادہ مشکل ہے ایک ہم جن شخصیت اپنی کمائی سے ایک دوسرے میں دے دینے چاہیے شکل نظر آتے

ہیں اور ایک دوسرے جنہوں نے مال و دولت کو فریاد طوفان رکھ کر ان تک کہیں درخ خدا کی راہ میں دیا اور اپنی گردن پر خنجر بھر دیا الی الی انسان کبھی کہ گویا ان کے حسن بن جان ہی نہ تھی۔ یہ خیریک ساری قوم کے سلسلے پیش ہو گی اور اس لئے میرے خیال میں ہر قسم کے رگ موجود ہیں بعض تو اپنے غرض میں کہ ان کو ایک حرف کھٹنے کی بھی ضرورت نہیں وہ جیسے سے ہی تیار بیٹھیں کہ کوئی دینی خدمت کو موقع دیکھے اور وہ اپنے اوپر نیک اور گوارا کر کے خدا کی راہ میں دین نامان کا موٹی ان سے راضی ہو۔ اور بعض ایسے بھی ہوں گے جن کے دلوں میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوں گے بعض خیال کریں گے کہ یہ غریب آدمی ہیں انکے اپنا گزارہ چلا سکتے ہیں ایک نام کی آمد و کر خود کیا کریں مسائل ہو اور چندوں کا بوجھ الگ ہم پر ہے اپنی ضرورتوں کو کہیں کہ پورا کریں اور اپنے کام میں طرح سے ملازمین۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص جس ضرورت کو اپنی ضرورت قرار دے اس کے لئے کسی نہ کسی طرح سامان جہم پر ہوجا ہی آتا ہے ہم میں سے کوئی شخص بھی شامہ ایسا نہ ہو گا۔ جس نے غلطی طور پر خود اپنے حال کو دیکھا ہو کہ کیونکہ ان میں جہم کو اپنے لئے ضروری قرار دے لینا ہے اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی طاقت اور گنجائش کے مطابق سامان جہم پر ہونا پڑتا ہے کوئی کم لگنے والا اور خرچ کھانے والا اور خود ایسا نہیں جس کی زندگی میں روزمرہ کی معمولی ضروریات کو الگ رکھ کر کچھ نہ کچھ غیر معمولی ضروریات کبھی نہ کبھی پیش نہ آجانی ہوں جیسے چھوٹے خوشی کے موقعوں پر بیسے شادی۔ وغیرہ وغیرہ چھوٹے چھوٹے غم کے موقعوں پر بیسے بیماری مقدسے یا اور بھیتیں جن کا آثار انسان کی زندگی میں ضروری ہے اس وقت ایک شخص کیا کرنا ہے؟ پھر اکثر لوگ اپنے لئے کسی نہ کسی طرح مکان بنوا رہے ہیں۔ میر اپنی حیثیت کے مطابق اور غرب اپنی حیثیت کے مطابق۔ بلکہ ان تمام موقعوں پر بہت سے بڑھ کر بھی خرچ کریں دیتے ہیں۔ پس دراصل تو صرف اس قدر سمجھنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ درحقیقت سلسلہ کی ایسی ضروریات کو جن میں سے ایک لگے اور کچھ کے ذریعہ خواب کی گئی ہے اپنی ہی ضروریات کی طرح سمجھنا ناہم ہے اگر ایک شخص سلسلہ کی ضروریات کو اسی قدر دقت دے جیسا کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کو دیتا ہے تو اس کے سلسلے کوئی مشکل نہیں رہ جاتی حالانکہ اس ایمان کے تقاضا سے جس کا میں دعویٰ ہے یہ کہ دوسرے کو وہ پہلے ہے کہ ہم اپنے سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ضروریات کے برابر ہی دقت دین اور حق ہے کہ میں کہہ دیا ہوں کہ ہم نے کتنے کام چھوڑ دیے ہیں یہ قرار کر لیا ہے کہ سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے بھی بڑھ کر سمجھیں گے۔ اس سے زیادہ میں کہہ چکا ہوں میں چاہتا ہوں کہ کوئی جب تک مل میں ایک کام کے لئے تیار ہو جاوے اور

اور اخلاص پیدا نہ ہو تو بجز اگر اس کے لئے کچھ لینے سے برکت نہیں ہو سکتی۔ ان ایک بات اور یاد رکھنی ضروری ہے کہ کوئی دوسرے کے چلو اپنے لئے کچھ نہیں دینا چاہیے اگر ایک شخص ایسے موقع پر اپنے خاص حالات کی وجہ سے یا اور کسی ایسی وجہ سے جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے۔ دوسروں کی امداد کے مطابق کام نہ کرے تو دوسروں کو بھانپنے کو بھانپنے اسے کچھ کہنے کے اس کا متبع کرنے کے اسے اپنا عہدہ نوزد و کھین۔

آخر میں میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں وہی جوش اور اخلاص پیدا کرے۔ جو اس تجویز کی کامیابی کا ذریعہ ہے اور یہ سب احباب کی خدمت میں اناس کو کہتا ہوں کہ جیسے سالانہ سے ہیں۔ چہ اس تجویز کو عملدرآمد میں لانے کے لئے پوری سعی فرمائیں تاکہ اس سالانہ اجتماع کے موقع پر ہم ساری جماعت کو یہ خوشخبری سناسکیں کہ اس ایک کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان جہم پر ہونے دئے ہیں۔

ٹاکس راجھ علی۔ سرکاری صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء

سالانہ جلسہ کے متعلق چند بات

(۱) صدر انجمن احمدیہ سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ کو قادیان میں ۲۸ مارچ اور ۲۹ مارچ بھی انھیں کے دن میں ہو گا۔ آمد و رفت کے لئے ہمیں ۲۵-۲۶ مارچ کو جمعہ سب احباب کو کوشش کرنی چاہیے کہ جو چین شامل ہوں تاکہ نماز جمعہ کے بعد قادیان کا کارروائی مسلک شروع ہو جاوے گویا ۲۷ مارچ کی شام ۶ بجے کو پہنچ جانا چاہیے۔

اردو جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے سب ذیلی رعایت منظور کر کے۔ جسے صرف تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے جن کا ریلوے ٹکٹین بنالے سوسل سے زیادہ فائدہ ہو گا۔ یہ رعایت ہو گی کہ جتنا کہ یہ معمولی طور پر ہر سال دینا پڑتا ہے اس سے ڈیڑھ ہزار روپے کہ آمد و رفت کا ٹکٹ مل سکے گا درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعایت نہ ہو گی۔ ہوں سمجھنا چاہیے کہ جن لوگوں کو اپنے ٹکٹین سے بنالے تیسرے درجہ کا کرنا عوامی طور پر اس سے زیادہ پتا ہے ان کے ٹکٹین بنالے سوسل سے زیادہ فائدہ ہو گا۔ اور وہی گ۔ رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں برکت میں سرٹیفکیٹوں کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستیں آن چاہئیں۔ دلی لائن پر پھلو بنالے پورے ایک سوسل کے فائدہ پر ہے۔ پس ایسے تمام احباب رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو پھلو یا اس سے پرے ٹکٹینوں مثلاً کہ جو وال بودا نہ وغیرہ سے سوار ہوں۔ پشاور لائن پر گوجرانوالہ بنالے ۹۸ میل ہے۔ پس گوجرانوالہ اور اس سے دلی طرف کے ٹکٹینوں سے سوار ہونے والے رعایت کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مثلاً وہ لائن پورٹ لائن پر لاکھ پور بنالے ۱۲۷ میل اور سنگھو ۱۸ میل ہیں جس میں ٹکٹینوں سے

اخبار برکات خیرہ
 شہادت الغزالی
 ۱۱ سادقین
 ۱۲ سادقین
 ۱۳ سادقین
 ۱۴ سادقین
 ۱۵ سادقین
 ۱۶ سادقین
 ۱۷ سادقین
 ۱۸ سادقین
 ۱۹ سادقین
 ۲۰ سادقین
 ۲۱ سادقین
 ۲۲ سادقین
 ۲۳ سادقین
 ۲۴ سادقین
 ۲۵ سادقین
 ۲۶ سادقین
 ۲۷ سادقین
 ۲۸ سادقین
 ۲۹ سادقین
 ۳۰ سادقین
 ۳۱ سادقین
 ۳۲ سادقین
 ۳۳ سادقین
 ۳۴ سادقین
 ۳۵ سادقین
 ۳۶ سادقین
 ۳۷ سادقین
 ۳۸ سادقین
 ۳۹ سادقین
 ۴۰ سادقین
 ۴۱ سادقین
 ۴۲ سادقین
 ۴۳ سادقین
 ۴۴ سادقین
 ۴۵ سادقین
 ۴۶ سادقین
 ۴۷ سادقین
 ۴۸ سادقین
 ۴۹ سادقین
 ۵۰ سادقین
 ۵۱ سادقین
 ۵۲ سادقین
 ۵۳ سادقین
 ۵۴ سادقین
 ۵۵ سادقین
 ۵۶ سادقین
 ۵۷ سادقین
 ۵۸ سادقین
 ۵۹ سادقین
 ۶۰ سادقین
 ۶۱ سادقین
 ۶۲ سادقین
 ۶۳ سادقین
 ۶۴ سادقین
 ۶۵ سادقین
 ۶۶ سادقین
 ۶۷ سادقین
 ۶۸ سادقین
 ۶۹ سادقین
 ۷۰ سادقین
 ۷۱ سادقین
 ۷۲ سادقین
 ۷۳ سادقین
 ۷۴ سادقین
 ۷۵ سادقین
 ۷۶ سادقین
 ۷۷ سادقین
 ۷۸ سادقین
 ۷۹ سادقین
 ۸۰ سادقین
 ۸۱ سادقین
 ۸۲ سادقین
 ۸۳ سادقین
 ۸۴ سادقین
 ۸۵ سادقین
 ۸۶ سادقین
 ۸۷ سادقین
 ۸۸ سادقین
 ۸۹ سادقین
 ۹۰ سادقین
 ۹۱ سادقین
 ۹۲ سادقین
 ۹۳ سادقین
 ۹۴ سادقین
 ۹۵ سادقین
 ۹۶ سادقین
 ۹۷ سادقین
 ۹۸ سادقین
 ۹۹ سادقین
 ۱۰۰ سادقین

سے سوار ہونے والے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور ایسا ہی سون پر ڈھال
 کے شیشوں سے سوار ہونے والے اجاب بھی رعایت سے فائدہ اٹھا
 سکتے ہیں۔ مگر ڈھالان شک سے دوسرے شیشوں والے رعایت سے
 فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فیروز پور کی طرف سے فیروز پور بلڈس ۱۱۳ میل
 ہے۔ پس فیروز پور گنڈا سنگھ سٹیشنوں سے سوار ہونے والے
 اجاب رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر قصور ۱۰۰ میل کے
 اندر ہے۔ اس سے سوار ہونے والوں کو رعایت فائدہ نہیں پہنچ سکتا
 کنیشن سٹیشن پر مقرب چھپ جائیں گے ان کے لئے دو خیرین
 بہت جلد آئی جائیں۔ ایک سٹیشن صرف ایک آدمی کے لئے
 کافی ہوگا۔
 (۳) چونکہ ایسے ٹرسٹ جمع میں ہر قسم کے انتظام کے لئے قبل از وقت
 فکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لہذا سب اجاب کی خدمت میں التماس
 ہے کہ جو صاحب جاب میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ بہت جلد دفتر
 ڈرامین اطلاع دیں۔ چنانچہ انہیں میں اگر وہ کل آئے تو ان کا
 اندازہ کر کے اطلاع دیں تو اور بھی مفید ہوگا۔
 (۴) چونکہ آج کل جلد زیادہ سڑی کے ابام تین اس لئے جو انتظام
 بنانے میں بہت دیر ہو چکا ہے۔ لہذا اس کا جلد گزشتہ میں کیا گیا تھا۔
 اسل اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر بیرونی اجاب اسکی
 ضرورت سمجھیں تو وہ اطلاع دیں۔
 (۵) اخراجات جلد کے لئے میں پھر انجنیوں کو قید دلاتا ہوں۔
 کیونکہ گزشتہ چھ مہینے میں صرف وہی بہت جلد کافی رقم سے روکی
 جاوے اور علاوہ اس کے اگر سال گذشتہ کی طرح ہر ایک دوست
 ایک روپیہ جلد کے موقع پر ان اخراجات میں بطور رعایت سے
 تو امید ہے کہ خرچ پورا ہو جائیگا۔
 (۶) فقیر کا چندہ میں قدر نقد ہو سکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لادیں اسل
 اس وقت تک بہت مکانات کی بنیادیں بنارہے ہیں جوگی۔
 خاکسار محمد علی۔ سکرٹری انجن احمدیہ خاوان ۲۳ فروری ۱۹۱۶ء

دھاکا سبالی فرامین۔
 (۳) پیر غلام غوث صاحب قریشی کو کسی دینی و دنیوی حسانت
 کے دعا کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ ان دنوں بہت سے اجلا
 ہیں۔
 (۴) میان رحمت اللہ صاحب شہزاد گرجا گاہ میں دعا کے خواستگار
 میان محمد دین صاحب گہارہ قادیان نے خواب
 (تجدید پر مبنی) دیکھا۔ ایک احمدی جہاں نے سچے چٹھی لکھی
 ہے جو چوک میں چھپی ہے۔ اس کا متن یہ ہے کہ سب
 احمدی برادران نماز تہجد میں سستی نہ کریں حضرت امیر المومنین
 نے فرمایا کہ اخبار میں شائع کرادو۔
 برادر عبدالعزیز صاحب احمدی فیروز پور سے اپنی
 دعا (دعا) بیدار ہونے کے واسطے اجاب سے درخواست دعا
 کرتے ہیں۔
 (۵) انجن احمدیہ حصار
 حصار سے خبر آئی ہے کہ وہ ان انجن
 قلم کی گئی ہے۔ لہذا ضلع حصار
 میں جو کوئی احمدی جو اسے لازم ہے کہ اپنا نام درج رجسٹر کرنے
 کے واسطے اور انجن کے ساتھ تعلق اتحاد قائم کرنے کے
 واسطے برادر مکریم قاضی غلام حسین صاحب میونسپل انجن ڈاکٹر
 ملازم کیل فیڈم حصار کے ساتھ خط و کتابت کرے۔
 برادر مکریم مولوی فاضل مولوی محمد صادق صاحب
 (۶) فرحان فرزند کی وراثت کی خبر اجابے اخبار میں
 پڑی تھی۔ اب اخبار آئی ہے کہ اس مکریم دوست کی بیوی
 حالت زندگی میں بعد تولد فرزند فوت ہو گئی ہے۔ یہ ایک اعتبار
 پر دوسرا اعتبار ہے اور فعال مولوی صاحب برصورت کے واسطے
 اسے موجب اصطفا کرے۔ آمین۔
 اجاب سے درخواست ہے کہ جو حصار کے واسطے نماز جنازہ لاکرین
 میں دو تین ہفتہ سے انتظار ہر کی خدمت
 میں یہ اپیل کر رہا ہوں کہ وہ کم از کم
 ایک ایک خیرہ اور بدتر کے لئے ہمایا
 کر دیں۔ اس پر جن اجاب سے توجہ فرمائی
 ہے ان کا خاص طور سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ میں امید کرتا
 ہوں کہ دوسرے اجاب بھی اس گزارش کی طرف توجہ مبذول
 فرمائیں گے۔ جناب کبیر الدین احمد صاحب دو خیرہ اور بدتر ۲۴۶۹
 جناب مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازی خان ۲۴۶۹
 جناب فضیل کیم صاحب اکوٹ شٹ ۴۴۶۹ تا ۴۴۷۰
 جناب محمد عمر الدین صاحب رانیہ ایک خیرہ اور بدتر ۴۴۷۵
 جناب محمد اسماعیل صاحب لاہور کا ایک خیرہ اور بدتر ۴۴۷۶

خلیفہ بیت کیسی کو
 ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت
 میں لکھا ہے کہ کیا آپ کی بیعت لازم و
 فرض ہے۔ فرمایا کہ حکم اس بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے کیونکہ
 صابرا م نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے سے ان
 کو مقدم سمجھا اور کیا کو خلیفہ کے اٹھ پر بیعت کریں۔
 (۲) حصار کے مکریم دوست خشی گلاب الدین صاحب رہنما چند
 زیر بادوں کی وجہ سے شقت اٹھائے ہیں۔ اجاب توجہ
 سے دعا فرمادیں۔
 (۳) انٹرنس کے امتحان میں ۱۶ طلباء جابے تھیں۔ تمام احمدی برادران

| قرآن مجید | |
|---|---|
| مجلد۔ جلد چہم۔ ہدایت صاف نو خط۔ شہ رفیع الدین | مجلد۔ جلد چہم۔ ہدایت صاف نو خط۔ شہ رفیع الدین |
| صاحب لفظی ترجمہ و الہام نوٹوں کے ساتھ حواشی بہرہ | صاحب لفظی ترجمہ و الہام نوٹوں کے ساتھ حواشی بہرہ |
| میں شائع ہوتے ہیں۔ بہت مفید کتاب ہوگا حواس سے | میں شائع ہوتے ہیں۔ بہت مفید کتاب ہوگا حواس سے |
| پچھلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض | پچھلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض |
| اجاب درخواستیں بھیجے رہے ہیں اور ہم نہیں دیکھ سکے | اجاب درخواستیں بھیجے رہے ہیں اور ہم نہیں دیکھ سکے |
| صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک دوسرا | صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک دوسرا |
| ہے (اگر) جلد ننگو ایسے | ہے (اگر) جلد ننگو ایسے |
| دفتر اخبار برکات خیرہ۔ قادیان (دگر واپس) | دفتر اخبار برکات خیرہ۔ قادیان (دگر واپس) |

ڈاکٹر برٹن کی بنائی ہوئی مشہور دوا مین

[illegible]

اعلان
 محکمہ نادر و کلاں و کشمیری موسیٰ و جبل و کوئٹہ سرحدی حکومت
 ہندوستان اکثرین برصغیر سے طلب فراموش انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ و برکت فرمیں
 چنگی اسی فی شرط ہے۔

الشہزادہ شیخ غلام نبی سیٹھی اشدھی بازار کلان۔ راولپنڈی

اول یہ کہ کچھ دور یوں کہ حضرت سید
باجا یوں کہ اوس دووم کہ کرم ایک
کی کہ حضرت سید چہرین زبان کہ کرم
طوطا کہ سہ ہوتا ہے
الفر الدین رسول اگر کبیر بازار چھوڑی دیکھو وہ کہ وہ اس اور

یہ نثر و نثر (۱۰۰) و لکھنؤ کے کتب خانے

[illegible]

حضرت مولوی محمد شاہ صاحب کے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چوبیسواں

بقیہ رکوع ۱۹

بقیہ ۲۲ فروری ۱۹۱۱ء سورہ حسم السجدہ رکوع ۵

گذشتہ سے پیوستہ

(۵۶)

اب اسی بات کو دوسرے رنگ میں پیش کرتا ہے۔ کفار و مشرکین کہتے تھے کہ یہ معبود ہمارے خدا کی صفات کے منظر میں۔ چنانچہ سورج و چاند کو نور خدا کا منظر جانتے ہیں۔ اہل بائیں کے نزدیک ان کی ایسی عظمت تھی کہ وہ دنیا کے تمام پیش آمدہ واقعات کو انہی چیزوں کی طرف منسوب کرتے۔ ۱۱۔ یہ غلط ۱۱۔ کے لڑ بچوں کی سی دوسری جہل و بے بس۔ ۱۱۔ میں نے انہی کو یہ لفظ صرف زبان کے لحاظ سے استعمال کرنے پڑے۔ فلک بائیں چکر کر دی۔ خدا نے فرمایا کہ یہ تو صرف نشان ہیں یعنی ان سے خدا و زمین و آسمان کی قدر و فن کا علم ہوتا ہے پس عبادت اسی کی چاہیے۔

۱۔ استکبر کے معنی۔ بطور الحق و غلط الناس۔ حق کو چھینک دینا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔

یستحقون۔ تسبیح۔ خدا کے تمام صفات کو نقصان سے پاک بیان کرنا اور تقدیس خدا کے تمام افعال کو نقصان سے پاک جاننا۔

خاشعۃ۔ دلی پڑی۔ خشک۔ علیٰ محل شفیق۔ ہر ایک چاہی ہوئی بات پر قادر ہے۔ شاعر۔ یشار۔ شکیلا۔ مہصد ہے ہی سنے صحیح ہیں۔

قرآن مجید میں دو قسم کے دلائل قیامت کے متعلق بیان کئے گئے ہیں ایک امکانی یعنی جسے امر ہو سکتا ہے۔ دوم فعلی۔ یعنی بننا ہوگی یہ ادوں لوگوں کا جو اپنے رکھ جان قیامت توالتے ہیں۔ مگر اس کی ہے۔ امکانی ہے۔

یلحدون۔ الحاد۔ ایک چیز کو جس سے پیچھے کر اور ہر ادرے جانے کو کہتے ہیں اس کو ۱۱۔

چوتھے جاتے ہیں۔ قرآن کا نام ذکر ہے غفرین ایک سکہ کو بار بار یاد دلاتا ہے۔ دوم یہ کہ اسے ایسا ہی جو تعلیم ملی الہامی کتابوں

لا یتاہ ۱۱۔ اطل۔ باطل اور حق کا مقابلہ تھا اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ قل جاء الحق و دھب الباطل ان الباطل کان ذھوقاً۔ پس اس آیت میں فرمایا کہ باطل پہلے غائب ہو سکا نہ اب ہو گا نہ آئندہ کسی زمانہ میں ہو گا۔ علوم کس قدر ترقی کریں۔ قرآن کی تعلیم پر کوئی اعتراض نہیں پڑیگا۔

لن دمغفرۃ۔ یہ معنی نہیں کہ کفار کو یونہی بخشہ دیا جائے بلکہ بعض اوقات کثیر اس کی شان ہے چنانچہ اسی لئے آگے دو عقاب فرمایا۔

لولا فضلک آیتہ۔ کتاب فصاحت آیتہ اور کن بامضیٰ کے معنی اسی سے حل ہو گئے کہ عربی زبان میں ہونے کا نام مفصل ہے کیونکہ عرب دوسری قوموں کو بھی سمجھتے۔

یما ددن من مکان بعید۔ ایک معنی یہ کہ قیامت کے دن دوسرے پکار دی جائیگا یعنی خدا کے نزدیک نہانے پائیں گے۔ دوم یہ کہ اس وقت ان کی یہ حالت ہے کہ جیسے وہ سے کوئی آواز آئے۔ تو کچھ ٹھیک سمجھیں پڑتی اسی طرح قرآن کو نہیں سمجھتے۔

۲۳۔ فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۴ - ۲۵ - رکوع نمبر ۱)

(سورہ حسم السجدہ رکوع نمبر ۶)

نبی و صرت قائم کرنے کے لئے آتا ہے مگر ہر قسمی سے ایک گروہ اس کو خلاف اٹھ کر اٹھتا ہو فاختلف فیہ۔ اس اختلاف و خلاف و مذی کا انجام ظاہر ہے کہ وہ ناکام غرق ہوئے۔

اس میں بھی یا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایک کتاب نازل ہوئی ہے اب اس میں اختلاف کرنے کا نتیجہ اچھا نہ ہو گا۔

ولولا کلمۃ سبقت من ربک۔ یہ عذاب فردی طور پر آئے کی وجہ بتائی کفار کہتے کہ پھر قرآن مجید کی خلاف و مذی کی وجہ سے ہم پر بھی سے عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ ایک کام پہلے وارد ہو چکی ہے۔ ماکان اللہ لیعذبہم و انت فیہم۔

(۲) ماکان اللہ لیعذبہم و ہم یستغفرون۔ ہمارے مفسرین سداً استغفار میں بہت حیران ہوئے ہیں کہ یہ مشرک کا فرق کی نشان دہی نہیں کہ استغفار کرے اور اس کی استغفار مقبول نہیں اس بات میں وہ مفرد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کسی ملامت کا زمانہ نہیں دیکھا۔ عذاب کے نشان ظاہر ہونے یا قریب آگئے پر بڑے بڑے کفار شونہ و شرارت چھوڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ہم نے کئی منکران مہدویت کو دیکھا ہے کہ وہ تہذیبی نمازون میں عذاب پہنچنے کی دعا میں کرتے۔

تیسری وجہ عذاب یہ کہنے کی اور بھی بتائی ہے وہ یہ کہ انہی لوگوں میں کئی اسلام کو قبول کرنے والے ہیں یہ علم اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے یہ بڑے بڑے شہید کا فر تھوڑے سے حالات بدلنے پر مومن ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ لے گئے تو اسی ملک کے رہنے والوں میں سے سینکڑوں مسلمان ہو گئے کئی ایسے مسلمان تھے جو جہت

پر قادر نہ ہوتے اس واسطے بھی عذاب کا کارہ آخر جب یہ سب مرحلے ہو چکے تو پھر عذاب بھی آیا اور عذاب آنے سے پہلے بہت ساری حالتیں ان کا ذکر کیا گیا ہے جو ان کی حضرت موسیٰ کی قوم میں سے ایسے لوگ نہ تھے اس لئے ان پر ایسا عذاب آیا کہ وہ ہلاک ہو گئے۔

مما من انہم - اس میں بھی یہی نظر آ رہا ہے کہ جب عذاب آجائے۔ وہی شریک جو دوسروں کو اُکساتے رہتے ہیں اس وقت الگ ہو جاتے ہیں۔
فصل - کھو جائیگا۔ گم ہو جائیگا۔
فصل - ان کے لئے تفسیر یقین کے لئے ہیں۔ دراصل اس وقت وہ کسی مناسب یقین کا نام نہ دیتا ہے۔

موجب - یہ کہتے ہیں اضطرابِ قلب کو وہ شک میں ہیں ایسے شک میں ہیں جو اضطراب میں رکھنے والا ہے یا جو طاقت میں ڈالنے والا ہے۔

فدقہ - اس کا نامہ اس کی جان کے لئے ہے۔

فعلیہا - اس کا نقصان اس کی جان پر ہے۔

چونکہ اس پر ان اعتراض کا موقع تھا کہ دنیا میں بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں پھر یہ کہ یہاں سے اس پر دوبارہ بھی ایسی ہی چیزیں نازل ہوتی ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ یہاں سے بڑے بڑے لوگ نکل کر آئے ہیں ہر ایک کی بددعا کا نتیجہ بنتا ہے۔ ہر سے تفسیر میں حدیث کا نام لایا ہے۔ العجیبہ میں بہت حیران ہوتے ہیں کہ ظلم میں نہ تو کیا ظلم ہے! یہ لوگ ان خدا سے یہ خیال نہیں کیا کہ دوسرے مقام پر صراحتاً ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اللہ تو ایسی ظالم نہیں کرتا۔ دلائل ظہور ختم ہوا۔

فصل صریح کو اشارہ النص پر بہر حال ترجیح ہے اور یہاں قرآن کے قول کو رد کیا گیا ہے کہ تم اس اعتراض سے گویا خدا کو ظلم بناتے ہو حالانکہ وہ ظلم تم پر ہی نہیں

یہاں جیسوین کے نوٹ ختم ہوئے

اعجاز پارہ پچیسویں

اب ایک اور سوال اٹھا کہ اچھا عذاب آئیگا تو کب آئے گا۔ فرماتا ہے۔

الیہ یرد علم الساعة - الساعة کے لئے تفسیر بالآفاق قیامت لیتے ہیں لیکن قرآن مجید کے ماقبل مابعد سابق سابق دیکھنے سے واضح ہے کہ الساعة سے مراد وہ گھڑی ہے جس میں کسی قوم پر عام تباہی و ہمد گمراہی آوے۔

اھما ہما - کہ جو زبان میں آستین کو کہتے ہیں کیوں کہ یہ کلائی کو چھپانے والی ہے اس لئے میوڈن اور خوشن کے خلاف کا نام اھما ہما ہے۔

من خیرات - من تفسیر کے لئے ہے اس کے لئے تفسیر میں بلکہ معنی ہیں۔ نہیں نکلتا کوئی بھی پھل۔

تجویر کہ دیکھ لو انسان پر خواہ کس قدر رغبت آوے وہ بظاہر ہی کتاب ہے کہ میرا کوئی قصور نہیں۔ مجھ پر ظلم ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر گویا خدا پر بھی معترض ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں سمجھایا کہ بھلوں کا سامنا دیکھو۔ پکے سے پہلے کئی پھل ضائع ہوتے ہیں اور بعض میں پک کر لڑا لگ جاتا ہے پس جو کتاب ہے یا جو ضائع ہوتا ہے ضرور اس کے اندر کوئی نقص ہوتا ہے ایسا ہی انسان بھی بنا ہوا ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص ہوتا ہے۔ اسی طرح ان

منی کے لئے کہتے ہیں۔ اب خدا ہی جانتا ہے کہ وہ آخر میں کس طرز پر اپکا انسان بھی اس کی استعداد و حالت کے مطابق پرورش کرتا ہے اب اگر اس میں کوئی نقص و ضائع ہوتا ہے۔

فصل - مصدر ہے کہتے تھے۔
فصل - نہیں نکلتا۔

فصل - عام طور پر انسان سختی اور مصیبت کے وقت ناامید ہو جاتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ہے کہ کہ میں کبھی ناامید نہ ہوں۔ ایمان بین الحروف والہرجاء ہوتا ہے۔

فصل - کہتے ہیں پھر پھر نہیں ہوا کہ یہاں سے اور میں اس کا مستحق تھا۔ ایک فقرہ کہتے ہیں کہ وقت سو دوا کر لے لیتے ہوتے ہیں یہی سمجھتا ہے یہ میری محنت کا نتیجہ ہے یہ نہیں سوچتا کہ سب اسباب اور کام کر کے اللہ نے اسے سب اسی سے مولیٰ کے لئے ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ احسن۔ اچھی حالت ہے۔ یہی سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عام طور پر جو لوگ کہتے ہیں نہ کرنا۔

فصل - کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

فصل - عام طور پر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

فصل - کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

فصل - کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

فصل - کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

فصل - کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

فصل - کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

فصل - کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

فصل - کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پھلوں کے ساتھ جب انسان کو دیا۔ ہر لہو و لہو ملا دیا ہے اور جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ یہ خود کر رہا ہے اپنے لئے پھلوں کو دے دیتے ہیں۔

عجیب۔ یہ مطلب نہیں کہ چادر کی طرح لپٹا ہے بلکہ یہ کہ ہر چیز اس کے قابو میں ہے۔

تورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵۔ رکوع ۱۲)

(سورہ الشوریٰ رکوع ۱)

اس سورہ کا نام شوریٰ ہے۔ حالانکہ اس میں مشورہ کا حکم کھلا کھانا نہیں۔ جیسے سورہ ابراہیم فی ۱۸ اور غیرہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورہ ایک شوریٰ کے جواب میں نازل ہوئی ہے۔ کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت شروع کی۔ تو کفار نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دارالندۃ میں مشورہ سے شروع کئے۔ جو اہم امور میں شروع کرنے کے لئے مشورہ تھا۔ یہی کہ خدا نے اس خفیہ مشورہ کی خبر دی اور پھر اس مشورہ کے مقابل پیشگوئی کا میاں کی فرمائی اس لئے اس کا نام سورہ شوریٰ رکھا۔

حکیم۔ متعلقات کے متعلق صحابہ سے مختلف روایات ہیں مگر ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے اسرار و صفات کی ان سے تعبیر کی گئی ہے۔

رح۔ حقائق و کتاب است۔ منزل انکتاب

چنانچہ اس سورہ میں کتاب اللہ کی صفات و صفات و منزل کا ذکر ہے۔

عشق۔ عین سے کام لیا۔ سماواتی مراد۔ عین جن کے پیچھے آنا ہے۔ جیسے علی عظیم عظیم اور عزیز۔ چنانچہ یہ سب نام اس سورہ میں آئے۔ گئے اور ایسا انھوں نے آجنگا کہ اس سے خدا کا ان صفات سے متصف ہونا ثابت ہوگا۔

س۔ سے پیچ

ق۔ سے قاور۔ قدیر۔ قہار۔

اللہ۔ اس اسسم ذات کے لئے ہے یہ مشورہ ہے کہ یہ کام جس صفات ملی و ثبوتی کا مظہر ہے۔

العزیز۔ غالب ہے اس کا فشار پورا ہو کر رہتا ہے۔

الحکیم۔ اپنے فشار کو حکمت بالغہ سے پورا کرتا ہے۔

لہ ما فی السموات۔ اس میں سمجھایا کہ انسان جو کسی چیز کو روک یا پھیل سکتا ہے تو اس کا ہی سے کام لیتا ہے۔ پروردگار فرماتا ہے کہ جب سب کچھ خدا فرماتا ہے تو پھر کسی کے مقابل اس کی چیزوں سے کیا مدد سے کیے نہیں ہیں سب کچھ اسی کا ہے تو وہ ضرور اس اپنے ذریعہ کو تمام۔

یتفطرن۔ یہ مطلب نہیں کہ آسمان ٹھوس چیز ہے اور وہ پھیلے گا۔ بلکہ دوسرے

خدا نے یہ۔ یہ مذہب کی ہر جہتی توحید کا جب باطل بچھے گا تو خود نہ کہ لاک ہوں گے

ہل یظن۔ یہ ہم اللہ۔ فی ظلال من الغمام۔ جنگ بدر

جی۔ صحابہ کرام نے ایک گڑھا بنا کر پانی جمع کر لیا اور اس سے

طواف تہی دوسری طرف کچھ ہو گیا۔ دوم لڑائی صبح کے وقت

والد بسمشرق کی طرف تھے۔ کفار مغرب کی طرف تھے۔

اور بیت اڑا کر کفار کی آنکھوں میں بڑتی۔ اس کو۔ قرآن شریف میں ماریت لغت

وکن اللہ می سے بیان فرمایا گیا

پس اس امر کی طرف تباد السموات و یفطرن۔ سے اشارہ فرمایا اور بالوں سار

کا اطلاق قرآن مجید میں اکثر جگہ ہوا ہے۔ وذلک من السماء ماہ۔

یستحقون عجز و بقسم۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ باوجود ان کی ایسی کوفتوں کے کہ قریب

آسمان پھٹ پڑے دیکھیں ہو رہے ہے۔ فرمایا اس لئے کہ فرشتے تبیع پڑھنے میں اپنے

رب کی حمد کہتے ہوئے اور زمین والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اس تاخیر عذاب کی اور

وجوہات پہلے میں بیان کر چکا ہوں۔

وآیتوں کے لئے سے خوب معنی کھلے ہیں۔ ما کان اللہ لبعث ہم دانفہم

۱۳۱ پارہ سورہ رعد رکوع ۱۲ لہ معقب من بین ید یدہ ومن خلقہ جعفر

من امر اللہ۔ ان اللہ کا ایسا قہر ما بقوم حتی یفتر ما بالانفسہم۔

صدقات سے بعض مفسرین نے اعمال انسانی اور تحقیق کرنے سے مراد لئے ہیں اس لئے

سے ظاہر ہے کہ گناہ لازم کہتے ہیں عذاب کو مگر فرشتوں کے استغفار کی وجہ سے ظہر

ہو جاتی ہے۔

ہو الغفور الرحیم۔ مغفرت و دلچ ہے ایک۔ تو کہ ایک مذہب سزا پہلے

دوم۔ بذات حق سے محفوظ رکھنا اس میں توحید شریک ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک رحمت جو توحید

کے ساتھ ہے وہ کفار تک و پیچ ہے۔

اللہ حفیظ علیہم۔ لہم نہیں فرمایا بلکہ علیہم اس کے یہ معنی ہیں کہ ان عملوں کو جو ان

کی ہلاکت و ضرر کا موجب ہیں اللہ محفوظ رکھتا ہے۔ آ۔ فائدہ کے لئے اور علی ضرر کے

لئے۔

کذلک۔ جیسا کہ ہم نے ان کی سزا اپنے ذمہ رکھی ہے دیکھو کہ انسان گناہوں کا علم خدا ہی

ہو سکتا ہے اور وہی پرے طور پر سزا دیتی ہے کہ گناہ ہے، اور یہ تم پر خدا کا فضل ہے اسی طرح

تم پر فضل بھی ہے کہ قرآن کو نازل کیا۔ وہ جی ام اللہ میں نہ صرف ام القریٰ کے

انذار کے واسطے بلکہ تمام جہان کے لئے یہی بیظور مرکز کے ہے۔

یوم الحیسم۔ قیامت سے ڈرانے اور جنگ اجاڑے۔ چنانچہ اسے جمع سے اور تمام

میں تیسرے (۱) سیھنم الحیسم و بالوں اللہ پر (۲) جبہ ہذا لک محمد

من الاحزاب۔

لجعلہم امتۃ و حدیث۔ دو لوگ کہتے کہ تم نے اگر تفرق ڈال دیا۔ فرمایا یہ غلط ہے بلکہ ہم

سب ایک مذہب پر ہیں کہیں گے (چنانچہ سارا جزیہ عرب مسلمان ہو گیا) لیکن فی الحال

اس میں تاخیر فرمادی کہیں کہ رحمت میں داخل کرنے کے ارادے کو جذب کرنے کے کچھ

اسباب بھی ہوتے ہیں۔ جب وہ اسباب پیدا ہو جائیں گے تو ایسا ہو جائے گا۔ چنانچہ آخر ہوا۔

مالہم من دلی دلا نصیر۔ بعض اوقات رحمت میں خدا تعالیٰ دوسرے کی غفلت کر

لیتا ہے۔ جیسے کہ ابوہامصالحا۔ خضر و موسیٰ کے قصے میں آیا ہے لیکن یہ ایسے ظالم

ان کا کوئی ناصر نہیں ہو سکتا۔

یدخل من یشاء فی رحمتہ۔ کہے دوسرے میں اللہ داخل کرنا ہے۔

نفسہم کہ جو خدا کی رحمت، جاسے اور اپنے نبی رحمت کے جذب

اور دوسرے سنے یہ کہ اللہ ہے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔

وہ بھی الموقی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کافروں کو سامان کر دیا کہیں کہ وہ ہر چاہی
بڑی بات پر قادر ہے۔

مؤرخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ - رکوع ۳)

(سورۃ الشوریٰ رکوع ۲)

دو باتوں کا ذکر ہے۔ ایک تو اس سورۃ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف
کفار نے کیا تھا۔ فرماتا ہے کہ یہ جو تم نے اختلاف کیا اس کا فیصلہ اللہ کے پاس ہے۔ وہی
اپنے فضل سے بادیجگا کہ حق کس طرف ہے۔ دوم۔ قرآن مجید کا یہ طرز ہے کہ جب کسی لفظ
کے کئی ایک معنی ہیں تو دوسرے معنوں کا بھی اگر کچھ مذہب کے متعلق ہے تو اس کا ذکر بھی
آئے گا اور ان معنوں کے نو سے بھی بحث ہوگی۔

اس اختلاف کا ذکر ہے۔ جو انبیاء و کتب و شریعت کے متعلق بعض میں پیدا ہو جاتا
ہے اس اختلاف کے مثال کے طور پر یہ کہ سورۃ النور میں جو حکم ہو کر آئے اور اس کی بحث کر
لی جاوے۔ ورنہ آپس کی بحثوں سے یہ مسائل حل نہیں ہوتے اسی لئے حکم الی اللہ فرمایا۔ گویا
دونوں اختلافوں کا ذکر ہے۔ مشرکین مکہ و اہل کتاب۔

فاطر اللہ تعالیٰ (۱۱۰:۱) اہل اسلام کی کامیابی۔ کفار کی ہلاکت دونوں باتوں کے
لئے زمینی و آسمانی اسباب ہی کام دیں گے اس لئے فرمایا کہ ہر سب چیزیں ہمارے
ہی ہاتھ میں ہیں اپنے نشانہ کے مطابق ان سے کام لیں گے۔ کوئی ہمارے خلاف کوئی تیر
کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔

من النفسکم اذوا اجبا۔ ایں بنایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ اور جوڑے بنائے پر قادر ہے
ایسا ہی وہ اس نبی کے ساتھ اس کی جان نثار قوم بھی پیدا کر دے گا۔
یہاں دو قسم۔ پھیلائے گا تم کو۔

فیہ۔ کہ کے مروج میں اختلاف ہے۔ زمین ہو تو پھر پھا چاہیے تھا۔ پس مفسرین نزدیک
یہ معنی ہیں کہ اسی کارخانہ زوجیت میں لینے اسی زوج ہونے کے طریق سے پھیلائیگا۔
لیس مکشکہ شئی۔ جب خدا نے ہر چیز کا زوج بنایا ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا
خدا کے لئے ہی زوج ہے۔ فرمایا اس کی مثل کوئی چیز نہیں پس اس کا زوج کیا۔
دھو التیمع البصیر۔ لیس مکشکہ سے یہ وہم ہوتا ہے۔ تو پھر کیا ہم سنتے ہیں خدا
سنتا نہیں ہم دیکھتے ہیں وہ دیکھتا نہیں۔ فرمایا۔ ایسا نہیں بلکہ سب صفات کاملہ اس میں ہر
گم دوروں کی مشابہت کے بالاتر۔

۱۰۰ مرد و شاب لہ دفرة (۲) خلق اللہ آدم علی صدفہ

ترجمہ میں بہت غلطیاں کھائی ہیں

۱۰۰ وزین مسم نے پیدا کیا۔ زمین بڑھائیں گے
۱۰۰ کے دلوں میں اٹھائیں گے۔ کہ جب ہمارے
۱۰۰ کیوں کہ وہ ریختان ملک تھا۔ فرمایا کہ تمہارا ذوق
۱۰۰ تو ان کا ذوق بھی گھٹا ہوگا۔

۱۰۰ کیوں کہ وہ ریختان ملک تھا۔ فرمایا کہ تمہارا ذوق
۱۰۰ تو ان کا ذوق بھی گھٹا ہوگا۔

شرح ۱۰۰۔ مقرر کیا ہے تمہارے لئے۔

۱۰۰ ماد صیابا۔ آدم کی نسل میں سے جو عظیم الشان نبی آیا ہے وہ حضرت نوح ہیں
ان کے بعد چھ رحمت ابراہیم۔ ان کے بعد موسیٰ۔ پھر ان کے بعد حضرت عیسیٰ۔
ان بڑوں بڑوں کا ذکر کر دیا کہ اس وقت کے مذاہب کے تمام ہی تھے۔

۱۰۰ حضرت نوح و موسیٰ و ابراہیم علیہ السلام کے لئے نبی بھی آیا ہے اور نبی کریم
کے لئے اوحیٰ ہوا۔ اس میں شک نہیں ہے۔ کہ جب امر و نواہیوں کا ذکر ہے جس میں خلافت
ورزی کا مشتبہ ہو (تذکرہ و نصیحت پر مشتمل ہو تو اسی وصی کہتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان جانی کہ زمین و دین دیا گیا ہیں
پر بڑے بڑے اولوالعزم صاحب کتاب رسل کو کار بند رہنے کا حکم تھا۔ چہ جائیکہ
ان کی اُمت کو۔ گویا ایک طرف مسلمان بزدلی کا ذکر ہے۔ دوسری طرف نبی کریم
کی اُمت پر چنانچہ رسولوں سے عہد بھی لیا گیا

لنؤمنن بہ و لنقتضیہ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد فرمایا کہ اگر
موسے و عیسیٰ زندہ ہوتے تو میرے امتیاز کے سوا چارہ نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت تمام قوموں تمام مکاتون اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظاہر
فرمادیا۔ کہ وہی کا حقیقی منصب اگر کسی کو دیا گیا تو قائم الیقین کو۔ چنانچہ دوسرے رسولوں کو
مستقل اس تقابل میں وصی فرمایا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ بالذات خیر۔ بالذات رسول
نبی کریم ہیں۔

من مذہب۔ یہ من بنیاد کو کھول دیا ہے کہ کس کا اجتہاد چاہتا ہے۔ فرمایا جو اس کی
طرف جھکے۔ عیسیٰ الیہ۔ میں نبی اسرائیل کے اس سوال کا جواب بھی دے دیا۔ جو
نبوت و وحی کا مستحق صرف اپنی ہی قوم کو سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے۔
مصلحتی بناوے۔

الی اجل مستغنی۔ چنانچہ جب وہ وقت مقرر آیا۔ تو کچھ جلاوطن کئے گئے اور کچھ ہلاک
ہوئے اور جو مسلمان ہوئے تھے۔ وہ ہو گئے۔

من کتب۔ یعنی کتاب میں کے لئے یعنی۔

لنا اعمالنا۔ ان اعمال کے نتائج سے یہ لگ جا دیا کہ حق کس طرف ہو۔
بجمع۔ جمع کر دیا۔ چنانچہ ایک وقت آیا۔ جب تمام عرب مسلمان ہو گیا۔ دوم۔ فیارت کے
دن ایسا ہوگا۔

یحاجون فی اللہ۔ خدا کے صفات مختلفہ کا انکار۔ اس کے
کے متعلق جھگڑا۔

بالحق۔ اس گڑھی ہوئی چیز کو جس کے ساتھ کوئی ٹکڑا لگا۔

المیزان۔ پہلی تعلیموں میں یہ نقص تھا کہ وہ تمام جہان میں

زمینیں۔ فرمایا یہ کتاب ایسی ہے کہ ہر قوم ہر زمانہ کے مسائل

و مایہ دیکھ۔ تم کیا جانتے ہو۔ الساعۃ۔ قریب

مشفقون۔ اشفاق کے معنی ڈر کے ہیں۔ نبی کریم

طریق پر ہے ایک مقام میں ہے۔ فلا تکتون من جملۃ اللہ
ظاہراً۔ مراء مصدر ہے بہان جھگڑا۔

۱۰۰ کیوں کہ وہ ریختان ملک تھا۔ فرمایا کہ تمہارا ذوق
۱۰۰ تو ان کا ذوق بھی گھٹا ہوگا۔

۱۰۰ کیوں کہ وہ ریختان ملک تھا۔ فرمایا کہ تمہارا ذوق
۱۰۰ تو ان کا ذوق بھی گھٹا ہوگا۔

سے تیرا دل خوش کر دین اور تیرا محبوب سے تعارف بچھڑ کر
اس بات سے یوں کر چکا کر سوا ہے جس کے میں کوئی بات تیری
نسبت کہوں سبحان اللہ کیا اس زمانہ کی تعلیم ایسے وقت کو
بھی ایسی جرات ہو سکتی ہے کہ ایسی شیعہ کلام اور جو ایک تفسیر
صحابہ کرام کے سامنے کرے جس پر نہین پھر دیکھو غلیفہ
وقت کو کیا عمدہ جواب دیا۔ جب دمشق پہنچی۔ تو غلیفہ نے سکو
اپنے حرم میں لٹا مارا۔ جو تھے دن جبکہ ابوان غلاف حاضر ہو کر
بھرا ہوا تھا اسے اپنے پاس بلایا۔ ام الخیر ابوان ائی اور کہا
اسلام علیکم یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معاویہ نے
کہا وعلیک السلام یا ام الخیر۔ میں کس طرح اس نام کا
مستحق ہو گیا جس سے تو نے مجھے پکارا۔ کہا یا امیر المؤمنین
کل اجبیل کتاب۔ یعنی ہمارا کام ایک وقت مقرر ہے بخدا
مجھے تو اس کے اس جواب پر وجہ آگیا۔ خشاہ کی نشتر
جوئی بھی تو اب تک باوجود کی صدیان گذرنے کے ایسی
خزائن کے کا زمانے ہمارے لئے کیا مردوں کے واسطے
بھی قابل رشک اور سبق آموز ہیں۔

اسی طرح عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی باتیں
منابت فاضلہ تھیں۔ سالار کہتے ہیں کہ عسر بہت چھوٹی
تھی ان سے ہی اندازاً ۲۰۱۰ عیدین مروی ہیں آپ کا
جنگ جمل کے دن کا غلیفہ بہت فصیح ہے۔ مجھے تو ان کی
باتیں ہی عجب پیاری لگتی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے ایک مسکین منسربا یا یعنی غسل جنابت
میں کہ سر کھول کر جو یا جاوے تاکہ بالوں کے نیچے تک پانی
پہنچے تو عورتیں حضرت صدیقہ پاس آئیں کہ یہ تو نیت کی
معییت ہوئی۔ فرمایا جاؤ عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ وہ
حکم دین کے عورتیں سر نہ ڈالیں۔ مگر باوجود اس علم و
فضل کے انھوں نے دولت و مال سے عروج نہیں پایا
ایک بار عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک لاکھ
درم بھیجے۔ آپ نے اسی وقت اقربا و فقرار میں بانٹ ڈئے
و اتفاقاً اس روز آپ روزہ سے بھی تھیں اور گھر میں
افطاری کے لئے کچھ نہ تھا۔ خادمہ نے کہا شام کو کیا
کھائیں گے ایک آدم تو رکھ بیٹے ہیں کہ روزہ افطار ہو
سکتا۔ فرمایا اگر تو یوں دلائی تو رکھ لیتی۔ بھیجی حضرت سرور
دو جہاں نے فرمایا ہے کہ (دو تھائی دین اپنا عائشہ سے
حاصل کرو) حضرت صدیقہ شاعرہ بھی تھیں خدا تعالیٰ نے
جنتین نازل فرماوے ان پر ابد میں توفیق دے کہ ان
کے قدم بقدم چلیں۔ والسلام۔ اہلئے اکمل قادیان

ایک تفسیر تھی از الہ

ایک تفسیر تھی کہ میں نے اپنے بزرگوار
لئے رکھ رکھا صاحبان میں تبلیغ کے
معلق ایک مختصر رسالہ کی طرح چھاپ کر شائع کیا جس میں گورو
انک صاحب کے اصل تفسیر کا بیان ہے۔ سو میں نے چھاپی
اس لیکچر کے صفحہ ۱۰۰ پھر ڈاکٹر نشین میں یہ بکھا کہ دو گورو
انک علیہ الرحمۃ کے بعد جو گورو اور گدی نشین ہوئے ان
میں بعض داخلہ تھے۔ اس سے صرفہ ہی مرا و۔ ہے کہ
گورو انک دیوچی کے بعد گورو ہونے میں ان میں بعض ایسے
بھی جو نے اور اب بھی ہیں جنھوں نے حقیقی تفسیر لکھی اور
پاکیزگی کا وہ نمونہ نہیں دیکھا جو گورو انک صاحب کے کما گئے
تھے اور وہ راستبازی اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں ہونے پر
ایسے زور سے قدم نہیں مارتے۔ تھے جیسے کہ گورو انک
صاحب نے ان تمام مراتب ساک کہہ کر کیا تھا۔ بالفاظ دیگر
دین کہنا چاہئے کہ گورو انک صاحب ایسا خدا پرست مہر خدا
یگانہ روزگار ہو گئے کہ ان کے گورو کوئی نہیں۔ ہے جن
ایسے پائے کے بزرگ اور لائق نہ تھے جیسے کہ گورو انک
علیہ الرحمۃ ہونے میں اور یہ ایسا مہر ہے کہ واقعات پر نہیں
ہونے کی وجہ سے کوئی تفسیر بھی اس سے انکار نہیں کر
سکتا۔ اسلام نو انک ایسا مہر اللہ شمس نہایت ہے کہ اس نے
یہ بھی جاؤ نہین رکھ کر کسی کے تودنا خیرہ جنوں کو بھی سنا
دستہ سے یاد کیا جاوے۔ چ جائے کسی گورو یا قومی سردار کی
ذاتیات پر حملہ کیا جاوے میں تو شرمناک ہوا سلام ہونے
کے بعد گورو انک دیوچی پر اس سے ہزار گنا زیادہ ایمان
رکھتا ہوں جتنا کہ جانتا کہ قرآن کا ادب اور خدا کرنا تھا
ان یہ جیسے کہ مجھے میں گورو انک صاحب اور ان کے
کردار اور گفتار کو خدا کی رضا پر مبنی سمجھتا ہوں اور اعلیٰ
درجہ کا ان کو بزرگ اور خدا کا اوفان کہتا ہوں دیکھنے کی تیر
گورو گدی نشین کو نہیں سمجھتا جس میں سے مومن خال اور
بیان اپنے لیکچر میں لکھا ہے۔ مگر اس سے ہر مراد جس گورو
نہین کہ میں گویا دوسرے گوروؤں کی نند یا کرتا ہوں
والسلام علی من اتبع الهدی

خاکسار عبد الرحمن نواسم (سابق مہر شاہ) شیو ای سکول
دسکری ساوہ سنگت۔ قادیان۔ مورخہ ۲۷ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

سفر ناصر
جناب اعلیٰ حضرت صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ
برکاتہ۔ گذشتہ ہے کہ اس عاجز کا ارادہ ہے
کہ موت سے تمنا کہیں بسبب بیماری حضرت غلیفہ علیہ السلام
قادیان میں رکھا رہا اب چون کہ آفتاب کو صحت ہے اور ان

بدن صحت بدستری ہے۔ یہ عاجز دور الضعفا کے لئے چہ
یعنے اب بھرت لمان۔ ڈیرہ غازی خان و ڈیرہ اسماعیل خان
لاٹ پور کی طرف جانا چاہتا ہے۔ لاہور سے یہ دور شروع ہو
لاہور سے لمان لائن پر منٹ گری۔ سید والد کبیر والد وغیرہ سنا
جو لمان جاوے گا وہ ان سے منظر گزرا پھر ڈیرہ غازی خان
و بسنی رندان وغیرہ دیکر واپس ڈیرہ اسماعیل پور پھر پھر انشا اللہ
آگے جہان کا ارادہ ہوگا اس سے احباب کو مطلع کیا جاوے گا۔

میرزا مہر نواب۔ قادیان۔ مورخہ ۱۱ شعبان ۱۳۸۵ھ
مکتوبہ یہ کہ مختصر مورخہ ۱۱ شعبان ۱۳۸۵ھ یا اس کے بعد سے ہوگا
احباب مطلع رہیں۔

حافظہ آباد میں حضرت خواجہ صاحب لیکچر

لئے خاص طور پر حق لباس۔ اور ان کے دل میں بیسی لگی لگا دی
ہے کہ انھیں ہر وقت بھی فکر نہی ہے کہ تمام ہندوستان کے
لوگوں کو نہایت مستقیم پر تمام کر دین اور مقام شام کے کہ ان کی ہمارے
کوششیں بار آور جوئی نظر ان میں ایسی صورت میں جبکہ قریباً ہندو
اور پنجاب کے تمام مہرے ہرے شہر ان سے کتاب افاد کر
ہے۔ ہر ہادی باجماعت اور فہمی جماعت مانگٹ و پیرکٹ
کے دل میں حضرت خواجہ صاحب سلمہ رہ کر مدعو کرنے کا خیال
پیدا ہوا اور جس کا قادیان میں تمام و دیہاتی جماعتوں کو دور کیا
ہے اور ایک فہمی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسی جگہ لیکچر کا
کی نویر پسند کی گئی۔ بہت سی کتابوں کو کشنوں کے بعد خواجہ صاحب
نے ۵۰۰۰۰ کا دندہ دیا۔ اس لئے احمدی برادران کی
رہنمائی کے لئے فراموش عمدہ شہادت اور کھٹیاں ان کے
مالکوں سے مانگ لی گئیں اور انات عمدہ کر دیا گیا
اور کسی خوشی کی بات ہے کہ
مکان جہان و خود طبع کیا
بہتر میں سے دیا اور
دی یہ امر حضرت خواجہ خواجہ (پیر)
ہے۔ پیر وار شام کی گاڑی
اخیر مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
صاحب تشریف لائے تھیں۔ ان کا
تخصیص لدار برادر خود ڈاکٹر انجیر پیر
کے ان بعد از طعام چائے مکمل معاویہ
پرائیوٹ و حفظ نسربا یا جہان ان تہہ اور ان کے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترک نہیں ہاں بوجہ ارشاد حدیث اکبرؐ کے انہی اہل آلِ محمدؐ من ہذا المال - انما حقہم الحکم آیت مذکورہ کے کافی دوانی ہر بہار خلافت میں دیا گیا پس شیعہ صحابہان پر لازم ہے کہ اپنے خیالات کے بوجہ حضرت کا رضی اللہ عنہما کا ایمان ثابت کرین اہل سنت کے نزدیک قرآن کا ایمان کامل ہے کہ سوال میراث پر بھی اہل ان کامل نقلی حال ہوئی اور امیر میراث کے بارہ میں ناصر کا کام تک نہ کیا۔ اہل اہل جو اب کتاب اللہ سے اور سنت اصح رسول اللہ سے اور علماء حضرت علی کریم اللہ وجہ سے جو صحیح بخاری سے ہو یا جاوے نہ روایات ضعیفہ موضوع سے۔ کیونکہ سائل نے بھی صحیح بخاری ہی سے تمک کیا ہے۔ اور روایات معارض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اور میں گھڑت کہا بیان سب ہم کو معلوم ہیں چارے روایات کی بیان کرنا تحصیل حاصل ہے جس آگے ہی خلافت اور امامت خلفائے ثلاثہ کی۔ سواس کی اثبات حقیقت کے لئے آیت اختلاف موجود ہے وہ کافی ہو اگر کسی صاحب کو اس آیت میں گفتگو کرنا منظور ہو۔ وجہ شرائط مسلمہ فریقین ہم حاضرین آپ بھی کسی عالم کو منتخب فرما لین بالفضل مختصر اس قدر عرض ہے کہ میں لوگوں نے حضرت خلیفہ اول سے بیعت کی اور ان کا ایمان ایسا ہی کامل ہے جیسا کہ حضرت شیر خدا کا ایمان کامل تھا کیونکہ احادیث اصح الصراح سے ثابت ہے کہ حضرت شیر خدا نے بھی اہل بیعت کر لی تھی خواہ کسی وجہ سے چند ماہ کے بعد ہی ہوں اگر شیر خدا کا ایمان کامل ہے تو ان کا ایمان ہی ویسا ہی کامل ہوگا اگر شیر خدا کا نفوذ باللہ ایمان ناقص ہے تو غیر ان کا ہی ناقص سہی۔

و ساقی بجنہ الملائکہ - انشاء اللہ تعالیٰ - راسم نمونہ داخل

نشانی شد ہوا آیت

تیرا دشمن ہی ابتر ہے

میرے کہ ہمارے غافل ہیں

ت کے تون گے کہ

بت شر اور کریم نے ایک ہی

ہا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نہ برہوتی اور آئندہ بھی پوری تھی

پر خدا کریم اس امت مرحومہ

بیت محمد و اہلہم مبعوث فرمانا

چونکہ علیؑ ہی کہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وہم کی روایت کا مصداق ہوتے رہو

منکرین مسیح

سے ایک

قرآن

اس کی تائید حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بیعت علیؑ میں کل مائتہ الخ کے معنوں سے بھی ہوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کی تذکرہ بالا مشکوٰۃ آیا گذشتہ صدیوں کے لئے تھی یا موجودہ اور نیز آئندہ صدیوں کے لئے بھی ہے؟

اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو آپ لوگ اس چودہویں صدی کے مجدد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی بیٹے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہو کر سعادت دارین کیوں نہیں حاصل کرتے؟

اگر آپ لوگ اس صادق امام الزمان کو قبول نہیں کرنا چاہتے تو براے مہربانی دنیا کے کسی حصہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کا وجود پیش کریں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی معنوں میں روحانی بیٹا کہلانے کا مستحق ہو اور اس نے مکالمہ و مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو کر تجدید دین کا کبریا اٹھایا ہو۔ ورنہ آپ کے عقیدہ سے یہ ثابت ہو گا کہ آپ لوگ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امتزاج ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں فاعلموا یا اولی الابصار۔

خداوند کریم فرماست کہ خیر امت کا خطاب عطا فرما کر خلقت کی برایت کا جلیل القدر عمدہ عطا فرمائا ہو مگر آپ میں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاوضہ امتزاج ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ہ

بریں مسلمان بیاد گرست
مسیح ناصری را تا قیامت ندہ و فہندہ مگر دون شیراز داؤد این
ہر عیسا یان را از مقال خود و داندہ دلیری ہدیہ کد پستان بیت را
رہم - غلام نبی - بکلتہ

کچھ عورتوں کی نسبت

اگرچہ اب زمانہ بہت کچھ مہذب ہو چلا ہے اور چند تاریک خیال لوگ ہوں گے جو عورتوں کو اس کردہ حالت (جائزیت) میں رکھنا چاہتے ہوں اور ساتھ ہی نامناسب خلاف اسلام پردہ میں قید۔ مگر پھر بھی بہت سے معزز دنیا دار ہیں جو کہ عورتوں کو قید اور اندہ گوئی (یعنی جاہل) رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ سخت انفس کی بات ہے اور اللہ میرا دل

ہے حدیث بتاتا ہے جب کہ ہماری اپنے انفس ہی میں پھیل رہتی ہے یعنی عورتیں ہی زیادہ اس بات پر قائم ہیں کہ ہم جاہل بھی ہیں اور کبھی ہیں کہ ہم پڑھی ہوئیوں سے بہت اچھی ہیں کہ نہ سناؤ عمل کیا ہے پڑھی جاوین گی۔ انفس صد انفس۔ میرا دل پھر آنا ہے۔ جب کہ ان پڑھ ساس بھاری شد بد ہوئے کوئی زمانہ پر پھر پڑھنے ہوئے اچھے سے لیتی ہے اور ہوا

مسز ارباب سانی ہے۔ بہو بھاری بیار ہے اور سنی ہے کہ نازہ ہو لے مگر ساس کہتی ہیں نا بیٹی رات کو ہی برتہ اور وہ کہ باہر نکلتا شیر لیون کا ٹیوہ نہیں؟ خداوند کریم دو جہان میں لاکھ لاکھ آسائشیں اور زمینیں بستے۔ ہمارے مسیح علیہ السلام کو جس نے اصل اسلام کا چہرہ دکھا کر بھاری عورتوں کو خوف کے تاریک گوشے سے (جو جیتے ہی ان کو ملا ہوا تھا) بچایا۔ اور ان کے ستراجوں کو ان کی کچھ نہیں نشین کر دی۔ کہ یہ بھی دنیا میں کوئی زندہ مخلوق ہے اور حضرت خلیفہ المسیح سلامہ علیہ تورات دن کی تفسیر و دن میں احکام قرآن مجید سے عورتوں کی حقوق کی طرف خاص طور پر توجہ میں بیان تاکہ کہ ایک دن دنیا عورت کی دلداری کرنی چاہیے۔ مگر ایسا اس کے برخلاف کیا جاوے تو اسے اپنے صدمہ مر جوتا ہے۔ اگرچہ اپنی دینداری کے کچھ بھٹ اپنے آپ کو ضبط کرے مگر تاہم نہیں ضبط کر سکتی اس لئے عورت کے برخلاف کیا جاوے تو سنی سے اسے ذہن نشین کیا جاوے کہ ظلال بات میں یہ نقصان میں اور اس میں یہ نفع۔ سبحان اللہ ہمارا امام کس قدر رحم دل ہے۔ کہ ایک ضعیف عورت کے لئے یہ حکم کہ اب اس کے برخلاف کوئی بات بھی نہ کرے۔

اس طرح میں نے بڑے کہ اسلام میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر بڑی بڑی عالمہ فاضلہ خاتون ہیں مگر ان کو یہ علم و نفس کس کی وجہ سے ملا۔ مگر ان کی وجہ سے ورنہ وہ خود تو ترقی نہیں کر سکتیں چنانچہ تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے سے بہت سی خاتون اسلام کے عمدہ عمدہ کارنامے اور موتیوں کے تولنے قابل نصائح ملتی ہیں کھانا سب کے کام بغیر ایک لائق فائق خاتون کوڑی ہے حضرت معاویہؓ والی کوخ کے نام فرمان بھیجا کہ ام العیض نسبت جرش کو رہا میں بھیجے اگر اس نے تمہاری نسبت رائے عمدہ ظاہر کی تو نیک اجر دیا جاوے گا اگر برا خیال ظاہر کیا تو سزا دی جائیگی۔ والی کوخ نے جب یہ حکم سنا تو ام العیض نے کہا کہ مجھے امیر المومنین سے کچھ عذر نہیں میں خود حاضر ہونے کو تیار تھی۔ حضرت کہتے وقت والی نے دریافت کیا کہ میری نسبت کیا رائے ظاہر کرے گی۔ ام العیض نے کہا کہ اسے شخص مجھے امید ہے کہ تو نے احسان مجھ پر کیا ہے وہ ہرگز تجھ کو قطع نہ فرمے گا۔ کہ میں جھوٹ

اہل حدیث کی غلط بیانی

خاتم النبیین پر ابن زبیر جو ساری سہ در شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دے کر اس

افکار پر اعتراض کرنا ہے۔ جو ساری نبی کے سامنے ان لفظ میں کیا گیا۔ کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسری نبی کے انہیں نہ پیدا نہ پڑا۔ حالانکہ وہ ان میں کوئی تسمان نہ تھا۔ اور حق میں اس حدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو پیغمبر نہیں آئے گا۔ نہ کوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر بن مریم علیہ السلام پھر یکبارہ اللہ تعالیٰ آئے گا اور نہ کوئی ایسا نبی پیدا ہوئے والا ہے جو مستقل نبوت رکھتا ہو بلکہ جو اپنے والد سے ہے۔ وہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ اور ان کے لئے ائمہ کے لئے اللہ تعالیٰ انہوں کے لئے ہے۔

پھر یہ کہ چنانچہ میرے سید المرسلین کے لئے ہے اس لئے کہ انہوں پر قرآن میں آیت ہے کہ میں نے انہیں دوسرے میں بھیج دیا ہے

پھر انہیں میں سے میرے سید المرسلین کے لئے ہے اور

اسی لئے کہ نبوت کی نشر و تبلیغ ان اللہ تعالیٰ فرمائی ہے اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر

ایک دروازہ جو فرقان مجید کے لئے کھولا ہے اور تمام نبیین اور تمام کتب میں جو پیغمبر آئے ہیں ان کی ایک طرح پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور

عادی ہے اور پھر اس کے سبب ہمیں ہر نبی تمام نبیوں جو خدا تک پہنچی تھیں اسی کے اندر ہیں اس کے اب کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہ

خاتمہ ہے اور نہ آغاز ہے اور نہ محضہ اپنی ذہن

ہاں میں فیض اس نبوت کی برزی میں عین سے دینی ہے اور اس نئی

مقامی کی نسبت ان کے مکالمہ طبع کا

مکتبہ جو پہلے بنا تھا۔ مگر اب

ناکھلائی کیونکہ نبوت کا مل

سے دانی تھی اور نئی دونوں

پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ

اس میں نبوت تمام کا مل محمدی کی تک نہیں بلکہ اس نبوت کی تک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہو رہی ہے اور یہ کہ اگر نبوت اور نبی باقی نہ ہو اور کچھ طور پر انور عیسیٰ پر مشتمل تو دہلی درمیر کے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا انسانی ہے پس یہ ممکن نہ ہوتا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کتب خدائے آسمانی اسوۂ حسنہ لئلاں۔ اور جن کے لئے یہ دعا کی گئی کہ اھنا الصراط المستقیم صراط انبیاء و المرسلین علیہم السلام۔ ان کے نام انفسہ ان میں عیسیٰ پر مشتمل نبوت رہے اور ان کی ایک فرد بھی اس میں نہ پاتا اور ایسی رست میں جس میں خرابی نہیں تھی کہ راست محمدیہ انفس اور تمام رستوں اور سب کے سب انہوں کی طرح رہتے تھے بلکہ یہ بھی

نقص تھا کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت فیضان پر رست نکلتا تھا اور آپ کی قوت محمدیہ انفس پر مشتمل تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جو کہ پوری وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھانا بھی ثابت نہ تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر کیاں کسی فرد نبوت کے برابر راست بغیر ہر دوسری قوت نبوت محمدیہ کے میں سکنا تو نبوت کے لئے باطل ہونے لگتا ہے

پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے قرآن نے مکالمہ میں کیا کا نام مقرر۔ مگر یہ کاشف ایسے نبیین افراد کو قائل کیا جو خدائی الزول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ پڑا اور راستی ہوئے کا

مفہوم اور پیغمبری کے لئے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں آگے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے

نبوت کے آئینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ طبع

آئینہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود راستی ہونے کے

نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر خود سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک ہر ایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی نبی

ہاں باوجود اس کے یہ غریب یاد رکھنا چاہئے کہ نبوت نشری کا دروازہ اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باطل مسجد اور قرآن مجید کے بعد اور

کوئی کتاب نہیں جو انہیں حکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ

کے یا اس کی برتری مستقل کرے بلکہ اس کی عمل قیامت تک

ہے۔ منہ۔

۴۔ مارچ۔ پرکاش کتب خانہ۔

شام چھ مارچ پھر آئی رنج کھانے کے لئے

خون روئے کے لئے آٹو ہانے کے لئے

یہ دن ہے وہی جس نے کہ ہر باور کیا جیت

ناشاد میں غیسر کو دل شاد کیا جیت

جلاد کو آدہ بسید اور کیا جیت

بسل کو تہ خیر نولا اور کیا جیت

جرم غفلت نما کی اسی روز کئی مٹی

مارچ بھائی اور یہی اسکی چھٹی مٹی

اس فقرہ کے میں جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع موعود سے فرمایا کہ نبی اللہ۔ و اما مکمل منکم۔ یعنی وہ نبی بھی ہے اور راستی بھی ہے درنہ جو کہ اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ میں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تاہلک ہونے سے بچ جائے۔

۳۔ مارچ کے اہل حدیث میں محبوب عالم صافنی گرو اور کھٹے بن کے وہ ان کی جماعت احمدیہ میں سے ایک صاحب نے

میں لکھ دیا کہ دوسرے مسلمانوں کے

پچھلے نماز جائز ہے۔ یا کل غلط ہے کیونکہ ان تحسینوں کی

ہر نقل ہمارے پاس پہنچی ہے وہ سراسر محبوب عالم اور ان کے

کے خیالوں کو لازم ٹھہراتی ہے چنانچہ انہوں نے یہ اقرار نامہ

لکھ کر دیا ہے۔

نقل تحسین از حضرت جماعت مخالف پنجاب محبوب عالم خشتی

قاضی گرو اور شہرہ محمد علیہ وسلم نے تحسین

میں تحسین قاضی گرو اور تحسین ٹوبہ ٹیک سنگھ دعا گروہ وغیرہ

کی طرف سے لکھ دیا ہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چونکہ جناب مرزا صاحب قادیانی

بھی اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے تھے۔

اس لئے جو شخص ان کو کافر یا کاذب کے۔ وہ خود محبوب

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فراور کا ذب

اور جو کوئی شخص کسی احمدی مسلمان کو کافر یا جھوٹا کہے۔ وہ

خود کافر اور جھوٹا ہے۔ جو ہم نے فتوے بات دے ہوئے

میں۔ واپس لیستائوں لہذا یہ لکھ دیا کہ سند ہے۔

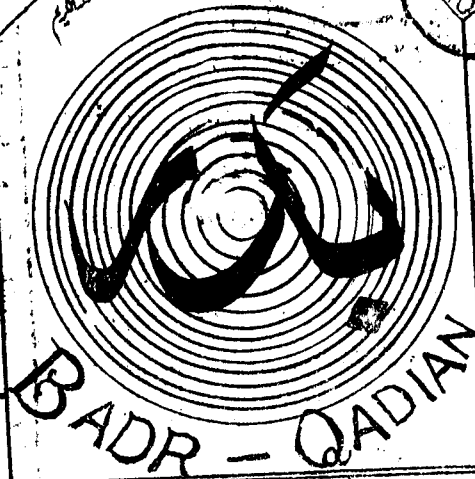
و تحفظ۔ مولوی محبوب عالم خشتی قاضی گرو اور

(۱۱۱)

۴۔ مارچ۔ پرکاش کتب خانہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله وحده والصلاة على رسوله الكريم

سبحان اللہ الہی اسما علیہ السلام
الجلالی القلی



انشاء: قادیان قلعہ گردن لکھنؤ و قادیان
خبردار: ۱۸۹۳ اور خیریت مولوی محبوب علی صاحب
چند: دروازہ شہر قادیان - گورنمنٹ ہسپتال
ای: قادیان

چہ گوئم بانو گراشی چہادر قادیان بینی
جسٹس ٹریبونل ۲۰۰۰ دوامینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۴ - ربیع الثانی ۱۳۲۵ - علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ ربی ۱۹۱۱ - ۹۱۱ مطابق ۲۳ بیساکہ ۱۳۲۵ - ۲۳

سلسلہ جہان اجماع دار الامان سہارا
اویسٹریچر مختصر صاوق عفی اللہ عنہ دار الامان لکھنؤ نشان ہمارا

جلد ۹

نمبر ۲۵

خطبہ جمعہ (۲۹ - اپریل ۱۳۲۵ء)

ولنتظر نفسی ما قد مت لفسد
آج کل لوگوں کے یہ بات ذہن نشین کی جاتی ہے۔ کہ آدمی
دے۔ گمراہ ہو جاتا ہے۔ کیا چہرہ پر آئے اسے۔ ذاتی
آزاد ہے؟ تو حیرت زدہ ہو کر عجیب عجیب طوے پر جواب دینے
کوشش کرتے ہیں اور پھر اپنے طوے پر کچھ حد بندیان کئے
دیتے ہیں۔ گویا اپنے قول کی آپ ہی تردید کر لیتے ہیں۔ میں نے
کون کس کے تعلیم یافتہ ہوں سے پوچھا ہے۔ کہ جیسے تم آزاد ہوتے
تو اگر تمہارے ان باپ بھی اس قسم کی آزادی اختیار کر لیں۔ تو تم کسی
مشکلات میں پڑتے۔ ان پر بدشہی مگر ان کو ایسے کہیں کہ چلو مجھے کیا
کسی ہے۔ اس کا بل براز منجھالوں اور سو سے اور میں ساقوں جاگوں
راہی میں جان تک دھکاں کروں۔ باپ کے چلو میں کیا ضرورت
خواہ خواہ اسے غرض دین۔ غرض سب کے دل میں آزادی کی ہوس
لے تو یہ کارخانہ ہم میں تیار ہو جائے ایسے ہی ایک دم یہ دنیا لائے
کافلی ہنگامہ اسلام کے اس قدر احکام کی باندی شکل سبہ امین نے
پناہ کیا تو سرسپاسی کے قانون کی متابعت نہیں کرتے پھر کو قانون
میں لائے۔ ضابطہ فرماری کے سامنے تسلیم نہیں کرتے۔
پہلے ہی کے بدل کی قدر نہیں کرتے۔ یہی غرضی فرامین کا لحاظ نہیں
کیا کہ مجھ کو تو قن مجید سے بہت برا نہیں ہے۔ تو وہ
تھا۔ بیسایہوں کے دماغ میں آزادی سمائی۔ تو ضرورت کو

لعنت قرار دیا۔ مگر ان کی۔ رسائی کے رول اس قدر ہیں کہ ایک شخص
کتاب تیار ہو سکتی ہے۔
ایک قافلہ کے لئے ایک ایسی جہاز ہے۔
کہ پہلے تو میں امدت دے رہا تھا۔ مگر میں علم پڑھ گیا۔ تو یہ
کم چوٹی گئی ہے اس لئے کہ ایسی کم ہیں پڑھائی بائیں میں سے
نقصیت پڑ ہے۔
مدرس کے بائیں تو یہ جہاز میں ایسی گئی کہ کس مذہب کی کتاب پڑھائی
جائے میں کہتا ہوں ایسے کا ابتدا اور انتہا اور قن مجید کا ابتدا
اور انتہا ہی دیکھ لو اور ان کا مقابلہ کرو۔ ایک میں اللہ ایسی جامع
دعا ہے کہ دنیا اسکی شش سے عاجز ہے اور اخیر تمام دیکھوں سے
پہلے کی ماہ تیار۔ دوسری میں ایک مذہب نام ہے جو اخلاق و
دین کے لئے ہے کہ مفید نہیں اور اخیر میں دیکھا ہے کہ وہ جہانی
دین آگیا۔ غرض علماء میں تو مشیت نہیں اور عوام کا لاف ان کے
تعلق ہوئے۔ گدی نشینوں کی حالت اس سے ناگفتہ بہ۔ امر اپنی دوست
میں ست۔ چہرہ راز میں ہیں۔ وہ دوسروں کی اصلاح پر تو تیار ہیں
مگر اپنی اصلاح کے لئے کوئی کدو سے قوت دے کو تیار ہیں۔ اور
نہیں سیکھتے۔ جب تک کسی نام کی تعبد کی قدر نہیں کرتے۔ تو تمہارا
کیا حق ہے کہ اپنی نصیحت کو منواؤ۔
پس میں نہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ ایسی حد بندیوں کو نگاہ دیکھو۔ اور
وقت فتن کا محاسبہ کرتے رہو۔ کل کے واسطے تم نے کیا
تیار کی ہے۔

کچھ قد ثنائی کے متعلق
گجرات سے مجھے ایک خط ملا کہ میرا
کوئی حضرت میں قدرت ثانی ہوتے ہیں۔
میں حیران ہوں کہ ہمارے اہل بیت ایک راستہ پر چلے رہے ہیں
اس کے نشانہ کو ملاحظہ کیا۔ حقیقتہً اسی کو پڑا پھر وہ کہیں ایسے معمول
و عودوں پر گھبرا اٹھتے ہیں اور کہیں انکا وہ تسلیم میں جلدی کرتے ہیں۔
مطلق الہام یا خالق دعوے پر گز قابل قویہ نہیں۔ ہیں یہ دیکھنا چاہیے
کہ آج کل اسلام کے اندر دینی و دنیوی دونوں دشمنوں کے لئے کس قسم کے
حسب کی ضرورت ہے اور اس کو چلانے والے کے لئے کس قدر
قابلیت درکار ہے۔ دیکھیں بعض ایسے شخص کافی ہوسکتا ہے۔ جو
اپنی صداقت کا نشان تمام انبیاء علیہ السلام کے طرز عمل کے خلاف
تین پاد مردوں کی طاقت دینا ٹھہرائے۔ دیکھو کہ انہیں ہر قوت سے
نہروان و غصہ کے گھٹائے کے لئے آتے ہیں (یا وہ جہر صبح آتے
کہ ایک دور بار سادے۔ ہرگز نہیں لکھ دو چھ اپنی خدمات سے
یہ توانیت کہہ کے کہ میں اسلام کا خادم ہوں اور مخالفین میں اسلام
پر بہ برائیں قاطعہ و حج ساطعہ غالب آکر دکھائے۔ کہ میں اس میں ہوں
چھالت کا یہ حال ہے کہ قان مجید کا ترجمہ ہی نہ آئے اور دعوے
اس خد عظیم۔ جہاں تو بہت سلسلے۔ مگر عملی رنگ میں ہوا ہو ناچکے
جی دکھائی دے۔
ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کی خواہ خواہ تجزیہ کریں بلکہ
خوشی کے ساتھ ان کا انجام دیکھنا چاہئے۔ حضرت شیخ موعود کی کتاب
میں اپنے بیٹوں کی نسبت جو الفاظ ہیں۔ کیا وہ اپنی پہلے جانیہاے

(بقیہ پر نمایان میں بیان مہراج الدین عمرہ پرائیڈر و پرائیڈر کے حکم سے ہوتا ہے۔ انہی کے چکر پڑا ہوتا ہے)

میں۔ پھر قدرت میں کیا ہمارا کیا ہے نہیں پڑو۔ تیری جماعت کے لئے تیری قدرت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کا پٹھان اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعے سے حق تبارک و تعالیٰ اور کیا آپ لوگوں میں ایک امیر و مقتدا جو سجدہ میں نہ چہرہ خدا تعالیٰ ہے فعلی بیگ بن حضور علیہ الصلوٰۃ کے الفاظ صادق کے ثابت کروا کہ تیسرے بعد بعض اور وجہ ہوں گے جو حدیث میں کے منظر ہوں گے۔ "کے مصداق بن سے ایک ہے۔ جی ہے وہ الفاظ یہ تھے کہ "تو کی دعا کے بعد شکلات کا سلسلہ پیدا ہوا ہے اور دشمن زور میں آجائے بن اند خیال کرنے ہیں کہ اب کام ہو گیا الخ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی قدرت قدرت ظاہر کرتا ہے اور اگر حق تبارک و تعالیٰ کے سنبھال میں ہے اس کی مثال میں فرمایا ہے جیہ کہ حضرت ابو بکر صدیق کی قدرت میں تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایک بیعت موت سمجھی گئی۔ ... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا ثبوت دکھایا اور اسلام کو کھڑا کرنے کے لئے مصلحت سے مصلحت سے اب سوال یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کی دعا کے موقعہ پر کس شخص نے جماعت کو سنبھالا؟ ہر جس نے سنبھالا اعمال اور عینی دوسری قدرت کے مظاہر میں سے ہے اور قدرت ثانی کا صفت ثانی کا موشی ہے لیکن جبکہ مطلع صاف ہو گیا۔ شکلات میں بہت کچھ کسی ہر جماعت کے لئے ایک کامیابی کی راہ کھل گئی ہے۔ تو یہ دلی شکل آئے پھر سلسلہ کے صدر مقام کو چھوڑ کر یہ لوگ ادھر ادھر کیا کرتے ہیں وہ یہاں آئیں اور اپنے نبین حکم امتداد کے پڑھنے اور غافل نہ رہیں۔ والسلام۔

درینستند

اجرام کے بڑھنے میں بہت سی خطاں ہو، اور قابلِ اپنا کر کے
۱۲۷۲-۱۲۷۳ اپریل کو مسجدِ اقصیٰ کا ایک کمرہ تیار ہو چکا ہے، میں حضور
امیر المومنین نے بعدِ افتتاح عصر کی نماز پڑھائی اور وہیں درس
قرآنی کیا، جس کے اہلِ جنارِ امتدادِ حق کی مصداق کے

نشانات اور ان کے سلسلہ کی ترقی اور اس مسجد کے موشن علی
وعد اس عا نے تحریک کی تھی کہ مسجد مبارک میں کلاک ہو اور ہر
ہین۔ ٹکو دیا۔ جس سے ہماروں کو بہت آرام ہو گیا یہ وعدہ عالی جز
اور میرا جزو اور مزاد ہے اور میرا حساب انہوں نے پیش پاس کر کے
کی سمیت خدا کے فضل سے اچھی ہوا ہے کہ بچہ محمد زین

دیدہ حرمیں دیکھ کر سر نہ اٹھاتا ہے
 شملہ دستارِ غنیمت کا اسے کندہ کیجے
 شہر باز قلعہ اس پر نظر آتا ہے
 کون قتل کر لے تیغ و زین آتا ہے
 کاٹا دوسرے چکر پہ کہاں آئے
 آجا آجا کہ نزال ہے یہ صورت تیری
 آججے آنجھ کے پردے میں بٹائیا ہوں
 آ مرے گھر میں جلا آ کہ نہارک تو ہے
 تو نہارک ہے مہارک ہے ہر ہر تیری
 آفتنِ عجب پہ دھار ستارا تو ہے
 تو مجھے لڑکا مٹا جو نظر آتا ہے
 عفتو بہا شئی جس کا ہے حق مجھے
 مانا ہوں تیری ہر جرات مارے
 تو بڑی دُور سے دن رات سفر کر کے
 امداد بھی شوق کا یہ حال ہے نزدیک آکر
 جانتا ہیں کہ تیرے جی میں ارادہ کیا ہے
 بس یہی ہے کہ اسی نور میں جاؤں
 میں ہی اک روئے پر انوار کا شیدائی ہوں
 دُور سے آیا کہ اس پایہ ازل تک پہنچوں
 آرزو ہے مے دلِ بین بھی جو پوری ہو جائے
 قُرب حاصل جو بہت دُور یہ دوری ہو جائے
 قُرب تیرے قدم میں رہ جاؤں نہتا ہے یہی

پاکسی دھم میں تسبیح سلیمان کی ہے
 ڈوڑھ۔ اکرام شریفیت کا اسے کہہ دیجئے
 یا۔ کوئی پیک۔ لئے نامہ۔ بومہ آتا ہے
 کوئی بزم میں یہ شعلہ زبان آتا ہے
 وہ جہان۔ دور ہے کتنا۔ یہ۔ جہان سے آیا
 سیری آنکھوں کی کبھی جاتی ہے سورت تیری
 آدمی جان تجھے سر پر اٹھالیات، جون
 نوری خلق خداوند تبارک تو ہے
 اس زمانے میں خانات تھی ضرورت تیری
 چشم عرفان خداوند کا..... تارا تو ہے
 یہ خدا کے لئے تیار کہ کدھر جاتا ہے
 بادۂ وصلت محبوب کا ہے کدوک بجے
 آفریں بول اُٹھے دیکھنے والے سارے
 محفل ہر جہاں تاباں میں پہنچا ہر کے
 جس قدم ہو سکے آگے ہی رہا بڑھنا جاؤں
 اور غمنا دلی اس سے نہ ادم کیا ہے
 ایساں جاؤں کہ مل کر نہ کبھی آؤں میں
 تین ہی اک ہر ضیا بارک شیدائی ہوں
 جو دم نقد نہ پہنچوں تو اہل تک پہنچوں
 صحبت تو ہے۔ بندہ بھی نوری ہو جائے
 اور میسر مجھے ہر وقت حضور ہی ہو جائے
 ایسا جائے کہ نہ پیر آؤں۔ تمنا ہے یہی

مثیل پروانہ - اسی رُخ پہ فدا ہو جاؤں
اپنی ہستی کو بیٹا کر مین فنا ہو جاؤں

قرآن سنایا جس کے اہل بین و استبصاروں کی صداقت کے
نشانات اور ان کے سلسلہ کی ترقی اور اس مسجد کے موسس علی التقویٰ جو نے کی شہادت دی۔ اور خاتہ درد مند دل سے دعا گئی کہ اس میں نماز پڑھنے والے مطہر و مرکز ہوں (۳) جہنم ایک
وعدہ اس عاجز نے تحریر کیا کہ سجدہ مبارک میں کلاک ہو اور ہر نماز میں ننگہ۔ کلاک کا انتظام قوم سترے۔ میں عربی نے کر دیا تھا اور کنگہ چوہری غلام حسین صاحب شیش ستر نے جو بہت مخلص احمدی
ہیں۔ لگوادیا جس سے ہماروں کی بہت آرام ہو گیا ہے اور تعالیٰ جزا فرمے۔ (۵) خاندان نبوت کو تمام مہذب و عافت ہیں۔ صاحبزادہ مرزا محمد احمد صاحب چندہوند کے لئے لاہور شرفیاب ہوئے
اور صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب امتیاز شرفیاب ہوئے اس کے بعد کنگہ کو کچ لاہور میں داخل ہوئے ہیں اور تعالیٰ انہیں دین دنیائے علم سے بہرہ دانی عطا فرمائے (۶) حضرت امیر المومنین
کی محنت فرما کے نفس سے اچھی عرا کے بچے غفور و عافت ہیں۔ نصیب بچے کا نام عبداللہ بن کبک کیا ہے۔ اللہم اسعدہ و بارک فی عمرہ۔ (۷) حضرت مولوی محمد علی صاحب ۲۰۔ اپریل کو کنگہ شرفیاب ہوئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصداق والمصدق والمصدق

حضرت شیخ محمد الہدین بن
العلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی

انفیس میں سورۃ زمر کی تفسیر کیسے ہوئے زیر آیت وانہ لعل
الصادق حضرت رسول اطہر کی حدیث درباره نزول عیسیٰ ابن مریم

درج کر کے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول
کی ایسے صاف اور کھل ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح
نہیں صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھا ایک بے نصب پاکوں
شخص پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کام اللہ تعالیٰ
سے دہی پائے والے انبیاء سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث
شریفہ کے ظاہر لفظوں کو سیدہ وجہ ظاہر نہ ہو بل کر کے تقریباً
سات سو سال کے بعد دانی ہونے والے امر کو اسکے پروردگار
حجابوں سے باہر نکال کر اصل شکل میں ظاہر کر دینا بدولت وحی الہی کے
یا کبھی الہام کے ناموں سے۔ اور یہ تصدیق منکر بن حضرت مسیح
موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بخیر ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ قبل فی الحدیث
یا رسولی نے نبیہ من الاصل المقدسۃ اسمہا ذیق وجید کا حشر
یقضل ہما الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیوع والکناس
کی کہ خل بیت المقدس والناس فی صلاۃ الصبح
فتباخر الہام فیقطن۔ یہاں علیہ السلام اور علیہ السلام
علیہ دین محمد علیہ السلام

اس کا مطلب آپ اللہ تعالیٰ سے الہام یا کہ یہ ظاہر
کہہ گئے ہیں۔ کہ ایک پاک مولود اپنی وقت میں درجائیت اور
صفات عیسیٰ ابن مریم کا بطور برور کے مظہر ہوگا۔ جو اس
ظہار کی حالت میں پورے سے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ کابو عفری
طینت ظاہر سے یہ انکسار جاسکے گا۔ اور وہ الیٰہی شرف و شرف
کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ پھر زمانہ کے لیے جسے بنا علیہ پائے والے
مفسر درجانی بدعتیہ اور باطنی غلیظہ یا دوسرے سنگار و زواریان مخلوق
نہیں کہ کوئی بگاڑ دینے باعتبار اصلیت کے اور ان مختلفہ و متضاد
غایت کے بر خلاف عروج و عروج کے انکی شان کو مرفوع اور باعتبار
حدیث موجودہ کے ان کو رفع و رفع کر لیا۔ در اللہ تعالیٰ کی جانب کو
نصب عظیم یا بابت کجیہ نیست کبریٰ عظیمہ قوم تحریری پر سر فراز
ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا۔ وہ
پر استقامت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالہدین یعنی باعتبار دین یاریت
کے اعتبار ہوگا۔ وہ نائب الرسول ہے کہ سب پر اسکو ترجیح دیکر اس
کی اطاعت و اقتدار کیا گیا۔ اور باوجود عیسیٰ ابن مریم کا بروز ہوئے
دنوت کے عہدہ پر ممتاز ہوئے ہر خدا فاعل کو خدا تعالیٰ کا

ویدار دکھانا اور جلال الہی سے درآنا در قیامت کبریٰ احوال
جہلا اور عیانی توحید سکھانا اور اس کی تعلیم کا گر ہوگا۔ مگر ظاہر
شرع سے بوجہ متانت مصطفوی کے ذرا ہر جہتی نہ جاویگا۔
اور نہ جانے دیکھا۔ اور وہ مہدی اور عیسیٰ دونوں عہدوں کا
منصف دار ہوگا کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ
ابن مریم۔

اب انصاف کر نیو لے انصاف کریں کہ یہ حضرت مسیح
موجود علیہ السلام کے عکس تصویر اس زمانہ کے اعتبار سے ہے
یا نہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور جہاننا کا اجمالی
حال ہی اس میں موجود ہے۔ اور یقیناً بدولت ذات بابر کائنات
حضرت مسیح موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اوکا
مصدق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ صادق رسول
اکرم اور مصداق و مصدوق یعنی حضرت امام اعظم کے درمیان حدیث
کا زمانہ زندگی مقدر ہوا ہے۔ یہ بھی اسرار الہی میں سے ایک
سر ہے۔ کہ صادق نے بصلحت ایمان بالغیب ایک پیغمبر کو
مطابق منت جاریہ کے پروردگار حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمائی
اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پر وہ دار
بھی ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور پورے ہون صدی
میں وہ جو دہریوں کا پانچوینے واسطہ طرح ظاہر ہوا۔ عظیم الصلوٰۃ
والسلام۔ اگرچہ اس طلب کے اظہار میں عاجز حضرت مسیح
کے الفاظ اور ان کے معانی سے باہر نہیں نکلا۔ مگر تاہنیکہ اصل عبارت
درج نہ ہوگی تا فریق کا فکر رفع نہ ہوگا۔ لہذا اصل عبارت
درج کرتا ہوں۔

فالنبیۃ المسماۃ امیۃ امیۃ اشارۃ الیٰ منظرہ الالذی فیہ
الترجمہ پیرزادہ ارشد علیہ السلام والارض المقدسۃ الی المارۃ
الظاہرۃ الیہم یتکون۔ صہا احسنہ واطنی سہا اشارۃ الی
صہبہ واطنی الالذی لا ویشکوہ الیہم یتکون۔ صہا اشارۃ الی
الاجال ہما اشارۃ الی علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
الذی یخرج ہونی زمانہ وکسر الصلیب وهدم
البیع والکناس اشارۃ الی رفع اللادیان المختلفہ
وہو خولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی
مقام الی الالذی الیہم الیہم الی الالذی الی الالذی
ہو مقام القطب وکون الناس فی صلوٰۃ الصبح
اشارۃ الی اتفاق المحدثین علی الاستقامۃ
فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبریٰ
بظہور نور شمس الوحده و قاضی الامام اشارۃ الی
شعور قائم بالہدین محمدی فی وقتہ بقصد علی

فی السرتۃ لکان قطبیۃ و تقدیم علیہ علیہ السلام
ایاہ و اقتداء بہ علی الشریفۃ المحمدیۃ اشارۃ
الی متابعتہ للسلطۃ المصطفویۃ و عدم تغیر
للشرا فاع وان کان لہم التوحید العیانی و
یعرفہم احوال القیامۃ الکبریٰ و طلوع الوجہ
الباقی ہذا اذا کان المہدی عیسیٰ ابن مریم علی
صاروی فی الحدیث کا مہدی الالعلیہ ابن
مریم۔ انتہی۔

منکرین کی فطرت سے اگرچہ امید کہ ہے کہ وہ اس سے فائدہ
انہا نہیں اور انکار اور سنت الاولین کو چھوڑ دیں مگر طالبان
حق اور متروکین کے واسطے یہ شرف و تصدیق بفضلہ علیہ
چراغ راہ کا کام دے گی۔ اور مومنین کی واسطے ایسی نعت جو منکر
نعت کا کام دے گی لیکن اور دایا نا مع ایہا ہم۔ اور ساتہری
بزرگانوں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ کفر کہتے ہیں بلکہ
بن کر انکواب کے راستہ پر چلا دیں و آخر دعوانا ان الحمد
رب العالمین۔

ناتم خاکسار غلام احمد اختر ازاد و ج رایت بہاد پور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت صاحب قلم کا فرمان علامات آخر الزمان

صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوت تبوک و ہونی قہ من
ادم قتال اعدا و مشا یمن دلیہی الساعۃ ہونی ثم
فتم بیت المقدس ثم موتان و انشا فیکم کفۃ اهل النعم
ثم استقامۃ المال حتی یعطى المر جال سائۃ و یبار فیظ
ساحظا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ
ثم ہدۃ تہکون بیکم دین بنی الا حصر فیعد روت
فیا تو ذکرت تحت ثمانین غایتہ تحت کل غایتہ انشا
عشر الفاد و یکو باب ما یحذر من العذر قول اللہ
تعالیٰ وان یرید وان یخیر عول فان ہدۃ اللہ
الایۃ اس حدیث میں جاب خزمرجات و دوسرے کائنات
علیہ افضل الصلوات و کمال التحیات نے ان نچہ علامات کا قبل
از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا جن کی نیت شایعین نے
کہا ہے کہ پانچ علامتیں تو انجانب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات سے حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ شہادت تک کی ہدیہ

چند سال میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن جتنی طاقت زمانہ ہندی میں ظاہر ہو چکی ہے۔ اس کا شمع اہم شرح بخاری میں ہے۔ "اے تھے در زمانہ ہندی خود شدہ"۔ وہیں ایسے پہاڑوں کی خدمت میں جاس تھے کہ نظر میں۔ یمنون حدیث پر غور کر لیتے تھے درخواست کرتا ہوں کہ ارباب مسیحی ہو کر تیرے برادر میں کہ کیا ہمارا زمانہ ہی زمانہ نہیں جس کی نسبت آج سے تیرہ سو برس پہلے جناب جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف آپ کے استاد موصوفی پڑھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اس اعتقاد پر کہ افضل الایاتہ و توفیقین کے نیچے مگر عیسائے جسم عسری کے ساتھ آسمان پر پھر حضرت موسیٰ کی امت میں تو بنی لیکن شل موسیٰ کی امت میں برحق الہام کا فرما نظر کرتے ہیں تو موتی کے بیٹے۔ بعد روشن کی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسری علامت فتح بیت المقدس ہے۔ جس کا ظہور خدا کے فضل سے ہمارے زمانہ میں ہو چکا اور بسبب موجود ہونے جیسی علامت تھے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے آئینہ خان حبیب اللہ میں فرمایا ہے۔ یہ فتح ہی ہو توفیق اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے دو توفیق مقرر کر رکھے تھے۔ پہلی فتح یوم بدر ہے۔ اور دوسری فتح مسیح موعود کا زمانہ ہے یعنی چودھویں صدی۔ جو وقت کہ موجب آیتہ انھیں یوسف یوحنا فی نبین اور حسب حدیث نبی تو کم تحت ثانیین غایتہ اسلام اہل اسلام کے استحصال کے لئے کتب درساں کی توپ بند توں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑانے لگیگا تو اس وقت محافظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب ظہر ہد العرب و البھم بروز رسول اکرم اعنی حضرت سلطان القلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ جسکی تیغ قلم کا چکرار دور دور کے ملک و امصار میں پہونچ کر خیرین اعتراضات پر مکمل کی طرح گر گیا۔ اور میدان مناظر میں اس کی طبع کا فقرہ جو براہین توحید کے آلات سے فرزین ہو گا۔ علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخبری اور تیز لہری دکھائیگا جسکو دیکھ کر شرک کا شہ زیڑ پئے پاؤں شاہ الوہیت مسیح کو میدان میں چھو بیٹھ لکھ لکھا۔ اور عقل نقلی و لائل کے تیز خنجر سے اس کا کام تمام کیا جاوے گا۔ اور وہ جز نام انبیاء کی اس مسلمین یعنی توحید کا مقدس گھریا دار اٹھا لیا ہے۔ اور انوار دعوت مرسلان خدا کا قبلہ متعقد و اس سے اوہام باطلہ اور عقاید فاسدہ کا شکر اس جری اشد حل لایا ہے کہ عہد سعادت ہند میں نکال دیا جاوے گا۔ اور خاتم برکات و خیرات و قربات عالیہ غلایان دین و سر بازان شرعین کے ہاتھ لکھی گئے اور فضلت کے ملک میں ایان اور ہدایت

کے چہرے لہرانے لگے۔ اسلامی حج و ابراہیم کے توب خانے الی سوخت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ملک مذہب میں دورہ کر گئے۔ بنائے فناء و قصص کو اگر گروہ۔ زمین عقیدہ میں وحی العام کے پانی سے زندگی اور نفین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فہجھان الذی اسوی جہد کا بیلا صین المسجد الحرام الی المسجد الاقصی۔ قدر تیسری علامت موصوفی یا خاتم کلمہ قصم الفہم ہے۔ یعنی بنائے فناء سے بھیڑ بکریاں ہلاک ہو تی ہیں۔ انسان بنائے طاعون سے ہلاک ہوں گے۔ چنانچہ طاعون قصم دونوں کا نظارہ اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس سے اوہر کہنے کے کہتے اور دوسرے ٹروں کے کہتے ہوں گے۔ ہمارے علاقہ میں شہرہ کی طاعون شہرہ کا بیج اور طاعون بارشہرہ شہرہ کی قضا میں ایک خدا اس کیلئے نہایت ہی عزیز ملک واقعات ہیں۔ چونکہ ایسا تباہ کن عذاب بوجہ بے ایمانوں کا مصلحت دیوں حتیٰ بدعت رسولائے غیر مذہب کسی ماسد میں ہاتھ نہ نہیں آتا۔ اس لئے اس آخری زمانہ کے مصلح (جہی موعود مسیح موعود) کا موجود ہونا بھی ثابت ہو گیا چوتھی علامت۔ استغنا ختم المال ہے۔ یہ علامت بھی بعد روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہیں وہ زمانہ نہ تھا۔ کہ پانچ چھ روپیہ ہمارا پر آدمی کو خوش ہوتی یا بیہ زمانہ نہ ہے کہ کیڑوں، روپے ہمارا پر لوگ، راضی ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے۔ جسکا بیان بخاری کی ایک اور حدیث میں اس طرح ہے۔ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر الی المشرق فقال ان الفتنۃ ھمنا الما جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر ہوگی جو اسلام کیلئے موجب فتنہ ہوگی۔ جیسا کہ قوم آریہ یہاں عرب مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یا جرح ماجرح میں ذیل العرب سے مراد با آفاق تمام علماء خاص عرب ہی نہیں جیسی علامت ہر فتنہ یعنی بنی ہاشم سے صلیح اور پیران کا بڑے بڑے لشکروں سے اسلام پر حملہ کرنا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں وہی نکتہ ہے۔ جو اولیائے دین اور ائمہ میں حضرت اقدس نے بیان فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کا شمس فی البہار ہے لیکن متعصب ہونے کا ہر پست نگاہ و خاش کی طرح جسکو تاریکی سے محبت و پیرا ہے۔ وجود بزرگوار بھیجے ایسی تک برسر نکاح ہے۔ بنی ہاشم سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے۔ کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قتل یا مایل الکتاب تعالو الی کلمۃ سوا و یفینا و یملیکہم لانہم لا اللہ الا اللہ و لا نعشر بہ شیشا۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکھو کس صلح اور صفائی سے ہم لوگ دولت توحید کو سپردین دنیا کی ملہ ہے۔ اپنے

جہاں یوں بیٹھے سچی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جس اس دولت سے نفس زندا رہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک الوہیت مسیح و شکلت کا مسد جو بالکل ہی ناقابل اعتبار ہے۔ اس کے سوائے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیوں کر ممکن کیا پیادہ اور کیا سوار ہے۔ اب ایک منصف انصاف کرے کہ کون غدار اور کون وفادار ہے حدیث میں جو انشی جہنم وں اور ہر ایک جہنم میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ ہر اس سے حب دارہ کلام عرب کے حرف ادنیٰ بتائے و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان چھ علامات میں جو ذکر و ادکار ہے۔ تمہارے بیرونی و اندرونی مخالفوں کے لئے موعود موعود کی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار انیر جنتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی انبار ہے۔ ہمارا کام ہے سنا دینا اس کے ہدایت کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے۔

کرم دار۔ دو ایال ضلع جلم
قلم مہارک

صدر رحمت بروئے مصطفیٰ اکبر شاہ اند

تاج عزت بر سرش در انبیاء و نبیاء اند

بود صد نقیض غلام ہم مگر چوں چاکر سے

ہست عثمان خدا سے ہم قتلہ دلدادہ اند

رستم اللعالمین یا محمد مصطفیٰ و

ایہمہ قدوسیان در خدمت استادہ اند

اسے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفیٰ

انورین دور زمان ہر جامہ فاسد زادہ اند

جودہ احسان خودت را صرف نشان کن جیم

کر عقیدت ز سیماست جام باوہ اند

آنکہ دواز آسراع مصطفیٰ نورے گرفت

و این زمانش بر سر کئی او جاوہ اند

ہم لائق نسیب سازانہ مسلم و ہدی

کر مر جمل و غوائت مخرف از جاوہ اند

از سر نخت نے آرنہ روئے خود بحق

وا ز خطا دانہ خود را سر سبز آزاوہ اند

ظاہر شان بچہ مردان باطن شہر جہنم

صورت نرمی نایند و سیرت مادہ اند

کس نے فہم نہ کر دے را کہ از دوناں رسید

تا بلد تا بخران ہم ناسزا و سادہ اند

دار نام از کتب نفس و شیطان معین

بہرہ اغوا و سنایش بر سر م آمادہ اند

در دستم و کلمہ اعلیٰ ہے چہ سبک بزرگان بظان افکار و اند۔ تاک۔ مجبور کیا علی اعلیٰ (سبک) یا کوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصادق والمصیق والمصدق

حضرت شیخ محمد الدین ابن
الواری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی

تفسیر میں سورۃ زمر کی تفسیر لکھنے پر آیت و انہ علم
الکتاب حضرت رسول اطہر کی حدیث و بارہ نزول علیہ ابن مریم
درج کر کے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول
کی ایسے صاف اور کھل ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح
نہیں صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھا ایک بے تعصب پاک دل
شخص پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کام اللہ تعالیٰ
سے وحی پانے والے انبیاء کے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث
شریفہ کے ظاہر لفظوں کو سیدہ وجہ ظاہر تاویل کر کے تقریباً
سات سو سال کے بعد واضح کرنے والے امر کو ایسے پروردگار
حجابوں سے باہر نکال کر اصل شکل میں ظاہر کر دینا بدولت وحی الہی کے
یا کچھ الہام کے نام نہیں ہے۔ اور یہ تصدیق بنکر میں حضرت سید
موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عجیب ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ قبل فی الحدیث
یا نزول علی نبی من ارض المقدسۃ اسمہا انیق و صید کا حشر
یقتل ہما الذی جال و یکسب الصلیب و یدہم البیع و الکناش
کی کہ خل بیت المقدس والناس فی صلاۃ الصمیم
فتباخر الہام فیتقدہ علیہ علیہ السلام و یصلی خلفہ
علیہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے الہام یا کبریا ظاہر
کرتے ہیں کہ ایک پاک مولد اپنی وقت میں درجائے اور
صفات علیہ ابن مریم کا بطور برزخ کے ظہر ہوگا۔ جو اس
ظہار کے لئے جس میں پہنچنے سے بڑا ہوگا۔ جس کا یہ ظہری
طبیعت ظاہر سے یہ ایک عارضہ کا۔ اور وہ الہام تشریف فرما
کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اور یہ زمانہ کے ہے۔ جس کا یہ ظہر پانے والے
شخص روحانی بدعتی اور باطنی غلبہ یا دوسرے گمراہوں یا منافقین
کو رفع کر دیا۔ یعنی باعتبار صلیب کے اسیان مختلفہ و سحاب اللہ
نابت کر کے برسات خرطوم عوام کے انکی نشان کو مروج اور باعتبار
سحاب سرور کے ان کو رفع و رفع کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے
تعمد یا عجز یا غفلت کی یہ تشریح ہے۔ یہ تشریح پر سرور
ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا۔ اور
پر استقامت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالدین یعنی باعتبار دین و نبوت
کے متنازع ہوگا۔ وہ نائب الرسول ہے۔ یہ سب پر دیکھ کر صحیح دیکھ کر
کی اطاعت و اقتدار کر لیا۔ اور باوجود میں ابن مریم کا برزخ ہوئے
و نبوت کے عہد پر ممتاز ہوئے یہ خیر خیر غافروں کو خدا تعالیٰ کا

و مدار کہلانا اور جلال الہی سے ڈرنا۔ اور قیامت کبریٰ احوال
جسٹنا اور عیانی توحید سکھانا اور اس کی تعلیم کا کر ہوگا۔ مگر ظاہر
شرع سے بوجہ متابعت مصطفویٰ کے ذرا بہرہ بخشی نہ جاویگا۔
اور نہ جانے دیکھا۔ اور وہ مہدی اور مہدی و دونوں کا
منعبد ہر ہوگا۔ کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مہدی الا علی
ابن مریم۔

اب انصاف کر لیں انصاف کریں کہ یہ حضرت سید
موجود علیہ السلام کے عکس تصویر اس زمانہ کے اعتبار سے ہے
یا نہ بلکہ حضرت خلیفہ المسیح ایہ اللہ تعالیٰ اور جہان کا اجمالی
حال ہی میں ہو جو ہے۔ اور یقیناً بدولت ذات پر کائنات
حضرت سید موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اور کا
مصدق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ صادق رسول
اکرم اور مصداق و مصدق یعنی حضرت امام عظیم کے درمیان میں
کا زمانہ زندگی مفتر ہوا ہے۔ یہ بھی اسرار الہی میں سے ایک
سر ہے کہ صادق نے بصلحت بیان بالعیب ایک پیغمبر کو
مطابق سنت جاریہ کے پروردگار اور حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمایا
اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پر وہ دار
میں ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور جو دہویں صدی
میں وہ جو دہویں کا چاند یعنی اس طرح ظاہر ہوا۔ عظیم الصلوٰۃ
والسلام۔ اگرچہ اس مطلب کے اظہار میں عاجز حضرت صادق
کے الفاظ اور ان کے معانی سے باہر نہیں ہو سکتا۔ مگر تاہم تفسیر کے لئے بارہ
درج نہ ہوگی تا فخرین کا شک و رفع نہ ہوگا۔ لہذا اصل عبارت
درج کرتا ہوں۔

فالنبیۃ المسماۃ انیق اشارۃ الی مظلومہ الذی تفسیر فیہ
والنحوۃ جدیدہ و تشریح و اشارۃ الی الارض المقدسۃ الی اشارۃ
الظاہرۃ الی انیق بتکون صمد احسن والحقینۃ اشارۃ الی
صمدیۃ اللہ تعالیٰ و اشارۃ الی الشوکہ الحقینۃ فہما و متصل
الذی جال ہما اشارۃ الی غلبتہ علی الغلب المصل
الذی یخرج ہونی زمانہ و کسر الصلیب و ہدم
الذی و الکناش اشارۃ الی رفعہ للادیان المختلفۃ
و دخولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی
مقام الکواکب الذی انتہی الیہ اشارۃ الی انیقۃ الذی
ہو مقام القطب و کون الناس فی صلوٰۃ الصبح
اشارۃ الی اتفاق المحدثین علی الاستقامۃ
فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبریٰ
بطور نور شمس الوحده و قاصر الامام اشارۃ الی
شعور انقائم بالذین اللہ فی دینہ بتقدہ علی کل

فی السربۃ لکان قطبۃ و تقدیم علیہ علیہ السلام
ایہ و اتند اوہ بہ علی الشریعۃ المحمدیۃ اشارۃ
الی متابعتہ للسلطۃ المصطفویۃ و عدم تغیر
للشراعیع وان کان لعلہم التوحید العیانی و
یہر فہم احوال القیامۃ الکبریٰ و طلوع الوجہ
الباقی ہذا الاکان المہدی علیہ ابن مریم علی
ماروی فی الحدیث لا مہدی الا علیہ ابن
مریم۔ انتہی۔

منکرین کی فطرت سے اگرچہ اسد کہ ہے کہ وہ اس سے فائدہ
اٹھائیں اور انکار اور سنت الاولین کو چھوڑ دیں مگر طالبان
حق اور متروکین کے واسطے یہ تشریح و تصدیق بفضلہ تعالیٰ
چراغ راہ کا کام لے گی۔ اور مومنین کی اسطے ایسی نعمت جو تنکر
نعمت کا کام لے گی۔ لیکن یاد دہانی کے لئے یہاں ہم نے اور ساتویں
ہزاروں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ اکبر کہتے ہیں۔ لکھا
ہے کہ انکواب کے راستہ پر چلا دیں و آخر دعوانا ان الحمد
رب العالمین۔

ناقم خاکسار غلام احمد اختر از اوج ریاست بہاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انصاف حضرت عظیم کا فرمان

انصاف میں ہے
قال ایت النبوی

علامات آخر الزمان

صلی اللہ علیہ وسلم فی غزۃ تبوک و ہونی قیہ من
ادم قتال اعداؤ متاہلون دین الساعۃ ہونی ثم
فتم بیت المقدس ثم موتان یا من یملک کفۃ اهل الفم
ثم استفاضۃ المال حتی یطی السرجال مائتہ و دینار فیصل
ساحظاً ثم قنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ
ثم ہدۃ تہون بیکم و بین نبی الی حضرت فیدر و ن
ہما تو ذکم تحت ثمانین غایتہ تحت کل غایتہ اشنا
عشر الفادیکو باب ما یحد من الذنر قول اللہ
تعالیٰ وان یرید وان یحد عوان فان یحد اللہ
الایۃ اس حدیث میں حجاب خر مہجرات و سرور کائنات
علیہ افضل الصلوات و کل التحیات نے ان چھ علامات کا قبل
از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا جن کی نیت شامعین نے
لکھا ہے کہ پانچ باتیں تو انجانب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات سے حضرت عثمان کے زمانہ شہادت تک کی ہیں لیکن

چند سال میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن جیست زما نہ ہدی میں ظاہر ہوگی
چنانچہ شیخ اسلام شرح بخاری ص ۵۵ میں ہے۔ "اے تھہ در زمانہ ہدی
خواب شدہ۔" وہیں ایسے بھائیوں کی خدمت میں جاس تھہ کے نظر
میں۔ مضمون حدیث پر غور کر کے نئے درخواست کرتا ہوں کہ اباب
مستی ہو کر تہ سرفرا میں کہ کیا ہمارا زمانہ وہی زمانہ نہیں جس کی
نبوت آج سے تیرہ سو برس پہلے جاب خضراء صلی اللہ
علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف
آپ کے استاد موقی پڑھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے
اس اعتقاد پر (کہ افضل الانبیاء تو زمین کے نیچے گرے جیسے جسم
عنبری کے ساتھ آسمان پر چڑھ کر حضرت موسیٰ کی امت میں تو بنی
لیکن شل موسیٰ کی امت میں موسیٰ الہام کا کافر) نظر کرتے ہیں تو
موقی کے مضمون و رد روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے۔ دوسری
علامت فتح بیت المقدس ہے جس کا ظہور خدا کے فضل سے
۲۷ سالے زمانہ میں ہو چکا اور یہ سب سب موجود ہوئے جیستی علامت
مھے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے آئینہ خان حبیب اللہ
میں فرمایا ہر زمانہ کہ یہ فتح ہی ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے دو تفصیل مقرر کر رکھی تھیں
پہلی فتح یوم بدستہ۔ اور دوسری فتح یوم موعود کا زمانہ ہے
یعنی جو ہوں صدی جو وقت کہ موجب آئینہ بعضہم یومئذ یوح
فی بطن اور حسب حدیث فیا تو کم تحت ثمانین غایتہ اسلام
ادھ اہل اسلام کے امتیصال کے لئے کتب درسا کی توپ
نزد قوں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑنے
لگ چکا تو اس وقت مجھ فظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ
والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب ظہر ہد العرب والعم
برہ رسول اکرم اعلیٰ حضرت سلطان القلم کو سمجھوت فرمایا
ملکی تیج قلم کا پیکار دور دور کے ملک و اصحاب میں پہونچ کر فرمیں
اعتراضات پر ملکی کی طرح گر گیا۔ اور میدان مناظرہ میں
اس کی طبع کا فقرہ جبرائیل توحید کے آفت سے مزین ہو گا۔
علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخبری اور تیز گامی دکھائیگا جسکو دیکھ
کر شرک کا شہر خیزنے پادشاہ الوہیت سب کو میدان میں چڑھ
بھاگ نکلیگا۔ اور عقل نقل و لایں کے تیز خیر سے اسکا کام تمام
کیا جاوے گا۔ اور وہ جو نام انبیاء کی مثل یمیم یعنی توحید کا مقوس
گھریا دارا کھلا ہے۔ اور اناج دعوت مرسلان خدا کا قبلہ
منصور دوس سے اوہام باطلہ اور عقاید فاسدہ کا شکر اس جری
اشد حق انبیاء کے عہد سعادت ہد میں نکال دیا جاوے گا۔
اور نہایت برکات و توفیق تہ عالیہ غلہ زبان دین و سر با زبان
شرعین کے ساتھ انکی کھڑا وضاحت کے ملک میں ایمان اور ہدایت

کے جہتہ لہرانے لگیں۔ اسلامی حج و عمرہ میں کے توپ فائے الہی
معرفت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ملک مذاہب میں دورہ
کر گئے۔ بنائے فائدہ قصص کو گرہ مرہ زمین عقیدہ میں وحی
العام کے پانی سے زندگی اور یقین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم
انچی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فیمان الذی اسوی
ہدی کا بیلا میں المسجد المحل الی المسجد الاقصی۔ قدیر۔
تیسری علامت موان یا خذ قلمک تقاض الفتم ہے۔ یعنی وائے قلم سے
بھڑکریاں ہلاک ہوتی ہیں انسان وائے طاعون سے ہلاک ہوں گے
چنانچہ طاعون قحاص و دون کا نظارہ اس وقت جاری آنکھوں کے سامنے
موجود ہے۔ جس سے دوسرے کنبے کنبے اور اوپر پڑیوں کے پڑناہ
ہو گئے۔ ہمارے علاقہ میں ششہ کی طاعون ششہ کا پھیندا اور
طاعون بارشہ ششہ کی قحاص ایک خداز میں کیٹھے نہایت ہی
عزت ناک واقعات ہیں چونکہ ایسا تباہ کن عذاب جو صوبہ بکائیہ ہاکنا
مصلحہ یوں حتیٰ نبوت مرسلان غیر تکذیب کسی مامد رسالہ کے
نہیں آتا۔ اس لئے اس آخری زمانہ کے مصلح (مہدی موعود)
سیح موعود کا موجود ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ چوتھی علامت -
استفاضة المال ہے۔ یہ علامت بھی زندقہ دشمن کی طرح ظاہر
ہوے۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ پانچ چھ روپیہ ماہوار پر آدمی کو خوشی
ہوئی یا بیہ زمانہ ہے کہ کیکڑیوں، دپے، ماہوار پر لوگ ناقص
ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے جسکا بیان بخاری کی ایک
اور حدیث میں اس طرح ہے۔ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یخیر الی للشری فقال ان الفتنۃ یمینا الم
جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر
ہوگی جو اسلام کیلئے سبب فتنہ ہوگی جیسا کہ قوم آریہ یہاں
عرب مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یا جرج باجمع میں دلیل لغرب
سے مراد با اتفاق تمام علماء عام عرب ہی نہیں جیستی علامت
پڑنے یعنی اپنے صفر سے صبح اور پھر ان کا بڑے بڑے لشکروں سے
اسلام پر حملہ کرنا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں دسی
نکتہ ہے۔ جو لا انضالین اور انفس میں حضرت اقدس نے بیان
فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کاشف فی التہار ہے لیکن متعصب
اور ظاہر پرست گروہ خاش کی طرح حکمران کی سے محبت و پیار
ہے۔ باوجود ہزار بار بھیجے ایسی تک برسر کا کہ ہے۔ بی صفر
سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا
اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قتل یا بمل ملکتاب
تعالیٰ کلمۃ سوا و یفینا و ینکمر لا نعبد الا اللہ ولا نعبد
بہ شیشا۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکھو کس مصلح اور صفائی
سے ہم لوگ دولت توحید کو چہر دین دنیا کی ملہ ہے۔ اپنے۔

جہا یوں یعنی سچی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جاس دولت
سے غفلت و نادار ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم
سے یہ سلوک الوہیت سبب ذلت کا مسکہ بالکل ہی ناقابل
اعتبار ہے۔ اس کے سوائے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا
بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیوٹے
سرگرم کیا یا وہ اور کیا سوار ہے۔ اب ایک شصت انصاف کرے
کہ کون عدا اور کون دنا دار ہے حدیث میں جو انشی جہتوں اور
ہر ایک جہت میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ مراد اس سے جیبارہ
کلام عرب کے حرف ادکی مبتدات و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان
چھ علامات میں چہ ذکر وادکار ہے۔ تمہارے بیرونی و اندرونی
مخالفوں کے لئے مخدوم خاموشی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار انیر
جنتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی اشارہ ہے۔ ہمارا کام ہے نا
دینا اس کے حمایت کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے۔

کرم داد و لیل صلح جہلم
قلم مبارک

صدر درجہ برائے مصطفیٰ اکبر شاہ اند

تاج عزت بر سرش در انبیاء و نبیادہ اند

بود صدقش غلامی ہم عمر چوں چاکرے

ہست عثمان خادہ ہم مرتضیٰ ولد اند

رستمہ للامین یا محمد مصطفیٰ و

اینبہ قدوسیاں در خدمت استاد اند

اے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفیٰ

انورین دور زماں ہر جا مفاہد زادہ اند

جود احسان خودت را ہر شہ شان کن جیم

کر عقیدت از سبب است جام بادہ اند

آنکہ اواز تباع مصطفیٰ فوسے گرفت

دین ز دانش بر سر کمری او جا دادہ اند

ہم ناخن نامہ سازا نہ مسلم و ہدی

کر مر جہل و غلوایت نخرت از حبادہ اند

از سر نختے آرند روئے خود بحق

وار خطا دانند خود را سر سبز آزادہ اند

ظاہر شکیں ہر مردان باطن شکیں جہلمند

صوت نرمی نائیدو سیرت مادہ اند

کس نے فہر نہ کے را کہ از دواں رسید

تا بلذات بخیران ہم نام سازا سادہ اند

دار نام از کتب نفوس و شیطان حسین

بہرہ اغوا دین ایشان بر سوم آمادہ اند

اور ان تمام کلام کو سب اس کی ہر سبک بندگان بخوانند روز نہ خاک ہو کر کسکی اٹھائے تاکہ بیکاری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف
 میں حضرت مرزا صاحب کی فرماتے ہیں
 نصرہ اللہ العزیز نے کہا - لا اله الا الله محمد رسول الله
 ثم الحمد لله رب العالمين والصلوة والرحمة والسلام
 والبركات على محمد خاتم النبيين الیوم الدین - آمین
 اما بعد

ہر ایک کلام کے لئے ضرور ہے کہ مصنف کی کلام کو کا خط کیا
 جاوے اگر اعتراض یا فہم مقصود ہو - اسلام پر اعتراض کرنے
 ہوں - تمام مسلمانوں کی کتاب میں لکھا اعتراض مناسب ہیں - بلکہ
 اس صاحب میں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ پر نظر سے یہ کلام
 پر اعتراض ہے وہ ایک معمولی معنیوں نگار ہے وہ معنیوں
 پر سبب اپنے کو درپوش ہے کہ دو کو دیا گیا - صرف غیر اطلع ہو کر
 تہر گیا - اگر حضرت مرزا صاحب کے کلام اس کی کتاب میں آپ کی
 تعریف موجود ہیں - ان میں اگر کوئی کتاب لکھ ہے - تو اپنے
 محکم کلمات محمد احمد مودودی ہیں - الحمد للہ رب العالمین - صفحہ
 مرزا صاحب اپنے آئینہ کلمات میں فرماتے ہیں -

یا نبی اللہ! اے ہر سزا کے تمام
 وقت ماہ کو تمام گر جائے ہندم صدر ہزار

راغب اندر حسرت - یا رحمت اللہ آدم ہم
 ایک چوں مابود کو صدر ہزار امید دا

یا نبی اللہ! تبارہ کے محبوب تمام
 وقت راہت کردہ ام میں سر کر ہزار ہزار

برسر جدیت انی مابود روئے او جواب
 لئے براں روئے و سر جان و سرور و غم شمار

صد ہزاراں بوسہ ہمیں پس عبادہ ذوق
 وہ سچ اصراری شہداء از ہم او ہزار

ایک اور جگہ فرماتے ہیں
 دیکھا دانا مے نہ افرو کہ خواندم دردستان محمد

دینا گروہم صد جاہیں وہ - نہ باشد نیز شایانے محمد
 از الہ او ہم میں فرماتے ہیں

بعد از خدا بعشق محمد محترم - اگر گھڑاں تو دستان گھڑ
 جانم خدا شود برہ دین مصطفیٰ - اس کا کام دل اگر دین شرم

ایک اور جگہ فرماتے ہیں
 کیوں محبت ہو لوگو نبی کی حدیث کو جو چھوڑنا ہے چھوڑ دو ہم اس حدیث کو

پھر فرماتے ہیں
 وہ پیشوا اسلام میں ہر نور سارا نام اس کے محمد و مہاجرین ہیں

سراج المنیر
 مسلمانم از فضل خدا - مصطفیٰ امام امام و پیشوا
 آن کتاب حق کو تمام مدت - باوجود وفان با از جام دوست
 آن سوسے کش محمدت نام - دامن پاکش برست امام
 ہست لو غیرا لرسول غیر امام - ہر نبوت را برودند اختتام
 آنکہ مارا جی و ایمانے بود - او از خود از ہماں جائے بود
 ما زوایا ہم ہر فرد و کمال - وصل دلدار ازل ہے او حال
 اور فرماتے ہیں

آن گردین کہ از خود خالی اند - آب نوش از چہ زنیانی اند
 تیر شاں آنکہ نامش مصطفیٰ - ہر ہر زمرہ صدق صفات
 (اور دیکھئے)

ہم کو خدا ہم تجھے ہی آئینہ شمس - تیرے بڑھنے سے قدم اگر لڑا ہوا
 دوسری جگہ فرماتے ہیں

محمد عربی بادشاہ ہر دوسرا - ہا کہ سے روح قدس جس کی ربانی
 آئینہ خدا تو نہیں کہ کوئی کتاب لکھ کہ اس کی مرتبہ دانی میں خود ادا
 اور فرماتے ہیں

مصطفیٰ امیر و نشان خداست - ہر عرش لعنت ارض و سماست
 از طینت دوست ذرہ ہر نبی - نام ہر مہرسل تمام او جلی
 پھر فرماتے ہیں

نعم شہداء ہر کائنات ہر کمال - ہا جو شہداء ہر جہان ہر جہاں
 ان ہر شہداء ہر کائنات ہر کمال - ہا جو شہداء ہر جہان ہر جہاں

اللہ ہی چھوٹے - دوسرے کہ ان چھوٹے - ہا جو اللہ تعالیٰ سے
 غیر یا کوئی داتا کوئی ذیل از دست خود ہے - ان کو عربی میں نبی

کہتے ہیں - تمام اس میں ہے - ہا جو اللہ تعالیٰ سے
 ہیں اور ان کی صورت کلام کی طرف توجہ نہیں کر سکتے - (مثنوی میں)

شعر -
 آن کا از حق باید ادوسی و جواب - ہر جہ فرماید بود میں صواب

سے خیر است و نہ ذیل است نہ عجب - ہا جو حق و اللہ علم و بصیرت
 از پسے رویش عالم در بیان - وی دل گویند اسرار و صفات

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں
 لے ہر اچھل مصطفیٰ میں ہر عمر - از اسے خدمت بندم کر

فوارہ انوار میں حضرت سلطان الشیخ محبوب الہی محمد نظام الدین
 صاحب جنتی کے فرمایا ہے - دیکھئے صفحہ ۳۳ - قصہ حضرت

نبیل جنہوں نے اپنے مرید کو ارشاد کیا - کہو - لا الہ الا اللہ نبلی
 رسول اللہ - حالاکشی کو رحمد اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

رسول نہیں فرمایا تھا اور امت میں جس نے سچ ہونا تھا -
 اس کو بخاری میں نبی فرمایا ہے - نور الدین ۱۸ راجح ۱۹۱

نیک نمونہ
 مندرجہ ذیل سطور میں اخبار فرما کر شکستہ لکھیں
 ممکن ہے کہ ہر ہی بیت سے احباب کو نیک نمونہ
 میں صفحہ ۱۲ کے لئے ہر بیت سے احباب کو نیک نمونہ
 داناوفی و باقی

(۱) قاضی عبداللہ صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول جھانگل
 الیغ - اسے کا امتحان دینے کے لئے لاہور گئے تھے یہیں سے گئے
 میں کہ "مجھے چندہ تعمیر کے متعلق تھی جیسی پوچھی - غصہ کا تھیرا
 صفحہ ۱۲ کے چکا ہوں - میں یوم کی تنخواہ اب وضع کر لی جاوے
 چونکہ خانگی ضروریات بہت ہیں اس لئے ہر وقت کھانا ہون کہ
 بعد میں ضروریات کا خیال اگر اسے بدل نہ جاوے -

(۲) فشی غلام احمد صاحب اختر سکھ اوج ضلع بہاولپور تقریر فرماتے
 میں کہ "مجھے جدیدہ تعمیر کے لئے پوچھی - اگر یہ مجھے سخت ضروریات
 ہیں - مگر اسے مقدم قرار دے کر اپنی ساری تنخواہ مبلغ ۱۲۵ روپے
 آج ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال ہے -

(۳) شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار کٹرٹ تحریر فرماتے ہیں کہ
 اس وقت مبلغ ۱۲۵ روپے ارسال ہیں - ایندہیں کا جقدہ خرچہ جلد
 سالانہ ہو - مجھے اطلاع کی جاوے - انشاء اللہ تعالیٰ کل رقم دوں گا
 ان ہر صاحبان کو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے - آمین

المفتی
 مہاجرین کا روپیہ ایک شخص نے دریافت کیا
 کہ زکوٰۃ کا روپیہ اشاعت اسلام یا تعمیر مدرسہ یا
 تعمیر مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں - حضرت نے فرمایا کہ تعمیر
 مدرسہ و مسجد میں زکوٰۃ مناسب نہیں - اشاعت اسلام میں جائز

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ہر سندہ و فعلی علی رسول اللہ کریم

الانصاف

یا ایہذا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقلوا حقاً کما حدیثنا
 لیصلح لکم اعمالکم وبلغکم ذلذبتکم وامن وبلغ اللہ ورسولہ
 فقد فاز فوزاً عظیماً

ترجمہ - مسلمانو! اللہ سے ڈرنے و پورا بات (صحی) کہو
 (نوراک اور) سیدھی (سچی) مہا کر دے (نور خدا) تم کو اعمال صالح
 کی توفیق دے گا اور تمہارے گناہ (صحی) بخش دے گا اور جس نے
 اللہ اور رسول کا کہا مانا - تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی +

یہ آیت شریفہ ہم کو راست اور حق بات کہنے کی تعلیم فرماتی ہے
 گو اس بات حق کے کہنے میں کہنے دے اور سنتے والین کو باہم
 اس وقت کہہ کر بخش محسوس ہو - مگر انجام اس کا راست کی طرف

اور جن چند امور میں ان کا اور علماء اسلام باہم کچھ اختلاف

الغرض کہ ایک ایسا شخص بالکمال اسلام میں ہونے سے
میں کا نظیر نہ پہنچے کوئی ہو سب سے اور نہ آئندہ ہونے کا
تعلق کیا جاتا ہے۔ واللہ! شائد اصرار آپ لوگ اس کو نظر غرات
روقرار سے دیکھیں اندر اس کے وجود کو غیبت بکہ انحراف اسلام
پر چھین کہ خداوند تعالیٰ نے اس کے وجود میں ایک نور
بعثت فرمایا کہ جس کے ذریعہ مذاہب مخالفت اسلام کو بھی

اور الاسلام مثل ایک انسان کا دل کے ہے۔ اور
 قریباً سے اسلام اور دیگر مذاہب اس انسان کے اعضا
 آئینہ اور قوا ہیں۔ وہ اعضا یا قوا اس سے جدا نہیں
 ہیں۔ اور نہ ان کے افعال خلاصہ معنی میں انسان کے
 ہیں۔ فقط تحت فوق ایمن ایسے اس کے اعلیٰ کا نہیں
 فرق ہے۔ الاحزاب ان عصا پر یا قرصہ میں سے کوئی چیز

آیت (لوگو! خدا نے تمہارے لئے دین کا ہی رستہ ٹھہرایا ہے جس پر چلنے کا اس پر نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور اسے پیغمبر تمہاری طرہ سے بھیجا) ہم نے اسی رستہ کی دعوت کی ہے۔ اور اسی کا ہم سے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (اسے پیغمبر) تم جس (دین) کی طرف مشرکین کو بلا رہے ہو۔ وہ انہر (ہوت ہی) شاق گردنا ہے۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے انتخاب کر کے بھیجے گا تاکہ وہ جو اس کی طرف رجوع لائے ہیں۔ انہی کو اپنے تک (تو پر چمکوں گا) رستہ دکھا دینا ہے۔ سورۃ شعراء۔

یہاں ہر ایک صاحب کا نام لکھا ہے جو اس کتاب کی تصنیف میں مدد فرمایا ہے۔

یہاں ہر ایک کوئی آفت واقع ہو جاوے اور وہ بیماری یا آفت ان کو اپنے افعال سے روک دے۔ اور وہ عاقبت جو بے حدین اور بدن کلان سے مراد است اور تکلیف محسوس ہو۔ تو ایسی صورت بن ان کا علاج حکمت عملی سے بالرفق اور دراز سے کریں۔ جیسا کہ درالکتب اور رسول احمد علیہ السلام لکھے ہے۔ اگر ان کو اس علاج بالرفق سے فائدہ اور آفت نہ ہو۔ تو پھر چند روز ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور ان کے حق میں دعا مانگیں کہ خداوند قادر مطلق ان سے تکلیف اور ایذا خود بخود رفع فرما دے۔ یا کوئی صورت اور صلاح کی پیدا کرے۔ اس آیت میں کوئی ایسی مفرح یا کوئی ایسا عجز تجویز کریں۔ کہ خوش ذائقہ اور مزادار ہو۔ کہ اس ذائقہ اور مزے پر ان کو ان ذوق نسبت اس کے استعمال کیسے کی پیدا ہو جاوے۔ تاکہ وہ اس علاج پر آمادہ بنیں۔ صرفت جلا پر اور ہمالیہ پر بھی نہ استعمال کریں۔ کہ جس سے ان کو ایسی کریمہ اور قوی وہاں ہے۔ فخریت پیدا ہو جاوے۔ کہ پھر وہ تمام ذلیست اس دو اکی طرفت مریضہ کی نہ کریں۔ سو ایسے علاج تجویز اور تدابیر مناسب اس الکتب میں ہم سے طبع فرما دے۔ ان کے لئے فرما دے کہ انہیں سمجھ سوجھ کر طبع شناسی کر کے آہستہ آہستہ ان کے استعمال کرانے سے بڑی بڑی مشکل اور مزمن بیماریاں بخارج و بنیاد سے اکھڑ کر نکل جائیں گی۔

گستاخی ناہنجاری اور گال گلوں کی ایسی باتیں بزرگان مذاہب کی کرنا کوئی امر مذہبی نہیں ہے۔ کہ روایت دار گاہین دنیا اور لین قراب میں داخل ہیں۔ اور نہ کسی کتاب مقدس میں لکھا ہے۔ بلکہ غلام کتاب مقدس و سجاد یہ ہیں کہ خلقی ناہنجاری اور وہ امور جن سے کسی کا دل کھے اور اس کو بڑا جلانے اور وہ چڑھے برا لکھا ہے اور نہ ان کو کوئی صاحب عقل و شعور اور مذہب آدمی پسند کرے اور نہ عند العقل جائز رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ فعل غیر مستحسن جانوروں سے خصوصیت رکھتا ہے اور انہی کی گلیت اور دراشت ہے اور ہم خواہ مخواہ ان سبب زبلاں سے اس سے فعل کو چھین کر اپنے استعمال میں لائیں۔ بے انصافی میں داخل ہے۔ پھر ان کے پاس کیا رہ گیا۔ پس یہ فعل ان کا ان کو ہی نشان اور مبارک ہو۔ اور انہی کو سپرد کریں کہ کوئی کم ناطق اور انسان کہلاتے ہیں۔

سو تمام ان مذاہب اور فرقہ کے اسلام کی خدمت میں مودبا نہایت مجرور و انحار سے گزراؤں ہے۔ کہ ایسی تحریریں اور تقریریں جیسے سود اور جن کا مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔

ملہ وہ۔ ہر ہر امر مصحف اہل بائینی۔ قرأت۔ و سائر خرداں تہذیب۔ انابیل غم۔ معبر بناس۔ اور دیگر صحائف اور کتب سجادہ۔

دل آزاری ہی دل آزاری اور بن سے سرج ہی رنج پیدا ہو اس روش کو چہاں تک ہو سکے تبدیل کرنا بن قراب دنیا و آخر ہے۔ اختیار فراہم اور عمل بن لاکر اپنے اپنے ذمہ ہی پائیوں پر شفقت اور احسان فراہم اور یہ چند روز زندگانی اس و اسایش سے بسر کریں۔ اتحاد اور محبت سے گزاریں۔ قال خاں سے اشک حیاک المہمات۔ و طلبت فی الدنیا الثبات۔ او نفقت بالذنا و انت ترے جاہتا نشاتا۔

اگر کسی صاحب ایک اساطیر ذمہ ہے۔ کہ اس مذہب کو دنیا کسے سے انسان کو سرٹیکٹ نہایت جبرٹری نہ مل جائے تو قابل آپ پتے اس خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ تاکہ وہ بہر اختیار کر کے سرٹیکٹ نہایت حاصل کرے۔ جب ایسا نہیں ملے۔ تو پھر آپ لوگ آپس میں اس قدر بحثیں اور چاکیں چھیلا رہے ہیں اور اس قدر ایک دوسرے سے تنبیہ خاطر لفظ رہے ہیں اور رات دن ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ فالتو اعدا یا اولی الالباب۔ واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم وودود۔

ملہ انسان مجھ کو تیری چند روزہ زندگی سے موت کو بھلا دیتا ہے اور تیرا جی شاید ہمیشہ دنیا ہی میں رہنا پسند کرے۔ سو ایسا تو کبھی نہیں ہوگا۔ بھلا تو نے کوئی بوسیدہ عہد نامہ تو نہیں لکھا یا۔ کاش اسے آتش کی تو دوزخ کے آگ میں حضرت موت کے گھر کو اور ادھر سے جہنم کے دروازے پر پھر بھی نہیں سمجھنا کہ میں بھی مدعو ہوں۔

ملہ میں عمل صالح میں ذکر اور خیر اور مومن خلقیہ صیرہ طیبہ تہذیب دیکھ جو شخص نیک عمل کرے۔ مرد و عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا میں ہی) اس کی زندگی ایسی طرح برکات انگیز اور ان کو (آخرت میں ہی) ان کے (ان) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرما دیں گے۔ سورہ بقرہ۔ نتیجہ یقینہ فقط آفاقی عقلا و عقلا ثابت ہوتا ہے۔

راقم ح۔ ب۔ ع۔ سدا از گوجرات

دین الحق
بعض لوگوں کے خطوط آئے ہیں کہ کتاب دین الحق ہم نے اس خیال سے منگوائی تھی۔ کہ اس میں تمام اعتراضات کے جواب دیے گئے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ اس ناطق مذکور کتاب دین الحق میں۔ حضرت سرخ موقوفہ اور آپ کی جماعت احمدیہ کے عقائد کی تفصیل لکھی گئی ہے جو حضرت صاحب مرحوم کے اہل الفاطن سے ہے۔ اور چون کہ

اعتراضی و مخالفین کی طرف سے پیش ہو۔ یہ وہ جو مذہب سرچھا ہوئے ہیں اور آپ کے عقائد کے خود مخالف ہیں اس رنگ میں کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ کتاب تمام اعتراضوں کا جواب دیتی ہے۔ ورنہ دراصل اس میں ایسا نہیں ہے کہ غیر مخالفین کے اعتراض لکھے ہوں اور پھر جواب دے لکھے ہوں۔ اس کتاب کے لئے کا پتہ یہ ہے۔

میر قاسم علی صاحب تہذیب مہمان دفتر انبار الحق ملی حیرت محلہ

خبردار
بجائ میں ایک مثل ہے کہ پند پانچین سے ۹۲ کے سرجو۔ یعنی گاؤں ابھی بن نہیں چکا اور چھپٹے سے

موجود ہیں اگر ایک ایسے گاؤں متعلق پیش درست ہو۔ جو ہنر نگار بھی نہیں ہوا۔ تو پھر شہر چار لاکھ سے زائد کی آبادی رکھتا ہو اس میں چھوٹے گاؤں کی جگہ سے نمیب نہیں۔ بعض لوگ احمدی ہیں کہ ہمارے دوستوں کو مختلف شہروں میں قرب لوٹتے ہیں اور دوست ہیں کہ ہمیں محبت کے شوق میں ایسی باتوں کی پرہیز بھی نہیں کرتے۔ خیر ان کا قراب انہیں ملے گا۔ مگر جب کہ چاہیے

کہ ایسے آدمیوں کے متعلق ہر شہر سے احتیاط لیا کریں اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ ہمارے دوستوں کو اپنے دوسرے احمدی بھائیوں کو کسی قسم کی تکلیف پہنچانے سے بچتے رہنا چاہیے۔ ایک گاؤں میں جہاں شاید سال بھر میں کوئی ایک مہمان اتفاق سے جا پڑے۔ اس کی خاطر قراقرع کرنا کوئی مشکل امر نہیں لیکن کسی شہر میں جیسا کہ لاجور سے کسی لکھنے دوست کیو اسٹے پر شکل ہے کہ روز کے آٹھ لکھ جانا

کی خاطر داری کے سامان ہم پہنچا سکے۔ اعدائے انعام نہ سکے۔ خواجہ صاحب کو اور میان چراغ الدین صاحب کو کہ ان کے دیوان غلے مہارون کی خدمت کے واسطے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ لیکن حالات مہارون کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے شہروں میں جہاں سرائیں اور ہوٹل اسی مطلب کے واسطے ہوتے ہیں۔ دوستوں کو چاہیے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں اور کسی کے واسطے موجب تکلیف نہ دیں ایسا ہی میری ہمارے دوست ہیں جو برا

اخلاص کے ساتھ تمام دینی خدمات میں مصروف ہیں بیٹھے ہیں بیٹھے ہیں صاحب دین الدین محمد ابراہیم صاحب۔ یہی ایک ایسا شہر ہے کہ وہاں چھوٹے سے چھوٹا مکان بھی بیسیوں روپے ماہوار یا ہر ماہ سے ایسی جگہوں پر بیٹھ رہی ہے۔ کہ اجاب کو اگر چاہے کہ ضرورت ہو۔ تو کسی ہوٹل یا سرائے میں قیام اختیار کریں۔ اور اپنے کاروبار کو خود ہی پورا کر کے کسی چھائی کے ادعات میں مزاج نہ بنیں چنانچہ خاں۔ عبدالغفور مرحوم جو کہ تیار لہر میں مذکور ہو گیا پڑا جاوے۔ عبدالحی لاہوری

مبارک

مزدی مری حضرت ڈاکٹر غفر رشید الدین صاحب
 ان دوسری سہری سے ۱۳ سنی ۱۳۱۸ھ روزہ
 صبح و شنبہ لاکھ قوہ پڑا حضرت غفر رشید الدین صاحب کو
 نام ناصر الدین یا ناصر الدین رکھا جادوے۔ دھماکے کہ اندھا
 اس زور و شوکت و عافیت کے ساتھ عروہ و اڑ کرے اور
 دین کا ناصر بن گیا سے اسم با سنی کرے۔ آئین۔ ڈاکٹر صاحب
 موصوف آئین کے پڑا گدھ ملک اور وہ میں میں لورچہ دین پیدا
 ہوا ہے۔

خدا کی سلطنت اور بنالوی کی شیطنت

مذہب بنالوی
 کئی سال کے بعد اپنے رسالہ آتش و آتش کی بائیسویں جلد بابت
 شہنشاہ شائع کی ہے اس میں ایک مضمون لکھے ہیں محمد ادر
 کے ایک مضمون کی سرشت ہے۔ آسمانی مسیح اور اس کا رفیق
 اس مضمون کے عجائبات میں سے مولو صاحب اس کے اثر اور
 غیبی کی بابت اعلان فرماتے ہیں۔

”اس کے ذریعے جمہوری سمیت اور جلی مہدویت کی اپنی
 جگہ کی لکھی ہے کہ آئندہ کبھی کوئی شخص جھوٹا مسیح اور جلی مہدی
 ہونے کا نام نہ لے سکے گا۔“

محمد بن اور ان کے رفقاء کو خوش ہونا چاہیے کہ خدا کی سلطنت
 اور انہی کا فرمان کی گنجی ان کے ہاتھ آگئی اور انہوں نے اتنا بڑا کام
 کر لیا ہے کہ اب پرشکے لئے اس پیشگوئی کر کے قابل ہر
 گئے ہیں کہ اس مضمون کے بعد خدا کی سلطنت میں کوئی جھوٹا مہدی
 پیدا نہ ہو سکے گا۔“ (الکبریا رومانی)

مذہب بنالوی
 مذہب بنالوی صاحب محمد بن مسلمانوں کے سامنے اپنی
 مذہبی روایات کی بنا پر آدم مسیح اور مہدی کے
 متعلق ان کے عقائد میں ایک نئی تفسیر فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
 اوّل کے پیش کردہ اور مجرم و مسرت میں مسیح اور مہدی آجادیں
 نوصاف تھے جادین در ذہن آسمانی مسیح اور اس کا رفیق دونوں
 جھوٹے فرار دئے جادین۔ دیکھئے ہمارے مخالف علماء
 کہ ان تک بنالوی صاحب کا اس رائے میں اتفاق کرتے ہیں۔

اسی رسالہ کے تیسری ہمارا کہ میں مولوی
 مذہب بنالوی
 محمد بن مسلمانوں کے سامنے
 فرقہ کو متنبہ کرتے ہیں کہ ان کے عقائد میں ۲۲ بابت مذہب
 میں جو مضمون مسیح اور مہدی کے متعلق لکھا گیا ہے وہ کوئی غیبی
 خیالات نہیں ہیں اور نہ ہی جیسے اس مضمون میں مسیح و مسیح خیالات
 کا انہماک مضمون ہے۔ اس میں صرف اہل اسلام کی قدیم

روایات کو بیان کیا گیا ہے نہ کہ اپنی تحقیقی مذہب۔ اعتقاد
 میرا ہی قول یا اعتقاد ہے جس کو میری مروج کام میں پائین
 بنا دے مولو صاحب محمد بن تمام علماء سے درخواست کرتے ہیں
 کوئی صاحب اس مضمون کو علمی یا مذہبی مضمون سمجھ کر مجھ سے
 ہرگز نہ دوں گے۔ ورنہ ایسے اصحاب بے علم کہ تم حق بات
 قرار دے جادین گے۔ مولانا محمد بن کی طرف سے علماء
 کی خدمت میں ہم بھی سفارشی ہیں۔ امید ہے کہ مولوی شہزاد

ماٹھی جلسہ

فیہ مندر شاہ ایڈورڈ ہنٹر کی وفات اور شاہ جارج پنجم کی تاجپوشی
 کی خبر دیکھتے اخبار میں دیکھا جی۔ جسے بعد ان خبر جادین دیکھی
 تھی اس میں اخبار میں مندرجہ ذیل خبر لکھی گئی تھی
 مدرس کے اساتذہ اور طالب اسے نابل ہو گیا ایک جگہ بھی کیا
 تھا اس کے بعد اس خبر کے معلوم ہونے پر کہ یہ تاریخ ماٹھی شاہ
 نام کیواسطے مقرر کی گئی ہے۔ قادیان کی بنگالہ کو ایک جلسہ
 میں منع کے اظہار رنج و ہمدردی کر کے کی تجویز لگئی تمام
 گاؤں میں اس کی اطلاع دی گئی۔ ۲۰ تاریخ کو تمام قادیان
 اور گاؤں کے لوگ جلسہ کے اوج میں تھے تعلیم الاسلام اہل اسکول
 کے اطفال میں جلسہ کیا گیا۔ تحریک مولوی صدیق صاحب و
 بنالوی مولوی محمد علی صاحب حضرت صاحب مجازہ محمد احمد صاحب
 مختلف الشیخ حضرت مزا فلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان
 صدر جلسہ بنے۔ جس کے پہلے حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے
 نے شاہ ایڈورڈ ہنٹر کی خبریں بیان کیا کہ اس شخص طرح طرح
 دھماکا کی ہمدردی کے لوگوں کے دلوں کو خوش اور تمام ارباب
 اور کیر۔ انشا کے اظہار ہون اور عایا کے لوں میں کس قدر
 عزت و عظمت پیدا کی اور ذہنی کشمکش صاحب کے اعلان کیا کہ
 قریب اپنے صاحبعلین میں بادشاہ کیواسطے دعا کریں اور یہ نوکریں
 کہ بنگالہ قادیان کی طرف سے اظہار رنج و ہمدردی کا پیغام رکھ کر
 خدمت میں بھیجا جاو اس روز دیر میں کی گئیں اور بنگالہ ختم فرما کر
 کرنے ہوئے بادشاہ کیواسطے دعا کی اور شیخ یعقوب علی صاحب نے
 انہم نے اس برکت و عظمت پر لکھا کہ انہی کے باوجود بادشاہ کی قضا
 کے تمام کام میں کیا جاتا ہے میں اور شہر عبد الرحیم صاحب نے
 بادشاہ کی خدمت میں غنائی اور پوچھ کر وفادارانہ تعلقات سلطنت کی
 نصیحت کی اور وہ دونوں بالافاق اس پر کہ فرما یا کہ نصیحت
 صاحب نے کی گئی تھی اور ان میں پرزوریت صاحب نے فرمایا کہ فرشتہ
 غفلتی ہمدردی کوئی شے نہیں انہی کا چاہیے کہ اس وقت اسکی

تمام قرین متفق ہو کر جارج پنجم کی حکومت کی ایسی قرارداد
 اطلاع اٹھائے کہ گورنر ناگارتھ صاحب کو پہل جادین بعد
 لشکر پر پریڈنٹ صاحب بلاتے ہیں۔

۱۵ افروری بھی مولوی محمد بن صاحب کی مخالفت نہ کریں گے بالخصوص
 جبکہ مولانا محمد بن نے گورنر میں باب گورنر کی ہے اس مضمون
 کے صدر میں جو کہ گورنر نے حیدر کو انعام دینا ہے اس مخالفت گورنر
 مولوی شہزاد احمد کو خطا فرماوے اور نہ ہی علماء اس خبری افکار سے
 متعجب ہوں کہ گورنر اور غوریزی و جنگ امام مہدی کے شاہان شاہین
 صاحب سے دراز کی مخالفت

مہدی کی متعلق اہل اسلام کو اعتقاد
 کی نسبت بنالوی کی غلط بیانی

اہل اسلام کا قدیم اعتقاد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایسا نہ ہو کہ
 کہ بنالوی کے کہ اور غوریزی اور جنگ امام مہدی کے شاہان شاہین
 جہاں تک ہم سے مولوی بنالوی کے مضمون کو بغور پڑھا اور اہل دینی
 تحریر ان کے عقائد میں ہم اس امر کے اظہار سے متنبہ کر سکتے کہ ابھی تک
 دیکھا کہ ہم نے کس طرح مولانا غوریزی اسی مرض میں ہیں مسلمانوں کے
 اور مہدی کے متعلق اہل اسلام قریب قریب اتفاق و سادہ مذہبی طوف اپنے
 اس رسالہ میں بنالوی صاحب نے مہدی میں بنالوی صاحب اس کے خلاف
 میں کی مخالفت کے لئے مولانا بنالوی کو خط لکھا ہے کہ بنالوی صاحب کو خود
 بھی دوسرے کسے بنالوی کو خط لکھا اور اسلام سے خط رسالہ اشاعت میں
 بین الشیخ ایک سال کرتے ہیں

آغا خان اہل اسلام سے یہ سال ہے کہ اس مضمون میں جو غلط کیا گیا
 ہے کہ حضرت امام مہدی آئین گے قرین اسلام دست خیر انام کی
 اشاعت آسمانی نشانات اور روحانی برکات سے کہیں گے امین و وفادار
 و فتیلات اور لڑائی و جنگ سے کام نہیں لے گے۔ اسلام کی مدح و
 اور حضرت امام مہدی کی شان و شوکت اس میں زیادہ تر لکھی جاتی ہے
 یا اس کے برخلاف اس اعتقاد میں جو عوام اور بعض خواص کا عام میں
 پایا جاتا ہے کہ وہ پورے گنگے تھار کے زور سے آگے اور سالہا سال کا فرق
 سے اور مخالفت سنت مسلمانوں اور ذہاب ابو نصر صاحب مذہب کے خلاف
 سے جنگ و جہاد میں مصروف و جوان و مرگوان و ہر مسلمان مسلح کا
 مذہب دیکھیں گے۔ اگر علماء اسلام مولوی محمد بن بنالوی کے اس خیال کے
 ساتھ جو انہوں نے مسیح اور مہدی کے متعلق بزم خود روایات سے اہل
 قریب کا اعتقاد ظاہر کیا ہے متفق ہیں اس صورت میں اس عقیدہ کو کہ مولوی
 محمد بن کی معرفت از سر نو بنالوی کرتے ہیں جسکو حضرت مزا فلام احمد صاحب
 قادیانی مسیح موعود نے علماء کی خدمت میں پیش کر کے لایا ہے بنالوی
 پیش کیسے کہ علماء اگر ہمارے ساتھ اس مسئلہ میں ہم رائے میں خود بنالوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَلَيْكَ وَتُصَلِّ عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِیْمِ

سفر علی گڑھ

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہر سر نہیں جو اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

حمد و ثنا ہے اس عظیم و شہیر کے لئے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب محمد عربی علیہ الف لیون صلوٰۃ و سلام کے مقدس و مسطر وجود کے ظہیل میں ہر ذوق کا خزانہ غیر محدود و عطا فرمایا جس میں اس غرورِ جودات سرچشمہ علم و ہر کوربِ لذتِ عباد کی دعا کا ہلکا کریم کی قدر و منزلت کا مرتبہ بتلایا۔

در دلم جو شد ثنا سے سروے
احمد آخر زمان کر نور او
ساکانِ رنیت غیر ازوے امام
آن خداوندش بد او ان شرع و دین
تافت اول بر دیارِ تازیان
بعد زان آن نور دین و شرع پاک
آنکہ در خوبی خداداد ہر سرے
شد دل مردم ز غورِ تاباں ترے
رہروانِ رنیت جزوے ہر سرے
کان نہ گردو نا ابد متغیرے
تا زایش را شود دریاں گرے
شد محیطِ عالمے چون چنبرے (دشمن)

المبدی و منذر بلا پیشانی کو بڑھ کر نظریں کے دل میں یہ سوال پیدا ہو گا کہ مقصدِ سفر ایڈیٹر علی گڑھ کہاں جا چھوٹا کس مطلب کے واسطے اور کیوں؟ اس لئے سب سے اول میں مختصر عرض کر دیتا ہوں کہ اہل حق کے شروع میں علی گڑھ کی تعلیمی کائنات کی طرف سے ایک غمناک خبر آئی تھی جو کہ ہمیں ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے کارکنان کو سالانہ جلسہ مدرسین میں شامل ہو کر اسلامی و اس جذبہ کے اتحاد اور اصلاح کے وسائل پر بحث کرنے کے لئے عطا کیا گیا تھا۔ وہ کاغذ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و ہدایت پر ایک خط میں پیش ہوا۔ تو ایک مجلس شوریٰ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ دو آدمی جو تعلیمی معاملات سے تعلق رکھتے ہوں اس وفد میں شامل ہوں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اس وفد کے لئے بہت موزوں ہوئے۔ لیکن جو ایجنڈا (۱۳ اپریل) دیکھ کر ۱۹۱۷ء میں اس جلسہ کے لئے مقرر تھیں ان میں تاریخوں پر ایم۔ اے صاحب موصوف کو

ایک مبارک تقریب



پر بھیج دیا تھا۔ تاہم ناظرین اخبار اس امر سے مطلع ہو چکے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا تعلق کچھ عرصہ پہلے ہوا اکثر بنیاد احقر صاحب کی دفتر تک آخر سے قادیان میں اعلان کیا گیا تھا کہ اس وقت ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبزادی کو رخصت کرنے کی واسطے طیارہ لئے لہذا رخصت نہ لینے کے واسطے حضرت مولوی صاحب موصوف ۲۸ اپریل ۱۹۱۷ء کو علی گڑھ ہجرت کی طرف روانہ ہوئے اور اس وقت جبکہ میں نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا جو۔

(علی گڑھ ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء) میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست اپنے غم محترم کو

ہمراہ لے کر داخل دارالامان ہو چکے ہوں گے اور میں انھیں مخاطب کر کے دعا کرتا ہوں کہ باریک اللہ علیکم وجمعہم بینکم فی خیر۔ آمین۔

غرض ایم۔ اے صاحب نے پھر جانا تھا اس واسطے یہ تجویز ہوئی کہ خواجہ کمال الدین صاحب مولوی صدر الدین صاحب پریکٹر ماسٹر مدرسہ علی گڑھ جادین مگر بعد میں خواجہ صاحب کو ایک ایسی صورت پیش آئی کہ وہ بھی اس وفد میں شامل ہو سکتے تھے اس واسطے حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے اور عاجز راقم کس وفد میں شامل فرما کر شریکِ جلسہ مذکور ہوئے کہ حکم صادر فرمایا یہ سب ہوا کہ ایڈیٹر علی گڑھ میں ہو گیا۔

بعد دعائے (تخار) اس سفر کے لئے اپنے مشورہ و امیریت و ایات حاصل کر کے توکل کرنے والے وفد جمہور کے دن قریب آج کے ہم قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور طریق سنت کے مطابق مولوی صدر الدین صاحب کو اس سفر میں اپنا امیر و نایب بنایا۔ ہمارے اسٹیشن پر ہم ایسے وقت پہنچے کہ گاڑی اسٹیشن پر کڑی تھی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قادیان سے روانگی کے وقت ہم نے بہت چاؤ کا پیرایہ دھندہ حضرت مرثی کی خدمت میں حاضر ہو کر معاف کر لینا ادا کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر سب غناات زمانہ مکان میں چلے گئے اور دریافت کہ ہمارے سفر میں ہوا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں رہا سب نہ جانا گیا کہ آپ کو آواز سے کر تکلیف دی ہے اور اس انتظار میں رہا کہ حضور خودی بہتر راحت سے آئیں۔ تو اطلاع کرائی جا رہی تھی کہ ایسا موقع مل نہ سکا اور اسی انتظار میں آخری وقت پر آگ پر سوار ہونا پڑا۔ بلکہ میں میں وقفہ پر پہنچنے کے سبب صرف اتر کر ٹکٹ خرید کر گئے اور پھر اتر کر علی گڑھ کے ریلوے ٹکٹ خرید کر گئے۔

اتر کر اسٹیشن

اتر کر اسٹیشن پر پہنچنا ہم گھنٹے ٹھہرنا پڑا اور گیارہ بجے وہاں سے ریلوے میں سوار ہوئے اس جگہ اس امر کا ذکر دل چاہی سے خالی نہ ہو گا کہ جن کہ میں وہاں ریلوے ٹکٹ بوائے سے اس واسطے کہی دھندہ ایک ایک تفس میں جانا پڑا تاہم غیب کر میں گئے کہ ٹکٹ بوائے کے واسطے کہی دھندہ ملنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ جب کہ اتر کر ٹکٹ بوائے کے مطابق قواعد میں ہر وقت ٹکٹ بوائے اور ایک آدمی ٹکٹ دینے کے واسطے وہاں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ سو اس کا سبب یہ ہوا کہ جہاں صاحب اس وقت (قریباً آٹھ بجے شام ۲۸ اپریل ۱۹۱۷ء) ڈیوٹی پر تھے ان سے ٹکٹ طلب کیا گیا تو کہنے لگے وہاں اپنا کچھلا صاحب دیکھ لیں۔ تھوڑی دیر میں آئے پر گئے تو کہنے لگے ابھی اندر تھوڑی دیر میں گئے پھر گئے تو کہنے لگے صاحب کو کہیں ہماری کتاب بائبل بھیجی ہوئی ہے علی گڑھ تک میلون کی تعداد تلاش کرنا صاحب بنانا اور ٹکٹ بنا کر کرنا بڑا مشکل کام ہے میری قراہی ڈیوٹی پر ہے۔ نئے بابو صاحب آئے ہیں ان کے پاس بھی کتاب ہے۔ بس وہ آپ کو فوراً ٹکٹ بنا دیں گے۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک انگریز صاحب جہاں رہی وہاں آئے انھوں نے وجہ اہل کا ٹکٹ آگے کا طلب کیا۔ اب اس کو بابو صاحب کیا جواب دیتے وہ ہماری طرح ان کا ایسی بھائی قوت نہ تھا کہ ٹال دیتے تھے اسی جیسی جوئی کتاب کی رون گردانی کرتے۔ معلوم نہیں کہ انھیں سیلون کی تعداد ملے یا نہ ملی لیکن صاحب جہاں کو ٹکٹ بنا کر دے دیا کرتے ہیں بابو صاحب کی ڈیوٹی ختم ہو گئی۔ اور وہ صاحب کو ۹ بجے کے قریب چارج دے کر چلے ہوئے اور انہیں نے کتاب دیکھ کر کہیں علی گڑھ کا ٹکٹ بنا دیا ابھی ہم ٹکٹ بنا رہے تھے۔ جو وہ پہلے صاحب جہاں آگے جانا بوائے اسٹیشن اسٹیشن ماسٹر کو ساتھ لے کر پہلے آئے کہ بوائے ہم سے رقم زیادہ لے لی ہے ہم تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے بابو کو موجود نہ تھے۔ نئے بابو صاحب لگے اسی جیسی جوئی کتاب کی رون گردانی کرتے

گہنہ نہ دار۔ اسٹیشن ماسٹر صاحب بھی کھڑے اصرار کر رہے ہیں کہ صاحب کی تسخیر کراچی
جائے۔ بیچ صاحب بنایا جاوے کتنی ہی دیر باراد۔ وہ اس کام میں مصروف رہے مگر کچھ پتہ نہ
چلا کہ کٹ بنایا دے دے کس صاحب کٹ بنایا ہے۔ نتیجہ ہے کہ امرتسر کے اسٹیشن کے کنگڈنٹس
میں دیوے کے ایک ایک کتاب بھی دست حالت میں نہ مل سکی۔ یہ حال تو درجہ اول اور درمیانہ درجہ
کے مسافروں کا ہے اور دوسروں کو ایسے بابو تو نہیں ٹر خاویسے ہیں کہ اگر وہ کنگڈنٹ نہیں ہے
دلی کا ہے۔ سو سہارن پور کا ہے تو اور مطلب صرف اتنا ہے کہ آپ کو کنگڈنٹ بنائے کی تعلیم
کرتی پڑتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ امرتسر کے برے اسٹیشن ماسٹر صاحب کم از کم اتنی تعلیم تو
اٹھائیں گے کہ کنگڈنٹ گھر میں کرایہ کی ایسی کتابیں ہم پہنچا دیں گے تو اچھی حالت میں ہوں۔ اور
اور بابو صاحبان کو مسافروں کو صرف اس باند پر ٹال دیتے کا موقع نہ رہے کہ صاحب کتاب بھی
جوئی ہے۔ مسکون کا صاحب کلان سے دیکھیں جو کنگڈنٹ بنا دیں۔

کمکھ اوٹھنا صاحب کے وژن

مات کو گیارہ بے گاری میں امرتسر سے سو اچکے
صبح و شام کے قریب ہم دلی پہنچے۔ وہاں معلوم
ہوا کہ جاری ٹرین لیٹ آئی ہے اور علی گڑھ جانے والی گڑھی اس کا انتظار کر کے چلی گئی اور اب
شام تک کوئی اور گڑھی علی گڑھ نہیں جاتی۔ اس واسطے بغیر کسی پہنچنے ارادے کے میں دن بھر
دلی میں ٹہرنا پڑا۔ عاجز تو حضرت اقدس مرحوم و مغفور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر صاحب
مشائخہ کے آخر میں دلی ایک دنہ جا چکا تھا۔ لیکن میرے معزز رفقا دسولوی صاحب۔ مین صاحب۔
مولوی شیر علی صاحب پہلے کبھی دلی نہ آئے تھے۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے کے موقع پر
قلعہ زمین جہاں شاہن ظاہر باطن کی بہت سی زمین آرام قرار دیتے ہیں۔ اس بات کو گوارا نہ کیا کہ
یہ معزز بزرگ اس طرح ان کے پاس سے گزر جا دیں اور وہ دلی میں تو حضرت جری اصفیٰ حلق الاذنی
اپنے قدم بہت لڑو سے شرف بخش چکے تھے اس کی کشش۔ بے ان بزرگوں کو دلی میں ٹہرا
لیا اور عاجز راقم تو خود ان بزرگوں کے ہر صاحب تھا۔ اکیلا کہاں جاتا۔ اس واسطے بخیر ہوئی سکھ شہر
میں چل کر اپنے معزز دوست میر تقی علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق دیکھ ادھنا ناویا نہ مدت کندہ
دلی کے پاس جائیں۔ چنانچہ گڑھی کے کمرہ آپ کے در دولت پر پہنچے جہاں ایک بڑے بے
چوڑے بڑے پر موٹے حرفت بن دیا نہ مدت کندہ بھلا کے الفاظ لکھے تھے اور آپ نے اس
وقت بہت بھلائی کہ باندھے ہوئے کچھ ایسی ہی صورت بنائے ہوئے اور آپ ایک
کھڑکی سے سر نکالا کہ ادھنا ناویا کے عجیب التفظہ عہدہ کی وجہ تسمیہ سے اداقت آدمی شائد ہی بچو
کہ اس موہنہ پر دھنسا باندھے ہوئے اس بہت کذا اسی کا نام ہی کہ ادھنا ناویا ہے۔

خبر۔ یہ تو اس عجیب قسم کے ہندی لفظ کے متعلق ہوا۔ میں دراصل اس امر سے سروکار
نہیں کیا میر صاحب کے عہدہ کا نام کیسے۔ قبل وید بات تو یہ ہے کہ وہ کام کیا کر رہے ہیں
دعوت ہندوستان بلکہ پنجاب کے مسلمان نے بھی کئی جگہ اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ میں وقت اور
تہمت اور پر زور دلائی کے ساتھ میر صاحب موصوف نے آریوں کی ترویج کی ہے وہ کوئی اون
کا ہی دل جانتا ہوگا۔ ایسے زبردست یکپوڑ کے کیاؤں کے بالقابل جو نے میں اور ایسے لاجواب
رسالے آپ آریوں کے واسطے تعریف کئے ہیں کہ آریہ صاحبان ان کے مقابل میں کہیں
ٹھہر نہیں سکتے۔ اور قتالی انہیں جزائے خیر دے۔

میر تقی علی صاحب کی محنت

میں صاحبان نے میر صاحب کی کتاب دین الحق
مطالع کی ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ میر صاحب
کیسے غنتی میں حضرت صاحب کی کتابوں کے

اور اپنے لکھنے کا کام بھی حضرت صاحب اپنے دست مبارک سے کرتے تھے۔
اللہم صل علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ اصحابہ وسلم وادعہ مقاماً محموداً اللہم وددہ۔
وہ صاحب افاضتیں سلسلہ احمدیہ کے اشتہارات کو ایک جگہ جمع کر کے میر صاحب موصوف نے
ایک فائل تیار کیا ہے۔ ایسا ہی دلیوں اور بدلیوں کے درمیان جو جگہ شے تازہ ہے
ہوئے رہے اور فریقین نے ایک دوسرے کے حالات بدست کندہ چاہے۔ وہ
میر صاحب ایک فائل میں جمع ہیں۔ ایسا ہی میر صاحب موصوف نے چند ایک کتابوں کو
تالیف کر کے ان کے سوسے طیار کر کے میں پر ایک نظر ڈالنا ظاہر کر دیتا ہے
کہ انہوں نے کتنے کتنے تدریجت اٹھائی ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اندر قتالی میر صاحب معروف
کو توفیق عطا کر کے کہ وہ ان کتابوں کو شائع کرائیں۔ آمین

مجھے اس امر کے تذکرہ مشکل ضرورت نہیں کہ اس مختصر سے سہ صد میں انہوں نے
جمادی کس قدر خاطر داری کی۔ مختصر یہ کہ ان کے ان جم کوئی اتنی ہی باہمان نہ دکھائی دیتے
تھے۔ بلکہ میرا کوئی اپنے گھر میں ہوتا ہے۔ چونکہ وہ جموں کو ان تھا اس واسطے دلی کے دیگر
دوست و اکثر جموں میں صاحب و ماسٹر انجمن صاحب وغیرہ سے بھی دین ملاقات
حاصل ہوئی۔ فاضل لکھنؤ۔

المحدث بدعتی ہو گئے

جناب میر صاحب موصوف جو فاضل مقلدین اور غیر
مقلدین کے اشتہارات و رسائل کا کرکھا ہوا ہے۔
اس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مجھے جو خوب
بات معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ وہی باتیں جو مقلدین المحدث کے مقابلہ میں کرتے تھے
اور ان حدیث دلائل علیہ وشرعیہ سے ان کا رد کرتے تھے وہی باتیں اب ال حدیثی
سلسلہ احمدیہ کے مخالفین افستیلہ کر رہی ہیں۔ مثلاً میں نے ایک نہیں بلکہ کئی ایک
لبے چوڑے اشتہار دیکھے جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ خفی لوگ جو
ال حدیث کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے۔ تو یہ ایک بڑا بھاری گناہ اور ظلم مرتب ہے
اور آیت قرآنی من اعظم میں من منعت مساجد اللہ کے تحت ظالم ہونے کی دفعہ
خفیون پر گھتی ہے اور اب وہی ال حدیث کہلانے والے ہیں کہ احمدی برادران کو اپنی
مساجد میں گھسنے نہیں دیتے (شاید سوائے ایک مولوی ثناء اللہ جسے جنہوں نے ترقی
دیباہ کہ انہوں کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے) اور اگر کوئی اتفاقاً چلا جاوے تو
نہایت بدملکی سے پیش آئے ہیں۔ ہم لوگ تو ان مساجد میں ہی جا کر نماز پڑھنے کے لئے ہیں

کرنے میں اب ان مخفیوں کا یہ حال ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنا ایک ولی ان کے میں
 بھیجا۔ تو اہل حدیث سے بڑھ کر ان کی مخالفت میں نہ کرنا ہی اور خود ہی دہلی بن گئے۔ غرض یہ
 عجیب زمانہ ہے کہ **موجود مشرک بن گئے ہیں**
احمدیٹ بدعتی ہو گئے ہیں
حق دہلی بن گئے ہیں۔

تخلیل کروں گا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے۔ جہت کثرت سے پورا ہو رہا ہے۔ اور ہر جگہ اس نشان کی صداقت کا اظہار ہو رہا ہے۔ مخدومی برہنہ علم حاصل ہوئے جو اثباتات مغلضہ سلسلہ احمدیہ دکھائے۔ من این ایک مزاج صیرت کا شمار بھی تھا۔ جس میں حضرت مرحوم مفرد کے واسطے قید کا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ سبحان اللہ! اس وقت کسی کو کیا معلوم تھا کہ یہ لفظ الٹ کر خود صیرت پر پڑے گا۔ چنانچہ زمین بیٹھے ہوئے ہم نے یہ قصہ بھی سنا کہ اس علی صیرت صاحب کو قید کا حکم دیا۔ اور یہ سبب نہایت بندہ ہونے کے ضمانت نہ ہو سکی۔ اور ہر حال رات بھر روتے رہے۔ فیضانہ کی کوٹھڑی میں کاٹنی پڑی۔ کاش کہ اب بھی وہ سمجھیں اور گناہ خیرین کے طریق کو بخیر ذکر کر ادب کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ اس نشان کے پورا ہونے کے حالات میں نے امیر مٹھ اور مظفر گڑھ میں ہی سنے۔ مگر اس جگہ بہ سبب خوف طوائف سب کے تذکرہ نہیں کر سکتا۔

بنتے جاتے ہیں ایک انسان کو صفات خدا کے کر صنیب پرستوں کی رات دن ادا کر رہے ہیں۔ یہ دینی صحابہ ان کے بر خلاف جو تیر چلائے گئے واسطے تیار کئے ہیں انکو زہر آلود کرنے کا کام ان مسلمانوں نے اپنے فرائض کے ایسے اور نہیں جانتے۔ نہ اپنے جہانوں سے اپنے دین کے قلعہ کو سہارا کرنے کی کوشش میں لگے۔ جیسے ہیں۔

حقیقی مایہ ہو گئے

اس خائن کے دیکھنے سے دوسرا گنتہ جو بھی معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ وہی صحابہ جو اہل حدیث کو بُرا کہتے تھے ادا مان کے برخلاف کھائیں

اور انشائانات کہتے تھے اور بڑا زور دیتے تھے کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ بے ایمان ہیں یہ ہیں وہ ہیں
 کیونکہ خدا تعالیٰ کے ولیوں کو نہیں ماننے۔ جہڑگان دین کے منکرین۔ کرامت کی تکذیب

اروہ چھاپن اور کثرت سے شائع کین کہ اگر یہ سلسلہ صرف انسانی ہوتا تو ایسے سخت اور بڑبڑا
حکمون کے مقابلہ میں اس کا نزہ و رہنمائی صورت میں ممکن نہ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طاقت رب
بڑی ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے
اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور اور حوصلہ ہے اسکی چٹائی
کو ظاہر کر دے گا۔ سو احکم الحاکمین کے حکم کے مطابق وہ سچائی ظاہر ہو گئی۔ دشمن
روئے پشت چلائے کفر کے فتوے لگائے شور مچانے مر گئے اور خداوند نے
اس سلسلہ کو قائم کیا اور اس کی بنیادوں کو اپنے فضل سے مضبوط کر دیا۔ فالحمد لله رب العالمین

کالچ کے چند والیٹیرینز کے ساتھ ہوازن کے استقبال کے واسطے موجود تھے۔ بہت غلطی سے لمے اور ایک گاڑی میں جھک کر کالچ (اس مضمون میں ہر جگہ کالچ سے مراد علی گڑھ ایم۔ اے او کالچ ہے اور کانفرنس سے مراد آل انڈیا مضمون ایجوکیشنل کانفرنس) کے ہمارے خانہ میں آ گئے۔ اور ایک والیٹیر سائن عبدالعزیز صاحب طالب علم جماعت ہیم ہمارے ساتھ بیٹھے۔ گیٹ ہوس میں ہم ہر سو ایک الگ کمرہ ملا گیا۔ جس میں فرسٹ کلاس کے مسافر مسافر تھے۔

پہلے دن صبح سویرے ہم مندر سے فارغ ہو کر ملاوت نرائن شریف
 میں میزمرہ دے گئے۔ جب کہ کانفرنس کے اسٹنٹ سکریٹری

فتی ایس ایم صاحب ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ ہمارے ہر طرح کے آرام کے متعلق

۳۰۔ اپریل کی کارروائی

اتحاد کارز ولیوشن اس کے بعد میجرز کا نفرنس کے رزلویشن پیش کیے جسے شروع ہونے سے پہلے چلا رزلویشن یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف اسلامی مدارس

میں اتحاد کس طرح قائم ہو۔ اس پر مختلف صاحبان نے اپنے اپنے مشورے دیے شروع کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامیہ سکولوں کی فہرست بنائی جاوے ان کی رپورٹیں منگوائی جائیں۔ ایک انسپکٹر مقرر کیا جاوے ایک نصاب دینی مقرر کیا جاوے۔ امتحانوں کی نگرانی ہو۔ تعطیلات ایک طرز پر ہٹا کرین۔ سب سالانہ جلسہ میں شامل ہو کرین۔ سفیر کا نفرنس چھو کرین۔ ایک میگزین ہو۔ مولوی صدیق صاحب نے اس کے متعلق اپنی تقریر میں دو تجویزیں پیش کیں۔ ایک یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس کو اپنا ایک ہی مقصد مقرر کرنا چاہیے۔ اور وہ یہ ہو کہ خدا کا جلال و دنیا میں ظاہر ہو۔ دوسرا یہ کہ تمام صوبہ ہائے ہند میں اس کام کے واسطے پراوشن ٹیمیں بنائی جائیں۔ ان تجاویز میں سے بعض کو سرپرست ناسکین تحصیل بیان کیا گیا۔ جیسا کہ انسپکٹر کا تقریر انصاف کا بننا اور یہی فیصلہ ہوا کہ نئے لوگ ان مشوروں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاوے۔

تعلیم کی کمی اس کے بعد دوسرا رزلویشن یہ تھا کہ سرکاری مدارس کی موجودہ سادہ تعلیم کافی ہے اس امر پر اصرار کیا جاوے کہ تعلیم اگرچہ کم ہو مگر کوئی کمی نہ ہو۔

ذہنیات کے اعتبار سے عمر ہوا اور اس کے ساتھ تربیت کا انتظام ہو۔ اس پر بہت سی تقریریں ہوئیں۔ بعض صاحبان نے خائن پر جوش اور پروردو الفاظ میں اسلامی طلباء کی اس قابلِ رحم حالت کو بیان کیا کہ سرکاری مدارس میں آریہ ہیڈ ماسٹر ان اور ٹیچروں کے ماتحت رہ رہے ہیں اور اپنے اسلامی مدارس کی ضرورت کو بیان کیا بعض دوستوں نے اس بات پر زور دیا کہ سرکاری مدارس کے اعلیٰ انتظام اور عمدہ اساتذہ کو ہم کیوں چھوڑیں۔ ضروران۔ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیے۔ عاجز راقم نے بھی اس کے متعلق ایک تقریر کی اور آیت قرآنی متعلق معلم اول حضرت خاتم النبیین یصلحہم دیکھ کر کہا کہ یہ بیان کیا کہ تعلیم اور ترقی کے لیے ضرورت ہے اور ہمیں ایسے مدارس سرپرست نہیں بن سکتے۔ وہاں سرکاری مدارس سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور ہم کو ہر دو کی ضرورت ہے۔ سرکاری مدارس کی ہی اور اپنے مدارس کی۔ چنانچہ اسی کے مطابق رزلویشن پاس ہوا۔

ط تیسرا رزلویشن اس امر کے متعلق تھا کہ مقامی مدارس کے واسطے فزڈس طرح ہٹا دیں اور پھر

فند مختصر تقریریں ہوئیں اور پریزیڈنٹ جلسہ مشربہ انقاد صاحب نے آخری رہا کرین غیب فرمایا کہ اس رزلویشن میں زبانی طبعی سخن درین است والا معاملہ ہمارا واسطے تقریریں بھی مختصر ہوئیں۔ اور جلدی ختم ہو گئیں۔ مختلف صاحبان نے مصلحتاً ذیل تجویزیں پیش کیں کہ بیان فرمائیں۔ آمد کوکوۃ۔ مہمقات۔ صدقہ فطر۔ شادی کے وقت وصولی۔ آگما فزڈ۔ کہان قربانی۔ طبقہ صوفیا سے امداد۔ طبقہ علما سے امداد۔ صاحبان اوقات حصہ ایسی ایجنٹ مقرر کرنا جن کو وصولی چندہ پرکیشن دیا جاوے۔ محلہ کے چودھروں کو ساتھ ملا۔ ایک صاحب رشید الدین نام نے یہ تجویز پیش کی کہ قوم کے نوجوان اپنی زندگیاں اسلامی سکولوں میں وقف کر دیں۔ یہ تجویز فی الواقع بہت عمدہ ہے اور اس کے نمونے اعمال بہت کم ہیں۔

حالات دریافت کئے اور ہمارے نام اور ہتے تحریر کئے ان کے بعد صاحبزادہ انساب احمد صاحب بیڑا شلاپسکر ٹی کا نفرنس اور ایک سادہ و بخیرہ وضع کے عالم مولوی غنی صاحب جی آج کل بریلی میں سب رجسٹرارین ہلالان کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ہمارے پاس ہی پہنچے۔ بھڑی دیر شریعت قرار ہے۔ پھر چائے کی کچم اسٹریچر الین ہوئے۔ جہاں دونوں دن جسدن کا انقاد ہوا۔ صاحبزادہ صاحب (اس رپورٹ میں صاحبزادہ صاحب کے مراد ہو گا صاحبزادہ آفتاب احمد جوگی) کی تحریک اور پرنسپل صاحب کا لکچر تائیس۔ دلی عبدالقادر صاحب پیر سٹریٹ لاصطیہ منتخب ہوئے۔ میرٹھ۔ بریلی۔ اٹارہ۔ چھرہ۔ امرتسر۔ حیدر آباد سندھ وغیرہ مقامات کے اسلامی مدرس کے ناظمین یا کارکن اس جلسہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف فرما تھے۔ کالج کے اساتذہ اور طلباء کی ایک تعداد بھی کم و بیش سب جسدن میں موجود تھی۔

پہلی تقریر میرٹھ اسکول کے ایک نوجوان طالب علم عظیم الدین نام نے جو کہ ایک خوش الحان قاری ہیں۔ قرآن شریف کی چند آیات پڑھیں اور ایک عربی لغت سنائی۔ پھر سب سے پہلے کالجیٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے ایک انگریزی معنون پڑا جس میں انہوں نے خائن قابلیت کے ساتھ لندن کے مدرسوں کی زندگی کا ایک نمونہ پیش کیا۔ اور دیکھا کہ لندن میں بونڈ اسکول میں لڑکے کس طرح رہتے ہیں ان کے واسطے کیا کیا سہولتیں ہوتی ہیں۔ گرجا غسل گھوس۔ ورزش کا کمرہ۔ گرگٹ۔ آگنی۔ فٹ بال کے میدان۔ سکول ہال۔ سائینس روم۔ ڈرائنگ روم۔ جغرافیہ روم۔ لائبریری۔ میونسپلٹی ام وغیرہ بہت سی عمارتیں شمار کیں۔ پھر ان کا دل بہر کا پر وگرام بنایا

بنایا لکھیلوں میں استاد شریک ہوتے ہیں جہاں بچوں کے دوست ہوتے ہیں مگر بے تکلف نہیں بننے ادا اس بات پر زور دیا کہ صرف منسلک کچھ تھے نہیں۔ استادوں کو چاہیے کہ اپنا نمونہ بچوں کو دکھائیں اور نتائج کو تعلیمی نیل پاس کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ بلکہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ نگران صداقت۔ دیانتداری۔ راستبازی وغیرہ صفات اخلاق کے لڑکے کو طیار ہوتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی اس تقریر میں منہ بہ معلومات جو ہم پہنچائے۔ خدا ان کو جزا سے خیر دے۔ ان کا تقریر میں جو اور سب سے زیادہ قابلِ غور یہ تھے کہ

ضرورت مسجد ہمارے بچوں نے لندن کے مدارس میں سب سے پہلے عمارتوں کو شمار کیا اور عمارتوں میں سے اول گرجا کا نام لیا۔ لڑکوں کے روزانہ پر وگرام میں سب سے پہلے گرجا کی حاضری کا ذکر کیا عیسائی دنیا میں عبادت کے اوقات بہت ہی کم ہیں۔ مگر انہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ جیسے مسلمانوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ اسلام پر سب سے غور سے غور کیا کہ اسلامی طلباء کے لیے کھڑکی کھل کے واسطے مسجد کی عمارت سب سے اول ضروری ہے۔ ایم۔ اے او کو کالج کے وسیع احاطہ میں ایک شاندار مسجد دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا جس کے ایک حصہ پر منور کا کام شروع ہو

اور خانی کا شکر ہے کہ ہمارے ان مدرسہ و بورڈنگ تعلیم الاسلام قادیان کی وسیع زمین پر سب سے اول میں عمارت کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی ہے وہ مسجد ہی ہے اور قادیان کی مسجد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے نمازی ہی شامل جماعت ہوتے ہیں جن کے دل استاء علیہ پر رفت و مشورع کے ساتھ گھیلے جلتے ہیں۔ گویا کہ وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کہ ان کو خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔ مسجد اسلامی زندگی کا ایک نہایت ہی ضروری جزو ہے۔ حضرت اقدس مرحوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیے کہ ہر جگہ اپنی ساجد بنانے کی کوشش کریں جہاں خدا کی عبادت کا گھر بنایا جاتا ہے وہاں برکات الہی کا نزول ہوتا ہے اور سلسلہ عقہ کی بنیاد مستحکم ہو جاتی ہے۔ قدیم اسلامی شاندار عمارتوں کے جسدہ آثار دنیا میں موجود ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی بادشاہ مسجد کی ضرورت کو کیسا محسوس کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہر مہینہ نانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

بارہ سو لھواں

رکوع

سورہ مريم رکوع ۱۲

(گزشتہ سے پیوستہ)

کے ساتھ خاص ہیں کہ ایسا اس فرقہ کے وہ مائل ہی نہیں ہو سکتے۔
ہیں۔ حضرت صاحب بھی کئی جملہ میں کافی کہہ چکے ہیں۔

آیت ۴۔ صادق الوداد۔ بیان ایک روایت تھی۔ یہ کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ
میں آتا ہوں آپ بیان شروع کر دیجئے گا، چنانچہ ایک سال تک کھڑے رہے۔ یہ عجول روایت ہے
کیا وہ مائزین نہیں پڑھتے تھے۔

آیت ۵۔ کان بامر الخبیثہ۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔ حدیث میں ایسا مطلب نہیں ملتا
قسم پر ایمان رکھ کر ہی چلا جائے۔

آیت ۶۔ اودیس۔ آپ کا دربار نام لکھا ہے۔ حضرت فلاح سے یہ روایت ہے۔
یہ وہ اس کے پیچھے خط کے ۴ باب ہیں ان کا ترجمہ ہے۔

دندانہ مکانات لکھا ہے۔ ہم نے فقہان شریعت حضرت (مرتبہ اودیس) سے۔

آیت ۷۔ سجداً۔ زبان برواری کے لئے گڑھے۔

ایک عجیب کہانی حضرت ایں کے متعلق لکھی ہے کہ ایک الموش نے کہا کہ میں تلاش کروں گا
چنانچہ اس نے یہ کیا کہ خود آپ پشت میں گئے۔ پھر واپسی سے اڑا کر دیا۔ لایا کہا جان
یہ وہی کی شراست۔ سے غالباً اسلامی تفسیر میں داخل ہوئی ہیں۔

آیت ۹۔ خلعت۔ آل کے سکون کے ساتھ گندے پیچھے آئے۔ خلعت۔ آل کی
نخ کے ساتھ۔ نیک لگ پیچھے آئے۔

خفی۔ جہنم کا نام ہے۔

آیت ۱۱۔ مانتیا۔ آئے والا۔

آیت ۱۳۔ جنۃ۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ ارض مقدس کے ملک سلمان ہوں گے

آیت ۱۴۔ ننتغزل۔ اس کا فاعل ۱۔ مومن ہیں بہشت میں داخل ہونے کے وقت یا ہجر میں
یا مراد مسلمان کا نزول ہے اس ملک میں۔

آیت ۱۵۔ اصطب۔ عجلت پر انتقال کرو۔

سمیڈ۔ ہمام۔ ولد۔

۲۱۔ ماریج ۱۹۱۰ء

بارہ سو طوان رکوع نمبر ۸

(سورہ مريم رکوع ۵)

آیت ۱۔ الانسان۔ وہ انسان جو قیامت کا حکم ہے ایسا کہ جسے بعض انسان پتہ نہیں
ظاہر کرتے ہیں کہ مگر جس شخص کا خیال ان میں بہت کم ہے۔

آیت ۲۔ اذلاک۔ اس وقت کہ جب وہ اپنے رب سے کہتا ہے کہ تم نے مجھ کو
جی۔

آیت ۳۔ فی ذلک۔ وہ رب جس سے تم کو عدم سے وجود پر نہایت کہہ کے وجود میں لائے
ہو۔ آیت ۴۔ ایہی کا قضا ہے کہ جو نقص ملے ہے وہ کمال ہو اور جو کمال ہو گیا وہ عرق کیسے۔

حلقہ ۵۔ اس سے ہی ثابت ہے کہ انسان سے مراد وہی انسان ہیں جو ممکن قیامت و نماز
و نماز میں کوئی بڑا کبھی نہیں دیکھتا۔ گویا یہ انسان ہی یہ کہ وہ عمل نہیں کرتے۔

آیت ۴۔ عقیذ۔ متروک۔ سرکش۔ احکام نہ لکھے۔

آیت ۵۔ فان منکم اذادار دھا۔ منکم کے خطاب وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں۔ البصاۃ الخ
یہ مطلب ہے کہ تھی ہی دوزخ میں جائیں گے بلکہ بہت کفار جائیں گے جیسا کہ اور جگہ فرمایا ہے۔

یہ ہم نے تفسیر المتقین الی الذرحان و فی السورۃ المتقین الی جہنم درود بیان فرمایا ہے۔
پھر فرمایا۔ ان القادین سبقت لہم الحسنی اذلاک انھا مبعولان لایجمعون حسبھا

وہم من ما اشقت الھم خالروہن۔ الخ یعنی تو دوزخ کی بھیجنا بہت تک
نہیں۔ ان منکم سے یہ مراد ہے کہ ان سے منکران قیامت تم سب دوزخ میں جاؤ گے

ثم انھی سے یہ مطلب ہے کہ ہم ہمیں ایک اور بات بتائیں وہ یہ کہ تھی نجات پائیں گے۔
آیت ۶۔ حذر۔ آفت نہ لکھا۔ لازمی اور واجب یہ ہے۔

آیت ۷۔ اثنائاً۔ گھر کا سبب۔

آیت ۱۴۔ مکتوب۔ ہم مخطوط ہیں گئے۔

۲۲۔ ماریج ۱۹۱۰ء

(بارہ ۱۹ رکوع نمبر ۹)

سورہ مريم رکوع ۹

کچھ علم ایمان آنحضرت کے ذریعے سے حاصل کیا ہے کچھ کان کے ذریعے۔ کچھ انک کے
ذریعے۔ کچھ اس کے ذریعے۔

لیکن ایک علم ان اس غیب کے علاوہ کسی ذریعے سے حاصل جو اسے جو بہت ضروری ہے
اور جس کی تپ انسان کی فطرت میں ہے۔ گھر اس ظاہری اس کے حصول کی راہ میں وہ جلتے ہیں

انہی لئے اسے اس لئے ہیں جو دوسری دنیا کے حالات سے ہیں آگاہ کریں۔ شیاطین ان کو
نہیں دیتے۔ اور دوسروں کو بھی اس پاک گردہ کے خلاف پڑھاتے ہیں۔

آیت ۱۔ الم تہ۔ کیا تم یہی جانتے ہو۔

قرآن ہمس۔ اُنکے۔ اُنہارے۔ اغراء

علی النکاحین۔ پیلے انسان اپنے اندر کفر کی حالت پیدا کرتا ہے۔ پر شیعان اس پر آتا ہے۔
آیت ۳۔ دفدأ۔ مہیا کر بادشاہ کے پاس پہنچی آئے ہیں۔

آیت ۵۔ من انخن عبد الرحمن محمدؑ۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ کہ ۲۵ پارہ
سورہ زمرت اخیر رکوع میں وکلا یملاک الذین یدعون من دونه الشفاعۃ اذ من
شھد بالحق وھم یعلمون۔ یعنی وہ شیعہ ہو گا۔ جو اہل حق کی گواہی دے رہا ہے اور اسے
سب جانتے ہیں۔ یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
آیت ۷۔ اذأ۔ بجاہل لفظ اذنا لہذا اسی سے نکلا ہے۔

آیت ۸۔ نکاد الصلوات۔ یہ پیشگوئی ہے۔ اور ایسے نفاذ اس زمانہ میں یسوع پر مینوں کے جوار
پر بانٹوس آئے۔

ھذا۔ سخت۔ آسمان سے وہ عذاب ہے جو مل جائے۔

آیت ۱۰۔ ماینبغی۔ یہ بات صفت و تربیت کے مخالف ہے۔ کہ اس کو کوئی دلدہ۔

آیت ۱۳۔ دفدأ۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ خدا کے لئے جب ہم کسی کو چھوٹے ہیں۔ تو اس پر ہر سے
پتہ رست دیتا ہے۔

آیت ۱۶۔ رکذأ۔ پائوں کی آواز۔ سمت الیہ۔

بیان سورہ مریم کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ طہ کریم

پارہ سو طہوان رکوع نمبر ۱۰

۲۳۔ طرح ۱۹۱۰

تہمید۔ مومن کے لئے کسی بڑی ضرورت ہے اور تسلی میں غم سے بڑھ کر کوئی چیز
نہیں۔ صحابہ کرام اور انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرف سے دشمنوں میں گھرے
ہوئے تھے۔ اس حالت میں ان کو حضرت موسیٰ کا بیان سنا جا رہا ہے۔ کہ کیوں کہ وہ دشمنوں سے
محفوظ رہے۔ اور انکار مظفر و منفر ہوئے۔ اس رکوع میں داخلہ کے سہارے کا ذکر ہو
آیت ۱۔ طہ۔ جن کو کسی کام کی ہمت تھی کہ ضرورت سے پہلے ہر سے میں وہ کامیاب ہو۔
کامیاب ہو۔ تو کہتے ہیں۔

آیت ۲۔ التلقی۔ تو اور (تیرے ساتھی) ناکام ہیں ایسا نہ ہو گا۔

آیت ۳۔ تنکوۃ۔ یاد دلائے وہ ۱۱ نصیت۔ جو کچھ قدرت میں ہے۔ اسے یاد دلا۔

آیت ۵۔ علی العرش استوی۔ وہ اپنے تخت سلطنت پر بے قیاس ہو کر قائم ہے۔

آیت ۶۔ جیسا کہ ہم اس وقت ہمارے اندر ہے اور اخفی وہ ہے جو آئندہ حالت میں
انسان کے ارادے پر کئے ہیں اور جو وہ اس شخص کو ہی معلوم نہیں۔

آیت ۷۔ حدیث۔ شریعت۔

آیت ۱۰۔ ادا جمل علی الناد ھدی۔ اس ناگ پر جو لوگ ہیں۔ شاید وہ میری ماہنامہ کی ہیں۔

جب ہم پرانی تاریخ دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب کبھی کسی کو مفادہ کرنا منظور ہوتا۔ تو وہ
مہمان کرنا ہے اور اپنی دوستوں کو مدعو کر کے اپنے خطے سے آگاہ کرتا ہے۔ دوسرا
طریق یہ ہے۔ کہ چار یون پر بیت سی آگ جلا دیتے۔ رع
سبیل دو کس جنگ چون آتش است۔

پھر بات پڑی تو باد و غیرہ میں ہی آگ جلا دیتے۔ پھر رسولوں کے اعدا کے لئے جہنم آگ ہی
ہے۔ حضرت موسیٰ کو ایک بجلی ہوئی۔ جس کا پتہ تھا۔ کہ تم کو اور تمہاری قوم کو کچھ لڑائی
پیش آئے گی۔ اور یہ قصہ نبی کریم کو سنایا کہ آپ کو ہی آگ (جنگ) سے واسطہ پڑے گا۔

آیت ۱۲۔ احکم نھیلک۔ جنس لوگوں نے یہ مراد لی ہے کہ فرمایا کہ جوتی آثار دو۔ اگر
جوتی ایک ہی جوتی ہے۔ اس کا جواب دیا ہے کہ گھرے کے چمڑے کی جوتی۔ یہ بات صحیح
معلوم نہیں جوتی۔

مخبر سے نکلا ہے کہ یہ حالت کشفی تھی۔ فہلین۔ یہ جوتی اور اپنے مراد میں۔ کہ اس وقت
ہم سے ہر کام ہی جوتی ہے۔ گویا فرمایا جوتی۔ یہ کتبہ کا خیال جو بڑا کر بالکل ہماری طرف آ جاؤ۔
چنانچہ اسی محاورے کے مطابق روحانی عالمی تعلقات کے بارے میں اس کو کتبہ شیعہ
کا ہی گئی ہے۔

آیت ۱۵۔ اکاد اخفیہا۔ ایک باوری نے اخفی کے معنی چھپانے کے لئے کہ ایک لڑی
پر اعتراض کیا جوتا تھا۔ میں ہی وہاں چوٹا۔ میں نے یہ ترجمہ کیا۔ قریب وہ زمانہ ہے کہ اس کے
خفا کو ہم دور کر دیں۔ خفی کے معنی چھپنے کے ہیں۔ اخفی کے معنی خفا دور کرنے کے
ہیں ذاب افعال۔ سے ہونے سلب آتا۔

آیت ۱۳۔ جیسا کہ اخفی الباق لمعاد حضرت موسیٰ کو جب علم حاصل ہوا کہ لڑائی ہوگی۔ تو
اس کی فکر پڑی۔ خدا تعالیٰ اس میں کامیابی کی راہ بتاتا ہے۔

آیت ۱۸۔ قال علی عصای۔ میری بات کرنے میں لذت حاصل جوتی ہے اس لئے
نہیل کی۔

آیت ۱۹۔ الغیابا موسیٰ۔ یہ سب کشفی واقعہ ہے۔ گویا یہ دیکھا یا کہ خدا انصاف نے نہیں ایک
جماعت دے گا۔ جو تیری دشمن کی ہلاکت کا موجب ہوگی۔ وہ ایسی ہی طبع ہوگی۔ جیسے تیری
لاٹھی اور وہ ایسی خوشخوار ہوگی جیسے یہ سانپ۔

اسلام کو ہی سانپ سے تشبیہ دی اور آپ کے قریب کو ناکل القرئی فرمایا۔

آیت ۲۲۔ واضم یدک۔ حضرت موسیٰ کو فرمایا اور نبی کریم کو سمجھا لے۔ کہ تیری
بغل میں ہی ایک کنا ب ہوگی۔ جو بالکل بے عیب اور نورسین ہوگی۔

آیت ۲۴۔ طھی۔ حد سے بڑھ گیا۔

۲۳۔ طرح ۱۹۱۰

پارہ سو طہوان رکوع نمبر ۱۱

سورہ طہ رکوع ۲

دب اشاح لی صلد ری۔ شرح صدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری
لئے دل طیار ہو جاوے۔ جسکو انشراح صدر ہوتا ہے۔ اسے (۲۶) اللہ پر ایمان ہوتا ہے

(۳۲) نگار گاہی کرتا ہے۔ (۳۱) جہاں ہوتا ہے (۳۰) کچھ زبان۔ اخصہ کسی امر کو کارنگب نہیں ہوتا۔ (۲۹) امد کی طرف جھک رہا ہے (۲۸) خلیق سے امد کی کرتا ہے۔ (۲۷) دانا ہوتا ہے (۲۶) عجز اور کسل کا اس میں نام نہیں ہوتا۔ (۲۵) سوسل سے امد ہوتا ہے (۲۴) سوسل کو چاہیے۔ کہ ہدایت کا علم کیجئے اور سکھائے (۲۳) شہادت کو دلائل و عاوا۔ تمہیر سے دور کرے۔ (۲۲) غواشون اور شہوتون میں شیطان کا مقابلہ کرے۔ (۲۱) زبان۔ جان۔ مال سے امد کے دشمن کا مقابلہ کرے۔

و احصل عقدہ ثانی۔ عقدہ اللسان کلام میں روانگی نہ ہونے کا نام ہے۔ و فتنہ فتنو۔ تجھے پریشہ مصفا بناتے ہیں۔

تکالیسنا۔ کیونکہ اس کا رشاہ ہی میں نے ہی بنایا ہے۔ پس اس کے شاہی مزاج اور درباری قوانین کا لحاظ رکھو۔

جائیو۔ اس آیت کا ذکر سابقہ ہی کر دیا ہے کہ والسلام۔ عین اس آیت کی سلاسی کا نزول اسی پر ہے۔ جو ہدایت کی تہذیب تھا۔ اور خطاب۔ اس پر جس نے حق کو چھٹا پایا اور نہ پھرا آخر فرعون مذہب میں گرفتار ہو کر غرق ہوا۔ اور حضرت موسیٰ سے اسلامت ہے جس سے دنیا پر شہادت ہو گیا۔ کہ ہدایت پر کون ہے۔

۲۸۔ پارچہ ۱۹۱۰ سنہ ۶

پارہ ۱۶ رکوع ۱۲

(سورہ طہ رکوع ۳)

منصفا غنچ حکم۔ اس میں شاعر سجاد کا اشارہ فرمایا۔ کیونکہ اس سے پہلے ہنر خالق تکم ہی فرمایا ایک اور جگہ فرمایا۔ و تکلم فی الارض سنقر۔

یہ ایک بحث ہے کہ انسان جب مر جاتا ہے۔ تو وہ چیز جو اس کے اندر رہتی ہے وہ کون جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اعمال کے مطابق جسم و مکان ہو گا۔ بعض کی نسبت عرش کی قدیلوں میں ہونا لکھا ہے۔

قبر اس مکان کا نام ہے۔ جہاں یہ نفس بعد الحیات اپنے اعمال کے مطابق رہتا ہے۔ ثم امراتہ فاقبرہ۔ آیت سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کونسی قبر ہے۔ جہاں میت کی حسب اعمال آرام پاوے گا۔ پوچھنا ہے۔

پس اس قسم کے اعتراض کہ زمین قبر میں چھو سا پگھلے والے اور آگ نظر نہیں آتی وغیرہ اہل ہوجاتے ہیں۔

فکذب۔ کذب رسل بڑا بڑا جرم ہے۔ فکذب۔ من اعظم من اختی۔ علی اللہ کذب بااد کذب بالحق لما جاءہ۔

والی۔ انکار بہت سے خطرناک جرموں کی اصل ہے۔ ایس کی شہادت فرمایا۔ استکبر و ابی۔ انسان جب تکذیب کے بعد بغی میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو انکار پر کمر بند ہوتا ہے۔

لتخربنا من ارضنا۔ یہ فرعون کی چالاکی تھی۔ الامام نبوات نگار اپنی تمام قوم کو حضرت موسیٰ کے خلاف بھڑکا دیا۔

مکانا متوسی۔ وہ مکان میرے اور آپ کے لئے مساوات کا رنگ رکھتا ہو۔ یعنی میری وجہ اور آپ کی غیبت کا فرق در ہے۔ یہ بات فرعون کی فحاح و عسکرانہ ہواں سے ایک طرف اپنی قوم کو بھڑکاتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ منصفا بات مسلمانوں کو مباحثات میں ایس باتوں کا خیال چاہیے۔ مگر انہوں نے کہ وہ بہت تکدل ہیں۔ علائکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیخبر ان کے عیسائیوں کو بھی مسجد میں گر جا کر لینے کی اجازت دی تھی۔

وان یحشا الناس ضحیٰ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کہہ کر کہ وہ رمضان میں عید کے قریب غمی کے وقت فحیح کیا اور کہا کہ نسبت سوعہ للعالمین۔ آپ کا ہے یہ قصہ گویا پیشگوئی کے رنگ میں ہے۔

کیدہ۔ ہر قسم کی تدبیر پر وہ اپنی فتنہ دی کے لئے کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ میں پوچھا ہے کہ ماخیزہ دن قواس کا جو ایدیا گیا ہے کہ ہم خندق کھودیں گے۔

وینا دہیا۔ یعنی ملک کے علاوہ ہمارے مذہب کو ہی پرانا کرنے پر تیار ہے۔ (امام ابراہیم علیہ السلام)۔ یہ آیت ان کے کام آیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اچھا تھی۔ مجال دہشی کے رنگ میں جو کچھ تدابیر جمع کر رہی تھیں۔ وہ لوگوں کو ایسا خیال پر اڑتی ہیں کہ وہ مغرور و منصور ہونے میں سہی کر رہی ہیں۔

فاو جس فی فتنہ خبیثہ۔ یہ در نہیں تھا کہ ہم پر غالب ہو جائیں گے یا خدا کا دین باطل ہو جائے گا۔ بلکہ انبیاء کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ لوگ کم فہمی سے متاثرہ ہیں پڑ کر دین حق سے محروم ہو جاویں گے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہی دغنی الناس و اللہ احق ان غشی آیا ہے۔ وان ہی ہی معین۔ کیونکہ آگے الذین یبلغون و صلاستہ لا یغشون احد الا اللہ۔ فرمایا۔ قرآن کریم میں ایسی کوئی بات نہیں۔

و جلدات ضلالتی فرمایا اور ماضی صاحب حکم ہی آیا ہے اور انک لا تجدی ہی فرمایا اور انک لا تجدی ہی۔

فی ہینا۔ یعنی ہم نے جو کچھ راستبازی کی تو تے کے اندر انجام دیا ہے اس سے کام لے کر ان تمام پہلوؤں کو باطل کر دو۔

انک لکدیکم۔ یہ چالاک لوگوں کا شہور ہے کہ وہ ناکام رہ کر وقت پر غامت ملنے کے لئے جھٹ کوئی بات گھڑتے ہیں۔

مباحثات بھی اب ایسے نرس کے وارث دیکھے جاتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی احتمال نکال دیکھ کر باطل قرار دے لیتے ہیں۔ میرے نزدیک تو اذاجار الاحتمال بطل الاستدلال کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر شخص بات بات میں احتمال نکالنے کا طوطی ہے۔ اس کے لئے کوئی دلیل مفید نہیں ہو سکتی۔

فاقص ما انت قاص۔ مومن اور کافر کا فرق اس آیت سے ظاہر ہے کہ وہ حالت کفر میں تو کہتے ہیں انک لکدیکم۔ گویا وہ اپنی تمام کوششیں نہایت سحر سازی و سحر سازی کے چند پیسے بکھتے ہیں اور فرعون کے تقرب کو بڑا مسئلہ ویرہ کا اتمام دیکھتے ہیں۔ یا بطلان اہل ان میں یہ حل ہے۔ لکس جرات سے کہتے ہیں۔ فاقص ما انت قاص انما اقصیٰ

ہذا المیلۃ الدنیا۔ مجھ ما۔ قطع تعلق کر لے واسے۔

www.aail.org

ایک مبارک تقریب

www.aail.org

مگر یہ نہ دارو۔ اسٹنٹ اسٹینٹ ماسٹر صاحب جی کوٹھے اصرار کر رہے ہیں کہ صاحب کی شخصی کراہی جلنے۔ صبح صاحب بنایا جاوے۔ کتنی ہی دیر باور اور وہ اس کام میں مصروف رہے مگر کچھ پینہ چلا کر گٹ بنانے لگے کہ صاحب گٹ بنایا ہے۔ تو بے کہ اور ترسے اسٹینٹ کے بنگلہ کش میں رہو کر یہ کہ ایک کتاب ہی درست حالت میں نہ مل سکی۔ یہ حال تو درجہ اول اور درمیانہ درجہ کے مسافروں کا ہے اور دوسروں کو ایسے باو پونہی ٹرغوا دینے ہیں کہ اگر وہ گٹ نکٹ نہیں دہلی کا لے لو۔ سہارن پور کا لے لو اور مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ آپ کو گٹ بنانے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ امر ترسے کے بڑے اسٹینٹ ماسٹر صاحب کم از کم اپنی تکلیف تو اٹھائیں گے۔ کہ گٹ گھر میں کراہی کی ایسی کتابیں ہم ہونچا دیں گے تو اچھی حالت میں ہوں۔ اور اور باو صاحبان کو مسافروں کو صرف اس جہان پر مال دینے کا موقع نہ رہے کہ صاحب کتاب چٹی ہوئی ہے۔ سبیلوں کا صاحب کلن سے یکمین جو گٹ بنا دیں۔

رات کو گیارہ بجے گاڑی میں اور ترسے سے سوار ہو کر صبح و بجے کے قریب ہم دہلی پہنچے۔ وہاں معلوم ہوا کہ جاری ٹرین لیٹ آئی ہے اور علی گڑھ جانے والی گاڑی اس کا انتظار کر کے چلی گئی اور اب شام تک کوئی اور گاڑی علی گڑھ نہیں جاتی۔ اس واسطے بغیر کسی چلنے ارادے کے ہم دن بھر دہلی میں ٹہرنا پڑا۔ عاجز تو حضرت اقدس مرحوم و مغفور۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر کتاب شمسہ کے آخر میں دہلی ایک دفعہ جا چکا تھا۔ لیکن میرے معزز رفقا مولوی صدیق صاحب و مولوی شیر علی صاحب پہلے کبھی دہلی نہ آئے تھے۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دہلی کے مروجہ قطعہ زمین جہاں شاہان ظاہر و باطن کی بہت سی زمین آرام فرما رہی ہیں۔ اس بات کو گوارا نہ کیا کہ یہ معزز بزرگ اس طرح ان کے پاس سے گزر جا دیں اور وہ دہلی میں کو حضرت جری اصفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدم بہت لڑوم سے شرف بخش چکے تھے اس کی کشش نے ان بزرگان کو دہلی میں ٹہرا لیا اور عاجز و مرقم تو خود ان بزرگان کے ہر کتاب تھا۔ اکیلا کہاں جاتا۔ اس واسطے تجویز ہوئی کہ شہر میں چل کر اپنے معزز و دست میر تقاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق و کلمہ ادھشتا ایدانندت کھنڈن دہلی کے پاس جائیں۔ چنانچہ گاڑی لے کر ہم آپسے ویر دولت پر پہنچے جہاں ایک بڑے بے چوڑے پرورد پر سونے حور بن دیا نندت کھنڈن بھاک کے افغان لکھے تھے اور اپنے اس وقت بہت بھلائی کے کچھ بانڈے ہوئے کچھ ایسی ہی صورت بنائے ہوئے اور ایک کھر لک سے سرنگ لاکر ادھشتا لکے عیب التلغھ عہدہ کی وجہ تسمیہ سے نادانقت آدمی شامہ جی کچھ کہ اس موہ پرورد ساسا بانڈے ہوئے اس بہت کڑائی کا نام ہی کلمہ ادھشتا ہے۔

غیر۔ ہو تو اس عجیب قسم کے ہندی لفظ کے متعلق تہا۔ بین دراصل اس امر سے سرکار نہیں کہ میر صاحب کے عہدہ کا نام کیا ہے۔ قابل دید بات تو یہ ہے کہ وہ کام کیا کر رہے ہیں نہ صرف ہندوستان بلکہ پنجاب کے مسلمانوں نے بھی کئی جگہ اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جس وقت اس تہمت اور پرورد و لاک کے ساتھ میر صاحب موصوف نے آریوں کی تردید کی ہے وہ آریوں کا ہی دل جانا ہوگا۔ ایسے زبردست لیکچر آپسے کیاؤں کے مقابل ہونے میں اور ایسے لاجواب رسالے آپ آریوں کے واسطے تعریف کے ہیں کہ آریہ صاحبان ان کے مقابلہ میں کہیں ٹھہر نہیں سکتے۔ امدتالی انہیں جزا سے خیر دے۔

میں صاحبان نے میر صاحب کی کتاب دین الحق میقام علی صاحب کی محنت مطالع کی ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ میر صاحب کی جتنی بن حضرت صاحب کی کتابوں کے

پہلے اور ان بن سے احتیاط کے ساتھ آپسے کے متعلق مضامین کو ایک جگہ جمع کرنے میں اوصول نے کس قدر شفقت اٹھائی ہے بن صاحبان نے وہ مکتبہ نہیں ٹپڑی اور نہیں چاہیے کہ کتاب نگار اگر پڑھیں جو مذکورہ بالا پتہ پر ان سے لیتیت ہر ملکتی ہے۔ لیکن اس مختصر ملاقات کے وقت مجھے میر صاحب کی چند اور محنتوں کے ملاحظہ کرنے کا بھی موقع ملا ہے ایک تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام ارشادات کو اول سے آخر تک جمع کر کے ایک فائل باب میں لگا دیا ہے بن سے معلوم ہوئے کہ جن آیات میں اپنے سلسلہ کے کوئی اخبار وغیرہ نہ تھے۔ حضرت مرحوم کی اپنے پاکیزہ خیالات کی اشاعت میں اور میں اسلام کی تائید میں کس قدر محنت اٹھائی پڑتی تھی۔ وقتاً فوقتاً ایسے اشتہارات ذکر کرتے تھے جو اپنے جانتے اور اپنے پاس سے گٹ لگا کر مختلف شہروں اور ملکوں میں تقسیم کئے جاتے۔ بلکہ ابتدا میں ان اشتہاروں کے بیکٹ بنائے گٹ لگانے اور اپنے لکھنے کا کام بھی حضرت صاحب اپنے دست مبارک سے کرتے تھے۔

اللہم صل علیہ و علی آلہ و خلفائہ و ابھیہ مقاماً محموداً اللہ و مدد تہ۔ و و سہرا مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اشتہارات کو ایک جگہ جمع کر کے میر صاحب موصوف نے ایک فائل تیار کر لیا ہے۔ ایسا ہی دہلیوں اور برصغیر کے درمیان جو جھگڑے تانائے ہوتے تھے اور فریقین نے ایک دوسرے کے حالات پرست کندہ کیا ہے۔ وہ بھی سب ایک جگہ فائل میں جمع ہیں۔ ایسا ہی میر صاحب موصوف نے چند ایک کتابوں کو تالیف کر کے ان کے مسودے تیار کر رکھے ہیں جن پر ایک نظر ڈالنا ظاہر کر دیتا ہے کہ انہوں نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ امدتالی میر صاحب موصوف کو توفیق عطا کرے کہ وہ ان کتابوں کو شائع کر سکیں۔ آمین

مجھے اس امر کے ذکر کے ذریعہ ضرورت نہیں کہ اس تھوڑے سے عصر میں انہوں نے ہماری کس قدر خاطر واری کی۔ مختصر یہ کہ ان کے ان ہم کوئی اجنبی یا مہمان نہ دکھائی دیتے تھے۔ بلکہ میرا کوئی اپنے گھر میں ہوتا ہے۔ چونکہ وہ جمعہ کو دن تھا اس واسطے دہلی کے دیگر دست و اکثر محمد اسماعیل صاحب و ماسٹر احمد حسین صاحب وغیرہ سے بھی دہلی ملاقات حاصل ہو گئی۔ فالحمد للہ۔

جناب میر صاحب موصوف جو فائل مقلدین اور غیر المحدث بدعتی ہو گئے مقلدین کے اشتہارات و رسا کی کار کیا ہوا ہے۔ اس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مجھے جو عجیب

بات معلوم ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ وہی باتیں جو مقلدین المحدث کے مقابلہ میں کرتے تھے اور ان حدیث دلائل عقلیہ و شرعیہ سے ان کا رد کرتے تھے وہی باتیں اب ان حدیثیہ سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ میں اختیار کیا کر رہی ہیں۔ مثلاً بن نے ایک نین بلکہ کئی ایک لیے چوڑے اشتہار دیکھے جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ضعیف لوگ جو ان حدیث کو اپنی مساجد میں گھنٹے نہیں دیتے۔ تو یہ ایک بڑا بھاری گناہ اور ظلم مرتکب ہے اور آیت قرآنی من اظلم من من من مساجد اللہ کے تحت ظالم ہونے کی دفعہ خفیون پر گئی ہے اور اب وہی ان حدیث کہلانے والے ہیں کہ احمدی براءان کو اپنی مساجد میں گھنٹے نہیں دیتے (شاید سوائے ایک مولوی ثناء اللہ جیسے جنہوں نے خفی دیا ہے کہ احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے) اور اگر کوئی اتفاقاً چلا جاوے تو نہایت بدسلوکی سے پیش آئے ہیں۔ ہم لوگ تو ان مساجد میں ہی جا کر نماز پڑھنے کے لئے

www.aail.org

۳۰۔ اپریل کی کارروائی

اتحاد کارزولیشن اس کے بعد شیجر کا نفرین کے رزلویشن پیش ہونے شروع ہوئے
سے چار رزلویشن یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف اسلامی مدارس

میں اتحاد کس طرح قائم ہو۔ اس پر مختلف صاحبان نے اپنے اپنے مشورے دیتے شروع
کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامیہ ہسکولوں کی فہرست بنائی جاوے ان کی رپورٹیں منگوائی
جاوے۔ ایک انسپکٹر مقرر کیا جاوے ایک نصاب دینی تدریس کیا جاوے۔ امتحان کی نگرانی
ہو۔ تعطیلین ایک طرز پر ہذا کریں۔ سب سالانہ جلسہ میں شامل ہذا کریں۔ سفیر کا نفرین پھر کریں۔
ایک میگزین ہو۔ مولوی صدر دین صاحب نے اس کے متعلق اپنی تقریر میں دو تجویزیں پیش کیں
ایک یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس کو اپنا ایک ہی مقصد مقرر کرنا چاہیے۔ اور وہ یہ ہو کہ خدا کا
کمال دنیا میں ظاہر ہو۔ دوسرا یہ کہ تمام صوبہ ہائے ہند میں اس کام کے واسطے پروانچل کتبیں
بنائی جاوے۔ ان تجویز میں سے بعض کو سروسر نامکن الحصول بیان کیا گیا۔ جبکہ ایک پاپٹ
کا تقریر یا نصاب کا بنانا اور یہی فیصلہ ہذا کہ جسے اس طرح ان مشوروں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش
کی جاوے۔

تعلیم کی کمی ہو اس کے بعد دوسرا رزلویشن یہ تھا کہ سرکاری مدارس کی موجودہ سادہ تعلیم کافی
ہے اس امر پر امر کیا جاوے کہ تعلیم اگرچہ کم لوگوں کو دی جاوے۔ مگر
فرہیت کے اعتبار سے عہد ہوا اس کے ساتھ تربیت کا انتظام ہو۔ اس پر بہت سی تقریریں
ہوئیں۔ بعض صاحبان نے جنات پرورش اور پروردو الفاضلین اسلامی طلباء کی اس قابل ہم
حالت کو بیان کیا کہ سرکاری مدارس میں آریہ میڈیٹیشن اور سچرڈن کے ماتحت ہر ہی ہے
اور اپنے اسلامی مدارس کی ضرورت کو بیان کیا بعض دوستوں نے اس بات پر زور دیا کہ
سرکاری مدارس کے اعلیٰ انتظام اور عمدہ اشاعت کو ہم کم ہون چھوڑیں۔ ضرورتاً سے فائدہ
حاصل کرنا چاہیے۔ عاجز راقم نے بھی اس کے متعلق ایک تقریر کی اور آیت قرآنی متعلق معلم
اول حضرت خاتم النبیین بعدلہم وینکم کم کو پیش کر کے بیان کیا کہ تعلیم اور توحید ہر دو کی ضرورت
ہے اور ہمیں ایسے مدارس بنانے ضروری ہیں جن میں تعلیم کے ساتھ تربیت ضروری ہو سکیں
جہاں کہیں ایسے مدارس سروسر نہیں بن سکتے۔ وہاں سرکاری مدارس سے فائدہ اٹھانا
چاہیے اور ہم کو ہر دو کی ضرورت تسلیم کرنا ضروری ہے کہ سرکاری مدارس کی بنیاد پر ہی چنانچہ اسی کے
مطابق رزلویشن پاس ہوا۔

فند تیسرا رزلویشن اس امر کے متعلق تھا کہ مقامی مدارس کے واسطے فنڈس طرح کیا ہوں
مختصری تقریریں ہوئیں اور پریزیڈنٹ جلسہ مشر عبد القادر صاحب نے آخری ریکارڈ میں
غرب فرمایا کہ اس رزلویشن میں زور سے طلبی سخن درین است والا معاملہ تھا اس واسطے تقریریں
بھی مختصر ہوئیں۔ اور جلدی ختم ہو گئیں۔ مختلف صاحبان نے مفسد ذیل تجویز میں فند جمع کرنے
کی بیان فرمائی۔ مذکورہ - مہمقات - صدقہ فطر شادی کے وقت وصولی - آگاہیڈ -
کہاں قربانی - طبقہ صوفیا سے امداد - طبقہ علماء سے امداد - صاحبان اوقاف سے حصہ - ایک
ایجنٹ مقرر کرنا جن کو وصولی چندہ پر کمیشن دیا جاوے۔ محلہ کے چودھروں کو ساتھ ملانا۔
ایک صاحب رشید الدین نام نے یہ تجویز پیش کی کہ قوم کے نوجوان اپنی زندگیاں اسلامی سکولوں
میں وقف کر دیں۔ یہ تجویز فی الواقع بہت عمدہ ہے اور اس کے نوسے ناعال بہت کم ہوں۔

حالات دریافت کئے اور چارے نام اور پتے تحریر کئے ان کے بعد صاحبزادہ آفتاب احمد
صاحب بیرٹراٹ لائسنسکری کا نفرین اور ایک سذو و سیدہ وضع کے عالم مولوی غلیس احمد صاحب
آن کل برلی بین سب رزلویشن مہلان کی دیکھ بھال کرتے ہوئے چارے اس ہی پونے۔ خودی
ویشے ریفٹ فرار ہے پھر چارے کی کرم اسٹریجی دل میں ہوئے۔ جہاں دونوں دن جلسوں کا
انعقاد ہوا۔ صاحبزادہ صاحب اس رپورٹ میں صاحبزادہ صاحب مراد ہر جگہ صاحبزادہ آفتاب احمد
ہوگی کی تحریک اور پرنسپل صاحب کا کالج کی تائید سے مولوی عبد القادر صاحب بیرٹراٹ لائسنس
منتخب ہوئے۔ میرٹھ - برلی - آٹا - چروہ - امرتسر - حیدر آباد سندھ وغیرہ مقامات کے اسلامی
مدارس کے ناظمین یا کارکن اس جلسہ میں شامل ہوئے کے واسطے تشریف فرما تھے۔ کالج کے اشاف
اور طلباء کی ایک تعداد بھی کم و بیش سب مجلسوں میں موجود تھی۔

پہلی تقریر میرٹھ اسکول کے ایک نوجوان طالب علم عظیم الدین نام نے جو کہ ایک خوش الحان
قاری ہیں۔ قرآن شریف کی چند آیات پڑھیں اور ایک عربی نعت سنائی۔ پھر سب سے
پہلے کالیمینٹ اسکول کے میڈیٹیشن نے ایک انگریزی مصنفین پڑا جس میں انہوں
نے خات تائید کے ساتھ لکھن کے روشن کی زندگی کا ایک نمونہ پیش کیا۔ اور کہا کہ لکھن
میں پورے اسکول میں اس طرح رہتے ہیں ان کے واسطے کیا کیا علمائین ہوتے ہیں۔ مگر غافل
کھوں۔ ورزش کا کرہ - کرکٹ - اکی - فٹ بال کے میدان - سکول - دل - سائیس روم - ڈرائنگ روم
جزا فیر روم - لائبریری - میوزک ام وغیرہ بہت سی عمارتیں شمار کریں۔ پھر ان کا دل ہر کار پر دگرگام
بنایا کھیلوں میں استاد شریک بہت کم ہیں جہاں بچوں کے دوست ہوتے ہیں مگر بے تکلف نہیں
ہتے اور اس بات پر زور دیا کہ صرف منابطہ کچھ شے نہیں۔ استادوں کو چاہیے کہ اپنا نون بچوں کو
دکھائیں اور تانچ کو تعلیمی نیل پاس کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ بلکہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیے
ایک قدر صداقت - وابستہ داری - راستبازی و دیگر شایانہ اخلاق کے لڑکے پیدا ہونے ہیں۔

ضرورت مسجد ہڈیاسٹر صاحب نے اپنی اس تقریر میں مندرجہ معلومات ہم پہنچائے۔ خدا ان
کو جزا دے فرمادے۔ ان کی تقریر میں جو امر ہے زیادہ قابل غور ہے مجھے معلوم
ہوا وہ یہ تھا کہ انھوں نے لکھن کے مدارس میں سب سے پہلے عمارتوں کو شمار کیا اور عمارتوں میں سے
سب سے اول گرجا کا نام لیا۔ لوگوں کے روزانہ پروگرام میں سب سے پہلے گرجا کی حاضری کا ذکر کیا گیا
دنیا میں عبادت کے اوقات بہت ہی کم ہیں۔ مگر انہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ لیکن انھوں
ہے کہ ہمارے مسلمانوں نے اس ضرورت کو ناعمال پورے طور سے محسوس نہیں کیا کہ اسلامی طلباء
کے کیکر کی تخیل کے واسطے مسجد کی عمارت سب سے اول ضروری ہے۔ ایم۔ اے اوکلی کے وسیع
احاطہ میں ایک شاندار مسجد دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا۔ جس کے ایک حصہ پر منور کا کام شروع ہو
اور قتالی کا شکر ہے کہ ہمارے ان مدرسہ و بورڈنگ تعلیم الاسلام قادیان کی وسیع زمین پر سب
سے اول جس عمارت کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی ہے وہ مسجد ہی ہے اور قادیان کی مسجد
میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے نمازی ہی شامل جماعت ہوتے ہیں جن کے دل استاد علیہ پر
رفت و خروج کے ساتھ گھلے جلتے ہیں۔ گو پاک وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کم از کم خدا انہیں
دیکھ رہا ہے۔ مسجد اسلامی زندگی کا ایک نہایت ہی ضروری جزو ہے۔ حضرت اقدس مرحوم پیغمبر
فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیے کہ ہر جگہ اپنی مسجد بنانے کی کوشش کریں
جہاں خدا کی عبادت کا گھر بنایا جاتا ہے وہاں برکات الہی کا نزول ہوتا ہے اور سلسلہ حق کی
بنیاد مستحکم ہو جاتی ہے۔ قدیم اسلامی شاندار عمارتوں کے جسدہ آثار دنیا میں موجود ہیں وہ ظاہر
کرتے ہیں کہ اسلامی بادشاہ مسجد کی ضرورت کو کہہ محسوس کرتے تھے۔

لیکن خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں فرمایا سارے مدرسے کے
ہر جن جنہوں نے دینی زندگی کے بڑے بڑے مذاکرہ ترک کر کے اس مدرسے سے تہوڑی سی
اداد کو روٹ کر خاطر قبول کیا ہے۔ جس کا مولوی صدر الدین صاحب۔ صوفی غلام محمد۔ ماسٹر حسین
صاحب۔ قاضی میر حسین صاحب۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ قاضی عبدالقادر صاحب۔ اکبر شاہ
خان صاحب۔ مولوی محمد امجد علی صاحب۔ ماسٹر ضیاء احمد صاحب۔ ماسٹر عبدالغفور وغیرہ
چوتھا مذکورہ لیون و عظم کے بعد مولانا کے متعلق اور پھر ان کے
آخری مدد و لیون

دارالافتاء کے قائم کرنے کے متعلق تیار ہو اور امور کو مفید بنایا
گیا اور یہ بھی گزارا گیا کہ مختلف مقامات پر سالانہ جلسوں کے وقت واقفین اور دیگر اربابوں کے
ہم چہ چاہئے ہیں یہ کاغذیں ادا کیا کرے۔

سبق ریاضی | اس کام کے ختم ہونے پر کوئی کے پروفیسر ڈاکٹر اشیا الدین صاحب نے اعلیٰ
الgebra اور جیومیٹری کے طریقہ تعلیم پر ایک مفید علم آموز کچھ دیا اور بیان فرمایا
کہ اس طرح چھوٹے بچوں کے واسطے یہ علوم نہایت آسان ہو سکتے ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا
کہ ابتدائی میں یہ علوم فلسفہ کے رنگ میں سکھائے جائیں۔ جیسے کہ رنگ کا کھانا کھانا کھانا کھانا
ہیں اس کی تعلیم دینی چاہیے نہ دنیوی۔

صبر کے کیا معنی ہیں | ڈاکٹر صاحب نے صبر کے معنی سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ صبر کا
کے کتنے بڑے۔ ہمارے میں اور اس علم میں ان کو کس قدر دلچسپی ہو
وہ اپنے فن کے پلٹ میں اور کسی علم کے حصول کا لطف ہی تب ہی آتا ہے کہ انسان مقدر ہو
اس میں کمال حاصل کرے۔ ع

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شہری
مگر ڈاکٹر صاحب نے سنا اور باقی میں جو ترقی ہو گیا تو ہم کو بھی سہولت ہو گا کہ کرتے ہوئے ملاوٹ
کو غریب دنی کو ترقی دینا سب سے بڑی شہادت ہے۔ ہمارے وقت کو چاہیے کہ اس میں۔ لیون و عظم
سے کچھ نہیں بننا چاہیے ان الفاظ میں ڈاکٹر صاحب نے لفظ صبر کا جو بہت غلط استعمال
کیا ہے امداد تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ: **مِمَّنْ الصَّابِرِينَ**۔ اللہ تعالیٰ ضرور
صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے جس کے ساتھ خدا ہے کیا وہ کسی سے پیچھے رہ سکتا ہے
ہرگز نہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں ڈاکٹر صاحب کی نیت پر عمل کروں۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ انہوں
نے صبر کے اس جگہ وہ معنی دئے ہیں۔ جو کہ مسلمان کی بدقسمتی سے ان کے گھر سے ہونے
اخلاق سے بعض پاک اور لہذا غلط فہمی پیدا کر دئے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً لفظ مگر کے معنی
تعبیر کے ہیں۔ لیکن آج کل اردو زبان میں اس لفظ سے مراد فریب بازی لیا جاتا ہے۔ اور اس
طرح مخالفین اسلام کو قرآن شریف پر اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ
جو کہ ڈاکٹر صاحب کا کمال ریاضی میں ہے اور مخالفین قرآنی الفاظ کے فہم صحیح کا دعویٰ نہیں وہ
میری اس بات کو برا نہ مانیں گے کہ میں اندوئے محبت انہیں لفظ صبر کے صحیح معنوں سے
مطلع کران۔ دراصل مسلمان ہر جہاد چاہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے صبر کیا بلکہ
اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے صبر کو اختیار نہیں کیا۔ صبر کے معنی میں نیک اور مفید کام پر
استقلال کے ساتھ محکم رہنا اور کسی تکلیف یا دکھ کے سبب اسے ترک نہ کر دینا۔ چنانچہ خدا
نے فرمایا ہے کہ صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ وہ ۶۰ صلوٰۃ سے مراد مفسرین نے
دعا اور عزائی ہے۔ اور صبر سے مراد روزہ رکھا ہے۔ کیونکہ روزے میں انسان خدا تعالیٰ کو
راضی رکھنے کی خاطر ہر ک اور پیاس اور دیگر خواہشات پر اپنا قابو رکھتا ہے اور ان سے منسوب

نہیں ہوتا۔ پس صبر کے یہ معنی ہیں کہ استقلال اور ہمت کے ساتھ ایک آدمی نیک کاموں سے کہے
میں آگے قدم بڑا کر چلا جائے۔ کسی کی ملامت کا خوف اُسے جو کہ اپنی جان کی بڑی چیز ہو
بڑھاتا نہ چلا جائے اور مفید کاموں میں ہمت پیدا کرے۔ کوئی اجتہاد اُسے نہ مل سکے کئی
مخالفات کا حملہ اُسے پہنچے نہ اُسے کسی زور آور کا زور اُسے اپنے کام سے روک نہ سکے۔ یہ جو
صبر۔ اس کی زیادہ وضاحت کیا اسطے میں یہ مثال پیش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب جو اسطے اور ہر
کے ریاضی دان بن گئے اور وراثت سے دیگر حاصل کی اور ڈاکٹری کا خطاب پایا پس
کچھ علم ریاضی کے حصول میں صبر کا نتیجہ ہے اور علم ریاضی کا ڈاکٹر کہنے کی بجائے یہ درست ہوگا
کہ انہیں علم ریاضی کا علمایہ کہنا چاہیے۔ غرض ہر ایک اسطے اور ہر کی صفت ہے جس کا خدا
آویسوں میں نہ حاضروری ہے۔ جس میں صبر نہیں وہ بہت جلد تبت اور مغیبت ہے اور زمین صبر
بہت خدا ہی اس کے ساتھ ہے اور اس کی مدد کر لے۔ یہ جانتی رہی ہے

God helps those who help themselves
خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد کرتے ہیں اس مثل کا اصل صحیح الفاظ میں قرآن فرماتا ہے کہ
ان الفاظ میں ہے کہ: **وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ**

پروفیسر ڈاکٹر تعلیم الاسلام | ان کے پیچھے کے بعد مولوی عبدالعزیز صاحب نے لکھی ٹیوٹریل
مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے اپنے مدرسے کی پلٹ پر ڈاکٹر صاحب نے
جس پر سب سے تین سہارے دیے۔ اس پلٹ کا خلاصہ یہ ہے اس مدرسے کی ناصحہ تیس سو چوبیس افراد
صاحب نے لکھی۔ ایک شخص کسی چیز کا نام رکھنے وقت اپنے اصلی خیالات اور سبب غیبات کا اظہار
بجائے ہی نہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت تیس سو چوبیس کی بدعت کی اصل غرض اس فطری اور پاک
ذہن کی تین سو سے چہرہ نہایت ہی اور جملہ دجان سے چاہتے تھے کہ حضرت محمد مصطفیٰ
احمد شیعہ کا مذہب دنیا میں پیچھے اس مدرسے کا نام تعلیم الاسلام رکھا ہے مدرسہ شروع میں
پانچویں تھسا۔ تین سال میں دینی ہو گیا ہے۔ پہلے صرف چند اسٹوڈنٹ صاحب و دین سال سے
گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن ہے باقی مصارف مدرسہ انجمن اسلامیہ نے لیا کرتی ہے۔ استاد ڈاکٹر ٹریڈر ہیں۔
ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اسے لی ٹی ہے اسٹاٹ میں علی گڑھ کے دیگر بھائی ہیں۔ اس وقت پلٹ کے
استاذ انٹرنس میں پاس ہوئے۔ جہاں پنجاب کا کل نتیجہ سوم نمبر ہی ہے اس واسطے ہلا
نیچرل سائنس میں ہے۔ اس سال کے اسلامی مدارس میں بمطابق تاریخ یونیورسٹی چھ مدرسہ دوسرا
رہا ہے۔ اول مدرسہ اسلامیہ اور تیسرے اور ان کا میاں کے واسطے میں نہیں مہارکباد
کہتا ہوں۔ وراثت اور عربی کی تعلیم ہمارے مدرسے میں ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ طلباء تیری
جماعت تک قرآن شریف ختم کرتے ہیں۔ پنجم ای ٹی تک ترجمہ قرآن شریف اور اس کے ساتھ
حدیث ختم کر لیتی جاتی ہے۔ مدرسے کے ساتھ بورڈنگ ہے جس کا ہونا غایت خصوصی
ہے ہمارے بورڈنگ کو ایک ایسا گورنمنٹ عطا ہو چکا ہے۔ جہاں کوئی بد نظریہ نہیں لکھتی
گندی سوسائٹی نہیں۔ اسلامی خیالات کے برادر کرنے والا کوئی اثر نہیں بلکہ بڑے امن اور
آرام کے ساتھ نیک اسلامی خیالات اسلامی عادات میں رنگین ہونے چلے جاتے ہیں۔
فالحمد للہ شب العالمین۔ بورڈنگ کے پانچ پرنسپل ہیں۔ جو بچوں کی کھیل کود۔ سیر
نماز۔ تلاوت قرآن شریف میں باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ اور اپنے نیک نمونے ان
کی تربیت کرنے ہیں۔ بورڈنگ کے ساتھ ایک ڈسپنسری ہے۔ مدرسہ بورڈنگ کے
واسطے گاؤں سے باہر ۵ گھنٹوں زمین خریدی گئی ہے۔ جہاں مسجد تیار ہو گئی ہے۔ باقی
عمارت مغرب شروع ہو رہی ہے۔ اس موقع پر میں گورنمنٹ پنجاب کے شکریہ ادا کرتا

ہوئی امداد نہ کیا جاوے کیونکہ ایسے الفاظ ان کے عقائد کے خلاف ہیں۔ ایسا ہی یہ نہیں
 میں کوئی عیسائی نہیں۔ وہ ان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام صرف محمد ہی لین چاہیے
 کیونکہ عیسائی صاحبان تو ان کو نہ نبی مانتے ہیں اور نہ ان کا حضرت ہونا تسلیم کرتے ہیں
 غرض اس طرح تو سارے اتحاد کا خون ہر جا تلے ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے معاملات
 میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیں۔ ان اس معاملہ میں حمایت نامہ آگے لے کر تعلیم دی ہے
 وہی تمدن انسانی کے واسطے سب سے اعلیٰ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم کسی قوم کے
 بزرگ کو کُمر نہ کریں۔ پس جب کہ غیر قوم کے بزرگ ان کے نام لیں گے۔ تو ان کو اچھے لفظوں
 میں یاد کریں۔ تو ضرور ہر ایک شخص کا حق ہے کہ اپنے بزرگ کی عزت میں اس کے نام کے
 ساتھ وہ الفاظ استعمال کرے جو اس کے معتقدات کے مطابق ہوں۔ اس کے سامنے
 نہیں کہ ہر ایک نے والا ان ہمارے معتقدات کا قائل ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ ہمارا عقیدہ
 ہے اور ہم اس کو چھوڑ نہیں سکتے۔ آنحضرت کے نام کے ساتھ ہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے دعائیہ کلمات لے لیں گے۔ اور آپ کو نبی اور رسول کے لفظ سے یاد کریں گے۔ غرض
 ہم عیسائیوں کی مجلس میں ہوں یا مسلمانوں کے جلسہ میں۔ ایسا ہی عیسائیوں کا حق ہے کہ وہ
 اپنی تقریر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام لیں اور وہ کہتے ہیں اس کے یہ ہوتے ہیں کہ
 ہم نے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مان لیا ہے۔ انفرض میں امید کرنا ہوں کہ ہمارے
 دوست اس میں آئندہ احتیاط رکھیں گے۔

زہین فہل ازین کہیں علی گڑھ جانے کا موقع نہیں ہوا لیکن جہاں تک ہم نے سنا
 اور اب دیکھا ہے۔ بہین یقین ہے کہ یہ پارٹی تمام اسلامی فرقوں سے بڑھ کر وسیع الزام
 ہے اور اس سے بہین بہت ہی وسعت و صمد کی امید ہے۔ جب کہ علی گڑھ میں عوام
 کی نسبت ہماری یہ رائے ہے۔ تو خواص اور بالخصوص بزرگ پڑھنے والے تھے۔ مولوی صاحب نے
 کافی چاہیے۔ سر آغا خان صاحب بہادر بالحقہ کی جو تعلیم و اکرام علی گڑھ میں ہوا اس سے بہین
 اور بھی اس وسعت و صمد کی امید ہے۔ مگر یہ ضرور نہیں کہ ان کے سارے خیالات اور ساری
 امیدیں اسی رنگ میں پوری ہوں۔ جس طرح وہ چاہے۔ بہر حال بہین امید ہے کہ آئندہ ہمارے
 معزز دوست ایسے معاملات میں مزید احتیاط سے کام لیں گے۔

مولوی نور احمد صاحب کا لکچر اس انیسویں سہرے مولوی نور احمد صاحب کا لکچر ہوا کہ
 پہلے دن وہ تشریف لائے تھے۔ مولوی صاحب نے
 غایت جوش کے ساتھ آیات کے اشعار ذکر کیا جو کہ مسلمانوں کے خلاف پھیل رہا ہے۔ اور
 اہل اسلام کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ فروعی اختلاف کے سبب ایک دوسرے سے
 الگ نہ ہو جائیں اور مشترک کا حوالہ دیا کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں اور اسلامی
 فتنہ کو جمع کر کے غیر قومن کو روکیں۔ مولوی صاحب نے اس بات پر بھی زور دیا ہے۔ کہ
 والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ بچوں کو اخلاقی رویہ سے پرورش دے۔ واسطے یہ غایت
 ضروری ہے کہ مضافی کے ساتھ آجکل کی بد اخلاقیوں کا ذکر کر کے ان سے بچنے کے لئے
 احتیاط سمجھا دیا جائے۔ نے الحقیقت یہ بہت ضروری ہے اور حضرت علیہ السلام ایدہ
 اپنے عقل میں اس بات کو مد نظر رکھتے ہیں۔

آریہ صاحبان کی ناراض ہوتے ہیں مولوی صاحب موصوفے اپنی تقریر میں اس
 امر کا ذکر بھی کیا تھا کہ مسلمان بادشاہوں نے
 جو تہذیب تھے اور بعض ناک کے پتھر اب تک بعض اسلامی عمارتوں میں لگے ہوئے

میں۔ وہ باران وطن کو ہمارے برخلاف جوش دیتے رہتے ہیں۔ مجھے اس بات کے
 سے ہمیشہ تعجب ہوا کہ اسے کہ اگر انفرض بعض اسلامی بادشاہوں نے ہندوستان میں
 کی ہی موجودہ امر کہ یہ مہاتسون کے واسطے ناما علی کا موجب کہوں ہوتا ہے۔ آخر انہوں
 نے ہی تو کسی سوال کے تجربے کے بعد اس معاملہ میں انہیں اسلام میں کی پوری کے
 ہوں کو ترک کر دیا ہے۔ امید ہے کہ کوئی اخبار اس کا نتیجہ لے کر آئے گا۔

اس کے بعد اپنے کالج کا میوزی ام دیکھا میں میں طلبہ کو عملی تعلیم
 دینے کے واسطے کالج کا سامان بن ہوا۔ مثلاً ایک آئینہ وغیرہ ہر
 شے کے ماڈل موجود تھے اور بڑے ان پر کام کر رہے تھے اور وہ کام کو خوب سمجھتے
 تھے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اس میوزی ام کے ناظم تھے۔ یہ حصہ کان سکول کو
 طلبہ کے واسطے بہت ہی مفید اور علم بخش ہے اور دوسرے درسون کو بھی چاہیے کہ
 ایسے میوزی ام بنائیں۔

کالج کے طلبہ کی ذہنی کھپ کے واسطے پریزینٹ ماب
 لکچر مولوی نور احمد صاحب نے درخواست کی کہ اسی شام کو مولوی صدر دین مسد
 طلبہ کی ذہنی کھپ میں ایک لکچر دیں۔ جو بالخصوص میں عین اسلام پر ہو۔ چنانچہ مولوی صاحب
 موصوفے نے وقت مقررہ پر ذہنی کھپ کے اہل میں قرآن شریف کی چند آیات پڑھ کر ایک
 غایت مؤثر پریزینٹ تزیین و نظم قرآنی آیات کا ایک نمونہ پیش کیا اور قرآن اور حدیث کے
 مضامین کو ان کی ذہنی کھپ کے مطابق کر کے دکھایا۔ جس کا طلبہ پر بہت اثر ہوا۔ اور بعد لکچر
 واسطے پریزینٹ صاحب لکچر کا شکریہ کرتے ہوئے طلبہ کو توجہ دلائی کہ وہ اس لکچر
 کا نمونہ اختیار کریں کہ زمانہ جدید کے علوم و فلسفہ کے ساتھ ایک مسلمان دینی علوم میں ہی
 خوب دست رہ سکا ہے۔

ہم نے علی گڑھ میں کیا دیکھا

مکانات ہم علی گڑھ میں صرت دو روز سے اور دو دن دن کا نفرین کے پرگرام کے
 مطابق شامل ہوتے رہے اس واسطے چند ان اور ہر امر پھر کر اور محسن
 کے دیکھنے کا موقع نہ ملا۔ کالج خود بند ہی تھا۔ تاہم ناظرین کے فائدے کے واسطے کتابچہ
 کہ فائدہ سے خالی نہ ہو گا۔ کہ علی گڑھ کالج ایک غایت وسیع قطعہ زمین پر واقع ہے جہاں
 بہت سی شاخدار عمارتیں بنی ہوئی ہیں اور بن رہی ہیں اور مختلف مرتبان کالج کے نام پر وہ
 عمارتیں نامزد ہیں۔ جیسا کہ اسٹریٹیجی ال۔ ایک منزل وغیرہ ایک وسیع بورڈنگ ہوس ہے
 بورڈنگ ہوس کے متعلق میں اتنا ہر ایک کرنا چاہتا ہوں کہ بورڈنگ کو تمام فریجیو پناہیا
 کرنا چاہیے۔ چون کہ سب بورڈنگ باہر سے آتے ہیں اس واسطے ہر ایک قسم کا فریجیو
 خرید کرنا اور وقت و ضمت ہر اس کو فروخت کرنا طلبہ کے واسطے بڑی مشکل ہے اس
 میں بے فائدہ خرچہ ہی بہت ہو جاتا ہو گا۔ طلبہ کو بورڈنگ کی طرف سے چار پائی ہیز
 کرسی اور ایک صندوق ضرور مہیا کیا جانا چاہیے۔ مدرسہ بورڈنگ کے ارد گرد کھلے میدان
 ہیں۔ خوشنما بلانچ زمین۔ فراخ سر زمین۔ کشادہ اور شاندار مسجد ہے۔ انگلش ہوس ہے۔
 جہاں ایک بورڈنگ میں بیڈ کی زیر نگہ ان چند طلبہ آنگریزی طرز دانش کے موافق زندگی بسر
 کرتے ہیں۔ انگلش ہوس میں ایک کمرے کے واسطے خاص ہے۔ ایسا ہی سکول کے

پھر بچوں کا بزرگ برس الگ ہے ان کے واسطے بچہ نماز کا کرہ الگ ہے۔ یزید بن کعب گٹ برس ہے جہاں نماز ٹھہرتے ہیں۔ ایک لائبریری ہے ان کے علاوہ اکثر بورت سی عمارتیں ہیں۔ مگر ہم کو دیکھ نہیں سکے۔ مسجد کے ساتھ ایک سکڑہ بن ڈاکٹر سرسید احمد خان صاحب ہمدرد کا مقبرہ ہے جس پر لکھا ہے - اسمہ احمد - اور اس پر یہ شکرندہ ہے -

نائب ایک جلد نیا دروازہ موسے دے طور

ایں دلم ہست کہ زمین گونہ ہزاران دیار است

مجھے اس نام اور شعر پر کسی ریاکار کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جناب سید صاحب کو کئی لمبے و ماسور من امدت تھے۔ اور انھوں نے امت محمدیہ کے افراد کی جو عزت و منزلت ہے اس سے غالباً تقاضا کیلئے ہر گز یہ الفاظ اپنے واسطے استعمال کئے ہیں اور قوم نے ان کو سنا اور برداشت کیا ہے۔ فوراً شخص جو کلام اللہ سے مشرف ہو کر اپنے آپ کو بیچ کہتا ہے کیون امت کے افراد اس سختی سے اس کے چپے پٹنے ہیں۔

مکانائے ذکر کو اتنا ہی کافی سمجھ کر کیا بن ان بزرگان کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی ملاقات سے ہم خوش وقت ہوئے۔

ملاقات

(۱) سید لعل غالب ذکر کا کالج کے موجودہ سکریٹری اور روح رواں جناب ذابہ تار الکاظمی صاحبہ باغیاہ ہیں۔ جو ان آیام میں کہیں باہر تشریف لے گئے ہوتے تھے۔ اور یہ سب حالات طبع شرابہ کا نفرض نہ ہو سکے تھے لیکن کا نفرض کے ساتھ ہمدردی اور اس کے واسطے کمال کی دھماکا کاران کی طرف سے میں اجلاس میں پہنچا۔ اور حاضرین کو سنا گیا تھا لیکن میری صبح کو جب کہ ہم ریل پر جانے کو تیار تھے۔ تو میں معلوم ہوا کہ ذابہ صاحبہ تشریف لے آئے ہیں۔ اس واسطے ریل پر جاتے ہوئے ہم راستہ میں ان کی کوئی بھی طرف سے ہونے ہوئے گئے اور ان کی ملاقات سے خوش وقت ہوئے۔ جب ہم آپ کی کوئی پرپوشی۔ تو ہم نے کیا دیکھا۔ کہ ایک سادہ وضع۔ تشریف صورت۔ دیسی شریفانہ لباس پہنے ہوئے ایک پیرزادہ پیشانی پر آئینہ کی سیٹھیوں پر سے آکر تھامے ساتھ بغل گیر ہونے کے واسطے آگے بڑھ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ وہ بزرگ ہیں۔ جو کلچ کے احاطہ میں ذابہ صاحبہ قبہ کے نام سے مشہور ہیں۔ بعد معافہ و مصافحہ میں کہ سیون پر بٹھایا۔ حال احوال دریافت کیا ان کے ہر ایک فقرہ سے غفاری اور انکساری ترشح ہو رہی تھی۔ اور اپنے عجیبے ساتھ خدا کے فضل اور رحم کے سہارے پر اپنے تمام کار و بار کی بارگاہ انوار فرماتے تھے ہماری جماعت احمدیہ کے جو چند طلباء کالج میں داخل ہیں ان پر جو مہربانی کی نظر آپ رکھتے ہیں۔ اس پر تاجز نے انہار شکر یہ کیا۔ جس پر انھوں نے ان طلباء کی بعض تکلیف کے رفع کو کیے جو علی کار و دای کی تھی اس کا ذکر فرمایا۔ چونکہ ریل کا وقت قریب تھا اس واسطے میں چند منٹ میں اس خوش کن ملاقات کو ختم کرنا پڑا۔ اور ہم نے ذابہ صاحبہ اجماعت چاہی جس پر صاحب موصوف نے پھر چند قدم مشابعت سے ہماری عزت افزائی فرمائی صاحب موصوف کے چہرہ سے کلچ کی سبب ہمدردی اور اسلامی بچوں کی ولی غیر خواہی اور اس کام میں مخلصانہ جوش کے آثار نمایاں تھے۔ اور اگرچہ ان کی ملاقات ہمیں سب سے آخر میں حاصل ہوئی۔ مگر اس سے ہم ایسے متاثر ہوئے کہ اس کا ذکر میں نے سب سے اول کرنا مناسب سمجھا ہے۔

(۲) جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب پیر شریف لائبریری ٹاؤن سکریٹری کا نفرض

جو کا نفرض کے کام میں ایک تپا دلی جوش رکھتے ہیں اور اپنے وقت کا بہت سا حصہ سلفوں کی تعلیم کے کاروبار میں وقف کر رہے ہیں بلکہ کالج کی خدمات میں عملی حصہ لینے کے واسطے علی گڑھ میں ہی کالج کے قریب اپنی سکونت اختیار کر رکھی ہے۔ کالج کے کئی ایک انگریز کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں اور بہت سے اہم کاموں میں ذابہ صاحب کا ہتھ باندھے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب ایک لطیف شائش اور سجدہ جنبین ہیں جنہیں ہر وقت مسلمانان کی قومی ہمدردی کا غم لاحق حال رہتا ہے۔ قوم کو چاہیے کہ ایسے آدمیوں کی قدر کرے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

(۳) مفتی امین احمد صاحب اسٹنٹ سکریٹری کا نفرض ایک لائق مستعد اور فہم کارکن ہیں۔ جن کی خدمات ممنوعہ کار کے لیے میں کالج کے اراکین سے بہت مفید کام کیا ہے۔ (۴) پروفیسر انعام احمد خان صاحب ہمدردی۔ جن کے ذوق شوق علوم روحانی کے تذکرہ کی واسطے میں ان کا اسم گرامی یہاں درج کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ پروفیسر صاحب کی ملاقات ایک دوست کے ذریعہ سے حضور می دیر سکے واسطے حاصل ہوئی۔ جس سے ہم انہیں خوش وقت ہوئے۔

(۵) مشر عبد اللہ صاحب پروفیسر علوم ریاضی و سائنس جن سے ملاقات کا یہ ذریعہ ہوا کہ انہوں نے مجھے شانت کر لیا کہ میں ان کا کہوں اور ان کے معزز خاندان کا قدیمی خادم ہوں اس لیے انھوں نے خود ہی میرے ساتھ انٹر ویز ہو کر ان قدیمی تعلقات کی نگاہت میں ایک نازہ روح چوکی۔ صاحب موصوف میرے ہر بیان و مقدمہ میں غلام حسین احمدی ہمدردی کے برادر زادے ہیں۔

(۶) چون کہ ہم علی گڑھ میں صرف دو دن رہے اور وہ ہی شرکت جلسہ میں گزارے اس واسطے ملاقات کا سلسلہ اس سے زیادہ نہ ہو سکا۔ ان ملاقاتوں کے درمیان یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ وہ ان میں اپنے ایک بچے کو لے کر گئے وہ بھی جناب شیخ عبد اللہ صاحب بی۔ اسے ایل ایل بی کو بھی دیکھنا نصیب ہوا۔ شیخ صاحب موصوف کالج کے ٹرینی اور میڈیٹیم نعلان کے سکریٹری ہیں۔ اپنے پیشہ میں سحر و دفتار ہونے کے علاوہ کالج کی کئی ایک انگریز خدمات میں ایکٹو پارٹ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔ یونین کے وائس پریزیڈنٹ عبد القیوم صاحب لائق اور مستعد نوجوان ہیں۔

(۷) آجکل منسلک ذیل احمدی نوجوان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب فورم پیر کلاس۔ شیر محمد خان صاحب ایم۔ اے کلاس۔ علاؤ الدین صاحب سیکلئیر کلاس۔ میان محمد صاحب فورم پیر کلاس۔

ان کے علاوہ منسلک ذیل احمدی نوجوان بھی اسی کالج میں تعلیم حاصل کرنے ہیں۔ مگر آج کل کی سبب امتحانات سے فارغ ہونے کے یہاں موجود نہیں۔ فقیر احمد صاحب۔ سردار خان صاحب۔ خیر الدین صاحب۔ خواجہ عبدالرحمان صاحب۔ امید ہے کہ ان صاحبان کی واسطے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

۱۰۔ ان کے بعد بعض ان مہمان قوم کے نام بھی یہاں درج کرنا چاہتا ہوں۔ جو مختلف مدارس اسلامی سے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے اور ان سے ملاقات کا یہیں موقع مل گیا۔ لیکن اوپر کی رپورٹ میں ان کا کوئی ذکر نہیں ہو سکا۔ حاجی ریاض الدین احمد صاحب مشہور اسلامی لکچرار جن کو خدا نے تفریح کی واسطے وہ جوش بند آواز عطا فرمائی ہے کہ ایک شہر سبھی اہل کئی شہر سبھی اہل ایک جگہ جمع کر دے یا میں خود تمام مہمانین کے

نے سنا کہ بعض لوگ ایک شخص کو قادیان قادیان کے پکا رہے ہیں۔ اس آواز کو سن کر وہ چونکے۔ اور انھیں دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہاں ایک احمدی ہے جو اس نام سے مشہور ہے۔ تب وہ اُسے اور اس کے ذریعے برآسانی اس مکان پر پہنچے۔ جہاں انہوں نے جانا تھا۔

منظر نگارین دو لیکچر ہوئے۔ اور ایک خطبہ جمعہ کی تقریر۔ پہلا لیکچر وہاں کے ایک ذاب صاحب کے احاطہ میں ہوا۔ اور دوسرا جہاں جمعیۃ نوجوان سلیمان نے اپنے ایک احاطہ میں کرایا۔ ہر دو جلسوں

کا اشتہار کافی نہیں ہوا۔ اور تعداد بلحاظ شہر کی آبادی کے بہت ہی کم تھی۔ لیکن بھلا اس کے شہر میں ہمیں ہزار کی آبادی میں دس احمدی ہوں اور غیر احمدیوں کا تقصیب یہ ہی جانتا ہو کہ لیکچر اور احمدی ہے۔ اور انتظام جلسہ ہی احمدیوں کے ہاتھ میں ہو۔ اور واعظ ہی ایسا ہو۔ کہ اس کی تقریریں سلسلہ حقہ احمدیہ کا ذکر آجانا لازمی امر ہو۔ قید اور سائن کا کافی تھی۔ پہلی تقریر اثبات نبوت محمدیہ پر تھی۔ دوسری جی اسی پر تھی۔ اور اس میں حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے دعویٰ کا ذکر کسی قدر بسط کے ساتھ کیا۔ ان ہر دو جلسوں کے انتظام میں دو صاحبان کی امداد قابل شکر رہی ہے۔ ایک شیر محمد خان صاحب جہتم صفائی شہر اور دوسرے میان عبد الحلیم صاحب۔ انہیں دینی شہر۔ ہر دو صاحبان نے ہر طرح کے انتظام میں احباب احمدیہ کی بہت مدد کی۔ اور انہیں جہاں سے جہاں اور ان کے دلوں کو روحانی صفائی اور آسمانی روشنی عطا فرمائی۔ آمین۔

منظر نگارین ایک غریب مگر پر جوش شخص جماعتی۔ ان کا شغل رات دن سلسلہ حقہ احمدیہ کی خدمت ہے اور بہت سی زمین ان کی توجہ سے سادگی کی طرف جھک رہی ہیں۔ حافظ عبد الرحمان صاحب گویا بیان کی جماعت کے بانی ہیں۔ بہتوں کو جو دریا کے اُس طرف تک کہ اسے پیران دسر گردان سکتے تھے کشتی میں سوار کر کے دریا کے اُس پار دارالامان میں پہنچا دیتے ہیں۔ مگر خود نا حال کشتی سے نہیں اُترتے شام کسی پڑنے کے بعد سے محبت کا قلعہ دیا ہو گیا ہے۔ کہ اسے چوڑا پسند نہیں آتا لیکن ان کی کجہوشی یہ نہیں آتا کہ ایک دوست کے ہوتے ہوئے دوسرے اعلیٰ رفیق کی دوستی اختیار کر کے واسطے پہلے دوست کو دراصل چھوڑنا نہیں پڑتا۔ بلکہ یہ فرائض فرما دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح حضرت سید محمد علی بیگ کے ہوتے پہلے ہی دو ہزار گون کی بیعت میں داخل ہوئے تھے۔ اور اب تک ان کی عقیدت پر اس میں ایک پیر کے بعد دوسرے پیر کی بیعت میں داخل ہونا شرفاً جائز ہے اس سے پہلی بیعت فتح نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اور ہی مستحکم ہو جاتی ہے۔

برادر عبد الحنان صاحب یہاں کی جماعت کے سرکاری بلکہ روح و روان اشاعت دین کی محبت میں گداز۔ رات دن اسی میں جو۔ برادر محمد سلیمان صاحب جمعیۃ نوجوان احمدی ہیں۔ حکیم عبد الزمان صاحب۔ منشی ولایت حسین صاحب۔ منشی نجل حسین صاحب۔ قاضی محمد اکرم صاحب ہسپتال قاضی کرم آبادی صاحب ہسپتال اسسٹنٹ۔ جو وہاں محکمہ پولیس میں ملازم ہیں۔ منشی محمد اشرف صاحب وکیل۔

چونکہ میرے وہاں پہلے کی خبر پہلے سے مشہور ہو چکی تھی اس لیے منظر نگار مفصلات سے ہی چند احباب کثرت فرمائے۔ منشی احمد بن صاحب درستیہ جو کہ وقت سلسلہ کی کنین میں جلی بن دابے ہوئے اشاعت میں معروف ہیں

آئے۔ لہذا نہ تو دوبارہ بیچ صاحب کی ملاقات ہوئی اور نہ میرٹھ کے شہر میں رہنے والے دوستوں سے ملاقات کا موقعہ حاصل ہوا۔ جس کا بہت افسوس رہا۔ شیخ محمد حسین صاحب ایک سو دہائیہ رنگ کے سادہ مزاج متقی آدمی ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں داخل ہونے کا ہوش نہ تھا۔ مگر دین کی محبت اور اخلاص میں بہت ترقی کر رہے ہیں۔ اللہم زد فرما۔

شیخ عبد الرشید صاحب اس سلسلہ کے بہت پر اسنے خادم ہیں۔ مجھے بہت سے ان کے بہت محبت ہے۔ مگر اس کے اظہار کا کبھی موقع نہ ہوا۔ شیخ صاحب کے دل میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی صداقت کا اس قدر جوش ہے کہ انہوں نے جہاں تک ان کا بس چل سکا اپنے غرض و اذکار کے دل میں اس کا اثر گہرا کر دیا۔ اپنے سب سے پہلے اپنے اہل بیت تک اس تبلیغ کو پہنچایا اور آپ کی بیوی باجوہ و بیوی اقربا کی سخت مخالفت کے باوجود تبلیغ کے اس سلسلہ کی کچی خامیہ ہیں۔ اور آپ کی ہمشیرہ صاحبہ یعنی امیہ شیخ مسیح (اللہ صاحب تو گویا سلسلہ کی کتابوں کی علامہ ہیں۔ کوئی کتاب اور اخبار نہیں جو انہوں نے مطالعہ نہ کر لی ہو۔ اس سلسلہ کی تائید میں تمام دلائل عقلیہ و نقلیہ سے وہ بخوبی آگاہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اپنے قرب کی راہوں میں اور بھی ترقی بخشنے اور دیگر نیکو اعمال سے ان کو انورہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شیخ عبد الرشید صاحب دس سال کی عمر میں موعود کی آمد کے متعلق ایک رویا دیکھا تھا۔ اور قادیان آئے سے قبل حضرت اقدس مسیح موعود اور مولیٰ قمر الدین صاحب کو اور بعض دیگر دوستوں کو خواب میں دیکھا تھا اور یہاں آکر بعد میں وہی شخصیں پاکر انہیں شناخت کر لیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں قادیان جب گیا۔ تو بے اختیار ہی کے عالم میں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی نے میرے مدون بازو پکڑے ہوئے ہیں اور مجھے کھینچنے لگے جا رہا ہے۔ شیخ صاحب موعود منظر نگار میرے ساتھ گئے اور جب تک میں وہاں سے چل نہ پڑا۔ میرے ساتھ رہے ان کی رفقت میں وقت بہت عمدگی سے گزرا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور وہ آپ ان کا رفیق ہو۔

منظر نگار ۵۔ مئی کی صبح کو جماعت کے دن میں منظر نگار پہنچا۔ چونکہ منظر نگار کے احباب مدت سے اصرار کر رہے تھے۔ کہ میں ان کے ان جا کر وعظ کروں اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ راستہ میں وہاں ایک دن ٹھہرنا جاؤں اور علی گڑھ سے میں نے انہیں اپنے اس ارادے کی خبر کر دی تھی۔ لیکن ٹھیک وقت اور تاریخ سے میں اپنی اطلاع نہ دے سکا۔ اور اس واسطے بہت سے دوست ۱۲ اور ۱۳ مئی کی تاریخوں کو دن رات کی بوقت اسٹیشن پر آتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب کو اس تکلیف اٹھانے کے لئے جزائے خیر دے۔ لیکن میں بہ سبب رام پور اور میرٹھ ٹھہر جانے کے وہاں نہ سہی کی پہنچ کر پہنچا۔ جب کہ دوست نا اسیگتھے چکے تھے۔ تاہم ایک غریب لیکن عزیز بھائی خدا بخش نام موجود تھے۔ جنہوں نے میرا اہلکار ایک گھوڑا گاڑی پر میں سوار کرایا۔ میان خدا بخش ایک غریب مزدور ہے جس نے احمدی ہونے کے سبب بہت سادہ کام اٹھایا۔ مگر میرے ساتھ اپنے عقیدے پر قائم رہا۔ اسٹیشن پہنچے وہ کام کر لے اور قادیان کے نام سے مشہور ہونے کے سبب اس سلسلہ کے واسطے ایک مجسم اٹھنا رہے۔ ہمارے دوست قاضی غلام حسین صاحب ایک دفعہ منظر نگار کے اسٹیشن پر جب اُترے تو انہوں

حاکم جیمز جس گندہ لکھی کٹ لے لی مشنری سوسائٹی مائل فوٹو مسلم راجپوت
واعظ اسلام مصنف فرد دل بردہ و حقہ مصنف یادگار آفت بر جہا جلد تقیم قادیان کتاب
بدرا کبھی سے قیمت ۳۰ روپے ملتی ہے۔

کتاب قدیمہ میں انحضرت کے متعلق پیشگوئی

آجکل بعض اخباروں میں یہ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ کیا دیدن میں انحضرت کے متعلق کوئی پیشگوئی ہے یا نہیں۔ معترضہ جہر دینے
برے زور سے اس امر کو ثابت کر دکھا ہے کہ دیدن میں انحضرت کی پیشگوئی موجود ہے اور
اس امر کی تائید میں دیدن کی قسرتان بھی پیش کی ہیں۔ اور بعض تبراؤں نے بھی اس امر کو تسلیم کر
لیا ہے کہ یہ شک ہے۔ لیکن کسی مسلمان نے یہ غبار تین دلدی ہیں۔ مہاسی صاحبان بھی
بعض اناجیل کے متعلق ایسا ہی عذر تراشا کرتے ہیں کہ کسی مسلمان نے یہ عبادت اس میں حال
دی ہے اس قسم کی تصدیق یا اس کے انکار میں مسلمان اور اس کے ذہن مخالفت ہر دو کو شک
میں مبتلا یا جانا ہے۔ ایک مسلمان کی شکل اس میں یہ بتلائی جاتی ہے کہ اگر تم تسلیم کر لین
کہ وہ نوریت اور انجیل میں الہی پیشگوئی ہیں۔ تو ساتھ ہی ہمیں یہ پیغمبر کرنا پڑے گا
کہ چوتھ الہامی ہیں۔ اور ان میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سب سچ ہے۔ لیکن یہ معترضین
کی غلط فہمی ہے جو وہ ہیں الہی شکل میں بہتا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ نوریت
اور انجیل خدا کا کلام ہے۔ اور ان کے علاوہ اور بھی کتب مقدسہ دنیا میں جو ہیں دیدن
کے متعلق پیغام صلح میں حضرت یحییٰ مرعوف فرماتے ہیں۔ ”ہم دیکھ کر کسی خدا کی طرف سے
ماننے میں اور اس کے رشیدین کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں“ لیکن حرامے نزدیک
یہ قریت جو چھوٹی لوگ پیش کرتے ہیں اور جس میں لکھا ہے۔ کہ ہر سوسے امر گیا اور دفن
کیا گیا اور اس پر فوہ کتے سے اور اس جیسا پر پیدا نہیں ہوا اور اس کی قبر کا پتہ
وہ نوریت نہیں ہو سکتی۔ جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی اور یہ انجیل جو عیسائی پیش
کرتے ہیں۔ جیسا میں ایک دعوتے چلائے عاجز محتاج بیچارے بندے کو خدا کہا گیا جو
وہ انجیل نہیں ہو سکتی جو ایک نبی پر نازل ہوئی اور یہ دیدیمین بزرگ جیسا تاہم مسکن
جو وہ مقدس مقام نہیں ہو سکتا۔ جو رشیدین پر نازل ہوا جو۔ پس ظاہر ہے کہ ان کتابوں
میں زمانہ کے مضمون نے بہت کچھ تغیر تبدیل کر دیا ہے۔ اور یہ اس لکھنے کی مانند
ہیں۔ جس کی رائٹ کو بادشاہ نے متروک کیا اور وہ وہاں ہو گیا اور اس میں فاک جیون
نے اپنا بیسوا کیا۔ اس کی دو لہریں پر سیدہ جو کر گزرتی ہیں۔ جہاں بادشاہ کا تخت چہتا تھا۔
وہاں وحشی جاندار نے گندگی چھائی اور اس میں داخل ہوئے سے انسان دہشت زدہ
ہوئے۔ بلکہ اس میں پرہنے سے دماغ بدلے پریشان ہو گیا ہے۔ پس اب وہ
صحیح معنوں میں قلعہ نہیں۔ لیکن کسی زمانہ میں وہ قلعہ ضرور تھا۔ اور اگر اس میں کوئی کتبہ
کسی دیوار میں کندہ ہیں ہی ہلے۔ تو ہم مہملہ ایک محقق آثار قدیمہ ہونے کے خود
اس کی قدر کریں گے۔ اور اس سے ناخدا واثمین گے جس اس معاملہ میں دراصل سلطان
کسی شکل میں نہیں ہیں کیونکہ مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ قلعہ رانش کے قابل ہے
مسلمان حرمت اس کے کتبہ سے ناہی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بر خلاف ہمارے
مناضین جو اس کو موجودہ حالت میں قابل رانش نہیں کرتے ہیں بلکہ اسے بادشاہ کا
جلوس گاہ بنا دیتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں اور مسلمانوں کی شکلات اس معاملہ میں بہت

ہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب۔ منشی محمد حسین صاحب پٹواری۔ پھول مرآت گڑھی پٹنہ اورنگ
ان صاحبان کو جیسے نیر دے۔ کہ عاجز کی طاقت کے واسطے انہوں نے تصدیق اٹھائی لیکن
سچے زیادہ عجیب اور قابل ذکر ملاقات جناب داروہ عبد الحمید صاحب سب انسپکٹر کی ہے
جو کہ مظفرنگو سے قریب ۱۰ میل کے فاصلہ پر تھیں ہیں۔ اور سرکاری کام کو چھوڑ کر آ سکتے تو
ان کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کیا کہ خدا نے اسے انھیں اطلاع کی گئی کہ تنخواہ
مزدورے جاؤ۔ نیز ایک من کے ذریعہ سے ایک مقدس کی شہادت بن انہیں مظفرنگو
طلب کیا گیا۔ اس طرح انہیں عاجز کی ملاقات اور شریعت جلسہ کا موقع خدا تعالیٰ نے اپنی
حکمت کاملہ سے عطا فرمایا۔ داروہ صاحب کس قدر باغیرت پرجوش اجڑی ہیں اور دین حق
کی تائید میں کسی دلائل اور معقول گفتگو کرتے ہیں اس کا اندازہ ان کی ملاقات سے ہی ہو سکتا
ہے۔ ان کے برادر زادہ بیان مغفور احمد صاحب جو آجکل مظفرنگو میں تعلیم پانے ہیں
ایک سلیم الفطرت نیک سیرت نوجوان ہیں۔ میرے قیام مظفرنگو میں طریقہ ادب کو ملحوظ
رکھ کر میری خدمت میں معرفت رہے۔ اور تعالیٰ ان کا حافظہ ناصر ہو۔

۷۔ سبکی صبح کو مظفرنگو سے روانہ ہو کر عاجز رات بٹالہ پہنچا۔ جہاں افیم
واپسی چودھری ملک علی صاحب کی مخالفت سے رات بسر کر کے رہی مئی ۱۹ء
کی صبح یوم لالا کو بخیریت داخل دارالامان ہوا۔
فالحمد للہ رب العالمین

لیکچر کفارہ پر ریویو

میں نے اس کتاب کا اقل سے آخر تک منات خدمت سے ملاحظہ کیا۔ بیان عقلی و نقلی و ملاحظہ
سے بے نظیر ہے۔ ایسی کتاب کبھی دیکھنے میں اس سے پہلے نہ آئی ہوگی۔ جو کہ خوبصورتی
سے کفارہ کی جڑ بچ کو پہلے اٹھا کر پھینکے۔ اس کا ہر فقرہ اپنے اپنے موقع پر ایک فوج اور
دستوں کی مانند ہے جو کہ قیمتی ہیران سے ہار پر دکھایا اور پیل سے سترے کو مار دیکھا گیا ہے
یہ نئے نام کو کفارہ کے کباب لیکن دین مہیوی کے ہر زبیدی چکر کر ایک پہل ڈالنے والا اور
رینے بننے کا کارگر حربہ اور انوار ہے جس سے مسیحیوں کی کئی نہات کل عدم نظرائی
کا فر ہوئی۔ اور شیطانی کی مانند جسم ہر پہلی ہے۔ لائق مصنف نے اس حق اسلام اور بائی اسلم
کی صداقت اور نہایت کو پریم صورتی اور دلائل دلیلوں سے دکھایا ہے۔ اور اسے سن اسلوبی
سے پناہ کیا جو عرفان حقیقی کے پاسوں کو بعد آدہ ہے اس کتاب کے دین مہیوی کی جان نکل
چکی اور مذہبی شخص کا ذہن نکال دے وہی ہے۔ میں اس بات کے بیان کرتے سے
باز نہیں رہ سکتا۔ اور کتب ہر ایک پر پورا پورے رنگ و اخلا کو ضروری اور وہی ہے خاص کر
مسلمین مخلص ایما خداوند و موزن عالم اشخاص کے لئے اذہن فرمادی ہے۔ مجموعی امید
ہے کہ اس کتاب کو ہر فرقہ اسلامی غریب کر اپنے پاس رکھے گا اور چند شخص غریب کر مسلمانوں
میں تقسیم کرے گا۔ جسے لاکھ لاکھ کتب ایک چھاری خریدے ہیں یہ ہر فرقہ اسلامی
کے لئے بیکر کش ہے۔ اور پھر یہ صورتی سے اسلامی ہلوسے دے دی ہے۔ میں
امید کرنا ہوں کہ اس کتاب کو مخلصان غریب کر وقت کو فضیلت جان کر مصنف کتاب کی ہائی
لہر محنت جو انہوں کی داد میں ہوتا۔ و ما تو فیضی الہامی علیہ توکلت و ہو رب العزیز العظیم

کافلان تک اپنا کلام پڑھ سکتے ہیں۔

مولوی بشیر الدین صاحب نام مدرسہ اسلامیہ اداؤہ بانس

جیشیہ آدمی بن ان کی تقریریں سامعین کے واسطے دلچسپی کا موجب ہوئیں مگر

صاف گوئی کے سبب سرسید صاحب سے کئی دفعہ ان کی لڑائی ہو جاتی۔ مولوی صاحب اور جہان سونخ ہریان لگا دینے سے سونخ بند ہو جاتا ہے اور وہ ہریان ہمارے دوست

کے رفیق مولوی محمد حسین خان صاحب۔ محمد علی شاہ خان صاحب رکن انجمن حیدر آباد سندھ تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب نے اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ شوب کی آل کے اندر کا پوری سی چٹے

نہ صاحب نے فرمایا کہ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ شوب کی آل کے اندر کا پوری سی چٹے

ی جاوے اس سے کاتے خود بخود روک جائیگا۔

مولوی صاحب کی ناواقفی

شمارہ صاحب نے اپنے شمار میں صریح کذب بیان کیا تھا ہے کہ ان کے واسطے کے اجلاس

ایک خلاف واقعہ اقامت لگا دیا ہے۔ کیونکہ رزولوشن کے مندرجہ کر لیا اور پاس کر دیا۔ مگر بطور

کافرنش بن ایک رزولوشن پیش کی گئی۔ مولوی شاہ اندہ صاحب کے اس فرمودہ پر بہت اعتراض

رہا اور ان اس رزولوشن کے اسناد میں لکھا دیا ہے۔ حالانکہ ان کی طرف سے

ہو رہا تھا۔ ان مولوی صاحب نے ایسا اخبار میں لکھا دیا ہے۔ حالانکہ ان کی طرف سے

کوئی۔ دیکھیں کہ پیش کیا اور نہ کافرنش میں پیش ہوا اور نہ اس مولوی صاحب کے اس قسم کی

سے عقیدہ متعلق کذب بیان سے اگرچہ عاجز بخوبی واقف ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس قسم کی

صریح دروغ۔ ان کو دیکھنا ان سے بعید نہیں کیونکہ ان کے عقیدہ میں جھوٹ بولنے سے ان

کے واسطے کے باہر نہیں نکل جاتا۔ تاہم میں نے مناسب نہ جانا کہ اس مجلس میں ان

کے اس ماذکر افشا و کرا اس واسطے میں نے اس معاملہ میں شیعہ بنایا کا دلفنش پیش کیا کیونکہ

آخر وہ بیانی ہونے کے سبب ہمارے وطن میں امد میں سے قیام کر کے واصل بات یہ

اور مولوی صاحب نے صرف اس معاملہ سے ادا و معطل ہونے کے رزولوشن میں صریح پیش ہوا

کرتے ہیں اور اس طرح پاس ہوا کرتے ہیں انہوں نے ہی سہا ہے کہ ایک مولوی صاحب نے

اپنے وعظ میں ایک مفید بات کا ذکر کیا۔ یہ رزولوشن کا پیش ہوا تھا اور سامعین میں ہلچل

کھ دیا۔ یہ اس کا منظور ہونا چوکیا۔ بس۔ ان کے نظم میں رزولوشن میں پیش ہی ہو گیا پاس ہی ہو

گیا۔ اب مولوی صاحب کی شکایت ہے کہ پاس شدہ رزولوشن میں صریح مذکور نہیں ہوا۔

یہ مولوی صاحب کی مدوع بیانی انہیں جو ادھوں نے اخبار میں لکھا بلکہ کم نہیں اور ناواقف

ہے۔ میں نے تو ان دفعہ کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بعض ناظرین نے اس غلط فہمی سے سمجھا

اور مولوی صاحب کو اس سے زیادہ ہوشیار بنایا کہ وہ ضابطہ رزولوشن سے ناواقف ہوں

بہر حال چونکہ صاحب زادہ صاحب نے بذریعہ بعض اخبارات کے مولوی صاحب کی عمر کا چارہ

ہے اس واسطے امید ہے کہ معاملہ جلد صاف ہو جائے گا اور انجن صافین کے بانی ہمارے

دوست میر قاسم علی صاحب کے اس منظر کو سچا کر دکھائیں گے۔ کہ مولوی شاہ اندہ کا پہلا عقیدہ

کچھ ہی تھا۔ اب انہوں نے انجن صافین بنا کر سچ بولنے کا وعدہ دیا ہے کہ وہ سچے دل سے کہہ رہے

علی گڑھ سے ہم چند گھنٹوں کے واسطے آگرہ بھی گئے۔ تاکہ چند دشمن کے

یہ ذکر کریں کہ بائبل میں جو اس کے کاشن وغیرہ سے بیکہ یعنی سوراخین ہو جاتی ہیں ان کا بہترین

علاج یہ ہے کہ اس کے واسطے ایک سالیٹ کا نام لیا گیا جو گوند کی طرح ایک پتلی دواشی ہوتی ہے جو

علاج کے واسطے اس کے واسطے ایک سالیٹ کا نام لیا گیا جو گوند کی طرح ایک پتلی دواشی ہوتی ہے جو

علاج کے واسطے اس کے واسطے ایک سالیٹ کا نام لیا گیا جو گوند کی طرح ایک پتلی دواشی ہوتی ہے جو

علاج کے واسطے اس کے واسطے ایک سالیٹ کا نام لیا گیا جو گوند کی طرح ایک پتلی دواشی ہوتی ہے جو

معاذ کے متاثر زندگی اختیار کی جاتی۔ اس واسطے وہ برصغیر کو خیر باد کہہ کر اس مہاجرین داخل ہوئے۔ جہاں کا امتحان امور خاندان داری میں کامیابی کے واسطے اعلان سے محنت و مشقت چاہتا ہے۔ اس نئی منزل میں خاندانی ماسٹر صاحب کا رہنا چاہیے۔

(۱) برادرِ مفتی چراغ الدین صاحب یثربی والدہ مرحومہ کے درخواست جنازہ واسطے احباب سے درخواست دعا کے جنازہ کرتے ہیں۔

(۲) منشی ابراہیم صاحب کو مندری سے اپنی مرحومہ بیوی کے واسطے احباب کے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں۔ پہلے انبار میں غلطی سے ان کی بیوی کی بجائے ان کی والدہ کے واسطے لکھا گیا۔ مگر مغفرت کی دعا سب کے واسطے مفید ہے۔

حاج حافظ حکیم فضل الدین
بادشاہی اڈے کے کم زاد
بویشاگرد حضرت اقدس
شد بہ تقسیم علم حق استاد

تاریخ وفات حکیم فضل الدین صاحب
از مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی

محبت خورشید صوفیہ محسن فرمود : ملک خود جملہ راہ موئے داد
پاک گشتہ برفت ابن عالم : در صوبہ پکشی بر روانش باد
سال ترمیل اورنگت مسین : درسا در بیست ہفت ہفتش باد
۱۳۰۲

انجمن شبان السالین

خواجہ صاحب لکھنؤ میں : اس جلسہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے معتمدین معجزات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھا۔ خواجہ صاحب کا بیان محض خدا کے فضل سے ہر ایک جگہ ہر ایک شہر کی پاکیزہ منظریت کے ساتھ متغیر ہو چکا ہے۔ اور یہ قدرتی جذب حاصل ہو گیا ہے کہ جہاں کہیں کچھ ہو چکا ہے وہاں سے ہر طبقہ کے لوگ بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اس سالانہ جلسہ میں خواجہ صاحب کے کچھ کچھ دھرم و دھام ان کے کچھ دینے سے پیشتر ان کی سابقہ تربیت کی وجہ سے شہر میں ہر چکی جی اور ان کے کچھ کے وقت کا اور ان کی آمد کا بڑے شوق سے انتظار ہو رہا تھا۔ کچھ گاہ اچھا معقول طور پر فراخ تھا اور آراستہ بھی خوب تھا۔ جہاں کچھ اردن کا اسٹیج تھا وہ خوب ہی باذیب و زینت تھا۔ اور سڑک کچھ بڑے پرشہری حروف سے سونے قلم سے

جملہ محسن قرآن و زبان پر مسلمان جو : قرعے چاند اور دن کا ہمارا پاند قرآن ہی لکھا تھا۔ اس کے دو قدم آگے سرخ کپڑے پر پرشہری حروف سے لکھا تھا۔ ہر طرف فکر کو دوڑا کے خدا کا ہم نے : کوئی دین محمد سنا نہ پایا ہم نے خیرین تو پندل میں کریموں کی ترتیب اور نشست کا انتظام ہر ایک نگار کی کو خوش کرتا تھا۔ گویا دستِ نجات صاحب اسٹیج پر کھڑے ہوئے تھے۔ نور انارادونی مکانِ مخلوق خدا سے جو ہر آدمی کے میدان میں خاتون کے ساتھ ساتھ آدمیوں کی فطرتیں تھیں۔ میں اس جگہ صرف اس اثر اور فطرت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو حاضرین جلسہ چہرین ہر طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ پایا جاتا تھا خواجہ صاحب

سخت ہیں۔ اگر وہ اس ماحولِ تسلیم کریں کہ یہ پیشگوئی صحیح ہے۔ تو مزہ ہے کہ وہ دین اسلام کو اختیار کریں اور اگر وہ یہ کہیں کہ یہ کلامِ مہدی کسی نے دیا تو وہ ان کتب کے حوتِ محفل ہوجانے کے قابل ہو چکے ہیں اور یہ کہ بن بن غیر کو یکہ ایک مخالفت کا ہتھیار ہوا ہے کہ اس کے تمام موجودہ نسخے اس کی دست سے خالی ہیں۔ ہے و کتاب اس قابلِ ہرگز نہیں رہی کہ اب ہم اس کو اپنا دوی اور راہنا بنائیں۔ معلوم نہیں ایسا ہی اور بھی اس میں ڈالا گیا ہو امید ہے۔ کہ کوئی سنجیدہ آدمی اس کا جواب لکھنے کی کوشش کرے گا کوئی غش گو آدمی اخبار اپنے آپ کو ہمارا مخاطب سمجھے۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ حضرت صاحب زادہ محمود احمد صاحب کی تحریر سے قادیان میں ایک دارالکتب احمدیہ قائم ہو چکا ہے جس میں کتابوں کے علاوہ اخبارات بھی رکھے رہتے ہیں بہت سی مفید کتب ہیں حضرت خلیفۃ المسیح دامہدی نے بھی اس کتب خانہ کو دی ہیں اسباب کو چاہیے کہ وہ علم دین میں اس کتب خانہ میں بھیج کر اس کی رونق کو بڑھائیں اس کتب خانہ کا مندرجہ دستِ اہتمام ہیں کہ اس کے واسطے ایک رمانٹ لکھا جاوے۔ عاتقہ عبدالرحیم صاحبہ میجر و شہر رسالہ شمعِ نبوی اس کے متعلق بھی سارا کام لے رہے ہیں اور انہیں سے اپنے ذرائع شغل رسالہ سے خدمت کے اوقات میں کتابوں کو ترتیب دے کر اور اندر لگا کر ایک فہرست بڑی محنت سے طیار کر لی ہے۔ یہ انداز قائلین جزا لے کر دیو ہے۔

جیسا کہ گذشتہ اخبار میں بھی لکھا جا چکا ہے جو کتابیں دفتر کتابوں کے متعلق مشکلات : دربارِ محسنی میں نہیں ہیں ان کے متعلق اگر کوئی درخواست آجائے تو اسے لیکر عدالتِ کتب خانہ میں پیش کرنا ہے۔ بعض درخواست جاتی ہے۔ آنکھیں ہر اخبار کے دفتر میں کسی لکھی کتاب کی اشاعت کا سلسلہ ضرور چلتا ہے اور یہی حال یہاں بھی ہے۔ ایسا لگتا کہ جاری ہوئے ہیں بہت عرصہ نہیں ہوا۔ مگر اس کے کارخانہ سے بھی متعدد وسیع کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو صرف دین سے مل سکتی ہیں ایسا ہی بعض کتابیں ہیں۔ جو صرف دفتر پر ہونے کے باوجود سے مل سکتی ہیں اور بعض صرف دفتر انکم سے۔ بعض صرف دفتر نقیض سے۔ حضرت مسیح موعود کا کتب خانہ جو سب سے پہلے یہاں قائم ہوا۔ اور جس کے قطعی ہم سب میں اس میں بہت سی قیمتی کتابوں کا خزانہ موجود ہے۔ جو اور کہیں دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ میرے خیال میں یہاں ایک ایسی ایجنسی کی ضرورت ہے۔ جو سب کتابوں کو ایک جگہ مہیا کر کے اس میں خریداروں کو سہولت ہوگی۔ جب تک ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ جدا ایجنسی کی دوکان احباب کے لئے اس خدمت کے واسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ بیرونی کتب کی قیمت و درخواست کے ساتھ آجائے یا ایک آنہ فی۔ وہ یہ کیشین چارج کرنے کی اجازت ہو۔ کیونکہ بعض دیہی خواہش آجائے ہیں اور اس کا نقصان دفتر کو اٹھانا پڑتا ہے۔

اقصولِ قربانی : قربانی کا سلسلہ دنیا میں چہنہ سے جاری ہے۔ بڑوں پر چھوٹے قربان ہوتے ہیں۔ بادشاہ پر ساجی قربان ہوتے ہیں قرآن پر قربانیت واجب و واجب قربان ہونے لگے۔ انسان کا دلچسپ داخل ہونے کی خاطر اسکول کی زندگی کو قربان کرنا ہے اور دنیاوی کاموں میں داخل ہونے کی خاطر کھل کی زندگی کو قربان کرنا ہے۔ اسی طرح معزز معتمد کے ایڈیٹر شیخ محمد یوسف صاحب تحصیل علوم دینیہ کے واسطے قربان کی خلوت نشینی کا لطف اٹھاتے ہوئے اپنی بڑی عمر تک برصغیر کھاتے۔ مگر بعض اعلیٰ علوم اور تہذیب زندگی سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری

اور انجمن تباہ السلین کا جلسہ تھا اور وہ قدم کے فاصلہ پر آریہ سمل کر کے
سلامانہ جگہ کا اجلاس ہوا تھا جس وقت انہیں نے اپنے کچھ بھائیوں میں جاسنات
کو مد نظر کیا کہ اپنی بی بی سر دیا اور انہیں سر سے سنائی اور نفاخانیوں میں
کونفرس میں اس بات کا احساس تباہ السلین کے منتقلان کو بھی ہوا اور
انہیں نے خواجہ صاحب کے بھور کیا کہ دوسرے دن چونکہ انہیں ہے اور
بعض کچھ اور اسٹوڈنٹ جو شیعہ صاحب برشریٹ لائبریری میں ڈائے کو آپ
ان کا دن لیکو آریہ صاحبان کی بی بی سر دیا اور انہیں کا جو اس وقت
پبلک میں ذکر کیے ہیں جواب دیئے جا چاہیں خواجہ صاحب نے اس کو
منتظر کر لیا اور دوسرے دن پر ان کا وقت مقرر کیا گیا۔ انہیں میں
کو کہ ضرورت کے ساتھ کوئی کٹر بیڈنگ نہ تھا اس لئے خواجہ صاحب نے قوم
سلام کے متزل کو مد نظر کیا کہ اس کے وجوہات پر تقریر شروع کر

خاکسار حامد شاہ از سیالکوٹ

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک عمومی حیثیت کا انسان گناہا تھا۔ سچ ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں یا س ہزار نہیں بڑے در لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شرکت غیرے ایک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہونے کے میں نے پانچ سو روپے کے سرمایے سے تجارت شروع کی تھی اور روح حیات، جسک وہیں لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیلئے وہ تمام سوکے واسطے روح حیات بہتر اشتها کیلئے صاحب و مٹھی گشتہ باد میری تین سو کم آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب ایک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بجز کسی نامکن ہے بقول حضرت ولغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو ایک روح حیات کے بجز نوایہ اور شرطیہ نتائج سے محروم رہے۔ سننے روح حیات کیسے چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت پھری ہے کہ ماضی اور بشر کا مقابلہ اسکے سینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں شاکر کہ جناب ڈاکٹر سی۔ ایچ۔ واجب باور انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایدہ پور و ہفتہ قلعہ لکھنؤ اور گورنمنٹ انجمنٹ کے معزز خدمت داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں لایا ہے۔ روح حیات رنگ و ریغ میں تحریک دے کر پڑ پڑ کے گودے یا ناکھڑوں کو چپکا کر خون صلیب کی گھڑت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی مجلس کی لاکھ سے جانی چہنہ کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر جو اوٹ زمانہ اگر تباہی میں بھی ماریں تو بھی پٹ چو کر بچے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور عالمک ٹیک کے ہندو اور ملنے جوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے بچکاروں معزز خدمت داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیازانہ خدمت کے استعمال ہونے پر بھی دینی بدن ترقی کرتی ہوئی تھیں اور ۸۸ روپے روح حیات کی کیری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لازمی دوا ہے۔ جس کے زمانہ یا ناکہ کی ہے پر وہ حالت میں جو جبے ائمہ الیہوں و خلافت فاعلہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو چکے ہیں ان کے لئے روح حیات فریابی کامل یا تیر بہدت دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ معوی روح ہے جو دیوم جس ہی توت جو حیات برہما شروع کر دیتا ہے پھر جس میں وقت و آباداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہوتی ہیں ان کے دھیسکے ملنے روح حیات اکبر کا حکم رکھتا ہے۔ نام دسی معنق باہ معنق مثانہ۔ جریان۔ سرقت۔ رقت۔ معنق اعصاب معنق معدہ معنق ولغ۔ معنق جگر تو باجیس۔ اور مختلف قصب کے واسطے بزرگ شریان ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ میر و مٹھی کمزوری چہرے کے لئے اگر گیس تمام معوی دواؤں پر ترجیح دیکھائے تو کجا ہے حلق سے اترنے ہی اس کا اثر خاص ہی اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا دار ہے۔ بیڑوں کو جانور۔ جوان کو نماز سادہ اور بڑے کو صاحب کار جتا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود اس کے کہ روح حیات کی بہت بیشی دور روپے آٹھ آنہ (علا) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مرہہ اعصاب کو زندہ کرتی ہے۔ وہ جاماد و مٹھی سے ہے۔ یہ روشن رنگوں پتھروں کی کسبستی لاغری وغیرہ دور کر کے معزول طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گیسے گڈر سے مریض نامری کو پورا مرہہ بنا لیتا ہے۔ صفا کر کر کہ جس امداد دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ حیثیت می بیشی روشن دماغ سستی چار روپے چار آنہ (پلم)۔ سفید جہر ذیل پتھر طلب فرمادیں +

عظیم محمد رفیع انی ڈاکٹر کنیا گریجویٹ ایئر شیفا خانہ عام لاجور

www.aail.org

ضرورت زمانہ۔ اسلام و تمام احرارِ امتوں کے مدلل جواب ۸۱

لیس علی الاعلیٰ حارجہ وعلیٰ الاعرجہ وکلا علی البیضا
حارجہ وکلا علی الافسکمن ان تکلوا من بینکم اوت ابائکم
ادبیوت امھنکم اودبیوت اعمائکم اودیومغائکم اود
بیوت اعمائکم اودیوت عمائکم اودیومغائکم
ادبیوت خلائکم اودما ملکتم مفاخہ اودیقمکم
اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ سنن ابی الکاگ گھر
جسے کابہ کہہ کر اگر خدا کے علم میں الگ الگ گھرنے
کو اس طرح آیت میں تعویج گھرون کی نہ جرتی۔ جسوتنہاری
شادبان ہوجاویں۔ تو تنہاری ان باپ اور بہنوں۔ یوں
وغیر کے گھر الگ جسنے چاہیں۔ اور اگر گھر نہیں سن انکم
مکان ہی الگ الگ جسنے ضروری ہیں۔ بد قسمتی سے بد نشان
میں آگئے۔ جہاں کسب گھر والوں کے الگ ہی جگہ رہنے
رسم تھی۔ ہم بھی ان کی دیکھا دیکھی کئے گھر دن میں رہنے لگے۔
گئے۔ اسی وجہ سے ہمارے گھر دن میں ساس اور بہو اور نند
وغیرہ کے باہی لڑائی جھگڑائے ہو گئے۔ اگر عاشروں بالعودوں
پر عمل کر لیں اور گھرون کو بھی الگ الگ کریں۔ تو کج ہمت
گھر بہشت بن سکتے ہیں۔ اگر یہ جب نہادی کر لیتے ہیں۔ تو الگ
الگ رہنا اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر چون کہ ان کے اصول پر
چلنے۔ سہ ماہی کے حقیق کا پس نہیں رہتا تھا۔ اسکو
فرمایا۔ واولوالدین احسانا یعنی ماں باپ کے ساتھ ان
کو نہ چاہیئے۔ پھر ان کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ ان کے
قدموں کے نیچے بہشت ہے۔ اور قرآن شریف پر انکے
حکمۃ امہ وھنا عقلی وھن دفصالہ فی ما بین

www.aail.org

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح ملا حکیم نور الدین صاحب کے فرمائے و فراموشی قرآن شریف کے نوٹ

پارہ ستر ہوا ان

بقیہ رکوع ۱۱

سورہ الحج رکوع نمبر ۲

مورخہ ۲۷ - اپریل ۱۹۱۰ء

(گذشتہ اشاعت کے آگے)

(۲) وضع داری ہمارے ملک میں بہت ہی رائج ہے اس کے تڑنے کے لئے سچ ہے جہاں ایسی وضع داریاں خاک میں مل جاتی ہیں۔

۲۸ - اپریل ۱۹۱۰ء

بقیہ رکوع نمبر ۱۱

پھر بڑا نفع تو یہ ہے کہ لاکھوں آدمی جب دل کر دھاکر تے ہیں۔ تو ضرور مقبول ہوتی ہے اور اس وقت خصوصیت سے ایک جوش اٹھتا ہے۔ (۲) کوئی دہر کوئی حکیم کوئی فلسفی کوئی موجد کوئی عالم دین کے کسی حصے میں پیدا ہو۔ ان ضرور غور و جاتی ہے کہ کوئی تمام ملک کی حقوق کا کوئی رکوی نمونہ وہاں موجود ہو سکے۔

میں نے کمزور ایک بزرگ دیکھے کہ وہ جلد جلد عربی بات کرتے مگر ان کی کوئی کتاب علم حدیث باہر کی نہ ہوتی۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ مطلب نہیں کہ کمزور منافع ہی منافع ہیں۔ نقصان ہی ہو جائے ہیں۔ مگر زیادہ منافع ہیں۔

ومن یعظم حرمت اللہ۔ جس کو خدا سے بڑا بنا پاسے اس کی تعظیم کرو اس پر مسئلہ بھی کھڑا ہے کہ حکم وقت کی اطاعت چاہیے۔ شہادۃ اللہ۔ جس سے اللہ کا شعور پیدا ہو قرآن کریم کی بہت تعظیم ہے کہ شہادۃ اللہ میں اعظم ہے

مورخہ ۳۰ - اپریل ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۱ - سورہ الحج رکوع ۳)

قرآنی ایک اصل الاصول ہے تمام ترقیات کا۔ کوئی مذہب۔ کوئی سلطنت۔ کوئی تمدن۔ قرآن میں سے خالی نہیں۔

گندہین ہمارے جوام پیدا ہو جاتے ہیں وہ شیر چیتے میٹھے سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ ان کے نہر کے تریاقوں میں سے دھوپ۔ روشنی۔ ہنسنا ہے۔ بڑے اہتمام سے پانچاؤں اور ایسے گندے مقامات کی صفائی کر دینی جاتی ہے۔ مگر یہی گندہین کہ انہی خوشنما عمدہ نباتات پیدا کرتا ہے۔ کہ جس کے اکثر حصہ پر انسان کی حیات کا دار و مدار ہے۔

گویا یہ اجرام قرآن کے جلتے ہیں انسان کے لئے۔ پھر دیکھا جاوے تو انسان کی زندگی کے لئے کس قدر نباتات قرآن کے جلتے ہیں۔ ویل چھٹی کے لئے کس قدر چھایاں قرآن کی جاتی ہیں۔ اور اس آدمی بڑے افسوس کے لئے اپنا آرام اپنی صحت اپنا وقت اور اپنا جسم خرچ کرتے ہیں۔ بلکہ جس سے بڑھ کر فوج کا تدارک ہے کہ پہاڑی سے لیکر افسر کا ڈرائیو تک درجہ بدرجہ بادشاہ کے لئے جان ناک قرآن کرستے ہیں۔

غرض یہ سلسلہ بڑا اہم ہے اور ہر قوم میں قرآنی موجود ہے اسی لئے فرمایا۔ وکلن ائمۃ جملنا مسلمانوں کے لئے ماہ امتیاز فرمایا۔ کہ وہ قرآنی کے ساتھ اللہ کو یاد کرنا کریں اور اس بات پر غور کریں کہ اسے اسطرح کے لئے کس طرح قرآن کی چاہنا ہے۔ اور کریں کہ ایک جائز اپنا آپ اپنے سے اسطرح انسان کے لئے چپ چاپ رکھ دیتا ہے۔ پس اسی طرح ہم کو اپنی جانیں آسانہ اور بیت پرزبان کر کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

والقیص الصلوۃ۔ نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ تسبیح۔ تکبیر۔ تہلیل تمام لوگوں کے لئے دعا اور قسطل الی اللہ۔ اللہ کی جناب سے پناہ۔ دو دو سب کچھ اس میں موجود ہے۔ بلکہ اس کی بہت بھی جانت ہے۔ تمام تعلیمات کی اور ذکر جامع ہے۔ تمام اذکار کا۔ اور اس میں تعلیم لامر اللہ ہے مسادۃ کلہم شیخون۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ شفقت سے خلق اللہ۔ پس جو اللہ نے تمہیں دیا۔ اس میں سے کچھ وہ مال۔ طاقت۔ علم۔ شہر۔ رزق میں شامل ہے۔ لیکن مینالہ التقویٰ منکم۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جیسے وہ (جانور) تمہارا فرمانبردار رہے۔ ایسے ہی تم میرے مہاجر ہو جاؤ۔ براہی بقضاء۔

ان اللہ یدافع عن الذین امنوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد بندی مقرر کر دی ہے جب اس حد سے کوئی چیز بڑھے گئی ہے۔ اس کو دفع کسے دلی پیرید اگر دیتا ہے۔ کفر بڑھ گیا ہے اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کو چاہا کہ ان کو نہ کہ وہ کفر کی نشوون کو بند نہیں کرتا۔ یہ خیال کہ کوئی مہدی ایسا آئے گا جو تمام جان کو مسلمان بنالیا۔ بلکہ لغو خیال ہے۔ کیا وہ حضرت محمد رسول اللہ سے بڑھ کر قوت نہ دے رکھے تو ان کو ہوا کیا وہ قرآن شریف سے بڑھ کر کتاب لائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو ایک حد کے اندر رکھتا چاہتا ہے۔

حکیم مسی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۱ - سورہ الحج رکوع ۵)

جو دنیا میں نیکی ہے اس کے ساتھ کچھ مشکلات بھی ہیں اور نگاہ کے ساتھ دیکھ لو کہ اللہ کے ساتھ کچھ ہے۔ آخر اللہ کی مثال درد زہ اور پھر فرزند زین کی پیدائش ہے۔

صحابہ کرام کو معظرت میں سخت تکلیف میں لگاتے۔ (۱) بعض آدمیوں کے ایک پاؤں کو ایک اونٹ سے اور دوسرا پاؤں دوسرے اونٹ سے باندھ کر مخالف سمتوں میں جلا کر پھیرا جاتا۔

(۲) بعض عورتوں کی شرمگاہوں میں برہمی ماری ہے اور گلے سے لٹکائی ہے۔ (۳) تین برس جو باشم کو گندہ پھینکتے ہیں روکین ڈال دی گئیں۔

۱۰۶) بعض صحابہ کرام نے کہنے کو پسند کیا کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ مگر وہ نگاہ سے ہر
استقلال اور ہمت سے ان تمام نعمتوں کو بدست کیے۔

محرم بن جناب امام حسینؑ کی شہادت کا ذکر کرتے ہیں۔ گو صواب ہے جو بوجہ شہادت اٹھائی ہیں
وہ ان سے بعض اور ذات بڑھاکر ہیں۔ اس صبر کے عموماً جہاد کی امتداد دینی۔ یہ غلط ہے۔
آپ کو جیسے کا انتظار تھا۔ ان شک کا حکم اور غور و خیر میں سبکے یہاں گئے پر کھڑا رہا
اس کا شہادت ہے۔ یہ بڑھوت ہے کہ اسلام پر ہوشیار چلا باگ
بغیر حرجی۔ سو کئی وجہ ہو سکتی ہے۔ اگر تباہی پڑے گی۔ بدی نہ کرنا۔
صواب ہے۔ صوابی آدم کے گریے۔

بیم۔ یہودیوں کے گریے۔
صلوات۔ مسلمانوں کے گریے یا ہندوؤں کے ٹھکانے کو دار۔
اھلکنا۔ اس کے بہت بہت نظارے اس وقت ہی موجود ہیں۔
قص مشیل۔ شہید کے سینے کو سونچنے کے ہیں۔

شادہ مرمر اور چٹان کے کنارے مروج سے محل کو اونچا کیا۔ جس کا کنگرہ جائزوں
کا نشانی ہے۔ ارا۔ انیس کہتا ہے۔

دو تہائی لم بیکٹ ہما جدم خللتہ۔ ولا اتمنا شیدا آہینہ دال۔
اونیا جگہ میں نہ چھوڑا اس نے کسی مدت کے تھے کہ اور نہ کسی برج یا قلعہ کو گر
وہ جو کہ مضبوط بنایا۔ ساتھ چٹانوں کے۔ گویا دوسرے سینے جو نہ گرج کر رہے
کالت سنہ۔ سنہ الفرواق سنہ وسنہ ارمال سنہ۔ وصال کا ایک برس اور گد کے
برابر ہوتا ہے۔ مگر جدائی کی گھڑی سال کے برابر۔ مگر کہ کوئی تم پر ایک دن آگاہ ہے۔
جو تھوڑے لمبے بوجہ مصائب ہزار برس کا ہو جاسکے گا۔

مورخہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷، رکوع ۱۳ سورہ الحج ۶)

۱) کہ داؤد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرو سے روکا تھا۔ اور کہا کہ اگر ہم اس
سائل اجازت دیں تو جہادی عزت میں فریق آئے۔ لگے سال آنا اور یہ شرط مقرر
کین (۱) جس قعدا کے ساتھ لوگ جن ان کی تلواریں نیام میں ہیں۔ تیر۔ ترکش میں۔
بھالے پر چڑھوں میں (۲) جن دن سے زیادہ نہ ہیں۔ کوئی مسلمان کہ میں ہوتا ہے کہ
نہ جاسکیگا۔ اور اگر کوئی آپ کے آنا چاہے تو اسے روکے گئے نہیں۔ پھر میں نے یہ کہا تھا
کہ اس سورۃ میں انداز کیا ہے سب قوموں کو۔ جو عرب۔ مصر۔ عراق۔ شام میں تھیں۔
اس کے عین میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو عزت دجارتے پھرتے ہو۔ یہ سب ناک
ہو جاسکتا ہے۔

فالذین امنوا وعملوا الصالحات۔ جو میرا ساتھ دین گے وہ معزز ہیں گے
اور جو میرے برخلاف کوششیں کرتے ہیں وہ شکست یاب ہونگے۔ رسول اللہ تو ایمان
عمل میں۔ اطاعت رسول اور امر بالمعروف نہایت میں اور کفار شی کا نکار۔ بدیوں میں

۱۰۷) اللہ کی قسم جو کفر و شرک پسند ہے میں اور میرے آیات کو عاجز کیا پس یہ سب مخالفت
جو ہم کے کئے ہیں گے۔

دعا اور سدا من قبلک۔ مخالفان اسلام اس آیت کے غلط سینے کے لیے طرح طرح کے
اعتراف و تائبی کرتے ہیں۔ حالانکہ قصور جو ان کے قیام کا ہے۔ اس سورۃ کے گذشتہ رکوع
پر نظر ثانی کرو۔ انہیں کیا مضمون ہے۔ صاف معلوم ہو کہ کس زور سے اللہ تعالیٰ اپنی
توحید و عظمت کو قائم کرنا ہے اور پھر وہی شیوہ کوئی کرنا ہے کہ دشمن اس کے تباہ ہوں گے
کیا ان چھ رکوعوں کے مضامین کے سامنے اس بے ہودہ رداست کی کچھ ہستی ہے۔
کہ نبی کریم کی زبان پر انشاء و عظیم میں یہ کام بھی جاری تھا۔

ثلاث الذماتین العلی۔ وان شفاعتمن لغوی۔
جمہور کہتے ہیں جو اسلئے کہتے ہیں۔ اس طرح تو نبی کریم کے کلام سے ان اٹھ جادے گا۔
اذا اتممت الفی الشیطن فی امینہ۔ نبی کی خواہش یہی ہے۔ کہ توجہ۔ پچھلے
اور کہتے اللہ تعالیٰ ہو۔ کوئی شریر اٹھتا ہے۔ تو اس کی خواہش میں روک ڈالتا اور
چاہتا ہے کہ یہ نبی کا سبب نہ ہو۔

فینذخ اللہ مابقی الشیطن۔ اللہ تعالیٰ اس شریر کی تمام شرارتوں کو مٹاتا ہے۔
یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جب کوئی نیک اپنی نیکی پھیلاتا چاہتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی
شریر اس کی مخالفت کرتا۔ اور آخر منکب کھاتا ہے۔ اسی گاؤں میں ایک
راستباز آیا۔ اس نے حق پھیلاتا چاہا۔ مخالفوں نے روک ڈالی۔ مگر وہ ب
رودین اٹھ گئیں۔ چنانچہ اس کے نبوت میں تم میں سوسے زیادہ احموی بیٹے ہو
لیجمل مابقی الشیطن۔ شیطان کی شرارتیں فتنہ ہوتی ہیں۔ مگر وہ نبی کے لئے
جن کے دلوں میں مرض ہے۔ گویا اس ذریعہ سے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے
وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

سورۃ جن میں فرمایا۔ فانتہ یسلط۔ یہی ہے وہی خلفاء و محدث

جب اللہ اپنے غیب خاص کو رسولوں پر نازل فرماتا ہے۔ تو ان رسول کے
آگے بچھے چمکی پیرہ جاتا ہے۔ جب تک وہ ساری بات اللہ کی مخلوق میں پہنچا
کے ہیں یہ ممکن نہیں۔ کہ کوئی شیطان ایسے سر قہر و انداز سے کہ سکے۔

عذ اب یوم عقیق۔ مجاہد کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ وہ بندہ کا دن تھا۔ ہمیں
تمام عائد کہ پاک پاک اور ہونگے۔

المک۔ اس دن ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر یہ ایک صرف اللہ کے دین کے لئے ہو
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مورخہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۷، رکوع ۱۵

(سورہ الحج رکوع نمبر ۷)

سورہ حج کا مشاہدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے

منشد گناہ منکس عیبی بولی میں جگہ کو کہتے ہیں۔ کہیں جگہ جان پہلے کی اس کے
کو ناست و الفتن ہو۔ اس واسطے سجدہ ہر کان کو جو بازار میں ہو وہ تکبیر حق
پیشہ کی دکانوں بلکہ گھروں کے بازار کو بھی منکس کہتے ہیں۔

جناب آپ فرماتے ہیں۔ مسلمانوں کی عبادت گاہ میں ہیں۔ اس طرح کے
مقامات ہر قوم نے اللہ کے نام سے لئے بنائے ہیں۔

(۱) گنگا جی کے کنارے پر ایک مقام ہے۔ ہر دورہ یعنی ہری کا گھر
اللہ کا گھر۔ (۲) بیت اللہ (دیت اللہ) یروشلم میں ہے۔

(۳) بیت بن لاسہ جو آلہ ساس کے معنوں میں ہے۔ پس ہمارے گھر
کے بیت اللہ پر اعتراض کرنا غلطی ہے۔ انھیں چاہیے کہ عجلہ از کرین

فلا یساز عنناک فی الامس۔

فی کتاب۔ اللہ کی حفاظت میں۔

و لیسہ لان من دون اللہ

جن کی عبادت کی جاتی ہے وہ ضرور دیکھارے ہیں۔ تا نابت ہو کہ وہ اپنے
آرام کے مالک بھی نہ تھے۔ امام حسین۔ سح۔ راجحند۔ جی سب کے
وانعات زندگی دیکھو۔

لیسٹون۔ بیٹنٹون۔

مورخہ ۵ مئی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۷)

(سورہ الحج رکوع نمبر ۹)

یا ایہا الناس۔ یہاں عام لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ اور آگے چل کر
خصوصیت سے مومنوں کو۔

ذباباً۔ بھید یہ ہے۔ کہ کبھی بنانا تو درکنار۔ یہ جو معبود بنائے گئے
ہیں۔ وہ تو اس کی آنکھوں کی صحیح تعداد بھی نہیں جانتے۔ اس آیت
سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی جیگا ڈور بیغورہ
بھی نہیں بنائی۔

وان یسلیم الذباب شیئاً

بُت ہی مراد نہیں بلکہ انسان بھی خصوصیت سے شامل ہیں۔ اب خواہ کتنا
ہی بڑا بادشاہ ہو اور قوت والا۔ کبھی اپنا حقدے ہی جائے گی۔ اس
سے چھوڑنا محال۔

ارکھوا۔ خدا کی جناب میں جھکے رہو اور اپنے تئیں متکبر و لا پر دہ
نہ بناؤ۔

جانشین خلفاء کے مقابلہ پر کھڑے ہونے والوں کا انتقام کیا ہو گا۔ یہ تو خدا
نہا۔ (ب) اس کے بالمقابل تیشیر ہے۔ کہ مومنین ہمارے ان کے مالک کر
خارج ہوں گے۔

ہاجر دافئ سبیل اللہ۔ ملک کو چھوڑ گئے۔ خلیفہ و اقارب کو چھوڑ کر
ملک کے رسم و عقائد کو اور اپنے محبوب امور کو چھوڑنے والے دینہ نہ کر ہی
غرض نفسانی کے لئے۔

المہاجر من ہاجر ما غنی اللہ

ما غنی اللہ بہت سی چیزیں ہیں۔ اگر آئندہ یہ کہ جس مقام یا جس صحبت سے غفلت
بیدار ہو۔ اس کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔

لیدخلہم۔ جب مردوں کو یہ آسائش و آرام کے اسباب و مقامات
دیگا۔ تو زندوں کو تو ضرور ہی دے گا۔ خدا کی راہ میں مال و جان کو قربان کرنا
کوئی آسان شغل نہیں۔ اکثر لوگ دیکھتے جاتے ہیں۔ کہ معمولی سی بات پر خود کشی کر
لیتے ہیں۔ رسم و رسوم کی پابندی میں مال کا بہت سامعہ ضائع کر دیتے ہیں۔

کئی گیارہویں دینے والے بڑے استقلال سے قرین لے کر بھی ناخر نہیں
کرتے۔ مگر کوزہ کھو تو کہتے ہیں کہ غریب آدمی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی متابعت۔ واقع میں تلواریں و ہار پر چلتا ہے اور یہی حقیقت ہے بھڑا طوکی۔

ومن عاقب۔ ہر شخص خود بدل لینے کا مبارز نہیں۔ یہ مقام کے پھر ہے
ختم یعنی علیہ اس کو ظاہر کرنا ہے۔

فنتصم الارض محضۃ۔ جس طرح ظاہری بارش بے فائدہ نہیں جاتی۔ اسی
طرح وحی اپنا چھل لا دے گی۔

مورخہ ۴ مئی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع نمبر ۱۷)

سورہ الحج رکوع نمبر ۹

مختارکم ما فی الارض۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ زمین کی تمام چیزیں
تمہارے مسخر کر دیں۔ بلکہ دوسرے مقام پر فرمایا۔ کہ آسمان کی چیزیں
اور تمہیں و تمہاری تمہارے مسخر کر دیا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے بہت کم ان
آیات سے نفع اٹھایا ہے۔ اور علیہا کے ذریعے تسخیر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں
جو بالکل لغو اور بے ہودہ بات ہے۔ افسوس کہ جن کی کتاب میں لکھا
ہے۔ کہ کل کی تسخیر آج نہ کرو۔

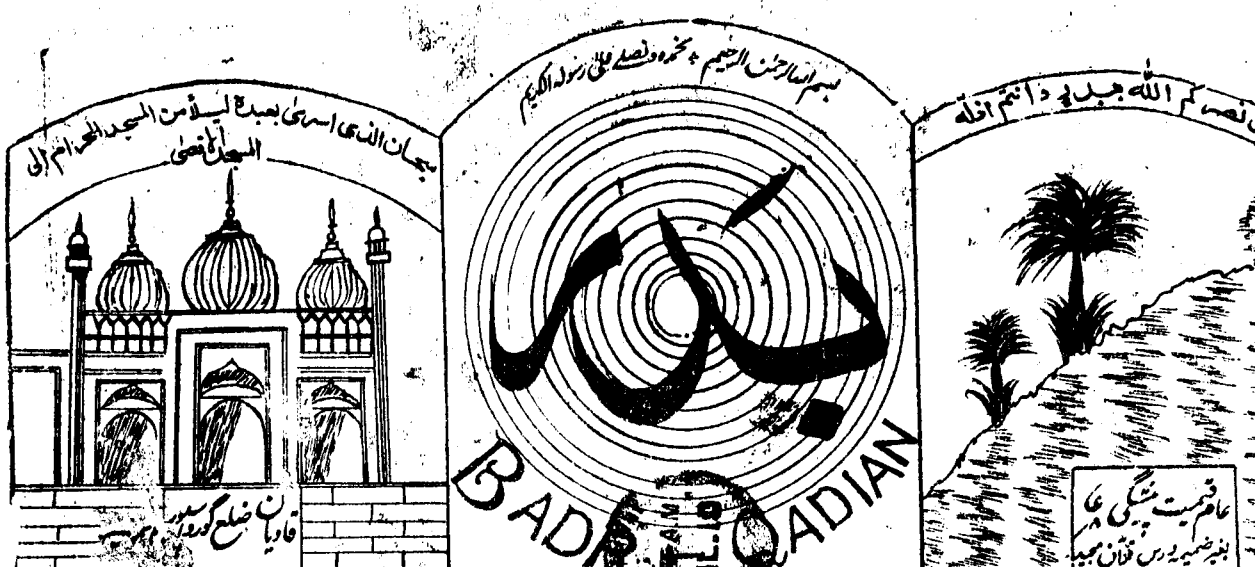
دولت خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ تو سارے جہان
کی دولت سمیٹ رہے ہیں اور جن کے لئے سب کچھ مسخر کر دیا گیا ہے۔ وہ
بھوکن مرنے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے خدا کی کتاب کو
چھوڑ دیا اور سمت و گاہ الہیہ ہو گئے۔ انا انکوا ابی و غفرنا الی اللہ

الحج۔ ہر قسم کی نیکیاں و بھلائیوں کا مجموعہ ہے۔
 لحکم تفلحون۔ کامیابی کی راہ بتا دی۔
 وجہا ہدا۔ کو نشان کرو اللہ کی راہ میں۔ جس قدر حق کو نشان کا ہو۔
 من حرج۔ حرج کے معنی ٹٹنی کے ہیں۔ شریعت کے جس قدر کام میں نے مطالعہ کئے ہیں۔ سب وسیع ہیں۔ مثلاً نماز۔ وقت بیت
 پھر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے۔ تو بیٹھ کر یا لیٹ کر اور پھر کچھ بھی ہنسل نہیں۔ غرض شریعت کے ہر حکم کی تعمیل اپنے اندر ایک کلمہ رکھتی ہے
 پھر یہ بھی مطلب ہے کہ ہر غلطی کا از الوجود ہے۔ گناہ کیا تو بہ کر دو غیر ذلک۔
 ابراہیم۔ اچھون کا باپ۔ اسی واسطے ابیم فرمایا۔ کیونکہ وہ تمام اچھون کا روحانی باپ ہے۔
 شمسک السلین۔ اس کے متعلق یہ نکتہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ کسی مذہب کا نام اس کی الہامی کتاب سے نہیں رکھا سکا اسلام کے۔
 ہوا۔ اس ضمیر میں جھگڑا ہے۔ بعض خدا کی طرف کہتے ہیں۔ بعض ابراہیم کی جانب۔ بدلیل امت مسلمہ بلکہ
 اعتمدوا باللہ۔ اللہ کی فرمانبرداری کے ذریعے اپنے تئیں ہر دکھ سے بچاؤ۔
 ونعم النصیر۔ اگلی سورہ میں نصرت ہی کا ذکر آوے گا۔

سورہ الحج کے نوٹ ختم ہوئے

یہاں پارہ تہران ختم ہوا

الحمد لله رب العالمین



| | | |
|--|---|---------------------|
| <p>چہ گوئم باؤ گرا آئی چار تادیان بینی</p> | <p>دو اپنی شفا بینی عوض کار الامان بینی</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>CC L XXXVIIII</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> |
| <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> | <p>مستندین زمان</p> |

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک مین کئی ایک خطوط
بہاروں کے ایسے آئے ہیں جن میں اپنی بیماری اور لاچار
کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا
ہو لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایچ ایس لکھا ہوتا ہے جو پڑھ
ہی نہ جاوے۔ اور اگر نام پڑھا جاوے۔ تو شہر مقام۔
ضلع و محلہ کا پتہ نہ ملوے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاتا
ہو کہ اس طرح روانہ ہو۔ پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے
آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں۔ اور پھر دوسرے
خط میں شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا
تھا اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے۔ ایسا
ہی ایک خط اس وقت ہمارے سامنے کسی صاحب
ابوالحسن نام کی بطور ہے جس کے متعلق ہم حیران و
کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ فریندگان خطوط
کو اس امر کا یقین ہو جاوے۔ کہ ہر خط میں نام اور پتہ
مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر
ہے * محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح *

تجارت کوٹہ
 ہمارے دوست بہت عہد الکرم صبا
 جو پہلے بیڑہ میں رہتے تھے
 آج کل ایک کوٹہ کی کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ جن کو اباب کو
 اپنے کارخانہ میں کوٹہ جلانے کی ضرورت ہواں کے
 ساتھ وہ خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن کا پتہ یہ ہے
 C/o S. M. Taki Coal Co
 Shambaid, E. S. R.

مبارک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شب و درمیان ۱۰ جولائی ۱۹۱۰ء کو قریباً ۲ بجے رات کے قاضی محمد محمود الدین صاحب اکل کو فرزند عزیز عطا فرمایا ہے۔ فاضلہ لیلہ علیہ ذاکر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور خادمہ برین بانو سے۔

تلاش گم شدہ | ایک بجائی کا ایک نرٹ مبلغ ملے
 کا گم ہو گیا ہے۔ نمبر: ۴۹
 ہے اگر کسی صاحب کی نظر میں آئے تو مطلع فرمائے۔

ایک اور مہاجر

میان نور الدین صاحب احمدی کی کمیشن رپورٹ
انٹر سر جرت کے قادیان اسکے زمین ادا اپنے
جوائنٹی شیر محمد صاحب کے ساتھ دوکان کرتے ہیں۔ ان کے دوستوں
کاظم ع۔ ہو۔

دو جاتی

دو حاجی حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد جو کہم دو احباب کو کہو کہ
 فرج ہر برج کے لئے جیسا چاہے بنے ہر جزو داد
 جسے معذور اور مجھ کی تائب رکھئے وہ اسے **عالم** اللہ تعالیٰ شفیق رہی
 اور اگر است کریں ایک امین سے اس بات پر جو پہلے کر چکا ہو
 اگر شیشی جو عثمان صاحب مینڈا نہیں لڑا قابضے
بناز و غائب انفال کیا احباب باز و غائب ہر مدین
 دوما شمع محمد یوسف صاحب انبا کو چاہی شیخ ہر محمد و اسے
 یاد ہے۔ احباب سے درخواست وہاں سے مست ہے۔

طالع

اطلاع مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور مدرسہ احمدیہ بعض طلباء کو جندہ اور فخر کے نام پر کئی اجازت دیتی ہے جس سے جندہ اور فخر کے لئے انکو ساتھ رہنا نہیں چاہیے لیکن چونکہ انکے اس سے جندہ اور فخر کے نام سے رہنا بھی دین ایسے طلباء کے پاس مصلیٰ جندہ کے لئے سب سے لطیف اجازت نامہ ہوگی جس پر بعد از انجن احمدیہ طلباء فخر اور سرکشی صدر انجن احمدیہ اور پیدائش صاحب باختر طوطیہ احمدیہ کے کے تحت ہونگے۔

میں

مہین مولوی شہداء احمد صاحب اظہری ۱۸ جولائی ۱۹۶۸ء
 کے المجدد شہین کھنن میں بین کسی مسجد کا
 ام ہوں نہ بین خنازہ خوان۔ بلکہ میری دعا ہو کہ قیامت تک میری
 لا دین بھی کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔
 اسل کریم علی المد علیہ والوں کے خلفاء راشد بن مسجد کا
 بغض نفیس زمانے رسول خدا کے پڑا ہے
 آج جو دہرین صدی کا ابک مولوی اسے موجب تنگ قرار

(جد پرئیں قادیان میں میان مصلح الدین عمر پروردگار ایشیاد پرسترو پرسترو کے حکم سے! ہمارا مفتی محمد صاف جھپکڑ شائع کیا)

وَلَا يَأْتِيَنَّكَ مِثْلُ الْأَجْنَاثِ بِالْحَقِّ وَاحْسِنِ تَفْسِيرًا

چودہ سو برس سے یہ قرآن مجید دعویٰ ہے کہ کئی عہد سے عہد
صداقت تم پیش کرو۔ ہم اس سے بڑھ کر دلائل حق و حکمت سے
پھری ہوئی صداقت قرآن میں دکھائیں گے۔

اس باب کتاب کے خدام کے ذریعہ کئی رنگین میں اس اعجاز
کا ثبوت ملتا رہا۔ اور آئندہ جن جن زمانہ ترقی کرے گا۔

فقہ شریف کے بے مثل کلام ہونے کا ثبوت ملتا رہے گا کہ
کس قدر انوسوس و سرخ کا مقام ہے کہ خود مسلمانوں میں سے

بعض افراد اس کتاب سے ایسے ناواقف ہو گئے ہیں کہ کتب
جو کوئی عجیب بات کسی دوسرے مذہب کی کتاب یا اس مذہب

کے اپنی کے غلط فہمیاں دیکھتے ہیں۔ تو وہ دیکھتے ہی بخود
ہو کر ایسے کلمات منہ سے نکالتے ہیں۔ جو ایک مومن کی

شہن کے پرگز شاہان نہیں ہو سکتے اور اس سے کلام الہی
کی مناسک لازم آتی ہے۔ تازہ مثال سنئے۔ کہ "ادیب" ایک

رسالہ ہے جسکی تعریف بعض اسلامی اخباروں نے بھی لکھی
ہے۔ مگر میں ابھی سے اسے ایک ہندو رسالہ سمجھتا رہا

ایہاں تک کہ کچھ جوج نہا۔ مگر وہ سب معمول اسلام پر زہر
اگانا باوجود اس بات کے کہ وہ ایک ادبی رسالہ ہے اور

ذہبی امور کی تنقید و تائید اس کے مقاصد میں داخل نہیں
اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ چنانچہ مئی سنہ ۱۹۸۵ء کے نمبر میں

دو تین جگہ اسلام پر جھکا گیا ہے۔ صفحہ ۲۲۴ میں لکھا ہے
اسلام میں ایسے امور اور احکام پائے جاتے ہیں۔ کہ کبھی

نیا اگر تعصب و غریبی منافرت کو اسلام کا ایک جز قرار دیا جاوے
تو بے جا نہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر میں مضمون ۷۷ میرے

دل کو صدمہ پہونچا ہے۔ وہ مشکل تھا ہے۔ اور زیادہ
قابل انوسوس و سرخ وہ بات یہ ہے کہ وہ ایک مسلمان علم سے

نکلا ہے۔ اور مسلمان بھی مولوی محمد عزیز مرزا "بی۔ اے
آنریری سکریٹری مسلم لیگ۔ آپ بڑھ کی تعظیم کے چند منتوبات

پیش کر کے رقمطراز ہیں۔ اطلاق کے جہاں غلط نمونے مذہب
بڑھ کی کتاب میں ملتے ہیں۔ وہ دنیا کے لٹریچر میں تعلیم

میں۔ اور لٹریچر فاضلین میں اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں
ملتی، پھر لکھتے ہیں۔ سناش سے فیکر سادہ تک کو کوئی ہم

اصل نہیں جھوٹا۔ کسی مذہب کا شخص بھی اگلاں اصول

کو نہ بہ طریق بنائے۔ تو اپنی فطرت کے کمال پر پہونچ کر دنیا میں
کا سیاب اور آخرت میں سرخرو بن سکتا ہے۔ حالانکہ جو

بائین بیان کی میں ان میں تنازع کا سامنا بھی ہے۔ جو
انسانی تخلیقات کا ایک کردار قابل ملامت لگتا ہے۔

میں بڑے دعوے سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تعلیم قرآن
کی تعلیم کے مقابلہ میں بالکل ناقص اور ناقص بلکہ بعض

حالات میں مضرت ہے۔ اور پھر مزید برآں یہ کہ بالکل بے
دلیل۔ خدا نے ہمارے ہر بان مکرّم سیدنگو توفیق دی

ہے کہ وہ اس کے مقابلہ میں قرآن مجید کی برعادت
حقائق تعلیم کو پیش کر کے ایک دنیا پر ثابت کرے۔

وَلَا يَأْتِيَنَّكَ مِثْلُ الْأَجْنَاثِ بِالْحَقِّ وَاحْسِنِ تَفْسِيرًا
قرآن کی تعلیم

واحرض عن الجاہلین | احمقوں کی محبت سے احتراز کر
(۱) بڑھ تعلیم دیتا ہے۔ کہ قرآن حق کی محبت سے پرہیز کر لیکن

قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعَصِّمُونَ
یعنی قرآن اور عاقل و دوزخ کی محبت سے پرہیز کریں

صورت میں کہ تجھے ان کی محبت سے کوئی منفی نتیجہ نہ مل
جو (۲) پھر بڑھ صرف محبت سے منع کرتا ہے۔ لیکن

قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
یعنی تو جاہل کی بات کی طرف توجہ بھی نہ کر (۳) پھر اگر بخود

کوئی جاہل ہمارے ساتھ ہو گا تو ہم کیا کریں۔ اس کے
جواب میں بڑھ ساکت ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے

وَإِذَا خَلَا بِكُمْ مِنَ الْجَاهِلِينَ قَالُوا سَلَامًا یعنی جب
تیرے ساتھ خود بخود جاہل مخاطب ہو تو سلامتی سے کنارہ

ہو جا۔ اس طرح کہ تجھے اس سے اور اس کو غصے کوئی
ضرر نہ پہونچے۔ (۴) پھر بڑھ جہالت کے علاج سے بھی

ساکت ہے کہ یوں کر جہالت دور کی جاوے۔ لیکن قرآن
فرماتا ہے۔ قَالَ اعْذِرُوا بِاللَّهِ إِنَّ الْكُفْرَ مِنْ الْجَاهِلِينَ

یعنی جہالت سے بچنے کے لئے اسی شکل شئی تعلیم کے
آستانہ پر جھک تا تو بھی جہالت سے چھٹکارا پائے (۵)

پھر بڑھ نے احمق کی تعظیم نہیں کی۔ لیکن قرآن شریف نے
احمق کی تعظیم بیان کی ہیں۔ اہل غیباوی معاملات میں

احمق مہیکر فرماتا ہے۔ فَاَن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ
سَفِيهًا يَأْتِيهِ فَزَالَمَ سَفِيهًا قَوْلًا سَفِيهًا مَوَالِمًا

دوم۔ دینی احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَرْغَبْ عَنِ
مِلَّةِ الْاِسْلَامِ لَمْ يَمْنَعْ سَفَهَ لَفْسِهِ۔ یعنی جو کہ گمراہ

یا ملوث ہو اور منافق سے جھگڑے میں وہ بھی احمق ہیں

(۶) پھر بڑھ نے احمق سے ملنے جلنے سے منع کر دیا لیکن
اور کوئی ایسی بات نہیں بیان کی جس سے پایا جاوے۔ کہ احمق

کے ساتھ نیکی یا سلوک بھی کیا جاوے۔ ہن دکان شریف فرماتا ہے
وَلَا تَقْرَأُ السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ فِيهَا قِيَامًا مَّا دَرَقْتُمْ

منہا و اَكْسُوهُمْ و قُولُوا لَهُمْ قَوْلًا سَدِيدًا۔ یعنی اپنے مال
جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے قیام کی صورت بنایا

ہے۔ احمقوں کے احمقین نہ دو کہ نہ کہ وہ غفلت کر دیتے لیکن
ان اپنے مالوں سے ان کو کھلاؤ بلاؤ ان کو لباس پہناؤ اور انکو

اچھی اور نیک تعلیم دلاؤ۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ فَاَن كَانَ الَّذِي
عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا اَوْ ضَعِيفًا اَوْ لَا يَسْتَفِيهُ اِنْ يَمْلِكْ فَاُولَئِكَ

دَلِيلٌ بِالْعَدْلِ۔ یعنی اگر غرض و غیرو مالی معاملات میں ایک طاقت
ایک سفید آدمی ہو اور وہ ان معاملات کو انجام دینا نہ جانتا ہو۔ تو

چاہئے کہ تم میں سے کوئی شخص عدل و انصاف کے ساتھ اسکی
طرف سے دلیل ہو کر ان معاملات کو طے کرے۔ غرض یہ تو

واحق کے معاملہ میں بڑھ کی تعلیم ناقص ہے۔ لیکن قرآن شریف
کی تعلیم ہر طرح کا مل واکل ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم | بڑھ کی تعلیم
وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِلَّهِ السُّلْطَانُ وَلِلَّهِ الْمُنِيرِينَ | علم کی عزت کر۔

بڑھ کہتا ہے کہ علماء قابل عزت ہیں ان کی عزت کر۔ لیکن بڑھ
تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ بڑھ نے علماء کی تفصیل نہیں کی

حالانکہ سب علماء قابل عزت نہیں ہزاروں علماء علم بڑھ کر بھڑے عمل
نہیں ہیں۔ اور ہزاروں نامتک مذہب کے مومنین ہیں۔ ان

قرآن شریف تفصیل کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ
مَنْ عِبَادَهُ الْعُلَمَاءُ۔ یعنی عالم دی ہے۔ جو دل میں غیبت اللہ

رکھے اور مومن ہو۔ پھر فرماتا ہے وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ
یعنی عالم باعمل کی عزت کر۔ پھر فرماتا ہے وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِلَّهِ السُّلْطَانُ

وَلِلَّهِ الْمُنِيرِينَ۔ یعنی تمام علماء کو عزت حاصل نہیں اور قرآن کی
عزت ذکر۔ صرف انہیں کی عزت کر جو باعمل ہیں۔ پھر فرماتا ہے

اِنَّ اَكْبَرَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاهُ اَتَقَاتِكُمْ اَتَقَاتِكُمْ اَتَقَاتِكُمْ اَتَقَاتِكُمْ
دی لوگ میں جو متقی ہیں۔ غرض بڑھ کہتا ہے کہ علماء کی عزت

کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تمام علماء کی عزت ذکر کیا
اسی عالم کی عزت کر جو متقی ہو اور عالم باعمل ہو۔ اس لئے کہ

جس عالم کا خدا سے تعلق نہیں وہ کسی طرح سے بھی قابل عزت
نہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم | بڑھ کی تعلیم
فَاَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ اللَّهُ الْاَهْلَ خَائِفًا لِّشَيْءٍ فَاَصْبَحُوا

جو چیز قابل پریش ہوا کسی
پریش کر

ذکر کی بن بنیاد پر فرماتا ہے۔ ان اللہ ولی الذین امنوا
یخرجہم من الظلمات الی النور۔ یعنی جو لوگ حق کی مجلس پر یا
حقیقی معبود کی عبادت کرتے ہیں ان کی ملاکت یہ ہے کہ وہ
دن بدن فعاتون اور جہانوں سے نکلنے آتے ہیں اور ان
کی حالت روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ پھر فرمایا ان الصلوۃ
تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ یعنی عبادت گدھی زندگی کو
دور کر دیتی ہے اور سچا عابد اخلاقی حالت میں اسلئے دور کا ہوتا
ہے اور وہ بنے حیاتی کی باتوں اور باتیں بدہ عاداتوں میں گرفتار
نہیں ہوتا۔

پھر بڑھ کر تعلیم ایک اور طرح سے آتے ہے۔ اس طرح پر کہ
بڑھ عبادت کا حکم تو درت ہے لیکن اس کے ثواب اور نتیجے سے
سطلع نہیں کرنا۔ لیکن اسلام بڑی تھری سے اور بڑے زور سے
اپنی عبادت کے عابد کو تیار ترین دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔
یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین
من قبکم لعلکم تتقون۔ یعنی اگر عبادت کرو گے۔ تو
دنیا میں تم خدا کے عذابوں سے بچ جاؤ گے اور ایسے عذابوں
میں تم محفوظ رہو کہ عام لوگوں سے ممتاز نہ بنائے گئے۔

پھر عبادت کا ذکر کرتے کرتے فرماتا ہے۔ اولئک هم المفلحون
یعنی جو لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اسی دنیا میں اپنے
مفلحوں پر مظفر و منصور ہونگے۔ پھر فرماتا ہے۔ حقا علینا
لنصر المؤمنین۔ یعنی عابدوں کی دنیاوی مدد کی جاوے گی غرض
خدا تعالیٰ عبادت کا نتیجہ یہ بیان کرتا ہے کہ عابد وہ دن جہانوں
میں کامیاب ہونگے۔ اور اخروی کامیابی کی دلیل اس جہان
کی کامیابی کو ٹھہراتا ہے۔ یعنی اس جہان میں عابد مظفر و منصور
غالب رہے گا اور اس کا مخالفت ذلیل و متروک
لیکن بڑھ کر کوئی نتیجہ نہیں بیان کیا

قرآن کریم کی تعلیم | بڑھ کر تعلیم

کوذا مع الصادقین | نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر لیکن
بڑھ کر کتاب ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر لیکن
قرآن شریف فرماتا ہے کہ تو صرف صحبت ہی نہ کر کہ بلکہ ان میں سے
کام کر۔ اور ان کی مدد کر۔ جیسا کہ فرماتا ہے کوذا مع الصادقین
یعنی نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر۔ میت کے معنی میں کسی کے
ساتھ نشست و برخاست رکھنی اور اس کی مدد کرنی جیسا کہ
قرآن شریف میں آیت ہے۔ ان اللہ معہا۔ یعنی اسلئے
ہمارا مددگار رہے۔ وان اللہ مع المتقین۔ یعنی اسلئے
متقین کا مددگار رہے۔ پھر صحبت کے معنی میں کہ عبادت کو کام

انما اللہکم اللہ واحد۔ یعنی اوشنا زما انما ایک احد ذات
سوا اللہ کی قابل پریش اور کئی معبود نہیں پھر فرمایا۔ انما هو
اللہ واحد۔ پھر اس بات کی دلیل دی ہے کہ ایک ہی معبود ہے
چنانچہ فرمایا۔ لا کولت فیہما الہة الا اللہ لفسدن لایسے
اس نظام عالم کے اگر دو الہ ہوتے تو یہ نظام کب تک بچا جاتا۔
پھر یہ کہ تعلیم میں یہ نفس جو کہ اس نے قابل پریش کا
نام نہیں لیا۔ لیکن قرآن شریف اس معبود حقیقی کا نام لیتا ہے
(اس کو دہی میں صرف بڑھ ہی مستلانہ نہیں بلکہ اسلام کے
سوا کسی اور مذہب میں خدا کا نام نہیں اور کسی زبان میں چنانچہ
فرماتا ہے۔ وما من الہ الا اللہ یعنی کوئی ذات عبادت کے
قابل نہیں سوائے اللہ کے۔ پھر فرمایا اللہ کا الہ لا اله الا
الہ۔ پھر فرمایا۔ انما اللہ اللہ واحد۔ پھر فرمایا لا اله الا
اللہ واستغفر الذنوب۔ پھر فرماتا ہے هو اللہ الواحد
القہار۔ پھر فرماتا ہے۔ وما من الا الا اللہ الواحد القہار
پھر بڑھ کر تعلیم میں یہ نفس ہے کہ اس نے پریش کی
تعلیل نہیں کی کہ پریش کے کیا اصول ہیں۔ لیکن قرآن کریم
پریش کے اصول بتاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یردن وجہ
یعنی عبادت کا ایک تو اصل یہ ہے کہ عبادت کے صرف خدا کی
رضا مندی مقصود ہو۔ پھر فرماتا ہے لا یدعون مع اللہ
الما اھم یہ یعنی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہیں بنانا چاہیو
پھر فرماتا ہے۔ یدعوننا دعوا دھباً۔ یعنی عبادت خوف
و رجا سے کرتی چاہیے۔ پھر فرماتا ہے یخافون دھبہم
یعنی عابد کو اپنے رب کا کامل خوف چاہیے۔ پھر فرمایا لا یخشیون
احدا الا اللہ۔ یعنی خدا کے سوا کسی اور کا خوف دل میں
نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ الذین امنوا اشد حباً للہ یعنی عابد
کو کامل محبت اللہ سے چاہیے۔ پھر فرمایا یطہرون الطہار
علی حبہ مسلکاً و بیئاً و اسیراً۔ یعنی اچھو کام اور بڑا
خدا تعالیٰ کی کامل محبت سے ادا کرنے چاہئیں۔ پھر فرمایا
یوفون الزکوۃ ویطہرون اللہ۔ یعنی عبادت کے لئے طاعت
کا دل کی طہارت ہو۔ پھر فرمایا۔ ومن یعظم حرمان اللہ
پھر فرمایا ومن یعظم شعائر اللہ۔ یعنی عابد کو معبود کی کامل
تعظیم چاہیے۔ غرض قرآن شریف نے عبادت کے چار اصول
بتائے ہیں۔ (۱) کامل محبت (۲) کامل خشیت (۳) کامل تعظیم
(۴) کامل طاعت۔

پھر بڑھ کر تعلیم میں یہ نفس ہے کہ اس نے باطل بیان نہیں
کیا کہ سچے معبود کی عبادت کی قربت کی کوئی علامتیں ہیں
ان قرآن شریف نے بے ربا عبادت کی قربت کی علامتیں

بڑھ کر کتاب ہے کہ جو چیز خاں پرستش ہو اس کی پریش کر لیکن
یہ تعلیم ناقص اور ناکافی ہے۔ اول یہ کہ بڑھ کر پریش کی
قابلیت کا معیار عام لوگوں کے ختم ناقص پر چھوڑا ہے حالانکہ
ہر بات شرک کی بڑھ ہے۔ کیونکہ ایک ہندو کہتا ہے کہ
گائے جو دودھ دے کر لوگوں کو نفع پہونچاتی ہے اس قابل
ہے کہ اس کی پریش کیا وے۔ ایک مسیحی کے اعتقاد میں
دہی قابل پریش ہے۔ جو چھوڑ دے کہ صلیب پر لٹکا یا عبادت سے
اور اہل اہل لما بقتانی کہ کہہ جان ویدے۔ غرض دنیا کی آبادی
کا اکثر حصہ جاہلون اور مولیٰ عقل وائے آدمیوں سے معمور ہے
تو کیوں کہ وہ بیچارے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ کوئی قابلیتیں ہیں
جو معبود حقیقی میں پائی جاتی چاہئیں۔ لیکن قرآن شریف نے
ان باتوں کو خوب مفصل بیان کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف بیان
کرتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ مالک
یوم الدین۔ یعنی دہی ذات پریش کے قابل ہے۔ جو تمام
عیبوں سے منزہ اور تمام کامیاب صفات سے موصوف ہو۔ جو
مخلوقات کو نیست سے ہست کرے پھر آہستہ آہستہ تدریجاً انکی
تربیت کرے اور ان کے ہائے کے لئے ان کی کوشش اور انھار
کے بغیر اسلئے اسلئے سامان عطا کرے۔ پھر ان کے افغان
کو ضائع نہ کرے۔ بلکہ انکی کارگزاریوں کے مطابق انہیں انعام
اکرام سے مالا مال کرے۔ پھر اگر وہ بشریت سے بڑے راستہ
پر چلیں۔ تو ان پر ریاست کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ اھاک نعید
یعنی جو ذات ان چار صفات سے موصوف ہو ہم اسکی عبادت کہتے
ہیں۔ پھر ایک جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ذالک اللہ ربکم
الا اللہ هو خالق کل شیء خاعبد وہ۔ یعنی قرآن کی عبادت
کہ جو تیرا اور تیرے باپ دادوں اور ہر شے کا بڑا کنندہ ہے
پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ حکیمان علیہا یعنی عبادت کے قابل ہ
ذات ہے۔ جو کامل حکیم اور کامل علیم ہو۔ پھر فرماتا ہے اللہ
یمت علیکم انھدکم للایمان۔ یعنی پریش کر۔ جو حسن کامل
ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ یعنی معبود
حقیقی سب سے زیادہ طاقتور اور قادر ہونا چاہیے۔ غرض قرآن
شریف نے قابلیت پریش کے چار معیار بیان فرمائے ہیں۔
کامل طاعت (۱) کامل ایمان (۲) کامل محبت (۳) کامل علم
لیکن بدہ اس سے بے علم ہے۔ پھر بدہ کی تعلیم میں یہ نفس جو
کہ بڑھ کر نے نہیں بیان کیا کہ قابل پریش ایک ذات ہے
یا متعدد ذاتیں لیکن قرآن شریف خوب مفصل بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الہ الا اللہ واحد۔ یعنی ایک
ایک ذات کے اور کوئی نہیں قابل پریش نہیں پھر فرماتا ہے

کرے دیا تو بھی کرے۔ غرض نیک لوگوں سے مطلق صحبت رکھنی ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ مگر قرآن شریعت کے مطابق علاوہ صحبت کے ان جیسے کام کرنے اور ان کو کام میں مدد دینی ایک اعلیٰ کام ہے۔ پھر بڑھ کر حضرت محمد پر ہے کہ تو نیک سے صحبت لکھ لیکن کوئی تدبیر نہیں بنائی کہ جس سے نیک لوگوں کی صحبت تیسرے آوے۔ حالانکہ جس طرح دنیا میں غنا و مفقود ہے۔ اسی طرح اچھی صحبت بھی قریباً فریاد معدوم ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں تو بہت ہی کم میرا سکتی ہے۔ لیکن قرآن شریعت نے بہت عمدہ نوادہ بنا لئے ہیں جن سے آدمی نیک صحبت کو حاصل کر سکتا ہے چنانچہ پہلا نوادہ بیان فرماتا ہے۔ وادخلنی بوجنت فی عبادک الصالحین۔ یعنی جب کوئی آدمی نیک صحبت حاصل کرنا چاہے۔ تو اول اسے دعا کرنی چاہیے۔ کہ اے میرے قادر و مقتدر مولیٰ تیرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ مجھے محض اپنے فضل سے نیک صحبت بسر کر اور مجھے نیک لوگوں میں داخل کر۔ پھر بعد اس کے دوسرا نوادہ بیان فرماتا ہے۔ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات لیدخلنہم فی الصالحین۔ یعنی جب کوئی آدمی پہلے نماز کرے۔ اور پھر ایمان و اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم اسے اپنے نیک لوگوں کی صحبت بسر کریں گے۔ غرض نیک صحبت حاصل کرنے کے لئے دو ترکیبیں ہیں۔ ایک تو دعا و دوسرے نیک اعمال میں ترقی کرنی۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے نیک لوگوں کی صحبت تک ہی ترقی محدود کی ہے آگے نہیں کی۔ لیکن قرآن نے ترقی کرنا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ وھبیل من الصالحین یعنی ایک نوادہ درج ہوا۔ کہ تجھے حکم تھا۔ کہ تو نیک لوگوں سے صحبت رکھ۔ اب خدا تعالیٰ نے تجھے ترقی دی۔ اب تو دعا کر کہ اے مولیٰ کریم تو نیک لوگوں کو توفیق دے۔ کہ میری صحبت میں بیٹھیں۔ پھر فرماتا ہے۔ واجعلنا للمتقین اماماً۔ یعنی اے مولیٰ کریم نیک لوگوں کو توفیق دے۔ کہ ہم سے نایب بنیں۔ اور ہماری پیروی کریں۔ غرض بدھ کا مبلغ علم جہاں تک ہی ہے کہ تو نیک لوگوں کی صحبت تلاش کرے۔ لیکن قرآن مجید تجھے ترقی دے کہ جہاں تک بلند کرنا ہے۔ کہ تو نیک لوگوں کو تلاش کر۔ کہ وہ تیری صحبت میں بیٹھیں۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف حکم دیا ہے لیکن کوئی دلیل یا نتیجہ نہیں بتایا ان قرآن شریعت نتیجہ بیان کر کے اس کو بطور دلیل پیش کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لانہ کسوا الی الذین ظلموا فکسوا

یعنی اگر تم نے اچھی صحبت اختیار نہ کی۔ اور میری صحبت نہ چھوڑا۔ تو میں چونکہ ذرا انتقام ہوں۔ اس لئے تم کو خدا کے سے محفوظ نہ کروں گا اور تم عذاب میں گرفتار کئے جاؤ گے اور اسی دنیا میں ذلیل و خوار ہو کر تباہ ہو جاؤ گے۔

قرآن کریم کی تعلیم

ہل اتی علی الانسان حین یصلے جنم میں جو نیک کام کرے ہوں من اللہ ہم لہم یکن شتیا کذا کذا ان کا دہان اس جنم میں کھنا بدھ کہتا ہے کہ انسان کو چاہیے۔ کہ جو نیک کام کرے پہلے جنم میں کئے ہوں ان کو اس جنم میں دھیان میں لکھے لیکن یہ تعلیم بالکل غلط ہے اس لئے اول تو اس جنم سے پہلا کوئی جنم ہی نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی صاحب اس کا ثبوت دے

سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر بالفرض پہلے کوئی جنم مانا جاوے تو اس جنم کے واقعات کا علم کیوں کر ہو سکتا ہے۔ آدمی تو اپنے جنم کی بھی باتیں نہیں جانتا کیا کہ وہ پہلے وہی جنم کی نیکیاں یاد رکھے۔ پھر تیسرا اعتراض یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنی نیکیاں یاد کر کے عبرت نہیں حاصل ہوتی۔ بلکہ ایک قسم کا غرور و تکبر پیدا ہو سکتا ہے۔ غرض بدھ کی اس تعلیم میں اعتراض ہیں۔ اول یہ کہ اس جنم سے پہلے کوئی جنم نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس جنم کی باتیں یاد نہیں رہ سکتیں۔ تیسرے یہ کہ اگر یاد بھی ہوں۔ تو کچھ فائدہ نہیں۔ ان قرآن شریعت عبرت کے لئے احسن طریق بیان فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سلتہ من طین ثم جعلنا لہ لطفۃ فی قرۃ اومکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ ثم خلقنا العلقۃ مضغۃ ثم خلقنا المضغۃ عظاماً فلکسوا العظام لحماً ثم انشأنا خلقاً اخر۔

یعنی آدمی غور کرے کہ میں کبسا بنا اور کیا سے کیا ہو گیا۔ پھر کسی حقیر مٹی بنا۔ پھر اپنی ایک حقیقت بوند بنا پھر خدا کی حکمت سے بڑھ کر ایک جو تک کی طرح ہو گیا۔ پھر اس سے بڑھ کر ایک چھوٹی سی بوٹی بن گیا۔ پھر اسی قادر مطلق کی قدرت سے بڑھ کر بنا گیا۔ پھر بڑی سے چڑے دار بڑی ہوا پھر اسی کے رحم و کرم سے شکم و دوسرے پیدا ہوا۔ پھر اسی مومن صفت بنے بچے فوت دی۔ اور ایک چلتا پھرتا ہوا کئی انسان بنا دیا۔ اگر اس سلسلہ کو غور سے آدمی دیکھے اور

پھر خیال کرے کہ ایک دفعت مجھ پر ایسا بھی گزرا ہے میں قابل ذکر شے بھی نہ تھا۔ اور اب میری کسی شان ہو گئی جو تو ضرور ہے کہ وہ بے اختیار کہہ آوٹھے۔ خدا باریک اللہ

احسن الخالقین۔ یعنی کیا باریک اللہ جس نے آدمی کو جس طرح و کرم سے مجھے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اور پھر فرمایا۔ ان الذین قالوا دینا اللہ ثم استقاموا انتزل علیہم السلاکۃ الاتخافوا ولا تخافوا البشر و اباً لجنۃ النہی کنتم توعدون۔ بخن ادلیا انکم فی الحیاۃ الدنیاء فی الآخرۃ۔ یعنی جو لوگ نیک کاموں کو اختیار کر کے پھر ان پر خیرت ہو جائے ہیں۔ ان کی دو علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ خوف خدا خوف ان کو نہیں ہوتا۔ اور دوسری علامت یہ ہے۔ کہ ان کو انجام کی خوبی کی تسلی ہوتی ہے۔ اور آخرت کے شعلے ان کے غلو بہ مطمئن ہوتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے کہ بخن ادلیا انکم فی الحیاۃ الدنیاء۔ یعنی جو لوگ نیک کاموں پر کچھ نہ جانتے ہیں۔ ان کی کارگزاریاں کا بدلہ ان کو عطا ہو گا۔ کہ وہ دنیا میں محفوظ

احسن الخالقین۔ یعنی کیا باریک اللہ جس نے آدمی کو جس طرح و کرم سے مجھے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اور پھر فرمایا۔ ان الذین قالوا دینا اللہ ثم استقاموا انتزل علیہم السلاکۃ الاتخافوا ولا تخافوا البشر و اباً لجنۃ النہی کنتم توعدون۔ بخن ادلیا انکم فی الحیاۃ الدنیاء فی الآخرۃ۔ یعنی جو لوگ نیک کاموں پر کچھ نہ جانتے ہیں۔ ان کی کارگزاریاں کا بدلہ ان کو عطا ہو گا۔ کہ وہ دنیا میں محفوظ

قرآن کریم کی تعلیم

خاستقیم کما امرت۔ غرض کہ اپنی اچھی طرح حفاظت کرنا بدھ کہتا ہے۔ کہ تو اچھے کام کی حفاظت کر لیکن قرآن شریعت فرماتا ہے کہ حفاظت تو معمولی امر ہے۔ تو نیک کاموں پر خود بگاڑ دینے نام نیک کاموں کا مال بن۔ پھر بدھ نے نیک کاموں کی تفصیل نہیں کی۔ حالانکہ دنیا کے اکثر لوگ نیک کاموں سے پوری طرح سے واقف بھی نہیں ہوتے۔ لیکن قرآن شریعت نے ہی فقرہ میں تمام نیک کاموں کی تفصیل کر دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ کما امرت۔ یعنی تمام نیک کاموں کو سامنے آدمی نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے ان کی تفصیل بذریعہ وحی مجید پڑا دی گئی ہے اور وہی تعلیم تمام نیک کاموں پر عادی ہے۔ قوی پر کارہ۔

پھر بدھ نے اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے کو کئی اور شرابوں میں آنیوے ثمرات کی بشارت نہیں دی۔ مگر قرآن شریعت فرماتا ہے ان الذین قالوا دینا اللہ ثم استقاموا انتزل علیہم السلاکۃ الاتخافوا ولا تخافوا البشر و اباً لجنۃ النہی کنتم توعدون۔ بخن ادلیا انکم فی الحیاۃ الدنیاء فی الآخرۃ۔ یعنی جو لوگ نیک کاموں کو اختیار کر کے پھر ان پر خیرت ہو جائے ہیں۔ ان کی دو علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ خوف خدا خوف ان کو نہیں ہوتا۔ اور دوسری علامت یہ ہے۔ کہ ان کو انجام کی خوبی کی تسلی ہوتی ہے۔ اور آخرت کے شعلے ان کے غلو بہ مطمئن ہوتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے کہ بخن ادلیا انکم فی الحیاۃ الدنیاء۔ یعنی جو لوگ نیک کاموں پر کچھ نہ جانتے ہیں۔ ان کی کارگزاریاں کا بدلہ ان کو عطا ہو گا۔ کہ وہ دنیا میں محفوظ

کوئی اعلیٰ شے نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے فلاسفہ باوجود قانون قدرت کے اپنی طرح مطالعہ کرنے کے اور علم حاصل کرنے کے پر کوئی فائدہ نہیں ملتا۔ اور بعض تو خدا کی ہستی کے خالق بھی نہیں ہوتے۔ بلکہ اس زمانہ میں جو ہر پر کے فلاسفہ قانون قدرت کے مطالعہ کرنے والے ہیں وہ اکثر کفر کے وہرے اور لاف ہیں۔ لیکن قرآن شریف نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ نہیں بنایا۔ بلکہ قرآن شریف بہت ساری اغراض کے لئے ارشاد فرماتا ہے جنہیں سے چند ایک ذیل میں درج کرتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعلمون۔ یعنی قانون قدرت کے مطالعہ کی ادنیٰ غرض تو یہ ہے کہ اس سے علم حاصل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یحقلون۔ یعنی دوسری غرض یہ ہے کہ آدمی اس عقل یکجہ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لآیات لقوم ینفکون یعنی تیسری غرض یہ ہے کہ آدمی خدا کی قدرتوں میں تفکر کرے پھر فرماتا ہے۔ اختلافات نکودن۔ یعنی چوتھی غرض یہ ہے کہ آدمی اس مطالعہ سے نصیحت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک تبصرون و ذکر الیٰ ذلک عبید منیب۔ یعنی پانچویں غرض یہ ہے کہ شریعت آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے بینائی اور بصیرت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ایہم یحفظ یعنی چھٹی غرض یہ ہے کہ آدمی دین و دنیا میں بجا نہ دوی اختیار کرے اور کامیابی کی ایک راہ پائے۔ پھر فرماتا ہے۔ خانی تو فکون یعنی ساتویں غرض یہ ہے کہ آدمی کراہی چھوڑ دے۔ پھر فرماتا ہے کہ ان فی ذلک لآیات لقوم یفقهون یعنی آٹھویں غرض یہ ہے کہ آدمی سچ و سچا امتیاز کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ذلک فقد یحذرن العزیز العظیم۔ یعنی نویں غرض یہ ہے کہ آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات یقین کرے کہ اس نظام کا منتظم ایک غالب اور عالم اکل ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ اختلافات شکون۔ دسویں غرض یہ ہے کہ کرب آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات سمجھے کہ اس کا منتظم ایک مہربان ہے۔ تو پھر وہ شکر کرے پھر فرماتا ہے ان فی ذلک لآیات لقوم یدعون لیمکون بکارہون غرض یہ ہے کہ آدمی اس نظام کی ترتیب و انتظام سے معلوم کر لے کہ خدا اس کا کوئی نیکوئی خالق ہے اس پر ایمان لے آوے۔ پھر فرماتا ہے۔ فزین فیکون مثلاً للمکذبین یعنی بارہویں غرض یہ ہے کہ آدمی کو قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ معلوم ہو جاوے کہ اس کا خالق قادر و قادر ہے اس لئے اگر میں اسکی خلافت و ورثہ لے لوں گا تو اس کا حکم نہ مانوں گا۔ تو یہود و عجم مجھے مذاہب دیگا۔

پھر فرماتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن العالین۔ یعنی تیرہویں غرض یہ ہے کہ آدمی کو اس بات کا یقین ہو جاوے کہ خدا تعالیٰ جیسا کوئی بابرکت خلق نہیں پھر فرماتا ہے۔ خلا تعجلوا اللہ انداد یعنی چودھویں غرض یہ ہے کہ آدمی کا اعتقاد اس مرتبہ پر ہو جیسا کہ اس نظام عالم کے پیدا کرنے والے کا کوئی شریک نہیں۔ پھر فرماتا ہے ان یوم الفصل کان میقثاً۔ یعنی پندرہویں غرض یہ ہے کہ آدمی اس نظام عالم کے تغیرات اور حوادث اور اس دنیا کی بے ثباتی کو دیکھ کر اس نتیجہ تک پہنچ جاوے کہ وہ بھی ایک وقت اس دنیا سے کوچ کر جاوے گا۔ پھر فرماتا ہے۔ متوکلون فیہما امنین۔ یعنی سولہویں غرض یہ ہے کہ آدمی اس مطالعہ سے یہ معلوم کر لے کہ اگر اس نظام عالم کے مالک کی فرمانی کی جاوے گی۔ تو یہ اس میں ملنا محال ہو جاوے گا۔ پھر فرماتا ہے۔ کذلک الخروج۔ یعنی آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم کر لے کہ دنیا کی تمام چیزیں نیک پر اثرات کو متفق ہو کر پھر بنائی ہیں۔ اس سے پتہ چلے گا کہ انسان اگر پھر پھر اٹھوگا۔ پھر فرماتا ہے کہ خیر علیٰ الذی بیدار ملکوت کل شیء والیاء۔ یعنی سترہویں غرض یہ ہے کہ آدمی تمام شہسوار کی توجہ اور ایک نہروست طاقت کے تحت ہونے سے معلوم کر لے کہ یہ مرکز اور چھوٹی کر اس زبردست طاقت کے حضور چوکیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ حذون۔ یعنی اٹھارہویں غرض یہ ہے کہ آدمی قانون قدرت کا مطالعہ کر کے علاوہ اس کے خود علم۔ ایمان۔ خوف۔ شکر و عقل فہم نصیحت حاصل کرے۔ اپنے سوا دوسروں کو بھی نصیحت کرے یعنی قانون قدرت کا مطالعہ کر کے خدا کی ہستی پر آمنا یقین ہو جاوے کہ بھائے اس یقین کے صرف اس جو ظل میں قہور کھنے کے دوسرے لوگوں کو ہی اس دولت لا زوال سے مالا مال کرے پھر فرماتا ہے۔ انما امت مدکر۔ یعنی اگر انسان سچے دل سے اور صدقہ سے قانون قدرت کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں ایسا یقین ہو جاوے گا کہ وہ دوسروں کو اس سے مستفیض کرنے کے لئے مجبور ہو جاوے گا۔

برصہ کی تعلیم

والدین کے ساتھ نیک اور محبت کا برتاؤ کرنا

قرآن شریف کی تعلیم

دبا والدین احسانا نادان جاہدا علی ان تشاک فی مالک علیہم علم فلا قطعہما وصاحبہما فی الذل معرفہ

بدھ کہنا جو کہ تو والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرے لیکن یہ تعلیم بالمقابل اس تعلیم کے جو قرآن شریف سے دی جاوے گی

پھر ہے اس کو بدھ نے تفصیل نہیں کی کہ کہاں تک نسلوک کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ دان جاہدا علی ان تشاک فی مالک علیہم علم فلا قطعہما وصاحبہما فی الذل یعلمون۔ یعنی تو ہمیشہ ان اپنے نیک اور سلوک کرنا۔ یہاں تک کہ اگر وہ جو اس بات پر بھی مجبور کریں کہ تو شرک و۔ یہ ایمان ہو جاوے۔ تو یہ بات نہ ملے لیکن خبر اس بات سے ان کے سلوک میں کمی نہ کیجیو۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے یہ بات نہیں بتائی کہ کب تک قرآن کی عزت کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ دامنا ینقض عندک الکبر احدہما وکلاہما فلا تقبل لہما اتے دکا تخترہما وقل لہما وکلاہما واخلض لہما اجناح الذل من المرحۃ وقل لب انہما کما دیا نی صغیرا۔ یعنی تو ہمیشہ ان سے عمدہ سلوک کر۔ یہاں تک کہ جب وہ لوہے پر ہوا دین اور اگر قرآن کی نافرمانی کرے۔ تو تیرا کچھ بگاڑ سکے۔ تب بھی قرآن کی اطاعت کر اور ایسی اطاعت کر کہ تیرے منہ سے آت بھی نہ نیچے اور ان کے سامنے ذلت و خاکساری اختیار کر اور پھر تو صرف اپنے اعمال سے ہی ان کی خدمت و ذکر بلکہ تو خود بھی کہ کہے رب میرے ان باپ پرہم قسم کے انعام و فضل کر۔ اور ان کی دستگیری کر۔ جب کہ انہوں نے میری دستگیری کی جبکہ میں بچہ تھا۔

پھر قرآن شریف سلوک کہہاں تک کہ تم بتا دے کہ اگر تو جوان باپ کی موجودگی میں جاوے تو جو کچھ بچہ کی سبب اپنی موت کے ان کے ساتھ سلوک و مہربانی نہیں کر سکتا۔ اس لئے تیری جاؤ اور کچھ جیسا حصہ ان کے آرام و راحت کی خاطر مقرر کرتے ہیں اور اس حصہ کا انھیں مالک بناتے ہیں۔

برصہ کی تعلیم

اپنی بیوی بچوں کی اچھی طرح پرورش کرنا بدھ کہتا ہے کہ تو بیوی بچوں کی اچھی طرح پرورش کر لیکن اس حکم میں اہمیت نہیں پائی جاتی۔ ان اسلام کہتا ہے۔ کہ خیر کم خیر کم لا یحکم یعنی تو خدا کی نظر میں کسی صورت کے بھی مقبول نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تو بیوی بچوں کے ساتھ اصل معاشرت کے مطابق نیکوئی نہ کرے پھر اسلام فرماتا ہے۔ فلا وجہ علیک حتی۔ یعنی بیوی بچوں کی خبر گیری تجھ پر فرض واجب ہے۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے وانشروہن بالمعروف۔ یعنی خیر کم کناک سلوک کر جو دنیا میں کسی سے کیا جاسکتا ہے اپنی بیوی سے کہ پھر قرآن شریف فرماتا ہے کہ اگر تو اپنی بیوی کو ایک ڈھیر سے کا دیے اور پھر کسی سبب سے تم میں طلاق واقع ہو جاوے تو تو اس ڈھیر میں سے ایک ذرہ برابر بھی نہ

اور اس کا نتیجہ بھی جس یعنی قسم کی گندگی ہے۔ اور اس سے
ہر قسم کے گناہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ ام الغیث ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم

وما نقد موالا فلنفسکم من خیر | لیکن اس طرح کر کے کا اصول
عبداللہ عند اللہ خیراً واعظم اجراً | ہمیشہ مد نظر رکھو۔

بدھ کہتا ہے کہ نیکیاں جمع کر کے کا اصول ہمیشہ مد نظر رکھو
لیکن اس حکم کا نتیجہ بدھ نے کوئی بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن کریم
فرماتا ہے۔ وما نقد موالا فلنفسکم من خیر عیدہ وہ

عند اللہ خیراً واعظم اجراً۔ یعنی جتنی نیکیاں تم
کرو گے ان سب کا بدلہ تم اپنے رب سے پاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے

لا تظلمون فنتیلاً۔ یعنی جتنی نیکیاں تم آگے بھیجو گے
ان سب کا بدلہ پاؤ گے۔ ایک ذرہ بڑھتی کمی نہ ہوگی۔ پھر فرماتا

ہے۔ عیدہ وہ عند اللہ خیراً واعظم اجراً۔ یعنی علاوہ
اس بات کے کہ بدلہ میں کمی نہ ہوگی۔ ثواب (تنا) ملے گا کہ جسکی رقم کو

توقع یا امید بھی نہ تھی۔

قرآن کریم کی تعلیم

للمنقرۃ رسولہ وللمؤمنین | ان لوگوں کی عزت جو قابل عزت ہیں
بدھ کہتا ہے کہ جو لوگ قابل عزت ہوں۔

ان کی عزت کر۔ لیکن انہوں نے بدھ نے نام بھی نہیں لیا کہ
قابل عزت کون ہیں۔ لیکن قرآن شریف بتاتا ہے۔

وللہ العزۃ والرسولہ وللمؤمنین۔ یعنی تو ان کی عزت کر
جو قابل عزت ہوں۔ اور قابل عزت بھی میں ہی تجھے بتاتا ہوں

کہ وہ کون کون ہیں۔ اول خدا کی ذات کامل صفات۔ پھر اس
کے رسول پھر اس کے ایماندار بندے۔

قرآن کریم کی تعلیم

کلا تضرع خذک للناس ولا تشم | ہمیشہ منکر المزاج رہو
فی الارض مرجاً

بدھ کہتا ہے کہ ہمیشہ منکر المزاج رہو۔ لیکن یہ تعلیم ناقص
ہے اول یہ کہ بعض دفعہ دشمنوں سے مقابلہ پڑ جائے اس

وقت اگر انسان اپنی منکر المزاجی برادری کو اپنے آپ کو ہلاک
میں ڈال دے گا۔ ان قرآن شریف فرماتا ہے۔ اشداء علی الکفار

رجماً بینہم۔ یعنی تہمت کر اپنے پیانیوں اور ہم صلح لوگوں
میں منکر المزاج رہنا ہائیسے۔ لیکن دشمنوں کے ساتھ مدین

جنگ میں تیرا مزاج تیرا ہونا چاہیے۔ پھر بدھ نے اس کا

نتیجہ نہیں بیان کیا۔ ان قرآن شریف فرماتا ہے۔
ولا تضرع خذک للناس ولا تشم فی الارض مرجاً۔

ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ یعنی ترسکر المزاج
اور زمین میں اگر اگر دست چلے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ

تو خدا کی نظر عنایت سے محروم رہ جاوے گا۔

قرآن کریم کی تعلیم

لا تمدن عینیات الی ما متعابہ | بدھ کی تعلیم
اذ واجبا منہم ذہرۃ الحیوۃ الدنیا

بدھ کہتا ہے کہ تو تعلق نہ رہو۔ لیکن قرآن شریف فرماتا
ہے کہ لا تمدن عینیات الی ما متعابہ اذ واجبا منہم

یعنی تعلق نہ کرے مال پر نفاعت کرے کے دوسرے کے مال
کی طرف نظر نہ کرے نہ دیکھ۔ پھر بدھ نے یہ نہیں بتایا کہ

فاعت کیونکر کرے۔ ان قرآن شریف بتاتا ہے ذہرۃ الحیوۃ
الدنیا۔ یعنی تو اپنے مال پر نفاعت اس لئے کر کہ دنیا

کی زندگی بچو ذہرۃ سے جس طرح گزرتی ہے گزر جاوے
پھر اس تھوڑے سے عرصے کے لئے آدمی کیا حرص کرے

پھر بدھ اس بات سے کہ تو فانی کی چیز تکلیف
ہو قرآن شریف فرماتا ہے۔ و رزق ربک غیر والبعی

یعنی اگر تو فانی کرے تو خدا تجھے ایسا رزق دے گا جو
عمرہ اور کبھی نہ ضائع ہونے والا ہو۔

قرآن کریم کی تعلیم

هل جنة الا احسان | جو احسانات کو جانوں ان کے احسان سے
الا احسان

بدھ کہتا ہے کہ کون کا ممنون رہو لیکن اسلام کہتا ہے۔ من
لہم یشک الناس لہم یشک اللہ۔ یعنی جو شخص محسن کا

ممنون نہیں وہ خدا کا بھی ممنون نہیں۔ پھر بدھ نے
صرف ذاتی منہم سے یعنی ممنون ہونے تک ہی تعلیم دی ہے

لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ بل جزاء الاحسان الا ان
یعنی محسن کا ممنون ہونے کے علاوہ تجھ پر فرض ہے کہ

تو بھی اپنے موقع پر اس کے ساتھ احسان کرے۔ اور
اس احسان کا بدلہ احسن طور پر ادا کرے۔

قرآن کریم کی تعلیم

بنا اننا سمعنا منادیا | مناسب اوقات میں دوسرے
بنادیا لایمان۔ ان اموا بیکم قافلاً

بدھ کہتا ہے کہ مناسب اوقات میں دوسرے
بنادیا لایمان۔ ان اموا بیکم قافلاً

بدھ کہتا ہے کہ مناسب وقت پر دوسرے شاعر کا وہ عظیم
قرآن شریف فرماتا ہے۔ دننا اننا سمعنا منادیا بنادیا

لایمان۔ ان اموا بیکم قافلاً۔ اور فرمایا سمعنا
داطعنا۔ یعنی فرصت و عجلہ نہ کریں۔ بلکہ علاوہ سننے کو

اس پر کار بند رہو۔ اور اس کو مان۔ پھر بدھ نے نتیجہ نہیں
بیان کیا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ اذا قمتی للفران

فاستعول۔ والظنوا العلمکم تومن۔ یعنی جب تو قرآن مجید
کے وعظمتیں پڑھو۔ تو جب چاہو تب سے من۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا

کہ تجھ پر مصیبتوں کی گرفت رحم کیا جاوے گی۔

قرآن شریف کی تعلیم

واصبر فان اللہ لا یضیع اجرا المحسنین | بدھ کی تعلیم
بدھ کہتا ہے کہ تو صبر کر۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے

فان اللہ لا یضیع اجرا المحسنین۔ یعنی تو صبر کر کیونکہ
خدا صابر و ن کے ساتھ ہے اور ان کے صبر کے ثبوت

کو ضائع نہ کرے گا۔ فرق دو فرق تعلیمیں ہیں یہ ہے
کہ بدھ صرف حکم دیتا ہے اور قرآن شریف حکم دے کر بتاتا

ہی دلیل دیتا ہے کہ تو صبر کیونکر کرے۔ اس لئے کہ جو
صبر کرے گا اس کے ساتھ ہر جہاں ہے۔ اور اس کو

ہر قسم کی فتوحات کا مالک کر دیتا ہے۔ قرآن شریف نے
حکم۔ دلیل۔ نتیجہ سب کا بیان ایک ہی فقرہ میں کر دیا ہے

قرآن کریم کی تعلیم

والصابرین فی الباساء والظن | مصیبتوں کو تحمل سے
و حین الباس

بدھ حکم دیتا ہے کہ تو مصیبتوں کو تحمل سے برداشت کر۔
لیکن بدھ نے مصیبتوں کی تفصیل نہیں کی اور نہ یہ بتایا

کیا کو تحمل کس طرح کرے اور نہ ہی یہ بیان کیا ہے کہ تحمل
کا اجر کیا ملے گا۔ ان قرآن شریف مفصل بیان فرماتا ہے

ولنبدلکم بشئ من الخوف والجوع ولنقص
من الاموال ولا نقس والثرات دلیلاً الصابرین

الذین اذا اصابتهم مصیبة۔ قالوا اننا لله واننا
الیہ راجعون۔ اولئک علیہم صلوات من

ربہم درجۃ۔ یعنی ہم تیرے خوف طاری کر جیسے اور
تھکے بھیجیں گے۔ اور بھلون اور جانوں کا نقصان

کر دیں گے۔ تو جو شخص تحمل کرے گا۔ اور دل سے کہے گا کہ
ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کے حضور جاتے ہیں

ہم ایسے لوگوں کو دنیا میں انعام و اکرام سے مالا مل کر بیٹھے اور
مرد ہماری رحمتوں کے بیچے آ جاویں گے۔

قرآن کریم کی تعلیم | بڑھ کی تعلیم

فَاسْتَبَشِّرْ بِبِيعِطِكَ الذی یَاۤلِیْعَمُ بِمَا اَجْمَعُ بَاتِرْنَ سَے خوش ہو
 جمعہ کہتا ہے کہ اچھی باتوں سے خوش رہو لیکن یہ نہیں
 بتایا کہ لیکن خوش ہو۔ ان قرآن شریف فرمانے سے فاستبشِّرْ
 بِبِيعِطِكَ الذی یَاۤلِیْعَمُ بِہ ذَلٰلٰتُ هُوَ الْغَوْرُ الْعَظِیْمُ۔ یعنی
 تو ان تعلقات کی وجہ سے جو کہ قرآن نے اپنے پروردگار کے قائم
 کئے ہیں۔ خوش ہو اس لئے کہ یہ تعلقات ہی اصل کا سیلاب ہیں
 پہر فرمانے سے۔ فابشِّرْ وَا بِالْحَیْثُ الْخِیَاسُ کَسْمُ قَوْلِ مَنْ
 یعنی اول تربیت سے خوش ہو۔ پہر اس کے نتیجہ سے خوش
 ہو۔ یعنی بیعت کا نتیجہ نہیں جنت ملے گی۔

قرآن کریم کی تعلیم | بدھ کی تعلیم

وہاجمہ فی سبیل اللہ و
کونوا مع الصادقین

عجب مرقعہ ہر نیک دگر
کے اس جانا

بدھ کہتا ہے کہ تجھے جب مرنے والے لوگوں کے پاس جا لیکن بغیر تعلیم ناقص ہے۔ اول تو اس لئے کہ ایمان مرنے والے کی شرط ہے۔ حالانکہ نیک لوگوں سے ملنا ایسا ضروری ہے کہ وقت ملے۔ کام کا حرج کسے جانا چاہئے؟

قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ توبہ مع العادین یعنی نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ جہاں جہاں وہاں جاؤ جو کہ نیک ہو کر رہے۔ غرض بدھ کہتا ہے کہ جب فرصت ہو لیکن

قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ توبہ نیک آدمی کے ساتھ ہو جاؤ۔ بہر حال اس سے بھی بڑھ کر تاکید کر لے۔

الذین آمنوا وھاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باطاعتم و انفسہم اولئک اعظم درجۃ۔ اگر تجھے نیک لوگوں کے پاس جانے کے لئے ملک وطن جیسی بچے چھوڑنے پڑیں۔ تو وہ چھوڑ دے۔ اور اگر تجھے نیک لوگوں کی خاطر مال و جان قربان کرنی پڑے۔ تو کچھ مضائقہ نہ کر۔

”سرسے یہ کہ بدھ نے اس طلاق کا کوئی اثر نہیں
بیان کیا۔ ہن فان شریعت بیان فرما ہے۔ احدث
ہم المغنودون۔ یعنی میری تعلیم پر کہ ایک مرگن
سے ملا کہ چکر تریزی وافر وی کا بیالی کا وارث
مر جاوے گا۔

قوان شریف کی تعلیم | برص کی تعلیم

لنستم خیرامه اخبرته للناس
 نأشرون بالمعروف یفهمون عن المنکر
 فذکروا انما انت مذکور

وہم کی ابن پر گفتگو کرنا

[illegible]

قرآن کریم کی تعلیم | بدھ کی تعلیم

ولا تتبع الهوى فيضلك | مجاهد نفس کرنا

بہرہ کہتے کہ نوجامدہ نفس کر لیکن یہ نہیں بتایا کہ
مجامدہ کس طرح کرنا چاہیے۔ ان قرآن شریف بتاتا ہے ولا
تتبع الہدی فیضلک۔ یعنی مجامدہ نفس اس طرح کر کہ
نفس کی بات ہی نہ مان لے جب نفس اپنی طرفت کوئی
خواہش کرے۔ تو اس کو برا سی نہ کر۔ غصہ نہ
صرف مجامدہ نفس کا نام ہی لیا لیکن قرآن شریف نے اس
ایک ہی آیت میں مجامدہ نفس کی تعریف بھی کر دی ہے کہ
نفس کی خواہشات کو پورا نہ کرنا مجامدہ ہے۔ بہرہ
اپنی تعلیم کی خلاف ورزی کا نقصان نہیں بتایا۔ لیکن
قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا تتبع الہدی فیضلک
یعنی نفس کی خواہشات کو پورا نہ کر۔ نہ اس خلاف ورزی
ختم ہو جو گا۔ کہ نگہا۔ کہ ملاک ہو ملاوگا۔

قرآن شریف کی تعلیم | بدھ کی تعلیم

ابن الدین قالوا ربنا اللہ
ثم استقاموا۔

بڑھ کہتا ہے کہ تو صداقت اعلیٰ پر استقلال سے قائم رہ۔ لیکن
صداقت اعلیٰ کا نام نہیں لیا۔ اُن قرآن شریف میں استقلال
سے قائم رہنے کی تاکید کرتا ہے وہ اُن اس صداقت اعلیٰ
کا بھی یہاں ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ خَالُوا بِئْسَ اللّٰهُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَنْزَلَ عَلَیْهِمُ الْمَلَائِكَةُ اِنْ تَحْتَضَرُوا دَلًا
تَحْتَ اَخْوَانِ اَوْلِیَآءِکُمْ فِی الْحَیْوةِ الدُّنْیَا۔ یعنی تو اس وقت
اے علیؑ کہ ہمارا پروردگار ہمارا خالق ہمارا رازق وہی ذات ہے
جو تمام عیب سے منزہ اور تمام صفات کا مالک ہے موصوف ہر
استقلال سے قائم رہ۔ فرق دو دنوں میں یہ ہے۔ جو بڑھنے
صداقت اعلیٰ کا نام نہیں لیا۔ لیکن قرآن شریف نے ایک
یہی آیت میں اس صداقت اعلیٰ کا نام بھی لے دیا کہ اس نظام
کو بندہ سچ ترقی دینے والا اور سب روزی رسان اور قابل پرورش
صرف اللہ ہے اور یہی صداقت اعلیٰ ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم | بُدھ کی تعلیم

اهدانا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم

بڑھ کر کہتا ہے کہ تو ہمیشہ اس امر کی کوشش کر کہ خود درست راستے پر چلے۔ لیکن درست راستہ کا تلاش کرنا عین مشکل ہے۔ اگر کوئی ترکیب اس کے دریافت کرنے کی نہیں سوائے اس کے کہ خود خداوند علیم و البصیر الہام کرستان و آستان شریف فرماتا ہے ان ربی و ربکم فاعبدہ ہذا صراط مستقیم۔ یعنی وہ ذات پاک جو تمام موجودات کی پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ ہے۔ وہی قابل عبادت ہے۔ اس لئے تو کسی کی عبادت کر۔ یہی درست راستہ ہے تو کسی پر چل۔ یہی صراط ہے۔ و انما لتھدی الی صراطنا یعنی صراط مستقیم وہ درست راستہ ہے۔ جو تیرے اوپر فرمایا جی خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا یعنی شریعت محمدی صراط مستقیم ہے۔ پھر یہ سنئے صراط مستقیم پر چلنے کی ترکیب نہیں بتائی۔ ان قرآن شریعت فرماتا ہے۔ اہذا صراط المستقیم۔ یعنی درست راستہ پر چلنے کے لئے اول خدا سے دعا مانگی جائے۔ کہ اے مولیٰ کریم ہم کو رزق اور انصاف الفہم میں ہم اپنی کوشش سے کسی کاپی کو نہیں لے سکتے۔ تو خود ہی اپنے فضل و کرم سے ہمیں ہدے اور درست راستہ پر چلا۔

پھر بدھ نے درست اور سیدھی راستہ پر چلنے والوں کے لئے کوئی اجر بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔
 صراط الذین انعمت علیہم غیر المخصوب والصلین۔ یعنی اگر تو
 میرے ساتھ ہے تو میں بھی تیرے ساتھ ہوں اور سیدھے راستہ پر چلیگا۔ تو تو

نہیں ہو سکتا ہے۔ جو اس آیت و اول الامر حکم پر عمل کرے۔ اور پھر جرائم کا مرتکب ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لا تفلحوا بایک یوم الا القہقلۃ۔ یعنی ایسے کام مت کرو جن کے کسے سے تم ہلاکت میں جنس مانو۔ اب دیکھو کہ جرائم میں گرفتار ہونے میں ہلاکت ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص اس آیت پر عمل کرے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ وہ پھر کوئی جرم کر سکے۔ غرض خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بدھ کی اس تعلیم پر چل کر کہ قانون بڑھ کر علم حاصل کرو یہ کوئی آدمی جرائم سے نہیں بچ سکتا لیکن قرآن شریف کی تعلیم پر چل کر کہ "اول الامر کی اطاعت کرو" اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ آدمی بکلی جرائم کے ارتکاب سے بچ جائے۔ اور اس سے پھر کوئی غلات و زرعی وقوع میں نہیں آسکتی خیر یہ فرضی۔ مخالفانہ حکایت کہ اب قانون قدرت کے متعلق بیان کرنا بہرہاں۔ بدھ کی تعلیم قانون قدرت کے مطالعہ میں بھی ناص ہے۔ اول یہ نہیں بیان کیا ہے کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ دوم یہ بھی نہیں کہ کس طرح مطالعہ کیا جاوے۔ سوم بدھ نے اس مطالعہ کا اسلئے نتیجہ بھی بیان نہیں کیا لیکن قرآن شریف ان سب باتوں میں مفصل اور کامل تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ پہلے قرآن شریف بتاتا ہے کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیو مینا کہ فرماتا ہے۔ هل اتی علی الانسان حیث من اللہ ہر لم یکن شیئاً مذکوراً۔ یعنی انسان کو چاہیے کہ پہلے بیات خیال میں لاوے کہ ایک زمانہ ایسا ہی گزرا ہو کہ وہ کچھ شے نہ تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ خلقکم من تراب یعنی اس گناہی کی حالت کے بعد ہر ایک حالت انسان پر آئی۔ جبکہ وہ مٹی تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سللت من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکن۔ ثم خلقنا النطفۃ خلقاً مخلوقاً العلقة مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاماً فلکسنا العظام لحمًا۔ یعنی مٹی کے بعد انسان کو ہم نے مٹی کا خلاصہ بنایا۔ اس کے بعد وہ اپنی کھلی والی بوند بن گیا پھر اپنی سے ایک توٹھڑے کی شکل میں تبدیل ہوا اور پھر اس سے چھوٹی سی بونٹی بنا اور بونٹی سے مٹی پھر مٹی پر ہوا۔ مٹی بن گیا۔ ثم انشأناہ خلقاً اخر۔ یعنی پھر ہمیں روح پھینکی۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی خلقکم من ضعف یعنی روح بڑھنے کے بعد پھر تم کو ان کے بیٹ سے ایسی حالت بن گئی کہ تم ضعیف تھے۔ پھر فرماتا ہے۔ وھک

النجسین۔ یعنی پھر ہم نے تم کو پیدا کر کے تمہارے لئے تمہاری ان کے پستان میں دو دھ پبہ کیا۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم جعل من بعد ضعف قوۃ۔ یعنی ہمیں ککڑوی کے بعد ہم نے تم کو طاقت و توانائی دے کر کہ تمہارے جسم میں کیا پھر فرماتا ہے۔ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفاً وسیعۃ یعنی پھر تمہاری طاقت و توانائی کے بعد تمہارے قوی کردہ کوئی اور کمزور بنا دیا گیا۔ پھر فرماتا ہے۔ وھو الذی یتوفی الانفس یعنی بڑھاپے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ تمہاری روح کو جسم سے قبض کر لیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم انکم يوم القيامة تبعثون یعنی تیار کئے دن پھر تم زندہ کئے جاؤ گے۔ غرض قرآن شریف نے اول انسان کو ترغیب دی ہے کہ اول وہ اپنی ہستی کا مطالعہ کرے۔ پھر اس کے اور حیوانات کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ والاعلام خلقکم فیھا ذیق و منافع ومنہا ما کون + ولکم فیھا جلال کمین ترجون وحین تساحون و تحمل اثقالکم الی بلد لکم تکلون ابا الغیہ الالبین الانفاس ان دیکم لو قوت رحیم والخلیل البعا والخبیر لست کبوا ذی ذینۃ۔ یعنی میں طرح تو اپنی ہستی کا مطالعہ کرے اس طرح باقی حرات کر دیکھ کہ سب کچھ کس سے لئے پیدا کیا۔ سواری کے لئے۔ گشت کے لئے۔ ابر واری کے لئے۔ زینت کے لئے۔ جمال کے لئے۔ موسموں کے تغیرات سے بچنے کے لئے۔ پرزبات کا مطالعہ ارشاد فرماتا ہے۔ ینبت لکم بہ الذرع والذیتون والنجیل والاعصاب ومن کل الثمرات ان فی ذلک لایاتۃ لعلکم تعقلون وکن۔ یعنی انسان کو چاہیے کہ کھور سے مطالعہ کرے کہ اس کے لئے ہم نے کیسے کیسے مفید اور اسلئے اور مزید ایسے بغیر اس کی ہی محنت کے پیدا کئے ہیں۔ کہیں انگوڑ اور کہیں کھجور ہیں اور کہیں انج کی کھیت بیان کر رہی ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ فالق الحب والنوی یعنی انسان کو چاہیے کہ وہ اس بات کا مطالعہ کرے کہ خدا تعالیٰ کس طرح اپنی قدرت سے ایک چھوٹی سی گٹھلی سے کیسے کیسے عظیم الشان درخت، پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایک درہ کے برابرانہ سے کس طرح کھیتوں کی کھیتیں کھڑی کر دیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ نحن جرمنا متراکبا ومن النخل من طلعنا قیناوع دانۃ وجنات من اعناب والذیتون والرمات خشقہا وغیر منشاہ۔ پھر فرماتا ہے۔ انظر الی نمر اذا نثر ذبیحہ۔ یعنی انسان کو تمام نباتات کے پتوں اور جمل لگنے کی قدرت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ پھر فرماتا ہے۔ وھو الذی انشاء جنات معربشات وغیر معربش

والنخل والزرع مختلفاً آکلہ والذیتون والمہمان منشاہا وغیر منشاہ۔ پھر فرماتا ہے۔ والنخل بادقہا لھا طلع لظہید رزق للعباد۔ پھر عبادت میں سے اول زمین کی طر توجہ دلاتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ وفی الارض قطع متجاورات۔ پھر فرماتا ہے۔ والی الارض کیف سطحت۔ پھر فرماتا ہے۔ والارض مددنا ہاد القیاس لیلانسی پھر فرماتا ہے۔ دایۃ لکم الارض المیتۃ احیاناھا۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض فراشا۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض قراراً۔ پھر فرماتا ہے۔ الم جعل لکم من ہاد۔ پھر آسمان اور ساروں اور چاند سورج کے متعلق فرماتا ہے۔ افلم ینظر الی السماء فوفہم کین بنی تھا و ذینھا و مالھا من فروع و پھر فرماتا ہے۔ ومن ایتا ان تقوم السماء۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعلنا سقفا۔ پھر فرماتا ہے۔ ویسک السماء۔ پھر فرماتا ہے۔ والی السماء کیف دعت۔ پھر فرماتا ہے۔ والسماء بنیھا بایا۔ پھر فرماتا ہے۔ و زمین السماء اللیلۃ عابج وجعلنا ہار جوما للشیاطین۔ پھر فرماتا ہے۔ وبالنجم ہم یھتدون۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم النجوم لھتدون۔ پھر فرماتا ہے۔ والنجوم مسخرات باہر۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل الشمس سر اجا۔ پھر فرماتا ہے۔ والشمس تجری مستقر لھا۔ پھر فرماتا ہے۔ افلم ینظر الی ملکوت السماء والارض۔ پھر فرماتا ہے۔ و مسخر الشمس والقمر حاشین۔ پھر دریاؤں۔ ہر اون۔ ہارون۔ بارشون اور بجلی وغیرہ کے متعلق فرماتا ہے۔ اللہ الذی یحیی البحر + دیکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر + وجعل بین البین حاجزاً۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ الذی ارسل الریاح + ولعلیف الریاح + ومن ایتا ان یرسل الریاح۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم الجبال + والجبال اوداجاً + ومن الجبال جد و بیض و غرابیب سود + وتختون من الجبال جونا فادھین۔ پھر فرماتا ہے۔ ونزلنا من السماء ماء مبارکاً + واستقینا کم ماء قراتاً اولہم یروا انا نسوق الماء الی الارض الجرد + و انزلنا من المضر۔ ات ماء وجعلنا من الماء کل شئ حی۔ پھر فرماتا ہے۔ هو الذی یریکم البرق خوفاً وطمعاً ومن ایتا یریکم البرق۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نفس ہے۔ کہ اس صوفی علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ بتایا ہے۔ حالانکہ صوفی علم

ہر گھنٹہ اور گھنٹوں کے متوالی پر ان کی طرف عادت طبعی شکل نشانی کی جاوے گی اور وہ دنیا سے کامیاب گردینگے۔ پھر دنیا کی کامیابی کا آخرت کی کامیابی کی دہلیز بنا کر پیش کرنا ہے کہ جب میرے کہنے کے مطابق باوجود سالانہ اسباب کے نہ ہونے کے یہ میری تعلیم پر چلنے والے لوگ اس دنیا میں کامیاب ہونگے۔ فخر و سرور ہے۔ کہ اخروی کامیابی کے بھی وہی وارث ہوں۔

قرآن کریم کی تعلیم

تبت ذی عداۃ علم کامل کرنے کیلئے بہت کچھ دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

بدھ کہتا ہے کہ علم کو کامل کرنے کے لئے بہت کچھ دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مگر قرآن شریف اس بارہ میں تعلیم دینا جو رب ربانی علم یعنی میرے رب بن جان میرا علم بڑھانا جاتا ہے۔

بدھ کہتا ہے کہ ایک صد ہجری کرنا ہے کہ میرے کہنے کا علم کامل ہوتی ہے یہ کیا کہ خدا تعالیٰ کا علم کامل ہے کہ جس کے آگے اس کے علم میں کوئی ترقی نہیں۔ غرض قرآن شریف یہ دعا سکھاتا ہے کہ جو ان جون زمانہ گزارتا جاوے ہمارے علم میں ہمیشہ ترقی ہی ترقی ہو۔ مگر بدھ ایک مذہب ترقی بنا کر علم کو محدود کر دیتا ہے۔

بدھ کہتا ہے۔ پھر بدھ صرف یہی کہتا ہے کہ علم کے لئے بہت کچھ کرنا چاہیے لیکن اسلام کا ارشاد ہے اطلبوا العلم ولو بالھین یعنی اگر تجھے علم کی تلاش ہو تو دور دراز ملکوں میں بھی جانا ہے۔ تو وہ لوگ جہاد و جہد کرنا۔ اب دیکھو کہ بدھ کا قول ”بہت کچھ اسلام کے ارشاد اطلبوا العلم ولو بالھین“ کا مفہوم ادا کرنا ہے جو ہرگز نہیں کہ بدھ دہلیز سے پہنچے رہا نہ مین ایک ملک سے دوسرے ملک کو جہلے نہیں ایسی مشقتیں اور مشکلات پیش آتی تھیں کہ جن کی کوئی انتہا خیال میں نہیں آتی۔

پھر بدھ علم کی فرضیت اور غیر فرضیت کا بالکل ذکر نہیں کرتا۔ مگر اسلام کہتا ہے طلب العلم فی لفتۃ علی کل سلم و سلم یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم

انما یجشی اللہ من ان سب معلوم حاصل کرنا جو گناہ عبادۃ العباد کی تحریک نہیں کرتے۔ بدھ کی تعلیم اور قرآن شریف کی تعلیم میں بہت فرق

ہو۔ بدھ ان علوم کو اسلئے خیال کرتا ہے اور قابل حصول سمجھتا ہے جو گناہ کی تحریک کریں مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ گناہ کی تحریک نہ کرنا اور ایک معمول عام ہے اور ایسا علم جو گناہ کی تحریک کرے وہ کوئی اسلئے علم نہیں کہ جو علم گناہ کی تحریک کرے وہ تو علم کہلانے کا حق ہی نہیں بلکہ انما یجشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی اسلئے اور قابل حصول وہ علم ہے جو علاؤ گناہ سے بچانے کے خشیتہ العبدین بڑا دوسرے غرض بدھ ترک شرک طرف جھکتا ہے۔ اور قرآن شریف ترقی و دیگر علاؤ ترک شرک کے ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم

لا تعفوا لیس لک باہ علم زبان کو قابو میں رکھنا بدھ کہتا ہے کہ زبان کو قابو میں رکھ لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اسلئے کہ عام آدمیوں کو اس طرح معلوم ہو سکتی ہے کہ ان سے زبان قابو میں رکھنی چاہیے اور کوئی ایمن زبان پر لانی چاہئیں لیکن قرآن کی تعلیم اس بارہ میں کامل ہے وہ ان باتوں کے اصول بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پہلا اصل بیان فرماتا ہے۔ واجتنبوا قول الفساق یعنی جھوٹی بات آدمی کہی نہ پانچ لڑا دوسرے پھر فرماتا ہے۔ لا تعفوا لیس لک باہ علم یعنی جس بات کا انسان کو اپنے تئیں علم نہ ہو اس کو یہی لوگوں میں نہ بیان کرے۔ پھر تیسرا اصل بیان فرماتا ہے۔ والذین ہم عن اللغو معصون یعنی وہ باتیں بھی زبان پر نہ لانی چاہئیں جن کا وہ زبان کوئی فائدہ نہ ہو۔ پھر چوتھا ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ یعنی زبان سے وہ بات بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ جو کسی بھائی کی دشمنی کا موجب ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تعفوا لیس لک باہ علم یعنی کسی کی برائی اس کی بیعت پیچھے نہ کرنا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تعفوا لیس لک باہ علم یعنی کسی کا نام بری طرح نہ پڑا کرنا۔ پھر اسلام فرماتا ہے کہ حق با لہو کہہ کر حد تک کل ماسم یعنی پرانی ساری بات بھی یہ تحقیق زبان پر نہیں لانی چاہیے۔ پھر فرمایا۔ قل ین اللہ لا یأتموکم باللعشاء یعنی حزب اخلاق اور غرض باتوں سے زبان کو پاک رکھو۔ پھر فرمایا قولہ لا تقولوا سدا یعنی جب بات منہ سے نکالو۔ حکمت بھری نکالو۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تقولوا قولا معروفا یعنی جب کسی کو کوئی بات کہو تو ہمیشہ پہلا یہی کہو پھر فرمایا قل لہم فی الفتنہم قولا بلیغا یعنی جب کسی کو کوئی بات کہنی ہو تو ہر دوری طرح اور ہر حال میں کہو۔ پھر فرمایا قولا لیت شام یعنی اگر کسی دشمن سے بھی بات کرنی ہو۔ تو جی سے کرنی چاہیے اور گفتگو میں درستی نہ ہو۔ پھر فرمایا یا مومن بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی لوگوں کو ہمیشہ ناپسندیدہ

بدھ کہتا ہے کہ قانون کا مطالعہ کر لیکن بدھ نے تعزیر عین کی کو کسا قانون آیا قانون حکومت یا قانون نچو اس لئے ہم قانون سے دوروں قانون کے متعلق اشارات درج کرتے ہیں چنانچہ اول قانون حکومت کو دیکھو بدھ کہتا ہے کہ قانون حکومت اس لئے مطالعہ کر کہ تجھے علم حاصل ہو جاوے لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ قانون کا مطلق علم ہونا کوئی مفید نتیجہ نہیں بات نہیں ہے اور شمس سے کوئی شخص جہانم کے ارتکاب سے بچتا ہے۔ اور نہ بدھ کے اس فقرہ سے جہانم کے مساوت نکلتی ہے اس لئے کہ قانون کے وفات کا علم قانون کی خلاف ورزی کی بغیر نہیں کہونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص قانون کا عالم بھی ہو۔ پھر اس کا مجموعہ بھی ہو۔ جیسا کہ عام لوگ اس بات کا علم رکھتے ہیں۔ کہ چوری سرکاری طور پر منع ہے۔ لیکن سیکڑوں ان میں سے چوری کو نہ

ہیں۔ پس بدھ کی تعلیم جرائم کے ان بارے کے لئے کافی نہیں اور ناقص ہے۔ ان قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہے جو ہر طرح کامل و مکمل ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اطلبوا اللہ و اطلبوا الرسول وادلو الامم منکم۔ یعنی خدا کی فرمانبرداری کرو۔ اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور بادشاہوں اور حاکموں کی فرمانبرداری کرنا۔ اب دیکھو کہ جو شخص حاکموں کی اطاعت کرنا ہے اس کے کیا سنے میں ہی کہ وہ بادشاہوں کے مقرر کردہ قوانین کی پیروی کرنا ہے اور قانون حکومت کی خلاف ورزی نہیں کرنا۔ غرض دنیا میں کوئی ایسا شخص

اور غرض اور گناہی باتوں سے روکو اور جہلی اور پسندیدہ باتوں کی ترغیب دو۔ پھر بدھ کی اس تعلیم میں یہ نقص ہے کہ بدھ صرف یہ کہتا ہے کہ زبان قابو میں رکھنا یعنی زبان سے کوئی بات بغیر ارادے کے نہ نکالو لیکن قرآن شریف یہ تعلیم دیتا ہے۔ یعنی ان تجبوا لشیئاً دھو شہا بکم یعنی اگر کسی بات کا ارادہ ہی ہو تو نہ کہو پہلے دیکھو کہ آیا وہ منہ سے ہے یا نہیں کہہنا ہے یا نہیں کہہنا اس لئے ارادہ اور بے ارادہ دونوں طرح بات کو خدا کے فخر و مدد کے مطابق کہو۔

قرآن شریف کی تعلیم بدھ کی تعلیم قرآن شریف کی تعلیم زبان کو قابو میں رکھنا بدھ کہتا ہے کہ زبان کو قابو میں رکھ لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اسلئے کہ عام آدمیوں کو اس طرح معلوم ہو سکتی ہے کہ ان سے زبان قابو میں رکھنی چاہیے اور کوئی ایمن زبان پر لانی چاہئیں لیکن قرآن کی تعلیم اس بارہ میں کامل ہے وہ ان باتوں کے اصول بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پہلا اصل بیان فرماتا ہے۔ واجتنبوا قول الفساق یعنی جھوٹی بات آدمی کہی نہ پانچ لڑا دوسرے پھر فرماتا ہے۔ لا تعفوا لیس لک باہ علم یعنی جس بات کا انسان کو اپنے تئیں علم نہ ہو اس کو یہی لوگوں میں نہ بیان کرے۔ پھر تیسرا اصل بیان فرماتا ہے۔ والذین ہم عن اللغو معصون یعنی وہ باتیں بھی زبان پر نہ لانی چاہئیں جن کا وہ زبان کوئی فائدہ نہ ہو۔ پھر چوتھا ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ یعنی زبان سے وہ بات بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ جو کسی بھائی کی دشمنی کا موجب ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تعفوا لیس لک باہ علم یعنی کسی کی برائی اس کی بیعت پیچھے نہ کرنا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تعفوا لیس لک باہ علم یعنی کسی کا نام بری طرح نہ پڑا کرنا۔ پھر اسلام فرماتا ہے کہ حق با لہو کہہ کر حد تک کل ماسم یعنی پرانی ساری بات بھی یہ تحقیق زبان پر نہیں لانی چاہیے۔ پھر فرمایا۔ قل ین اللہ لا یأتموکم باللعشاء یعنی حزب اخلاق اور غرض باتوں سے زبان کو پاک رکھو۔ پھر فرمایا قولہ لا تقولوا سدا یعنی جب بات منہ سے نکالو۔ حکمت بھری نکالو۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تقولوا قولا معروفا یعنی جب کسی کو کوئی بات کہو تو ہمیشہ پہلا یہی کہو پھر فرمایا قل لہم فی الفتنہم قولا بلیغا یعنی جب کسی کو کوئی بات کہنی ہو تو ہر دوری طرح اور ہر حال میں کہو۔ پھر فرمایا قولا لیت شام یعنی اگر کسی دشمن سے بھی بات کرنی ہو۔ تو جی سے کرنی چاہیے اور گفتگو میں درستی نہ ہو۔ پھر فرمایا یا مومن بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی لوگوں کو ہمیشہ ناپسندیدہ

بدھ کہتا ہے کہ قانون کا مطالعہ کر لیکن بدھ نے تعزیر عین کی کو کسا قانون آیا قانون حکومت یا قانون نچو اس لئے ہم قانون سے دوروں قانون کے متعلق اشارات درج کرتے ہیں چنانچہ اول قانون حکومت کو دیکھو بدھ کہتا ہے کہ قانون حکومت اس لئے مطالعہ کر کہ تجھے علم حاصل ہو جاوے لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ قانون کا مطلق علم ہونا کوئی مفید نتیجہ نہیں بات نہیں ہے اور شمس سے کوئی شخص جہانم کے ارتکاب سے بچتا ہے۔ اور نہ بدھ کے اس فقرہ سے جہانم کے مساوت نکلتی ہے اس لئے کہ قانون کے وفات کا علم قانون کی خلاف ورزی کی بغیر نہیں کہونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص قانون کا عالم بھی ہو۔ پھر اس کا مجموعہ بھی ہو۔ جیسا کہ عام لوگ اس بات کا علم رکھتے ہیں۔ کہ چوری سرکاری طور پر منع ہے۔ لیکن سیکڑوں ان میں سے چوری کو نہ

ہیں۔ پس بدھ کی تعلیم جرائم کے ان بارے کے لئے کافی نہیں اور ناقص ہے۔ ان قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہے جو ہر طرح کامل و مکمل ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اطلبوا اللہ و اطلبوا الرسول وادلو الامم منکم۔ یعنی خدا کی فرمانبرداری کرو۔ اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور بادشاہوں اور حاکموں کی فرمانبرداری کرنا۔ اب دیکھو کہ جو شخص حاکموں کی اطاعت کرنا ہے اس کے کیا سنے میں ہی کہ وہ بادشاہوں کے مقرر کردہ قوانین کی پیروی کرنا ہے اور قانون حکومت کی خلاف ورزی نہیں کرنا۔ غرض دنیا میں کوئی ایسا شخص

روشاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

حضرت مولانا مولود

پارہ سائیسواں

دکوہ نمبر ۱۴

(سورہ الواقعہ بقیہ رکوع ۱۴)

۸ جولائی ۱۹۱۱ء

مغضود - کانٹے دور کئے ہوئے۔ اس میں یہ بتایا کہ جنت کے آرام میں کوئی امر موجب تکلیف نہ ہوگا۔

ظل - سایہ دو پہر کے وقت گھٹتا جاتا ہے۔ اس لیے بعض اوقات دُغت کے سایہ میں آرام لینے والے کو دوپہر آجاتی ہے۔ فرمایا اس کا سایہ بہت پھیلا ہوا ہوگا۔

لا مہنوعۃ - منع کی قسم ہے۔ طاقت نہیں۔ دست نہیں۔ خود مسہ میں غل ہو کسی قسم کی روک نہ ہوگی۔

فرغ من فرحۃ - عاقلانہ ذراں بیسیاں۔ اہل قرینہ ہے۔ اگلی آیت عرما اتوا بنا۔ خاندانوں کی پیاریاں ہم عمر یعنی خاندانوں کی عمر کے مناسب حال

(پارہ ۲۶ - رکوع ۲ - سورہ الواقعہ ۱۴)

۹ جولائی ۱۹۱۱ء

یحییٰ - سیاہ و جویں
کسیم - انسان جس کو فائدہ اٹھاتا ہے اس کی ایک عزت دل میں ہوتی ہے فرمایا اس ظل کو آرام نہ پائیں گے۔

مستوفین - آرام طلب۔ دوزخ بمنزل شفاخانہ کے ہے اس میں ایسی دوسانی ہماروں کا علاج ہے۔

الخنث - خدا کی عظمت دل میں نہ تھی اپنی قمیں توڑتے تھے (۲) مطلق لگہ۔ ہوں براصر کرتے تھے (۱) بارہ قمیں کھا کر کہتے کہ قیامت کو اٹھائے نہ جائیگے

میسقات - اس وقت تک جمع کیے جائیگے (۲) بمعنی فی ایک مقرر دن کی تاریخ میں بالعیہم۔ اونٹوں میں پاس کی ایک بیماری موتی ہے۔ فرمایا ہے۔ گرم پانی نہ کر پیاس نہیں بجھگی۔ بار بار پینا پڑیگا۔

م - جب مہمان آئے۔ کھانا دیر سے دیا جاتا ہو تو اس کے آتے ہی جونا شت

پیش کیا جائے۔ اسے نزل کہتے ہیں۔

افواہیم ماتمنون۔ چونکہ اعتراض خیر اجساد پر ہے اس لیے فرمایا ہے کہ وہ منی جس سے انسان پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی تو آخر اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ پس کیا وہ دوبارہ خلق ہوا نہیں کیونکہ منی سے انسان بنا بھی تو حیرت انگیز ہے۔

قد نرنا جنکم الموت۔ جو خدا کی ہستی پر موت لاکھتا ہے کیا وہ اس موت کو ہٹا نہیں سکتا شیعوہ (۱) بالنس کے درخت سے بھی آگ نکلتی ہے (۲) آگ پھر ایسی جسم میں چھپی ہوتی ہے۔ پھر شعلہ درخت کی مانند ہو جاتا ہے۔

اپنی قدرتوں کا بیان کیا ہے۔ تاکہ ہر مومک وہ قیامت لانے پر قہر ہے۔ للمقون۔ مسافر۔ بھوکے لوگ۔

(پارہ ۲۶ - رکوع ۲ - سورہ الواقعہ رکوع ۳)

۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء

فلا اقسام۔ قسم کے نفی کا نفی آتا ہے۔ اس کی تو ہمیں مغسین نے کی ہیں جن میں سے مشہور ہے۔ کہ لازماً یہ ہے۔ (۲) اس بات پر قسم کھانگی ضرورت نہیں کیونکہ کھلی ہوئی صداقت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس عقیدہ کی تردید مقصود ہو اس کے لیے کیا ہے کہ ایسا نہیں۔ اور پر قسم کھائی گئی۔ کہ حقیقت یوں ہے۔ بمواقع الفجیم۔ مواقع مع موقع جس کے تین معنی ہیں گرنے اور پڑنے کی جگہ۔ گرنا (مصد) نوازا جو کتاب۔ اللہ کی نسبت تم انکار کرتے ہو اور کہتے ہو۔ انتر ہے۔ ایسا نہیں۔ میں تمہیں ساریں کے گریٹھ کی طرف اسی کے ظہور کی موت ستاری ہٹے ہیں، کہ وہ بھی ایک نشان ہو متوجہ کرتا ہوں۔ یہ قرآن کریم جو اور تمام شیطانوں و ستیروں کو محفوظ ہے۔

من رب العالمین۔ اس میں بتایا کہ جیسے خدا تعالیٰ جسمانی پرورش کر رہا ہے ضرور ہے کہ روحانی تربیت کا سامان بھی بھیجے

مدھنون۔ کمزوری بستی۔ دھنل یعنی دکھاتے ہو۔ خیر مدینین۔ نہیں رعیت اور محکوم

ان کنتم صادقین۔ اس میں توجہ دلائی کہ ایسے قادم و قوام خدا کے پیغام کو چہڑ کر اپنے لیے مصیبت نہ لو۔

سورہ الواقعہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الحديد۔ رکوع ۱۔ پارہ ۲۶۔ رکوع ۱۴

۱۱ جولائی ۱۹۱۱ء

سبحہ۔ مصدر تیسع۔ خدا کو تمام قصوں سے پاک سمجھنا۔ اس کے لیے تین طرح کے معنی آئے ہیں (۱) سبحان الذی امری بعبہ لیلۃ (۲) سبح مدنی السموت والارض (۳) سبح شہ۔ اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اب ایسی ہوئیں چل رہی ہیں کہ

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی النامولوی نور الدین صاحب فرماتے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

کہا کہ یہ کفر لغت سے واضح من کچھ نہ بنے گا چنانچہ سیاسی ہوا کہ وہ سب رو بہ برباد ہو گیا۔

موضوعہ ۲۸ - مئی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورہ الفرقان رکوع ۲)

دذیراً - بوجھ بٹانے والا۔

اصحاب الدرس - میں نے اس کے متعلق بہت تحقیقات کی جو کوئی کتاب ان حالات کی نہیں ملی۔ ان قرآن مجید میں مذکور کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ اس سے مراد - پوست کو کٹنے میں دھنسنے والے ہیں۔

ان یخذونک الاھمداً - بڑا حقیر قرار دینے ہیں۔

موضوعہ ۲۹ - مئی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورہ الفرقان رکوع ۳)

الم توالی ذلک کیف - کیا تم نے نہیں دیکھا اپنے رب کا ایک عجیب نظارہ اس نے وہ سایہ بنایا ہے جو جسے صادق سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہنا کہ وہ سایہ اپنے زاغ ہی میں ٹھہر جاتا سورج کو دلیل بنایا کہ وہ سایہ سورج کے سامنے آگے آگے ہی ٹھہر جاتا ہے۔

فی سبتہ ایتام - چھ وقتوں - چھ مختلف مراتب طے کرا کے۔

وما الشجن - ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسے خاص موقع پر رحمن نہیں بولا کرتے بلکہ یہ میاں یہ کم فرین صفت رحمانیت کی نشکیر ہیں۔ اسی واسطے کفار اور منافق کے قابل ہونے سے

موضوعہ ۳۰ - مئی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورہ الفرقان رکوع ۴)

بدو جاد - روشن ستارے۔

سرا اجا - سورج - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سورج منیر فرمایا کہ خلیفہ - ایک وقت میں ایک چیز ہو جاوے دوسرے وقت میں دوسری کرے۔ اس میں سمجھایا ہے کہ تم زمین کے روشن ستارے ہو۔ اگر کوئی وقت غفلت کا گریوے تو اب اسکی تلافی کرو۔

ھوئا - بڑی سکنت و آرام کے ساتھ۔ وفار سے زندگی بسر کرو۔ عباد الرحمن

متبک - متوجہ نہاد میں کوشش کرنا لے۔ عبادان میں منہمک نہیں ہونے۔

قالا سلما - جب جاہل مخاطب کریں - تو سلامتی کی راہ اختیار کرنے ہیں۔

یبتیھون لدیہم معیاد قیاماً - میں راستہ عبادت کے کام کرتا ہے۔ انگریزی پڑھنے

والوان کر عادت چھوڑ دو کہ دوشے ہوئے۔ اور ۸ بجے اٹھے۔

۱۹
پارہ انیسواں

سورہ الفرقان رکوع ۱

(موضوعہ ۲۶ - مئی ۱۹۱۰ء)

کایموجون - ڈرتے نہیں۔

ولا انزل علینا الملائکۃ - ہمیں کیوں روایا نہیں ہونے۔ ہمیں کیوں الہام نہیں ہوتا۔

وہ زمیں، آسمان، زمین، ہر جگہ میں سارا کیوں نہیں لیتا کیونکہ اس کی توفیق ہی قدر ہے کہ ایک نمبر درجے کے مارکر اس سے مہلادھول کرے۔

ویقولون - فرشتے کہیں گے۔

حجباً محجوراً - حرام محرم ہے۔

ھباءً منثوراً - کرکھڑی میں جو چوپ پڑتی ہے اس میں جو ذرے سے نظر آتے

ہیں ان کو مہا کہتے ہیں۔ (۲) غبار (۳) ہوا میں جو دھول اڑتی ہے (۴) بانی جوہ کے

چلا جاتا ہے۔

دیوم تشیق السماء بالغمام - دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ ہل سیٹھان الا

ان یا تبہم اللہ - یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جنگ میں بادل بھی برسا۔ فرشتے بھی اترے

اور سلمان مظفر منصور ہوئے اور کفار شکست باب۔

لم اتخذ فلاناً - کئی دوست بڑی ترغیب میں لے کر جنہم کی راہ دکھاتے ہیں ان سے بچو۔

دقال الرسول - ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے منزل کی پی و جوحدا

کے حضور بیان فرما دیں گے کہ اسلامین نے عمل طور پر قرآن شریف کو چھوڑ دیا مثلاً

قرآن نے ایک قاعدہ بنایا ہے۔ دینن شکستہم کلاذین نکم - بہت لوگ ہیں جو اس

کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ مگر ایک دفعہ ایک عورت نے ایک دھیلادبار میں نے شکر

کہا کہ یہی پیہ خدا کے نام سے دین - تو خدا تعالیٰ ایک دانہ کی کٹی بالیان اور سات

سات سو دانے بنانے والا ہے۔ اور اگر اپنے غم کے مطابق دوائی بنا لیں۔ تو دین خیر

خوبیہ کا کام آئے۔ اور اس شکر سے بہت نفع اٹھایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شکر کا مروجہ تھی۔ جو کہ اہل گیا۔ چن بار مگر بعض

لوگ ہیں کہ وہ خدا کی نعمت پر شکر نہیں کرتے۔ اور پھر ساری عمر دکھ میں رہتے ہیں۔ ایک

نفس کو میں نے من ہزار رو بہ دیا۔ اس نے کہا کہ اس سے میرا کیا ہوتا ہے۔ بیٹھے

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دشمنوں نے چھپا کیا۔ مگر ان کا شرفِ فرعون کی مانند ہوا۔
راستبازوں کی عداوت کبھی نیک نتیجہ نہیں لاتی۔ یہاں تک کہ ان کی اولاد میں بھی
نیک نتیجہ نہیں نکلتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لایخاف عقیبا۔
شما ذمہ۔ جماعت۔

قلیلون۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خرچہ امان دیا دھم دھم الواف کئی ہزار تھے
حلف دون۔ چوکس با ساز و سامان

داور شتھا، یعنی اسماعیل۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ
نے اپنی جماعت کو جب ایک علاقہ میں فح کے لئے جانے کو کہا۔ خود نہیں گئے
جواب دیا۔ اذہب انت و ربک فقاتلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت سچ ہوا
تو دھماکے۔ فاضری بیتنا و بین القوم العاسقین۔ جسکی وجہ سے چالیس سال
جنگیں بن سگریں رہیں۔ پھر تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ بنی اسرائیل مصر کے ملک

ہوئے۔ پس مراد یہ ہے۔ کہ ملک مصر کی شل گئے۔ گویا ضمیر شل کی طرف
پھیری گئی۔ جیسے اخذات در ہما و نصف۔ میں نے ڈیڑھ درہم لیا۔ حالانکہ
وہ نصف اسی درہم کا نہیں۔ بلکہ دوسرے درہم کا نصف ہے۔ جو اس پہلے کی شل جو
تراۃ الجمعین۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ رویت اور چیز ہے اور
اور اک اور (انالدرکن)

سیدھا دین۔ میرا رب مجھے کوئی راہ غلطی کی بنا دے گا۔ یہاں ایک مہربانہ نکتہ
ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے بھی جب فارین انالدرکن کہا۔ تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان معنادینا۔ اور حضرت موسیٰ ان معی کہتے ہیں۔
اضرب بعضہا بالبحی۔ ایک مقام پر اضرب بعضہا الخجی کی وحی ہوئی۔
اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں اپنے عصا کو بھریا بھریا مارو۔ اور ایک ترجمہ یوں
کرتے ہیں۔ اپنی جماعت کو سمند میں سے لے چل۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا
فاضرب لهم طریقاً فی البحر یبسا۔ ان کے لئے ایک خشک راستہ پڑا
ہے۔ وہاں کے نکال لے جاؤ۔

خافضی۔ یعنی وہاں دریا چھٹا پڑا ہے۔ خشک ہو چکا تھا۔

۵۔ جون ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء رکوع ۹)

ابراہیم علیہم السلام کی اولاد دو یوں سے تھی۔ ایک بڑی معدودہ یوں
مقیم ہوئی۔ چون کہ وہ مورث علیہ تھے اس لئے ان کا واعدہ اہل عوب کو خصوصیت
سے سنایا جاتا ہے۔

لابیہ۔ اپنے ایک بزرگ کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ والد اور تمھاری جیسی آب کے
ساتھ آؤ رہا ہے۔ دوم بڑا ہے بن والد کے لئے وفا کی سادہ آب کے لئے وفا
سے منع کئے گئے۔ چنانچہ قرأت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا نام نار تھا۔

وجدنا آباءنا۔ تعجب ہو کہ لوگ دنیا کے معاملات میں توجہ پند ہیں مگر

دن کے بارے میں وعدہ آباؤ اجداد سے نہیں کیا لوگ یہ یوں اور یوں
سوار نہیں ہوتے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا نہیں ہوئے۔ یہ محض جملہ سلاخان
میں۔ چوتھیں اللہ کی عبادت نہ کرنے کے لئے کہتے تھے۔

فانہم عدلی۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اعلان کر دیا۔ کہ یہ بت پرست
دشمن ہیں۔ اگر ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ تو بے پہلے پہنچائیں گے۔ مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا
فہو یدہدین۔ جب ہم ایک انسان کی رضامندی کی راہ دریافت نہیں کر سکتے
تو اس راہ راہوار ذات کی رضامندی کی راہ سماجی کے بتانے کے کس طرح معلوم کر
سکتے ہیں۔

واذا مرضت۔ ایک عجیب کتبہ ہے۔ کہ مرض کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یعنی نہیں
فسد ہوا۔ کیونکہ خدا کی طرف سے کسی نہیں آتا۔ جب تک انسان کوئی کمزوری نہ کیا
حکماً۔ وہ مضبوط راہ جس کی خلاف ورزی پھر نہ ہو سکے۔

برجوازم واسلہ۔ لفظ ایک بات اختیار کرنے میں۔ حجر سے منع ثابت نہیں
ہوتی۔ تو وہ چھوڑ دینے میں۔ خدا کی باتیں ایسی نہیں ہوتیں۔

لسان صدق۔ بڑے بڑے علوم پھیلنے گئے۔ ترجمان ہون گی۔ الہی مہربانی
ایسی پختہ ہو۔ کہ اس کے خلاف کبھی کچھ ثابت نہ ہو۔
المجہودن۔ خدا سے نفع نکل کر نیکو ہے۔

مورخہ جون ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء۔ رکوع ۱۱-۱۰-۹

حضرت نوح علیہ السلام کا ملک جلد قرأت میں تھا۔ وہ ان کے دھننے والے بڑے
عیش میں تھے۔ جیسے کہ انجل یروپ وامرکہ کا حال ہے ان کی دولتندی کا یہ حال
ہے کہ کنگھہ و سنگھہ ناک کو کچھ نہیں اور عرب بن قوس ۱۰-۱۰-۱۰۰۰ تک
ہے۔ حضرت یوحناؑ نے کہا کہ اونٹ کا سوئی کے نمکے سے گزنا آسان ہے۔ پر
دولتند خدا کی بادشاہت میں نفع نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے انبیاء کے متبعین
غریب لوگ ہوتے ہیں۔ اور نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت یوحناؑ
کو بھی کہا۔ دا تبعك الاذلون۔

بما کا فذا یھلون۔ حضرت نوحؑ سمجھاتے ہیں۔ کہ ان غریبوں نے کوئی ایسا عمل
کیا جس سے ان کو نبی کی تبت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور ہم نے کوئی ایسا
عمل کیا۔ جس کی وجہ سے خدا نے تمہیں یہ توفیق نہ بخشی۔ اور تم مکران رسالت
ہوئے۔

انسان کا سلسلہ اعمال چلتا ہے۔ اور اس سلسلہ کے مطابق اعمال کا پھل
انسان کو ملتا ہے۔ خشت اول جن زندہ مار کج پنا ثریا سے رسد و لار کج
اسی واسطے یہ وہاں خطبہ جمعہ میں پڑھی جاتی ہے۔ نفوذ باللہ من
مشروء انفسنا دمن سیتات اعمالنا۔ کہ ہمیں اعمال کے بد نتائج سے
محفوظ رکھے۔

دَبَّ اَنْ تَوَجَّی - یہ لستکون من المرجوعین کے مقابلہ میں انبیا کا مقیاس ہے۔

و اطیعون - جو لوگ نبی دین کی اطاعت کے منکرین وہ غور کریں۔ یہاں نورسل بسنے کتاب اللہ نہیں ہو سکتا۔

استیعون - وہ قوم استیعوا اور مال شلن مکان بنانی تھی۔

دریم - شرف (الانجی جگہ) طسری (رستے) منظر - (عمدہ نظائر کے جگہ) مصانع - جمع نفع جس کے معنی کلین اسطے کو ٹھکان۔

خلق الاولین - اولد فیش بائین میں۔

تختون من الجبال بیوتا - پہاڑوں پر کو ٹھکان بنائے ہو۔

انت من المسحرین - یعنی قوجی کھائے پیئے کا منجن ہے۔ (۲) تم پر کوئی جادو

کر گیا (۳) قوجا دودیا گیا ہے۔ تقریظیت کرتا ہے۔

مورخہ ۸ جون ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورہ الشعراء - رکوع ۱۲-۱۳)

چاچیزین بری نقصان دہ ہیں (۱) غنہ جس سے بوسے تھے وقت ہوش حواس باطل ہو جاتے ہیں اس کے پانچ علاج ہیں (۱) چلنا ہوا ٹھہر جائے۔ ٹھہرا ہوا بھٹ جائے (۲) بیٹھا ہوا ایٹ جاوے (۳) لاول پڑے (۴) بائیں طرف تھوک دیوے۔ ٹھنڈا پانی پی لے۔

(۲) شہوت - النساء ابائل الشیطان - شہوت نے بہت سی مخلوق کو دیرین ڈالا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من یضمن لی ما بین لحدیثہ دما بین دجلیہ اضمن لہ الجنة

و چہیز جو دو چہیزمن کے درمیان ہے۔ اور وہ جو رانوں کے درمیان ہے اگر تم ان پر قابو پاؤ۔ تو میں تمہارے جنت کا ذمہ دار ہوتا ہوں۔

جو لوگ شہوت کا خیال رکھتے ہیں وہ جہان میں مستلا ہو جاتے ہیں۔ نظر غلط دل کا حوصلہ۔ تمام طاقتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ یہ شہوانی نظر کا نقصان ہے۔ جو اس سے آگے بڑھے۔ وہ سیدھا گمراہ ہو جاتا ہے۔

۳ - حرص و طمع دنیوی۔ اس میں زحلال کو دیکھنے نہ حرام کو نہ دبات نہ امان اپنے لئے سب کچھ حلال دوسرے کو اس کا حق دینا بھی بار غلط۔

۴ - کسل و کاہلی - مسلمانوں میں یہ مرض آج کل بہت ہی بڑھ رہا ہے۔ نماز میں ابن حزم کا مذہب یہ ہے۔ کہ دَمَا اللّٰهُمَّ اِنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَالْكَسَلِ وَ الْفُسْخِ یَعْنِی - کہ کسل اسباب کا جمع نہ ہونا۔ کسل اسباب ہیاندہ سے کام نہ لینا

۵ - فرجوا ابعاد عنہم من العلم - دوسرے کی تحقیر اور اپنے تئیں بہت کچھ سمجھنا۔ اور اپنے علم پر ناز ان ہونا۔ ان کو حرمین انہی باتوں کا ذکر ہے۔

لستکون من المعین - جب نامح نے بے جا شہوت سے روکا۔ تو غضب میں آئے یہ دوسرا جرم ہے۔

اصحاب الایکفہ - ایک ندی کہ کہتے ہیں۔ جو بہتی ہو۔ بن بھی ترجمہ کیا ہو۔ ادخا الکلیل - یہ حرص و طمع دنیوی کے چھوڑنے کا وصف ہے۔

مورخہ ۸ جون ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورہ الشعراء - رکوع ۱۵)

عربی مبین - کھول کھول کر سننے والی۔

لغی ذہر الاولین - دیکھو بیعیاء کے باب ہم وہ کو۔

عن السمع صغیر ولون - قرآن الہی کتاب ہے کہ شریعت اس کے سننے کی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ چہ جائے کہ دوسروں کو اس کی تعلیم ہے۔

وانذ وعشیرتک الاخرین - مؤمن پر لازم ہے۔ کہ پہلے اپنی اصلاح کرے پھر اقربہ بار کو سمجھائے۔ اور ان کو سمجھانا کموار کی دہر پر چلنے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقرباء کو خوب سمجھایا۔ چلے دعوت کی۔ ووقعہ نہ ملا۔ تو پھر دعوت کی۔ اور انہیں وعظ کیا۔ پھر جو کسر رہی۔ تو پہاڑ پر چڑھ کر سب کو نام بہ نام پکارا۔ یہاں تک کہ صبح سے لیکر عورت کی نماز کا وقت آگیا۔ عصر کے بعد کہا۔ کہ اگر ہم کہیں کہ تم پر دشمن کا لشکر چڑھا دی کہنے والا ہے۔

تو تم میری بات کا یقین کرو۔ یا نہیں اومنوں نے کہا۔ کہ یوں نہیں کہ آپ صادق ہیں اس پر آپ نے کہا انا الذی یبصر العربیاء - میں دیکھتا ہوں۔ دیکھو۔ تم پر عذاب آگئی آگے والا ہے۔ اپنی عاقبت کی فکر کرو۔ اور اپنے تئیں شیطانی اعمال سے بچاؤ۔

میں بھی عصر کے بعد نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنے تئیں بے جا غنہ شہوت۔ کسل و کاہلی۔ حرص و طمع۔ سے بچاؤ۔ اس وقت صابان کی طرح تھیں موت کا سامنا نہیں۔ بلکہ دین کی خدمت آسان ہے۔ تو تم قسم چلاؤ۔ تقریر کرو۔ مگر خدا کی رضا مندی کے لئے۔

والشعراء - وہ نگ بند جو بہادری۔ مردت۔ تو ان سے رحم کی توقعیں کرنے میں۔ مگر خود اپنے اندر وہ بائیں پیدا نہیں کرتے۔ اور جس کی خدمت کرتے ہیں۔ اس سے خود بچتے نہیں۔

ما ظلموا - اس وقت ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے کہ اللہ پر اس کے رسول اکرم پر اس کی مٹھ پر بیسیوں پر خطرناک حملے ہوتے ہیں۔ اول عیسا یون کیطرت سے پھر یہودوں کی طرف سے۔ پھر آریوں کیطرت سے ان کی نزدیک کھیلے

یہاں سورہ الشعراء کے نوٹ ختم ہوئے

ہر آدمی کو تکلیف نہ ہو اور کوئی ملی نشوونما ایسی
انجیل میں بھی ہے جس سے ہر ایک اطمینان نصیب نہ ہو۔ پھر فرمایا
ہے۔ وما جعلناہ اللہ الا بشیء دلتطعن بہ فلوکم
عما انصرہ الامن عند اللہ۔ یعنی دوسرا ذریعہ اطمینان الہی
کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کر کہ وہ گاہے
گاہے ہمارے باروں سے اور شرف مکالمہ و مخاطبہ سے تیرے
شرف و تیرے دل کو مطمئن کرے۔ پھر فرمایا ہے۔
فالواذین ان ناکل منہا دلتطعن قلوبنا۔ یعنی میرا
ذریعہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آدمی کے لئے دین و دنیا میں ہر قسم کی
آسائشوں کا سامان ہم پر پہنچا دے۔ کہ جس کے ہم پر پہنچنے
سے ہر قسم کی تشویش و دودھ مر کر ان کی جگہ بیکل طمانین حاصل
ہو جائے۔

قرآن کریم کی تعلیم | بدھ کی تعلیم

دعویٰ النفس من الہدیٰ | جذبات نفسانی سے بری ہونا
بدھ کہتا ہے کہ نفس کے جذبات سے بری رہے لیکن یہ نہیں
بین کہ کیا نفس کے کہنے سے جذبات اپنے آپ کو بچا۔ ان کے نزدیک
فرمایا ہے لا تشعب اعداء الذین لا یعلمون۔ یعنی نفس کے
ان جذبات سے بری رہے جبکہ علمی اور جہالت سے پیدا ہون
پھر فرمایا ہے تشعب سبیل المفسدین یعنی اپنے نفس
کے ان جذبات کی اطاعت و کرن کا نتیجہ خواہ نیکے پھر فساد
ہو۔ کا متبعو اخطوات الشیطان یعنی وہ جذبات جنہیں نفوس
بھر بھی گندی و شریک ہو نہ اختیار کرے۔ پھر فرمایا ہے۔ کا تشعب
الہوی۔ یعنی اپنے نفس کی کینہ اور جس خواہشات پروری
کرے۔ پھر فرمایا ہے۔ لا تشعبوا ہوا و قوم ضلوا۔ یعنی
نفس کے تمام ان جذبات سے جو شریعت اور اللہ تعالیٰ کے
مقرر کردہ قوانین کے خلاف ہوں۔ اپنے آپ کو بری رکھ
پھر اسلام صرف ہی نہیں فرمایا۔ کہ نفس کے برے جذبات
سے بری رہ۔ بلکہ فرمایا ہے۔ کہ علاوہ نفس کے برے
جذبات سے بری رہنے کے تو صرف خدا کے فرمودہ کے
مطابق زندگی بسر کرے۔ اور پھر اسلام خود کو ترقی دے کہ بیان
نکال دے۔ کہ تو خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق کر کہ تیرے ہاتھ
جو کام کرنا ہوں وہ گواہی دے کہ تمہیں جو صرف نیک
کام ہی کرنا ہیں۔ اور تیری آنکھ جو دیکھنے والی ہے۔ وہ اسی
کی آنکھ ہے۔ جس سے صرف پاک چیزیں ہی نظر آتی ہیں۔
اور تیری زبان جو بولنے والی ہے۔ وہ خدا کی زبان بن جاوے
جس سے تو صرف پاک باتیں بولے۔ پھر اسلام تمہیں ہر قسم

فرمانبروری سکھاتا ہے۔ کہ تیرے نفس کو بھی فرمانبردار
لینا ہے۔ مطلب یہ کہ پاک لوگوں کے نفسانی جذبات بھی
برے نہیں ہوتے بلکہ ان کے نفس کے جذبات بھی
نیک کاموں کے لئے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم | بدھ کی تعلیم

الذین قال لہم الناس اننا
قد جمعوا لکم فاخشوہم فنادیہم
ایماناً وقالوا حسبن اللہ و نعم الوکیل

بدھ کہتا ہے کہ تو خطبے کے وقت بالکل مطمئن رہ
بے خوف رہ۔ لیکن وہ تسلیم جو اس کے متعلق قرآن شریف
لئے دی ہے وہ بدھ کی تعلیم کے مقابلہ میں بہت اعلیٰ
ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ الذین قال لہم الناس
ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فنادیہم
ایماناً۔ یعنی جب تو خطرناک خطروں میں گرفتار ہو جا
اور خطرناک مشکلات میں مبتلا ہو جاوے۔ اور خط
بھی ایسا خطرہ گذر گیا ہو اور دوسری طرف مقابل میں
ایک زبردست فوج ہو۔ جو کہ اس بات پر کہ تیرے
ہلاک کرے۔ اور سب لوگ پکار اٹھیں۔ کہ اب یہ کہیں
تھکا نا نہیں۔ تو تباہ و نیست و نابود ہو جاوے گا تب
بھی تو نہ گھبرا۔ اور علاوہ مطمئن رہنے کے تیرا ایمان
اس قدر بڑھ جاوے۔ کہ اس قدر امن کی حالت میں
بھی نہ تھرا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے
یہ نہیں بیان کیا۔ کہ مصائب کے وقت کہیں مطمئن رہ۔
ان قرآن شریف فرمایا ہے۔ وقالوا حسبن اللہ۔
یعنی تو مشکلات کے وقت اس لئے مطمئن رہ کہ تیرے
لئے ہر شکل کی قوت تیرا خدا کافی ہے۔ اور کوئی شخص اس
مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر فرمایا ہے۔ نعم الوکیل۔ یعنی زبردست
دشمن کے مقابلہ میں گھبراہٹ تو اس صورت میں ہے کہ
جب تمہارے خود کو کچھ کام کرنا ہو اور تو خیال کرے کہ میری
قوت اور تھوڑی ہے اور دشمن بڑی قوت والا ہے۔ لیکن
جب تیرا کام سب خدا تعالیٰ نے کر لیا ہے اور اسی نے
تیرے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ تو پھر اپنی کمزوری کا کیا فائدہ
ہو۔ بدھ کی تعلیم میں اللہ قرآن مجید کے حکم میں بٹا فرق یہ
ہے کہ بدھ صرف اطمینان کی تعلیم دیتا ہے اور قرآن مجید
علاوہ اطمینان کے زیادتی اطمینان کا حکم دیتا ہے پھر
بدھ نے خطرات کی حد نہیں بتائی۔ مگر قرآن شریف نے

خطروں کی ایک ایسی صورت بیان کی ہے کہ جس کے پرے کوئی
خطرہ باقی نہیں رہتا۔ یعنی قرآن شریف نے ایسا فقرہ بیان
کیا ہے جس میں مال۔ جان۔ عزت۔ ایمان چاروں کی حفاظت
نہیں آتی۔ اور چاروں کے جانے کا یقین دافق ہے۔ پھر بدھ
نے اپنی اس تعلیم پر عمل کرنے والے کو کوئی خاص بشارت نہیں
دی۔ مگر قرآن شریف فرمایا ہے۔ فانقلبوا متبعین من اللہ
و فضل لم یسسم سواہ دا تبعوا رضوان اللہ واللہ
ذو فضل عظیم۔ یعنی جو شخص میری تعلیم پر ہر جگہ خطرات کے
وقت مطمئن رہے گا۔ میں اس پر ایسا نفع کروں گا کہ اس کو اس
خطرہ کا کچھ بھی نقصان نہ پہنچے گا اور وہ اس خوفناک خطرہ
سے صحیح سلامت نکل آوے گا۔ اور پھر میں اس سے راضی
ہو جاؤں گا۔ اور وہ میری نظر میں محبوب ہو جاوے گا۔ پھر
بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ نہیں بتلائی
کہ مشکلات کے وقت بے چینی اور تشویش اور بے اطمینانی
کیں لاحق ہوتی ہے۔ کہ وہ معلوم ہو کہ اس کا دفع کیا جاوے
ان قرآن شریف فرمایا ہے۔ انما ذاکم الشیطان یخون
اولیاءہ۔ یعنی خطرات کے وقت یہ بے چینی صرف شیطان
کی کدھک سے ہوتی ہے۔ کہ تو کہ شیطان تم کو اپنے پیروں
سے ڈراتا ہے۔ پس جب تم کو وہ معلوم ہو گئی۔ تو کیا کرو
فرمایا ہے۔ فلا تخافوہم و خافوہم ان کستم
مومنین۔ یعنی ہر جگہ شیطان کے پیروں سے ڈرنے
کے مجھ سے ڈرو۔ اگر تم کو میری ہمتی پر ایمان ہے۔ خلاصہ
یہ کہ جو لوگ مصائب کی قوت ڈرتے ہیں۔ ان کو دراصل خدا
کی قدرت اور طاقت پر ایمان نہیں ہوتا۔ سو تم اس پر ایمان
لا کر صرف اسی پر ہر دوسرے کو۔ اور مشکلات کے مقابلہ میں اطمینان
سے کام لو۔

اطلاع

چونکہ حافظ عبدالرحیم صاحب اب دفتر تشیخ
میں ملازم نہیں رہے۔ اس واسطے اس جگہ
سکرٹری صاحبہ تشیخ الاذان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ رسالہ تشیخ
دفتر انجمن تشیخ با دارالکتب دہلی کو کسی امر کے متعلق انجمن
کے خطوط پر آئندہ حافظ صاحب کا نام نہ لکھا جاوے اور
نہ روپیہ کوئی صاحب ان کے نام دیا نہ کریں۔ بلکہ اپنے
بھی روپیہ دخل و طاسی کے نام پر نہیں دوانے کہنے چاہئیں
صرف عہدہ لکھنا چاہئے یعنی سکرٹری یا انجمن تشیخ الاذان
چونکہ عہدہ دار عہدہ تبدیل ہوتے رہیں اس واسطے نام کے
لکھنے میں ان کے رجوع و اصرار ہوتا رہے۔ جو بدھ کیسے کے نام پر آدھار اس کے متعلق

دنیا میں ہر قسم کے انعامات کا سرورین جاوے گا۔ اور دین دنیا میں تو ناکام دین سے بچ جاوے گا۔ اور دین کے معاملات میں بھی کراہی حاصل ہوگی اور دین دنیا کے معاملات میں تو ناکام رہے گا۔ اور علامت بھی بیان فرمادی کہ دن بدن انعام ہونے لگ جاوے گا

قرآن کریم کی تعلیم

بدرہ کی تعلیم

ہل اولکم علی تجارتہ تخیلکم من عذاب اللہ تو مشنوں باللہ و رسول۔ و تجاہد فی سبیل اللہ یا رسول اللہ

بدرہ کہتا ہے کہ تو تجارت کے حصول پر نظر جائے رکھ۔ لیکن نہ تو بدھ نے وہ بیان کیا کہ تجارت کس طرح کی جاسکتی ہے اور نہ ہی خود آدمی اپنی عقل سے دریافت کر سکتا ہے۔ ان قرآن شریف فرماتا ہے۔ ہل اولکم علی تجارتہ تخیلکم من عذاب اللہ تو مشنوں باللہ و رسولہ و تجاہد فی سبیل اللہ یا رسول اللہ

والفکرم۔ یعنی اے ایماندار! تم تجارت کے حصول کے طریقے خود اپنی عقل سے دریافت نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں خود تم کو بتاتا ہوں۔ وہ طریقے یہ ہیں۔ کہ تم ایمان لائے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرو تب تم خدا کے عذاب سے نجات پا جاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے۔ و تجاہد فی سبیل اللہ یا رسول اللہ

یعنی۔ یعنی اللہ کے لئے۔ پھر فرماتا ہے۔ نتیجہ المحسنین۔ یعنی نجات حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے۔ کہ دوسروں کے ساتھ احسان کرے۔ تاکہ اس کے بدلے میں تجھ پر احسان کیا جاوے پھر بدھ نے یقینی طور پر کسی کو بشارت نہیں دی کہ تو نجات کام کر کے نجات پا جاوے گا۔ ان قرآن شریف فرماتا ہے۔

حقاً علی سنا بنحی المؤمنین۔ یعنی جو شخص ایمان لاوے گا اس کو نجات دینا ہم نے فرض کر لیا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم بنحی اللین القوا۔ یعنی جو شخص نفقے اختیار کرے گا وہ نجات پاوے والا نہیں ہے۔ پھر بدھ نے صرف نجات کے متعلق ہی بیان کیا ہے

کہ عذاب نجات ہوگی۔ لیکن یہ اسے ادھر سے کہہ کر عذاب سے بچنا اتنا آئی درجہ ہے۔ ایک شخص ایسا بھی ہو سکتا ہے جو نہ عذاب میں گرفتار ہو اور نہ آرام و راحت میں رہے۔ ان قرآن کریم فرماتا ہے۔ وید خلکم جنت تجری من تحتھا الانہار و مساکن طیبہ فی جنات مدین۔ ذلالت ہوا العزیز العظیم

یعنی اگر تو ایماندار ہوگا۔ تو تجھ کو علاوہ عذاب سے نجات دینے کے ہم اسے اسے اعلیٰ مقامات میں رکھیں گے۔ جہاں پاکیزہ آسقا ہو گئے۔ اور ہر قسم کے انعام و افضال ہونگے۔ اور یہی بڑی سیالی

ہے۔ پھر اسلام فرماتا ہے کہ اپنی تعلیم پر چلنے والوں کو میں ایسی نعمتوں سے مالا مال کروں گا کہ ان نعمتوں کو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ان کی خبر کسی کان نے سنی اور نہ ہی ان کی عمل کی حقیقت کسی دل و دماغ میں گزری۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تو میرا فرمانبردار ہوگا۔ تو جو کچھ تو چاہے گا۔ تجھے دیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے نجات کی مبادی نہیں مقرر کی۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ لا مقطوعة ولا ممنوعة۔ یعنی اگر تو میرا ایماندار نہ ہوگا۔ تو تجھ کو نجات دہی کے علاوہ راحت و آرام دہی دیا جاوے گا۔

قرآن شریف کی تعلیم

بدرہ کی تعلیم

لا تخنن ان اللہ معنا لا تغرم ان اللہ لا یحب الغفین

بدرہ کہتا ہے کہ اگر تو غرضی کے اثر سے بالارہ یعنی غرضی کے وقت خوش رہت ہو۔ اور غرضی کی رنجیدہ رہت ہو لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم بدھ نے عام نہیں دیا۔ کسی کام پر غرضی یا رنج مسرت ہو۔ کہہ کہ بدھ خود پیچھے کہہ آئے۔ کہ اپنی انہ سے خوش ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا اشار اس تعلیم سے صرف اس قدر ہے کہ تو دنیاوی آسائشوں اور آراموں پر غرض نہ ہو اور دنیاوی مصائب اور آزار کے حوادث سے بچیدہ نہ ہو۔

لیکن بدرہ کی اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے کہ اس نے حکم تو دیا کہ تو رنجیدہ رہت ہو لیکن اس بات کو بدھ اور دہل نہیں بیان کی کہ کیوں تو اس کام کے ان قرآن شریف بیان فرماتا ہے ذلالت الا یام مذ او لہا بین الناس۔ یعنی تو دنیاوی مصائب پر اس وجہ سے رنجیدہ رہت ہو کہ صرف تو ہی ان مصائب میں مبتلا نہیں۔ بلکہ تمام اہل دنیا اس دار الابد کے مصائب میں مبتلا ہیں۔ لیکن تو جب مصیبت ایسی شے ہو کہ جس سے کسی کو چارہ نہیں۔ تو ایک شخص اگر اس پر افسوس کرے۔ تو جو چاہو پھر دوسری وجہ بیان فرماتا ہے کہ سبب اللہ فاعلی ما فاعلکم

یعنی تجھ کو اگر دنیاوی کچھ تکلیف ہو پئے۔ تو تو رنجیدہ رہت ہو کہ تو جو مصیبت تجھ کو پہنچی ہے وہ تیرے رنج کرنے سے اور نہ ہوگی۔ بلکہ رنج سے تو اس مصیبت کی تکلیف اور بڑھتی ہوگی

غرض دوسری وجہ یہ بیان کی کہ جو مصیبت تجھ کو پہنچی ہو۔ وہ تیرے رنج کرنے سے اور نہ ہوگی اس لئے رنج کرنا بیجا ہے۔ پھر قریشی دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تخنن ان اللہ معنا یعنی اے مومن تو رنج و غم کے اثر سے بالارہ۔ اس لئے کہ جب تیرا تعلق اس خاد و مقتدر کے ساتھ ہو گیا ہے۔ تو پھر تو

اس دنیاوی مصائب کیوں گھبرا نا ہے۔ پھر قریشی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ما احصا بکم من معصیۃ فیما کنت ایں یکم۔ یعنی جب تجھے کوئی مصیبت ہو پئے۔ تو رنج و غم نہ کر۔ اس لئے کہ جو مصیبت انسان پر پڑتی ہے وہ اس کے کسی نہ کسی ناک شاست سے ہی پڑتی ہے۔ اس لئے جو رنج و غم اور رنج کی بجائے آدمی قرینہ استفادہ نفع کرے۔ تاکہ وہ گناہ و درہن نہ کہے فائدہ رنج و غم کے مصیبت کو اور بڑھے۔ پھر قریشی آسائشوں پر خوشی کرنے کی ممانعت فرماتا ہے۔ اور اس کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ان یوم الفصل کان میقانا۔ یعنی

دنیاوی آسائشوں پر خوشی اس لئے نہیں کرنی چاہئے کہ اس دنیا کی راحتوں کو قرار نہیں اور خود انسان کو اس دنیا میں قرار نہیں۔ بلکہ ایک دن ایسا آئے والا ہے۔ کہ اس میں انسان اس دنیا کے فانی سے گزر جائے گا۔ پھر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تغرہ ان اللہ لا یحب الغفین

یعنی اس دنیا کی راحتوں پر اس لئے خوش نہ ہو کہ ان خوشیوں سے انسان قلب پر غفلت چھا جائے۔ اس لئے اسے خوشی کرنے والے انسان خدا کے منظور نظر نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی تعلیم

بدرہ کی تعلیم

لا بد ان اللہ لظہن القلوب

بدرہ نے تعلیم دی ہے کہ تو اپنے دل کو مرہل میں مطمئن رکھ۔ لیکن اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے کہ بدھ نے بالکل بیان نہیں کیا کہ کن باتوں سے دل اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ ان قرآن شریف فرماتا ہے۔ لا بد ان اللہ لظہن القلوب۔ یعنی پہلا اندیشہ سے قلب کا اطمینان ہو سکتا ہے۔ یہ ہے کہ آدمی خدا کا ذکر کرے یعنی آدمی دل میں غور کرے کہ میرا خدا کیسا قادر ہو کیسا علیم ہے کیسا رحیم ہو

کیونکہ حکیم ہے اس میں سب قدر میں وہ چلتے تو میری تکلیفیں ایک دم میں دور کر دے اس لئے اگر مصیبت بھی مجھ پر ڈالی ہے۔ تو اپنی کسی محنت کی وجہ سے ڈالی ہے شاید یہ مصیبت میری مغفرت کا ذریعہ ہو۔ پھر خیال کرے کہ کیسے کیسے متوعدن پر اس نے میری دستگیری کی اس کا دم اس کا کام اس کی غیب لازمی ہر وقت میرے خال حال میں اگر اس کی توجہ میرے آپر ایک کینڈے کے لئے بھی ہٹ جاوے۔ تو میرا کیا مشر ہو۔ غرض آدمی اگر خدا کی صفات کا ذکر کرے اور ان کا مطالعہ کرے۔ تو پھر کوئی مصیبت ایسی

خبر کا

جلد

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیڑ سینچ محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

الانبياء بعدى

اليواقيت والجواهر (امام شعراني) جلد دوم
مطبعو مطبعه ميميني مصر

اثرات انہومی

سب سے بڑی خواہش

حضرت امیر سے سوال کیا کہ آپ !
سبے دُوسری خواہش کیا ہے قرآنِ مجید

کل دنیا کا دستور العمل
متم کر چکا تو اسے فرمایا دنیا اہم تہ
کر لی ہے وہ باتیں کیا میں ۔
پہرا سکا یا کر ڈ پہرا سکا توجہ
موت آجائے ۔
پڑا و کر اڈ ۔ پہر تہ شہنا
و سے ۔

عبارک نامولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل مدرس
مدرسہ احمدیہ کے ہاں ہ۔ رجب المرجب ۱۳۲۹ھ کو اہل حق
نے فرزند زینہ عطا کیا۔ اہل مولود مسعود کی عمر میں برکت دے
رسید کسی صاحب حیدر بخش یا خدا بخش پٹواری معروف شیخ امام الدین
صاحب نائب تحصیلدار نے ہم کے کٹ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھیجے جو پہلے
چنانچہ صاف و مکمل نہیں لکھا اس لیے جواب نہیں دیا۔

جیسا کہ گویا پہلے اخبار میں اطلاع دی گئی تھی مفتی صاحب :-
نفرین میں ۔

بدیر پریں قادیان میں میان معراج الدین عمری و پرائمر و پرنسز و پبلشر کے حکم = جبکہ شائع ہوا۔

بریں کیش دولت بائیر گزیت ہمارا

کہتے ہیں۔ بیٹا بھی تو تیرا عیاشی کشکا اور تھا۔ افسوس کہ تو احمدی ہو گیا۔

(۲) ایک اور بہائی رقمطراز ہیں۔ ہمارے گھر

کو بت بہکایا گیا ہے کہ کاح اب قائم نہیں

گھر کی کل عمر تین دوسرے بڑوسی کے گھر سے

دس تیس سے اب بڑھتی ہے۔ کہ ایک احمدی

تو غیر احمدیوں نے کالی ہوئی قبر کو روک کر لیا۔ اور

کسی اور جگہ دفن کرنا بڑا غیر احمدیوں نے اپنے اس قابل

سفر مفعول کو بڑے غر کیسا تھا ایک اخبار میں چھپا یا ہے

دائے بر حال آں رضی جو اپنے مرض کو بھی محسوس نہ کرنا ہو

ایک بادیہ والی راعی

۱۰ صاحبزادہ مرزا محمود کی مفصل

ذیل راعی مارتے غور کے ناچ

اے اس فطرت پر ہم یاروں سے چھپے رہ گئے

یہ بھی کیسا پیار ہے پیاروں سے چھپ رہے گئے

بڑھ گئے ہم سے صحابہ تو زکر ہر روک کر

ہم تک ہو کر مگر اناروں سے چھپ رہے گئے

میں تقریباً ایک ماہ سے بیمار نہ آئیں

اطلاع بیماروں اور حضرت خلیفۃ المسیح نہایت محبت

سے علاج کر رہے ہیں۔ آپ اپنے کہنے بڑھنے سے منع

فرمایا ہے اسلئے انشاء اللہ تعالیٰ بندہ جولائی ویکم گت

کا پرچہ اکٹھا ہی یکم گت کو شائع ہوگا۔ یہی خوانان

”فرد“ اس عاجز کے لئے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ

بہت جلد صحت عطا فرماوے۔ والسلام

حاکم محمد یوسف ایڈیٹر ”فرد“ قادیان ضلع گوردہ پور

راست گفتی بیان ساز دست راز قرآن و چنان حضرت!

لوگوں کی جیلے گھبراہٹ مگھڑا جہاں آرد

الا اے عاشقانِ رسول قرآنِ زود تر آید

بہائمِ خنجرِ دیم کہ سرور آسمانِ داد

خدا یا تا ابد سرسبز باداں خطِ پنجاب -

کہ اندر ذیل سدش کو چاہا قادیان دارود

(عبدالحی پٹور)

ضرورت ایک ایسے درس کی ضرورت ہو جو کہ ذہنی و دل

پاس اور تربیت ہو۔ تنخواہ و محنت بے پایاں ہو

تمام درجہ سنین ہر سہولت بہت ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام

ٹاکی سکول قادیان آئی جا ہیں۔

کچھ کیا اور کہا۔ اللہ تعالیٰ صاف فرما دی۔ اور حضور سے انجاء ہے کہ میرے لئے دعا فرما دیں۔ کہ چھپنے تصور و کھنا خداوند تعالیٰ صاف فرما دیں۔ اور کل احمدی بہائی دعا فرما دیں۔ یہ سب انقلابات کیوں ہو کر اسکا مقصد جواب یہ ہے کہ میں شب روز اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا تھا۔ کہ خداوند کریم مجھے صداقت ظاہر فرما۔ اسلئے خداوند کریم نے ظاہر کر دیا اللہ۔

آج میں اپنے تمام گنہگاروں سے توبہ کرتا ہوں و توبہ کرنا حق سزا صاحب کو پہنچنے سے سب سے سچا و عود و جہد کی سود تسلیم کیا۔ اور حضور کو خلیفۃ المسیح قبول کر کے بیعت کرتا ہوں اسید کہ حضور غلامی میں داخل فرما دیں اور میرے لئے دعا اور اس خط کو میرے اخبار میں درج فرما دیں شہر تافنی بیٹھ عالم ساکن چک سید تہا نہ سوچو گئے ضلع سوگنہر

کلمہ تین سینگ

بروزیت دار مشفق ہوا۔ تین شخص

عرب جس میں ایک شای بھی تھا۔ اور چکر۔ بمغزادہ

ناجہ تھے۔ انکو مولوی محمد تقی القادری صاحب بی۔ اے ملگ

احمدی نے عربی زبان میں عقاید احمدی کی نہایت جنگی

سے تبلیغ کی۔ سامعین موصوف نے نہایت توجہ سے

سب لیکچر کو سنا اور اس پر غور کر لیا وعدہ فرمایا۔

اعلان

چونکہ بورڈنگ ہوس کی عمارت کی تکمیل کے لئے کام

کا جاری رکھنا ضروری ہے۔ اور دوسری طرف اس

خند میں روپیہ نہیں رہا۔ اسلئے مزید ایک سرکار کے تمام

انجنوں میں متحرک کی گئی ہے۔ کہ وعدوں کے علاوہ

ہی اس فنڈ کے لئے روپیہ وصول کیے بہت جلد

بھیجوا نیکی کو شش کھادی اپر بعض اہل بے فزائرو

اور بعض انجنوں نے کوشش کر کے روپیہ بھیجا ہے

جسکے لئے ایسے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے

لیکن حضرت میرزا ناصر صاحب نے یہ پند فرمایا ہے۔ کہ

وصول چندہ تعمیر کے لئے بعض جگہ احباب کی خدمت

میں تشریف لجا دیں۔ بالفعل جہاں وہ جانا چاہتے

ہیں۔ ان احباب کے نام علیحدہ ہی اطلاع کر دی گئی ہے

اور اب اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب کو کھیا جاتا ہے

کہ حضرت میرزا صاحب جہاں پہنچیں۔ وصول چندہ میں

ہر طرح سے انکی امداد فرما کر شکر فراویں و التام

صدر الدین اسسٹنٹ سکرٹری ج

سورہ کے انعام

ڈیلی نیوز کلکتہ مطبعہ ۱۰ جولائی

میں ایک انعامی مضمون کا اعلان

چاہیے۔ ایک سو روپیہ اس بزرگ کو دیا جائیگا جو سود کی

برائیوں پر اعلیٰ درجہ کا مضمون لکھے اسلئے ہمارے

احمدی اہل تم بھی اس طرف خالصتہ توجہ اسد قلم اٹھائیے

ایڈیٹر کل خبار ارسر کے تہذیب ماہ صفر میں ایک

مصری فاضل کا مضمون جو از سود میں نکلا تھا۔ افسوس ہے

کہ مسلمان ایڈیٹر صاحبان تو جو از رہا کے مضامین شائع

کریں اور انگریزی اخبارات میں حرمت سود کے لئے

ایک سو روپے کا انعامی مضمون کا اعلان کیجئے۔

حق کا بول بالا

اگر اللہ تعالیٰ ایسا پرازدقت

کلام ہے۔ کہ اس کا جوہر کسی نہ کسی

زنگ میں نظر آتا رہتا ہے۔ اور آثار ہوگا۔ ناظرین مدبرے

یہ امر غرض نہیں کہ سو گنہ۔ سورج گڑھ بناس کی طرف

ہمارے بعض فاضل دوستوں کو حکم جناب اسیر تبیین

حق کے لئے جانا پڑا۔ یہ آمد و رفت بلا نتیجہ نہیں رہی کیونکہ

جو قدم صدق و اخلاص کیا تھا۔ اپنے امام کے ارشاد کے

تحت اثباتا جاری وہ ضرور کامیابی کا نہیں ہوتا ہے۔

ہر ایک بار کسی ایک لوگ احمدی ہونے ہیں۔ جس

سے پر واضح ہے کہ چارے سفرو سید ظفر ثابت جوئے

ہیں۔ اس آخری سفر کے شعلہ امجدیٹ نے باخدا ہو گئے

کا ایک جو بدقت شائع کر کے غلط فہمی پھیلائی چاہی۔ مگر خدا

نے بہت جلد جہدوں کی رو سیاہی کر دی۔ یہ تو اور بھی

اجاز ہے کہ شکست کہا نہیں احمدی اور پر ہی باوجود اس کے

سات آٹھ آدمی بیعت ہو جائیں۔ اور بزمِ خود فتح پانیوالوں

کے جماعت میں ایک آدمی ہی ہمارا داخل نہ ہو۔ اس کے

میں خدا کے مالک اپنا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک

نقل ہے۔ کیونکہ اس کے ماقم ایک اچھے

روپیہ ہیں۔ سورج گڑھ میں مخالفت کے

تعالیٰ کا شفا تھا۔ کہ وہ مولوی فرحید

المکفرین کے مولد میں خود انہی

س مبارک برگزیدہ خلافتی

کہ مخالفت میں نام کام کوشش

انما مادہ تاریخ کے

بہلہ اکرم

بہت اللہ و کبریا

بنا۔ بیٹے جو

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

شروع پارتھائیسواں

رکوع نہ

(سورۃ الذاریت رکوع نمبر ۲)

مؤرخہ ۲۲ مئی ۱۹۱۱ء

اسق مہ - ٹھیک ٹھاک - نشان کردہ

مرفین - خطا کار - شریعت نے جو حدود قائم کی ہیں ان سے بڑھ کر کوئی کام کیا جاوے تو وہ اسراف ہے۔

جو کدہ - رکن - طاقت

ملیم - طاقت اٹھانے والا - بری حالت میں۔

سورۃ الذاریت رکوع ۳ پارہ ۲ رکوع ۲

۲۴ مئی ۱۹۱۱ء

موسعون - فراخ کرنے والے ہیں۔

تذکرہ - یاد کرو - تذکرہ یاد دہانی کو کہتے ہیں۔

فخرنا الی اللہ - جس طرح ایک بچہ کو اس کی ان مافیہ قوتوں کی طرف توجہ دینا

ہے اسی طرح مومن کو چاہئے کہ جب اسے کوئی دگر پہنچے تو خدا ہی کی طرف توجہ دے

دلا تجعلوا مع اللہ اللہا آخر - اگر معبود کو کہتے ہیں اور معبود اسے جس کی کمال

تعلیم سے فرمان برداری کی جاوے۔

سورۃ الذاریت کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ الطور - رکوع ۱ پارہ ۲۴ رکوع ۳

۲۵ مئی ۱۹۱۱ء

رچی - لمبی چوڑی تختی - انھوں نے قرأت کو اس طرح بنا کر رکھا تھا کہ جس طرح چرنا

ہوتا ہے - یعنی ایک رد پر چڑھ کر دوسرے پہنچا ہوا - جن جن بڑھتے جاؤ کھلتے جاؤ۔

البلیت المصنوعہ - حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھیجے - تو انہوں نے ایک عظیم عبادت کے

لئے بنایا تھا دشمن اسے گرا دیتا تھا۔ مگر خدا جس کا گھنہاں ہوا اسے کون گرا سکتا ہے

معدومین ظاہر کیا ہے کہ وہ آباد رہے گا۔ اور اسقف المرفوع سے یہ کہ وہ بڑی شان والا

مکان ہے۔ جب بیت اللہ کو بنایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرز پر بنایا۔

مسجد - چڑھ گیا ہوا - چہرا ہوا - اور ایک سنے بھیجے گئے ہیں۔ کہ انھیں اٹھا۔ اللہ تعالیٰ

نے ان دشمن کے بعد یہ دعویٰ پیش کیا ہے کہ ان عذاب دہک لائق - بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔

دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا۔ مگر لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ اس میں مشرکین کو بتایا گیا کہ یہ نبی اللہ بنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرز پر آیا ہے۔

پہلے دنیا میں جو رسول آئے ہیں وہ خاص ایک قوم کے لئے آئے۔ مگر نبی کریم جو آئے وہ سب کے لئے ہی ہو کر آئے۔ کوئی ایسی قوم نہیں تھی کہ نبی نہ آئے۔ مگر اس میں ضرور کوئی نہ کوئی نذیر آیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب رسولوں کے مظہر ہیں۔ اور آپ جامع کمال ہیں۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ فرعون کے ساتھ تھا اسی طرح آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ابرہہ سے ہوا۔ اسی نسبت کے لحاظ سے حضرت موسیٰ کا ذکر کیا ہے۔ یعنی جس طرح خداوند تعالیٰ کی وحی حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ تو خدا کی طرف سے ان کو کتاب دی گئی اور ان کا عبادت خانہ قائم اور محفوظ رہا اور وہ مندر سے مسیح و مسلم نکل آئے اور دشمن ہلاک ہوئے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید دیا جاوے گا ان کے معابد معمر و مرفوع رہیں گے اور یہ کامیاب اور دشمن ہلاک ہوگا۔

موسدا - جو بیت جلدی سے گزر جاوے یعنی اس دن عذاب آئے گا اسے کوئی روکنا والا نہ ہوگا۔ یہ واقعہ ظہر کے طور پر قیامت کو ہوگا اور بطور اطمینان جنگ بدر والے دن یہ سب کچھ پورا ہوا۔ بادل آیا۔ بارش ہوئی جس سے مومنوں کے قدم جم گئے۔ اور بڑے بڑے امرا ہلاک ہوئے۔

خوض - بچنے چھپنے

دعاً - دھکیلنا۔

بقیہ رکوع ۲۵ مئی ۱۹۱۱ء

قرآن کریم میں حق کی طرف لانے کے لئے مختلف راہیں بیان کی گئیں ہیں۔ چنانچہ اڑاں جہ نما بھی ہیں جو مبتدیان کے لئے دودھ کی گئی ہیں یعنی رسولوں کی اتباع کر دے۔ تو یہ تمیز لینا۔

بماکنتم تعملون - بسبب تمہارے کام کرنے کے۔

حدود - گریبان

عین - فراخ پیش

آمد ذہنہم - امداد - تو حضرت سے زیادہ دینے کو کہتے ہیں پس مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو قدر سے زیادہ دین گئے۔

المعوم - نہر سے ہوا کے عذاب۔

(تذکرہ)

سُوْرَةُ الطُّوْرِ رُكُوع ۲ - پارہ ۲۷ کے

مُورَخہ ۱۷ رُجُلُ السَّعِی

خدا کو۔ چون کہ انبیاء وہی یاد کرتے ہیں جو انسان کی فطرت میں مودع ہے۔ اس لئے ذکر فرمایا۔

کاہن۔ اس ملک میں ایسے لوگوں کو غائب ارٹھ پوچھتے ہیں۔ جو عرب میں متقی عبادت میں پیشگو بیان کرتے۔ اگر نبی کی خبر نہ ہو تو پھر ایسے لوگوں کو شائع کرتے۔

ایسے ایسے الزام محض اس لئے کہ وہ کائنات نبوی کا انکار نہ کر سکتے تھے۔ پس ایسے کمالات کو وہ ایسی باتوں کی طرف متوجہ کرتے کہ یہ کائنات ہے یا شاعر ہے۔ حالانکہ ایسے لوگ اکثر دلیل ہی رہتے۔ اسی لئے نعمت ربک میں فرمایا کہ تجھے پر بڑے بڑے انعام آتی ہیں اور آئندہ یہ کہ آیت اسلام غالب آ رہے ہیں اس آیت میں فرمایا۔ اَللّٰم یُرِدْ اِنَّا نَاقِی الْاَرْضِ نَنْقَضْہَا مِنْ اَحْطٰ اَنْہَا اَذْہَمُ الْغَالِبُوْنَ۔ یعنی کفر کی زمین گناہ جانتے ہیں اور وہ بھی بہالت ضعف کی زندگی میں۔ ہمارے مسیح موعود کے بارے میں بھی یہی دلیل صدف ہے کہ اچھی بڑھتے گئے اور غیر احمدی گھٹتے۔

دیب المذون۔ موت کا حادثہ۔

اَمْہَم قوم، طاعون۔ بلکہ یہ لوگ سرکشی کی وجہ سے نبی کو کاسن۔ مجنون شائع رہے ہیں۔

بل لا یؤمّنون۔ تقدیر کے لئے کہ جڑے ایمان سے انکی وجہ آگے فرماتے۔

فلما تو ان بعد میت مثلاً۔ ذات الہی بے شے ہے۔ تو اس کے صفات افعال کلام بھی بے شے ہے۔ پس اگر یہ انسانی کلام ہے۔ تو اس کی مثل لاؤ۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت بھی اس آیت سے ظاہر ہے کہ بعض ایسی باتوں کی مثل باوجود تعدی کے کوئی نہ لاسکا۔ آپ کہ یہ معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی طفیل بطور نقل کے دیا گیا۔ تا دنیائے بعثت قائم ہو۔ کہ جناب خاتم الانبیاء کے غلام کا مقابلہ بھی عمار و فضلا، مخالفین سے ممکن نہیں۔ چہ جائیکہ خود آقا اور اس کے مولا کے کلام کا واقع میں ہی نشان اس زمانہ میں ایسا نشان ہے جو قیامت تک باقی اور تمام کرنے والی قوموں کے لئے حجت ہو سکتی ہے۔

اَمْہَم مَظْلَعًا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ۔ شرک کرنا سے سوال ہے کہ تہارے معبود جو ہیں ان میں مابہ الاستیسا زکیا ہے۔ جیسا کہ دوسرے پڑ فرمایا۔ اَمْہَم اَوْجَلْ یَمْشُوْنَ بَحْا کِی۔ صرت الہی کے پادشہ ہیں جن سے وہ چلیں۔ دوم یہ کہ وہ غیر معمولی مخلوق نہیں تو کیا خالق ہیں اور پھر زمین و آسمان و جن پر ہمارے بقا کا مدار ہے اس کے خالق ہیں دوسرے معنوں کے لحاظ سے کفار مراد ہیں۔ اور کوڑا آٹا ہے کہ کیا وہ غیر معمولی مخلوق ہیں یا صرت ہی مخلوقات سے رہ گئے ہیں کہ ان کے قمار سے حرج واقع ہو یا خدا کی مانند خالق اور اسی طرح طاقتور ہیں کہ عذاب الہی سے محفوظ رہیں گے۔

عند ہم خزائن دبت۔ خواہ معبود مراد ہوں خواہ کفار۔ مشرکین وہ ہیں جو بت پرست ہیں

اَمْہَم سَلَمٌ۔ فرمایا کہ اگر پہلی باتیں نہیں تو کیا یہ بات کہ ان کو کوئی آسمانی

الملاع ملتی ہے۔ اس کے ساتھ سلطان حسین ضروری ہے۔

اَمْہَم لہ البنت و لکم البنون۔ نفس البنت کو تو اس دلیل سے رد فرمایا کہ جو نفس سے باقی نہیں صرف اس کے لئے اولاد کی ضرورت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ابدی ہے تو اس کے لئے اولاد کیسی۔ صحیفہ فطرت بھی اس پر گواہ ہے۔ کہ جو۔ تا بقائے عالم رہ سکتی ہیں اور ان کا قائم مقام کوئی نہیں اور جو نہیں رہ سکتی ہیں اور ان کا قائم مقام ضرور ہوتا ہے۔

بہان جن کہ بیشیوں کا ذکر ہے اس لئے اسے اس طرح رد فرمایا کہ تم اللہ کو بمعنی صفات کا نہ یا کم از کم اپنے سے بڑھ کر مانتے ہو پس جب اپنے لئے لڑکی کو ایک مانع سمجھتے ہو۔ تو خدا کے لئے کیوں کر ثابت کرتے ہو۔

مشتعلون۔ ایسے کسی دلیل کی جس سے انکار نہیں بلکہ کسی جہی سے بددہی کرتے ہو وہ بھی نہیں۔

فہم یکبتون کسی غیب پر اعتماد ہے کہ اگر ایمان لائیں گے تو فلان فلان مصائب میں جنس جائیں گے۔

مکیدون۔ وہ جنگ اور تدبیر میں اپنی کفایت پر اٹھ کر اپنی ہیں۔

اَمْہَم اَللّٰہُ غَیْرُ اللّٰہِ۔ یعنی خدا کا خدا کوئی اور ہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے خدا کی حکم کی پروا نہیں۔ دو خدا اگر برابر ہیں تو ایک لغو ہے۔ اگر ایک کم تو وہ بوجہ احتیاج خدا نہیں۔ اسی واسطے سبحان اللہ عظماء کون فرمایا۔

۱۸۔ جون ۱۹۱۱ء

بقیہ۔ ۲۷ پارہ رکوع ۴ سُوْرَةُ الطُّوْرِ رُكُوع ۲

وان یردا۔ سچے دلائل کا ذکر ہوا۔ اب فرماتا ہے اگر ایسے نشان بھی دکھائے جائیں جو وہ مانگتے ہیں۔ تو بھی قسم قسم کے ہمارے بنائے لیکن۔ مثلاً یہ نشان ہے کہ آسمان کا ایک ٹکڑا اگر پڑے۔ اور وہ بھی ہم پر۔ اب سوچئے کہ مقام ہے کہ جب ٹکڑا گھر کے تو ہلاک ہوں گے۔ پھر ایمان کب لاسکتے ہیں اور دیکھو کہ بھی ایمان لانے کی توفیق نہیں بلکہ نجات بازی کریں گے کہ یہ تہ بہ تہ بادل ہے۔

یصعقون۔ صاعقہ گرنے والی بجلی کو کہتے ہیں (۲) وہ امر جو انسان کو بے ہوش کر دے (۳) وہ عذاب جو انسان کو پریشان کر دے۔

فذلّٰہم حتی یلقوا۔ ہر ایک آیت کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے ایک لفظ یہ حالات اگرچہ قیامت کو پیش آنے والے ہیں مگر اس دنیا میں بھی بطور لفظ پیش آئے۔ چنانچہ پہلے جنگ آخر کے دن کسفاً من السماء بادل آئے کہ کفار شکست یاب ہو گئے۔ اور کوئی نصرت ان کی نہ کر سکا۔ پھر اس کے بعد فتح مکہ کے دن مشرکین عرب اپنے ارادوں میں ناکام رہے۔ یہودی۔ عیسائی اور دیگر توہین کچھ مدد نہ کر سکیں اور اسلام کا ڈھکا بچ گیا۔

عذابا دوزخ ذلک۔ جو لوگ اسلام کے خلاف کوششیں کرتے رہے۔ ان کے جوی۔ بچوں۔ بھائی بہنوں کا مسلمان ہو جانا کیا کم دکھ تھا۔

مسجد بجد دبت۔ اس موعود یوم کے لئے مقرر فرمایا۔ اور صبر کے لئے

نی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کو فقیہوں سے پاک جاننا
ت کہ عالم پر ظاہر کرنا اور صفات کاملہ سے متصف جاننا اور یہاں
ماتا ہے کہ انسان صبر سے کام لے اور کسی کی ہلاکت یا اپنی بھینٹ
سے۔

سورہ الطور کے نوٹ ختم ہوئے

۱ آغاز سورہ الجحیم رکوع ۱ پارہ ۲ رکوع ۵

۱۹ جون ۱۹۱۱ء

والجحیم اذا هوى۔ قسم ہے جحیم کی۔ جب وہ گر رہا ہے مفسرین نے اس کی
مختلف وجوہات کبھی میں جو دور ازکار ہیں۔ عمدہ ان میں سے یہ بات ہے۔ سارے جو
طلوع ہونے میں۔ پھر غروب بھی ہو جانے میں اور عرب میں ستاروں سے لوگ راہ پائے
تھے۔ اور ٹوٹنے والے شہب کو نجوم النشایین نہر مایا۔ پس فرمایا کہ جب شہب
نشایین کو دور کرتے ہیں۔ تو اس نبی کی وحی میں کوئی شائبہ ضلالت نہیں ہو سکتا۔
پہلے معنی کے لحاظ سے اس کی تفسیر میں ہے کہ ستاروں کے قرب و بعد کے
لحاظ سے انسان راہ پاتا ہے۔ مگر غروب کے وقت غلطی کا احتمال ہے۔ مگر جو
ستارہ نبی کا رہنما ہے۔ وہ ایسا نہیں کہ غروب ہونے والا ہو پس اس سے غلطی
نہیں ہوگی۔

علمہ شدید القوی۔ اس ستارہ کی تحدید شروع ہوتی ہے۔

ذو مرقہ۔ قوت والا۔

فاستوی۔ کسی چپ پر ٹھیک درست ہو کر بیٹھ جانا۔

بالافق الاعلیٰ۔ منہائے بصر جزمین اور اس شے کے درمیان نظر آتا ہے
جیسے ہم لوگ اپنی زبان میں سہا کہتے ہیں۔

مفسرین حضرت جبریل مراد لیتے ہیں اور اس کے ثبوت میں سورہ نخبور کی ان
آیات کو پیش کرتے ہیں۔ انه لقول رسول کریم ائى ولقد داه بالافق
المبین۔

لیکن اس میں ایک مشکل ہے اگر جبریل مراد لی جاوے۔ تو پھر فادھی الی
عبد۔ کی تفسیر بھی اس کی طرف پھر سے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل
کے عبد نہیں بن گئے۔

پس عبد شدید القوی کا فاعل نا آخر اللہ ہی ہے۔ اور کان قرب قوسین میں جس
قرب کا بیان ہے۔ وہ بھی تمام صوفیاء کرام کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے ہے۔

پھر ایک اور دلیل دیتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ جبریل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو دفعہ آسمان کے کناروں پر دیکھا۔ مگر یہ دیکھنا اس بات کی کیوں کہ دلیل ہو
سکتا ہے کہ تعلیم دینے والے اور منازل قرب پر پہنچانے والے بھی جبریل
ہی ہیں۔

اہل بات یہ ہے کہ خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت امد اس کلام
کے وحی ہونے کا ثبوت دیتا ہے کہ آپ کا معلم شدید القوی ہے جس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم فرمائی۔ آپ کو اس علمدار ج پر پہنچایا۔ مقام
قرب دیا پھر وحی سے ممتاز کیا یا تو ان سے کئے ہوئے تھے کہ زور آور صلہ سے مامور کی
صدافت ثابت کرے گا۔ مخالفین کو ہلاک۔ اور وحی ہدایت دینے والا ستارہ ہے
جو اس جہان پر حکومت کر رہا ہے (یہی فاستوی کے معنی ہیں) اور وہ خدا آسمان
کے کناروں پر بٹھایا اور یہ دیکھنا کشفی ہے۔ اور اس قسم کی رویت سے جسمیت
ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ انسان کے دیکھنے کے لئے ضرور ایسی صورت ہونی
چاہیے۔ جیسی اس دنیا میں دیکھی جاتی ہے پھر قریب ہوا اور ٹھیک۔ اور مراد اس
سے ظہور قرب ہے۔ کامل میر ہے۔ کہ سالک سیوفی اللہ الی اللہ کر کے
پھر انسان کی ہدایت کی طرف لائے (فقدلی) ایسا قرب ہوا جیسے وہ کانوں کے
لٹنے سے درمیان میں دوری رہ جاتی ہے۔ پس اس قرب کی حالت میں وحی ہوئی
پس یہ کیا ہو کر گیا۔

ماکذب الفواع۔ بعض وقت ایسی بات ہوتی ہے کہ ستارہ توبہ ہے۔ مگر غفلت کی
وجہ سے راستہ غلط ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ پوری تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی قائم ہے۔ پس وہ ایسی غلطی نہیں کر سکتے۔

۲۰۔ جون ۱۹۱۱ء

بقیہ سورہ الجحیم رکوع ۱۔ پارہ ۲ رکوع ۵

فذلک۔ نزول سے ہے۔ بیٹے بنایا کہ انسان روحانی جیسہ ذن کو جہانی چیزوں
کے رنگ میں دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ چیز دیکھنے کے لئے دور سے قریب ہوتی ہے۔
سدرۃ المنہجی۔ لغوی معنی انتہاء کی بیری۔ ایک مقام کا نام ہے کیونکہ
فرشتوں کا عروج اسی مقام تک ختم ہوتا ہے۔

مالغشی۔ عجیب و غریب جن پر ڈھانک رہی تھی۔

مادارۃ البصر و ما لطفی۔ بذکر کسی غرض کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیوم
ذات الہی کی طرف نگہی رہتی۔ اور ذرا بھی ادھر ادھر طبیعت نہ لگتی۔ شکرین بھی گواہی
دیتے۔ ماجر بنا علیہ الکذب۔ اور نبی کریم بھی بڑے دعوے سے کہتے ہیں
ولقد لبتۃ فیکم عمرأ من قبلہ افلا تعقلون۔

آخریتہم۔ بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنے رب کی آیات دیکھیں۔
تم نے کیا دیکھا۔ لادت دعویٰ۔ جن کی الہیت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ لوگ قرض
کے لئے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مگر خود کسی بات کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ مثلاً یہ تو پہنچیں گے
سبح موعودہ کی صدافت کا کیا ثبوت ہے۔ مگر خود یہ بھی نہ بتا سکیں گے کہ نبی کریم آیا
دیگر انبیاء علیہ السلام کی نبوت کا کیا ثبوت تمہارے پاس ہے جسکی بنا پر تم نے
یونانی تھکا تا کہ انہی دلائل سے حضرت مسیح موعود کی صدافت ثابت کی جاوے۔
ضریحی۔ خسارہ والے۔

۱۱ اسماء۔ مضمّن نام میں ان کے نیچے حقیقت کوئی نہیں۔ افسوس کہ مسلمانوں میں بھی پر پرستی قبیلہ پرستی چھان تک بڑھ گئی ہے۔ کہ علاقہ ہزارہ میں ایک کھوٹے دگدھے کی قبر کی پرستش کی جاتی ہے۔ پشاور کے اکثر گھروں میں جعلی قرین بنی ہوئی ہیں۔

الھدیٰ۔ قرآن مجید۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
ماتمتی۔ مشرکین نے ایک آرزو بنا رکھی ہے۔ کہ ہولاء شفعاء ناعند اللہ اور یہ مسعود ہیں غالب کر دیں گے۔ فرماتا ہے کیا محض خیالی ہلاؤ سے کچھ بنتا ہے۔

مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۶۔ سورہہ النجم رکوع ۲

لا یغنی شفاعتہم شیئاً۔ مسعودان بائبل کا تذکرہ کیا ہے اب بن کا اون کو گناہ مانتے ہیں ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ انکی شفاعت کسی کام کی نہیں۔
ان یا ذن اللہ۔ شفاعت میں دو شرطیں ہیں۔ ایک اذن۔ دوم جس کے لئے پسند فرماوے۔ دوسرے مقام پر یہ لکھو گا کہ شفاعت کس کے لئے ہوگی۔ من شہد بالحق۔

کلا یؤمنون بالآخرة۔ کفار نہیں فرمایا تا انشاہ ہو۔ اس بات کی طرف کہ ملائکہ کو لوکیان فرار دینے والے ایسے ہی لوگ ہیں جو اعمال کی جزا و سزا سے نڈر اور آخرت کے منکر ہیں۔

من علم۔ یعنی بات (وحی) عقلی دلیل (نشان) اس زمانہ میں بھی یہی معیار فیصلہ کن ہے۔ اہل سنت و اہل تشیع میں تو بہت فرق ہے۔ خود اہل سنت کے فرقوں میں ایسا قیاس ہے کہ ایک فرقہ ایک چیز کو حلال کہتا ہے۔ دوسرا حرام۔ گویا نیک ہیں۔ یعنی علم کسی کو نہیں۔ ایسے وقت میں ایک معتقد کی ضرورت ہے۔ جبرج اور جبرج اور جھوٹ کو جھوٹ کہہ دے اور جس کے ذریعے یعنی علم حاصل ہو۔ کہ خداوند تعالیٰ کی رضا کس امر پر ہے۔ وہ معتقد اور حکم دہی ہو سکتا ہے جس کے ہاتھ پر ایسے نشان ظاہر ہوتے ہیں سے ثابت ہو گیا کہ اس کا خاص تعلق ذات ربانی سے ہے۔

ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ کسی مسئلہ تنازعہ فیہا کی نسبت پہلے ہی کے بعد روایات کی بنا پر فیصلہ نہ کرنا مشکل ہے کیونکہ ہر فرقہ اپنے اپنے روایات مقبولہ پر زور دیتا ہے پس صاحب وحی مامور کی اتباع تمام قسم کے ظنون سے روٹی دیتی ہے کیونکہ اس کے حق پر ہونے پر جتنی دینیہ قائم ہوتی ہے۔

عن ذکرنا۔ ذکر لینے قوانین۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انا نحن فزّلنا الذکر و انا لہ لحاظون۔

لیجوزی۔ بظاہر اللہ نامی السموات و مافی الارض۔ اس آیت کی وہ نہیں سمجھتا اصل بات یہ ہے کہ آسمان و زمین کی چیزیں ہیں۔ جنکو دیکھ کر یا تو انسان اللہ کا فرمان بردار بنتا ہے یا نافرمان۔ گویا چیزیں ذات و گراہی کا موجب ٹھہرتی ہیں اور یہی چیزیں ہیں جو انسان کے دکھ یا سکھ کا موجب بنتی ہیں۔

کباؤ۔ گناہوں کے کچھ سلسلے ہوتے ہیں۔ یعنی ایک بدی کرنے سے کرنی پڑتی ہے جس پر سلسلہ ختم ہو وہ کیڑا ہے۔ مثلاً غیر حرام کو دیکھنا پھر رفتہ رفتہ بڑھتے بڑھتے ہی بد نظری زمانہ تک پہنچتی ہے پس یہ کیڑا مومن کیلئے اعتبار کا ہے کیوں کہ اس تک بہت سے صراط ہوتا ہے ان مراحل میں عرصہ بگھٹتا ہے اتنی مدت اگر کسی وقت بھی خشیت آ رہی تو وہ مومن کیلئے مومن کی شان تو یہ ہے۔ اذامسہم طائف من قن کو دلا۔

الغواش۔ کھل کھل بے حیائی۔ اس کے لئے کسی لمحہ عرصہ کی ضرورت نہیں رہی اس سے بھی بچتا ہے۔ (الحیاء شفیقہ من الایمان)
الاقسم۔ آؤ گی۔

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۷۔ سورہہ النجم رکوع ۳

افزعیت۔ جہان کہیں آنا۔ اس سے کہئے جلتے ہیں تم تھلاؤ تو یہی۔
الکلی۔ کنوآن نکالنے وقت جب کوئی ایسا پتھر آ جاوے کہ آگے کنوآن میں نکلے تو اسے الکلی کہتے ہیں۔ یعنی روک رکھا۔

ابراہیم الذی دعی۔ ابراہیم کی ناداری وہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مقام پر فرمایا۔ اذ ابتری ابراہیم دہ بکھلت خاتمت۔ آجیچند احکام کے لئے جنہیں آپ نے پورا کر دیا۔

۱۲۔ دوسرا وہ مقام ہے۔ جہاں پر آیا ہے۔ یعنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظروا ماذا تدعی الی فلما اسلموا ولہ للجبین۔ ونا دینہ ان یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا۔ یعنی آپ نے حب ہمارا کی بیٹے کا گلا کٹنے کی نیرہ کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی سے روک دیا کہ تو نے پورا کر دیا۔

واذرة۔ یہ عینہ صفت کا ہے اس کا موصوف نفس ہے اور اس کے معنی میں اٹھانوالی آخری۔ یہ بھی عینہ صفت کا ہے موصوف اس کا مقدر ہے یعنی کوئی اٹھانوالی جان۔ دوسری جان کا جو جہ نہ اٹھائے گی۔

اضلک دا بکی۔ اللہ تعالیٰ جس طرح دنیا میں ہنسنے اور رونے کا نظارہ دکھاتا ہے۔ وہی نظارہ قیامت میں بھی دکھائیگا اور جزا و سزا دیگا۔

قمی۔ ٹپکانا۔ ڈان۔ اقصیٰ۔ ایسی چیز کسی کو دنیا جو ذخیہ ہو۔
دب الشعری۔ ایک ستارہ ہے اور یہ وہ ہیں۔ جو زیادہ روشن ہے۔ اسکی پوزا کرتے تھے فرمایا جسکی تم پوزا کرتے ہو۔ وہ بھی خدا نے ہی پیدا کیا ہے۔

الموتفکک۔ نوع کی بیان جو الٹائی گئی تھیں۔ ہمتا دی۔ وہاں ہے جس کے منے جھگڑا کرنے کے ہیں۔ اذفت الآذفت۔ اذن کے منے قریب کے ہیں۔ آذفت قریب آنے والی۔ بتایا کہ دو گھڑی اب قریب آگئی ہے۔ کاشفت۔ دور کرنا لینے ڈاگی۔ کوئی دو انکر کجا۔ سامد دن۔ سہ کے منے پتھر کے ہیں۔

حضرت لانا مولوی محمد سر شاہ صاحب کے فرماؤں کے روزانہ درس قرآن مجید نوٹ

پارہ ستائیسون

آغاز سورہ القمر رکوع اپارہ ۶۷ کوٹھ

مورخہ ۲۶ جون ۱۹۷۶ء

(۱۶)

اقتربت الساعة - بعض باتیں کسی قوم میں کسی امر کا نشان ہوتی ہیں۔ اور یہ بات ان میں شعلہ و ذائق ہوتی ہے۔ مثلاً مہدی کے زمانہ میں کسوف خسوف گواروں تک۔ کو معلوم تھا۔ گو وہ کسی آیت و حدیث کا پتہ نہ دے سکیں۔ (۲) باتیں کہتے ہوئے راویوں پر لا تھ مارنا (۳) زبان میں کسی قدر لگنت اسی طور پر پہلی آیتوں میں بعض مامورین کی نسبت ایسی باتیں مشہور تھیں۔ گو انکا نشان کتب سابقہ میں نہ ملتا ہو۔ ہماری کتابوں میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ بیت المقدس کی فتح کے لئے جب حضرت عمر گئے۔ تو مفسرین نے اپنی کتابوں سے اس کا حلیہ ملایا اور یہ بھی کہ اس کے پیر ہن پر کئی بیوند ہون گئے حالانکہ قرأت وغیرہ میں اس کا بیان صحیح نہیں ملتا۔

عرب میں یہ بات مشہور تھی کہ ہماری قوم و مذہب میں ایک منزل آئے والا ہے اور ان کا نشان یہ ہے۔ کہ چاند پھٹے گا۔

اس پر ایک روایت ہے کہ آپ مائت کے وقت چند مشرکین کو بکے سمجھا رہے تھے انھوں نے کہا نشان بتاؤ۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو چاند پھٹ گیا یہ نشان ان کے درمیان مشہور تھا۔

اب بھی اہل اعتراض کی بات کہ اشفاق مفسرین نہیں۔ دوم اس کا ثبوت کیا دونوں غلط ہیں۔ ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو کہ قرآن مجید میں سب یہود مشرکین عیسائی کے سامنے ہکا بکا کہہ با لگیا۔ کہ انش القمر۔ پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ آگے فرمایا۔ دان یروا ایاہ یعنی صنوا دیقوا و اسکو مستحسن نشان دیکھ کر منہ پھیر لیتے اور اسے سحر قرار دیتے ہیں (گو با دوسروں کو گماہ فسر دیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اشفاق قرآن سے کسی کو انکار نہ تھا۔ ان وجہیں بحث تھی۔ وہ منسوب بہ سحر کرتے اور قرآن مجید اسے آیت الہی فرماتا ہے کہ ہوائے حق کے کسی کو طافت نہ ہے۔ کہ کسی امر کی نسبت ڈنکے کی جڑ اعلان کر دے اور مخالفین کو میخ دے بلکہ ملامت۔

بانی را یہ کہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ پھر کے خلاف ہے چاند پھٹنا۔ تو نظام شمسی میں بڑا فرق اگر حادثہ ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سنت اللہ کا احاطہ

ایک مہم دو عقل و تجربہ سے والا انسان نہیں کر سکتا کیونکہ بعض واقعات ہزار سال بعض پانچ ہزار سال کے بعد پیش آتے ہیں۔

سائیس داسے تو ابھی تک صرف انسان کے اندر جو کچھ ہے اس کا پورا پورا علم بھی حاصل نہیں کر سکے۔ (ب) نظام شمسی میں کیا ذوق آتا تھا۔ درحقیقت وہاں کے مبالغہ سے ایسی غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ دیکھئے کسوف خسوف غیر معمولی تاریکیوں میں پھر ماہ رمضان میں ایک فائز کی ماتحت ہوا۔ مگر قبل از وقوع ایک اجماع تھا حضرت موسیٰ سمندر سے گزرے۔ جو آندھری کی وجہ سے ایک طرف چڑھا رہا تھا اور آپ ایسے وقت پہنچے۔ کہ پانی ہٹ گیا اور زمین ایسے وقت کہ پانی بڑھ گیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ یتیم پھینکی۔ اور وہ سب کفار کی آنکھوں میں پڑی۔ کیونکہ ہوا آندھری کے طور پر دشمن کی طرف چل رہی تھی اور سبھی پھینکنے کے ساتھ ہی ریت اڑا کر ان کی آنکھوں میں پڑنے لگی پس معجزہ تو یہی ہے۔ کہ پہلے مشاہد کی گئی کہ اللہ اپنے بندے کی نصرت کرے گا۔ اور مخالفین کو ہلاک پس کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ چاند کے آگے ایسا جرم آجائے کہ چاند دو حصے نظر آئے۔ اور آچھے اعلان ابھی سے ایسے وقت میں اشارہ کیا کہ فائز قدر کے مطابق چاند دو ٹکڑے ہو رہا تھا بعض زلزلے ایسے آئے ہیں کہ ایک دھکے میں زمین پھٹی ہے اور بعض میں ایسی ہل ہے کہ پھر پتہ نہیں لگا۔ تو کیا چاند میں ایسا ہونا محال ہے۔

کل امر مستقر۔ ہر امر کے لئے موقع و محل ہے اور ہر ایک امر ایک حد تک اندر ہے پس عذاب اپنے وقت پر آویگا۔ جو اس قوم کو تباہ کرے گا اور ان کا نشان اشفاق قرآن ظاہر ہو چکا۔

حکمتہ بالغتہ۔ پختہ بات جو مدد کمال کو پہنچی ہوئی ہو۔ یعنی جن پر فرد ہر دم لگ چکا ہو۔ جو کفر و عناد کے اس درجہ تک پہنچ گئے ہوں وہ نشانوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی تھیں۔ جسے آدمی جانتا نہ ہو اس کے دیکھنے سے گمراہی پیدا ہوتی ہے ہذا ایدم عمو۔ ٹڈی دل کی طرح منتشر ہونا اور قبروں سے ٹھکرا بلانے والے کی طرف دوڑنا۔ یہ قیامت ہی میں ہو گا مگر دنیا میں ایسی باتوں کا نظارہ دکھایا جاتا ہے۔ پس ابدال سے مراد اس صورت میں وہ گہر میں۔ جو تباہی کے وقت ان کے لئے بمنزلہ قبور بن سکے ہیں ان سے ٹھکرا دہ اپنے بلانے والے کے پاس جائیں گے اور اقرار کریں گے کہ یہ قوم عسری ہے۔

چنانچہ مثال میں بعض قوموں کا حال بیان کرتا ہے کہ یہ دن دنیا میں ان پر کیسے آیا۔ فخرنا الا دض عینونا۔ اس کے چشمے پھاڑ دئے۔

دوسرے۔ بادبان۔ اصل سے اس کے دفع کرنے اور دوسرے دھکیلنے کے ہیں چمک بادبان کششی کو دیکھتے ہیں اسلئے بادبان پر اس کا اطلاق ہوا (۲) ان مبغون کو بھی کہتے ہیں۔ جن سے کشتی کے اجزاء کو جڑا جاتا ہے ان رسوں کو بھی کہتے ہیں جن سے کشتی باندہ ہوتی ہے۔

دوسرے اس اونی کو کہتے ہیں۔ جو بہت تیز رفتار ہو۔

صورتاً۔ صریح کہتے ہیں جمع کو۔ جو بہت تیز چلتی ہے اسکی رفتار سے ایک آواز نکلتی ہے۔ اس کو کہتے ہیں۔ یہ اس قوم کے لئے مبادعید کے دن تھے جسے وہ مبارک سمجھتے اس لئے فرمایا کہ تم جنہیں بابرکت کہتے وہی منحوس ثابت ہوئے۔

مستمر۔ ہوا پے در پے چلنے والی۔

منقص۔ کچھ کچھ جڑ سے کٹے ہوئے۔

مؤرخہ ۲ جون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۵۔ سورۃ القمر رکوع ۲

کَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنَّذِرِ۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی نے نہ آنا ہوتا۔ تو پھر انبیاء اور اون کے مخالفین کے انجام کے ذکر کی کیا ضرورت تھی کوئی بھی سورۃ خالی جانی ہے جس میں انبیاء اور ان مخالفین کی ہلاکت کا بیان نہ ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی اکرم کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ نبی آپ کی مہر سے بطور آپ کے قتل کے آئیگا۔

البشر! منا واحداً نتبعه۔ امام ایک ہی ہونا چاہیے تاکہ وحدت قائم رہے اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو "ایک" کی اطاعت کو گراہی اور معصیت کا موجب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت فوراً طلب ہے۔ خدا جسے خلیفہ مقرر کرنا ہے اسے اپنی طاعت موید و منصور کرنا ہے خدا اسے ایسی نعمیٰ میں نہیں ڈالت جس سے قوم تباہ ہو۔ شوری اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائے۔ اس کی ہنزل آئندہ کے ہونی کہ انہیں اپنی رائے کا من و قبح دیکھ لے۔

اشھر۔ اگر باز۔ متکبر۔

سيعلمون۔ ضرور جان لیں گے۔ اس بیان تکبر کے لئے ہے۔

غداً۔ نہ صرف بروز قیامت بلکہ اسی دنیا میں بہ امتیاز ہوگا۔ چنانچہ آگے فرماتا ہے۔

فتنة لهم۔ فتنہ کندن کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ (۱۰) معصیت میں پڑ جانا۔ (۱۱) ابتلا یعنی ایسی چیز جس سے انسان کی حقیقی حالت ظاہر ہو جائے۔ پس وہ اونی ان کی حقیقی حالت کو ظاہر کرے گی۔ وہ کہتے ہیں ہم چھتے ہیں اور یہ کذاب مگر اسی اونی کے ذریعے کھل جائے گا کہ کذاب اشھر یہ خود ہیں۔

فصحة بينهم۔ معشرین تو کہتے ہیں کہ ایک بن اور لوگ پانی میں ایک دن اونی مگر یہ غلط ہے۔ کیوں کہ بینہم بن الناقة۔ نہیں مندرمایا۔ پس مراد یہ ہے کہ اوروں کے لئے تو باری مقرر ہے مگر اونی اس قسم کی باری سے مستثنیٰ ہوگی۔ کل شراب محتضو۔ سے بھی مراد ہے کہ خواہ کونسی باری ہو۔ اونی حاضر ہونے کی مجاز ہے۔

صاحبہم۔ کہتے ہیں اونی کی کوئین کاٹنے والا قیدار نام ایک شخص تھا مگر

کرے ایک اور ہلاک ہو سادہ قوم۔ یہ عدل الہی سے بعید ہے۔ صاحبہم۔ کہ وہ اور دن کے مشورے اور صلاح سے گیا۔ پھر قاطی آیا ہے جس کے دوسروں سے ہتھیار لیا اور اس نے کوئین کاٹ دیں۔

عقر۔ مطلق زخم کو بھی کہتے ہیں اس رگ کے کاٹنے کو بھی کہتے

بعد جاوز صل نہ سکے۔

یاد رہے کہ معجزہ اس بات کا نام نہیں کہ وہ سائنس۔ عقل۔ تجربہ۔ شواہد۔

خلاف ہی ہو بلکہ وہ ایک امر ہے جس سے خدا اٹھائے کی قدرت اور اس نبی کے اد سے خاص تعلقات اور دشمنوں کے اس کے مقابل پر عاجز رہ جانے کا ظہور ہو۔

پس وہ اونی نہ تو پھر سے نکلے اور نہ اس میں وہ نصو صیات تھیں۔ جو خواہ مخواہ لوگوں نے بڑھائیں۔ اونی نامزد اللہ اسی لئے کہلائی کہ وہ صلح کی صداقت کا نشان ٹھہری۔ کیوں کہ آپ نے اس کے بارے میں علامت قرار دی کہ اسے دیکھ ہیچ تو وہ دن بعد تباہ ہو جاؤ گے۔

صیحتہ۔ جو عذاب دفعاً آ جاوے اسکو صحیح کہتے ہیں۔

هشيم المختصر۔ خفیر۔ باز کہتے ہیں۔ مختصر وہ جس کا باز ہو۔ هشیم باز کے رونڈے ہوئے ٹکڑے۔

کنالک بخیرہی۔ اس سے ظاہر ہے کہ اب بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ نہ کو گزاری شرط ہے۔

فتماددا۔ جھگڑا کرنے لگے۔

۲۸ جون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۰۔ سورۃ القمر رکوع ۳

النذر۔ ہمارے اذار یا ہمارے ڈرانا ہوا ہے۔

کفار کا حقہ بتا کر اکفار کم فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبیل موسیٰ تھے اس میں سمجھایا کہ شرکین عرب کا بھی وہی حال ہوگا۔ جو فرعونین کا ہوا۔

منتصر۔ بدلے لینے والے۔ عرب کی قوم میں بدل لینے کی بڑی عادت تھی اور اسی بات پر انھوں نے تھکا۔

سيعجزم الجمع۔ یہ سورۃ کئی ہے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لے جاتے ہیں پہلے چھوٹے چھوٹے جنگ ہونے۔ آخر جنگ احزاب میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ سبب تمام قومیں جمع ہو کر مقابلہ کے لئے آئیں مگر سب کی سب بھاگ گئیں۔ کیا کوئی انسان عقلی قیاس سے ایسی پیشگوئی اس کے لئے کی حالت میں کر سکتا ہے۔

بعداد۔ ہمارا اپنے وقت پر ہوتا ہے جو خدا کے علم میں موجود ہے۔ پس ان کی ہلاکت کے متعلق جلد ہی نہ کہنی چاہیے۔

اشیاء۔ شیعہ گروہ۔ چون کہ ایک گروہ کے آدمی کسی نہ کسی بات میں شریک ہوتے ہیں۔ پس اشیاء حکم کے سنے ہوئے تمہارے جیسے لوگ۔

دیکھا شککا بن - یہاں ثنیہ آیا ہے - مفسرین نے لکھا ہے کہ جن والی مطلب
ہیں اس پر دو سوال ہو سکتے ہیں - کیا قرآن مجید کا یہ طرز ہے کہ وہ بصیغہ ثنیہ خطاب کیا
کرنا ہے - پس اس سورہ میں اس نزالی طرز کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے (۱) یہاں تو
تکذیب کا ذکر ہوا ہے - اور دوسری طرف انعامات کا اظہار ہے - جو زیادہ تر انسانوں
سے خاص ہیں - ہم نہیں دیکھتے کہ جن کھیتی باڑی کرتے ہیں - اصل بات تو یہ ہے کہ
تغییر معتبرہ تو وہ ہے - جو خود قرآن مجید کرے یا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بروایت صحیح مروی ہو - یا الفت و قواعد عرب کے واضح ہو پس میرے نزدیک یہ ناکند
کے لئے ہے - جو معادرات عرب سے ثابت ہے - چنانچہ بعد معلقہ میں ہے
قنا نیک من ذکویٰ حبیب و منزل - عربوں کا یہ طرز ہے کہ کسی کو
ملاست کرنا اور کسی بات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہیں تو ثنیہ کا معینہ استعمال
کرے مگر میں اور مخاطب جمع ہوتے ہیں -

محورہ ۳ - جولائی ۱۹۱۱ء

بقیہ رکوع - ۲۷ پارہ رکوع ۱۲ - سورہ الرحمن رکوع ۲

من مصلحیٰ کالفقار - لوگوں نے لفظی معنی لئے کہ بچنے والی مٹی - اور پھر اصل
مطلب سے دور جا پڑے - کیونکہ انسان کسی حالت میں بچنے والی مٹی کی طرح نہیں ہوتا -
اصل بات یہ ہے کہ برتن خاص مٹی سے بنتے ہیں پھر جون جون اچھے برتن ہیں وہ
خاص خاص قسم کی مٹی سے بنتے ہیں پس اس میں بتایا کہ آدمی ایک خاص قسم کے
سلاطین سے بنا ہے - مصلحیٰ سے بتایا ہے کہ اس کے اجزا زمین اتصال ہے
اور فقار سے یہ کہ وہ خاص الخاص مٹی ہے -

رب المشرقین - یعنی دشتائے مطلع کے اعتبار سے فرمایا -
منہما - مفسرین نے اس چار بڑی بحث کی ہے - جنہوں نے سمجھا ہے کہ اللہ رب
فرنگی سمندر سے نکلتے ہیں - انھوں نے من احدا اس کا اصل سمجھا ہے -
وجہ ہنک - ایسی آیات کے معنی کرنے میں سبب کشد شئیٰ کو پیش نظر رکھنا
چاہیئے -

اس پر مفسرین کو شکش پیش آئی ہے کہ جب سب چیزیں فنا ہو جائیں گی - تو پھر ایک وقت
آئے گا کہ عرش فنا ہو - عرش کے اٹھانے والے توشتے بھی - پھر خداوند تعالیٰ
کا مقام کہاں ہوگا - یہاں ہی جنت دوزخ پہلے سے ہونے موجود ہیں - تو جب سب کچھ
فنا ہوتا ہے - تو جنت دوزخ بھی نہ ہوں گے - آخر ۸ مہینہ میں سنتے ہیں مالاکہ
کوئی آیت قرآنی و حدیث رسول بردانی اس پر شاہد نہیں یاد رکھو کہ حق بات پر کبھی اس
قسم کا امتزاج نہیں ہو سکتا - عرش ایسی چیز نہیں کہ وہ مخلوق ہے بلکہ استواء علی العرش
ایک صفت صفات باری تعالیٰ ہیں سے (۲) جنت دوزخ پہلے سے موجود نہیں بلکہ
انسان ہی کے اعمال کے اظہار و آثار کا کام ہے - جو اس وقت حقیقی طور پر مجسم و
مشکل ہوں گے -

پہلی قوموں کی تباہی کے وجوہات کنابوں میں موجود ہیں - غالباً یہ
تھی -

مذاق - عرب جو چیز اعلیٰ و مفید ہونے سے صدق سے نفیر کرتے
تھے سنے پر ہیں کہ مشقون اچھے مقامات پر ہوں گے -

سورہ القم کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الرحمن رکوع ۱ - ۲ پارہ رکوع ۱۱

موضع ۲۹ جون ۱۱

الرحمن - اللہ تعالیٰ نے بے مزد ہماری جہانی زندگی کے سامان ہم پہنچائے
اسی طرح روحانی زندگی کے لئے قرآن مجید جیسا کلام نازل کیا -
علم القرآن - قرآن فرماتے ہیں یہ سمجھایا کہ یہ کتاب ہمیشہ پڑھی جاوے گی اور
دست بردار نہ رہے گی -

خلق الانسان - انسان سے مراد یہاں میرے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہیں - آپ اکل ترین انسان تھے - اس لئے آپ کی پیدائش کا خصوصیت
سے ذکر فرمایا -

علمہ البیان - آپ کے لئے اس کے مطالب واضح کر دیئے -
الشمس والقمر - چونکہ لوگوں نے اس قدرت عظمیٰ کی ناشکری کی اس لئے اور
انعامات کا ذکر کر کے انہیں شرم دلانا ہے اور لازم بنانا ہے کہ کس کس نعمت کا انکار
کر دے اور جب عام فساد کی ناشکری کرتے ہیں - تو اس خاص فضل کی ناشکری کوئی
تعجب انگیز نہیں -

النجیم - ستارہ تھوہ بلی جو بیدار ہو - چونکہ الشجر کے ساتھ آیا ہے اس لئے
دوسرے معنی لئے جاتے ہیں -

سورج و چاند سے فائدہ اٹھا کر چنانچہ دوزخ کے پہلے انہی سے پکچھے ہیں
انہی کی پرستش شروع کر دی اور ان کے پید کرنے والے کی طرف توجہ نہ کی -

وضع المیزان - ہر چیز کی حقیقت اور اس کی قدر معلوم کرنے کے لئے ایک
متر کی ہے اس سے کام نہیں لیتے - در نہ ہر شے سے اس کی قدر کے مطابق سلوک
کرتے ایسا ہی ہر شے کا ایک اندازہ مقرر ہے - جب اس سے کم و بیش کریں تو فساد پڑتا
ہے - میزان سے مراد ترازو نہیں بلکہ وہ جس سے اندازہ ہو سکے - پس اقبوا الوزن
اور لا تخسرو المیزان - صرف تولنے کے متعلق ہی ہدایت نہیں بلکہ ہر امر کے متعلق
الاکمام - تم کے معنی استین ہیں - کھجور کے خوشن پر ایک غلاف ہوتا ہے
اس کا نام بھی ہے - اکیں کا اطلاق خوشن پر بھی ہو جاتا ہے -

ذو العصف - عصف کے لفظی معنی اڑانا - اڑائی ہوئی چیز - اس
کا نام ہے - جو ہوا کے ساتھ غلے سے الگ کیا اور اڑایا جاتا ہے -
ن الریحان - خوشی کی موجب چیزیں - خوشبو -

ہیں تم پر۔ پس تمہیں بھی احسان ہی کرنا چاہیے جو یہ ہے۔ ان کے
نواہ (الحديث) احسان کے معنی انعام بھی ہیں۔ جس کے۔
اللہ کی رضا مقصود ہو اور خالصاً لوجہ اللہ ہو۔
من وہ نعماً جنتن۔ پہلے فرما چکا ہے۔ دلہن خات مفا
جنتن۔ پس بار ہوئے۔

حضرت اقدس نے ایک مقام پر لکھا۔ کہ ایک جنت دنیا میں ملے
ایک جنت برزخ قبر میں ہے۔ پھر روزِ شریف ایک جنت ہے۔ جو تیار
ہے۔ پھر ایک یوم الحساب کے بعد۔
خیرات۔ نہ مین والی۔ عورتیں ہوں یا اور چسپوزین۔

لسم یطمشون۔ مطلب یہ کہ وہ پاکیزہ ہوں گی۔ ولایان سے یہ مراد ہے کہ
بدکار نہیں بلکہ بعض صلہ رکھنے والے بھی شہیدان نہیں آتا اور وہ پنج جاتے ہیں
اور میں اس میں صاحب مال ہوں۔

سورہ الرحمن کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الواقعہ رکوع ۱۔ پارہ ۲ رکوع ۱۳

۸۔ جولائی ۱۹۱۱ء

یہ جو آخری سورتیں ہیں ان کا اکثر حصہ کی ہے۔ اس وقت ابھی یہودیوں اور
عیسائیوں سے مباحثہ شروع ہوئے تھے بلکہ نظریہ حالات موجودہ دو امور کی ضرورت
تھی۔ سرکین عرب خدا کو نہ مانتے تھے۔ سو ان کی صفات کے متعلق بہت غلطی میں
اس واسطے ہو گا کہ شفاعة ناعمل اللہ اور مالغیہ ہم الالمیرونا الی اللہ
ذلفی کہہ کہ توبہ کی پرستش کرتے۔ دوم۔ روز قیامت اور جزا و سزا کو نہ مانتے تھے
اور تھالے ان دونوں کے متعلق بالذات لائل بیان فرمایا اور یہ صرف قرآن مجید ہی
ایک ایسی الہامی کتاب ہے کہ اپنے دعویٰ کو بدلائل بیان فراتی ہے۔ اور ان سورتوں
میں پیشگوئیں کی کثرت ہے۔ تا ان کا وقوع قیامت کے وقوع پر دلیل پھرے۔
کا ذبہ۔ غافل بننے مصدر۔ کذب

خفاضة رافضة۔ اس میں پیشگوئی کر دی کہ جو بڑے بڑے عالی جناب بیٹھے ہیں
پست کیے جاویں گے۔

اصحاب المینۃ۔ میں جتنے برکت و سعادت دے رہا ہوں کہ جس کے معنی وہاں واقعہ
پس دونوں معنی ہوئے کہ سعادت و اسے۔ وہی طرف والی۔ منہ اس کے غلات ما
اصحاب المینۃ۔ تعین و میرانی کے اظہار کے واسطے یہ اسلوب عبارت ہے۔
موضوعہ۔ وہی بنی ہوئی۔ سونے کی تاروں و جہازات سے بنے ہوئے۔
مخلدین۔ جو ایسی عمر میں رہتے والے۔ جسے ان کے جن کا پیشہ خدمتگار رہنا
چاہیے۔
معین۔ پیٹنے والا پشم۔ معاف بانی۔

کل یوم۔ ہر وقت۔ ہر لمحہ۔ یوم زمانے کا ایک حصہ
ہو فی شان۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ کہیں سے بڑا پاتا ہے اور ناقص سے
کل ہر قسم کے بکام مطلب یہ ہے کہ زمانے کے لئے کی ذات مختلف اوقات میں اپنی نئی
نئی بنائیاں کرتی ہے۔

سنفخ۔ یہ انسانی محاورہ کے مطابق فسر فرمایا یہ بات ظاہر کرنا مقصود ہے کہ
جزا و سزا کے لئے ایک وقت معین ہے۔ اس وقت میں غلظت و توبہ فرمائیں گے۔ دنیا میں اس
کے فیض و برکت و رحمت سے کفار معاندین بھی حصہ لے رہے ہیں اس واسطے سزا
کے متعلق ٹھیک انکشاف نہیں ہوتا۔ مگر ایک وقت پھر سے طرہ حقیقت منکشف ہوگی
سزا کی خبر دینا یہ بھی احسان اور ذرا افسانے کا انعام ہے۔

مورخہ ۴۔ جولائی ۱۹۱۱ء

(بقیہ رکوع ۲)

فباى الآء دیکھا تکذ بن۔ مکرار نفع کے کلام میں بنسب لڑ حکمت بالذہن ہوتا
شمس اظہار نار۔ شعلہ بے دود۔ آگ سے۔
محاس۔ مفسرین نے اس کے معنی کہے ہیں۔ دھواں والا شعلہ۔ دراصل پتھر
کے کٹے گئے ہر تانبے کی آگ بہت تیز ہوتی ہے۔

ایسی آیات کے آگے فباى الآء دیکھا کہ ربط بہت غور سے معلوم ہو چکا ہے۔
پہلے فرمایا تم بھاگ نہیں سکتے۔ پھر بتایا کہ یہ نہ سمجھو آسمان پھٹنے سے تم نکل جاؤ گے
کیونکہ وہ دردۃ کالا ہوا گا۔ ایسی سخت حالت سے صرف قرآن مجید ہی ذریعہ
نجات ہے۔ پس تم کس کس نعمت کا انکار کر رہے۔

لا یسئل عن ذنبہ۔ بعض مقامات پر آیا ہے کہ سوال کیا جاوے گا۔ ایسی آیات
میں دراصل اختلاف نہیں کیونکہ لایسئل کی وجہ تبادلی کہ وہ علامتوں سے پہچانے جائیگا
سوال و قسم ہے۔ ایک سوال بطور تہدید۔ لازم ٹھہرانے کے لئے۔ یہ
سوال تو ضرور ہو گا۔ دوسرا سوال جو میں کی معرفت کے لئے ہے۔ سو اس کی ضرورت
نہیں کہ اپنی نشانیں سے پہچانے جائیں گے۔
حبیم ان۔ گرم آبنا ہوا۔

۵۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲ رکوع ۱۳۔ سورہ الرحمن رکوع ۳

مقام دہ۔ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے۔
ذواتا۔ خود کا متینہ ذوا۔ مرقہ ذواتا
ذوجن۔ نروادہ۔ اچھا اور بُرا۔
وجنا الجنتین۔ اور دونوں جنتوں کے چیدہ پھل۔

هل جناء الاحسان الا احسان۔ رب کریم فرماتا ہے کہ ہمارے اتنے احسان

غز امیر

ع۔ فرمایا۔ یہاں کی نہ تو زبان پسندیدہ ہو
اعلیٰ۔ نہ باشندوں کی وضع قطع۔ مگر پر ہی
ہاں سے یہاں بنے جو۔ یہ کسی کی برکت ہے
القدر کا نام لینے والے کی۔

عس دیوی اعزاز کوئی چیز نہیں۔ دیکھو جہانگیر اکبر
سائے بڑے بادشاہ گزرے ہیں۔ ان کے سادہ
لینے جاتے ہیں۔ مگر انہی کے زمانہ میں جو خدا کے پیارے بندے
گزرے ہیں۔ ان کے نام کیا تھے حضرت اور علیہ الرحمۃ لگایا جاتا ہے
یہ کس لینے ہے۔ اس لیے کہ وہ خدا کے ہو گئے۔

۲۵۔ جون ۱۱۱۱ھ۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا وارث دس ایسا وسیع
ہے۔ کہ ساری جہان کو دولت پر پانی دیتا ہے۔ فرمایا۔ آدمی مٹی
سے بنایا ہے۔ مگر ناک کی بجائے اگر مٹی کا گڑھا رکھیں۔ تو کیا وہ
کام دیکھ۔ من مصالح من جوع مسنون فرمایا۔ یعنی غلام
در خلاصہ درست کئے ہوئے کچھ ہے۔

فرمایا۔ ہمیں کاگرہ دہ ہے۔ جو حق۔ باطل میں البتہ قائم ہو
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں دلائل گھڑنے والے
ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔

فرمایا۔ آدم اور امیں کے بیان سے یہ نصیحت لینی چاہیے
کہ جن کے پاس خدا کا کلام ہو۔ ان کی فرائز برداری کی جائے اور جو
فرائز برداری نہیں کرتے۔ ان سے دور ہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ
کی رحمت سے دور ہیں۔

فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے کسی آدمی کے پاس میں سنا۔
کہ اسے کسی نے کہا۔ تم جہوٹ بولتے ہو۔ تو وہ بہت ہی غضب
نہیں آیا۔ فرمایا کیا اس نے مجھ میں کبھی جہوٹ نہیں بولا
میں نے چاہیے تھا۔ خدا کا شکر ادا کرتا۔ کہ اتنی مدت ستاری کی۔
فرمایا۔ عنادی وہ ہے۔ جو اپنی خواہشات کا تابع ہو جاوے
فرمایا۔ لوگ روپیہ کے سلسلے میں احتیاط نہیں کرتے۔ بس
کیس سے مال مچاتے۔ اسے شوق سے غلام شدہ استعمال کرتے
ہیں۔ ناجائز کمائی سے برکت نہیں رہتی۔

بعض کہنے لیتے ہوتے ہیں۔ کہ انکے کہانے سے
غفلت پیدا ہوتی ہے۔ نماز کی لذت نہیں رہتی۔ بعض لباس
لیتے ہیں۔ کہ انکے پہننے سے غفلت و سستی گھیر لیتی ہے مومن
کو ایسی خوراک ایسی پوشاک بچانا چاہیے۔ اختیار ثبات سادہ
خوراک بہت سادہ پوشاک رکھنے تھے۔

فرمایا۔ دوزخ کے سات دروازے خدا نے فرمائے ہیں میرا
غضب اس سے میں یہی ہے کہ اللہ اعلم۔ بعض صوفیائے

کہا ہے کہ انسان دو آنکھوں کو گناہ کرتا ہے۔ دو کانوں سے سن
سے اور دو پاؤں اندیک شریک۔ بس یہی دروازے ہیں۔
جسکے ذریعہ انسان جہنم میں داخل ہوتا ہے۔

فرمایا۔ میرے چار لڑکے ہیں۔ دو لڑکیاں دو بچے ہیں۔
سے زیادہ گھر کے آدمی ہیں۔ مگر جیسا اس بات کا دم بھی نہیں
اٹھا۔ کہ میرے بعد یہ کیا بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ رازدار ہے۔ اسی
کی ذات پر بھروسہ ہے۔ یہ بات میں نے بڑائی کے لینے نہیں
کی۔ بلکہ اس کے فضل کا اظہار ہے

۲۶۔ جون ۱۱۱۱ھ۔ فرمایا۔ شتی۔ سکھ میں رہتا ہے۔ اور کہہ
جیش کسی گناہ کے باعث آتا ہے۔

فرمایا۔ متقیوں کو اسلئے ضروری ہے کہ کسی دوسرے بہائی
کے لینے کینہ رنج غضب نہ ہو۔ ورنہ عا مانی صدد و دھرم من
خل۔

فرمایا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے تمام بادشاہوں
دولتوں اور ملکوں اور دنیاوی ساز و سامان کو ایک طرف
رکھا ہے۔ اور سورہ فاتحہ و قرآن عظیم کو ایک طرف اور انوار
کیا ہے۔ کہ اچھے کے مقابل میں سارے جہان کو آنکھ اٹھا کر بھی
نہ دیکھ۔ خود کرنا مقام ہے۔

الحمد ایک طرف ہے اور کل دنیا کا جاہ و جلال ایک طرف
ہیں تم اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرو۔

یہ بات اس آیت سے ظاہر ہے۔ و بعد آیتناک سبحا
ن الشانی و الرحمن العظیم۔ فلا تمدن علیک الی استعابہ
ازدھا منہم ولا تحزن علیہم

ہمارے حضرت صاحب نے الحی کی کئی تفسیریں لکھی ہیں شیخ
ابن عربی کہتے ہیں کہ جتنی بار الحمد پڑھتا ہوں سب ہی علوم
کھلے ہیں۔ میٹرک دفعہ ناچھ میں دغظ کرتے ہوئے معلوم
کیا کہ صرف الحمد سے تمام فراموشی باطل کا رد ہو سکتا ہے
فرمایا۔ فصاحت کے کلام میں ایک ایسا جانتا لفظ لایا جاتا
ہے۔ جو کئی پہلوؤں کو شامل ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں
دبر آیا ہے۔ دبر کہتے ہیں۔ دبر اور اول اور آخر کو یہاں
سب سے مراد ہیں۔

فرمایا۔ کما ازنا علی القسطنین میں مقتضین کے کئی سے
ہیں۔

بعض سلمان ایسے ہیں۔ کہ بعض حصہ قرآن پر ایمان
لا تے ہیں۔ بعض سے انکار مثلاً نماز پڑھینگے۔ مگر عورتوں
کو حصہ دینے کے متعلق اگر کہنا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ ہمارا
دواج نہیں۔

ایسا ہی بعض کفار میں۔ وہ بھی قرآن کا کچھ حصہ ماننے میں
مثلاً یحییٰ یونس۔ جوت کو برکتا جاتا۔ چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا

۲۷۔ وہ لوگ جنہوں نے قتل النبی کی قسمیں کھائیں۔ (مومن جنہوں نے رستے
بانٹ رکھے ہیں۔ کہ آنے جانے کو چاہے نبوی سے منع کر گئے
۲۸۔ وہ لوگ جو یہودی سادی بات میں چھپر کی راہ نکال لیتے ہیں
۲۹۔ کہ قوم کے دو فریق ہو جائیں۔ ایسے لوگ بہت فتنہ انگیز ہوتے
ہیں۔ فرمایا۔ بعض احمدی مخالفین کی شرارتوں سے گھبرا
جاتے ہیں۔ انہیں چاہیے۔ کہ میرے کام میں۔ اور تسبیح و تحید
اور عبادت الہی بالخصوص سجدوں میں پڑ پڑ کے دعا مانگ کرنا
میں لگے ہیں۔

یہ بات اس آیت سے استنباط کی ہے۔ لقد علم
الہک یضیق صدرک بما یقولون۔ فلیتبع محمد اہل و کس
من التجدین و
فرمایا۔ نا فرمائی زکرو۔ تفرقہ نہ ڈالو۔ گھ اور گستاخیاں چھو
دو۔ استغفار و لا حول تسبیح تحمید اپنا درو بناؤ۔

۲۸۔ جون ۱۱۱۱ھ۔ فرمایا۔ قرآن مجید کے محاورے میں
روح سے مراد کلام الہی ہے۔ زندہ ہی ہے جو کلام الہی کو
زندہ ہے۔ یعنی سب لوگ مردے ہیں۔

فرمایا۔ معبود کے لیے تین باتوں کا ہونا ضروری ہے
۱۔ اس کا حکم مانا جائے۔ ۲۔ کل محبت اس سے خدا ایسی محبت اور
کی سے نہ ہو۔ ۳۔ کل تعظیم۔ ایسی تعظیم اور کسی کی نہ ہو۔ کل
تزلزل اس کے حضور میں کیا جائے۔

فرمایا۔ مومن کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے علم و قدرت دو
جہانوں کا مطالعہ بہت کرے۔ تا فرما نبرداری اور ایمان میں قیام
فرمایا۔ تمام مسودان باطل میں دیکھو۔ خدا کے پایہ کی کوئی چیز
نہیں۔ بلکہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اسے ہی ایسی سبوت
حق نے پیدا کیا ہے۔

فرمایا۔ محقق ماکا تعلیم میں ۱۳۰۰ برس پہلے بعض
نئی سواریوں کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور آج ہم بگیاں موگور
ہو اسی جہاز ریل دیکھ رہے ہیں۔

فرمایا۔ علی اللہ تعالیٰ البیتل کے ستم میں خدا تک پہنچنے
کے لیے وہ راہ کام آئیگی۔ جو میانہ روی کی ہے۔
بہت کہا نا بھی منہ۔ اور بالکل نہ کہا نا بھی ٹھیک نہیں۔
بروقت خوراک پوشاک مکان کی فکر مت ہے۔ اور ننگے جہا
مکان کا بالکل فکر نہ کرنا بھی درست نہیں۔ ہر چیز میں میانہ روی
اختیار کرو۔

مال کی محبت میں اولاد کی محبت میں کہانے کی محبت میں
نبض و عداوت میں لوگ بڑھ جاتے ہیں۔ میانہ روی چاہیے



ڈاک و لائٹ

انجیل فتح حبیب

انجیل مستح صلیب

انجیل منگوائی تھی۔ یہ انجیل مصر کے کسی عیسائی عبادت گاہ کے کتب خانہ سے نکلی تھی اور چند سو سال ہوئے کہ لاطینی زبان میں ترجمہ ہوئی مگر وہ نسخہ ترجمہ بھی غلطی تھا۔ پھر کسی جرمن نے لاطینی سے انگریزی میں اسے ترجمہ کیا۔ مگر اس وقت پادریوں کا بہت زور تھا۔ اور فوراً اس کتاب کو دبائے اور جلانے اور نابود کرنے کی کوشش کی مگر اس کی بجائے اس کی کوشش کی گئی کہ سرکاری جبٹرار کتاب کے دفتر میں برکت پختی اس کو بھی لکھ کر دیا گیا اور اس کے لکھ کرنے کے لئے سرکار سے بھی امداد لی گئی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس کے نسخے بنائے گئے۔ مگر حکمت الہیہ سے ایک نیا نسخہ کسی جرمن کے گھر میں مخفی رہ گیا اور کسی کو خبر نہ ہوئی اور اس کے کتب خانہ میں نسخہ بعد نسخہ بند پڑا۔ اس شخص کی اولاد ابکل امریکہ میں ہے۔ چون کہ اب امریکہ میں مذہبی آزادی بہت ہے۔ اس واسطے اس کتاب کی کئی حیرت دہنہ پڑنے چند آدمیوں تک پہنچ گئی۔ اور ہونے لگے اس کو پھر چھاپ دیا گیا ہے۔ اس نسخہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر اتر آنے کا جو واقعہ لکھا ہے۔ وہ بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مرزا صاحب سے موجود حدیث اسلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے جب میں نے پہلے پہل اس کتاب کو لکھا ہر کیا تھا۔ تو بہت سے دوستوں نے اس کے منگو دیئے کی خواہش کی تھی۔ لیکن محکمہ چندر چند وجوہ اس کا منگو نا مرض الہی میں پڑا گیا۔ سفر الفت سید میں اس کتاب کو اپنے ساتھ لیا تھا اور منو گیمبر ہیگل پیر الہ آباد وغیرہ مقامات میں جہاں کہیں میں نے اس کو پیش کیا۔ اس کا بہت ہی نیک اثر ہوا۔ اور اکثر لوگوں نے خواہش کی۔ کہ میں منگو ہو۔ اور اس بات کو دیکھ کر کہ اس کتاب کو پیش کرنے سے

صلیب پرستی کی سی لاکت وار دہوتی ہو

میں نے جنت ارادہ کیا۔ کہ اس کتاب کے بہت سے نسخے منگو کر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیلا دوں گا۔ بہت سے دوستوں نے اسے خریداری کو منظور کیا

اور میں نے اس کتاب کے متعلقہ شکرگزار اجاب کی امداد سے بندہ دستان کے مختلف حصوں میں
میں۔ اور بہت سے کتب خانوں میں رکھوا کئے ہیں۔
میں اُن اجاب کا بہت ہی مشکور ہوں جنہوں نے
اس اشاعت کے متعلق جو بھی اشتیاق تھا۔ اس کے
پورا کرنے میں میری امداد کی خود اُن نیکو خیر کی۔ دوسرے
تحریک کی۔ اور لائبریریوں میں رکھوا کئے۔ اور تقاضی
انکو جزا کئے خیرے۔ میں ان کرم دوستوں کی اس فوج
کا ممنون ہوں۔ اور اس کے شکر میں ان سب دوستوں
کیواسطے جنہوں نے مجھے اس کتاب کے خریدنے اور
پہنچانے میں مدد دی۔ بنے حضرت خلیفۃ المسیح ایہہ السلام کی
مدد میں نماز تہجد کی ریت نام نام دعا کی تحریک کی
تھی کیوں اُن دنوں میں جب کہ کتاب اُنی نہی مجھ
ایسا موقعہ حاصل تھا۔ اور مختلف راتوں میں ہوتا ہوا
کے سب کے نام نے پیش کئے اور ان کیواسطے
یعنی اور دعویٰ حسنات طلب کیں۔

یسوعی صاحبان کہتے ہیں کہ یسوع نے سر کر
اور تیسرے دن پر زندہ ہو کر موت اور صلیب پر
فتح پائی۔ حالانکہ یہ فتح نہیں بلکہ صاف شکست ہے
موت شخص ایک دفعہ صلیب پر مر گیا۔ اس پر موت اور
صلیب ہر دو نے فتح پائی۔ پانی ما مرہر کہ زندہ ہونا۔
سو اگر یہ مرنا مان بھی لیا جائے۔ تب بھی کوئی فتح
نہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد تو ایک دفعہ پھر سب زندہ
ہونے ہی والے ہیں۔ کوئی دیر میں ہو یا جلد ہی ہو
تاں اس اصل پر مانی نہیں لے جو اب ظاہر ہوئی
ہے۔ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر موت
پر فتح پائی تھی کیونکہ وہ صلیب پر زمرے تھے۔ بلکہ
حالت بیہوشی میں اترے۔ اور آخر نصار اہل سکونت
ہی۔ کیونکہ موت سب انسانوں کی واسطے مقدر ہے
یسوع پر الزام لگایا گیا۔ کہ سلطنت کا دشمن ہے۔ .. صفحہ ۲۱
تخلیل میں جبرانی زبان میں تھی اس واسطے کہ
یادہ قابل اعتبار ہے۔ صادق) .. صفحہ ۳۱
یسوع زندہ حقیقہ نام آئیں میں داخل تھا۔ جو شاہی نہ
رتے تھے۔ .. صفحہ ۵۳
خط خبروں کے ازالہ کی واسطے یہ نچل بھی گئی۔ .. صفحہ ۶۵
اریوں کو محسوس ہوا کہ یسوع مرا نہیں .. صفحہ ۶۶
دیر کیلگی کہ کیا نہ توڑی جاؤں تاکہ جان بچ رہی۔ .. صفحہ ۶۸
ہف آرمینی نے دوسروں کو آستہ کیا کہ مسیح عر انور .. صفحہ ۷۳

زخموں پر مزمزم لگا لی گئی درمزم عیسے صادق
 قبر کی غاریں وہونی چھٹی
 سفید لباس بھائی کو پہاڑ سے اترتے
 یسوع کو جوش آگئی
 دوبارہ کمروری اور پیوشی
 دوستوں نے صلاح دی کہ ایسا ہی مشہور ہو
 مرگیا تاکہ دوبارہ گنہگار نہ ہو

یسوع جس کو چلا گیا
 یہودیوں میں اختلاف ہوا کہ وہ مر گیا تھا۔ زندہ پڑتا
 تھا۔ یسوع سب سے الگ کیلا چلا گیا

یہ سب کچھ شہر کے اس دروازے سے نکلا جہاں سکودوسی
بوز آسف کوراستہ جاتا ہے (غالباً اشارہ ایک کشمیر کی
طرف ہے۔ صادق) صفحہ ۱۳۳

یسوع بہاڑ پر چڑھ کر بادل میں غائب ہو گیا۔ اسی سے
سناٹا آسمان پر چڑھنا مراد لیا گیا ہے۔ صادق صفحہ ۳۳

ذلت ہو گئے کہیں فوت ہو کر پر اپنی موت تو میرے جاننے میں۔۔۔۔۔ ص ۱۴۳

لائیں نجات از صلیبی موت ۱۴۳۳
 اس کتاب کا اردو ترجمہ میاں سراج الدین عمر صاحب نے کیا
 ہے۔ اردو اس کے چھپوانیکا انتظام کر رہے ہیں۔

کھڑکی دار لفافہ | امریکہ کی ٹرینو پیمپر کمپنی

Transo Repair Company
148 E. Dim. St. Chicago.

سے ایک کڑکی وار لغاف ایجاد کیا ہے لغاف کے ایک حصہ کو مصالحہ لگا کر سوئی کپڑے کی طرح شفاف کر دیا ہے۔ پتہ جو چھٹی پر زور لکھا ہوا ہو۔ وہ لغاف میں سے صاف نظر آتا ہے اور لغاف کے اوپر پتہ کھینچنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور راستہ میں نئی دھیرا کی وجہ سے پتہ کے مٹ جانے کا خوف نہیں رہتا۔ آفدہ پتہ اصل چھٹی پر محفوظ رہے کی وجہ سے زیادہ کام آ رہا ہے۔ ہوتا ہے ان لغافوں کی قیمت بھی فی مزار ہے۔

سدا دعا دعا شیخ عبد الرحمن خلیف شیخ نور الدین متوطن لاہور
ماری سے صحت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

درخواست بخارہ | سماء بھولال بی بی جیون بی بی سرم کوئی
خانہ غائب ٹرھا حاوے۔

بقایا اور فراموشی۔ جن اجانبہ مال قیمت دینے والے

ہنی بہار موت
بہی کے ہوتی ہر سر پر موت
باؤ کوئی کہاں
جھلکے جال بیٹھی ہر سو ہزار موت
سے دم دیا
ایسی ہی اے کسی کو نہ درد و گار موت
ہر کسب جانتا ہوں میں
جھکے ہلا ڈراتی ہے کیوں بار بار موت
میں بجز ایں تجھ سے ہر ہے
بے چین میں ادھر تو ادھر بیزار موت
ادھر تے کے میرے مصاب کو دیکھو
نہایت کہ ہو گئی ہو۔ ذرا سو گار موت
جو مرے ہیں مرے بھی زندہ رہ چکے
جتنا کھان ہو کھائے جتنا روت
تجہ کا تاز کا کشتہ ہلا میں جناب
ڈرے نہیں کہیں ہی ڈرے ہزار موت
میری دکھوں میں شدت بل کو دیکھو
ہوتی ہر دل ہی دل میں بہت شہر موت
سلم کو دل پارے کا فر کو وصل نار
خبر آفت کا ہے نامہ نگار موت
خواہش کوئی ہو اگر تو ہی ہو نفع بشتار
اسلام پر ہی دے مجھ پر درد و گار موت

ایک مولوی نے پاک لائبریری لکھنؤ میں کہ جبیل
عجیب صورت اس کو پہلی میں نوب وادہ علیہ بہار
کو عجیب خان تھا۔ اور اب کتب خانہ عاجز سے دریافت کیا کہ
مرزا غلام احمد صاحب کے نام پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا لفظ کبر استعمال کرتے ہیں۔

جواب کبیر۔ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
آنحضرت ابن مریم اور مسیح عیسیٰ کا خطاب عطا فرمایا ہے وہ
یہ کہ مولویوں نے اس لفظ کو زر (رد پید) وغیرہ پر استعمال
کیا یعنی کہنے لگے۔ مبلغ علیہ السلام قورما علیہ السلام۔ تو نہیں
اگر نبی مجدد پر حکم تعالیٰ استعمال کیا۔ تو کیا گناہ ہوا۔ اس کو
رسن کر مولوی ہنسنا ہی اور غصے ہی ہونے لگا۔ بس عاجز
امیر المؤمنین کی نصیحت کو یاد کر کے آہستہ آہستہ لاجل
پر کربک آئیاد کبر الدین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

الرحلۃ المجازیہ معروضہ سفر نامہ حج

اس نام کی کتاب بطبع ۱۳۸۰ھ
صفحہ ۱۴۰ خوشخط۔ چپا کی مولوی
میری نظر سے گزری۔ اس میں حج کر نیوالوں کے لیے
ضروری ہدایات درج ہیں۔ میرے خیال میں ہر حاجی کے
باس اس کتاب کا ہونا انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اور ہر حاجی
کیونکہ اسکا پڑھنا موجب دلچسپی ہوگا۔ کتاب کے آخر
پر حاجیوں کو اہل عرب کے ساتھ جو ضروری بات وچیت
کرنی پڑتی ہے۔ وہ بھی سہ ترجمہ درج ہے قیمت علاوہ
مصلوٰۃ ایک انر سے ایک روپیہ اور متوسلین سے ۸ روپے
یہ کتاب مولوی حکیم حاجی محمد عبدالغفور صاحب ساکن موضع
رمضان پور پرگنہ بہار۔ ضلع سوگندہ واکخانہ برہمپور سے
مل بیگی۔

مرغوب القلب از دو مصنف حکیم عبدالغفور صاحب۔ اس
کتاب میں کہائے پسینے کی عام اور خاص اشیا مثلاً
گندم جو کہی۔ بیج کتنیز۔ مشر آو اور دو ابیر آو تو
توت خربزہ۔ کھجور۔ گوجھی گوشت گردہ مغز مٹی مرغ
ہم ہرل چاہہ پیر بالائی۔ زیرہ کیسر وغیرہ۔ غرض
ہر ایک شے خوردنی نوشیدنی کے افعال و خواص و فوہ
و مضار نہایت محنت اور کوشش کیا تھا جمع کئے گئے
ہیں۔ نہ صرف اخبار بلکہ کتب سے ہی ان معلومات کا حاصل کرنا
صحت کے واسطے ضروری ہے۔ ۲۰۰ صفحہ کی کتاب
بہت خوشخط لکھی مولوی اور عمدہ چھپی ہوئی ہے قیمت فی نسخہ
حرف ۱۲ روپے شے کا پتہ ابوالسرد و حکیم محمد عبدالغفور صاحب
بمقام رمضان پور واکخانہ برہمپور۔ ضلع سوگندہ
اس کے علاوہ مفصل ذیل کتب بھی حکیم صاحب کے لکھنا نہ
سے ملکتی ہیں۔ اسراف حاشیہ الانصاف فی مسئلہ الامتداد
تحفہ الحاج رینت کیونکہ مسائل حج و عمرہ اور تفسیر النبی
فی شاتک الحج عربی المحسن المامون لمن یقتدی بالصحابہ فی
اموالہم و انوار زبہ القاصد فی تاذین یوم الحجۃ علی ابواب
الہ جعفری۔ شفا التعلیل فی مسئلہ الطہر الخلل العربی صرف
المامون فی علاج الطاعون اردو کا شرف الخواص عن علاج
الزحیرہ بالقوا البص عربی مفید الاحناف اردو

الطیفال یورپ کے مشہور فلاسفر لاک صاحب کے نام
سے انگریزی خوان دنیا بخوبی واقف ہے
یورپ کی بہت سی زبانوں میں اس فلاسفر کی کتاب
متعلق تربیت اطفال ترجمہ ہوئی ہے اور قدر و عزت
کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ اب مولوی محمد شجاع احمد صاحب
ایڈیٹر اخبار ملت لاہور نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنا

شروع کیا ہے۔ جکا حصہ اول بعیت ۸ رسایح جواب ہے
اور حصہ دوم زیر طبع ہے۔ ترجمہ عیسٰی عام فہم ہے امید ہے
کہ ملک کے اہل علم اور بالخصوص صیفہ تعلیم مترجم کی محنت کی داد
دینگے۔ کتاب دفتر اخبار ملت لاہور سے ملکتی ہے۔
والی مصنفہ جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ۔ اس کتاب کے
حصہ اول کو سننے دیکھا۔ عورتوں کے حالات
صحت و علالت کے متعلق بہت سے مفید معلومات ہیں
اردو عبارت میں درج کئے گئے ہیں۔ رنگی کے تمام
ضروری حالات کا ذکر حصہ اول میں درج ہے قیمت ۸ روپے
شے کا پتہ۔ دھلی گزٹ آفیس دہلی

نشت سخن نامی گرامی شعرا کے جوئی کے اشعار
کا مجموعہ بڑی محنت سے جمع کیا گیا۔ غزلیات
قصاید و قطعات راجیات۔ مرثیات مرثیے۔ وغیرہ اس طرز
مختصر اور منتخب کر کے درج کئے گئے ہیں۔ کہ مولف کی
لیاقت اور شفقت کا خود بخود ساریفیکٹ بن رہی ہیں
اصل غرض تو اردو سے ہے۔ تاہم چند شعرائے فارسی کا
بھی کلام درج کیا ہے۔ شروع میں شاعری پر ایک مختصراً
دیا چہ ہے اور ہر ایک شاعر کے مختصر حالات ہی درج
کئے ہیں۔ یہ کتاب بہرہ و جو اپنے رنگ میں قابل قدر اور
قابل تعریف ہے۔ لکھا کی چھاپی کا غرض عمدہ ہے حجم ۲۲، ۲۴ صفحہ
قیمت مبلغ ۸۰ فی نسخہ شے کا پتہ دفتر اخبار ملت لاہور

فانی حصہ اول و دوم مولف مولوی مفتی محمد عیسیٰ صاحب
ترجمہ آموزی صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول میرٹھ۔ فانی
سے اردو اور اردو سے فارسی با محاورہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہی کتاب
اور دو سری کتاب۔ طرز جدید پر فارسی زبان کے جلدیکنے کے
واسطے یہ کتاب بہت مفید ہے قواعد صرف و نحو کے ساتھ
مثالیں اور لغت و دیگر ایاد عمدہ ملد دار کو سہل دیکھا گیا ہے۔
کہ فارسی زبان کے شائقین تہذیبی عرصہ میں عمدہ فارسی سیکھ
سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۵ روپے دوم ۴ روپے مذکورہ بالا
پتہ پر مولوی صاحب سو صرف سے ملکتی ہے۔

لغزہ روح جکا دوسرا نام ہے۔ لغزہ دیوان ثانی از مشیر احمد
قاضی حاجی حافظ مولوی خلیل الدین حسن صاحبان
دیکس دیوبند کشن و مہر ٹرکٹ بورڈ و آفری جیمز ٹریڈ پل ہیت
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لغت میں اور ہندوستان
کے بعض بزرگان دین کے شائبہ میں نقلیں ہیں۔ بعض
غزلیں از روئے بہانہ مشرکانہ رنگ اختیار کئے ہوئی ہیں
قیمت فی نسخہ ۸ روپے کا پتہ۔ جناب سید احمد علی صاحب
شرر محمد جبریری حضرت نظامی پریس۔ بدایون

نما جمعہ کی ادائیگی کیلئے میموریل

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و نعلی علی رسولہ الکریم۔
 شہنشاہ جارج پنجم برطانیہ و قیصر ہند کے دربار
 ہوجوئی کا عظیم الشان دربار جو ۱۲ دسمبر کو ہندوستان
 کے شاہان اسلامی کے قدیم وارا اللہ میں منعقد ہوئی والا
 ہے۔ وہ تاریخ ہندوستان میں ایک ایسا اہم واقعہ ہے
 کہ اس کے متعلق علمائے میں ایک عجیب و غریب پیدا ہو رہا
 ہے۔ ہندوستان کو صدیوں بدیہ عزت نصیب ہوئی کہ
 اسکا شہنشاہ اس کے قدیم دارالخلافہ میں تخت نشین ہوگا
 اور شہنشاہ بھی ایسا کہ اپنی وسعت، مہکت کے لحاظ سے
 اس تمام میں اور نہ کسی پرانے زمانہ میں اپنی نظیر نہیں
 رکھتا۔ پس یہ لازمی امر تھا کہ ایسے عظیم الشان اور مبارک
 واقعہ پر طرح طرح کی انگلیں ہلاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور
 خصوصاً رعایا کے اس عہد کے دلوں میں جو اپنے بادشاہ
 کی وفاداری کو اپنے مذہب کا ایک جز سمجھتے ہیں۔
 اس مبارک موقع پر ہم سلسلہ احمدیہ کا اہم ہونے کی
 حیثیت سے ایک اہم امر کی طرف تمام مسلمان ہند کو متوجہ
 کرنا چاہتا ہوں۔ سلطنت انگریزی نے جب ہندوستان
 میں قدم رکھا ہے۔ یہ زمین اصول ہمیشہ اپنے منظر رکھا
 ہے۔ کہ ہر قوم کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہو۔ اور اپنی
 فرائض مذہبی کی ادائیگی میں اسے کسی قسم کی رکاوٹ نہ
 چنانچہ سب قومیں جو اس وسیع ملک میں آباد ہیں۔ اپنے
 اپنے مذہبی فرائض اور مذہبی رسوم کی ادائیگی میں ایسی
 ہی آزادی جیسے کہ وہ اپنے اپنے ہم مذہبوں کی حکومت
 لے بیچے ہوتیں گورنمنٹ انگریزی کا یہ کبھی یہ منشا ہوا۔ اور
 نہ ہی ہو سکتا ہے۔ کہ کسی قوم کو بددعا جس کے کس مذہبی
 فرائض کی ادائیگی سے روکا جائے۔ ایسے اسباب پیدا
 کئے جاویں جن سے ایسی ادائیگی میں کسی قسم کی رکاوٹ
 واقع ہو۔ ہاں اگر کسی قوم کو کوئی ایسی تکلیف محسوس ہو
 تو گورنمنٹ کو اسکی اطلاع دینا یا اس کی طرف متوجہ کرنا
 یہ خود اس قوم کا فرض ہے اہل اسلام سلطنت انگریزی
 کی ان برکات سے ہر طرح سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن
 ایک امر ابھی تک ایسا ہے کہ اسکی طرف گورنمنٹ کو
 پورے زور سے توجہ نہیں دلائی گئی۔ اور مسلمانوں کو
 قیصر ہند کے ہندوستان میں تاجپوشی کے مبارک موقع
 سے بہرہ مند ہونے سے اس غرض کے لیے پہرہ پہرہ آنا مشکل ہے۔

مجد کا دن اسلام میں ایک نہایت مبارک دن ہے
 اور یہ مسلمانوں کی ایک عید ہے۔ بلکہ اس عید کی فضیلت
 پر جتنے زور اسلام میں دیا گیا ہے ان دو بڑی عیدوں پر
 بھی زور نہیں دیا گیا۔ جنگو سب خاص و عام جانتے ہیں۔
 کیونکہ عید نہ صرف عید ہے۔ بلکہ اسدن کے لیے قرآن
 کریم میں یہ خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔ کہ جب جمعہ کی اذان
 ہو جائے۔ تو ہر قسم کے کاروبار کو چھوڑ کر مسجدوں میں جمع
 ہو جاؤ۔ جیسا کہ فرمایا۔ یا ایہا اللہین استوا اذا نودی
 للصلوة۔ من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ و
 ذر البیوع۔ یہی وجہ ہے کہ جب اسلام ظاہر ہوا۔ اسلامی
 ممالک میں جمعہ کی تعطیل سنائی جاتی رہی ہے اور خود اس
 ملک ہندوستان میں ہر ایک سوسال تک جمعہ تعطیل کا
 دن رہا ہے۔ کیونکہ آیت مذکورہ بالا کے روئے گنجائش
 نہیں رہی۔ کہ جمعہ کی نماز کو معمولی نمازوں کی طرح عید
 عید بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ جماعت میں حاضر ہونا
 اور خطبہ سننا اور جماعت کیساتھ نماز ادا کرنا اس کے لیے
 ضروری قرار دے گئے ہیں۔ بلکہ عید کی نماز کے لیے جہ
 استرا تاکید اسلام میں نہیں جس قدر کہ جمعہ کی نماز کیلئے
 اور مذہب اسلام کے روئے جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ
 سخت گنہگار ہے۔ ہندوستان کی تین بڑی قومیں یعنی
 ہندو، عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے ایک خاصہ
 میں عبادت الہی کے لیے جس قدر دوسرے قرآن شریف
 میں جمعہ کے متعلق حکم ہے باقی دو قوموں کے سبب
 کے متعلق اس زور سے قطعاً انکی مقدس کتابوں میں
 ذکر نہیں۔ ان تمام باتوں کی ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ ایک
 عظیم الشان اسلامی تہوار ہے اور نماز جمعہ کے تمام شرائط
 کیساتھ ادا کرنیکی ہر ایک مسلمان کو ایسی سخت تاکید کی
 گئی ہے۔ کہ اسے صاف الفاظ میں یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ
 اس وقت کسی دوسرے کام کو قطعاً نہ کرے
 اب یہ امر ظاہر ہے کہ جتنے کسی بڑے قوم کے بڑے
 بڑے تہوار ہیں۔ اسنے متانیکہ لیے گورنمنٹ نے اپنی
 سب رعایا کو یکساں آسانی دے رکھی ہے۔ سب سے
 زیادہ مشکلات ایسے تہواروں کے منانے میں ان لوگوں کو
 ہو سکتی ہیں جو ہر روز ملازمت گورنمنٹ اپنے وقت کے
 آپ مالک نہیں۔ مگر جاری مہربان گورنمنٹ نے صرف
 مذہبی آزادی کو منظر رکھ کر یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ
 سب قوموں کے بڑے بڑے تہواروں کے دنوں
 میں تمام سرکاری دفاتر اور سب عدالتیں وغیرہ بند ہیں

تاکہ وہ حصہ رعایا جو ملازم
 کیساتھ ان تہواروں
 و حقیقت اگر گورنمنٹ
 تو ہر مذہبی آزادی ہر
 اس طریق عمل سے کہ اپنے
 قومی تہواروں کے دنوں
 ہے۔ یہ امر تو ظاہر ہو گیا۔ کہ گورن
 قوم کو اپنے مذہبی فرائض کی ادا
 محسوس نہ ہو۔ لیکن جمعہ کی نماز کی ادا
 دیکھا گیا ہے اس قسم کی آزادی ابھی تک
 شہنشاہ ہند کی تاجپوشی کے مبارک موقع پر
 کے حصول کے لیے جتنے زور دیا جائے کہ ہر
 یہ تو ظاہر ہے کہ نظام گورنمنٹ اس بات کی اجازت
 نہیں دیتا کہ ہر مذہب میں مدد و دین کی تعطیل ہو۔ اور یہ بھی ظاہر
 ہے۔ کہ انوار شاہ وقت کے مذہب کے لحاظ سے تعطیل
 کا ضرر رس دن ہے۔ بلکہ کوئی ایسی تجویز گورنمنٹ کے سامنے
 پیش کرنی چاہیے جس سے نظام گورنمنٹ میں بھی کوئی
 مشکلات پیش نہ آویں۔ اور اہل اسلام کو یہ مذہبی آزادی
 عطا کی جائے۔ اسکی آسان راہ یہ ہے۔ کہ جمعہ کے دن نماز
 جمعہ کی وقت یا تو سب دفاتر اور عدالتیں سکول کالج وغیرہ وغیرہ
 گھنٹے کے لیے بند ہو جائیں۔ تاکہ مذہب کی اتنی دیر کے لیے
 مسلمان ملازمین اور مسلمان طلبہ کو اجازت ہو کہ وہ نماز
 جمعہ ادا کر لیں۔ اور اس کے متعلق جملہ دفاتر و جملہ محکموں میں
 گورنمنٹ کی طرف سے سرکلر ہو جائے۔ گو اس وقت بعض افسر
 اس قسم کی اجازت اپنے ماتحتوں کو دیتی ہیں۔ مگر ایسی مثالیں
 کم ہیں۔ اور خصوصاً سکولوں اور کالجوں میں تو بالکل نہیں
 ایسی اجازت نہ صرف مسلمانوں کی راہ سے ایک بڑی
 روک کو اٹھائے گی۔ بلکہ آخر کار گورنمنٹ کے لیے بھی یہ
 فائدہ مند ثابت ہوگی۔ کیونکہ نماز جمعہ میں ایک لازمی جز خطبہ
 کا سننا ہے۔ اور خطبہ کیا ہے۔ اس میں یا تو اخلاقی وعظ
 ہے یا پیش آمدہ امور میں مسلمانوں کو جو راہ اختیار کرنی
 چاہیے۔ اسکا ذکر ہوتا ہے گورنمنٹ خود اس ضرورت کو
 محسوس کرتی ہے کہ طلبہ کی مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام ہو۔
 تاکہ جو بدستار خالی دینی تعلیم سے پیدا ہو رہے ہیں جس
 کے ساتھ اخلاقی و دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ ان کا
 انداز ہو سکے۔ میں پورے مذاق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر
 گورنمنٹ اور عدالت اہل اسلام توجہ کریں۔ تو جمعہ کے خطبہ
 سے بڑا کوئی بہتر صورت اخلاقی اور دینی وعظ اور تعلیم کی

۲۳ مئی ۱۹۶۱ء

میرہ سعید صاحب ۶۰۹۷ نور حافظ علامہ احمد صاحب ۱۲۴۳
 نظام الدین صاحب ۱۹۱ نور ماں موسیٰ ۱۹۹۵
 محمد خان صاحب ۶۴۸ نور عبد الباقی ۲۵
 رحمت اللہ صاحب ۵۲۹۷ نور سیدہ امینہ شاہ ۵۹۲۵
 شیخ فتح محمد خان ۱۱۳۰ نور عبد الباقی ۱۳۱۸
 عبدالعزیز صاحب ۱۶۹۸ نور نصر اللہ خان صاحب ۲۱۵۵
 عبدالرحمن صاحب ۲۳۹۹ نور چوہدری امدت ۲۴۹۲
 حاجت خواں ۲۵۷۶ نور محمد عبداللہ صاحب ۲۴۵۵
 ۶۔ جون ۱۹۱۱ء
 قطب دین صاحب ۳۸۷ نور شیخ عبدالرحمن صاحب ۲۷۷۷
 یار محمد خان ۲۶۹۲
 ۷۔ جون ۱۹۱۱ء
 نجف بخش صاحب ۱۳۲۹ نور عبد المجیب ۲۷۷۷
 اصیٰ حبیب اللہ صاحب ۷۷۵ نور نظام الدین صاحب ۱۵۵۳

11

بدریس قوانین

لے آپ پر سحر بنا لے کے منسوبہ کے آپ کی پسر شدت
پڑیں کے سلسلے اپنے نقاب کا نمونہ دیا جس کو وہ
جو گئے اور علی نقیب و نامہ رہے۔

دعا لاری : ہر غلام غوثیہ شیخ فریسی ساکن گونیک جو اس سال حج کر کے آئے ہیں اس سال دیوار ہجرا ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت عاجلہ و شفا کے لئے انکی دعا کی جائے۔

ناظمی ضرورت

ہمارا ایک بہائی چوہدری کے فضل سے نیک
منکر الزام دیندار احمدی حاجی عمرہ سال
نواہدہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے بیٹے ایک رشتہ کی
ضرورت تھے۔ مفصل ذیل پتہ پر خط لکھ کر منبت جو
محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ ۱۰۰ کلکتہ

ضرورت رکناح

بہت سی آدمی دوست تو ہم ان عمر و سال قوم زمیندار و راجہ ساکن
 ایک ضلع کے راجات جو نہایت ہی صالح اور خیر خواہ اور شریف آدمی
 اور جن کے علاوہ زمیندار آہ کے انیس روپے ماہوار خواہ
 کسی آدمی زمیندار خان سے نکاح کرنا یا بیستے ہیں۔ جو
 بہت پسند فرمادیں و فرزند میں اللہ تعالیٰ

ایک ایک کے سبب دوسرا سناج کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت

۱۔ احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ادراک میں ضلع حجرات
ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ ستر روپے مہار پر بعدہ کچھ
رقی مستقل سرکاری ملازم نجات کا خواہاں ہے اہل حق
میں صاحب و شرفی اسٹٹ حصار میں خط و کتابت

۱۱۱

۱۔ اسی طرح اگر کسی دوسری کتب کے طرز خط اور قلم طبع
راہ چھو اچھا ہے۔ تاکہ عیسائی صاحبان کے درسیان
کے جانے عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈیٹس
کے محفوظ ہیں جو کہ یہاں سے براہ راست روانہ

اگرچہ جلدیں مختلف سبھوں کے احمدی احباب کو
میں کرواں کے دیسی جیسیوں میں تعلیم کر دیں۔
جو صاحب منگوں اچا ہیں۔ حیاتی یا غیر حیاتی کی
کارڈ آفے بر بنیاد پیڈ پاکٹ۔ دوا کے کارڈ لگا۔

عفی عنہ ایڈیٹر بدیع قادیانی (گورکھ پور)

44

دیجیو گرمی کا موسم
پچھے کا آسان طریقہ
رس کے تمام ہندوستان
یٹ کا درد اور مستی کے
س رکھو قیمت فی شیشی ۱۰

عرقِ ہلدی و سیر
ایسی پودینہ کی بری پتیوں سے یہ عرق

دراں کا سا ہے۔ اور جو بیوہ بھی تازہ بیویوں کی سی آتی ہے۔
 برسن کی صلاح سے دلالت کے نامی دلائل و شہادے بنایا ہے
 ح کے لیے نہایت مفید و واسع ہے۔

و بعضی ستی اشتہار کا کم ہونا وغیرہ ریا کی
بے قیمت فی شیئی ۸ (آٹھ آنہ) حصہ لکھ

تجائب فن حکمت میں یہ دو کتب

پرمیں کر نیے ایسوس اپنی مراد کو پہن
رنی کو بھی مفت ہے قیمت عمر
علم طلب کر محفوظ

رنگی سحر اور دستکاری۔ فخر نسیم کے لہجہ کہہ

دین احمد اینڈ کمپنی وہی گلی قائم جانے

سفرح یا توفی

طیار کردہ عظیم محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ درمیں بیت لاہور مسجد قوس
الائتینہ اعضاء کے زیرِ کف و طاق سے پہنچی جسے پہلی شرح اور مقوی
ہر قسم کے ضعف اور ناسطی کو دور کرتی ہے۔ وقرانہ اور
کے ہر ایک قیمت نقد و بزرگ و پیر و محبت طلبہ بائیں میں تھے۔

ضرورت نکاح

یہاں محمد بن احمدی قادیان جو رشید کام جانتوں میں سے کے خوشنہد
 رہا۔ انکی پہلی بیوی فوت ہو گئی تھی۔ وہ دین کرتے ہیں کہ علاج
 کے لئے کافی استطاعت کرتوں کی وجہ سے انکو نکاح کا انتظام کر کے
 دین اللہ کو خط و کتابت معرفت ایٹھ بیڑ قادیان
 کے گھر دے پور ہو۔

کلامِ مسیہ

۱۵۔ جون ۱۹۱۱ء - فرمایا اذ میں ہے ان پر ہر طاقت کے گوشے میں خودی نہیں گر پڑتے بلکہ اوروں کو بھی لے ڈالتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دی ہیں تاکہ قرآن شریف پڑھیں نیک لوگوں کی زیارت کریں۔ زبان دی تا اس کا ذکر کریں۔ مگر لوگ ایسے فاضلین کا انکار کر کے جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ ہی مال دیتا ہے۔ اسی کا احسان جانو۔ غنیمت! بینہم معیشہم فی الخلوۃ الدنیا۔ دیکھو میں نے اپنے آپ کو روپہ ترکہ میں بیٹھا ہے آپ کے حکامات میں بھی نہیں رہتا اللہ کا احسان ہے۔ پس انسان اولاد کی فکر میں ایسا تنگ کیوں ہو۔ مال کی کیا سہی ہے۔

فرمایا۔ اللہ کی شان میں لوگوں نے کئی قسم کی بے ایمانی کی ہیں (۱) مخلوق کی بھی دیسی ہی تعلیم شل سمجھ کر۔ جیسی کہ خدا کی کرنی چاہیے۔ جو حضرت ذات الہی کہے۔ وہی مخلوق کا خیال کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وما دمن اکثرہم باللہ الا دھم مشوکون۔ (۲) ایک برکت گرد مچے۔ شرک سے بھی آگے قدم رکھتا ہے۔ وہ جناب الہی کے لئے تفرار دیتا ہے۔ نہ کہتے ہیں۔ تدمقابل کو۔ مثلاً ایک طرف اللہ کا حکم ہے۔ حق علی الصلوٰۃ۔ دوسری طرف ایک دوست آشنا بتاتا ہے اس طرف دوسرے۔ (۳) ایک گدہ جو غافل ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کی نہ خبر ہے نہ پورا۔

فرمایا۔ نماز مومن کے لئے عجیب معراج ہے۔ میں اس وقت جب غنیمت کی وجہ سے سنتی کا زور ہوا کہ کام سے ہٹ کر آتا ہوں جیسے حضور شام تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

فرمایا۔ امامت الصلوٰۃ تین طریقوں سے ہے۔ سنتی کا بی۔ نادانی۔ بے خبری نماز کو گرا کر ہے۔ تم پڑھتے چلے جاؤ (۲) اطمینان کے ساتھ فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحب کا لحاظ کرو (۳) جناب الہی کے حضور خضوع و خضوع سے ایسے کھڑے ہو جیسے کوئی مرنے کے حضور میں کھڑا ہوتا ہو فرمایا۔ نماز کی ابتداء اللہ سے ہے۔ اور انتہا بھی اللہ مقصود بھی اللہ ہی ہے۔

فرمایا۔ لوگوں کے اندر بخل کا مادہ بہت ہے۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ ایک دفت تھا جبکہ موجودہ آمدنی سے بہت کم آمدنی تھی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں سورۃ الفلک۔ آیہ ۱۰

پیر تک اپنے کپڑوں کو دیکھو۔ استعمال میں آنے والی چیزوں اکثر دھات سے بذر یہ چھڑا ہی ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنی غربت بڑی سے زمین سے۔ اپنے توح کو ایسا رضی کر لو کہ وہ پھر بھی ناراض نہ ہو۔

۲۰۔ جون ۱۹۱۱ء - انبیا کریم اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی توحید کی اشاعت کا جوش ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ قرآن مجید پڑھنے والوں سے غنی نہیں رہنا چاہیے۔

فرمایا۔ یہ قوم عجیب قوم ہے۔ ہر طرح سے برکت ملی گئی ہے۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شہر میں ہیں تو اس شہر کے لئے امن کی دعا میں لگتے ہیں کہ وہ مصائب دنیا اور غضب الہی سے مومن رہے۔

فرمایا۔ میں بھی حضرت ابراہیم کے اتباع میں گھبراہٹ میں باطل میں میرے قبیح ہیں وہی درحقیقت میری جماعت ہے میں باقی کہا کریں کہ عمر میری میں۔

فرمایا۔ مومن کوئی مکان بنائے تو بہت پتے آئیں نجد نماز پڑھنے کی جگہ بنائے۔ میری آنے لگے مگر میں ایک شہر کے موسم کے لئے اور ایک گرمی کے موسم کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔

فرمایا۔ بلیوں کے چھو کا گوشے موت کو یاد رکھنا اور یہ کہ میرا دل دیکھتا ہے۔ میں نے مایہ جنتی علی اللہ من شئ کا مطالعہ۔

فرمایا۔ میری باتوں کی تذکرہ یاد نہ کرو۔ مگر خدا کی بات سنو اگر اسی اور فرما نہ ہو داری سے قبل کرو۔ اپنے مکانوں کی خدا کے مکان بناؤ۔ ان میں ایک مسجد بناؤ اور اپنی اولاد کے صالح ہونے کے لئے دعا کرتے رہو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا میں کہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تین تین بڑے جہان تمہاری چار پانچ جہان جہان تمہارے مکان ہوں خدا کی برکت نازل ہوں مکان کے بننے میں خدا کی فرمانبرداری نہ نظر نہ رکھو

اولاد عطا ہو۔

تاریخ اسلام کو وسیع واقعات منشی غلام در صاحب نفع سیاح کوئی نے تاریخ اسلام کا دلچسپ سلسلہ رسالوں کی صورت میں شروع کیا ہے۔ حضرت ابو بکر کے سوانح میں سے مفید ذیل انتخاب نظر میں کی دلچسپی و درایت کا موجب ہو گا۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انہی حیدر ہے جس کا اخیر؟ اہم دنیا میں اور بہانہ

وصیت صدیق

اپنے جانشین کو نصیحت

میں نے اللہ تعالیٰ سے فرمائے رہنا اور اپنی طرح سے یاد رکھنا۔ کہ اللہ تعالیٰ کوئی عمل رات کو قبول کرے گا تو اسے مومن کو نہیں کرنا اور کوئی عمل دن کو قبول کرے گا تو اسے اور رات کو نہیں کرنا اس کو ادا کرنے کا جب مقدم خیال رکھو جب تک فرض ادا نہ کیا جاوے۔ نفس کو توبہ کا شرف مان میں ہوتا۔ مغرور اور صاحب نفعت وہی نفس ہو سکتا۔ جو مومن دنیا میں حق کی پیروی کرے اور آخرت میں اس کی نیکیوں کا پلہ بہاری آئے۔ اور وہ نفس منت بہ نصیب جو دنیا میں جہالت کا پیروں بنا۔ اور دنیا میں دن اس کی نیکیوں کا پلہ کھانا تو اب اور عذاب دہان کا پانی نگاہ میں نہ رہت رکھنا چاہیے۔ اور سچائی اور حق کو چھوڑ کر برائی اور جھوٹ کی طرف سہوا بھی نہ جانا چاہیے اپنے آپ کو ہمیشہ پاک رکھنے میں لگے نہ بے جا رکھو اگر تم نے میری وصیت کے مطابق عمل کیا تو یقیناً جاؤ کہ تمہاری موت منات خوشگوار ہوگی اور موت کی نفی تمہاری زندگی بھی نہ آئے گی بلکہ حیات جادوئی اور ابدی سرور کے تم مستحق ہو گے لیکن اگر تم نے میری وصیت پر عمل نہ کیا اور اس کے خلاف اپنی روش اختیار کی تو باور رکھو کہ موت تمہارے لئے بے سے بری چیز ہوگی۔

صدیق کی دعا

ان کے مایہ یکے بعد خلیفہ اول نے منات تفریح اور دوسرے ساتھ اللہ کے حضور دعا مانگی کہ اسے جود و کار میں سے کام میں جری رضا مندی اور مسلمانوں کی غیر ذہنی کے لئے کیا ہے کہ جو کچھ خوب تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ان میں نہ تیرا باہو تاسیو جس شخص کو تمام صحابہ میں سے سچا اسکون نے خلیفہ مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ میری شریعت کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے میری پروردگار کو ایک بل خلیفہ اور راکو اس کا نایل قرآن بنائے رکھ۔

متعزین کو خطاب

آپ نے شکایت کیا کہ تم لوگوں نے مجھ کو جہاد سے زیادہ تکلیف دے کر رکھی ہے

میں نے اپنے خیال میں جس شخص کو میرا سچا خلیفہ مقرر کیا

آخرت میں ہے۔ ایسی گھڑی ہے جبکہ کافر مومن ہو جاتا ہے شر رہے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور جو مومن ہوتا ہے سنیے اپنا جانشین مومن خطاب کر کیا ہے اس لئے اس کا حکم مانو اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ اسے مستقیم پر چلا تو میری امید پوری کرے گا۔ اگر خلاف کرے گا تو اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے دوبرجوابہ ہو گا۔ میری بت نیک ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے جو شخص برا عمل کرے گا اس کو آخرت میں اس کی سزا جھگٹنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی جو تم پر۔

سفرِ روزہ

سب شائقین اس قدوس بتبع قدیم جنم جیم کے لئے ہیں جس کے قبضہ قدرت میں ہر شے ہے۔ سفرِ حفر میں وہی قادر توانا حق و قیوم ہے جس کے سہارے سب کی زندگی ہے اور جس پر توکل کرنے سے سب کام درست ہوتا ہے۔ وہ پیارا خدا جس نے پیارا محمدؐ ہمارے لئے سعوت کیا وہ نبیوں کا سردار جو چارائید ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم۔

میں قرآن جانوں تیرے نام پر اسے میرے پیارے اللہ کہ تو نے نہیں ایسے نبی کے خدا میں شامل کیا۔ جس کی اُمت کے علامہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر میں بھرا کیا دیکھ ہے اس اُمت کے اولیاء کا پیچھے والے خود بخوبی۔

میں تیرے کس کس احسان کو یاد کروں اسے میری باری کو تو نے نہیں احمد کا ایک حقیقی غلام عطا کیا جس نے غلام کا حق ایسا ادا کیا کہ اپنے آقا کا ظل اور غرض بن گیا اور آقا اس پر ایسا مہربان ہوا کہ اس نے اپنے اور اس کے درمیان سے کوئی کوٹھا دیا یہاں تک کہ وہ بچا رہا۔ انا احمد وانا محمدؐ

ہے عجب میرے خدا میرے یہ احسان تیرا کس طرح شک کر دوں اسے میرے سلطان تیرا کس بان سے میں کوں شکوں کس سے وہ زبانی کہیں نا پسند ہوں اور حرم خداں تیرا

پھر اس پاک پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ میں نے احمدؐ کے بعد جن جاؤ ملک میں گئے سے سچا یا اور میں ایک نور عطا کیا جو انبیاء کے دین کا حامی اور حافظ اپنے وقت میں ہوا۔ اللہم ابدہ و اضرہ۔ آمین یا رب العالمین۔

اسی نور کی راہنمائی سے ہمارا یہ سفر شروع ہوا۔ صدقہاں کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے جب کہ اُمت کے پروردگار ہمت حضرت میرزا غلام صاحبؒ کے ایک باک کا سفر اپنے ذمہ لیا تو اس لیے سفر سے قبل ایک ہفت روزہ سزا اختیار کرنے کا ارادہ انہوں نے غلام فرمایا جس میں غرقوم اور صدقہاں کے لئے لاکھوں حضرت مولوی محمد علی صاحبؒ نے امرت سرنگ جناب میر صاحب کی رفاقت کا ارادہ کیا اور یہ فائدہ ہم حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اس سارے سفر میں جناب میر صاحب کے ہمراہ ہوا۔

ابتداءً سفر ۲۴ جن ۱۹۱۱ء کو صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح

نے دعوے کے ساتھ ہم کو نصرت کیا اور نہایا کہ عبد کے خلیفہ کا معصوم راستہ میں دو مسافر کو پہنچاتے رہیں جس اگر میں ہم سوار ہوئے اس میں ہمارے ساتھ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی قوسم بھی تھے جو جکل قادیان میں تجارت کرتے ہیں۔ بکٹ۔ بند بکرم۔ اسٹیشنری۔ ٹالین۔ پائش وغیرہ انبیاء پیچھے ہیں۔ اور نہایت مستعدی سے اپنا کام کرتے ہیں۔ ابھی اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہو گا کہ قادیان میں نو مسلموں کی جو ایک حالت رہتی ہے اور ان میں سے اکثر کے نام عبدالرحمن ہیں۔ اور شائع کے واسطے عبدالرحمان کے ساتھ کوئی دوسرا لفظ آتا ہے لگا دیتے ہیں۔

(۱) عبدالرحمان قادیانی۔ ہمارے اس سفر میں ذیق تا طار جن کا ذکر ہے۔ (۲) ناصر عبدالرحمان۔ جو جالندھری بھی لکھا جن امکی ایک عمدہ تصانیف و تالیفات کر چکے ہیں اور تبلیغ کا سلسلہ پیشہ جو جس کے ساتھ جاری رکھتے ہیں (۳) عبدالرحمان لاہوری داماد حافظ حاجی احمد اللہ صاحب مہنوز تعلیم پاتے ہیں اس سال امتحان مولوی عالم دہا ہے۔

یہی عبدالرحمان سابق کہنا تھا۔ کچھ تجارت کر کے اپنا گناہ کرتے ہیں۔

ان کے سوا دیگر نو مسلموں کے نام ہیں۔ شیخ عبدالرحیم شیخ عبدالرب۔ شیخ محمد بوسنت۔ شیخ عبدالستار۔ شیخ عبداللہ۔ شیخ عبدالعزیز۔ شیخ عبدالرحیم بیٹا لوی۔ شیخ غلام احمد۔ داعی غرض شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی ہمارے ہمراہ تھے وہ اپنے تجارتی کام پر لاہور چلے گئے۔ مگر میر صاحب کی تحریک پر انہوں نے اس دینی خدمت میں شمولیت کے لئے ہمارے ساتھ ایک شب ٹہرا کر رہنا منظور کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں انہیں جزائے خیر دے۔ اللہ ان کے کاروبار میں برکت نازل کرے۔

حدیث کا منکر ٹرا محروم اگر پر سوار ہو کر جب ہم سفر کی دعا میں پڑھ چکے تو میں نے

اپنے رفقاء سے ذکر کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا بڑا احسان بنی نوع انسان پر ہے کہ ہر ایک موقع پر ہمارے حضرت نے انسان کو خداوندانہ لائے کی طرف منہ کر دیا ہے۔ اور ایک بہشت میں داخل کر دیا ہے۔ سفر میں انسان کو دنیا فوں کا خیال ہوتا ہے۔ ایک بڑے سفر میں کیا کچھ پیش آوے سوا اس کے واسطے دعا میں سکھائی ہیں۔ اللھم انی استسئلت خبریہذا السفر داعی ذلک من شرھا۔ وغیرہ۔ دوسرا خیال انسان کو اپنے الہ و عیال احوال کا ہوتا ہے۔ اس کے واسطے یہ دعا سکھائی اللھم انک خلیفۃ فی الاھل و المال۔ استغفر

اہل اور مال میں پیچھے توڑی ہے۔ اس پر میر صاحب نے فرمایا کہ بڑی بکڑا ہوی مادہ اس خیال کیسے ہی بے نصیب بن جائے پاک کلام سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہیں۔

حضرت میر صاحبؒ نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ

ایک نشان کی یاد حضرت مرزا صاحب علیہ السلام (امیر سر) میں تھے شرب جلا گئے وہاں کے ایک قادیانی کو خواب میں دیکھا کہ خود قن کی طرح آج میں جڑ بان پیٹنے ہوئے تھا۔ ہاتھ دے ہوئے بائیں کر رہا ہے۔ اسی دن جب آپ نماز جمعہ کی طہاری کر کے مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی مسجد میں گئے۔ تو اتفاقاً وہاں عبداللہ صاحب جلا تھا۔ ایک واقعہ ہندوستانی وہاں تھے انہوں نے کہا کہ ایک ایک مسجد ہے وہاں جاتے ہیں۔ وہاں جا کر عبد بڑا دیکھا مولوی قادیانی صاحب جنہیں رات خواب میں دیکھا تھا دعا کر رہے ہیں اور اسی طرح مختلف کے ساتھ آتے ہوئے دعا کر رہے ہیں۔

حضرت میر صاحبؒ نے ذکر فرمایا کہ پڑی لاہور میں

ایک نشان مہجرات میں ایک جاٹ نے بات سنائی کہ میں حج کو گیا تھا وہاں سے دینہ چلا گیا وہاں میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر ایک نہایت مقبول صورت آدمی بیٹھا ہے اور لوگ ادھر ادھر سے آکر اس جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور وہ جہاز مشرق سے مغرب کو جا رہا ہے۔ جب میں ہندوستان میں آیا اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا۔ تو میں نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ تب میں بیت میں داخل ہوا۔

حضرت میر صاحبؒ نے ذکر فرمایا کہ کوئی شخص بے ہالی سے دعوے خدائی کرتا تھا اور مومنوں کے دل دکھاتا تھا ایک جاٹ دیندار اس کی دلائل

سے تنگ تھا ایک دن... وہ شخص اپنے مکان پر آئے کیا دعا لگایا۔ جاٹ نے کہا۔ کیوں جناب خدا تم ہی جو۔ اس نے کہا کہ میں خدا ہوں۔ جاٹ کے ہاتھ میں ایک لاکھی تھی۔ اٹھا کر کہا کہ میرا باپ مارا ہے یہ کہہ کر اس کی خوب خبر لی اور پھر کہا کہ میرے بیٹے کو مار دیا ہے اور اسے خوب مارنے لگا اب وہ سمجھا یہ تو بڑی شکل ہے۔ بولا کہ بیٹے تیرے بیٹے کو نہیں مارا۔ جاٹ نے جواب دیا کہ سارا جہاں گواہی دیتا ہے کہ تیرے باپ کو خود نے مارا ہے میرا کہہ۔ بیٹے بہت صبر کر۔ اب تو اٹھ آگیا ہے۔ اب میرا کہاں۔ اب تو بولے کہ کئی جگہ یہ کہا اور پھر خوب مارا گیا تھا کہ اس نے تو بڑی اور ڈرا کر کہا میں خدا نہیں۔ جاٹ کو ذکر قرآن انسان ہوں۔

بٹالہ

بٹالہ میں ہم شیخ فضل حق صاحب کے مکان پر ٹہرے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کے مکان پر احباب جمع ہوئے اور چندہ تھا۔ رات وہاں ہرگز صبح امت سر پٹے آئے۔ بٹالہ میں چند ایک غریب احمدی ہیں۔ مگر انھوں نے اخلاص کے ساتھ جو ہو سکا وہ نقد دے دیا۔ شیخ صاحب اور دیگر احباب بٹالہ کی صحت نڈی اور خاطر داری کے ہم شکر ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم محمد اشرف صاحب نے کیا عجیب بات سنائی کہ انہوں نے مدت ہوئی۔ امرتسر میں ایک خواب دیکھا کہ چند سوار آئے ہیں اور مجھے ایک مکان پر لے گئے ہیں جہاں ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھا یا اور سواروں نے بتوایا کہ یہ امام مہدی ہے۔ اور چار سال کے بعد ملہ ہوگا اس خواب کے چار سال بعد براہمن احمدیہ جھپٹی شروع ہوئی اور جب سینے مڑا صاحب کو دیکھا تو وہی صورت ہو کر کہ میں پہلے خواب میں دیکھ چکا تھا۔

عجیب قصہ ایک بٹالہ

علاقہ بٹالہ سے کسی شخص نے حضرت صاحب کے نام ایک خط لکھا تھا اس کا جواب جو بھیجا گیا اس پر اس گاؤں کا نام سہواً نہ لکھا گیا۔ خط بٹالہ میں آیا اور اس شخص کے ایک ہمنام صاحب کے بیان ملا اور ان کو خط کا مطلب سمجھ میں نہ آیا اور انھیں معلوم ہوا کہ یہاں قادیان کے پڑوسی آئے ہوئے ہیں وہ صاحب خط لے کر ہمارے پاس آئے سینے خط دیکھ کر اصلی واقعہ سے انہیں اطلاع دی۔ پھر ہمارے دوستوں نے انہیں ہمارے وفد کے مقصد سے باخبر کیا تو انھوں نے سبھی چندہ میں حصہ لیا۔ گویا یہ غلطی اسی واسطے ہوئی تھی کہ وہ چندہ کے خواب میں شامل ہو سکیں۔

۵۲ کی صبح کو ہم امرتسر آئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اسٹیشن پر ہیں۔

احباب امرتسر کے سامنے تقریر

۲۵ تاریخ کی شام کو یہاں حاضرین سید اختر حسین منصف ذیل تقریر کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
خدا کا فضل علی رسولہ وسلم
الحمد لله - عنہ - ونستعينه ونستغفره و نؤمن به و نؤكل عليه و نؤذي بالله من شره و الفناء و ميات اعمالنا۔
آباد۔ احباب! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کی بکرت کرتے اس کے رسول کو اس زمانہ میں پہنچا۔ اور من انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور کسی لائم کی طاقت کی بردہ نہ کی اور حق کو قبول کر لیا۔
خداوند تعالیٰ کا شکر کرو اور اس کا احسان مانو کہ

اس نے تمہیں مابقیین اولین میں داخل کیا اور صبح موعود کے صحابہ میں شامل ہوئے کا فخر عطا کر لیا آپ سلسلہ حق کے ممبر ہیں۔ واعظ ہیں۔ مبلغ ہیں اپنے مال اور اپنی جان سے نصرت کرتے دے ہیں۔

اس وقت جس اعداد دینی کی طرف آپکو متوجہ کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ مال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ قادیان میں مدرسہ اور بزرگ کی عمارت کے واسطے کس قدر روپے کی ضرورت ہے بزرگ کا جو شاندار حصہ طیار ہو گیا ہے وہ بزرگوں کے آرام اور تنویر کی راحت کو بڑا رہا ہے اور دشمنوں کے دلوں کو جلا رہا ہے مگر اس کی تکمیل اور آگے مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ہنوز بہت روپہ درکار ہے یہ ابتدائی عمارتیں ہیں جو آئندہ آنے والی شاندار عمارت کے واسطے بنیادی پتھر کے ہیں۔ مبارک رہن بن کے اٹھتے ہیں بنیادی پتھر رکھے گئے۔ لیکن کد ان کا خواب دیر پار ہے اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب میں ان کا حصہ ہے۔ میرے بھائیوں احمدیوں کی جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر خداوند تعالیٰ کا ارادہ ہی ہوا ہے کہ وہ اس عالی شان محل کی بنیادی اینٹیں غریبوں کے ہاتھ سے لگوائے تاکہ اس کے نبی کی رسالت کا ایک نشان ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کو ام رضی اللہ عنہم کی ابتدائی خدمات کے شوق فرمایا کہ اگر انہیں سے کسی نے سستی کے برابر جو اللہ کے راہ میں دئے تھے تو بعد میں ان کے والین کا مدد اگر سونے کے پیارے برابر ہو تب بھی ان کا درجہ نہیں پاسکتا۔

اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جب کہ میر صاحب قبلہ زیادہ تر باغ کی درنگی میں مصروف رہتے تھے۔ ایک شب انہیں الفار ہوا۔

کہاں تک کہ اسے گا صفائی باغ جلا میرے بندے نول میں چلائے اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ آپ باغ کی صفائی کے کام کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے دلوں کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی طرف متوجہ کر کے ان کے دلوں کو نورانی کر دیں۔

میر صاحب کی یہ بھی ایک قربانی ہے کہ انھوں نے باغ کے کام کو زمین کسی قدر اداں کا ذاتی تعلق بھی تھا چھوڑ دیا اور انھیں اللہ تعالیٰ کے کام میں لگ گئے۔ کیونکہ ہمارے

سچے و باغ میں ہم تو ان کو چھوڑ نہیں سکتے اور قادیان کے ہر ایک مہاجر کہ اپنے ذائقہ منہ سے کوئی فرصت نہیں کہ اوکھ کر سکیں۔ یہ تو کچھ خواجہ صاحب ہی کی محنت ہے جو وہ اپنے ذہنی کاروبار کے ساتھ ساتھ ان کے دل مختلف شہروں میں جا کر تائید دین اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام فوہی کدورتن سے محفوظ رکھے اور اداں کے لئے دینی خدمات میں آسانی کے لئے تمام راہیں کھول دے۔

جہاں خوش دار اور اسے خدا کے نادر مطلق کہ درجہ کاروبار و حال او جنت شہر پیدا میرے دوستوں وہ مبارک وقت جس میں اپنا مال اور جان اور عزت و الدین نے خرچ کیا اور کج قدم کا سر دار بن گیا ہے وہ وقت تو گذر گیا اور اب وہاں نہیں آسکتا۔ وہ رحمت کی گزیراں اب کہاں۔ جب کہ خدا کا کج ہمارے درمیان تھا اور ہم اس کے حضور بیٹھے اور اس سے ہم کام ہونے کا شرف حاصل تھا وہ دن گئے۔ لیکن دوستو! اب بھی وقت کو غنیمت مانو فوراً الدین کے زمانہ کی قدر کرو کہ ایسے ذکر کا مناسک ہے۔ اور ان بزرگوں کی قدر کرو۔ جو نہایت امانت اور دیانت کے ساتھ تمہارے لئے ہونے روپے کو دینی راہوں میں خرچ کرتے ہیں۔ صدیقین کو تمام کاموں کے خود حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کے کاموں سے پوچھ کر کے جلتے ہیں۔ پھر حضرت صاحب زادہ صاحب جیسے باخدا انسان اس انجمن کے صدر ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب جیسے شفیق رات دن اس خدمت میں محو ہیں۔ حضرت خواجہ جبرجہ حضرت شیخ صاحب حضرت ڈاکٹر مرزا صاحب و حضرت شام صاحب کس قدر تحیف اور ہرج اٹھا کہ اس انتظام کی خاطر ہر ایک میں شامل ہوتے ہیں۔ کیا خدا ان لوگوں کی طبیعتوں کو مضل کر دے گا۔ ہرگز نہیں۔ غرض اس وقت کی قدر کرو اور سب سے زیادہ اللہ کی قدر کرو۔ فوراً الدین اس زمانہ میں ایک انسان ہے کہ اس جیسا مقرب بارگاہ صدیقی اس وقت دنیا میں ایک نہیں اس کے حکم سے ہم نہیں آدمی قادیان سے اس وقت آچکے ہیں آئے ہیں کہ ان کو اس ضرورت کی طرف متوجہ کریں۔ جو قادیان میں محسوس ہو رہی ہے لیکن پختہ اس کے کہ میں اس کو ذکر کر رہا ہوں۔ ضروری جانتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا گزشتہ جمعہ کا خط آپ کو ناؤں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے مجھے قادیان سے روانگی کے قبل یہ حکم دیا تھا کہ یہاں کہیں میں جاؤں اس خط کے مضمن سے احباب کو آگاہ کروں وہ خط یہ ہے۔

فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ باختر کی خانہ پر چڑھ کر پڑتا ہوں۔ سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے۔ التماس میں ہیں کی حالت بد لاتی پڑتی ہے۔ جو اس ضعف کے

چن کہ وہ منہ دل رکھتا ہوں اس لئے نہیں کہہ سکتا ہوتا ہوں۔

زمانہ میں آزادی کی خواہش رہی ہے۔ اکثر انگریزیوں نے اندھالے اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت میں کچھ مثال ہیں اور کچھ معنی اور پرانی جہالت یقین کرنے میں پس اپنے وقت نصیحت کرنا شکل امر ہے تاہم وہ منہ دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی دھت ہے وہ ترک نہیں کرتا کہے گا کہ شاید کسی فائدہ پہنچے پس نہیں سمجھتا کہ ہوں کہ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کے راہوں پر چلتے چلتے اس حد تک پہنچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک زمانہ برداردوں کی موت ہو اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے تقویٰ کے راہوں کو اختیار کرے۔

اس وقت رہے بڑا مرض جو اسلامین میں ہے۔ وہ ابھی تفرقہ ہے جاری اور زمین مختلف ہیں۔ بس اس مختلف کام مختلف۔ کھانا پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے ہم میں وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب ملکہ

خدا کی خادم جماعت

بن جائیں۔ سو لوگوں کا اس طوط تو کچھ خیال نہیں اور بڑے بھٹن لے بیٹھے ہیں جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہیں کہ تفرقہ پڑے۔

میں نہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ پڑانے

والی باتیں چھوڑیں ایسی غورچون سے جن سے خود کو فائدہ نہ دیا کا۔ مگر مٹو لا۔ اور سب سے ملکہ

واعتماداً بجل اللہ جیسا کہ جبل امد۔ قرآن مجید حکم کر دو۔ دیکھو۔ لیکن میں ایک سنے کا کھیل ہے۔ اگر

ایک طرف کے لوگ اور باقیوں میں لگ جادیں تو وہ ہستہ میں کس طرح جیت سکتے ہیں اسی طرح اگر تم اور بھٹن میں لگ

جاؤ گے تو قرآن مجید تمہارے دشمن سے جانا ہو گا بعض آدمی ایسی باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں

کہ شلہ سچ کا باب تمہارا نہ تھا۔ ایسی بھٹن سے کوئی نئی دھڑی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتی ایسا ہی بعض لوگ صد

آج کل احمدیہ کے انتظامات پر امتحان کرنے کے لیے بڑے ہستہ ہیں۔ سو تم کو کہ میرے اور صدائیں احمدیہ

کے تعلقات دونا نہ اور پیری عربی کے رنگ میں بن بن اٹھا ہوں اور وہ میرے عزیز ہیں۔ ہم ان پر کمر

ہیں۔ جو چاہیں سنا لیتے ہیں۔ جو لوگ اس سے بے گشت

کرتے ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ ان باتوں کو چھوڑ دیں کیونکہ ان کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انہیں تمہاری ضرورت ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے زمانہ بڑا ہو جائیں گے۔

نیز میں کہوں کہ دین اسلام میں بہت ترسیع ہے یہاں تک کہ ایمان بالچکر بھی کہہ لیتے۔ آئیں! لا خفاء بھی کہہ لیتے۔ یہ پیر ہاتھ بھی باندھتے اور ان کے نیچے ہی بسم اللہ پڑھ بھی پڑھتے اور سڑا بھی۔ اور بعض بائیں ہاتھ چپ کر بھی نماز ادا کرنے رہتے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں صرف ان باتوں سے کہ خود تفرقہ پیدا ہوتا ہے دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت بے لگائی کی عادت کم کرو۔ کہ بہت جلد سے دل جڑ جاتا ہے اور سب سب ملکہ اتحاد و اتفاق سے کام کرو۔ خدا کا شکر کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کا بندہ کیا اور اس نے مختلف مذاہب والوں کو اختلاف کی سے نکال کر بھائی بھائی بنادیا۔

اس کے بعد اب میں پھر اس مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ جس کے واسطے ہم نے یہ سفر اختیار کیا ہے یہ مدت اور بڑے لوگ کے واسطے ہمارے احباب بہت سے جہزے لکھوائے ہیں لیکن وہ سب وصول نہیں ہوئے اور معدد انجن کے اراکین نے

مسلمہ حضرت خلیفۃ المسیح عو جو ترکیب کی تھی کہ سب احمدی احباب کم از کم ایک ماہ کی آمد میں اس براہ میں دیدیں اس کی طبع

ہفت روزہ پوری ہو دی تو زمین ہوئی۔ لیکن کام عمارت کے پورے زور سے شروع ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اندھ صدا انجن میں بدبو

بہت کم رہ گیا ہے۔ اور عمارت کے پورا کر دینا نہایت ضروری ہے اور اس کے علاوہ مہواری اخراجات کی ادائیگی کے لئے بدبو

دکھا رہے۔ اس بات کو مدح کے احباب قادیان میں پیچیدگی ہوئی کہ وہ سولی چندہ کے واسطے کوشش کی جاوے حضرت میرا

زاد صاحب قبا نے ایک ماہ اس خدمت کے واسطے سفر کرنا شروع فرمایا اور جیسے سفر سے قبل نکلا۔ امرتسر۔ پورہ تھلا کا سفر چندہ

میں پورا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اس ابتدائی سفر میں حضرت مولوی محمد علی صاحب جو اس سارے انتظام کے اعلیٰ کارکن

ہیں میر صاحب کے ساتھ امرتسر تک آئے ہیں اور اس عاجز کو حضرت خلیفۃ المسیح حکم سے ان ہر روز رنگین کی ہر کام کی فحشا

ہو رہے۔ اس سفر کے شروع کرنے سے قبل اس چندہ کی ابتدا قادیان سے ہی شروع کی گئی۔

میرے دوست! قادیان میں جو مہاجر رہتے ہیں وہاں ان آدمیوں کو جو مہاجر ہو کر وہ مائل کر سکتے تھے۔ پہلے سے ہی چھوڑ

پر چھوڑیں؟

پچھے ہیں اور وہ قادیان رہنے کی خاطر صرف اتنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ جس میں کچھ گذارہ ہو۔ انہوں نے حضرت جری اللہ علیہ السلام کے قدموں کے قرب میں رہنے کی خاطر اور ان کے پاک خلیفہ حضرت ذوالکبریٰ رضی اللہ عنہ سے منور ہونے کے لئے اور اپنی بیٹی محترمہ بارک اللہ لہم فی کل امر ربکم بالخصوص حضرت صاحبزادہ میان محمد صاحب جو اس زمانہ میں علم لدنی سے یکجہاں فی المملہ کے معہدات میں ان بزرگوں کی حاشیہ نشینی سے فائدہ اٹھانے کے لیے بیرونی زندگی کے آراموں کو ترک کر دیا ہے۔

قادیان میں جو بڑے بڑے لائق آدمی رہتے ہیں وہ اگر باہر کہیں ملازمت یا تجارت کرتے۔ قادیان کی آمدنی کی نسبت

دس گنا زیادہ کم کسکتے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب کہی دیکھو کہ اگر پیشہ وکالت کو اختیار کرتے۔ تو وہ ہزار ہا ہمارے بھی کیا کم

حاصل کرتے بلکہ یہ تو ایسے لائق مہذبوں کے وہ چار روزہ کی آمدنی ہے سو اس آمدنی کے مقابلہ میں جو کچھ اب دیتے ہیں۔ ایک

وقت لاہور ہے اور یہی حال تمام مہاجرین کا ہے۔ سو اس ناجائز کے جس نے اپنے پیارے مسیح کے قدموں کی خاک کی طعین

صرف دین ہی پاپا ہے بلکہ دنیا بھی حاصل کی ہے۔ جو کچھ اٹل لائق کو قادیان میں ملے۔ اگر یہ عاجز قادیان سے باہر نکلے۔ تو دینے

کے قابل نہیں۔

غرض ان مہاجرین نے بھی اپنی ایک ایک کی تنخواہ یا کام کے واسطے دی ہے بعض صاحبان تو پوری تنخواہ دے چکے

میں بعض بہ اقساط ادا کر رہے ہیں اور بعض کچھ کم ہیں۔ اکثر مہاجرین صاحبان اپنی دو تنخواہ میں سے کچھ کم ہیں۔ عبدالمجید خان صاحب ایک

غریب آدمی ہیں انہوں نے اپنی ساری تنخواہ ایک ہی ماہ میں دے دیا ہے۔ مولوی صدر دین صاحب پہلے ایک تنخواہ پوری دے چکے

ہیں اب پھر تھے دینے کے ہیں۔ حالانکہ مدرسہ میں ان کو کاشا جو کام کر رہی ہیں اور انکی سہی سے مدرسے جو رتنی پکڑ رہی ہیں

اس کے لحاظ سے تو وہ اس قابل ہیں کہ اس چندہ میں سے بھی کچھ

کچھ اور دیا جاوے بجائے اس کے کہ ان سے کچھ لیا جاوے اسی طرح تمام مہاجرین نے اپنی بہت سے بڑے بڑے حصہ لیا ہے

اور قریب ۱۶۰۰ کے کل مدد پر قادیان سے خواہے حضرت خلیفۃ المسیح نے علاوہ اس چھ سو کے جو دے چکے ہیں اب

پھر سب سے قبل سب نے اپنی جیب سے ملے ہیں اور ہماری انکی سے قبل سب نے عا ہمارے اس سفر کے خرچ کے واسطے بھی

دے دی ہیں۔ بالذات ہم ایک شب ٹہرے وہاں جو چندہ آدمی ہیں انہوں نے سب سے روپے نقد دیے ہیں اور کچھ اور

بھیجے گا کہ وعدہ کیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے اب ہم بیان

پر چھوڑیں؟

برادران۔ یہ خداوند تعالیٰ کا کام ہے جسکی نیا دھڑلہ
سیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے وہ تو ہر حال ہو کر رہے گا ہمارے
دوستے دوست کا ثواب ہے۔

بخت این اجر نصرت را و بندت آغی در نہ
قصائے آسمان است میں ہر حالت خود پیدا

اللہ تعالیٰ کے راہ میں خبیج کرنے سے انسان کو کسی کوئی گھانا ناپیر
ہو تا اس کے لئے دینے میں کوئی نقصان نہیں دینے ایک دفعہ خود
میں دیکھا کہ میری میز پر کسی پھل کے کچھ دوڑے بڑے میں حضور
میرا صاحب صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ایک دانہ اٹھا
کر کھایا۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ چھپے اتنے ہی دالے میں جتنے پھل
تھے انہوں نے پھر ایک اور اٹھا کر کھایا تو چھپے پھر بھی اتنے
ہی تھے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میرا صاحب جو کچھ احباب کے
لیتے ہیں وہ سب اللہ کے راہ میں جاتا ہے اس واسطے اس مل میں
دھن کوئی کمی نہیں ہوتی۔

زبدل مال در راہش کسے نفس لے گود
خدا خود سے شود ناصر اگر بہت شہود پیدا
اس شعر میں لفظ ناصر شاید اسی طرف پہلے سے ہی اشارہ کرتا ہے
کہ حضرت میرا صاحب صاحب کہ اللہ تعالیٰ اس بات کی بہت دیکھا
کہ جماعت کو بذل مال کی طرف ہمیشہ متوجہ کرتے ہیں اس کام
کے واسطے جس قدر تکلیف اور مصوبت بلے سفرون کی میرا صاحب
موصوف نے اٹھائی ہے اور کسی نے نہیں اٹھائی اور پھر اس
ساری محنت کے چندے میں سے اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں
لیا بلکہ سب دینی کاموں کے واسطے لیا ہے۔ میرا صاحب کا جو
بھی اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ایک نشان ہے کہ ایسے
مخلص خداوند تعالیٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کے واسطے پیدا کر
کئے ہیں۔ جو رات دن دین کی نصرت میں مصروف ہیں۔

کہ میرا صاحب کو کہیں گے کہ ناصر دین است
بلائے او مجرمان گر جیسے آت شہود پیدا
ہی میرا صاحب آپ کے پاس نہیں ہیں ادا ان کے ہمراہ ملی اور
صادق ہے امید ہے کہ اب آپ صاحبان نصرت دین میں
اعلیٰ بہت دیکھا کہ اپنے صدف کا موتہ دکھائیں گے۔

امرتے زمین میں بیٹھ ڈیرہ سور و پلے کے قریب نقد چندی
جو اور باقی احباب نے نیم جولائی کو روپے بیچے کا وعدہ فرمایا
امرتے کے ذکر میں جناب ابو صفہ جنگ صاحب پشتر انسکلیٹر
پولیس کا خاص تکریم ضروری ہے۔ جنہوں نے جلد سے دفعہ کے
ساتھ چھ روپی کی۔ خود بھی چھ روپے دیا اور بعض دیگر سے بھی دلا یا
اللہ تعالیٰ بلو صاحب کو جزائے خیر فرمائے امدان کے نیک
اور دامن میں بھگت نازل کرے۔

کپور

امرتے سے کپور تھلا گئے۔ سلام ہوا کہ
اکثر دوست و دشمن نہیں ہیں تاہم کچھ چنڈہ
ہو گیا۔ وہ ان سے حاجی پر وہ جانے کا ارادہ تھا۔ مگر وہ ان کے
ریس میں منشی صیب الرحمن صاحب دین پر پورچ گئے۔ اور
ہمیں وہ ان جاتے سے اور اپنے آپ کو مہانداری کی تکلیف
سے بچا لیا۔

احباب کپور صاحب حضرت اقدس سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے مذہبی خدام میں سے ہیں۔ ان کی مجلس میں حضور علیہ السلام
کی باتوں کا کچھ ذکر کچھ تذکرہ آہی جاتا ہے۔ مجھے مسکری منشی ظفر احمد
صاحب سے من ذکر رہا سمجھا کہ حضرت سیح موعود کی پشت کی اہل
غرض یہی کہ ایک خدا پرست متقی جماعت ملنا ہر طے ہے۔ ہمارا
فرض سب سے پہلا یہ ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کریں۔
منشی صاحب کے لکھا کہ ایک دفعہ حضرت موصوف نے فرمایا تھا۔

”میں تم کو سیح پرست نہیں بنانا“

چاہتا تھا۔ بلکہ سیح بنانا چاہتا تھا۔
سبحان اللہ! خدا کے پیارے کا ارادہ اپنی جماعت کے افراد کے
متعلق کیا اعلیٰ ہے۔ اور کس عالی مرتبتی کا نمونہ ہے۔

امرتے اور کپور صاحب کی جماعت میں اپنے صاحب کتاب کے
محاسب
آپ کو ڈیوٹ اور تحفہ رکھنے میں کمزوری پائی گئی ہیں
جو کچھ بھی وصول ہو یا نہ ہو۔ حساب کا معاملہ ہر جگہ بہت معنائی
چاہتا ہے۔ رجسٹر میں کٹ نہیں ہونی چاہیے۔ پھل کا
اندراج نامناسب ہے۔

کپور صاحب سے واپس ہو کر کچھ لائی کو داخل دارالامان ہو کر
فالحمد للہ۔

ریویو

حاجی شاہ بان محمد شہر صاحب کے مختصر سوانح
بزیہ ذکر خیر
کے عقیدہ مند نے تحریر کئے ہیں۔ قیمت ار
ٹنے کا پتہ۔ جناب شیخ محمد عظیم احمد صاحب جنرل مریضہ کیشن
ایڈٹ چوک بڑا زہ۔ کان پور

محمد اعوان علی بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر میں لکھنؤ
الحق الحق
(مصنف آداب اللہ۔ عباد۔ سفر نامہ حجاز کی
تعیین القافین ہر حصہ اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ
ہے بالخصوص پروردگار جو دیا ہے وہ دین و دین تہذیب کے
دلدادار لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ حصہ اول میں دیباچہ اور
تین ہندو دیویوں کا تذکرہ ہے۔ حصہ دوم میں اسلامی دین

کا ذکر ہے اور حصہ سوم حجاز میں ہند کے سوانح تواریخ مستندہ
سے لے کر درجہ لکھ گئے۔ مکھائی چھپائی۔ کاغذ بہت اچھا ہے
قیمت ہر حصہ مبلغ ہے۔ جو مکتب کی محنت اور کتاب کی خوشنما
کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ کٹنے کا پتہ جناب ڈپٹی صاحب پبلیشیت
یہ ایک دو اسے۔ جو پٹیلال میں شکار
شوش مندر پر ایک نظر
منا برمدی صاحب نے عین ضرورت

کے وقت ڈھیکل مریضوں کے لئے جو ترکیب۔ بڑا نیا راج کے
برکات کو دیکھا کہ کتبہ جوئے برادران وطن کو ایک مفید نصیحت کی
ہے۔ اس کتاب کی قیمت پہلے دو تھی۔ مگر علی گڑھ لٹریچر
کی سفارش پر کہ گورنمنٹ کی خیر خواہی میں ایسا مفید رسالہ جو کچھ
گیا ہے۔ پبلک میں مفت تقسیم کرنا چاہیے۔ شکار صاحب نے
اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ صرف ٹکٹ ڈاک بیچنے سے درخواست
کنندہ دن کو یہ رسالہ ابل سکتا ہے۔ کٹنے کا پتہ۔ شکار مندر پر
صاحب۔ تیر دل والا دروازہ۔ ریاست پٹیلال۔

قاری محمد صیب الرحمن صاحب تھلوان ناص
رسالہ خفیہ تحریر
ترکی دروازہ علی گڑھ لے راز کی باتوں کو
ہندوستان میں لکھنے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس پر عمل کرنے
سے وہ لوگ جا رہے ان سے کسی اور کو آگاہ نہیں کرنا چاہتے
فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے اور قاری صاحب
موصوف سے ملکتی ہے۔

یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہے
آخر نقاب لٹگی
اصل ناول میں جو کچھ خوبی یا نقص ہے
وہ قریب و دین مصنف کے ذہن سے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں
لیکن یورپین خیالات کو جو اردو جامعہ ہمارے انڈین ناول
ماسٹر۔ ایم۔ جی۔ من صاحب نے پہنچا یا ہے۔ وہ اسے ایسا ناول
کیا ہے۔ کہ اگر صاحب موصوف خود ہی نہ بتلا دیتے۔ تو اسے
ضرور اردو کے اور ناول کی الماری میں جگہ دی جاتی قیمت
اصلی فی نسخہ عہ۔ ایک لکھنؤ قاری قیمت صرف ۱۰ روپے۔

کٹنے کا پتہ۔ ماسٹر محمد غلام حسن صاحب آرٹس کنگز کٹر وٹری
انجن حافی تعلیم نسوان۔ غلٹان۔

طرز نقاد سہروردی کو بہت مقدس بزرگ
تذکرہ نجیب
نیچ سے نقل ہے۔ ان کا اسم گرامی
حضرت شیخ ابوالعجب عبدالغفار ہے۔ حضرت موصوف علی المرتضیٰ
سہروردی کے رہنے والے تھے۔ ان کے سوانح حقائقانہ رنگ
میں جناب مولوی شاہ جن میں صاحب پبلواری نے شائع
کے اردو دان بیک پر احسان کیا ہے۔ فرخنی قصوں اور
بے اعتبار روایتوں سے کتاب کو پاک رکھا ہے اور نقاب کیا کہ
خدا کے پیارے بندوں کے اصلی اور صحیح واقعات کا

فرمایا۔ مسلمان جبے اس مرض میں مبتلا ہے تو دلیل میں وہ خدا کے فضل کو بھول گئے۔ اور تفسیر کے پیچھے پڑ گئے۔ ہماری طرف جب رجوع خلافت دیکھتے ہیں۔ تو گمان کرتے ہیں۔ ہمیں کوئی ذلیفہ یا سب سے۔ جس کے تفسیر کر لیا ہے خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ معنی لکھ ما فی السموات و ما فی الارض جمیعاً (۱) و معنی لکھ اللیل والنہار و الشمس والقمر و الغنم و المسخات باسراء جب یہ نعمت قرآن مجید میں پہلے ہی موجود ہے۔ تو اس قدر گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔

دوسرا مرض مسلمانوں میں ناشکری ہے۔ اور وہ حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتے۔ حلال رزق سے اولاد نیک صالح پیدا ہوتی ہے۔ اور عبادت میں لذت مٹی ہو فرمایا۔ پہاڑوں کے فائدے ہیں۔ اذ انجملہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تمید کم جس کے چار حصے ہیں (۱) تاکم بلاک نہ ہو جاؤ (۲) پہاڑ تھارے ساتھ جکر کرتے ہیں (۳) کہنا دیتے ہیں تمہیں (۴) زمین ایک طرف جھک نہ جائے۔

فرمایا۔ انسان کا ایک ایک بال بھی نعمت ہے دیکھو ایک ہائے جو ان پر ایک بال بھی سفید آجائے جب تک سو پختے نہ ہو جڑ نہ لے۔ اسے ترا نہیں آتا۔ فرمایا۔ بڑیوں سے بچنے کے لئے اسی بات کا مطالعہ سخت ضروری ہے۔ کہ اللہ چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہو

۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ ہجرت یہ ہے۔ کہ ایک چیز سے تعلق ہے۔ اور اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ پس اس تعلق کو بعض اللہ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ المہاجرین ہاجرانی اور غنہ۔

فرمایا۔ اللہ کی رضا کے لئے کوئی چیز چھوڑ دیکھائے تو اللہ اس سے بہتر بدلہ دیتا ہے حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ چھوڑا اس کا بہتر بدلہ دیا۔ اسی ہجرت کا اجر ہے۔ کہ اب تک ان کی قوم ستر سبھی جاتی ہے۔

فرمایا۔ قرآن نے جو کچھ بتایا ہے غور کریں تو انسان کا دل اس کا فہم اس کی روح اس کو انتہی سے صرف ہوتی ہوئی بات یاد کر لیتی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کا

نام ذکر ہے۔

فاسکون ذکر کے نور بالذات یہ سننے کو عیسائیوں اور یہودیوں سے پرچہ۔ بالکل غلط ہیں۔ انکو کیا معلوم فرمایا۔ انسان حرافوری کرتا ہے۔ اللہ کی انفرادی کثرت نے مگر نتیجہ نظر نہیں آتا۔ تو وہ دلیر ہو جاتا ہے۔ مگر جب پاکیزہ بن جاتا ہے۔ تو فوراً پکڑا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ظاہر سے باطن کی طرف جانا مسلمانوں کا معمول نہیں رہا۔ بلکہ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ دل صاف چاہیو اعمال خواہ کیسے ہوں۔ یہ انکی غلطی ہے۔

فرمایا۔ انگریزوں کی صنایاں (ریل ہوئی جہاز مار) دیکھ دیکھو حیرت آتی ہے۔ مگر مجھو اس سے بڑھ کر تعجب آتا ہے۔ انکے اس عقیدہ پر کہ وہ عاجز و غریب انسان کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ کی کتاب اور نبی کریم کی ارشادات پر جو قوم متمسک ہے اس میں اختلاف کم ہے۔ پرہیز میں خشیت اللہ ہے ان میں ابھی اختلاف کم ہے۔

فرمایا۔ ہر روز اپنے کھانے کا مطالعہ کرو۔ کپڑے کا مطالعہ کرو۔ آمدنی کا مطالعہ کرو۔ کہ حرام تو نہیں مشتبہ مال ہرگز استعمال نہ کرو۔ کیونکہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے فرمایا۔ ہم سے سوا دعا کے کیا ہو سکتا ہے۔ حکومت تہری نہیں۔ کہ زبردستی منوایا جائے۔

۴۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ انبیاء کرام ذات الہی کا بہت ادب کرتے ہیں۔ ابو الانبیاء خلیل الرحمن حضرت ابراہیم فرماتے ہیں۔ بطعنہ و یسقین فاذا حضرت فعدہ شیعین۔ کہا نا کہنا اللہ پانی پانے کو تو خدا کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور اللہ کو اپنی طرف ایسا ہی سوا کہتے ہیں ایک ولی اللہ تبارک و تعالیٰ کا عیب ناک کرنا اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ فادوات ان اعیبا۔ غرض انبیاء کا مذہب یہ ہے کہ والشر لہ یس ایک

فرمایا۔ مجھے قرآن مجید سے محبت ہے اللہ بہت محبت ہے قرآن مجید میری غذا ہے۔ میں سخت کمزور ہوتا ہوں۔ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے مجھ کو طاقت آ جاتی ہے۔

فرمایا۔ بچپن سے خدا نے مجھے اس دین پر چلایا ہے جس پر میں اب ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اسی پر میرا خاتمہ ہو

فرمایا۔ مجھ پر خدا ہمیشہ قرآن سے عقلی دلائل سمجھاتا ہے یہ اس کا فضل ہے

فرمایا۔ قرآن مجید دنیا میں سے اختلاف دور کرنے کی لکھنا انوس ہے کہ بعض بد بخت سمجھتے ہیں۔ قرآن میں اختلاف ہو حالانکہ قرآن مجید اختلافی مسائل میں ایک فیصلہ بتاتا ہے پھر اختلاف مٹا کر اس راہ پر چلا تا ہے جس پر چلنے سے خدا راضی ہو۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ خدا کی رحمتوں سے انسان مالا مال ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ عربی میں چار سو نام شہد کا ہے۔

فرمایا۔ جیسے بارش ہو۔ تو زمین سے روئیدگی نکلتی ہے اسی طرح جب وحی آسمانی کا نزول دل پر ہو۔ تو عجیب عجیب معارف و حقائق کھلتے ہیں۔

فرمایا۔ کہ جب کبھی کے پیٹ سے وحی الہی کے سبب شہد جیسی ناصح چیز نکلتی ہے۔ تو پرانیبا کے ذریعے وحی کے نزول سے کیا کیا فوائد مخلوق الہی کو پہنچ سکتے ہیں۔

فرمایا۔ جیسے جو سوہ اور خون میں دودھ موجود ہے مگر اسے سوہ الہی مشین کے کوئی نکل نہیں سکتا۔ اسی طرح دنیا میں صد اقیس تو موجود ہیں۔ مگر وہ صرف وحی کے ذریعے الگ ہو سکتی ہیں۔

۵۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ فضیلت اگر کہا جائے جو۔ تو پرنا ہی اور دینی عملی کی زیادہ قدر ہو۔

فرمایا۔ کام کرنا اور نہ کرنا اور ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ عرب میں امراض شرا موجود تھے۔ لیکن خدا کر د۔

کوئی ان میں سے خدا کے لئے بھی کام کرتا تھا۔ ہرگز نہیں برخلاف اسکے حضرت نبی کریم دن رات خدا کے کام میں مصروف رہتے اسکا نمونہ ہم نے اس زمانہ میں ہی دیکھا۔ حضرت صاحب کا حال یہ تھا۔ کہ سر میں چکر اور اسہال۔ مگر پھر بھی بڑا کام کرتے۔ اور اکثر عینے آپ کی زبان سے سن کر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور کام (دین کی تسبی) ابھی اوہو سے پڑے ہیں۔

فرمایا۔ تم میں سے کوئی سعادت مند ہو جو سوچے کہ خدا نے کیا کیا نعمتیں دی ہیں اور پر اس سے حقوق کی بہتری اور خدا کی رضا مندی کے لئے کیا کام کیا ہے۔ مینو یا گھوں کو دیکھا ہے۔ کہ کبھی کسی نے کہا نا کہ اتنے وقت بجائے منہ کے کان میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اپنے مطلب کے لئے خوب دانائی سے کام لیتے ہیں۔ پس انسان کی اس میں کوئی خوبی نہیں۔ کہ وہ اپنے نفس کی خواہشوں کے پورا کرنے میں ہوشیار ہو۔ بلکہ دیکھتا ہے کہ وہ دوسرا

عجب اور تکبر

ترغیبت - نمبر ۲۰۳ و ۲۰۴ میان مولانا محمد عابد علی صاحب دہلوی اور مولانا محمد عابد علی صاحب دہلوی

یہ دونوں لفظ گو ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں لیکن ان میں کسی قدر فرق ہے۔ کیونکہ عجب میں صرف اپنی کسی طاقت یا کسی چیز پر گہنہ کرنا اور اترانا داخل ہے۔ اور تکبر میں اس کے ساتھ دوسروں کی تحقیر کرنا بھی شامل ہے۔ جب غور سے دیکھا جائے تو صاف طور پر یہ بات باہر ثبوت کو پہنچتی ہے کہ تمام گناہوں کی جڑ تکبر ہوتا ہے کیونکہ گناہ احکام الہی کی نافرمانی سے ہوتے ہیں۔ اور نافرمانی کے لیے جڑ اعظم تکبر ہوتا ہے۔ یعنی کسی حکم کی نافرمانی کا خیال پیدا ہونے کے لیے اسباب یا تو خود اس حکم کی تحقیر یا حکم کرنا والے کی تحقیر یا اس حکم کو لایزالے کی تحقیر یا اس حکم پر چلنے والوں کی تحقیر کا ذہن میں سما جانا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی بڑی بات ہے کہ جس کی وجہ سے انسان ان برکتوں سے جو کسی کام کے کرنے پر اللہ تعالیٰ اسے خود بھی عطا ہوتا ہے۔ محروم رہ جاتا ہے جس طرح میں اپنی بڑائی کو خیال و انگیر ہے۔ وہ کسی دوست کی بات کو مستناک بھی نہیں کر سکتا۔ مستکبر کے لیے اپنی بڑائی کا فخری ایک دنیا ہے جس سے باہر تمام عالم تاریک پڑا ہوا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مافی الطبیعی بنایا ہے اور انکی قوتوں اور طاقتوں کے پورے نژاد و نسل اور صمیم استعمال کے لیے اسکو دوسروں کو نئے اور اقوال و افعال اور انکے نتائج کے مطالعہ کا محتاج کیا ہوا ہے۔ انسان کی زبان عادت خلعت حرکت و سکنت معاشرت تحصیل وغیرہ سب اپنے اہل نوح سے مانوڑ ہوتی ہیں۔ جیسے لوگوں میں کسی شخص کو رہنے کا موقع ملتا ہے۔ انھیں کے سانچے میں اس کے حالات ڈھلے جاتے ہیں۔ جانور کا بچہ جہاں لجاؤ اپنی زبان اور جبلت کو نہیں بدل سکتا۔ لیکن انسان کا بچہ بدل سکتا ہے۔ اور یہ خاصیت انسان میں اسی لیے رکھی گئی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ترقی ترقی کرتا جائے۔ اور اس اعلیٰ ترین پر پہنچ جائے۔ جس پر پہنچانے کے لیے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ تشہیف لائے رہتے ہیں۔ اور اسی غرض کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ ہمیشہ انبیاء اور مرسلین کو بھیجتا رہتا ہے۔ اور انکو وہ احکام تبلیغ کرنے کے لیے عظیم کرتا رہتا ہے۔ ہر ایک طبقہ سے انھیں اعلیٰ مراتب ترقیات پر پہنچا سکتے ہیں۔ اور انکی ذات شریف ان احکام کی تعمیل کا ایک صحیح عملی نمونہ ہوتی ہے۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو احکام وہ خدا

کی طرف سے لائیں۔ انکو لوگوں میں پہنچائیں۔ اور لوگوں کو قبول کر کے اپنے عمل کریں۔ تاثرقیات کے اعلیٰ معیار پر پہنچ سکیں۔ اور انتہائی گول رضا الہی کی حاصل کر سکیں اور ان احکام پر عمل درآمد کر سکیں۔ لیکن ان انبیاء کی ذات میں بخود دیکھیں۔ اور اس کے علاوہ اس بات کو دیکھ لیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے حکم کو چلتا ہے۔ اسکی خداتقائی کن کن راہوں سے نصرت کرتا ہے اور کس طرح انکے کفیل اور وکیل ہو جاتا ہے۔ اور انکی حمایت کے لیے کیسے کیسے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ لیکن جس کسر میں یہ بات ہو کہ جو کچھ میرے پاس ہے۔ وہ کسی کو بھی حاصل نہیں۔ میرا حسب و نسب سب کے اعلیٰ اور بلند ہے۔ میرا خاندان بڑا ہے۔ میرا علم بڑا ہے میری طاقت و قوت بڑی ہے۔ اور دوسرے میرے سامنے بالکل بیچ ہیں۔ ایسا آدمی کب کسی کی بات کو سن سکتا ہے اور کب اس پر عمل کر سکتا ہے۔ اور کب کسی بہتر بات کے فیض اور برکت سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے۔ شیطان کا قصہ مذہبی تواریخ کے صفحات کی ابتدا کرتا ہے۔ یہ کوئی فرضی یا دھیمی اور بے بنیاد و افتخار نہیں اس واسطے کہ تو اسے شہادت مذہبی دائروں میں نہایت مستند طور سے چلی آتی ہے آدم کو پیدا کر سنے سے جن برکت اور انعامات کا برسانا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ ان سے محروم ہونے کے لیے شیطان نے سب سے پہلا جرم تکبر ہی کیا تھا۔ اسی تکبر نے اسکو خدا کا حکم ماننے سے باز رکھا۔ اور یہی عذر پیش کیا کہ میں اس سے حسب و نسب میں افضل ہوں۔ میری پیدائش آگ سے ہے۔ اور یہ خاک سے پیدا ہوا ہے۔ میں اس کے لیے آپکا حکم ہی نہیں مان سکتا۔ اس کے دماغ میں خط سا گیا تھا۔ کہ آگ میں سے افضل ہوتی ہے۔ شیطان کا یہ قصہ بتا رہا ہے کہ اسے اپنی بڑائی کے خیلے ان تمام انعامات سے محروم کر دیا۔ جو لاکھوں حکم ان کو حاصل کر لیے۔ حالانکہ لاکھوں ہی ایک جگہ لایا تھا اور خلافت کے لیے اپنے حقوق پیش کر کے کہا تھا کہ آدم تو دنیا میں فساد اور خونریزی کرے گا۔ اور ہم جو کچھ ہمیشہ تیرے حمد کے قبیحات کرتے رہتے ہیں اسے سہارا حق فانی ہے۔ لیکن انکا یہ کہنا تکبر کی وجہ سے نہ تھا۔ وہ تو الہی حکم بجا لاکر آدم کے حقوق کی ترویج کو شیطان کے مقابلے میں مان گئے تھے۔ اور اس درخواست کے موقع پر یہی جب انکا امتحان لیا گیا تو خود بول اٹھے تھے لا علم لنا الا ما علمنا اور یوسف اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ اس کو خراف

نہیں کیا تھا۔ بلکہ اسے نہایت عزت کیساتھ تسلیم کر لیا تھا لیکن شیطان نے اپنے گہنہ پر خدا کا کہا ہا مانا۔ اور انکو کر دیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قسم کی نامرادی اور بدبختی اسکے ہاں جمع ہو گئی۔

غرض تکبر برکت اور کامیابیوں کے حصول کے رستے میں ایک خطرناک روکتے۔ مستکبر کے دل میں جو باتیں اپنی بڑائی کی سمائی ہوتی ہیں۔ انکی دراصل وہ حقیقت نہیں ہوتی جو وہ سمجھ بیٹھا ہوتا ہے۔ اسکا اندازہ اپنے تعلق ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ انسان بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ لیکن کوئی ترقی ایسی نہیں ہوتی کہ جس کو انسانی طاقت حاصل نہ کر سکتی ہو۔ ان لوگوں کے سوا جنکو خدا نے خاص طور پر خرق عادت کے اظہار کا شرف بخشا ہے کوئی انسان خارق عادت ترقی نہیں کر سکتا۔ کہ جو کام حاصل کرنا انسانی قوت سے باہر ہو ایک ایک بڑا چارہ ہے۔ پھر کوئی گنجائش ہے کہ کوئی آدمی اپنی کئی بات پر تکبر کر کے تکبر ایک جوت پڑا ہوا ہے۔ یہ ایک غلط فہمی غلط اندازہ اور اپنے آپ کو دھوکہ میں ڈالنا ہوتا ہے۔ تکبر کی انکسین اندھی ہوتی ہیں۔ اس کے کان پر سے ہوتے ہیں۔ کہ وہ دوسروں کی خوبیوں کو نہ دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ سن سکتا ہے اسکی حالت ایک دیوانے کی سی ہوتی ہے۔ جس کے اندر دوسروں کے جوہر دیکھنے خدا کریم کی طاقت سلب ہو چکی ہوتی ہے۔ مستکبر کی انتہا خدا کا دعویٰ ہے۔ مستکبر جاہل اور خیر رہتا ہے۔ اور دوسروں کے حسن سے لامدہ نہیں اٹھا سکتا وہ کچھ سیکھ نہیں سکتا اور نہ ہی ہلائی حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اپنے معلومات یا موجودات کے خزانہ کو ہمیشہ متعین کرتا رہتا ہے۔ ہر ایک گناہ کی ابتدا تکبر سے ہی ہوتی ہے۔

مستکبر ہمیشہ محروم اور نامراد رہتا ہے۔ اور کبھی فتح و نصرت کا منت نہیں دیکھ سکتا۔ تکبر کا ذرا سا خیال بھی انسان کو محروم کر دیتا ہے انسان جس طاقت پر اترتا ہے وہی طاقت اسکی محرومی کا موجب ہوتی ہے۔ عجب ہی ایک ایسی ہی چیز ہے۔ گو اس میں دوسروں کی حقارت کا خیال شامل نہیں ہوتا لیکن اسکا نتیجہ ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے۔ انسان کے دوسرے حقوق بھی اس کے لیے نفاذ نہیں کر سکتے۔ بلکہ حقوق باطل ہو جاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

دعا کا

پر غلام غوث محمد ترقی مانگو گویا جو اس لہجہ سے کہ آئے ہیں اسباب و بجا سے بیمار میں احباب دعا خواستہ کر انکی صحت عابد شفا کا کہہ کی دعا کیا جائے۔

انٹر مسلم کونسل ایشین

(مسلمانوں کی اندرونی اصلاحی لیگ)

جن لوگوں نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر درود دل اور سچی نیر غراہی سے غور کیا ہے۔ اور ان کے زوال اور محنت کے اسباب کو معلوم کر نیکی کے لیے کچھ وقت خرچ کیا ہے۔ اور ان میں سے قومی بڑمردگی کے آثار کو دور کر نیکی کے لیے تروتازگی کی خوشگوار راہ کو ان میں نفوذ کر نیکی کے لیے دراصل کیا ہے۔ وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ جن مضبوط اصول کی بنیاد پر اسلام کی ترقی کا دار ہے اور جن پاکیزہ چشموں کے پانی پر اس گہرا ارشاد الہی اور سرسبز مٹی کا انحصار ہے۔ وہ بذات خود ایسے مستقل اور دائمی بین کر کوئی گردش انگو باطل ہیں کر سکتی۔ اس میں کلام نہیں کہ اسلام نے بخل اور تنگ ظرفی سے کام نہیں لیا اپنا ہوا یا پورا جو کوئی ان اصول کو اپنا مسلک بنانا ہے وہی کامیابی کا بل کمانا ہے۔ مسلمانوں نے یہ برسے دن اسلام کو چھوڑ کر دیکھتے ہیں اور غبروں نے بعضی باتیں اسلام کی اختیار کر کے فائدہ سوا ہائی ہیں۔

اس بات کے نتیجہ کہ زمین تنگ نہیں ہو سکتی۔ کہ احکام کی طاعت ورزی کو نیا عالم کی حمایت اور پناہ کے سائے سے نکلتا ہے۔ مسلمان اپنے اندر غور کر کے دیکھیں اور اپنی میر کو بھیج کر کے اپنے سارے کا زلے اور اپنی اندر مہ کی ڈائری اپنے سامنے رکھ کر اسے مطالعہ اور موازنہ کریں اور پھر اپنی ستحق آپ ہی غوثی دین کر کیا وہ احکام اسلام کی پابندی کرتے ہیں۔ ہر ایک انھیں پسند راست گو آدمی خواہ وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو اسکا جواب نفی میں دیگا۔

صرف چوٹی چوٹی ہونی یا توں میں خلاف ورزی احکام اگرچہ قابل معافی ہی ہو سکتی ہے۔ اور اسکے نتائج اور سزائیں متناہ اور نظر انداز ہی ہو سکتے ہیں لیکن وہ اہم امور جو قومی تمدن کے بیش ازادہ کو درجہ برجم کر نیکی موجب ہوتے ہیں اگر انکو توڑ دیا جائے۔ اور اس توڑنے پر ایسا امر اریا جائے کہ بڑے بڑے۔ دہار کا صر جی ہکھائے۔ تو پھر صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہ قوم پر باد ہو کر ہی رہیگی۔

ابتداء سے آفریش سے دنیا تجربہ کر چکی ہے کہ اندرونی نفاق خاندانوں اور توں کے تباہ کرنے میں سب سے موثر اور خطرناک ذریعہ ہوتے ہیں اسی کی طرف قرآن شریف

اشارہ فرمایا ہے۔ ولا تذاخروا أنفسکم ولا تذاخروا أنفسکم اور دردی جگہ ولا تفرقوا کہ جس سے منشا راہی ہی نابت ہوتا ہے کہ آپس میں تفرقہ اندر نزع کرنا ایک ایسی بری چیز ہے کہ جس سے پنجہ کی پھوٹ ایک قوم یا خاندان میں بڑ جاتی ہے۔ اور قومیت کی عزت سب کی سب دیا میٹ ہو جاتی ہے۔ یہ مرض مسلمانوں میں ایسا بڑا قدہو کر چھپے پڑا ہوا ہے کہ باوجودیکہ وہ سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن ہر بھی باز نہیں آتے پھر تمام نقص جو قومی عمل کی تعمیر میں مہلکات کا کام کر رہے ہیں سب اسی کا نتیجہ ہیں۔

جب اسلامی قومیت اپنے پہل پہل ہی توڑ سکا پہلا اور ضروری کام یہی کیا تھا کہ آپس کے جھگڑے تفرقے متازے سب چھوڑ دیئے گئے تھے پس ان تفرقوں کی مابین سے سخن تباہ کر محبت اور اخوت کا آفتاب ابر چڑھ آیا اور ان کے اقبال کا ستارہ چمک اٹھا۔ مگر یہاں قوم توڑ کر رگہ رگہ میں بھوٹ پڑی ہے۔ اور یہ بھوٹ ان میں کچھ ایسا زبردست اثر کر گئی ہے۔ کہ انکو اپنے پنجے سے نکلنے نہیں دیتی یہ بھی مسلمانوں کی بیعتی ہے کہ اپنے لیے ہمیشہ پیچ و پیچ حیدر سے پیچ و پختہ کرتے رہتے ہیں۔ انکو یہ سمجھ لینا چاہیے اسلام نے ترقی کے گریٹھ پا مار اور جعفر اور جہ دمکدہ بنائے ہیں کہ ان پر عمل کر نہیں نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ کچھ بڑے لیے چوڑے رفتار کرے پڑتے ہیں۔ کامیابی کا ایک حکم کر لیا ہے کہ مسلمان اپنے عقائد اور اعمال کے لحاظ سے پورے طور پر اور پکے مسلمان ہو جائیں۔ وہ فضول عقائد اور وہم پرستی اور خلاف حق گزینی کے طریقے چھوڑ دیں۔ اور اخلاص اور بے نفسی کی تہ سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ اور قرآن شریف کے احکام کی تعمیل کریں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ کو اپنا مسلک بنائیں۔ تو پھر ہر یک سر اور مقصد ان کے دروازے پر خود بخود آن گھٹکٹا بیگا۔

بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے یہ ماننا ضروری ہے کہ اودا اور مقاصد کا عطا کرنا اور اپنی امور میں فلاح اور کامیابی دنیا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر کوئی کسی کوشش پر بہر دوسر کہتا ہے۔ تو وہ کوشش ہی خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر برآمد نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک کوشش اسکی توفیق عطا کر نیسے ہو سکتی ہے۔ پس جبکہ یہ حال ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس خدا کو راہی نہ کریں اور اسکی رضا جوئی کے بغیر کوئی اور رستے اپنی بہتری کے تجویز کریں۔

سچی اصلاح ترقی اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اسکے لیے سب سے پہلا کام یہ ہے کہ خیالات صحیح کئے جائیں۔ باطل اور غلط اور فضیل عقیدوں سے دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ اور اڈم پرستی کے گرد و غبار سے اندرون دہو دیا جائے اور دل کو اپنے قابو میں کر لیا جائے ہی ایک بڑا اہم اور ضروری کام ہے جس پر اصلاح کے عمل کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ اس غنیہ کیلئے ضروری ہے کہ کسی حافظ طبیب کی خدمات سے فائدہ اٹھا یا جائے یہ لوگ جو مسلمانوں کے ترقی کے خیال میں سرشار ہو کر مختلف پیرایوں اور راہوں سے کوشش کر رہے ہیں اگر وہ اس حقیقت کی تہ تک پہنچیں۔ اور سچی تباہ کر چھوڑ کر اس اندرونی اور حقیقی سرکوسمیں جو اسلامی اخوت اور قومیت کا الہی آرزو ہے۔ تو انکو جلدی منزل مقصود نصیب ہو سکتی۔ خود غرضی اور خود روی کے استقبال کے لیے اسلامی ترقیات طیار نہیں اخلاص اور انکا رہیاں مقبول ہوتی ہیں۔ دنیا میں تمام محاسن اور فزون اور علوم خاص ماہرین کے ذریعہ سے ترقی پاتے ہیں لیکن اسلام کی ترقی اور بہبودی کیلئے مسلمانوں کا ملیر کرنا خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے آج ہاتھوں میں رکھا ہوا ہے۔ ایسے ہر نیکو خود ملیر کر کے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھیجتا رہتا ہے۔ انکو وہ سچا علم دیا جاتا ہے جس سے وہ مضرات کو خوب شناخت کر سکتے ہیں اور سچی راہوں کو منکشف کر کے ابر چلنے کے راہ عیاں کر سکتے ہیں یہ زمانہ ہی کمال منزل کا زمانہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس میں بھی اس کے مطابق اپنا مسلم نازل کیا۔ اسکا ان لینا یا نہ مان لینا ایک جدا مسئلہ ہے لیکن یہی خزانہ علمایان اسلام کا یہ فرض ضرور ہے کہ وہ ایک جاہل سنت و طاعت کے ایک اصلاحی لیگ قائم کریں جو مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے اسباب پر غور کرے اور اس امور کی باتوں کو سننے اور غور کرے پھر اپنے فیصد کر کے جو کچھ وہ بہتر سمجھیں اسکو پبلک کے فائدہ کے لیے شائع کر دیں اور پبلک کو عمل کر نیکی ترغیبیں دیں تو لیگ اور انجمنیں بہت اغراض اور مقاصد کے لیے قائم ہوتی ہیں لیکن کیا کوئی صاحب دل جماعت ایسا مجموعی اور مشترک لیگ قائم کر نیکی کے لیے تسلیم نہیں ہو سکتا جو اس اعلیٰ غرض کو پورا کر سکے۔ اصل میں مقصدوں کے نزدیک اپنی اعلیٰ اغراض کو حاصل کرنا ایک امر مقدم ہے ہیں اس بات میں مضائقہ نہیں ہونا چاہیے۔ کہ جو بات ہم کو حاصل کرنا ہے۔ وہ جس قسم کے آدمی سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اعلیٰ مقاصد پر ہمیں پہنچا سکتا ہے وہی ہمارا بکرم اور محترم ہے۔

یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی نیت سے ایک ایک قاعدہ کیا جائے۔ اور اس میں سلسلہ احمدی کی نیت سے ملے اصول اور اغراض و مقاصد پر کافی غور کیا جائے۔ اور بعد ازاں توجہ اور غور و تحقیق حاصل ہو اسکو متفقہ طور پر اعلان کر دیا جائے۔ اور یہ ضروری ہے کہ ایک بین کارکن نمبر ایسے اصرار ہوں۔ بلکہ مختلف فرقہ اسلامی سلم طور پر منتخب کریں اور پھر انکو اعتبار ہی ہو۔ میں لٹ۔ احمد اس پر آمینہ ہو گا۔ لیکن گزارش کرنا ہوں۔ کہ وہ اگر احباب ہی اس طرف توجہ کریں۔

ہندوستان میں برٹش حکومت کی برکات

حکومت برطانیہ کے گواہوں فیوض اور برکات سے ہندوستان متنع ہوتا ہے۔ نارہمہ امریکی ریویو کے ذریعہ سے لارڈ کردن صاحب اہل امریکہ کو ان برکات سے مطلع کر کے اپنے مختلف مضافات میں کھیر رہے ہیں چنانچہ انہوں نے پہلے مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی تجارتی اور صنعتی ترقی پر سو پانچ ارب روپے برٹش سرمایہ کا خزانہ ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی حکومت دولت برطانیہ کی ملٹری قوت کیلئے ایک بڑی زبردست امداد ہے۔ اگرچہ فوجی تلافی لاہری ملک کی نسبت سے بہت ہی کم ہے۔ لیکن بہ حال دولت برطانیہ کے لئے ایک مضبوط بازو کا کام کرتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ مہم افریقہ میں جب یورپوں سے مقابلہ کی مصیبت پیش آئی تو ۱۳۰۰۰ برٹش افسر اور برٹش فوج نو ہزار ویسی فوج ہندوستان سے بھیجی گئی۔ اب ہی ۳۰۰۰ برٹش افسر ہزار ویسی فوج اور سارے ستر ہزار امداد جنگ بین میں ہندوستان سے بھیجے گئے اور ان سے برٹش قوت پر کی۔

ہندوستان سے بہت ساری لوگ مختلف نوآبادیوں میں جا کر آباد ہوئے ہیں۔ چنانچہ جیہا سی ہزار ہندوستانی ٹرینڈاویں دس ہزار جمیکا میں ایک لاکھ پانچ ہزار برٹش کنی میں اور دو لاکھ چھ ہزار مارٹین میں آباد ہو چکے ہیں انکے علاوہ دوسری حکومتوں کو بھی ہندوستان کی مزدوروں سے بہت امداد ملتی ہے۔ چنانچہ فرانس اور ڈچ کو بہت مزدور دے گئے۔ ہندوستانی لوگ بھارت کے دور حصص تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ جزائری میں ستر ہزار لوگ موجود ہیں مثال میں ایک لاکھ پندرہ ہزار ہندوستانی روڈنی افروز ہیں یوگینڈا اور بے ہی ہزار ہندوستانیوں

نے بنائی تھی۔ ہر سال پندرہ بیس ہزار ہندوستانی دوسری آبادیوں کو جاتے ہیں۔ ہندوستان نے برٹش قوم پر جو خاص احسان کیے ہیں۔ وہ بھی قابل غور ہیں۔ چونکہ برٹش افسروں کے لئے ہندوستان سب سے بہتر جو اندری کا مدرسہ ہے اور یہاں استعمال اسکو کے لئے سب سے بہتر موقع ہے۔ اسی طرح میرین سروس کیلئے بھی برٹش اخلاق کے بنائے گئے ہیں یہ ایک نہایت موزوں تعلیم گاہ ہے۔ اسکے اثر کا احسان برٹش حکومت اور برٹش قوم دونوں پر ہوتا ہے اسی طرح افسرانِ محکمہ ہنر، انجینئر اور محکمہ جات و ڈاک و ٹرانسپورٹ کے افسران اور ٹرانسپورٹ اور فنانس سروس تمام دنیا سے بہتر ملتا ہوا ہے۔ ہندوستان افسر ہندوستان ملتا کر کہے وہ ہر طبقہ ملک میں بہت مفید طور پر کام آسکتے ہیں ہندوستان کی تعمیر یا اوجھن وغیرہ میں بھی لوگ مفید ثابت ہوتے ہیں یہ لوگ نظم و ضبط کے پٹا آتے ہیں ولایت میں عہدہ سنبھالنے والے افسر ایسے کام آسکتے ہیں کہ انہیں کوئی مہنت نہ میں رہنے سے ان لوگوں کے دلوں میں ایسی فرض منصبی کی معرفت اور انیافض کے خصال پیدا ہو جاتے ہیں خاموشی سے کام کرنا اور فرض منصبی ادا کرنا اور شیخی نہ بگھارنا اسکیل بکھا جاتا ہے اور ملک و خاندان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔

دلائی لامہ

بد مذہب کا سب سے بڑا پیشوا دلائی لامہ ہوتا ہے۔ تبت کی جاگیر ہے۔ اور سب سے بڑے شہر بد مذہب ہی انکے ہیں چار سال کا عرصہ گزرے کہ بعض پولیٹیکل سچید گپوں کو حل کرنے کے لئے لاڈ کرزن نے دلائی لامہ کو دلیلیک میں لا ڈالا۔ اب تک وہ اسی جگہ ہے اسکے متعلق چینی حکومت کو شمش کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ بہت تیزی سے اپنی جگہ اسی پر قائم ہو جائے۔ اور انکی اپنی مرضی ہی۔ اسی ہی کیلئے حکومت برطانیہ انکے اس خیال کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتی برٹش ایل الرے دلائی لامہ کا انگریزی علاقہ میں رہنا انگریز حکومت کے لئے بہت مفید بن کر رہے ہیں اور ان کی حکومت ہندوستان کو ہندوستان کی تمدنی اور تجارتی ترقی کے لئے ایک عجیب امداد خیال کرتے ہیں انکا خیال ہے کہ چونکہ دلائی لامہ بد مذہب کا سب سے بڑا پیشوا ہے انکو جس جگہ وہ حکومت پر ہوگا اسی جگہ بد مذہب لوگ اسکی پاس کثرت سے آد رفت کریں گے۔ اور اس آمد رفت سے

گورنمنٹ انگریزی کو غیر چوکستوں کے بعد لوگوں پر ایک رسوخ اور اثر حاصل ہو جائیگا اور کثرت سے لوگوں کی آمد رفت ہو گی کہ کو بہت سارے تجارتی فائدے حاصل ہوسکے۔ البتہ انگریزی حکومت کا فرض ہے کہ دراصل لوگوں کو ایسی آمد رفت کے لئے طرح سوزن اور مناسب بنائے۔

چند سوالوں کے جواب

قرآن شریف کی تعلیم بچپن میں دیکھائی کے جواب ہے۔ وہ مضر گز نہیں۔ بلکہ از بس ضروری اور مفید ہے آپ اس فلاحی پر غور کریں۔ جو نومولود کے کان میں اذان دینے کے متعلق ہے۔

بچپن میں بچہ کو جس طرف ڈالا جائے۔ وہ متوجہ ہوسکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی طرف متوجہ کرنا انکی تمام زندگی پر پڑتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ قرآن مجید باطنی پڑھنے سے کیا فائدہ۔ سو آپ پر دروغ رہے کہ قرآن مجید کے الفاظ پڑھنا یہ بھی اسی باطنی پڑھنے کی ایک ٹریک ہے جب بچہ آیات پڑھ کر لگا۔ تو پھر ترجمہ پڑھ لینے پر ہی قادر ہوگا۔ دوم سطحوں کا بھی اپنے اندر ایک برکت رکھتے ہیں اور یہ امر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

اگر بچہ قرآن مجید کے پڑھنے سے ہزار ہوتے ہیں تو قصور ان کے پڑھنا ان لوگوں کا ہے خود حضرت امیر ملتے ہیں، بچپن میں قرآن مجید پڑھا اور عجیب ایک اسکی محبت دن و رات چلنے لگتی ہے۔ چارے بچے قرآن مجید پڑھنے سوتے ہیں بچے ہیں بس یہ خطہ دہلی ہے۔ اور صرف ہر تعلیم کا تصور ہے۔ اگر قرآن مجید کو اداس عمر میں نہ پڑایا جاوے جب کہ بچہ طرح قابو میں ہوتا ہے تو بڑی عمر میں اسکے پڑھنے کی کیا حایت ہو سکتی ہے۔ چارے سارے ایسی نظریں موجود ہیں۔ جن بچوں کو پہلے قرآن شریف نہیں پڑایا گیا آخر وہ دین سے بالکل کورے رہ گئے اور پھر قرآن مجید کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔

آپ نے بوجہ کہ شیخین رضی اللہ عنہم تجزیہ و تکفین میں شریک ہوئے یہ اور خیال پڑتا ہے کہ جواب میں واضح ہو کہ جہاز تو ایک تمام مسلمان پڑھتے ہیں اللہ صل علی محمد و آلہ و سلم میں پڑا جاتا ہے۔ جہاز کیا ہی ایک دعا ہے۔ جو میت کے لئے کی جاتی ہے۔ شیخین نمازیں پڑھتے اور اپنی امانت سے پڑھتے ہیں یہ سوال ہی نہیں نہیں اور تجزیہ و تکفین کوئی ایسا امر نہیں جس میں سب مسلمان شریک ہوں نبی کریم صلی علیہ وسلم کی وفات پر تفریق کام نہی ایک تجزیہ و تکفین دوم آپ کے بعد انتظام خلافت میں ہر شیخ ازہ وحدت کا دار و مدار تھا۔ مگر کے لوگ جیسا کہ

گرونانک صاحب نسخ کی قابل مہرگز تھی۔

عام دستور ہی پر تہمیز و تکلیف کی فکر میں ہو کر اور جناب شیخین کو اس زیادہ اہم امر میں تقاضا وقت و حالات کے ماتحت معروض بنا پڑا وہ تہمیز و تکلیف کو غافل یا بے پرواہ نہ تھی یہ کام انہوں نے انہی کے سپرد کر دیا۔ جو اس کے اہل اور علم دستور کے مطابق ذمہ دار

(۳) جناب فاروقی احرار نے قبول کے لیے ہرگز تشریف نہیں لے گئے۔ اور نہ انکی ملاقات ایسی ضرورت تھی۔ اگر بات تسلیم کر سکتے۔ تو جناب علی کی شجاعت اور توارف حرف آئیگا۔

کیا اس وقت باخیرت مسلمان صحابی موجود نہ تھو سناؤں آپ انکو بزدل خیال کر سکتے ہیں جو موسیٰ کی شان کو لے رہے ہوں گے آپ یہ مانیں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قائم رہی اس اعتبار سے ہو۔

عزیزت میں خدا تعالیٰ کا ہم مناس مرصوف فرما پھر کبھی تنہا پڑ کر حضرات شیخین نہیں گئے اس بات کا ختم کے پاس کیا ثبوت ہے ان لوگوں کا بعد از رسالت تاب علیہ مقرر ہوتا ان کے اعلیٰ درجہ کے ایمان اور صالح الایمان ہونیکا ثبوت ہے۔

کیونکہ خدا نے فرمایا۔ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات لیستخلفن فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم لیکن لم ینعم الذی ارتقی لہم ولیدلہم سن ینذہم لعلہم ینحی لا یشیر کون بی شینا

اب تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ شیخین کی خاوند میں خوف کے بعد امن ہوا۔ اور دین میں یکن ہوئی۔ جس سے ثابت ہوا کہ وہ موسیٰ اور صالح اعمال تھے۔ پس اس آیت سے تمام الزامات کا دفعہ ہو سکتا ہے پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مرض الموت میں جناب رسالتاب نے ہاکی مجبوری کے حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں رہنا پسند فرمایا۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جنابائشہ اور اس کے والد بزرگوار حضرت ابو بکر کے تعلقات آنحضرت صلعم کی بہ کس قدر اخلاص اور محبت کے تھے کیونکہ آخر میو یوں کا حق تو سدا ہی تھا پس ایسی حالت میں جناب خاتم النبیین اپنی رزق کے گہر میں چلے جاتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔

بقیہ وار توجہ فرمادین جن صاحبوں نے نسخہ کا چندہ سالانہ بکھرنے سے نسخہ کا حال اور نہیں فرمایا۔ وہ ہرے مہربانی جہاد اور دین۔ ورنہ جو نہ جانتے نہ سیکھتے دی بچے ہیں انکی حق تلفی ہوتی ہے۔ اور کاغذ کے کام میں حسیج جہاد

اگرچہ دیگر مسیوین شہادتوں سے یہ امر باہر ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ کہ گرونانک جی مہاراج خدا کے برگزیدہ بزرگ یعنی مسلمان تھے۔ مگر اب جو گرنج صاحب کا مطالعہ کیا گیا۔ تو انکے اسلام پر اور مسیوین کی شہادتیں پیدا ہو گئیں ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا تو ایک الگ رسالہ میں ہوگا۔ مگر کسی قدر یہاں لکھ دینا ضروری ہے۔ تاکہ بعض معزز سیکھ صاحبان گرونانک دیو جی مہاراج کے اصل دہرم سے آگاہی حاصل کریں۔

اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ اہل ہندو اور اہل اسلام میں عام طور پر تسنخ یا اداگون کا ایسا سہ ہے جو دونوں کے درمیان حد فاصل یا مابین امتیاز کا حکم رکھتا ہے اسی بنا پر اکثر اہل ہندو اور بعض سیکھ صاحبان صرف اسی خیال سے کہ گرونانک علیہ الرحمۃ کا تعلق اور اعتقاد اسلام کا تہ ثابت نہ ہو جائے۔ اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ گرونانک علیہ الرحمۃ تسنخ کے قائل تھے کیونکہ مسلمان نہیں تھے مگر اب ہم انشاء اللہ جو اجماع گرنج صاحب ثابت کر سکتے (بفضلہم) کہ آپ ہرگز تسنخ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ تسنخ کی تردید انہوں نے صدائے شہداء کی دلی گواہی سے اہل نظر کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ اور وہ حوالہ جات حسب ذیل ہیں۔

(۱۲۶) ਜਾਤਪਤਾਵੈਤਾ ਪੁਜਹਿਕਤੇਸ਼। ਮਲਾ ਸੇਖ ਕਰਾਵਹਿ॥
ਜਾਤਪਤਾਵੈਤਾਹੈਵਹਰਜੰਰਸਕਸਕਰਮਕਮਾਵਹਿ॥
(۱۲۷) ਜੇਵਡਸਾਫਿਸਤੋਵਰਚਾਡਾਏਏਕਰੇਗਜਾਈ॥
ਨਾਲਨਕਪਰਕਰੇਜਸੁਭਪਰਮਚਿਨਾਮਵਡਿਅਮਾਮ॥
(੪੬) ਆਪੇਚਾਚਿਕਰੇਚਾਤਾਰ ਪੁਰੇਸਤਗਫਸਤਿਲਗਫਮਅਕ॥
ਏਏਏਲੋਏਥਾਵਮਾਫਿ॥ ਜੰਗਾਜੁਗਤਾਰਖਾਰੇਖਾਰ॥
ਕਤੇਖਮਤੁਰਾਹਵੇਗਾਰ॥ ਕਤੇਲੋਲੋਖਤੁਰਪਾਫ॥
ਕਤੇਮਰਖਮਾਰੀਖਾਫਿ॥ ਕਤੇਆਪਤੁਰਮਖਪਾਰ॥
ਏਏਏਚਾਫਤੇਗੇਚਾਤਾਰ॥ ਸੰਘਮੁਲਾਸੀਤਾਕੇਏ॥
ਹਰੁਆਖਿਨਸਕੈਕੇਏ॥ ਸਰੁਤਾਰਮਖਮਲਜਾਫਿ॥
ਵਤਾਰਤਾਰਿ॥ (ਜਪੁ)
ਨਤਮਾਫਿ॥

تسنخ کار و گرنج صاحب

جان محمد بہادری مال شیخ کہانہ (صفحہ ۳۵)
جان محمد بہادری مال ہودنیر راجے رکت بہت کہانہ و تہ (دارالجمہ کی کتابوں کے)
۱۹۸
۲۰۱
۱۹۹

آپے دات کرے داتار پوریت گڑھ لگے پیار (راگ گورخمی جہ ۳ چوہر گورخمی گواریری محکمہ ۳)
نانک نظریں کر میں دات۔ بہت کرم بکھیا جائے : وڈا داتاق نہ تھے
کیتے لے لے مکر پاٹھ : کیتے مکر کھائیں کھانٹھ
کیتوں دو کہہ بھوکہ سد مار : ایم بھی دات تیری داتار
نیر خلاصی پہانے ہوئے : ہور اکہ نہ کے کوئے
دینا دس لیندی تھک پائے : جگہ جگنتر کھائی کہا تہ
جو فرمائے تو تو پائے

جپ جی صاحب
صفحہ ۵

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

پارہ ستائیسواں

دکوہ نمبر ۱۴

(سورہ الواقعہ بقیہ رکوع ۱۴)

۸ جولائی ۱۹۱۱ء

مختصود - کانٹے دور کئے ہوئے۔ اس میں یہ بتایا کہ جنت کے آرام میں کوئی امر موجب تکلیف نہ ہوگا۔

قلل دود - سایہ دوپہر کے وقت گھٹتا جاتا ہے۔ اس لیے بعض اوقات دُخت کے سایہ میں آرام لینے والے کو دھوپ آجاتی ہے۔ فرمایا اس کا سایہ بہت پھیلا ہوا ہوگا۔

لا مہنعة - شغ کی قسم ہے۔ طاقت نہیں۔ دست نہیں۔ خود مسدہ میں غل ہو کسی قسم کی روک نہوگی۔

فرض مرفوعة - عالیشان عمارتیں۔ اس پر قرینہ ہے۔ اگلی آیت عمارات آباد۔ غلاموں کی پیاریاں ہم عمر۔ یعنی خادموں کی عروں کے مناسب حال

(پارہ ۲۶ - رکوع ۲ - سورہ الواقعہ ۱۴)

۹ جولائی ۱۹۱۱ء

مجموع - سیاہ دھوئیں کسیم - انسان میں سو فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس کی ایک عزت دل میں ہوتی ہے فرمایا اس نفل سے آرام نہ پائیں گے۔

مشتوفین - آرام طلب۔ دوزخ بمنزلہ شفاخانہ کے ہے اس میں ایسی روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔

الحنث - (۱) خدا کی عظمت دل میں نہ تھی اپنی قیاس توڑتے تھے (۲) مطلق گناہ۔ گنہوں پر اصرار کرتے تھے (۳) بار بار قیاس کھا کر کہتے کہ قیامت کو اٹھائے نہ جائیگے

الی میقات - اس وقت تک جمع کیے جائیگے (۲) یعنی فی ایک مقررہ دن کی تاریخ میں شرب الیمیم - اونٹوں میں پائے کی ایک بیماری ہوتی ہے۔ فرمایا ہے گرم پانی

لیگا۔ اس سے پیاس نہیں چھگی۔ بار بار پینا پڑیگا۔ تزلیم - جب مہمان آئے۔ کھانا دیر سے دیا جانا ہو تو اس کے آتے ہی جو ناشتہ

میں کیا جائے۔ اسے نزل کہتے ہیں۔

افولیم ماتمنون - چونکہ اعتراض غیر اجساد پر ہے اس لیے فرمایا ہے کہ وہ مٹی جس سے انسان پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی تو آخر اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ پس کیا وہ دوبارہ خلق پڑا نہیں کیونکہ مٹی سے انسان بنا بھی تو جرت انگیز ہے۔

قدشنا ما بینکم الملت - جو خدا کی ہستی پر موت لاسکتا ہے کیا وہ اس موت کو ہٹا نہیں سکتا شیعہ عقائد (۱) انسان کے دُخت سے بھی آگ نکلتی ہے (۲) آگ پھر ایکسی جسم میں چھپی ہوتی ہے۔ پھر شعلہ دُخت کی مانند ہو جاتا ہے۔

اپنی قدرتوں کا بیان کیا ہے۔ تاہم ہر سو کہ وہ قیامت لائے پر قادر ہے۔ للمشوقین - مسافر بھوکے لوگ۔

(پارہ ۲۶ - رکوع ۱۴ سورہ الواقعہ رکوع ۱۴)

۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء

ملا اقسام - قسم کے فعلی لافنی آتا ہے۔ اس کی تو میں نہیں نے کی ہیں جن میں سے مشہور ہے کہ لا رائیہ ہے۔ (۱) اس بات پر قسم کھانی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کھلی ہوئی صداقت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس عقیدہ کی تردید مقصود ہو اس کے لیے لایا ہے کہ ایسا نہیں۔ اور ہر قسم کھائی گئی۔ کہ حقیقت یوں ہے۔

بمواقع الفجیم - مواقع جمع موقع جس کے تین معنی ہیں گرنے اور پڑنے کی جگہ گنا (مصدقہ) قرآن جو کتاب اللہ کی نسبت تم انکار کرتے ہو اور کہتے ہو۔ ایسا نہیں۔ میں تمہیں بتاؤں گے گریکے کی طرف اسی کے ظہور کی وقت ستاروں سے ٹٹتے ہیں۔ کہ وہ بھی ایک نشان ہے توحید کرتا ہوں۔ یہ قرآن کریم جو اور تمام شیطانی و متبرہوں کو محفوظ ہے۔

من رب العالمین - اس میں بتایا کہ جیسے خدا تعالیٰ جہانی پرورش کر رہا ہے ضرور ہے کہ روحانی تربیت کا سامان بھی بھیجے۔

مدھنون - کمزوری سستی۔ واصل یقینی دیکھتے ہو۔ غیر مدینین - نہیں رعیت اور محکوم۔

ان کنتم صادقین - اس میں توجہ دلائی کہ ایسے قادم و قوام جیسے کے پیغام کو چھڑ کر اپنے لیے مصیبت نہ لو۔

سورہ الواقعہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الحديد - رکوع ۱ - پارہ ۲۶ - رکوع ۱۶

۱۱ جولائی ۱۹۱۱ء

سبحر - مصدر تسبیح۔ خدا کو تمام نقصوں سے پاک سمجھنا۔ اس کے لیے تین طرح کے سینے آئے ہیں (۱) سبحان الذی اسری بعبدہ لیلۃ (۲) سبحان الذی اسرعت السموات والارض (۳) سبحان اللہ۔ اس میں یہ پیگم کی گئی ہے کہ اب ایسی ہو میں چل رہی ہیں۔ گو

کفر و شرک و غنائم فاسدہ سے یسر زمین پاک ہو جائے۔ اور ثابت ہو جائے کہ اللہ کی ذات والا صفات تمام قسم کے نقصوں اور کمزوریوں کو منزہ ہے۔ نہ بت معبود ہو سکتے ہیں۔ نہ جیسی جو کہ ایک عاجز انسان تھا۔

العزیز الحکیم کسی کام کا نظام و باقوں پر ہے۔ ایک کرنیوالا صاحب حکمت ہو دم غالب۔ یہ صفات حقیقی طور پر ہی خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔

وہو علی کل شیء قذیر۔ ہر چاہی ہوئی چیز پر۔ کیونکہ وہ ہر مقام پر فرما چکا ہے

یفعّل ما یشاء۔ و یحکم ما یرید۔

ہو الا قتل۔ لیس تلبس شیء۔ و الاخر لیس مدعی و الظاہر۔ لیس فوڈ شیء و الباطن۔ لیس دونوں شیء۔ یعنی احادیث میں آئے ہیں۔

ستہ ایام۔ چہ وقتوں میں۔

استوی علی العرش۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان چیزوں کو پیدا کر کے آزاد نہیں چوڑا۔ بلکہ ذرہ ذرہ بر میری حکومت ہے۔

ہو معکم ایںما کنتم۔ وہ تمہارا جی مدوگا رہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو۔

امنوا۔ ایمان میں دو چیزیں ہیں۔ ایک یقین۔ ایک تسلیم۔ اگر یقین نہ ہو۔ تو ایسے شخص کو منافق کہتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوں تو اسے عنادی کا فرہو لینے۔

انفقوا۔ مال کا دنیا۔ مومن اور کافر کے درمیان امتیاز ہوا کرتا ہے کیونکہ مال اللہ کی دہی سبج کر سکتا ہے جس کے اندر صدق ہو۔

صحابہ کرام کو کسی قسم سے زیادہ نمازیں نہیں پڑھتے تھو تین باتیں ان میں تھیں ایک نبی کریم کی صحبت۔ دوسرا ایمان کامل و بجا کا۔ تیسرا خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہو۔

مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۶ رکوع ۱۸ سورہ الحديد رکوع ۲

یقرض اللہ۔ قرض کاٹنے کو کہتے ہیں۔ خدا کے نام پر کچھ دینے کو قرض ایسے فرمایا کہ جو خرچ کرے۔ وہ واپس دیا جائیگا۔ بلکہ ثواب عظیم بھی ملے گا۔

اجر کریم۔ جو رزق فتوحات کا ہوتا ہو اسے رزق کریم کہتے ہیں۔ فرمایا کہ تم جنگوں میں لگے ہوئے ہو۔ اس کا تم کو اجر عظیم اور رزق کریم ملے گا۔

نفتیس۔ کسی کی آگ سے اپنے چراغ کو روشن کر لینا۔ فرمایا۔

ی قیامت کے دن تم کو کسی کا نفع کام نہ آئیگا۔ اپنا نور اپنے ساتھ لاؤ۔

عنا ورم۔ خوکے فتح کے ساتھ شیطان کا نام ہے۔ بہت ہی دہوکہ دینے والا فدیہ۔ جس کو دے کر انسان اپنی جان چھڑا لے۔

ہی مولکم۔ مول کے سنے مناسی۔ ہمراہی اس کوٹھے کی جگہ منافقوں کو بتایا کہ تم کچھ عرصہ باہر ہو آخر اسی آگ میں پڑو گے۔

تختع (۱) ڈرنا (۲) کسی کے لئے فردی امتیاز کرنا۔ فرمایا۔ انرا سو مومنوں اور منافقوں میں رزق معلوم نہیں ہوتا۔ منافق بھی آسنا و صدقنا کہتے ہیں۔ اور مومن بھی لیکن مومن کے اندر یہ بات بیٹھی ہوئی ہے اور منافق کے قلب میں ایمان نہیں منافات میں سب راز فاش ہو جاتا ہے۔

فاسقون۔ منافق میں ایمان نہیں ہوتا۔ اور فاسق میں ایمان تو ہوتا ہے مگر عمل نہیں ہوتا۔

الشہداء۔ شہید اسے کہتے ہیں جو دوسروں کے لئے اسوۂ حسنہ ہو۔ مومن اسد حب آتا ہے تو مین کام کرتا ہے غلط مسائل کی تصحیح (۲) خدا پر آیات دکھا کر نئے سرے سے ایمان پیدا کرتا ہے جو فساد کے رنگ میں نہیں ہوتا (۳) لوگوں کے لئے حفاظت اللہ و پابندی شریعت میں نمونہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد یہ امور صدیقین و شہداء کے ذریعے ظاہر ہوتے ہیں۔

مورخہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۶ رکوع ۱۹ سورہ الحديد رکوع ۳

الحیۃ الدینا۔ روزمرگی جو زندگی کی ہر اسکے واسطے پانچ باتیں ہیں۔ لعب۔ تہو۔ زینت۔ تقاض۔ تگثر۔ لعب۔ ایسی چیز جس میں کوئی نفع نہ ہو۔ مگر فائدہ کوئی نہ ہو۔ لہو۔ ایسی چیز جس میں غفلت پیدا ہو جائے۔ الکفار۔ کافر زمیندار کو کہتے ہیں۔ کفر کے معنی و طعنا زمیندار نیچ کر ڈھانپنا ہے اسے کافر کہا جاتا ہے۔ و مغفر من اللہ و رضوان۔ اللہ جو سب چیزوں کا پیدا کر نیوالا ہے۔ اسکی رضامندی ہوگی۔ تو ہر کونسی نعمت ہے۔ جو نہ ملے گی۔ کفار کے لئے عذاب شدید فرمایا۔ اور مومنوں کے لئے مغفرت و رضوان۔ جو ان کا فزوں کے لئے عذاب پر عذاب ہو کیونکہ اپنے مخالف کو سب و آرام میں دیکھنا بھی اس کے لئے ایک عذاب ہوگا

سابقوا۔ اس میں اشارہ ہے کہ نبوی عالمی میں پھنس نہ جانا بلکہ منزل مقصود کا خیال ہر من قبل ان بنیادھا۔ تقدیر کے متعلق لوگوں کو یہ دہو کہ لکھتا ہے کہ جب خدا نے پہلے ہی لکھ دیا ہے کہ فلاں کام یوں ہوگا۔ تو اس کے متعلق کوشش کی کیا ضرورت ہو کسی آدمی کے متعلق لکھا ہے کہ چھٹی کر لیگا۔ اور زنا جنمی ہوگا۔ تو اب وہ شخص اس کے خلاف کیا کر سکتا ہو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ خدا عالم العیب ہے۔ مگر اس کی انسان کا مجبور ہونا کہاں کو ثابت ہوا۔

جب کہ ہر ایک انسان جانتا ہے کہ اسے ہر کی بقوت کوئی مجبور نہیں کرتا پس علم تابع معلوم ہے۔ معلوم علم کے تابع نہیں مثلاً خواب میں کسی کے بارے میں ہم کوئی امر نہیں کہ وہ وہی ہو جائے۔ تو اب خواب نے اس شخص کو اس امر کے ویسا ہی کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ پس خدا کا علم کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ علم چونکہ صحیح ہے ایسے جو کام جیسا ہوتا تھا۔ ویسا ہی خدا کے علم غیب میں قبل از وقوع آگیا۔

لیکھلا کاسوا۔ یہ عدم انوس مجبور محض ہونیکے لئے نہیں بلکہ ایسے کہ سبب اسباب و کسب کے نتیجہ میں آیا ہوا۔

۲۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۶ رکوع ۱۸ سورہ الحديد رکوع ۳

الاتقاد و رضوان اللہ۔ اس میں بتایا رہایت مطلق منع نہیں اس قدر جائز ہے جو اللہ کی رضا کے لئے ہو اور وہ وہی جو سکتی ہے جس میں خدا کے کسی اور حکم کی خلاف ورزی نہ ہو مطلقاً ہمت پڑی۔ پہلے بتایا کہ انبیاء بھیجا جا رہی سنت ہے چنانچہ حضرت ابراہیم ابو النبیار اور حضرت نوح موجودہ نسل انسانی کے موت اعلیٰ کا ذکر کیا۔ پھر ان کے خلفار کا۔ پھر ان کے کتب کے فسق و فجور میں مبتلا ہو جانے سے خاتم النبیین کی ضرورت بشت کا سوال حل کیا۔

کفیلین کفل کہتے ہیں۔ ترازو کے پچھلے کو حدیث سے بھی ثابت ہے کہ اس امت کو سب بڑا کر اجڑیگا۔ اور یہ خدا کا فضل ہے

(ب) دین کے کام خدا کے لئے ہوں تو وہ بھی از رو کو سلام دین کے حکم میں ہیں ایسے کفیلین فرمایا۔ کہ مسلمان اللہ کے فضل کو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے۔

یہاں ستامیسوین کی کے نوٹ ختم ہوئے

نغمہ اویس

عالم میں چسقلو ہیں کیا انکی جہنم دہری
 سب نام سحر اللہ کے پاتے ہیں عین خوشتری
 بندو جو ہیں اللہ کے کہتے ہیں تاج و انصاری
 مان غارتہ زاد انکی ہوئی ہر مہتری و بہتری
 انسان جو انسان ہی رکبت ہے شان مہتری
 اسکے جمال و حسن کے عشاق میں خود دہری
 کیونکر خدا سپر نہو ہر خوبی و خوش منظری
 اللہ نے بخشا اسے تاج شہی و سروری
 جو حق کا پیارا ہو گیا آنکھوں کا تار اہنگی
 مخلوق کی جانے بہا قرب خدا کی برزی
 اسکی زالی شان ہی وہ منظر رحمان ہے
 وہ مصدر فیضان ہی باشان بندہ پروری
 سر و قدم تک اس میں ہی شان خدا کی لہری
 اسکے قدم کی خاک جو حُسن تان آوری
 عقل و خرد و فہم و ذکا ہو دینے جہا تک رسا
 پا دے تک اسکا مرتبہ انسان کی دانشوری
 وہ سر و گل اندام ہی گل و گیام جو
 نخل رشاقی سداسکی ہر شاخیں ہری
 جو اسکی خاک پاک ہوا مقصود کو وہ پاگبی
 اکیر اس نے مولیٰ دی تو وہ خاکستری
 جس نے رضا ہو مہربان کیوں نہیں دانجا
 وہ خود ہی دہر رشک ہے ہر رنگ ہی
 وہ نور ایمان یقین ہی نور جان و نور دین
 مٹکتی ہوئی لکھڑی ہر روز روئے بہتری
 احمد کا منظور نظر محمدا نور بصر
 پیارا محمد کا جو وہ رکبتا شان لبری
 احمد کا دشمن جو پوچھ منسوب حق لاریہ ہے
 دشمن جو نور الہی کا ہے نور دین اس کو ہے
 جو دشمن احمد ہو وہ موت لعنت کی مرا
 اسکو نہوگی تا ابد قبر خاسی میں بری
 دشمن ہی اسکا آسمان میرا ہے اس کے زمین
 وہ کہا گو میں زلزلے پر میلی واہ فردی
 طاعون و قحط زلزلے ساری نشان تہری
 تقدیر اسکے خصم میں ہو تو کون خوشتری

توبہ کرو اللہ سی آجاؤ راہ راست پید
 ہو جاؤ اسکی خاک پاؤ جا متی ہو بہتری
 اسپر فدا ہونگے وہ دل جو حق سی ہونگے شعل
 جو دہستے ہں اللہ سی رکھتی ہں دل میں نہزری
 روزا ہی جب مرد خدا کرتا سی جب آدہ پکا
 آستے میں ہر سرور لے پڑتی سی عالم میں کی
 تقویٰ کی راہ پہنچو بے اللہ سے ہر دم ڈری
 زمان حق پر سرور کی الزام کو ہی بدی
 شہزی شرارت چوڑو اسلام کے اور مرد
 اپنی بناؤ نیک خواہر کر نیک آخری
 عابد بنو اللہ کے بند سی مال و جاہ کے
 ہمدرد ہو مخلوق کے پاؤ گئے حق سی برتری
 پند آویں سی مہرباں ہاں بنزید انگوشتاں
 یہ راست ہو میرا بیان سمجھو نہ اسکو سرسری
 (صوفی تقدیر حسین)

میرا سید و مولیٰ جو مسیح موعود
 کے نام سے آیا۔

ہو کہ اس والدِ وارِ غیب ہمہ قدرت ہمہ علم ہستی کو کسی نے پہچان
ہو تو یہ الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمدؐ سردارِ اصفا علیہ الصلوٰۃ والسلام
میں ہو چکے۔ اور اگر کسی کو اس خاتمِ فص رسلات کی زیادت کر دیا
شوق ہو تو یہ بحرِی السدی فی حلل الانبیاء مسیح موعود و مہدی مسعود
ہی کی ذاتِ تنقود صفات اسکے لیے آئینہ ہو سکتی ہے یہ سب
مرشد کے وجودِ باجود ذات والا صفات میں مندرجہ ذیل دس
خصوصیتیں ہیں جن کو سورہ اٰرمان نامہ سے ممتاز اور لیس کتبہ
کی ذات سے ایک خاص الخاص برگزیدگی کا تعلق رکھنے والا
نہایت توانا ہے۔

۱۔ آپسٹا باہر اہانت کا علی روس الاشہاد برسی قہر
و دعویٰ کیساتھ اعلان کیا۔ کہ برسرِ عقاید میں کسی کی دعا قبول
نہو گی۔ یہاں تک کہ اگر مخالف دعا کرے گا تو مر ہی جائے۔ تو ہی اسکا
مقصد حاصل نہوگا۔ جو میری ذلت کا خواہاں ہوگا۔ وہ خود ہی
ذلیل اور جو میری ناکامی کا جویاں ہوگا وہ خود ہی ناکام رہیگا
اور جو میری ہلاکت کا طلبگار ہوگا۔ وہ خود ہلاک ہو جائیگا۔ مثال
کے لینے (لیکچر ام غلام دستگیر بکھو کے واسے چراغین محمدین)
یہ چند نام ہی کافی ہیں۔

۳۔ آپ نے اس زور شور کی طلبِ عون میں جب کہ خدا کے غضب کی کچی ہوئی توار لوگوں کے سر پر اور حیلے سمجھاتے

ضرورتِ نکاح

اصلی عرق کافور

عرق پودینہ

تو فی ثقیفی ہر محمولہ اک ۲ تک ہر
ڈاکٹر ایس کے برین نمبر ۱۳۰۷ اور اجنٹ مسٹر ڈاکٹر

محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ ۶۸ کلکتہ

دیرینہ سال چرے بروش بہ یک لگا ہے

بہارِ نعل کہ رم نمودے از خو برد جو انماں

وفاختیار پر طلب کرو

| | | | |
|----|---------------------|----|---------------------|
| ۴۸ | فهرستی نهنگ کنگ دشت | ۴۸ | نثر علی بن ابی طالب |
| ۴۹ | مکتوبات امیر بجای | ۴۹ | نثر علی بن ابی طالب |
| ۵۰ | روایات صالحی | ۵۰ | نثر علی بن ابی طالب |
| ۵۱ | مبادی الصرف | ۵۱ | نثر علی بن ابی طالب |

۱۰

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اپنی مریدوں کو عرفان کے اس چشمہ پر پہنچایا۔ جہاں



بسم الله بديداً وانتم اذله

بسم الله الرحمن الرحيم - محمد و نبي علي رسول الله



سبحان الذي اسرى بعبدة المسلمين



اليس الله بكاتب عبده مرزا غلام حسد
منيفيس قرآن مجيد
۲۴ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ علی صاحبہا التحیات سلم مطابق ہم اگست ۱۹۱۰ء مطابق ۲۰ سوار
میںج وقت و ہدی ہم مجید
۱۰۵ خط
CC LXXXVIII
بھائیہ اگر قادیان آؤ گے تم
ادبیر و منیر محمد صادق عفی اللہ عنہ
نور دین مصطفیٰ پانچھٹے تم
جلد ۹
نمبر ۱۲

قطعہ تاریخ تولد فرزند نواب صاحب

شکرا یرد کہ شہداء مقدم فرزند عزیز بنیاد
رشتہ فردوس بریں خاندان نواب کو کم
دو حہ طیبہ آور و برے کز اقبال
کر دہ گل شان سبج از چرخ زمین عظیم
ایضا
مبارک مبارک بہ نواب ما با دو
وجود سید کے سبب انرا دے
کہ منظور اسلام نبوی رست مولد
ز فضل ہزار دیت میںے نہا دے
سہ مراد نہ از فضل ہزار ہی آنت کہ دہ اچھو سے فضل (۹۱۰)
می باشد چون انرا با ہزار (۱۰۰۰) جمع یا محبوب و معدود سازند
سال حال میسوی (۱۹۱۵) کہ مولد مبارک است عیاں میگردد
محمد ابراہیم احمدی کراچی بندر

ایں قطعہ تاریخ تولد فرزند نواب صاحب

چٹیں

نئی چٹیں لگی جس صاحب کو اپنے تہ میں کوئی
تبدیلی کرانی فروری ہو۔ مطلع فرادوس
سفر ملتان
جسب کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی
جائچگی ہے حضرت خلیفہ المسیح
ایک مقدمہ کی شہادت میں ملتان تشریف لے گئے۔ جہاں
ایک دن شہادت کے واسطے قیام ہوا وہ دوسرے دن
وہاں کے بعض معززین کی درخواست پر حضرت نے ایک
لیکچر دینے کے واسطے قیام فرمایا۔ یہ لیکچر انجمن اسلامیہ
ملتان کے مد سہ کے ہال میں ہوا۔ واپسی پر لاہور میں تین
روز قیام رہا۔ اگہ گذشتہ اتوار کو صبح کے وقت حضرت
صاحب نے ایک تقریر ایک سبک جلسہ میں کی جو کہ اچھو
باد گلش کے میدان میں منعقد کر گیا تھا۔ اس سفر کی پورٹ
کا پہلا نمبر اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور ایسی ہی باقی
باقی حصہ رپورٹ کا بھی چھاپا جائے گا۔ اور ہر دو لیکچر بھی
نکھنے لئے گئے ہیں۔ جو کہ انشا اللہ تعالیٰ شائع کئے جائیں
حضرت خلیفہ المسیح بعدہ خدام امیر وار امیر جو لائی سنہ ۱۹۱۰ء
کی شام کو قادیان پہنچ گئے۔ دس قرآن شریف عرب ماسول
جاری ہے۔ اور اہل بیت حضرت سبج معدود بفضل الہی
بخیر و عافیت ہیں۔

کنارہ ۳۰ سفت ۱۴ ہادیہ ۱۴
مجموعہ نقادی احمدیہ حصہ ۳ شہادۃ الفرقان حصہ ۶

اپنے خطوں کا سطح جواب دیا جا کے

حضرت خلیفہ المسیح والمہدی کی داک میں کئی ایک خطوط
بمباروں کے ایسے آئے ہیں جنہیں اپنی جاری ادلاہادی
کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار
ہوتا ہے لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو
بڑا ہی نہ جاوے یا شہر مقام فعل و محل کا پتہ نہ دے یا
ایسے خط کا جواب لکھا جاوے۔ تو کس طرح روانہ ہو پھر مطلع
یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آدھ کی کٹ بھی روانہ کرتے ہیں
اور پھر دوسرے خط میں شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے کٹ بھی
روانہ کیا تھا۔ اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے جیسا
ہی ایک خط اس وقت ہمارے سامنے کسی صاحب
ابو الحسن نام کی طرف سے ہے جس کے متعلق ہم حیران
ہیں۔ کہ جواب کس کو روانہ کریں کاش کہ فریڈنگاں خطوط کو
اس امر کا یقین ہو جاوے کہ ہر خط میں نام اور پتہ
مفصل اور صاف حوت میں لکھا بہت ضروری امر ہے۔
محمد صادق خادم داک حضرت خلیفہ المسیح

بقایا دارالان بدر جنہوں نے دی پی واپس کر دئے ہیں
مہربانی فرما کر اپنے طرز عمل پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور جلد
اپنے اپنے ذمے لکھنے اور اگر دیر خط و کتابت متعلقہ
دفتر میں کسی کا نام نہیں لکھنا چاہئے بلکہ منیر یا نور پور

و دیگر ہیں قادیان دارالان جس میں صاحب الدین عمر و پانیر و پانیر و پانیر کے حکمت یہ اہتمام غنی محمد صادق چسپور شائع ہوا

اشمس کی ظلمت افشانی

رواوض کی شمس الفطرتی نے اسلام کو کچھ نقصان نہیں پہنچا
کتاب شیعہ سنی کے جھگڑوں کو تازہ کرنے کے لئے اس نئے سلسلے
سے جنم لیا ہے۔ آپ نے شریعت میں ان مناظرہ مولانا عبد الکبیر رضی اللہ
کی لا جواب تصنیف کی ترویج شروع کی ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے تحریک کی کہ اس کا جواب لکھوں۔
لیکن میں تو اس پر معمولی نوٹس لینے کی بھی کچھ ضرورت نہیں سمجھتا
کیونکہ مولانا کی عبارت جو ختم ہونے پر اسے جواب نقل کی دی ہیں
بودی تحریک کا کافی جواب ہو سکتی ہے۔

چنانچہ دیکھتے ہیں شخص کس بے باکی سے قرآن کریم کے نعوس
بیانہ کے صریح خلاف لکھتا ہے کہ یہ دنیا دار امتحان ہے غلبہ اور
قوت ہمیشہ کفار و مجار کو ملا کیا۔ اسے کادان! یا عہد آحق پرش انسان
من! قرآن مجید فرماتا ہے۔ کتب اللہ لا غلبن انا وحسبنا۔

فی قسم یہی نصیبہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا ہے۔ کہ ضرور
ضرور میں اور میرے فرسادے غلبہ بریں گے اور تم کہتے ہو
کہ غلبہ ہمیشہ کفار و مجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ لن یجعل اللہ
للمکذبین علی المؤمنین سبیلاً۔ کہ کافروں کو مسلمانوں پر

غلبہ نہیں اور تم کہتے ہو کہ غلبہ کفار و مجار کو ملا کیا۔ خدا ابراہیمؑ
کی دلیل حقیقت فرماتا ہے۔ وجاعل الذین یتبعونک فوق
الذین کفروا الی اوم القیامہ۔ کہ اے عیسیٰ جو میرے
تلمیح ہونے میں لو کفار پر غلبہ قیامت تک ہے کہ ہونگا۔ اور تم کہتے

ہو کہ غلبہ دعوت ہمیشہ کفار و مجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
ان الذین یؤمنوا بآیات اللہ والصلوات ارض اور ہر خاص اس
ارض مبارک کے وارث میرے صالح بندے ہونگے اور تم کہتے
ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار و مجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ ولقد

صیقت کلھنا العباد المؤمنین انھم لہم المنصورون
وان جندنا لہم الغالبون۔ دیکھو البتہ حقیقی یہ بات ہمارا
مرسل بندوں کے لئے تقدیر میں لکھی جا چکی ہے کہ تحقیق وہی
البتہ وہی نصرت دے جائیں گے۔ اور ہمارا لشکر ہی لمن البتہ

وہی غالب رہینگے۔ نور بصیقت کلھنا۔ انھم۔ لہم۔ ساق پر غور
کر۔ اور اپنے اس قول سے شراؤ۔ کہ غلبہ ہمیشہ کفار و مجار کو ملا
کیا۔ اور سنو خدا نے فرمایا۔ کہ فان ھذا ھم اللہ لھم الغالبون
کہ اللہ والوں ہی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس لھم نے جوابات

پیدا کی ہے اے اہل علم خوب سمجھتے ہیں اور آپ میں کہ غلبہ کفار
و مجار سے مخصوص کئے ہیں۔ پھر سنو! خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین۔ غلبہ وعزت تو
اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اس کے رسول کے لئے اور مؤمنوں
کے لئے۔ اور آپ گل افشانی فرماتے ہیں کہ کفار و مجار کو غلبہ ملا
سج ہے لیکن المؤمنین لاجلہم۔ پھر ایک اور آیت پیش کرتا

ہوں۔ خدا نے فرمایا کہ ان الذین امنوا وھاجروا وھاجروا
فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم و اھلھم و اھلھم و اھلھم
عند اللہ اولئک ھم الغالبون۔ کہ اسباب و غلبہ
تو وہ ہے جو ایمان لایا اس پر قائم ہے ہجرت کی۔ خدا کی راہ

میں مجاہدات کئے جو مالوں سے اپنی جانوں سے اور آپ
کہتے ہیں غلبہ حق ہے کافروں و مجار کا کبوت کھٹہ خراج من
افواھم ان یقولون اما کذب۔ اس سے آگے آپ ایک فقرہ
پر افترا پر داری کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صلا پھر لکھتے ہیں

کہ میرے بعد میری اولاد جا نہیں ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا
حقدار نہیں ہے۔ چہ ولا وراست دزدے کہ کہیں
جوانع وارد۔ آپ افترا کرتے ہیں بیتان باندھے ہیں خدا
نہیں ڈرتے اور کس جرات سے صفحہ کحوالہ بھی دیتے ہیں مگر

میں لعنت اللہ علی الکا فین پر مٹا ہوا کہتا ہوں کہ ہزاروں یہ
انعام لو۔ اگر یہ الفاظ تم الوصیت میں صفحہ ۶ پر دکھا دو۔ کہ
میرے بعد میری اولاد جا نہیں ہوگی کہ میری اور اس بات کا

حقدار نہیں ہے۔ میں بار بار جو ان موتا ہوں کہ یہ شخص کتنے
دلیر ہے کہ صفحہ کحوالہ دیتا ہے۔ انور مذکا کا ذاتی ہے جو غیر
کی عبارت مقتبہ کا نشان ہے اور جب ہم کتاب لکھتے ہیں۔ تو

اس میں یہ لفظ بالکل نہیں پائے کیا ایسے ہی امانت ارشاد کی تحریر
پر سامان کے علاقہ کے شیعہ اس سالہ پرانے ان پڑھ ذرا یہ حوالہ
نکالیں پھر غصہ یہ ہے کہ لکھتے ہیں وصیت کو نہ ہونا اور

میری اولاد ہی کو جا نہیں بنانا اور اسکی اصلی انبیاء غفلت اور
وفت کو ذہن نشین رکھنا۔ پھر پر نشان ڈالتا ہو اور لکھتا ہے۔
یہ تحریر مرزا صاحب کی اپنے رسالہ الوصیت میں لکھے دشمن حق

خط سے ڈر۔ یہ نعتیہ کا موقع بھی نہیں چھوٹ تو دنیا کے کسی مذہب
میں جائز نہیں کیوں وہ بات کہتا ہے۔ جو مرزا صاحب نے نہیں
کی وہاں تو صاف لکھا ہے اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس

پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لین
ہو اپنے ایک شخص کی اپنی ذہنیت سے ماسوا من امتدعونے

اور خدا کا کلام اور اس کے دشمن میں خدا کا کام
اختلاف کے وعدہ میں یوں پورا ہوا ہے
کہ اس سے معلوم ہوتا ہے جو ہوا وہی حق ہے۔ یہ اصل
صیح ہے۔ تب تو شرک۔ سرقہ۔ زنا وغیرہ سب خدا کی طرف کو

ہے۔ اس پر آپ جبر و امتیاز کی بحث لے بیٹھے ہیں۔ جو راہ
نیز روبرو ہیں کس نہیں ہو سکتی۔
یہ ایک ہماری مناظرہ جو اشمس کے ایڈیٹر نے دیا ہے
ہے دنیا میں اکثر شرک جو کلمے یا جری یا سرفہ تو خدا کا کام

اسکی تائید نہیں کرنا۔ مگر اختلاف کا وعدہ تو خدا کے کلام
میں ہے جس سے ثابت ہے کہ اور اختلاف خدا نے اپنے
پھر میں لے لیا اور پھر جو غلیفہ ہوا وہ خدا کے منشا کی بحث

ہوا۔ آپ نے تو اس کے دشمن میں کہ کلمہ طبرانی اور نہ یہ دیکھا
کہ خدا کے کام کے ساتھ ہی خدا کے کلام کا ذکر ہے۔
پس آپ کی تمام جرح اور حیرت کی بحث بالکل فضول ہے کہ کہیں
مولانا تو آیت الاختلاف پیش کر کے بتاتے ہیں کہ ایک طوف

خدا وعدہ فرماتا ہے کہ جو ایمان و صالح الاعمال ہونے
میں سب سے اعلیٰ میں وہ خلیفہ ہو گئے۔ اور دوسری طرف
خدا کا فعل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ
کی خلافت راشدہ کی تصدیق فرماتا ہے۔ اور آپ شرک

و زنا و سرقہ کی مثال دیتے ہیں جسکی تائید کلام الہی نہیں
فرماتا۔ پھر آپ اعراض کر ستم میں کہ یہ یہ بھی پھر غلیفہ
ثابت ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ تم خود مانستے ہو کہ یہ زیادتی
و فاجہ ہوا اور خلافت کا وعدہ مومن و صالح الاعمال سے

ہے پس وہ تو حسب قیام تمہارے خودی خلافت سے
نکل گیا۔ پھر خلافت حق کے نشانات فرمائے کہ لیکن
لھم دینیم الذی ارضی اللہ لھم ولیدلہم من بعد
خوفھم امنا۔ اور خود خلافت کی ذات کے متعلق فرمایا۔ کہ

لیدلہم من بعد لیدلہم من بعد لیدلہم من بعد لیدلہم من بعد
کے تمام اعتراضات مہا مشورہ ہو جائے ہیں کیونکہ قیام
نشانات یحییٰ کی خلافت میں پائے جاتے ہیں۔ ان
حضرت علیؓ کے متعلق ختم اعراض کر سکتا ہے۔ مگر اس

جواب ہم سے زیادہ شیعوں کے ذمے ہے۔ فی الحال
جی قدر کافی ہے۔

بدر میں ایک پریمین کی ضرورت جو جوڈیل پتھر
ضرورت کے چھاپ سکے۔

نیز ایک کتاب کی ضرورت جو جو فارسی اور عربی ہر دو خط عمدہ
کلمہ کے اور نگاری کے کام سے ہی واقف ہو تو پھر ہے۔

حضرت سیدنا امیر مومنان محمد بن علیؑ کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف نوٹ

صبر و ادب۔ غلبہ۔ شہوت۔ طبع۔ ہمتی۔ کاہن کزوری سے رکے رہیں اور یکدیگر پر قائم۔
کاتبین من دآبہ۔ رجوت کرتے ہوئے۔ یہ فکر کہ خرق کا کیا حال ہوگا۔ اس کے جواب میں فرماتا ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو دیکھو وہی حال اور جگہ و نسل میں کچھ نہیں رکھتے۔ وہ بھی آخر سفر کی مشقت آٹھ تیرے میں۔
تلاش کرتے ہیں محنت سے۔ ابتداء فضل کرتے ہیں۔
خالی یوسف کون۔ یہ ان کو کہ سب کچھ اللہ نے پیدا کیا۔ محبت رعابوت۔ تذلّل غیر کے لئے کرتے ہیں۔
من السماء۔ اداوں سے۔

۶ جولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱۵۔ رکوع ۳۔ سورہ عنکبوت رکوع ۷)

الحیوة النسیا۔ یہ دلی زندگی

لہو۔ جس چیز میں نسل رکھنے سے انسان اللہ سے۔ ماسبا ازل سے غافل ہو جاوے۔

لعب۔ بے حقیقت بات۔ جسکی تہ میں کوئی سہاوی اور پاک نتیجہ۔ نفع رسان بات نہ ہو۔ صغیرا کے کہلاتے ہیں۔ کوئی چاہیے کہ ہر شام کو سوتے۔ کسے وقت اپنی نفس کا ماسبا کرے۔ کہ میں نے جو کام کئے وہ لہو و لعب تو نہ تھے۔
الحیدران۔ حقیقی زندگی۔ حیوۃ طیبہ۔

دعوا اللہ۔ جب انسان اپنے منہ و زبان سے عاجز آجاتا ہے۔ تو پھر ہر کر اللہ سے دعا مانگتا ہے۔

عرب میں جبل دینا کوئی نہیں۔ البتہ ہندوستان میں کچھ کچھ اودار ہیں۔ اس لئے عرب کشمیریوں پر سوار ہو کر صرف اللہ ہی کو یاد کرتے۔ مسلمان بھی ان ہندوؤں کے اثر سے متاثر ہو گئے۔ یہ ملاح جب کشتی چلائے تو حضرت کا نام لیتے ہیں والذین جاہلک اذینا۔ سچا اضطراب سچا غراش۔ سچا خوشش۔ دعا حق سمجھنے کے لئے پاک راہ ہے۔

میں جب پہلے جان آیا ہوں کہ حضرت ماسبا سے تاکہ صرف محبت کام نہیں آتی بلکہ ہم میں ہو کر جاو کر ہیں۔ اور اس کو خوشش کے مطابق اپنا عملہ رآمد بھی رکھیں *

یہاں سورہ عنکبوت کے نوٹ ختم ہوئے

پارہ اکیسواں (رکوع اول)

سورۃ العنکبوتہ رکوع نمبر ۶

مؤرخہ جولائی ۱۹۱۰ء

اٹل۔ پڑا کر

واقسم الصلوۃ۔ سہما ہے کہ صرف پڑھنا ہی نہیں بلکہ عملی رنگ بھی ہو۔
ولذکر اللہ اکبر۔ میرے ذوق میں اس کے یہ معنی ہیں کہ اس نماز کے چر بن اللہ جو نہیں یاد کرے گا وہ اس (صلوۃ) سے بہت بڑا ہے۔

احسن۔ پڑھنا یہ طور پر۔

دقولوا۔ لوگوں پر اپنے افعال سے بھی یہ ظاہر کرو۔

اتقوا اللہ کتبا۔ بائبل و دیگر کتب الہیہ مختلف مذاہب کو پڑھ کر قرآن مجید پر ایمان لائے کی تحریک ہوتی ہے اور وہ اس پر ایمان لائے ہیں۔

انما انما میں مبین۔ نشان مانگتے ہیں۔ پہلا نشان تو یہی ہے کہ میں مذہبوں میرے مخالفین پر عذاب آئیو لاسے۔

اولم یکنہم۔ یہ رحمت کا نشان فرمایا۔

۶ جولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱۵ رکوع ۲۔ سورہ عنکبوت رکوع ۷)

الباطل۔ جس کی کچھ حقیقت نہ ہو۔

اجل مستی۔ کتب سابقہ۔

ربیعانی باب ۳۰ میں یہ بات مقرر نہ ہوتی کہ مذاہب اس وقت آئے گا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے چلے جائیں گے۔

من توفیقہم۔ باہر سے لوگ آئیں گے یا آسمان سے مراد ہے۔

سن تحت ارجاہم۔ (۱) تو کروں چاکروں کے ذریعے (۲) زلزلہ وغیرہ

ارضی واسعۃ۔ زمین اگر ایمان بچانے کے لئے کسی زمین کو چھوڑے تو

المداس کو بہتر سے بہتر بدل دے گا۔ صحابہ کرام کی مثال موجود ہے۔

غرفاً۔ اونچے مقام

ابتداء سورہ الروم

(پارہ ۲۱ رکوع ۴ - سورہ الروم کی)

مورخہ ۹ رجولائی ۱۹۱۰ء

فی بطن منین - یعنی وہ سال تک بولا جاتا ہے۔

فی اذان الارض - ملک شام

یفرح المؤمنون - یعنی اوس دن مومنوں کو بھی کفار کے مقابلہ میں فتح ہوگی وہ فتح بدر میں ہوئی۔

لا یخلف اللہ وعدہ - یعنی اس وعدہ کا خلاف نہیں ہوگا۔ اس کے معلوم ہوا کہ ارض موعید کی اور رنگین پورے ہوئے ہیں۔

واناد طار الارض - ان لوگوں نے بڑے بڑے کام کئے چاروں کی چوبیس پر عالی شان مکان بنائے۔ اور ہر وہاں کنوئین لگوائے۔

محمی الدین ان عربی - فتوحات مکہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک عمارت کے کتبہ سے معلوم ہوا کہ تیس لاکھ سال سے بنائی گئی ہے۔

مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۵ - سورہ الروم کی)

میداء الخلق - نابود کو بود کرنا ہے۔ لم یك شیئاً سے ثابت ہوتا ہے کہ ما وہ بھی خدا نے پیدا کیا۔

وله الحمد - جیسے فیلن اللہ سے سبحانک اللہم و بعد ک بڑے کارنامہ معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی نماز میں الحمد پڑھتے کا حکم ہے۔

یخرج الہی من المیت - اچھوں سے بڑے اور بڑوں سے اچھے پیدا ہوتے ہیں من قراب - کسی میں بیج بونے ہیں۔ کھیتان کیتی ہیں۔ وہ کھاتے ہیں۔ خون پیدا ہوتا ہے۔ پھر نطفہ۔ پھر انسان۔

من النفسک - تمہاری جنس میں سے۔

لنستکونا الیہا - یاد رکھو۔ بیان اس لئے ہیں کہ ان سے آرام پاؤ۔ بہت سخت ہیں۔ وہ جو بی بی کو دکھ سمجھیں۔

موعدہ - ان کے ذریعے دو مختلف خاندانوں میں باہمی محبت۔ بڑھتی ہے۔

رحمۃ - بی بی پر رحم کرو۔ وہ تمہارے مقابل میں بہت کمزور ہے۔ لطیف پیرائے میں اب نکھاؤ۔

والوانکم - کسی نے ایک بزرگ سے کہا کہ شرط بھی عجیب کیل ہے کہ ہر آدمی نئی کیل کھاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے بڑھ کر عجیب انسان کا چہرہ ہے اتنا ہی جگہ ہے اور آدم سے لے کر اندم تک مختلف۔

وطعاً - ہزاروں قسم کے منوی جرم اس بجلی کی جھلک مسنے ہیں۔ اوکری قسم کے فاسفہ اور تباہ ہوئے ہیں۔

مورخہ ۱۱ رجولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۶ - سورہ الروم کی)

اصون علیہ - جب کچھ دیکھتے۔ تو بنایا۔ تو اب جب کچھ ہو چکے ہو۔ پھر بنانا تو اس ذات پر آسان ہے جس نے "جب کچھ نہ تھے" تو نہیں بنایا۔

ھلکم - تم اپنے غلاموں کو اپنے ساتھ برابر کا شریک نہیں قرار دیتے۔ اور نہ تم ان سے بڑا دیتے ہو جیسے اپنے غلاموں سے تو اللہ کے کامن بن مخلوق برابر کیونکر ہو سکتی ہے۔

لقدوم یقنانون - اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کئی طرح پر توجہ سکھاتا ہے بعض وقت اس کی تدابیر کو مفید و باریک نہیں ہونے دیتا اور جس راستے سے اس کو فرق ملتا ہے اسے نذر کر دیتا ہے تاکہ وہ سمجھ لے کہ یہ نام آئندہ اس کے فضل سے ہے کسی کی لیاقت قابلیت یا کسی کی ادا کو نتیجہ نہیں۔ یہ کلمہ حضرت صاحب نے مجھے بتایا تھا۔ مومن کو چاہیے کہ ایسے مومن بن اللہ کی حکمتوں پر ایمان لائے اور گھبرائے نہیں۔

وکانوا شیعۃ - خوب یاد رکھو کہ اسلام ایک ہی راہ ہے۔ دوسرے نہیں۔ یہ راہ - حق کی شریعت - ولی و مامون - صدق و خیرات - تقویٰ سے ملتی ہے۔

شیعۃ - فرقہ۔

ظہر - غالب ہو گیا ہے۔

فی البتۃ البصر - پھر اعلان ملکہ۔ بانی کے حکم کارون۔ جزیروں میں لوگوں کی بد عملیاں بڑھ گئی ہیں۔

مورخہ ۱۲ رجولائی ۱۹۱۰ء

(از مولوی محمد رفیع صاحب)

(پارہ ۲۱ رکوع ۷ - سورہ الروم کی)

قرآن مجید عالم صبا ہے۔ عالم روحانی کی طرف توجہ دلاتا ہے

ایدی الناس - یہ ایک، محاورہ عربیہ اس لئے یہ ہو کہ نہ ہر کہ بعض دبان عقائد دل سے اٹھتے کھتی ہیں۔ بلکہ کا فہم حقیقت سے کہیں ذکر ہے۔

تیر طاعت کو کہتے ہیں۔ تاکہ کو بھی یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اکثر طاعتوں کا اظہار اسی کو ہوتا ہے۔ پس یہ کہ بیت ایدی الناس کے معنی ہوئے۔ تو ان نے اپنی فطرت کو بڑا استعمال کیا۔

ایدی اللہم - یہ طوطا خدا کا نتیجہ بتاتا ہے۔ خدا کے معنی بگاڑنا۔ صرف اپنی لئے ہو۔ یا اس کا اثر دوسرے پر بھی پڑے۔

لعلکم یرجعون - اس میں یہ بھی سمجھا گیا ہے کہ دارالجزائر تو اور ہے اور یہاں احوال کا کچھ کچھ پھیل دکھایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ بریوں سے باز آئیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

انسان کو جب اپنے کسی پیارے کا پیام آتا ہے یا اس کی طرف سے کوئی آدمی۔ قربت خوش ہوتا ہے۔

برہمنی سنا کا ذکر ہے کہ ایک درویش کے درمیان حال معلوم نہ ہو سکا اس لئے اس نے کہا کہ مختلف شہروں کا نام لو۔ جب ایک شہر کا نام بتا تو اس کے چہرہ کی حالت تبدیل ہوئی پھر اس شہر کے محلوں کا نام لینے لگے کہا جب ایک محل کا نام آیا۔ تو اس کے چہرہ پر غم چھائی اثر نظر آیا۔ پھر ایک گھر کے آدھین کا نام لینا شروع کیا تو اس کی ہنس کھیل حالت تغیر ہو گئی اور وہ سمجھ گیا کہ فلاں عورت اس کی محبوبہ ہے اس کے ساتھ شادی کے لئے ہدایت کی تو وہ اچھا ہو گیا۔

انبیاء کا معاملہ ہی جیسا ہے ان کا جناب احدیت خاص تو ان ہی میں ہے۔

سہی بھسم۔ یعنی جسے کہتے ہیں کہ انکو برا کہا۔ یہ غلط ہے۔ اصل بات یہ کہ حضرت لوگ نے انکو بہلان جان کر گھر لائے کیلئے اصرار کیا انہوں نے انکار کیا تو ان کو برا لگا کہ کیوں مہمانی قبول نہیں کرتے۔

من السماء۔ قرآن میں چنان میں السماء آئے اس کے معنی اٹل کے ہوتے ہیں۔ تو کسا منہا آیت۔ کوئی قوموں پر عذاب آئے اور ان کا نشان ہی نہیں رہا۔ مگر بدلنے اس بد ذات قوم کے عذاب کا نشان اب تک موجود رکھا ہے۔ یہاں یہ قوم ہلاک ہوئی اسے ڈیڑسی زخمیر مردان کہتے ہیں۔ الرجفة۔ اب بھی ایسے زلزلے آئے مگر لوگ باز آئے۔ سینٹ پیری سا فرانسکو من خسفنا ببالارضی۔ جیسے قارون کو ذلیل کیا۔ اولیاء۔ حجابی۔ مدوگار۔

بیست۔ گھر اس لئے ہوتا ہے کہ پردہ ہو۔ مگر یہی سہری بارش جھک کر سے بھاؤ ہو۔ آرام کے لئے۔ مکاری کا جالار۔ ان ضرورتوں میں سے ایک کو بھی پورا نہیں کرنا۔ بد مذہب لوگوں کا یہی حال ہے۔ ایک بات پر ہڑتے نہیں۔

ایک دہریہ نے فخر کیا کہ انسان گن کر م رہا اور دریافت کرو تو یہ وہ کھلا دہریہ ہو سکتا میں نے اسے پہچان کر فلاں چیز کا گن کر م بھاؤ کیا ہے اس نے گن گئے میں نے ہونڈی دیر بعد پوچھا ان ہی آیتے کیا فرمایا تھا۔ پھر جو بتایا تو پھر اور ہی ایک دیا۔ ہونڈی دیر بعد پھر ایک رنگ میں پہچان پوچھا اور ہی کہہ دیا میں ساتھ ساتھ کھڑا گیا جب اس نے مسلم کیا کہ یہ بہری کمزوری کو تار گیا۔ تو ہمت ہی دم ہوا۔

ایک شخص آیا اس نے بڑے دھم سے کہا میں جوت کرنا چاہتا ہوں میں وقت نولگا۔ میں نے کہا کہ بہت چہا اس کہ کہ مسئلہ تنازع پر بحث ہوگی۔ میں نے جوت سے بچنے کے لئے اس کے لئے۔ اور کہا ایک کو اچالو۔ تو وہ خاموش رہ گیا اور پھر نہ بولا۔ اکی وجہ یہ تھی۔ کہ اگر وہ کہنا کہ میں نہیں اٹھاسکتا تو یہ جھوٹ تھا۔ اور اگر ایک اٹھا تا تو پھر اس پر سوال ہوتا کہ دوسرے کو کیوں نہ اٹھایا جواب دینا پڑتا میرا اختیار۔ پس کسی کامیابی کی غریب بالکی کو مینا کی کہ مینا بنائے گا بھی یہی جواب ہوتا کہ خدا کا اختیار تنازع واسلے کو تو اس کو تنازع کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔

یہاں میوین پارے کو نوٹ ختم ہوئے

دوسرے رکوع میں لکھا ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو مسرین کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت وہ تو مسرین نہیں ہوتے۔ آجکل نئی روشنی میں یہ وبا چھلی ہوئی ہے۔ کہ میں قسم کی سوسائٹی سے ویسے ہی ہو جاؤ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب صرف سوسائٹی میں آرام سے رہنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صرف یہ کہ دنیا کہہ میں مومن ہوں۔ کافی نہیں۔ جتنی قومیں ان سے پہلے آئی ہیں۔ اب کو کھالی میں ڈال دیا گیا۔ نامعلوم ہو کہ کون جھوٹے ہیں اور کون سچے ہیں من کان یجوا۔ یہ جوا کے معنی یہاں فراق کے بھی ہیں۔

فانما یجاہد النفس۔ کوئی خدا اور رسول کے لئے منت کرے۔ وہ و تعقیبات اپنے لئے ہی محنت کرتا ہے۔ جہلا خدا تعالیٰ کا وہ کیا گھٹا بڑا کتا ہے اللہ تعالیٰ کی فائت کی طرح بھی محتاج نہیں۔

و لنفعلن خطیئکم۔ کوئی یہ ایسے پاسے جلتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیروں کو ایسے وقتوں کہہ کر گناہ پروا کر دیا ہے۔ ان کا انجام بد ہو گا۔

مورخہ ۲ جولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۴۔ سورہ عنکبوت رکوع ۲)

لثب فیہم الف سنۃ الا خمین عاقل۔ یہ ایک لمبی بحث ہو کہ ۹۵ یعنی کسی انسان کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ایسے معترضوں کے فوق پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت نوح کی شریعت ۹۵ برس تک رہی۔ میرے نزدیک تو اس میں کوئی استغناء نہیں۔ جب قرآن مجید میں آگیا ہے مخلوقن افکا۔ جھوٹ بنائے ہو۔ فاتبعوا عند الرزق۔ یہ ایمان پیدا ہو۔ تو انسان پر سے گنہوں کی بج جلتے۔

مورخہ ۳ جولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۵۔ سورہ العنکبوت رکوع ۳)

من دھمتی۔ اس رحمت سے جس سے انبیاء صالحین۔ اولیاء۔ مومنین منسج ہوئے مودعہ بینکم۔ یعنی تمہاری بت پستی کی جڑ یہ ہے۔ کہ باہم دوستانہ کے معاملے خدا کے احکام کی پروا نہیں کرتے۔

مہاجروالی دینی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مومن کو بہت کچھ بڑا پڑتا ہے بعض اوقات عقائد و رسومات کو بعض اوقات کو خوراک کو بعض اوقات احباب کو۔ اقرار کو۔ بعض اوقات وطن کو۔ غرض نام ایسی چیزیں جو ظلمات کی نور کی طرف جاتے یا آئندہ ترقا میں مانع ہوں۔

اجود فی الدنیا۔ جس۔ یہودی۔ مسائی۔ مسلمان۔ رب ابراہیم کو مقدس راہنما سمجھتے ہیں۔ ابراہیم کے معنی ایمان اعدن۔ مقدسوں کا باپ۔

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۶۔ سورہ عنکبوت رکوع ۴)

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرمے ہوئے روزانہ دس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بیسواں

بقیہ رکوع نمبر ۱۲
(سورہ قصص رکوع ۹)

۹ جون ۱۹۱۰ء

لاہور میں دن علانی الاوض۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو کسی نے حضرت ابوبکر کے والد کو خبر پہنچائی۔ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے اس نے کہا کہ اسلام کی کیا حالت ہے اس نے ایک شخص اسکی قائم مقام ہوا کہ کہ مقام محمد پر بیٹھنے والا کون شخص ہو سکتا ہے۔ اس نے کہا کہ ابوبکر۔ پوچھا کون ابوبکر کہا ابن ابی قحافہ۔ کہا کن۔ ابی قحافہ۔ اس نے کہا تم بڑے نبی سے پوچھا کہ بنو ہاشم کہاں گئے۔ اس نے کہا کہ اس کی بیعت لی۔ پوچھا بنو امیہ۔ کہا وہ بھی تابع ہو گئے۔ تب ابی قحافہ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا کہ اسلام حق ہے اور یہ سب اسی اللہ کے سامان ہیں۔

حضرت عمر فاروق سے آئے ہوئے ایک شخص نے پاس کھڑے ہو گئے۔ حدیث جو بے تکلف تھا اس نے جرات کی اور وہر پوچھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ایک وقت نہاکہ جب میں ایک اونٹ کو جراتا تھا۔ اور اس درخت کے نیچے میرے والد نے مجھے بہت زبرد توخ کی تھی۔ امداب وقت ہی کہ اونٹ تو کیا کئی آدمی میرے آنکھ کے اشارے پر جان دینے کو تیار ہیں۔ یہ اسی لئے کہ ہم نے خدا کے مرل کو مان لیا۔

عبداللہ بن عمر گھل لپائی کہ ارہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے۔ پوچھا یہ کیا کرتے ہو۔ عرض کیا۔ اکن من المظور۔ حضور! بارش سے محفوظ رہنے کیواسلے فرمایا۔ بات فریبہ۔ مٹان تو اس کے یہ سننے کہ تیرے۔ قیامت نزدیک ہے۔ مگر میں تو اس کے ہی معنے کر دیا گا۔ کہ وہ وقت نزدیک ہے۔ جب تم بادشاہ ہو جاؤ گے۔ اور خود لپائی کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ چنانچہ آپ عراق بھیجے گئے۔ پھر قیصر و کسریٰ کی جلدیوں کے مالک ہوئے۔

ایک اور صحابی کا ذکر ہے کہ چھپر بنارہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین بھی فرمایا۔ کہ بات فریبہ۔ یعنی خضر بن حکم بن ہونے والے ہو۔ اور ان چھپر و ان کی بجائے محامل بن ہو گئے۔ قادیان میں کیا ہے۔ لباس زبان منظر وغیرہ کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں۔ مگر خدا کا نام لینے والا ایک شخص یہاں ہوا۔ تو اس کے نفوس قدرتیہ کے فیض سے تم (تین سونبد سے) بیٹھے ہو

برعلی سینا کے ایک شاگرد نے کہا۔ اسناد نبوت کا دعویٰ کرو۔ اس وقت تو ڈانوس ہے۔ بعد ازاں ایک موقع پر جب کہ آئینہ سر و منہی اویانی منج بستہ۔ اس نے شاگرد کو حکم دیا کہ اپڑے اور اگر اس میں کوئی بڑو۔ اس نے انعام بانی نظر سے دیکھا۔ برعلی سینا نے پوچھا کہ کیا کہہ سکتا ہوں تو نہیں ہو گیا۔ اس پر حکیم بولا۔ ناوان تیرے سبب سے نو بانی وادان کی امید پر نبوت کر دے۔ دیکھ ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروں سے نکلتے۔ کہ خون بہا کرے۔ اور گھمسان کی جگہ بن جائیں۔ مسرت مسرت دیکھا ہی دینی۔ کہ اس نے کا گھمبار۔ اور اونہوں نے چون تک نہ کی۔ اور ایک کسب سے کہ جانا۔ کہ کہ میں طیب بن بھروسے سے فرماتے۔ صحابہ کی مرحوم کی کا بھی نبی بخش انعام نہ تھا۔ برعلی سینا کی نبوت دی کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ایک قادیانہ دار حاکم کو جاسکے۔

آدک الی معاد۔ قرآن جب کوئی بڑا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اس سے ہی اس کے دلیل دینا ہے جو بہت قوی ہوتی ہے۔ چہے فرمایا کہ میرے اتباع باریا ہو جاوین گے۔ اسکی دلیل میں فرمایا کہ یہ قرآن مجسم نکلا ہے۔ کہ تیرے ساتھی حکمران بن جائیں گے۔ اسی میں یہ پیشگوئی کی جاتی ہے کہ وہ تیرے جہان سے تمہیں نکالا گیا۔ جہان کے لوگوں کے سامنے کوئی نبی نہ رہے گی۔ ایک قیامت آئے۔ کہ اسی ملک میں تم ناخبر بن کر داخل ہو گے۔ چنانچہ یہاں ہی تھا۔ لا ارجح من دیکھ۔ ہماری سرکار نہ کسی یونیورسٹی میں بڑے نہ تعلیم یافتہ میں رہے۔ پھر ایسا قرآن شریف بخشا۔ جس کو ساری دنیا کی فلسفہ باطل نہیں کر سکتا۔ پس وہی خدا اپنی رحمت سے تمہیں دشمنوں پر مظفر و منصور کرے گا۔ اگرچہ دشمنوں پر غلبہ اور تمام عرب کا مسلمان ہونا محال نظر آتا ہے۔ قرآنی کتاب کی تجویز ایسے اسی سے کب امید کی جاسکتی تھی۔ جس خدا نے اپنی رحمت سے یہ کام کیا وہ بھی کرے گا۔

بیان سورہ القصص کو نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورہ عنکبوت

پارہ ۲۰ کو ۱۳ عنکبوت رکوع ثانی

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۱۰ء

اللہ جانشانہ تو آتا ہے۔ کوئی انسان کہہ دے کہ میں مومن ہوں تو یہ تو غفارت ہو جاتا ہے مثلاً کسی شرم و محاظ سے کہہ سکتا ہے۔ کہ میں مومن ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کے

کلامِ امیر

فرمایا جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا میں بے اختیار ان کے لئے سلاستی کی دعا کرنے کو ابال اٹھتا ہے۔ اور نہ سے نکلتا ہے۔ اسلام علیک ایہا النبی۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱۔ دفعہ شراب پی جاتی تھی۔ اس کی بجائے آٹھ نمازیں ہو گئیں۔ پھر مسجد و تھے۔ ان کی بجائے حتی و تیموم۔ تھادرتوانا۔ عین و کلیم خدا سے رشتہ تہذیب و تربیت جوڑ دیا گیا

ان بتوں کی نسبت عجیب عجیب حکایات میں مسجد ان کے یہ کہہ:- ایک دفعہ بت پرست سفر پر تھے پھر کہتے بت تو اٹھانے گئے تھے۔ آٹھ کے بنائے تھانے میں سہروریت ہو۔ مگر اتفاقاً قادیان ہوا کہ کھانے کے لئے آنا دربارِ محنت ہو کر گئی تو یہ تجویز کی کہ فی الحال ان بتوں کو توڑ کر کہا جیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا یہ تو ان کے خدا تھے۔ شراب نوشی کا یہ عالم تھا کہ گھر گھر میں شراب کھینچی جاتی۔ اور یہ ایسا امِ نجاشت ہے کہ آدمی منہ والا ہو کر دل اور بدن اور راز کی کو نہیں پہچانتا۔ پھر شرک جو تفرقہ ریزی اور بددی کی جڑ ہے۔

نبی کو ہم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیلی یہ سب برائیاں و دہرہ پر گئیں اور ان کی بجائے کئی خوبیاں اس قوم میں آگئیں جہاد سزا کے سلسلہ پر کیاں لائے۔ ماں باپ کی تعظیم سکھائی۔ زمین کیسے سنا میں رہنمائی پیدا کی پر دیوبند کے حقوق بدلنے غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔ سورتوں کے حقوق قائم کئے کہ ابنِ فضل اللہ علیہم۔

ان تمام ہر باتوں کا نقد و کر کے مومن یہ دعا کرتے تھے کہ اہی تو میرے پیادے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرما جو۔ اپنی برکات کا نزول فرمائیے۔ ہر کہتے ہیں حوض کو میں اور گود کا پانی صبح ہر جگہ گویا۔ دعا کی کہ تمام مسیور رحمتیں اس دیں اسلام میں شامل ہوں۔ رسول اکرم کے جھنڈے کی نیچے آجائیں۔ پھر ہم بھی جھنڈے کے مسلمات رہیں۔ اسکے نواب و غلام بن جائیں۔ فرمایا۔ انقیات للہ والصلوات والطیبات کو خداوند شہد ان لا الہ الا اللہ میں دہرایا۔ اور خود نبی کریم کی سلاستی اور اس کی رسالت کی گواہی دی۔

فرمایا۔ جو لوگ نذر سے قرآن پڑھتے ہیں۔ انہیں بے غنا و فائز ایک بادل نظر آتا ہے شریعت کی زبان میں اسے سکینے کہتے ہیں۔ مانگہ کے نزول کا نشان ایک بادل ہے پھر اس سے بڑھ کر بارش۔ ہل فی نظر ون الا ان یا تہم للہ فی ظلم من الغمام واللاک لک فرمایا۔ ذکر غنڈ و قوت کے ساتھ وان للکھ من عذاب النار اس میں یہ کہتے ہیں کہ جنگ کا عذاب تو سب کو پہنچا پڑیگا۔ مگر چونکہ کچھ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔ اس لئے فرمایا جو لوگ کرنے والے ہیں ان کو عذاب نادر بھی دیکھا۔

ایک رخصت ہو کر باہر جانے والے نوجوان کو فرمایا۔ کامیابی کا گھر یہ ہے۔ کہ امد پر ہر حال میں بہت بھر دے کہو۔ (۲) جنگ و امد نے تم پر حاکم کیا ہے۔ اسکی غوص کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کرو (۳) پنا کام دیانت۔ امانت۔ ہوشیار سے کرو (۴) بہت دعائیں کرو۔ مومن کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ (۵) دل چاہے تو ہماری طرف ضرور جھکتے ہو (۶) فرمایا۔ نماز میں اللہ صلی علی محمد ہی آتا۔ صلے کے منے ہیں خاص الخاص جنتیں ہوں۔ ذکر میں ہمیشہ ہزار ہے۔ آپ کا شرف فیضیت خیر و برکت اور کامیابی کے نتائج دینا میں قائم ہیں۔

لنت کا لفظ اس مسئلہ کے متعلق پر ہے۔

میں دینش علیک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہتا ہے کہ اگر وہاں ہر بار ان کی دعا کی تو اس کے سوا کسی جگہ نہ جھکتے ہیں۔

درمخ حضرت خلیفۃ المسیح

(الشیخ علی محمد احمدی صاحبِ نگوی)

رہت جب تک مہر و مہر زمین آسمان روشن برنگ مردم ویدہ پچم مرداں روشن کوئی دیکھے قلوب رنگ بہار جادواں روشن سے جسکی گری محض نمبر عارفان روشن کہ ہے پیش نظر ہر دم چر دے و سبب روشن کوئی بچنے فتنے کی کہ ہے روائ روشن کہ ہو تو سے جسے گویا ہاں باں روشن ہیں کیا کیا جو ہر ذاتی میسا کے ہناں روشن سیاحی سے جسکی ہر جگہ جہاں روشن کہ جس سے ہو گیا سارے جہاں میں دیاں روشن کہ ہے جیسے کوئی گھر کا چراغ نیم جان روشن جہاں پر گویا اسلام کا نام و نشان روشن پھر اس اسلام کے چہرے کو دکھایا جہاں روشن عدم میں ہر کے آگے تاروں کا ساں روشن فقط قرآن ہے پیادہ جو چاہو نور ماں روشن وہ دکھلایا جیسے چراغ دو جہاں روشن

یہ یاد زبور نور دین بزم جہاں روشن وہ نور الدین جو ہے یا رب سراپا نور کا نکلا برستا نور ہے کیا نور دین سے لکھن میں ہے جس کے ماہیت گردش میں جام و نور فنا ہے جس دیکھتے ہیں ہم جہاں میں عاشق ترائی کئی مرؤوں کو از روئے طبیعت ہی کہے زندہ عجب آفتاب علم و حکمت نور میں یاد دلا دیکھ آئینے میں اس سجا کے خلیفے کے وہ نور دین جو ہے یا رب خلیفہ اس سجا کا خدا نے کر کیا قادیان میں اک یا ظاہر و باطن جس نے گدی رونق اسلام قرآن سے مشام و نشان ترک کفر اب جس نے دنیا کے غروب چکر کی مانند تھا پوشتیدہ نظر زنی جلا اسلام سے آگے ہوتی کیا کی دین کی نہیں ہے خاک بھی نچوں میں کوئی آواز دیکھے جہاں جس کو اک اندھے کی نگاہ دیکھتا تھا بل

دو جاہلیاں

ایک تاکے میں باندھی گئی چاہا بیان یالاہور میں گم ہوئی ہیں۔ کسی صاحب کو طبع تو مطلع فرمائیں۔ اوڈیر۔

سفر ملتان

(مہربان ڈیٹر اخبار بدو)

نمبر ۳

گذشتہ سے پیوستہ

خدا پر بھروسہ فرمایا۔ میرے بہت سے بچے فوت ہوئے۔ جو فوت ہوا۔ اسی یقین کے ساتھ ہم نے اسے دفن کیا کہ اب اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ عالم جوانی کے راکے فوت ہوتے رہے جہاں کے خدا نے اپنے فضل سے عطا کئے۔

تمدن میں نقص فرمایا۔ ہمارے ملک کے تمدن میں ایک بڑا نقص

ہے۔ کہ ایک ہی مکان میں باپ بیٹا بیکہ پڑتا ہے۔ اپنی عورتوں بہنوں اور بھائیوں کے اکٹھے رہتے ہیں۔ اور سال بھر کو بے تکلفی کے واسطے غوث میر نہیں ہوتی ۱۱ عزیز واقربا کا ایک حجاب ہر وقت دل رہتا ہے۔ اس کا اثر آئینہ اولاد پر بہت برا ہوتا ہے۔ اولاد کمزور اور ضعیف القاب پیدا ہوتی ہے۔ چاہیے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہر ایک کا گھر جدا ہو۔

تکلیف خدا ہی تجویز ہوئی کہ واپسی پر شام کی بجائے گاڑی میں جائیں۔ اور رات بجاؤں میں ایک دوست نے عرض کی رات بجاؤں میں تکلیف ہوگی۔ فرمایا۔ اگر تکلیف مقدس ہے تو یہاں میں ہو سکتی ہے۔ آرام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ذریعہ وحدت ذکر ہوا کہ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ نماز اور

ذبان میں پڑ ہی جاتے۔ فرمایا۔ پھر پنجابی کہیں گے کہ پنجابی زبان میں نماز ہو۔ اور پھر سیالکوٹی کہیں گے کہ سیالکوٹی کی پنجابی میں نماز پڑھا جائے اور اس طرح شہر شہر کی زبان جدا ہونے کے سبب یہ جو ایک بڑا ذریعہ وحدت اسلامی قوم میں ہے۔ یہ بالکل اٹھ جائے گا۔

تجارت جب حضرت اقدس مجدد خدام ستری موسیٰ صاحب کے ہاں کہانا سہارا لکھی میں سے واپس تشریف لائے تو راستہ

میں جب درخواست میں چاندین صاحب ان کی دوکان عزیز ہوس میں تشریف لے گئے۔ جہاں برادران میاں عبدالعزیز میاں محمد سعید کام کرتے ہیں صاحبان دوکان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دوکان چلانے کے واسطے بہت انتقال دیانت۔ ہوشیاری۔ ثابت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔ فرمایا لکھنا ہے۔ کہ آدم کو امت مسلمہ نے ایک ہزار و چھ سو سال پہلے یورپ سے بہت ترقی کی ہے۔ مگر ہندو ہزار تک نوبت نہیں پہنچی۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تجارت میں ۱۹ حصہ منافع ہے۔ باقی ایک حصہ دیگر عورتوں میں ہے۔ فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا تجارت کے واسطے مغربی ملک میں جاؤ۔

فرقہ ملا متنی صوفیوں کے فرقہ ملا متنی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس فرقہ کے لوگ ایسے افعال اور

حرکات بظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بدنامی حاصل ہو۔ اس سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے کہ نفس لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر حکم نہ ہو۔ بلکہ اس کو ایسی سزا ہے کہ وہ نیچے کو گرے۔ اور دلت کو اختیار کرے۔

فرمایا۔ میں نے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں۔ بڑا بڑا مجاہد بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض سخت ابتلاؤں میں گر جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اس فرقہ کا ایک آدمی احمد نام ہم نے دیکھا تھا۔ جو کہ ضلع شاہ پور میں رہتا تھا۔ اس نے بہت سے مجاہدات کئے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے اس کی دعوت کی تو کچھ ٹکا۔ کہ کسی زبانی کے ہاں سے کھانا پکوا بیٹے۔ اور اپنے پاس بیٹھ کر کھائے۔ یہ شخص آخر ایک بڑے ابتلاؤں میں گرفتار ہوا۔ ایک ڈاکٹر نیل مارہرو نام شاہ پور میں تھا اس کے ساتھ جو کچھ مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو اس نے احمک کر کہا۔ کہ میں کچھ کماست دکھاؤں۔ تب مان لیتے ہیں۔ احمکے

ایسا کمال دیکھا یا کدات کے وقت بابو کو ایسا خوفناک نظارہ دکھائی دیا کہ وہ بیچ اٹھا اور زبرد کے سلمان ہونے کو طیارہ بنا۔ مگر احمد اس کے سامنے آیا تو اسے کہا شاید آپ ہمدی بات بھول گئے۔ آپ نے نہیں کچھ نہ کہا یا یہ بات اس نے شراعت سے کی۔ احمد حیران ہوا اور دوسرا شب اس نے بہت ہی زور لگایا۔ بابو نے بعض آدمیوں کے سامنے اس کا ذکر بھی کیا۔ مگر احمد کے سامنے پورا ٹکا کر دیا۔ ایسا ہی تیسری شب بھی ہوا۔ جس پر احمد بہت گھبرایا۔ اور

اس کے خیال میں آیا۔ کہ شاید اس کے پاس کوئی ایسا کمال ہے جو میرے تعریف سے بڑھ کر ہے۔ اس واسطے اس نے بابو کو کہا کہ آپ اپنا کمال دکھائیں۔ بابو نے اسے شراب پاکر ناگ میں بکلی ڈال کر بازار میں بچایا۔ جب اسے ہوش آیا اور اپنا حال معلوم ہوا۔ تو بہت شرمندہ ہو کر کہیں روپوش ہو گیا۔ ایک دفعہ میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح نے) حضرت مرزا صاحب (رحمہم اللہ) سے دریافت کیا تھا کہ ملا متنی فرقہ کے متعلق حضرت کا خیال کیا ہے؟ فرمایا۔ ہمارے فرقہ احمدیہ سے بڑھ کر ملا متنی کن کن جہاں بہت کی سب اپنے پیچھے ہو گئے۔ اور سب ملامت کرنے لگے۔ اصل ملا متنی فرقہ یہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر دکھ اٹھا تھا۔ تکلف کے ساتھ ملا متنی بننے کے کیا تھے۔ جو پچھلے سے خدا کی طرف مائل تھے۔ وہ تو خود ہی ملا متنی بن جاتے۔ یہ طریق جوان ملا متنیوں نے اختیار کیا ہے۔ یہ غلطی ہے۔

فرمایا۔ آریہ بھی اسلام کا کام کر رہے ہیں جس قدر بت لکھی انہوں نے

اس زمانہ میں کی ہے۔ ہمارے سوا ہی لوگ کہاں کر سکتے تھے۔ ان میں اتنی بہت کہاں ہے۔ آریوں نے اتنی جدوجہد کی ہے کہ ان کی راہبام آہی کے قائل ہیں کتاب الہی کے وجود کے تائید ہیں ملتان سے واپس لاہور کے قیام اور دیگر کارکردگیاں شہر میں ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ احباب لاہور نے جس غصہ اور محبت کا اظہار حضرت کے دور و زہ قیام میں کیا وہ انہیں کا حصہ ہے اور خدا تعالیٰ ان سب کو بڑے خیر دے۔ خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ برادر ملک تمام محمد صاحب برادر ملک برکت علی صاحب رنگ مبارک علی صاحب تبدیلی آب و ہوا کے واسطے کثیر گئے ہوئے ہیں وہ اسے کہ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے آمین ہستی محمد موسیٰ صاحب نے خصوصیت کے ساتھ تمام احمدی سازوں (جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی تھی) کی بہت بعض مقیمین کے دعوتیں کیں۔

حکیم محمد عمر صاحب چونکہ جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد فوراً واپس گئے۔ اور عام طور پر پہلے سے یہ خیال نہ تھا۔ کہ ایسی جگہ روانگی ہوگی۔ اس واسطے بعض دست دقت پر توجہ کے جیسا کہ عرب صاحب عبدالحی دوموی محمد اسماعیل صاحب جو حضرت صاحب کا بیچر بننے کے واسطے لاہور تشریف لائے گئے ہوئے تھے۔ اور ایسا ہی برادر عزیز عبدالحی میر کوتا ہوا ستری موسیٰ صاحب کی دوکان پر

چون گیا تھا۔ دوسری گٹاری پر اسکو مائل لانے کے واسطے عاجز بھی جب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اسوقت لاہور میں ٹہر گیا۔ حضرت زین العابدین صاحب جو دو گرتے ہوئے لاہور میں ہیں تھے۔ اور بابر عزیز میر محمد اسحاق صاحب بھی حضرت کے ہمراہ تادیات چلے آئے۔ اور عیارات کی گٹاری میں بٹالہ اگر دوسری صبح بجز ریت قند ویاں بچھا۔

اسلام اور دیگر مذاہب

اور دیگر جو حضرت خلیفۃ المسیح والہدی نے ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء کی صبح کو احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں دیا۔

مرتبہ اڈیٹر بدر۔

میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا۔ میرے ماں باپ سنی حقی کہلانے والے مسلمان تھے۔ اور تھلا کی بہت بہت رحمتیں ہوں میری کہلائی پر کبھی بھلائے کے وقت اور لوری سینے ہوتے۔ اس کے مذہب میں اللہ کا نام بند بنی کا نام رہتا تھا۔ ابتدا سے نہیں میرے مسلمان ہونے کا یہی سبب ہوا۔

بچپن کی سنی نبی کلام کا اثر آپ کو معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھر میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو سب سے اول اللہ

کا نام میں اذان کی جاتی ہے۔ جن کلمات میں مذہب اسلام کے تمام اصول صاف صاف مذہج ہیں۔ وہ اس کے کان میں پہنکے جاتے ہیں۔ جب میں نے طب پڑھی تو میں اس مکتب پر پہنچا کہ بچپن کے وقت کان میں پڑی ہوئی بات گہرا اور لمبا اثر رکھنے والی ہوتی ہے۔

میں نے ایک عورت کا حال پڑھا ہے۔ جو کہ جرمن زبان سے بالکل نا آشنا تھی۔ مگر سپر ایک دورہ پڑتا تھا۔ کہ اس وقت وہ جرمن زبان میں ایک صحیح علمی لیکچر دیا کرتی تھی۔ ایک ڈاکٹر اس کہوں میں لگا کہ اس کی صحبت کو دریافت کر کے بہت کوشش کے بعد اسے اس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ جب یہ عورت چھوٹی بچی تھی وہ اپنی ماں کی گود میں تھی۔ اسوقت اسکی ماں ایک جرمن پادری کے ہاں خدمتگاری کے لئے رہتی تھی۔ پادری صاحب اپنی سرمن (غلبہ) طیارہ کے پہلے مشافی کے لئے گھر میں با آواز بلند اسی طرح پڑیا کرتے تھے۔ جس طرح انہوں نے گرجا میں پڑھنا ہوتا تھا۔ اور وہ آواز اس لڑکی کے کان میں متواتر ایک عرصہ تک پڑتی رہی۔ یہ اس کا اثر تھا۔ جواب وہ جرمن زبان میں لیکچر دیتی تھی۔

ابتدائی تعلیم پھر میں نے اپنی ماں کی گود میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی

آواز سنی۔ بڑے بڑے صلوات و برکات اسلام اور رحمتیں ہمارے مادی پڑھوں جس نے ہمارے کانوں میں یہ صدا یہو پائی جب مجھے خدا ہوش آئی۔ اور میں نے اپنے باپ کے پاس پڑھنا شروع کیا۔ تب ہی میری صدا میرے کان پڑھتی رہی۔ جب میں ادب پڑھا اور مدرسہ میں داخل ہوا تو اسوقت کے مدارس میں ایسا گہن نہ تھا۔ مگر اب ہے۔ کہ ایک ہی بچہ پر اور ایک ہی گھر میں بہت سے مختلف مذاہب لوگ جمع ہوں اور اکٹھے سنی پڑھیں۔ اور

تمہید انشاء اللہ وحده لا شریک له والہند ان محمداً عبداً ورسولہ وقال اللہ تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام یوم یبلغ خیر الامم اسلام دنیا خلق یقبل صند وھو فی الاخر الامم الخیرین +

جوا شہرہا رک شائع کیا گیا ہے وہ آپ لوگوں نے پڑھا ہے۔ اس میں آج کی تقریر کا معنوں اسلام اور دیگر مذاہب بتایا گیا ہے۔ میں ایک متعلق بیان کرنے کے واسطے اس وقت آپ صاحب کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ تاکہ میں آپ کے سامنے پیش کر دوں کہ جس امر کا میں پابند ہوں اور جس چیز کو میں نے اپنا مذہب قرار دیا ہے۔ وہ کیا ہے۔ اور میں نے اسے کیوں اختیار کیا ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض کا موقع کم ہی ہوگا۔ کیونکہ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں اپنے دلی اعتقاد کا اظہار کروں اور یہ بتاؤں کہ میں کس طرح اس نتیجہ تک پہنچا۔ ہاں اس کے ضمن میں مجھے یہ بھی بتانا پڑیگا۔ کہ دیگر بہت سے مذاہب سے میں نے اپنے آپ کو کیوں اور کس طرح علیحدہ کیا کسی مذہب کو اختیار کسی مذہب کے اختیار کرنے کے اسباب

وجہ ہوتے ہیں۔ اور مختلف اسباب ایسے ہوتے ہیں جو کسی کو ایک مذہب کا بلند بنا دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سبب یہ ہے۔ کہ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جس مذہب کے لوگوں میں وہ نشوونما پاتا ہے۔ ان کے خیالات اور معتقدات رفتہ رفتہ اس کے دل میں گڑھتے رہتے ہیں۔ اور وہ بتدریج ان کا اثر اپنے اندر دیتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے۔ تو اس مذہب کا پابند کھاتا ہے۔ یہی ایک سبب کسی مذہب کے اختیار کرنے کا ہے۔ اور مجھے بھی ایسا موقع ملا کہ

سفر تادیات کے حالات سب کچھ چاہکے ہیں۔ لیکن رپورٹ ختم کرنے سے پہلے میں اس امر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس سفر میں حکیم محمد عمر صاحب فیروز پوری نے نہ حضرت حضرت خلیفۃ المسیح کی ہی بہت خدمت کی بلکہ تمام ریتقارن سفر کی خدمت میں حتی الوسع مصروف رہے۔ جس محبت اور اخلاص کے ساتھ حکیم صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ قابل رشک ہے۔ نہ صرف سفر میں بلکہ حضر میں بھی انہیں رات دن یہ فکر رہتی ہے کہ حضرت صاحب کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا فرمادے آمین۔

ملاش اشیا کے گم شدہ غائب صاحب کے مکان پر لاہور میں عاجز کی ایک لائٹ کم ہو گئی۔ باوجودی ٹنگ کی کہوٹھی ہے۔ چونکہ ایک دوست کا مخلصانہ عطیہ ہے۔ اسواسطے میرا جی چاہتا ہے۔ کہ مل جائے۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو یہاں بھیج دیں۔ اب ہی ستری دین محمد تادیاتی نے اپنی چھتری اور لائٹ کسی صاحب کے سپرد کی تھی۔ جو حضرت صاحب کے پیچھے گاڑی میں بیٹھتے تھے۔ مگر وہ ان کے نام اور پتہ سے ناراض ہیں وہ بھی یہاں پہنچانی چاہئیں۔

سفر وار علی بندست حضرت خلیفۃ المسیح

نفاذت اور شجاعت میں ہدایت اور کرامت میں انہیں ثنائی ترا کوئی یہ سبب جھگو مبارک ہو منور نور سے میرے لئے دنیا قیامت تک تمام اولاد ہی عالی رتبہ جھگو مبارک ہو السلام علیکم احمد اندر سن امریکہ سے اور بروخیہ ریگ صاحب نیوزیلینڈ سے خواہش ظہر کرتے ہیں کہ تمام احوال برادرین کی خدمت میں لکھی طرف سے لکھا جائے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اول ایک دوسرے پر اپنا اثر والین ہمارے میان میں ایک خاص رنگ کے آدمی تھے۔ وہ دس لاکھ کو ملا کر سن پڑھنے بلکہ ایک لاکھ لاکھ کو باری باری الگ الگ سن دیتے تھے جو زیادہ خدمت کرتا اسے زیادہ اور عمر میں پڑھنے کا موقع ملتا۔ اور جو خدمت کرتا اسے کم موقع ملتا۔ یہ بولی بات نہیں ہے بلکہ واقعہ میں اسی طرح سے تھا۔ عرض یہاں تک کہ میں نے کوئی بات اس آواز کے خلاف نہ کی۔ جو کہیں سے میرے کان میں ڈالی گئی تھی۔

پہلی مخالفت آواز لیکن جب کہ میں ناول اسکول ولینڈن کے قریب ایک سنری پابندی صاحب الگ نڈر نام کی کٹی تھی۔ ان سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ تو انہوں نے دو دن میں بنام سبب ان الحق و طریق الحیات نہایت خوبصورت جلد کی جوئی مجھے دین ان دنوں سے مجھے برائی فہم اور اس کے منشاء کے بغضات میں معلوم ہوئی جس سے مجھے حیرت پیدا ہوئی۔ یہ پہلی صداقتی جاس کہ اور تعلیم کے خلاف میرے کان میں پڑی۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال سے کچھ زائد تھی۔

مزید مخالفت آواز اس کے بعد ایک بڑا دفعہ اگر اہل حدیث اہل دفعہ کے ہم مخالفت کے اسباب پر اطلاع مجھے پوری پوری مل گئی۔ پھر میں کھنڈن تعلیم حاصل کرنے کے واسطے گیا۔ وہاں مجھے شیعہ کے عقائد اور اعمال کے دیکھنے اور سننے کا بڑا اتفاق ہوا۔ وہاں اہل تشیع طلبہ العلم ہی تھے اور علم ہی تھے۔ سب کے حالات دیکھنے کا بخوبی موقع ملا۔ تب مجھے شوق ہوا کہ میں تحقیقات کروں کہ دنیا میں کس نہ مختلف انبیاء الہیہ اور ان میں باہمی کچھ اختلاف ہے اور ان کے عقائد میں کیا فرق ہے اس وقت تک جو صرف دو فرقوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا ایک عیسائی دوسرے ختمیہ۔ زیادہ کاوش کرنے سے معلوم ہوا کہ دو اور فرقہ ہیں۔ ایک اخباری اور ایک اصولی۔

پھر مجھے ہمیشہ یہ شوق رہا کہ دریافت کرنا کہ کس قدر عجیب خیالات کے لوگ اور دنیا میں ہیں مگر اس وقت سب طالب علمی کے باشندہ اس واسطے کہ ان کی طرح تیار وہ خیالات کا موقع نہ تھا۔ لیکن زیادہ اختلاف معلوم ہوئی اسلامی فرقوں میں۔ پھر ایک اور موقع نکلا جس میں مسلمانوں کے بیان

مختلف فرقوں کے دیکھنے اور حالات معلوم کرنے کے ذرائع مجھے حاصل ہوئے تب مجھے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان مقلد اور غیر مقلد۔ شرک و بدعت۔ سنی و شیعہ اتباع الہدیت وغیرہ کے سبب ہی اختلافی مسائل میں یہ میدان بہت بڑا نظر آیا۔ لیکن جب میں نے اس پر غور کیا نگاہ ڈالی۔ تو معلوم ہوا کہ اختلاف کوئی بہت بڑا نہ تھا اخباری مقلد یا اصولی۔ مقلد غیر مقلد۔ کہیں کے کوئی ایسا بگولہ نہ اٹھا جو اس لالہ الہ اللہ محمد رسول اللہ کے پوسے کو صدمہ پہنچاتا جو ابتداء سے میرے دل میں لگا گیا تھا کیونکہ یہ سب فرقے اس کے قائل تھے۔ پس ابتدائی عقیدے کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا۔

علمی شوق کا زور انہیں اختلاف مذاہب کے متعلق مجھے ایک کتاب کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اور مجھے پتہ لگا کہ وہ ایک نابالغ کچھ پاس مل سکتی ہے میں اس کے پاس گیا اس نے کہا وہ کتاب خالی تلاش ہے اس وقت نہیں مل سکتی۔ میں تلاش کر رہوں گا آپ کل آئیں۔ میں دوسرے دن گیا اس نے مجھے کتاب دی۔ جس کے کل ۶۲ صفحات تھے اور ۱۰۰ صفحات کا اس کے ساتھ ضمیمہ تھا۔ چاہے کی کتاب تھی۔ اور معمولی تھی۔ میں نے قیمت و بابت کی تو اس نے کہا کہ بچاؤ دے۔ اگرچہ زائد طالب علمی بنا۔ مگر میرے پاس خدا تعالیٰ کے فضل سے رہ رہ کر ہوتا تھا اور کتاب کا شوق تھا۔ میں نے اسے مبلغ حشہ روپے کا نوٹ نکال دیا اور کتاب اپنے قبضہ میں کی اور وہاں سے چل پڑا۔ اس نے اصرار کیا کہ ٹھہر جاؤ۔ کچھ بات کرنی ہے مگر میں نے کہا کہ مجلس واحد میں اقبال کے مشعلی فقہار کا اختلاف ہے۔ بعض تغارن قوی کے قائل ہیں اور بعض تغارن عجمی کے اور مجھے ہے کتاب کا شوق اس کو میں اٹھا ہوں کہ بالاتفاق آپ آنا نغمہ اسکیں۔ میں فی الحال باہر جا رہا ہوں تاکہ بیچ بالاتفاق پتہ ہو جائے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میں واپس آیا۔ اور پھر اصرار کیا کہ باتوں کے بدلے میں کہیں آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں۔ کیا آپ قبل فرماؤ گے

میں نے کہا ہر ایک شخص کی مصلحت لینے اور دینے کی جدا جدا جہت ہے۔ جب تک مجھے معلوم نہ ہو کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ میں کچھ فرماؤں نہیں کر سکتا۔ وہ بولا میں آپ کو سونے کا بھینس دیتا ہوں کیونکہ میں نے کبھی کوئی کتاب کا ایسا غش نہیں دیکھا میں نے کہا جب غش ہوا تو غش کے لئے بچاؤ دے گا یہاں تک کہ اس کی ہمت نہ اٹھائے۔

حقیقت کا رستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مخدومہ و فاضلہ علیہ السلام

و خدمت بابرکت کرم و منظم نیدہ جناب مفتی محمد صافی صاحب السلام علیکم و علیٰ آئندہ و علیٰ اہل بیتہ و علیٰ اہل بیتہ بعض اوقات خود نون کتب مشرق و ادیان عالم خیالات عجیب پیدا کی شونہ چنانچہ بعضے انسان خیالات برکت عانیہ زیر مطالعہ خود تحریر سے نمائندہ و بارے دیتے دیگر گذشتہ انسان درمیان ہوں۔

و در این روز کہ کتاب ادیان ہنوز زیر مطالعہ اند خدین معلوم گردید کہ ایک کلاسے اوشان گذشتہ اند کہ جملہ مسلمان آہی خواہ از قسم یون یا از قسم انش سے باشند وہ اندیشہ ایک عشرہ کا تھا و انہا را بہ چھپرہ و کچچہ و براہ و در شگہ و دامنہ و پھر و رام و کرشن و بودہ و کللی موسوم گردانیدہ۔ در اصل مراد اوشان آنت کہ از چھپرہ گردنہ تا نر شگہ دوسو عالم حیوانات بحری و بری بودہ است کہ با عالم انسانی بیچ تعلق نہ آنت است لہذا تریب ان چنان گذشتہ اند کہ اول او تاریخی ابتدا سے او تاریکہ تعلق با موجودات بحری دارد و پھر بعضے نامی را قرار دادہ اند۔

و در بین عالم بحری را منہی بہ کچھ اوقات می کنند کہ براد انہا تو خلقت آبی و شروع خلقت خاکی سے نمود۔ چنانچہ باہی انہا سے عالم معقول و انہا سے عالم محسوس بود۔ کچھ نیز انہا سے عالم آب و اندازے عالم خاک است۔ و در جایز روز سے خبر نایا گذشت کہ نو کلاسے ہنوز صاحب ہر انقلاب عظیم را منسوب بہ نفع نمود سے کنند و منظر میں نفع را اوقات میگویند۔ اذا وقعت الواقعة لیس لوقعتھا کا ذریعہ فاضلہ رافدہ۔ ۱۲

و مرزا بیدل دیارہ ظہور عالم آب کہ انہا سے کیف دم باکت چہ خوش فرمودہ انہما فرمودہ۔ یعنی آن جن یک جہان بودہ چہ نمود و یک کھنے کردہ از حیاء در طبق آرد و بسکے پردہ شد عرفی آرد

نہ و ازین جاست کہ دبارہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹے حضرت آدم سب و مہدی اطفال زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام آرد کہ دعائ گفتگو و خوشی چہ مبارک او عرفی آرد وہ خواہ بود چہ کہ نشان صادق ہیں است۔ در حالت بعثت و ظہور خود سنیز از خفا و بطون کہ عیا عبارت از آنت عاری سے باشد

بعد از ان دو اوقات دیگر را کہ متعلق عالم حیوانات بری است پیش کر دہ اند۔ و ابتدائی آزا برادر خود کے کند

مولوی صاحب چاہیں تو دلی میں بھی ایسا جگہ قائم ہو سکتا ہے۔ احقر نفع ملی شاہ

جواب از جانب حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی

یہ ہم کو متیقن ہر شے مد نظر ہے اور اب ہری عمر شرف سے تجاوز ہے ہر حال میں فریقے اگر ہیں کئی حق کی راہ مل جائے تو ہم غلطی پر ہٹ کرین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر حکم کس مذہب کا ہوگا اور اس پر کس طرح اعتقاد ہوگا۔ ذوالدین ۱۲۵

۲۵ رکی شام کو ملتان جانے کے واسطے لاہور سے روانہ ہوئے۔ لاہور سے روانگی

اسٹیشن پر لاہور کے دوستوں کی ایک بڑی جماعت مشابہت کے واسطے حاضر تھی۔ شام کا کھانا سیدان جوارح الدین صاحب کی طرف سے اسٹیشن پر پہنچا گیا اور ان کے عزیزو غریبوں کے لیے حکیم محمد حسین صاحب مرحوم علی حضور کے ہر کام ملان آئے تھے گھڑی میں میان معراج الدین صاحب عمر مرزا عبدالغنی صاحب بھی حضرت خلیفۃ المہدی کی صحبت سے فیضیاب ہوئے کے لئے ملان پہنچ گئے۔ صبح پانچ کے قریب گاڑی اسٹیشن ملتان پر پہنچی۔ بہت سے دوست استقبال کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے۔ محلہ شاہ یوسف گریزی میں مخدوم سید محمد شاہ صاحب گریزی کا ایک مکان ہمارا قیام کے واسطے تجویز ہو چکا تھا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

اکانیت

کے عنوان سے نوافشاں میں ایک مضمون شائع ہو رہا ہے۔ جسے ہم نے کبھی قابل توجہ نہیں سمجھا۔ کیونکہ جس قوم کی عقل و دانشمندی کا یہ حال ہو کہ وہ ایک انسان کے بچے کو خدا قرار دیتی ہو اور جسکی دماغی قابلیت کا ثبوت ثبوت کے سنے (نہ میں ایک اور ایک میں تین) سے ملتا ہو اور جو بائبل لیسین ضخیم کتاب کو جناب اللہ جزو ایمان قرار دے کر پھر اس کی شریعت کو لعنت بھی کہتی ہو۔ اچے جس کی خود غرضی یہاں تک بڑھ گئی ہو کہ وہ اپنے نجات دہندہ کو تین دن و دو رات میں پہنچا ہو۔ اور جو اس کے خون کو ہر ایت و اربڑے مزے سے پیتی ہو۔ وہ جو کچھ کسی مذہبی امر میں لکھنے کی وہ اُسی قدر قابل توجہ ہوگا جتنے خدا کے مقدس بے مثل بیٹے کا بچے جاہ و جلال کے ساتھ ایک گدھی کے بچے پر سوار ہو کر آنا۔

لیکن تاہم ایک غلط فہمی جو اس مضمون نویس نے دلتی جا رہی ہے اس کا ازالہ کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریب کے علم سے بالکل محروم رکھا گیا حالانکہ قرآن مجید میں ہے۔ خلا یظہر علی غیبہ احل الامن اذ قضیٰ باہم رسول (۲۱) ذلک من ابناء الغیب نوحیما الیک۔ جس سے ظاہر ہے کہ جس قدر غریب ضروری تھا وہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بتایا۔ ان یسوع مسیح بھی فرماتے ہیں کہ اس گھڑی کو سوائے آپ کے کوئی نہیں جانتا۔ جتنا بائبل یسوع کو بتایا اس کو غیرتی باقی کوئی غیب اس پر ظاہر نہ تھا۔ پھر کہتا ہے کہ آپ "معصوم نہ تھے" حالانکہ "اللہ لیسلمک من الناس" قرآن آپ ہی کی ذات ستورہ صفات کے لئے نازل ہوا۔ یہ لفظ یسوع کے لئے ہی سارے قرآن میں نہیں۔ اور کہ اس شخص کے لئے ہوتا۔ جو یہودین کے آٹھ سے کا شعل کا نام پہنچایا جا کر صلیب پر چڑھا گیا اور خود اپنی اندرونی گزروں سے آگاہ ہونے کے سبب گوارا نہیں کر سکتا کہ صرف نیک بھی کہلائے۔

پھر کہتا ہے کہ مجھ سے محروم۔ اعجاز دیکھئے کہ جو آیت پیش کی ہے اُسی میں

انتظار مہکد انہوں نے کہا کہ ہم کیا کہہ سکتے ہیں ہمارا کام یہ تھا کہ ہم مولوی صاحب کو اس طرح کھڑا کر دیں اب اگر کچھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ ہم کس کس کو مجبور کہہ سکتے ہیں ایسا ہی ایک مباحثہ بین مولوی شہداء اللہ کا حال ہوا۔ جہاں وہ کھڑے ہوئے لوگوں نے یہاں شروع کیا۔

مسح کس طرح آسمان پر گیا

جب مولویوں کا ذکر آیا ہے تو میں ایک اور مولوی کا بھی کچھ حال بیان کرتا ہوں جس سے تقریب مباحثہ کہار میں شفیق کے چند اشعار پڑھ دئے جنہیں سے ایک میں لفظ صحت کا آتا تھا اس کا ترجمہ کیا کہ "مسح چھڑک کر آسمان پر چلا گیا۔ پھر کہا کہ مسح ٹپ کر آسمان پر چلا گیا۔ پھر کہا خوالدین رازی وہ امام ہے۔ جسکی تعریف میں مولانا روم فرماتے ہیں۔

گرمستان دل کاروں بد سے ہوا فخر رازی۔ رازدین بد سے بعد نماز نظر حضرت صاحب مسیح صاحب کے مکان سے خواجہ صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ اور نماز عصر وہیں پڑی۔ میان فضلیا صاحب ساکنوٹی اور بھائی عبدالعزیز مغل نے در شین کی چند نظیم خوش الحان سے حضرت کے حضور میں پڑھیں اور چند نغمہ ریت میں داخل ہوئے۔ اس وقت ایک شخص نے عرض کی کہ میری اولاد کچھ پاگل ہے اور کچھ نا افاق ہے۔ فرمایا کچھ خیرات کرو اور دعا کرو اور استغفار کرتے رہو اور گزرتے تیکو۔ اللہ تعالیٰ سے نامید نہ ہو۔ خدا اپنے فضل سے سب کام ٹھیک کر دیگا۔

فرمایا۔ بہت ہمارا اور نامید ہونا تو کفر ہے۔ مومن کا کام نہیں کہ کبھی نامید ہو جاوے بلکہ گوشش کرنا جائے اور خدا تعالیٰ پر بہرہ ور رکھے۔

اہل لاہور کو نصیحت

لاہور میں لوگوں نے بیت کی ان سب کی نصیحت فرمائی کہ غفلت کی صحبت سے بچئے رہو۔ اور اگر کوئی مجبوری پیش آوے تو استغفار بہت کرتے رہو۔ غالباً اس واسطے فرمایا کہ بڑے شہروں میں غفلت کے سامان بہت ہوتا ہے جو جانتے ہیں۔

ایک شیعہ کا خط

اور اس کا جواب

اہل لاہور میں کوئی ایرانی شیعہ مولوی داخل آئے ہوئے ہیں۔ ایک غلیبے برادر ملک غلام محمد صاحب احمدی کو کہا کہ ہمارے ایرانی مولوی صاحب قادیان جاویں۔ اگر تمہارے خلیفہ صاحب ان کے ساتھ بات کرنا چاہیں۔ ملک صاحب نے حضرت کی خدمت میں یہ بات پیش کی اور حضرت نے اجازت دی جس پر اس نے پھر ایک خط لکھا۔ جو کہ ملک صاحب نے حضرت خلیفہ صبا کی خدمت میں لاہور میں پیش کیا۔ حضرت صاحب نے اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا چنانچہ وہ خط اور جواب ہر دو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

شیعہ صاحب کا خط

جناب مرزا غلام احمد صاحب اہل ایمان دعویٰ محدثیت اور پھر مجددیت اور اہل اہل ان مشیل مسیح اور آخر الامر مسیح ابن مریم اور مجددیت و نبوت کا نفا جو ان کے رسالجات وغیرہ اشتہارات سے پایا جاتا ہے۔ جناب مولوی نور الدین صاحب اس کے معتقد ہیں اور اسی بنا پر آپ قائم مقام اور خلیفۃ المسیح ہیں۔ و نیز ان امر کا بھی اظہار فرمادین۔ کہ یہ خلافت منصوبی ہے۔ تو کس کی طرف سے۔ بعد تصفیہ بابہ النزاع صدر مقام لاہور میں واسطے مناظرہ تقریری عام جلسہ میں جہیں علمائے ہر فرقہ شامل ہوں اور حکم مقرر ہوں۔ ایک تاریخ مقرر کی جاوے۔ جس کا انتظام سرکاری بھی ہونا چاہیئے۔ اور اگر جناب

ایک عظیم نشان مجربہ کا ذکر ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وقادالواکلا
انزل علیہ آیت من دینہ قل انما کالات عند اللہ و
انما انما ذین مبین۔ دیکھو سوال کے جواب میں کہ کیا ہے
کہ بیت سی آیت (مجموعہ) اللہ کے پاس میں اور وہ ان میں اپنے
اپنے وقت پر نازل کر دیا۔ چنانچہ میں اور اسے والا ہوں۔ ظاہر یعنی تم
پر ایک مذہب آئے والا ہے جس سے تم تباہ ہو جاؤ گے چنانچہ
تمام بیت پرست تباہ و ہلاک ہو گئے اور ان کے بت قرآن سے گئے
باقی دینی نہیں جو مردمان ہر گئے۔
پھر لکھا ہے کہ بعض بشر تھا۔ تو انسانوں کی عملی زندگی کا فائدہ
اور کیا خدا اور؟ انما انما بنس مشکلکم۔ جو تم نے جو الہ دیا ہے
اسی کے ساتھ لڑو یعنی اسی سے۔ جو دوسرے بشروں میں متنازل
ہے مگر بشر کے واسطے تو بشر ہی چاہیے تھا۔

احتمی قسم کے بچوں ایک ضروری درخواست

۱۵۔ شبانہ فریبے، جسمانی کے بچے
عبادت پاروہ کے اس رات کے آتش باز
چھوڑی جاتی ہے جس میں فضاوی
اسرائیل (مل کا خطاری میں فرج کرنا)
نہیں ہے۔ مگر اس کے علاوہ خطروں میں بھی ہے۔ چنانچہ کئی بچوں
کے اچھے باپوں بل جاسے میں بعض کی آنکھوں کو صدمہ ہو چکا ہے
بعض کو جان ہی سے جاتے ہیں اس لئے میری درخواست ہے کہ
ہمارے آنکھی نیچے اس قسم کی دعوت آمیز خطرات کا رد و انہی
سے باز رہیں اور دوسرے بچوں کے لئے فوڈ نہیں بلکہ اپنے
دوستوں کو بھی منع کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ قوم کے سادہ شہر
میری اس درخواست کو منظور کریں گے۔ بلکہ میں ان کی اطاعت
کے بعد وہ بچے ہوں کہ وہ جس قدر قسم اس آتش بازی وغیرہ پر
ضائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ وہاں دارالامان کے سکین
دیں چوں کہ بدک سرفت بھجوا دیں اللہ تعالیٰ ان کو بہت بہت اجر
سے ہمراہ جہنم لے کر لے دیں اور ان کے لئے عمارتیں گے اور وہ
خدا کے ان کئی کئی نعمتوں کا سامان لیں گے۔ ایسے تمام بچوں کے
نام جو خود بھی آتش بازی سے سکے زمین اور اپنے بعض دوستوں
کے لئے سکے زمین کا سیلاب ہوں اور اپنی عید کی رقم بڑھانے کے لئے
میں سکین دینا ہی کے لئے بھیج دیں۔ انہیں میں شک نہ ہے کہ ساتھ
شائع کئے جائیں گے۔ میں تاکید کرتا ہوں کہ ہر ایک آنکھی
اپنے کم میں بچوں کو یہ مضمون سادے اور سمجھا دے۔
جو انکم اللہ۔
مصدقہ دمجہ حضرت غنیہ السیاح علیہ السلام

مفرح یاقوتی

یاقوتی صاحب مرادید زعفران کنوی عنبر جدوار رنگا سی فواد اور
لاکھ مفرح بنی ہے۔ دل داغ اور روح کو تازہ کرتی انکو خاطر خواہ نظام

رسید زر

| | |
|-----------------|----------------------------------|
| ۶ جولائی ۱۹۱۰ء | ۳۰۱۔ غلام نبی صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۱۲۱۔ خواجہ جمال الدین صاحب اللہ |
| ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۹۹۹۔ قاضی عبدالجبار صاحب اللہ |
| ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۳۹۔ حبیب الرحمن صاحب اللہ |
| ۲۹ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۰۹۲۔ فضل احمد صاحب اللہ |
| ۳۰ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۳۴۴۔ درانت صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۳۴۹۔ نبی بخش صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۲۰۶۔ غلام قادر صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۱۵۔ خادم علی صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۶۱۶۔ ولی محمد صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۲۱۲۔ محمد رفیع صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۵۱۲۔ عبدالقدوس صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۳۱۵۔ نعمت اللہ صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۳۲۱۔ فضل احمد صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۴۴۶۔ عزیز الدین صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۵۱۲۔ غلام محمد صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۱۹۸۔ عبدالصاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۴۔ محمد بخش صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۳۲۶۔ نیاز محمد صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۳۵۴۔ غلام رسول صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۵۵۲۔ میر اکبر صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۶۴۷۔ خدابخش صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۵۵۵۔ محمد شہزاد صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۵۵۵۔ محمد حسین صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۳۴۸۔ محمد علی صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۹۔ محمد حسین صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۳۱۴۔ غلام علی صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۳۰۴۴۔ طالب علی صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۳۶۰۔ محمد نور صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۴۶۔ ام الدین صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۴۶۴۔ حاجی احمد صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۵۴۹۔ چاند خاں صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۳۴۳۔ محمد علی صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۴۴۔ محمد علی صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۴۹۔ محمد اشرف صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۳۹۔ محمد بخش صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۹۱۰۔ محمد علی صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۸۹۴۔ ملک نعم احمد صاحب اللہ |
| ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۴۴۔ محمد شفیق صاحب اللہ |

کلکتہ کے نامی اکابر ایس کے برسن کی کمی کی بنا پر مشہور دوا میں

جیسے بننے ڈاکٹر برسن کا عرق کا فوڈے آؤ
جب کسی کو ہیضہ ہو تو اس کے گھر میں ہی ہی چلا کر جانی ہو اور اگر
کہ یہ ہیضہ ہے۔ مگر پہلے ہی سے فوڈے آؤ جو یہ ہیضہ کیلین لٹا نا
پڑے کیوں نہیں ایک نشین عرق کا فوڈے لکھ کر ڈال رکھتے ہو یہ اہل عرق کا فوڈے
چھپیں برس سے مشہور ہے کہ یہ ہیضہ کی نشین دوا ہے کہ گئی کے
دست پٹ کا فوڈے اور دوا کی کے لئے اکبر کا اثر رہتی ہے قیمت فی نشین
۵۰۰ محمولہ لاک ایک نشین سے چار نشین تک ۵۰

عرق بودنبہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق دوا ہے جو دینا ہی
چیزوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی مثل تیل کے ہے اور خوشبو بھی
تازہ چیزوں کی مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برسن کی صلاح سے دلائے گئے نامی
دوا فروش نے بنایا ہے دیا جیسے یہ غایت مفید دوا ہے پٹ کا پھولنا
دوا کا آتا ہے یعنی تیل اور آتش کا کہ ہوا یہ سب ریاچہ کی علامتیں
دور ہوجاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا
نہیں ہے قیمت فی نشین ۵۰ محمولہ لاک ۵۰

ڈاکٹر ایس کے برسن نمبر ۵۵۵ تاراجدات اسٹریٹ کلکتہ۔
مفصل حالات کی کتاب بلا قیت ملتی ہے ہنگامہ کا ملاحظہ کیجئے

صدائے اقبال

نجات کا راز

لے صاحبان آپ پر دشمن ہو کر کھڑے ہیں ایک اشتہار اخبار بد میں انھوں
نجات کا راز دیا تھا۔ نہیں اللہ مقدر ہی اب اکثر صاحب کے ارشاد کے جو
نفس بگاڑ کر دی ہے تاکہ غریب غریب بیانی بھی متغیر ہو سکیں شکر
حب ذیل ہیں (۱) صاحبان امرتسری تمام مسئلے بدول امداد آگ بھی وچونہ
حرف ۱۵ منٹ میں تیار کر کے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ
وی بی بلغ بکار روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ روانہ
جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب صاحبان امرتسری تمام
اسطیلا غلط تو غلطی قرار نہیں دیا ہوگی (۴) درخواست کنندہ کو غلطی
اخراج کہ بدول اجازت بغیر ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا
خردی پر کار

المشخص غلام محمد الدین قیال۔ احدی موضع جھنڈی والی ب آفس
(دکھو پتہ نالہ تحصیل و ضلع لاہل پور)

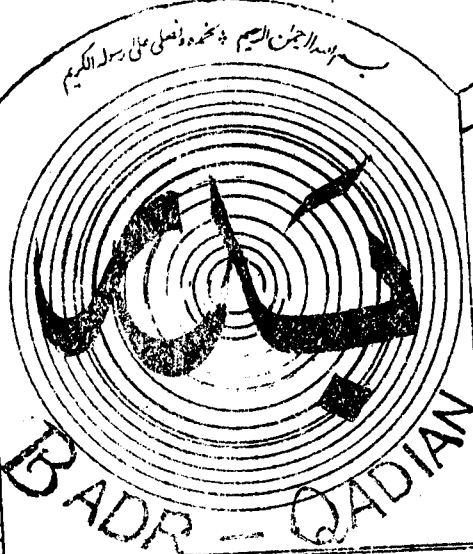
رسید زر

| | |
|----------------|------------------------------|
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۸۰۱۔ غلام رسول صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۵۵۲۔ میر اکبر صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۶۴۷۔ خدابخش صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۵۵۵۔ محمد شہزاد صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۵۵۵۔ محمد حسین صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۳۴۸۔ محمد علی صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۹۔ محمد حسین صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۳۱۴۔ غلام علی صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۳۰۴۴۔ طالب علی صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۳۶۰۔ محمد نور صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۴۶۔ ام الدین صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۴۶۴۔ حاجی احمد صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۵۴۹۔ چاند خاں صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۳۴۳۔ محمد علی صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۴۴۔ محمد علی صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۴۹۔ محمد اشرف صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۳۹۔ محمد بخش صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۹۱۰۔ محمد علی صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۱۸۹۴۔ ملک نعم احمد صاحب اللہ |
| ۸ جولائی ۱۹۱۰ء | ۲۴۴۔ محمد شفیق صاحب اللہ |

۵۵۵۔ محمد شہزاد صاحب اللہ

محمد حسین صاحب مفرح یاقوتی ملک کا خانہ مرہم جیسے نو لکھا لاہور سے طلب کر دے (دیکھو پتہ تادیاں)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



۱۸۷۳ - در این سال وی به کربلا حاکم شد
و در آنجا نیز به امور دولتی و نظامی
توجه داشت.

قیمت مشکی ۴۰۰
قیمت قرمز ۳۰۰

میں وقت ہندی ہم مجتہد پر سرائی صدر
۱۳ شعبان المعظم ۱۲۶۸ھ
جہاں میں! اگر تادیان آو گے تم

دس شرايط

اول یہ کہ بیت کنندہ سبچہ دل سے وہ عبادت کا کہے
 آئندہ اس وقت کہ کہہ کر جو یہ نامخلی ہو بیت تھے عرب سے
 منب ریگہ۔ دوم یہ کہ جمعوت اور زنا اور دلفظی اور ذوق
 اور ظلم و جوربان زنا اور رضا و تنکے طایفین سے بہنا ریگہ
 نغسانا جو شریں کی برکت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگر کہ گمراہی
 پیش آئے اس سے ہم کہ باکہ اور فریخت نماز و سرفراہ حکم خدا
 رسول کے اور کار ہا ریگہ اور حنی الوصح نماز خجندہ کے پڑھ
 بنے پیکر و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور درود
 گن گن ہر گن کی معافی مانگے اور استغفار کرنے میں
 دست اختیار کریگا۔ اور دل محبت سے اور خالی کے
 مزن کیا کہ اس کی حماد و تعریف کہ ہر روز اپنا و
 گے۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عرو اور ملتان
 و صا ہے نغسانا جو شریں سے کسی شرع کی ناجائز تکلیف
 نہ نہاں سے نہ پختہ نہ کسی اور طرح سے بہیم یہ کہ
 فریخت و راحت عشر وایسہ اور نعمت و ملاں حدیثی کے
 خانداری کہ ریگہ اور ہر حالت راضی بقضارہ ریگہ اور ہر ملک
 و ملک کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طلبا

رہا کہ اور کسی نصیب کے وار ہوئے ہر اس کو نہ نہ پھر
 بلکہ دم لگے ہر ایک ششم کے کہ اتباع رسد اور تاج
 جو اور اس سے باز آجئے گا اور قرآن شریف کی حکمت
 کو بہ قلی اپنے آئینہ پر بل کر لیتا اور محال اندر اقل
 کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیتا ہفتہ کے
 تکبیر اور نعت کو ہر کلی چھ روزیگا اور روزی اور عبادی اور
 خوش خلقی اور علمی اور سیکنی سے زندگی بسر کرے گا
 ہشتم کے دین اور دین کی عزت اور ہر دوی اسلام کو
 اپنی جان اور اپنے مل اور اپنی عزت اور اپنی اولاد
 اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا نہم
 کے کام غفلت اور کم ہوشی میں بعض لغت مشغول رہے
 اور ہر ایک میں جن کما ہر اپنی خدا داد طاقتوں اور
 نعمتوں سے بھی فروع کو فائدہ پہنچائے گا دہم
 کے اس عاجز سے عقیدہ اخوت بعض لغت بہ اقرار
 طاقت و معرفت باز نہ کہ اس پرنا وقت ہر گ
 قائم رہے گا اور اس خند اخوة بن ایسا علی ویر
 کا ہر گ کہ اس کی تفسیر و تفسیر رشتوں اور ملین
 و رسم خادمانہ حالتوں میں با محی نہ جاتی

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اور آپ کی جماعت کا مذہب
 مصلحتی مارا امام و پیشوا
 ہمہ بین ازاد و نیا گندیم
 باز و عرفان از جہلم دوست
 دامن بکش درست دلم
 جان خند و باغی درخیزان
 هر بخت بار و شد اختتام
 نود و میراب بر آید گشت
 آن که از دوزخ زمین بجای رود
 هر چه زود است شود و ایام است
 هر چه یافت کن هر سال الباقی
 مشکلی نفعی نود است
 مشکلی نفعی نود است
 آیت و قرآن بیاش الباقی
 هر که از دوزخ زمین بجای رود

و سنورا لعل

علم محبت جنگی سالار بقیہ تیسرے
 سید حمید دوس نکاح میری جنگی علم
 بغیر وصول قیمت جنگی کی حساب
 نام انوار جاری ہمیں چونکہ خلد
 کتابت کی واسطے جاتی کارڈ انوار
 ورنہ جواب معذور۔ رسید ز اخبار
 من جہاں جادوئی علمو رسید نکاح
 جادوئی التبرع صاحب قادیان
 دینی محبت ادا کرین اگر ہو حال رسید
 حاصل کرنی چاہیے۔ اگر چاہیے
 نک رسید چھپے تو خط لکھ کر کھنڈ
 کرنا چاہیے۔ تمام سبیل نہ تمام
 میان معراج الدین عمر بوٹا
 قادیان ضلع گمر واسطہ رسیدی
 چاہیے

وہ عالم تہذیب، ہنسرت اندیش، سچ موعود، علی الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتو تھے، اچھے اچھے من اچھے دیکر آپ فرماتے، ہمارے تھے، تمہارا مطلب، تمہارا کرنا جانا تھا۔ اشد مدح اے اللہ، وحده لا شریک لہ، واشہد ان محمداً عبداً ورسولہ۔ ہمارے آج میں، اچھے اچھے، پان تمام گناہوں سے تبرک، کرنا، جن جن میں گرفتار تھا، ہم میں جو قول سے اقرار کرتا، کہ جہاں تک میری طاقت اور سچی جان تمام گناہوں سے تبرک، کرنا، اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنا۔ (استغفر اللہ) بیعت من کل ذنوب العباد۔ ہمارے دین، الی طاقت نفسی و اعاقوف، بذنبی فاضلی، ذنوبی فائز، کا لیغفر الذنوب الا انما۔ اکیس سے رب بن سنی، اپنے جان پر ظلم کیا اور اپنی گناہوں کا اقرار کرتا، ہمیں کہ کب سے گناہ بخش کر تیرے سوا کوئی بخشتا والا نہیں۔ کہیں۔ اس کے بعد حاضرین مجلس بیت کثرت اور اس کے متعلقین کی ہوا نکلتی، حضرت خلیفۃ المسیح و الہدٰی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھنے میں آج میں نور الدین کے اچھے ایمان تمام شہدائے ساخہ بیعت کرتا، ہم جن شرط کے ساتھ حضرت سچ موعود بیعت کیا کرتے اور نیز شرط کرنا، کہ ہمیں کہ خود بیعت سے قرآن شریف اور احادیث کے پرچھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی روشنی کروں گی، ان کی افواہ (جو پر ہیں، قانون میں میان معراج الدین، عمر پر و پر ایضاً پڑ پڑ پڑ پڑ کے حکم سے، چھپ کر شائع ہوا)

www.aail.org

ایک بیروہ لڑکی عمر پندرہ سالہ کے واسطے ایک
ایسے اچھے مہی کی ضرورت ہے جو جلور ہو یا نہ کہان

پچیس سال سے کم۔ چلی چوسی نہ ہو۔ نیک اخلاق ہو سکن
اضلاع کو جو افوالہ، ساکلوٹ ہو۔ درخواست کے پیارے کے ٹٹ
جلان اوڑھت۔ یغور ہر ہو۔

(۱۲) ایک کنڑی لڑکی عمر پندرہ سالہ تو کم کشمیری غبار احمدی کے
 واسطے ایک احمدی کشمیری لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو عمر میں سال
 سے کم ہو اور باقی صفات مندرجہ نمبر اسے مستعد ہو ورنہ ان
 کے ساتھ ہر سے ٹکٹ جہان معوضہ منسوخ افسار جہاز ہو۔

(۱۳) ایک بیوہ عمر پندرہ سال قوم کشمیری کے واسطے اجنبی لڑکے کی ضرورت کے۔ عمر بائیس سال کے قریب۔ بانی صفات خبر راستہ مضمت ہجو در خواست کے لئے کھڑی ہوئی خط و کتابت معلوم

۲۱۵۶ عی ایمن خان صاحب ۱۱۶۶
۲۵۶۷ سلطان شیراز صاحب
۸۶۳۷ جلیل احمد خان صاحب
۶۱۵۷ عبدالخالق صاحب
۱۲۹۹ محمد عمر صاحب
۷۳۵۷ مظاہر الدین صاحب
۷۱۵۶ فتح محمد صاحب
۲۳۸۹ محمد کریم صاحب
۶۱۳۲ عبدالکبیر صاحب
۲۰۵۵ غلام حیدر صاحب
۲۲۹۲ انور صاحب
نمبر ۷۱۵۷ فتح محمد صاحب

جن صاحبان اب تک قیمت نہیں دی اور وحی ملی وہاں
نوٹس کرو ہیں ان کی خدمت میں اب ادب التماس ہے
 کہ قیمت بذریعہی ان کو اور اوسال فرما دیں۔ اگر اس نوٹس پر توجہ نہ
 دیں تو کسی اگلے اخبار میں ایسے صاحبان کو نام بنام مخاطب
 کر کے جگا نا پڑے گا۔

دل و دماغ اور روح کو تازہ کرنی ہے اور انکو غلط خواہ فسطاطوں
تلفیح پر پہنچانی ہے۔ اعضائے ربیکہ کو بدبکالہ لغویت حاصل
ہوتی ہے۔ فی زمانہ ہے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہوتا
ہے ان کے دور کرنے کے لئے ممانعت درجہ کی مفید ہے۔ قیمت
فی ذبیحہ میں ۵ تولہ صفر جاتی ہے۔ چار روپے (لکھ)
حکیم محمد حسین مرید صفر جاتی مالک کا خانہ مریدوں کو لکھا لاکھ

تجارت کا زار
اے صاحبانِ آپ پر روشن ہے۔ کہ کرنی نے ایک اٹھارہ درہم لہران
تجارت کا زار ہے وہاں فیس لکھ سو تری اب اگر اسے ایک ارشاد کے
موجب فیس عائد کی ہے اگر غریب غریب یہاں بھی مستفید ہو سکیں۔
شرائط طب ذیل میں را، صابن اتر سہری قسم اعلیٰ جدول اعداد و سبھی و جز
صرف ۵ سنت میں تیار کر لینی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی
بلغ عر وادہ ہوگی (۲) یہ تمام جوا کے لئے جہاں کا کار ورنہ جوا کے
معدور۔ (۳) اگر میری روانہ کر دے ترکیب سے صابن اتر سہری
قسم اعلیٰ طب ذیل بہ تر صفیہ اقدار پر فیس واپس دی جاوے گی
(۴) و درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کر کے جدول اجازت منجریہ ترکیب
لی کہ نہ ناجی جاوے گی۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا۔
المشہر۔ غلام محمد الدین اتتال۔ احمدی موضع مجتہد والی سبٹ
کھوڑا ناوالہ تحصیل و ضلع لاہور

جیسے بنے داکٹر برین کا عرف کا فورے اؤ ^{۱۱}
 جب کہ کوہینہ مرتبہ اس کے گھربن ہی سی بکا برطانیائی اور مہل
 کر یہی کہتے ہیں کہ پہلے ہی سے ہوا اسچو تیرہ نصف کیوں اٹھانا پڑے
 کیوں نہیں ایک ششی عرف کا فورہ بکا گھوڑا۔ کہتے ہو یہ اصل عرف کا فورہ
 جمیس برس سنہ اور خبر کی ہونی مرید کی اٹول دوا جو گری کے کوس
 پٹ کا دور و مرور اسی کے لئے کہ حکم کھتی ہے نیت فی ششی عد
 محصور لاک ایک ششی سے پاششی ایک ہر

عرق بودینه

جعین از ابتدائے ۱۲۰۲ھ لغت ۱۹۰۴ء بمقام مولانا ابوالحسن علی
 دہلوی فصلی لغت ۱۲۰۵ھ فصلی و ۱۲۰۶ھ لغت ۱۲۰۷ھ بمقام
 مفصل نامعین ایک دوسرے کے متقابل اور مطابق اہل لکھنؤ
 لکھتے ہیں کہ کے میان معراج الدین عمر سے چھ پڑائی ہیں۔ بیش
 تین سو پے پر پختہ مرقعہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہے
 ساہوکاروں اور اہل مذہب کے لئے از حد مفید ہے
 پتہ۔ میان معراج الدین عمر معراج منزل نوکھا لاہور

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے۔ یہ عرق دلائی و لائی پینے کی ہر بیماریوں کی مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برن کی کھلیج کے دوائیات کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ ذات مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا، دھکا کرانا، بد ہضمی مثالی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور برجاتی ہیں۔ مگر دیکھنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کئی دوسری دوا نہیں ہے

قیمت نیشینی ۸۔ - محصول ایک ایک شیشی ہے چاندنی کنڈھا ٹراکٹریس کے برتن ۔ نمبر ۱۲ تارا چندوت اسٹریٹ کلکتہ

مفتعل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے ، منگاو کا محلہ کچھڑ

مفتح باقوتی

یا قوت - مرجان - مردار بد - زعفران
کستوری - عنبر - جدوار - گہماہی
فولاد اور سونا ملا کر بہ مفرغ بنی ہو

اس مہارشی کے دل کا نام **وشنویس** ہوگا۔

سنگرت میں دشمن کے سے الہ کے ... اور
کے سے بندہ کے یعنی ان کے **اللہ نام عبد اللہ** ہوگا
اور انکی ماما کا نام "سونجی" جسکے سے مستند یعنی **آمر**
ہوگا۔ اور ہر مہاراج دیاس جی اپنی تصنیف کردہ ہر
اثر پران میں فرماتے ہیں کہ آئندہ ا زمانہ میں جو اس سند
کی گنتی یعنی نجات دلائیے لے آجیگا۔ اس مہارشی
تہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا آہ! میں بہت
دور پہنچا گیا۔ بخیرہ ایک جہد مستغرق تھا اپنے رشتہوں
کے بتائے ہوئے مارگ (مراٹھ) پر چل کر اپنے آپ
کو **ان کا سچا پیدائش ثابت کرے۔**

موسم قری ادھیائے ۱۱ شوک میں لکھا ہے۔ کہ
میں لوگوں کو ایذا و مینا شراب کا پینا و غلاف وضع
خطری یہ جرم میں مجھ مجرم ذات سے گر جاتا ہے۔
گمراہ یہ حال نہیں ان میں سے کوئی چیز ذات
کے گرانے کے لیے کافی نہیں فی الحقیقت ان مذکورہ
بالگنا ہوں کے سوا چور اور ڈاکو ہی سوسائٹی میں
رہ سکتے ہیں۔ لیکن بعض ایسی باتیں جن کو منو نے جرم
ہی نہیں ٹھہرایا۔ ذات کے گرانے کے لیے کافی خیال کی
جاتی ہیں۔ بدھوا ہوا غیر قوم سے کہا تا پینا غیر ملکوں
میں سفر کرنا اسی طرح کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو
بعض مہندو متی مہر میں ذیت سے الگ کرتی ہیں
گوشت خوری ہی مہندو سوسائٹی میں ہی کام کر رہی
ہے۔ فی الحقیقت سب سے بڑا بہت مہندو سوسائٹی میں
وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو گوشت نہ کھائے اور معافیت
وہ دیکھا جاتا ہے کہ اسے میں ہی صرف آخری امر
کی بابت بحث کروں گا۔ یعنی یہ کہ گوشت کھانا پاپ ہو یا
نہیں اور ہمارا یقین ہے کہ

(۱) مہندو متی ستروں میں گوشت کھانا جائز قرار دیا ہے
(۲) مہندو سوسائٹی میں اس کا استعمال مہاراجت کی
لڑائی کے بعد زمین دہرم کے قلیہ پر کم تھا
(۳) سنگرت یونانی اور یورپین اہلار کی بڑی
بہاری کثرت نے اسے اعلیٰ قسم کی انسانی خود کتبلا

(۴) اس کے پیالے میں توی خوراک کی قسم اور متد
میں ترقی ہوتی ہے۔

(۵) اس کا استعمال بڑانے سے اسکی پیاداریطیگی
جن سے مہندوستان کو بڑی تجارتی منفعت ہو سکتی ہے
کیونکہ وہ یورپ کی اس مہندی میں (اسٹریپا) کے ساتھ
مقابلہ کر سکتا ہے۔

(۶) اس کا
سے خوراک کا بوجھ
بھگ کر کے سوسائٹی
کہ بہتر بنا سکتا ہے۔ اگر میں موقع ملا تو ہم دف و آمد
اپنے کسی آئندہ پرچہ میں ناظرین کے آگے سوال کے
سب سے پہلے کہول کر دکھائی گئے لیکن اس وقت ہمارا مقصد
صرف یہ دکھانا ہے کہ مہندوستان کا سب سے بڑا
مقتضی اس بارے میں کیا نکلتا ہے۔

"منو" کے مان اور پران کے بابت دورانی نہیں
ہو سکتیں ہمارے رایشنریک اور کراچی سے مسلم
تک جہاں مہندو آبادی ہے وہاں موسمیاتی اتی ہی تعلیم
سے دیکھی جاتی ہے جتنی کسی مذہبی کتاب کو دینی محسن
ہے پرانے مہندو مصنف ہی اس کو نہایت عزت سے
دیکھتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ رہے ہیں لکھا ہے۔ وہ اوپر
کی اوشدھی ہے۔ برہمنی لکھتے ہیں کہ منو چکر کہ
ہے۔ ویدک کے مطابق کہتے ہیں خود موسمیاتی میں آئینہ
دو شوک ۷ میں لکھا ہے۔ کہ جو دہرم منو نے کہا ہے
وہ ویدوں کے مطابق ہے۔ وہ سب دیا جاتا ہے۔
وغیرہ وغیرہ۔

مہندوں کے مشہور مقتضی ۱
سنوچی مہاراج
فرماتے ہیں۔

اگر حیوانات اور نباتات دونوں میں روح ہے
اور دونوں کی رکتی ہیں۔ اور سکھ دیکھ ہو گئی ہیں تو
کوئی معقول آدمی گناہ کرنے کا شے یا منع مارنے میں
فرق نہیں دیکھ سکتا۔ بجز اس کے کہ ان دونوں میں
مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ (دکھتہ ۱۲۸۵)
پہر آگے چل کر سنوچی مہاراج فرماتے ہیں۔
شر اوھ کے بارے میں مذکور ہے۔ کہ پرانان

کندول ہیں وغیرہ ایک مہندہ تربیت رہتے ہیں۔
مچھلی کے گوشت سے دو مہینے ہرن کے
گوشت سے تین مہینے گوشت کے گوشت سے چار مہینے
گوشت سے مائے برست کے لیے ملاحظہ ہو موسمیاتی
ادھیائے ۱۱ شوک اسے ۴ تک اور ادھیائے ۱۲
شوگ ۱۳ نیز دشت اسمرتی ادھیائے ۱۲ گیارہ شوگ

۱۳۰۹

۲۹۷

پہر آگے چل کر لکھا ہے کہ اپت کال میں تو کسی
تعمیم کی خوراک بھی ممنوع نہیں اس کے متعلق واد
اور دوسرا متروک نظر رکھ کر ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں
نے اپت کال میں کئے کا گوشت کہا یا تھا۔ مائے ہوس
۴۔ اسے ۱۰ تک

پہر آگے چل کر سنوچی مہاراج فرماتے ہیں۔
کہ کوئی شخص دو مچھلی گوشت سبزی وغیرہ لیتے
سے انکار نہ کرے (دچار ۲۵۰)

گوشت بیچنے والے پھرے کا بوجھ کر کے دالے
سوسائٹی کا ایک فرد ہی جڑوں میں ملاحظہ ہو آٹھ ۲۵۹

پہر آپ سیتھ گره سوت پرش اکھند نیز دشت
سمرتی ادھیائے ۱۱ شوک سے لیکر ۶ تک من
لکھا ہے۔ کہ ہر من کالے ہرن کی کپال پہنے چھتری
چنگیر سے ہرن کی دلش کاسے یا بکڑی کی اور بکڑی
کپال ہر کوئی پہن سکتا ہے۔ پہر آگے چل کر سنوچی
مہاراج فرماتے ہیں کہ

ساکن جاندار متحرک جانداروں کی خوراک ہیں۔
بن و انہوں والے و انہوں والوں کی بن و انہوں
انہوں والوں کی بزدل دیروں کی (دیکھو ۲۹۷) جو شخص
ہر روز زندہ جانداروں کا گوشت کھاتا ہے۔ اسے کوئی
دوش نہیں کیونکہ کھانے کے لائق جاندار اور کھانیو لے
دونوں ایشور نے بنا رکھے ہیں (نوم)

یہ جسکے تحت گوشت کھانا ویدوں کی کار طریقہ سے یہی
کے مطابق جو گوشت شدھ سے جو اپنے نہیں کھاتا۔ وہ

اکیس نیم پلو بناتے۔ پھر وہ پودے پلو درست
کچھ پند و فیرو جو گیکے کے پئے مارے جاتے ہیں۔ وہ
دوسرے جہم میں اتر جویان پاتے ہیں۔

پھر آپد ساج کے رشی مہارشی سوامی دیانند
سرونی فرماتے ہیں کہ جو چاہے کہ میرے گہرے رشتہ نیک
دیہ کی تمیز کر لیا دشمنوں کا قاتل مار نہ کہنا والا لڑائی
میں خوش اور بے خوف رہنے والا کسی عمر پانی والا بچہ
پیدا ہو تو وہ گوشت دے چاہل پکا کر گھی ڈال کر کھا
دیکھو کہ وہی بھلی صفت ۱۱ پھر یہ بات بھی قابل فہم
ہے۔ کہ شہر سسکت پٹٹ اور رشی کے پیچھے
آیہ۔ ہنگاموں یعنی حکم و رواج کے متعلق حرفی
کتا ہے۔

پھر سسی سنگار وہی کے صفحہ ۲ پر لکھتے
کہ چنے چنے میں ان پر اس کر بلدا کران کی خوش
کرنا لایکے کا گوشت اور صوم حاصل کرنا لایکے
کا گوشت کہادے اب ان شکوکوں سے اظہر من الشمس
ہے۔ کہ منہوں کی پالی زمہی کہوں میں گوشت کھانا
جائز ہے یا نہیں۔ اور ان کو موسیقی کے ساتھ کلی
مواہقت ہے۔ اور ہر ایک پتک میں یہ بھی لکھا ہو
کہ گہر بہ دان سنگار میں جو چاہے کہ اسکا بیٹا عالم
بہادر وضع ہو وہ گوشت پلاؤ کہے۔

لیکن جب بڑا ثبوت جو ہم سنوں گوشت کو
جائز بتلانے والے شکوکوں کے اصلی ہونیکا پیش
کر سکتے ہیں۔ وہ ایسی ثبوت ہے۔ راجائن میں لکھا
ہے۔ کہ جب راجندر چتر گوٹ میں پہنچے تو وہ پیر
بن کر لیچن کو کہیا۔ کہ ہرن مار کر لائے تاکہ یہ لیکھا
جائے لیچن ہی ان کے ارشاد کے بموجب ہرن
مار لے۔ جو پکا یا گیا۔ پھر ہار و راج رشی نے جب
پرست اور اس کے مہاراجین کی نیابت کی۔
اس عجبت شامل تھا۔ پھر مہاراجت میں پردے
یہ تک حصہ میں یہ مشہور ہے کہ کہ اسب ہم کو کہ مول
اور شکا پر گزارہ کرنا پڑیگا۔ اور آدمی پر دے
کو ایک حصہ میں ایک دیکھ کر نہ کرے۔ جو

نیشک کے جنگل میں کیا گیا۔ اور جس میں بہت سے
جانور مارے گئے۔

پھر وہ جوں میں لکھا ہے۔ کہ جو کہن چاول گوشت
تیرے اربن ذمہ کرتا ہوں وہ سب لذیذ شے
اور گہی میں تر ہوں۔ اور پھر وہ ادھیائے ۱۸
وہ کہہ رہے۔

آریہ لکھنور
سوچو کہ جب آپ کی منہ میں گوشت خوری کی
ناکید میں ہیں۔ تو یہ آپ کا گوشت خوری کی لبت
میں اڑی کرنا بہت دہری اور تعصب نہیں تو اور
کیا ہے۔ اس وقت جبکہ بعض گوشت کھانے والے
مسلمانوں کو یہ چیز اہل اور رکش و فیرو کے
ناموں سے پکارا جاتا ہے کہ جب کہ ہر کے پاک
رشی اور پیچھے ہاتھ و املیک و سٹل نامہ
گوتم و شنو برہمچری و یاس راجندر وغیرہ سب کے
سب گوشت خور تھے انکی نیت آپ کون سے الفاظ
استعمال کر گئے آہ! اس تعصب کی یہی کوئی حد
تھے۔ جو صرف اپنی بات کو سنانے کے لیے کسی
خاص گروہ کے حق میں تیرے بھیجنے کے لیے اپنے
پاک رشیوں اور پیچھے ہاتھوں کا بھی کچھ لحاظ نہ
کرے ہماری دل و جان سے اس فادر مطلق اور
بیرو شکتی مان کے قصور و عیب ہے۔ کہ ہمارے
آریہ دوست اپنی آنکھوں سے تعصب کی یہی
آداریں۔ اور ہر ایک میں نگاہ سے دیکھیں کہ ہمارے
رشیوں سے ہمیں کونسا راستہ بتلایا تھا۔ اور ہر جاری
گوشتی کو پتہ کس طرف کو جانے۔

گوشت کا شرح
دہکون
مسلمان
ہے

جو اپنے چہرے میں لکھ کر پوچھتے ہوئے ہیں کہ جو اپنی
بعض اچھا دی غذا ہمیں اور انہوں میں پڑ کر
دائرہ اسلام سے بہت دور جاتے ہیں۔ پھر اپنے
گئے دیکھ کر خواہش مند نہ ہوں بنا ہوں ہم نے تمام

گرتھ سے وہ وہاں جو خالص حضرت اہل انانک کے تھے
کی ہیں چھانٹ کر انکی شرح لکھنی شروع کر دی ہے
گرتھ صاحب جیسی آٹھ نو ہزار اوراق کی ضخیم کتاب
میں سے خالص اہل انانک تھے اسد علی کے شکوک
چھانٹ کر نے اور انکی شرح لکھنی کوئی آسان کام نہیں
گورنگان قلع کے بار بار کے تقاضوں نے ہمیں اس
بارت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس وقت تک متعدد
خط ہمارے پاس بزرگان دین کے پہنچ چکے
نے اشد تاکید سے ہمیں اہل انانک کے چھوٹے علی کے
کل شکوکوں کی شرح لکھنے کے لیے زور دیا ہے
ناگور کے چوں خالص بہادر کو یہ معلوم
جائے۔ کہ انکے ہم گورنگان قلع کے بار ہے۔ میں
اور وہ کس طرف جا رہے ہیں اس لیے
کثیر صرف کر کے قریب قریب کہہ صاجان کی تمام
پستکیں منگوائی گئی ہیں اگرچہ میں اس بات کو محسوس
کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کام میرے لیے سخت
کٹھن کام ہے۔

کٹھن کام ہے۔
صاحب کے وہ شکوک جس میں انہوں نے قرآن شریف
کی پاری آیات کا اپنی معنی زبان میں ترجمہ کیے اور
اسلام اور قرآن شریف کی ہما گائی ہے۔ وہ شکوک
سوئیوں کے مول ہی سستے ہیں اس لیے وہی خوش اور
بزرگان دین کے بار بار تقاضوں نے ہمیں اس
اہم کٹھن کام کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور میں خوف
اس میں ایک ذریعہ ہی ہوں گا۔ وہ خدا و نہ تعالیٰ خود
اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے اسلام کو بول
بالا کر نیکے لیے دستگیری کرے گا۔

خدا خود ویشو و اصرار کرمت شود پیرا
سو ہم نو ستر عت انا و اسد تعالیٰ اخبار نو زمین
یہ سند شہرہ کی جا رہا۔ اور اگر اسلام کے حیل
ہیں ہماری حمد از ان کی تو ہم انشاء اللہ لعلے
اس سچے کا گورنگی زمین میں ساتھ ساتھ نہ کہ شروع
کر سکتے۔ جو نور میں بطور غیب نشانی ہا لکھا۔ اس
وقت ہم مذاہان دور سے یہ عرض کے بغیر نہیں رہ سکتے

کتب سے بھی آریہ ورت کی اخلاقی اور روحانی افواہ
حالت کا نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کریں جو کہ
قل اسلام ہی خیر منہوں کی از حد عداوت کا باعث
ہم گزشتہ حوالوں پر ہی اکتفا کر کے دوسرے ملک
خصوصاً عرب کی حالت کا نقشہ پیش کرنا چاہتے ہیں
اخبار پر کاش کے تعصب اثر پر گویہ تو سوجھا
کہ ملک عرب کے خلاف بہت فتنوں کے بارے میں
محققانہ اسلئے پیش کرے یا دیدوں کے منہ پر
درتہم کر کے ان سے وحدانیت کا ثبوت پیش کرے
مگر لستہ اتنا سمجھ نہ پایا کہ اسلام نے کیا بقہ
الہامی کہ کتب یا صحیفہ انبیاء کو وحدانیت سے خالی
بیان کیا ہے۔ اصل مطلب جو درکار تھا۔ یہ تھا کہ
آیا اسلام کے نزول تک آریہ ورت یا کسی اور ملک
میں مکمل وحدانیت کی تعلیم رائج تھی یا لوگ اس
کے پیرو تھے۔ آریہ ورت کا نقشہ تو ہم نے پرکش
سکے کہ وہ اور اس کے ایک ہی بیانی کی تخریر سے
ناظرین کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آریہ ورت کے
مصلح بیچارے یا تو دید سے ہی منکر ہو گئے
جیسے بدھ یا بودیوں کی جگہ آپ نشہ وں کو دید
سمجھ کر ان کی تعلیم کا پرچار کرتے رہے جیسے
شنگھار چاہے بہرہم دیا نہ بدیں سے پوچھتے ہیں کہ
دیدوں کی وحدانیت نے باختر رسال شل اسلام
کو نسا کرشمہ اپنے منجاب اندھو نیکا دکھا یا
کہ سر شکر کے عالم و فضل بال بر مہجاری
درد ان ہی وہ ہیں کے وجود سے ہی ناواقف
رہے۔ اور گناہ کی بجائے بکری کو گائے سمجھنے
رہے۔ ہم نے دیانندی تعلیم کے روسے اس بات
کو یاد دہانیت تک پہنچا دیا ہے کہ بدھ و دواجن
دیدوں کی تعلیم تر یا زبان اور گہڑے کیساتھ
عورتوں کا ہم صحبت ہو تا وہ غیر فضول رسومات
سمجھیں۔ شنگھار چاہے نے اس دور سر راہ بنو اچھا
کر لیا۔ اور ہر چیز کو خدا بنا بیٹھا اور اس کے باختر
سال کے عرصہ میں کسی نہرنگ عالم دید سے دید کی

وحدانیت پر مدہ نہ گویا۔ اب اسلام کی روز روشن وحدت
کی تعلیم کو دیکھ کر اگر کوئی دیکھ مصلح دیدوں کی وحدت
کا دلوئے کرے تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔
اس کے قابل قبول نہ ہونے پر ایک زبردست
دلیل اور بھی ہے کہ جب تک ایسے مدھی کو مسلمانوں
کے ساتھ مقابلہ نہیں پڑا وہ باوجود علمیت دیہ کے
خود ہی ہمہ ادستی اور شومت کا پرورنا۔ اولیٰ نبی
عمر کے ۱۲ سال ایسے ایسے فرقوں کی تائید اور توجہ
میں لے کر گئے۔ پر ایسے شخص کی تعلیم وحدانیت
دوسرے دین پر کبھی حجت ہو سکتی ہے۔ جس نے اپنی عمر
کا مستند حصہ گھنٹاؤں کے شرک میں گزارا ہو

اسلام کا جو اعتقاد پر اور دیگر کتب کے بارے
میں ہے وہ ہم آگے چل کر لکھینگے۔ سمجھ ہم ملک
عرب کے مختلف فرقوں کے عقائد کا بیان کر رہے ہیں
تا کہ ناظرین فرد راست اسلام کے وجود کو اپنی طرح سمجھ
لیں کہ آیا قرآن کا یہ دعویٰ کہ اسکا نزول ایسے وقت
ہوا جبکہ ظہر الانسا فی البرد البیض کا نظارہ تمام
دنیا کو کھ رہی تھی اور مکمل حدیث کے معنی کا وجود دنیا کو
اٹھ بیڑ پر کاش سے ۱۲۰۰ سال پہلے کے پرچہ
میں سر سید کے حوالہ پر زمانہ جاہلیت کے چار خدا
پرست فرقوں کا نوا ویا ہے جو کہ بقول اڈلر مذکور
قرآن کی توحید کا آئینہ ہیں اور کہ اسلام کی پیش کردہ
کل کی کل تعلیم وہاں عرب میں موجود تھی وہ خدا
جن سے اسلام آئے بقول اڈلر پر کاش خوش چینی
کی یہ ہیں۔ مذہب یسائی مذہب ابراہیمی یہودی لہاری
علاوہ انہیں زمانہ جاہلیت کے عربوں میں ہی خدا پرست
عرب و قوم کے موجود تھے اس مرتع کے تمام حوالوں
اور تخریر کا لب لباب یہ ہے کہ توحید کا سنہ کوئی ایسا سنہ
نہ تھا جو آنحضرتؐ سے پہلے ہی عرب میں پھیلا یا ہے۔ اور
پہلے اس کے کسی کو اسکا علم ہی نہ ہو اور کہ بہت پرستی
کا استعمال اور خدا تعالیٰ کی معرفت آپ کو یہودیوں
کی تعلیم سے حاصل ہوئی۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پہلے عرب نہ تھے۔ جنہوں نے بہت پرستی کے خلاف

دعویٰ کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا ہو۔
کیونکہ آپ کے ذہن کے پہلے عربوں میں درقم کے خدا پرست
فرقے موجود تھے۔

یہ وہ باتیں ہیں جن کے وجود قبل از بعثت نبی کریم ﷺ
سے اٹھ بیڑ پر کاش اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ عرب میں
حد تک وحدانیت کے قابل اور بہت پرستی سے مستغرق
کہ ان کو فی الحقیقت اسلام کی ضرورت نہ تھی گویا اسلام
سے پہلے ہی وہ تمدن اور معاشرت کے اعلیٰ درجہ
سے واقف اور مذہبی پہلو میں ہی تہذیب کی روشنی
سے الامال تھے اسلام نے صرف وہی اودا آنحضرتؐ
کی پیغمبری کو ہی اس پر مستزاد کیا۔

اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ اسلام کو
پہلے عرب میں تہذیب کی روشنی اور مکمل وحدانیت
موجود تھی۔ اور یہی ہی موجود تھی جیسے کہ اسلام کے
بعد صیحا کہ مرتع کا خیال ہے۔ اسکا فرض تھا کہ یہ ثابت
کرنا کہ علوم دینی و دنیاوی میں عربوں کی ترقی اس پرچہ
تک پہنچی ہوئی تھی تمدن اور معاشرت میں یہ عجیب و غریب
اس کے مان موجود تھے ملکی حالات ان کے فلاں اعلیٰ درجہ
پر پہنچی تھے۔ اور مذہبی پہلو میں وہ اس اعلیٰ درجہ
تک پہنچ چکے تھے۔ اگر وہ ان باتوں پر غور کرنا چکا ہوتا
تہذیب کے لیے ضروری تھے۔ اور یہ اس کے بعد
اور عرب کی تاریخ پر ایک نظر ڈالنا تو انہی عرصے کے
دیں کی بیہوشی کا خود ہی تاکی ہو جاتا اور اسے پتہ
لگتا تھا کہ تہذیب کے سوا۔ میں مندویوں (دیدوں) اور
عربوں کی حالت اس وقت نہایت پستی میں تھی ہم اس
سے انکار نہیں کرتے کہ ان میں کوئی بھی نیک اخلاق
یا عمدہ اوصاف نہ پائے جاسے تھے کیونکہ عربوں کی جہاں ناز
آزادی کی عظمت و فیری اور بجا آزادی۔ قومی وفاداری
فیاضی اور سخاوت وغیرہ کئی اوصاف میں وہ اپنی
نظیر نہ رکھتے تھے۔ مگر فردا فردا ان اوصاف کے
پائے جانا نیک نام تہذیب نہیں کہا جاسکتا۔ اور علاوہ
بریں جہاں یہ نیکیاں موجود تھیں اسکے ساتھ ہی بد
بھی تھیں۔ جو اسکے نیک اثر کو کا لحد کم دیتی تھیں

ہرگز کہ نور کے ناظرین نور سے کس قدر
میں۔ جو جب تک اس کی اشاعت کم نہ
ہو جیتی ہیں اس سے ہفتہ وار کرنے
ان نور کے ناظرین کم از کم ایک ایک
تو ہم نشانہ دہی ایک کے اندر
پتہ پتہ دیکھیں اس علم پر کم کی
آرٹا ہے۔

ابھی باز آئے

اب کی دفعہ جن میں مہربانوں نے از
راہ خدمت انسانی دی۔ پی۔ پی۔ ہیں
فرمادے ہیں۔ یکم نومبر کو انشا اللہ تعالیٰ ایران کی
خدمت میں دی پی بھیجے جائیں گے۔ اگر ان ہتھی
لے آزارہ نوازش دی پی و عمل فرمائیے تو فیضا
درہ تنگ مدد مند آمد ہیں۔ نیک عمل ہوئے خیر
ان ہزار ہا مدد خیرادوں کے ہزار ہا رتبے ہیں۔ چہر
وقت قومی قربان گاہ کی ولیمز راجپوتی کنسر چری سے
جی آرگنوں کا سرٹاؤنے کے لئے بروقت مستعد
تھے ہیں۔

میل الطلاع
 کہد عرض ہے کہ جن زبردستوں نے
 اب کی دفعہ فراموشی بانی دایں
 ریاست ہے یکم نومبر کو نوپڑ دیواری کی سوہرتیں
 اگر کسی مہربان کو دی۔ پی دھول
 نے میں کوئی عذر مانو تو وہ خدا کے لیے ایک
 تہ پہلے پہلے طلع فراموشی دہن اپنے سکوٹے
 خوشی دم کو خواہ مخواہ زیر بارض فراموشی کیونکہ
 زنا اسکا الزام ہے۔ ع۔

اسے شوخی آن ہو گئی آتے آتے
 اس سانسف انگیز
 اور سنی میٹروا فہ
 نے منہ د اور سلم

ہمارے ہاں ہے اور وہ پیر
 نے اپنے کالوں میں اسکا ذکر کر چکا
 اور یہ کہ حضرت احمد اسٹنٹ مسجر بن بھیرو
 فریڈیسی نے تفریق عدالت میں ایک خاکہ

اور اس کے لیے استقلال کی ضرورت تھی۔ اور
دعویٰ تھا کہ کریمن شان یاں کیا تہ ایشیا
نیزہ خانہ کن شروع کیا ہے خدا انہیں استقلال
بہت بھی عطا فرمائے۔
محمد ایڈیٹر صاحب کا دست میں یہ عرض

ہی ذمت نہیں ملتی۔ البتہ مردوں کو مردہ کو نکالے۔ اور ہر مردوں کے ہی ان مردوں کو جنہوں نے اشاعت اسلام کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے وہ ذرا ایسے کام کا مقابہ ان عورتوں کے کام سے کریں پھر انکو معلوم ہو جائیگا کہ اس میدان میں ہم مہلے قوموں سے کس قدر پیچھے ہیں بھائیو! اگرچہ کچھ اور کیا تم عورتوں سے ہی گئے گزرے ہو؟

آریہ سماج کی گاڑی کا پیہ کس طرف جا رہا ہے!

پرکاش لکھتا ہے کہ پیٹ بنو چکا ہے اس معلوم ہوتا ہے کہ پرکاش کے ساتھ ملک بھر کے آریہ پرش جو صدہ افزائی اور مالی امداد سے بھی ہمہ مدد کی کثرت دے رہے ہیں۔ جس سے امید ہے کہ ساڑھے سی ماہ کے اندر نہایت آید و تاب کے ساتھ جاری ہوگا۔ جدید ڈیکٹرین دیرپا کیا ہے۔ آگے چل کر پرکاش لکھتا ہے کہ اس سفر سے جہاں آریہ ہائیوں کو خوشی ہوگی وہاں اسلامی ہمہ مردوں کے گھٹھ میں ماتم چھا جائیگا پرکاش کے جن الفاظ کو کہتے ہیں کہ آجکل آریہ سماج اس پرکاش کے روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ آجکل آریہ سماج کی گاڑی کا پیہ کس طرف کو جا رہا ہے۔ سچائے اسکے کہ پرکاش اس عاقبت اندیش جو شیلے ہائی کو یہ سکھرت دینا کہ آریہ کے لیے عاقبت اندیشی سے کام لیتا بلکہ اللہ ان کو ہر کام میں مسافر کو پہلے ہی سے اکر رہا ہے۔ اگر تم نے مسلمانوں کے متعلق نہ بھی لکھنا ہو تو بھی لکھو آہ جس ملک میں ایسے اخبار نویس ہوں اگر اس ملک کی حالت نیم مردہ نہ ہو تو اور کیا ہو۔

ہمعصر جنوں کی غلط فہمی

کا خود ہی منترت ہے۔ کہ سمجھوں گے متعلق ہماری تہذیبیں صلح جوئی اور غمنا ہوا کو لینے ہوئے ہیں

ہاں اگر کہہ لیا جاسکتا ہے۔ تو ان تہذیبات کے متعلق جو کچھ کہے گئے ہوں ان کی آریہ سماج کے کمپ میں پڑتی ہیں مگر کیا شہر بیان بنڈت دیوتن جی آریہ سماج کی خطناک پیرٹ سے نا آشنا ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ہل کس طرف سے ہے اگر دینیس کرنا ہی پاپ ہے۔ تو بنگلہ اس ارتکاب کو تو ہم مرتکب ہیں۔ ورنہ شریمان بنڈت دیوتن جی ہماری کوئی تحریر آریہ سماج کے متعلق ایسی دیکھیں جس میں جیسے پہل کی ہو۔ اسلام تو صلح جوئی اور امن عامہ کی تعلیم دیتا ہے۔ امن عامہ اور شانتی کا سرور اسلام کے ہی سر پر ہے جو اپنے پیراؤں کو پیش قدمی کی قطعی ممانعت کرتا ہے اور پھر دینیس میں بھی "لاقتلوا" کی شہر لکھا ہے۔ اگر شریمان بنڈت دیوتن جی ذرا تھکے سے دل سے غور کریں گے تو وہ نہایت عمدگی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکیں گے کہ حقیقت زیادتی کی فریق کی ہے۔

سچ کی بجائے

پہر آگے چل کر شہر بیان بنڈت دیوتن جی باوا ناناک سے اسلامی رنگت اتارنے کے لیے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ باوا ناناک کی بانیوں یا ان کے کہہ "ایچ بچوں میں جو شلوک وغیرہ اسلامی رنگ میں رنگین پائے جاتے ہیں ان کے دو وجوہات ہو سکتے ہیں۔ اول جب کہ لالہ ملکراج بہرہ نے بھی ایسے تحقیقات کے دوران میں غلامی کیلئے۔ گردو صاحب کی مختلف باتشواہ حقایق کی بنیاد انکی زندگی کے مختلف حصوں کی رچی ہوئی ہیں۔ اور جوں جوں اسکے خیالات میں تبدیلی آتی گئی تو ان کو انکا صدق دل کے ساتھ اپنی سرل بہاشا میں اظہار فرماتے گئے۔ اور دوم ایک صورت اور شاید اغلب صورت یہ ہو سکتی ہے کہ شری ناناک دیو جی ہر گجھتی اور غمناک مسلمان تقار کے ساتھ یکدل کدہ دلی کہ تہ اپنے قطعی میں

علاپ رکھنے کی وجہ سے ہو

ہمارے سمجھ کر دوسری دلیل تو صدقہ بودی ہو کہ وہ افان جس کے دل میں دنا ہی پھائی کا انگ ہو وہ ہرگز ہر کسی خاص وقت میں کسی خاص سوناٹھی کے زیر اثر آکر اپنے ست و ہرم کو جس پر اُسے پورا یقین ہو۔ جوڑنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ان کا ہی مہسوں کا کام ہو بلکہ جو پیٹ ہو جا کے لیے گنگا گئے جو گنگا رام جیہ گئے تو جیہ داس اگر مہسوں کے جلس میں گئے تو کیا ملک لگا کر جیسے ستار رام جیسے ستارہ کہتے پرے اور اگر مہسوں میں گئے تو بیس آہ میں لے کر اللہ ہوا ہو کہ فخر ہو کر گنگا۔ اور پھر باوا ناناک پر یہ گمان کرنا ایک عملی و تاریک طاقت خون کرتا ہے۔

ہاں یہی بات بے شک واقعات مجھ سے مل کر کہتی ہے۔ چونکہ باوا ناناک حتمہ امد علیہ نے سچ کہہ کر بیس ہر میں کیا۔ انفاستان صلاۃ خوست میں باوا ناناک حتمہ علیہ نے مسلمانوں کے ہاں اپنی شادی بچی عمر میں کی اور اگر باوا ناناک حتمہ امد علیہ نے یہ شلوک کہا۔

دہا نور محمد جی دھما بنی رسول

ناناک قدرت دیکھ کر خودی لگی سپہاں

تو پھر ہر میں اگر ملتان پاک پٹن اجیر اور سہرہ وغیرہ میں اسلام کے مشہور اولیاء اور صلحا کے مقام پر بغرض استفادہ روحانی چلے گئے۔ تو پھر ہر میں آخر دہائی آج تمام اچھا۔ ان باتوں کی موجودگی میں کن ہے جو باوا ناناک حتمہ امد علیہ کے اسلام سے انکار کر رہے ہیں ایک بات ہو سکتی ہے کہ زمانہ نپٹ جائے تمام واقعات سمجھ لیا سیٹ ہو جائیں گہر خفہ اور غم نہ کی سے یہ شلوک نچرے جائیں۔ تو شاید کہہ بات میں گئے

یہ مبارک کام صریح

کی نسبت ایک نوٹ لکھ آیا ہوں اس کی نسبت حضرت اقدس کی خدمت میں ہی عرض کیا گیا آپ بہت پسند فرمایا۔ اور کہا کہ یہ مبارک کام ہے۔ خدا برکت ڈالے

www.aail.org

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی سیکم نور الدین صاحب کے فراموش روزانہ در قرآن شریف

پارہ بائیسواں

(رکوع ۱)

(سورۃ الاحزاب رکوع ۲)

مؤرخہ ۱۹۱۰ء

داعیہ بالہا ذقوا کویماء۔ اس میں معرفت کا نکتہ ہے۔ کہ جو نبی و مہدی ہوگی اسے رزق کریم دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کو اس رزق سے بہرہ دانی ملا۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ بہت فربہ زار تھیں۔
فلا تخضعن بالقول۔ حضرت عائشہ کھل کر بات کہہ لیتی تھیں یہ اس ارشاد کی تفصیل ہے۔
دکاتہر جن۔ حضرت عائشہ کو ایک جنگ جہی پیش آگیا مگس میں جاہلیہ الاولیٰ کی صورت نہیں۔
لیذہب عنکم الرجس۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ماریہ پہلے عیسائی تھی۔ اور صفیہ یہودی۔ اس قسم کے تمام عقیدوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں پاک ہوئیں۔

مؤرخہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۲ - سورۃ الاحزاب رکوع ۲)

المسلمین۔ فرماں بردار
الفتنہ۔ قرآن پڑھنے والے۔
الغصم اللہ علیہ۔ "زید" شخص ایک لڑائی میں قید ہو کر خدیجہ کی بہن کے حصہ میں آیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اپنے پاس رکھا۔ آپ نے اس کی شادی چھوٹی زادہ بہن سے کر دی چلن کہ وہ تیر تھی۔ اس لئے وہ ان (زید) کو عقارت سے دیکھتی جس کا انجام یہ ہوا کہ زید نے ملال و سہ ویا۔

تختی فی انفسا۔ دلہاری کا ایک پہلو یہ سوتھنا کہ بہن نکاح کر لیں۔

تختی الناس۔ بٹی پر بے جا اعتراض کر کے قابل عذاب نہ ہوں یہ ڈر تھا۔
حضرت موسیٰ کی نسبت بھی ارشاد ہوا۔ کہ لا تخت انت انت الا علی۔ شکست کا ڈر نہ تھا۔ بلکہ اس کا کہ لوگ مرتد ہو کر ہلاک نہ ہو جاویں۔

زوجنا کھا۔ یہ مراد نہیں کہ اللہ ہی نے نکاح پڑھا دیا۔ ظاہر میں کوئی بات

نہیں ہوئی۔ بایں وجوہات کہ ناسے حسب مآورہ قرآنی وسائل کا پتہ ملتا ہے۔
(ب) آپ کے ولیمہ کیا (ج) جب یہ ایک رسم کے شانے کے لئے تہنوج ہوئی۔ تو پھر نکاح ظاہر میں علی روس الاشہا کیوں نہ ہوتا۔
ولا یخشونہ احد الا اللہ۔ وختی الناس کے معنی اس آیت سے حل ہوتے ہیں اور جو عیسائی مخالفت کرتے ہیں وہ غلط ثابت ہوتے۔
وخاتم النبیین۔ نبیان کی مہر۔ آپ کی مہر لہذا اب کوئی حکم شرعی نافذ نہیں ہو سکتا۔

مؤرخہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۲ - سورۃ الاحزاب رکوع ۲)

اذکر اللہ کھڑے بیٹھے۔ بر و بحر میں یل و ہزار۔ ظاہر و باطن۔ دیکھ سکھ۔ لڑائی۔ سفر حضر صحت و شہد میں اللہ کی یاد ہوا ان سب مقامات و حالات و اوقات کا ذکر قرآن مجید کی آیات میں ہے۔

وملکنا اللہ کے دکر سے ملا کہ کے تعلقات بڑھنے میں۔

شاہد۔ گواہی دینے والا کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

نذیر۔ نافرمانوں کے لئے۔

سراجاً منیراً۔ روشنی دینے والا سورج

لکھ لایکون علیک حرج۔ جیسے یہودیوں کو پیچھے اجازت دی ہے کہ جاننا لگ

ہو جاؤ چاہو۔ یہودیوں کو بھی اجازت دی کہ جسے چاہو رکھو۔

ترجی من تشاء منہن۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے کہ جب طرفین کو علیحدگی کا اختیار

ہو تو اب رضامندی سے جو چاہے رہے اور جسے چاہو رکھو۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ

تقراً علیہن۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی سے دین کے لئے رہیں۔

مؤرخہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۲ - سورۃ الاحزاب رکوع ۲)

غیر فظیرین اللہ۔ ایسے وقت میں جانا کہ کمانا ابھی پاک ہوا۔ من ہے اس میں کئی خرابیاں ہیں۔ (۱) شدت حرص (۲) مینہ بان کمانا کو اسے باہماری غلطیوں میں مشغول ہو۔

یوذی الذی۔ جب نبی ایسے وسیع دل باوصلہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ تم دوسرے کیا ٹھکانا۔ اپنے سرور کے ارشاد پر بہت خوب شعر پڑھا۔

نان کہ خودی غائب ہو۔ نہ کہ کرو۔ ان گرو

ایک اور بزرگ نے مکان کا قبلا پیش کر دیا تھا۔ کہ یہ تم لے لو۔ ہم کوئی اور مکان

دھوڑ لینگے یہ سب قرآن مجید کی اطاعت تھی کہ یہ بزرگ لطیف طرز میں سمجھاتے جس سے بُرا بھی نہ لگے۔
یصلون علی النبی۔ صلوة کے معنی حمد و ثنا (۲۱) دعا (۳۱) اعلیٰ مرتبہ کی وہ دعا لگنا جس سے گناہ کا تصرف انسان پر باقی نہ رہے (۳۲) رحمت خاصہ

مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۵ احزاب رکوع ۸)

یہ نبین علیہن من جلالہن۔ لکھادین اپنے اپنے اوپر اپنی چادر دن کو لینے لگو گئے کہ چہرہ پر بڑھا کر رکھیں۔

نہم لا یجادرونک فیہا۔ قریب تیرے نہ پھٹکنے پائیں گے۔
یہ آیت کریمہ شیعہوں کے لئے قوی حربہ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ مدینہ سے نہیں نکلائے گئے۔ بلکہ بعد الموت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے میں دفن کئے گئے۔ گویا حیات و ممات میں آپ کی معیت کا شرف حاصل رہا۔
عن الساعۃ۔ وہ گھڑی جس میں منافق نکال دئے جائیں گے۔
لعل الساعۃ تکون قریباً۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اس وقت وحی ہوئی اور آپ کے نام بہ نام منافقین کو نکال دیا۔

مورخہ ۱۲۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۶۔ سورہ احزاب رکوع ۹)

آذوا موسیٰ۔ فرعون نے دکھ دیا۔ وہ ہلاک ہوا۔ قارون نے دکھ دیا۔ وہ ہلاک ہوا۔ تورات میں لکھا ہے کہ آپ کو عورتوں کے متعلق تہمت دی گئی۔ حقیقی ہیں بھی اس الزام دینے میں شامل تھی اس کو جہادام ہو گیا۔
الامانة۔ احکام
فاین ان یحلمنا۔ انکار کیا اس سے کو خیانت کریں۔
حمل الامانة۔ عرب زبان میں خیانت کو کہتے ہیں۔
حملنا۔ انسان نے ان میں بہت خیانت کی کیونکہ وہ اپنی جان پر ظلم کر نیوالا اور بہت جاہل۔

یہاں سورہ احزاب کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورہ السباء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۷۔ سورہ السباء رکوع ۱)

سورہ احزاب میں جس تک ذکر ہوا۔ وہ مسلمانین کی مشکلات کے متعلق ہے۔
طنون باللہ ظنونا۔ (۲) بلغت القلوب الحناجر (۳) هائلک

ابتلى المؤمنون۔ مگر ساتھ ہی پیشگوئی ہے۔ کہ احزاب شکست یاب ہوں گے۔
خود وہ احزاب کے بعد مسلمانوں پر فتح مندی کا زمانہ آتا ہے۔ لیکن چون کہ راحت و آسائش میں خدا بھول جاتا ہے اس لئے ایسے لوگوں کے واقعات مسلمانوں کی خبر کے واسطے بیان کئے۔ جن کو ہر طرح آسائش دی گئی اور وہ خدا کی عبادت سے غافل ہو گئے۔ تو سزا یاب ہوئے۔

ما یلج فی الارض۔ یہ آیات سبھانی میں کہ جیسے کرو گے ویسا پاؤ گے۔ جو جو گے وہی لکھ گا۔ نیک اعمال کا نتیجہ نیک اور بد اعمال کا بد انجام۔

ما ینزل من السماء۔ اس میں احکام بھی شامل ہیں۔
ما یصرح فیہا۔ نیک اعمال خدا کے حضور پڑھتے ہیں۔

الافی کتب۔ کتاب کے معنی حفاظت۔

الی صراط العزیز الحمید۔ پس وہ راستہ موجب ذلت و ذمہ نہیں کیونکہ وہ عزیز و حمید کا راستہ ہے۔

ان نشاء تخسف بہم الارض۔ اگر ہم پہاڑیں گے تو اسی زمین میں ذلیل کر دیں گے۔

کسفان السماء۔ اب وقت آسمان کے بادلوں کے ذریعے نشان ظاہر ہو گا۔ چنانچہ ایک جنگ بن مینہ کے ذریعے مومنوں کے قدم ثابت ہوئے اور کفار ہجما گئے۔

مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۸ سورہ السباء رکوع ۲۷)

اس رکوع میں دو گواہ بیان پیش کی ہیں۔ آل داؤد۔ آل سباء۔ داؤد و سلیمان کو سب مسلمان جانتے ہیں۔ مگر سلیمان کے پوتے کا نام کوئی نہیں جانتا۔
یحبالب۔ اسے پہاڑی لوگوں اور پہاڑوں والوں پر بندے۔

قد رقی السم۔ زرہ جو بناؤ ایک اندازہ رکھو۔ جلتے چھوٹے چھوٹے ہوں
دب۔ بخین اندازہ کی ہوں (۲) دنیا کے کاموں کو ایک اندازہ سے کرو یعنی ایک وقت مقرر کرو۔ پھر دین کے لئے بھی کچھ کرو۔

السایح۔ طاقت۔ نفاذ امر۔ حکومت۔

غدا و ہا۔ مشرق مغرب کی حدود میں آپ کی سلطنت کی مسافت ایک مہینہ کی راہ تھی۔

دوم یہ کہ آپ کے جہاز چلتے۔ جو ایک مہینہ کی مسافت صبح سے دوپہر تک کر لیتے
حاکم الارض۔ طے کر یہ جہد اسے اس کے معنی صل ہوئے ہیں یعنی
سلیمان کے تخت پر بیٹھا۔ وہ جہد ہی جہد تھا۔ روحانیت سے بے بہرہ تھا
پس سلیمان کی موت پر آپ کے بیٹے نے دلالت کی۔ نالائق ہوا۔ سب برکات و مروت نبوت جانی رہیں۔

الجنت۔ اس ملک کے شریر لوگ

کان لبثا۔ سب ایک شخص کا نام تھا اس کے دس بیٹے تھے۔ اسی کے نام پر ایک شہر بنا۔ یمن میں۔

سبیل العرم۔ طنبانی جو بڑی تیز ہو۔

اشل۔ پنجابی (پھر وان) عرب میں ایک نسل ہے۔ تفرقت بایدی سبا یعنی فسان ایسا تباہ ہوا۔ جیسے سبا۔

آٹا الکفور۔ کافر سے مراد کافر باللہ نہیں بلکہ کافر لغت۔

قرئی ظاہرہ۔ ایک گاؤں سے دوسرا گاؤں نظر آتا اور دوسرے سے تیسرا بصر میں اسفادنا۔ اپنے اعمال اور زبان حال سے یہ آرزو کی۔

صبتار۔ جو اپنے آپ کو بدیوں سے روکتے ہیں

شکور۔ اور پر خدا کی نعمتوں کی قدر کرنے اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو اس کے حکم کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۵۔ سورہ التبارک رکوع ۳)

قل ادعوا۔ یہ شہر کان مکہ کو خطا ہے۔ کہ بت نہا۔ کے کام نہیں آئیں گے اور زبان کی سفارش مفید ہوگی۔

یجمع بیننا۔ ایک شخص بھیج کرے گا (بزرگ کی پیشگوئی)

لثم یفخ۔ وہ شخص بھیج کرے گا کہ سنے والی ہوگی۔

متی هذا الوعد۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ اس کے مجمع بیننا کی پیشگوئی کو سمجھ گئے۔ یہ بھی پوچھا کہ ایسا کب ہوگا۔

ایک اور مقام پر بھی اس کا ذکر ہے۔ ویقولون متی هذا الوعد

جواب میں فرمایا۔ قل عسی ان یکون لدک لکم۔ یعنی میں جب یہاں سے

چلا جاؤں گا تو وہ واقعہ میرا ولیف ہوگا۔ یعنی میرے بعد آئے گا۔ ویقولون

متی هذا الفتح ان کنتم صادقین۔ یہاں وعدے کی بجائے فتح کا لفظ

میں ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا۔ قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا

ایمانہم۔

میعاد یوم۔ میرے بعد ہوگا اور ایک سال بعد۔ یوم مراد الہامی زبان میں

سال بھی ہوتا ہے۔

مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۰۔ سورہ التبارک رکوع ۴)

لن نؤثمن۔ کافر شیعہ کی راہ سے یہ کہتے ہیں۔ یہ ہوا ہی میں سے ہیں۔

کیونکہ تمام کتب الہیہ کا اجماعی مسئلہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے دی ہوئی ہے

مگر یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ دروغ مصلحت آمیز ہے۔ یہ مذہب نیا نہیں تفسیر کبیر

میں ہے۔ کہ برا ہونیکر للبقوت ہیں۔

الظالمون۔ سب سے بڑھ کر ظالم و فاسق ہیں۔ ایک منبری علی الحد۔ جو نبیوں کا انکار کرے۔ فمن اظلم ممن کن ب علی اللہ۔ دکناب بالصدق اذ جاءک الیس فی جمعہ مشوخی للکفرین۔

مکر اللیل والنہار۔ جو تیرہ تیرہ دن رات ہمارے لئے کین اور پی باقون سے ہمیں راہ حق سے روکا۔

یسطو الرزق۔ یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ غریب اس کھلے رزق کے وارث مسلمان ہوں گے۔

مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۱۔ سورہ التبارک رکوع ۵)

ہر پیر کے قرب کا کچھ نہ کچھ سامان ہوتا ہے۔ مثلاً ریل کے جس ریلے میں بیٹھا ہو اسی درجہ کا ٹکٹ خریدنا پڑے گا۔ اسی طرح خدا کے قرب کے جو سامان میں وہ بیان بیان فرماتا ہے۔

من آمن وعمل صالحاً۔ جسے علوم پر کامل یقین (۲) پھر ان کے مطابق عمل ہو۔ پس یہ تقرب الی اللہ کے سامان ہیں۔

لهم جزاء الضعف۔ جزا، بڑھ بڑھ کر ملے گی۔

فہو یختلف۔ دیکھو۔ حضرت ابوبکر و عمرؓ اگر ایک مکان اللہ کے ریلے چھوٹا تو اس کے عوض میں ان کو کتنے وسیع علاقہ کی سلطنت ملی۔

ابوہل کا بیٹا سلمانؓ ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اسے ایک سپاہ کا جرنیل بنا کر بھیج دیا۔ اور سرسایا خان قوم پر تاحمد و حکم حملہ نہ کرنا اس کے منہ سے اسباب

حملہ کر دیا اور شکست کھائی۔ جو کچھ ہوتا ہے خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔

للمشکک۔ ملائکہ سے بیان مقدس لوگ مراد ہیں۔ ان خدا الالہاک کریم سے

ثابت ہے کہ پاک لوگوں کو بھی عربی زبان میں ملائکہ کہہ لیتے ہیں۔

یعبثن الجنت۔ یہاں جن کو جن فرمایا ان کو اس سے پہلے رکوع میں

الذین استکبروا فرمایا۔ اس سے پہلے اطعنا سادتنا وکبروا عانا فانسلوا

السبیل۔ فرمایا۔

سحرنا مبین۔ دلربا باتیں کرتا ہے۔ جو ہمیں اپنی قوم سے کٹوانے والی ہیں۔

یثقات بالحق۔ حق کے ذریعے اس باطل کا سر توڑ دیگا۔ یہ پیشگوئی ہے اسی لئے

عظام الغیب صفت کا ذکر ساتھ ہی لایا۔

مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۲۔ سورہ التبارک رکوع ۶)

مذہبوں میں اختلاف ہے۔ مگر حق کا پانا انسانی شکل امر نہیں۔ مثلاً بت پرست

میں۔ صرف اتنا غور کافی ہے کہ اللہ کو چھو۔ جس کی پر تش کرسم میں۔ وہ خود اپنے

وہ اس کی عطا ہوتے اور پھر محمد و آئندہ کے لئے پھر محتاج کا محتاج۔

مورخہ ۲۲ - اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۱۴ - سورہ فاطر رکوع نمبر ۲)
ذین لہ سوء عمدہ - جو کوڑے اعمال خوبصورت نظر آتے ہیں۔

ضراہ حسناً - پھر اس بد عملی کو اچھا جانتا ہے۔
فان اللہ یضل من یشاء - خدا کی طرف سے گمراہی کا فرو جرم اپنی پر
گلتا ہے۔ جو ضلالت کی راہ عمر اختیار کرے۔

والعمل الصالحین فحسبہم - سمجھو یا کہ نیک باتوں کے ساتھ نیک اعمال بھی
ضروری ہیں۔

من عمرہ - اس کا مرجع کیا ہے اس سے ایک مسئلہ حل ہوتا ہے یہ ضمیمہ
اس معمر کے مثل کی طرف جاتی ہے۔ (یعنی مسیح سے ملاوٹیل ج)

ومن کل ناکلون - یعنی جس طرح ابلج سے بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں
اسی طرح انہی گندے لوگوں سے نیک بن کر اسلام میں آجائیں گے۔

مورخہ ۳ - ستمبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۱۵ - سورہ فاطر رکوع ۳)

الفقراء - امیر سے امیر انسان اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ ایک دم کا ایسا
احتیاج ہے کہ یہ زندگی و موت کا سوال ہے اور پھر احتیاج بھی عجیب
طور پر ہے۔ کہ ایک طرف سے ہوا کے داخل ہونے کا احتیاج ہے۔ تو
دوسری طرف ہوا کے خارج ہونے کا۔ ایک طرف پانی پینے کا احتیاج
ہے۔ تو دوسری طرف اس کے اخراج کی حاجت ہے۔

انسان حق کا بھی محتاج ہے۔ اور حق کے علم پر عمل کرنے کے لئے توفیق
کے حصول کا بھی ایسا ہی محتاج ہے۔ اگر خدا کا فضل نہ ہو تو بڑے بڑے
عالم فاسق و فاجر میں مبتلا رہ جاتیں۔

مورخہ ۴ - ستمبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۱۶ - سورہ فاطر رکوع ۴)

باسمک تقریباً ایک برس کے خیالات کا اثر لطفہ میں پڑتا ہے۔ پھر وہ مان کے
پیٹ میں جاتا ہے۔ تو مان کے اور اس کے گھر میں آنے جانے والوں کا
اثر پڑتا ہے۔ پھر ہم صحبتوں - ہم نشینوں - دو مائیں کر۔ نے والوں وغیرہم کا
اثر ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ ۱۸ - برس تک۔

انزل من السماء ماء - یہی حال وحی الہی کا ہے۔

نفسا اب - کھجور - انور - ۲۰ قسم کے ہوتے ہیں۔ جس طرح پانی پاک ہے
مگر چون اوز مینوں کے لحاظ سے مختلف نثرات پیدا ہوا تو ان اسی طرح خدا کی پاک وحی اذن
کا اثر بھی مختلف بلایں پر مختلف ہوتا ہے۔

بھٹے گھڑتے ہیں۔

پھر جنوں کے منکرین۔ وہ دیکھیں۔ کہ نبی پہلے کیلا ہوتا ہے۔ اس کے
ساتھ بھی عجیب رنگ شام ہوتے ہیں۔ مگر ہم نبی ضرور اپنے بڑے بڑے مخالفوں
کے مقابل میں کاہن ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ راستبازوں کی جماعت
حق پر ہے۔

نبی پر جنوں کا ختبہ بہت ہی کمزور ہوتا ہے۔ کیا محض ایسی اعلیٰ تعلیم لاسکتا ہے
اور ایسے قوانین وضع کر سکتا ہے اور اپنے کاموں کے نتیجے اپنی آنکھوں کے سامنے
بار آور دیکھ سکتا ہے۔

بین یدی عن اب شدید - یہودی مسیح کے وقت اتنا زور رکھتے تھے
کہ پلاطس کو ان کی مانت کام کرنا پڑتا۔ مگر ایک وقت آیا۔ کہ یہودی انھی مسیحیوں کے
ہاتھ سے مذہم و دہر ہو گئے۔

وما یحید - ایک نیکوئی ہے۔ کہ مکہ میں پھر بھی ایسی بہت پرستش ہوتی تھی۔
واخذ دامن مکان قریب - پکڑے جاؤ گے۔ ایک مکان میں جو قریب ہے۔

چنانچہ بدر میں بسا ہوا پھر مکہ میں۔ چنانچہ وہاں انہی منکرین نے آمنا کہا۔
و یقلنا فون بالغیب - یہ کہو اس کرنے میں کہ یہ نبی کبھی کا سبب نہ ہوگا۔ اس کی
اولاد کوئی نہیں۔ قریب کی باتوں سے بہت دور کے مکان میں ہو۔

مویب - چمک کرنے والا۔

یہاں سورہ السبا کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورہ فاطر کی نمبر

پارہ ۲۲ - رکوع ۱۳

مورخہ ۲۲ - اگست ۱۹۱۰ء

اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے۔ وہ حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات۔ صفات۔ اسماء کی
نسبت ہمیں اتنا علم ہو سکتا ہے۔ جتنا وہ خود اپنے انبیاء۔ اولیاء کی معرفت
بتائے۔ پس اللہ کی ذات و صفات۔ ملائکہ۔ قبر۔ حشر۔ دوزخ۔ جنت۔ پھر اط
کے متعلق ہمارا علم وہی صحیح ہو سکتا ہے۔ جو خود اس نے فرمایا۔ اور اسی حد
تک ہمیں ان میں گفتگو کرنے کی اجازت ہے۔

ادلی اجد ختہ - یہ اللہ نے فرمایا کہ فرشتوں کے پر میں ان سے کیا مراد
ہے۔ یہ اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ پھر وہ جنہوں نے فرشتوں کی چشم خود دیکھا
میں نے کچھ نہیں دیکھا۔

لا اھو - وہی کامل قدر فتن والا غیر محتاج ہے۔ جو کچھ کسی کو دیا ہو

www.aail.org

ذرا غور فرماوین کہ ان میں کونسی بڑی بات ہے جسکی وجہ ہم کا مخالفت ہوئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی شرائط

اول۔ بیعت کنندہ پہلے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں نہ جائے شریک سے مختلف رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جمیٹ اور زنا اور برائی اور فحش و مجور اور ظلم اور بیعت فساد اور بیعت کے طریقوں سے بچا رہے گا اور نفسانی چیزوں کو بوقت ان کا منسوب نہ ہوگا اگرچہ ایسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ بیعت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرے گا اور شریک اور حتی الوسع نماز بھی کرے گا۔ چوتھے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور استغفار کرے اور عبادت اختیار کرے اور دینی محبت کے احوالوں کو یاد کرے اسکی حمد اور تعریف کے ہر روز اپنا درو بنائے گا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنی نفسانی چیزوں سے کسی طرح کی نامائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال میں رنج و راحت و عسر و آسیر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت راضی بہ قضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیارہ دے گا اور کسی شخص کے وارہ ہونے پر اس سے نوبت نہ پھیرے گا بلکہ قوم آگے بڑھے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع اسم اور متابعت ہوا و قول سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بگلی اپنی اور فریبوں کرے گا اور افعال اللہ اور قول الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم۔ یہ کہ کبیر اور سخت کو بیکل جھوڑے گا اور فرقی اور عاجزی اور خوش خلقی اور جلیبی اور اسکیفی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنی ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ او جہاں آکس بس جہاں ہے اپنی خدا و ملائق اور نعمتوں سے نبی نزع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقداخت محض اللہ اور اطاعت و معروف و بائد کہ اس برتاؤت برگ قائم ہے گا اور اس عقداختہ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر نہ دینی رشتوں اور ملاطوں اور تمام خاوانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ فقط

کیون نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
مومنوں پر کفر کا کرنا گمان
ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین
شرک اور بدعت سے ہم بیزا ہیں
سارے مملکت پر ہمیں ایمان ہے
وہیکے دل اب تن خاکی رہا
تم ہمیں دیتے ہو کفر کا خطاب
کچھ تو نہ اپنی قدرت کا دکھا
۱۰ ستمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۵۔ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

دل میں اٹھتا ہے مرے سوسو ادا
ہے یہ کیا ایماں داروں کا نشان
دل سے میں خدام ختم المرسلین
خاک راو احمد مختار میں
جان دول اس راہ پر قربان ہے
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی خدا
کیون نہیں لوگو تمہیں خوف غلاب
تجربہ کسب قدرت کے ہر حرب اللہ

پر نبی ہے اور خدا تعالیٰ اس میں راضی ہے۔ تو وہ خود بخود پھلے گا اور بڑھے گا
در نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اس قدر عداوت ہوئی تھی۔ نیزہ سال تک
آپ کو مسجد سے برابر روکا جاتا تھا۔ بلکہ بارہا انداز و بیکر مسجد سے نکال دیا جاتا
اور دشمنی ایسی بڑھتی تھی۔ کہ آپ کو شہر سے ہجرت کرنی پڑی۔ مگر آخر آپ کی حیات
ہوئی اور وہ مسجد آپ کی ہو گئی۔ تو بتائیے کھنڈت ہم کا کیا نقصان ہوا۔ سع
جسٹین گے صادق آخر حق کا مزایا ہی ہے

میں تو جیراں ہوں کہ وہ کون سی بات ہے جس نے آپ لوگوں کو ہم پر ایسا
ناراض کر دیا ہے۔ اگر ہم وفات سچ کے قائل ہیں۔ تو کیا سچ کی حیات کو ماننا شرائط
ایمان میں داخل ہے۔ کیا وہ لوگ جو ہندو سے مسلمان ہونے میں ان
سے کلمہ طیبہ کے ساتھ یہ بھی کہلا جاتا ہے کہ سچ زندہ آسمان پر ہے۔ کیا پھر
ہمیں بغیر ان بھی حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر نہیں ہے۔ کیا بخاری شریف میں
متوفیک کے معنی تمہیک نہیں لکھے۔ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میر
پر کھڑے ہو کر نہ فرمایا تھا۔ کہ جیسا نبی پہلے مر گئے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بھی فوت ہو گئے ہیں۔ پھر بتاؤ ہم نے کون سی نئی بات کی ہے
جس سے آپ صاحبان برا فوختہ ہو گئے۔ کیا آپ ہم پر اس واسطے ناراض ہیں
کہ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح و مہدی مان لیا ہے۔ سو میرے ہائیو!
سنو اور پھر غور سے سنو۔ کہ مرزا صاحب کوئی ہمارے رشتہ دار نہیں تھے۔ ہم
نے حدیث میں پڑھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا۔ ہم نے قرآن و حدیث
میں سچ مہدی کے جو نشان لکھے تھے۔ وہ پورے ہوتے ہوئے دیکھ لے
طا علین پڑی۔ ریل جاری ہوئی۔ اونٹ بیکار ہوئے۔ زلازل آگئے۔ حج میں
روکاٹ ہوئی۔ اوپر اوپر سے آدمیوں کا میل جول بکثرت ہوا۔ دیا چیرے گئے
رمضان شریف میں کسوف خسوف ہوا۔ سب نشان پورے ہوئے۔ خود مرزا صاحب
نے جو بیگونیائی کی تھیں۔ وہ پوری ہوئیں۔ اس نے ہم کو نفوٹ سکھایا۔
خدا کی عبادت میں لگایا۔ ہماری روحوں میں نیکی کی فوٹ پیدا کی۔ اس جیسا کوئی
قرآن شریف کے حقائق و معارف بتلائے والا نہ ملا۔ اگر یہ شخص مہدی سچ نہیں
تو صدی کا سرا تو گزر چکا ہے۔ تم کوئی اور مدعی دکھاؤ۔ جو اس سے بہتر ہو۔
ہم اس پر غور کرنے کے واسطے طلبا ہیں۔ ورنہ خدا کے کلام اور نبی کی حدیث کی
متابعت سے ہم کو نہ روکو اور ناقص ہمیں دکھ نہ دو۔ خدا سے خوف کہاؤ۔ اپنے
اعمال کو درست کرو۔ پرہیزگاری کی راہوں پر چلو تاکہ خدا تم سے پیار کرے اور
تم کو ہدایت کی راہ دکھائے۔ ہم تو باوجود تمہاری اس انداز ہی کے تمہارے
حق میں کوئی کلمہ سخت نہیں بولنے۔ کیونکہ باوجود ان باتوں کے ہم جانتے ہیں کہ

آخر آپ بھی ہم سے نبی کے ہی کہلاتے ہیں۔ سع

اے دل تو نیز خاطر ایمان نگاہ دار

کافر کنند و غیر۔ ختب پیہرم

الق

اموم۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ قادیان

کیا دعا والا اشتہار پیش کرنے کا کوئی حق مولیٰ ثناء والہ صاحب حاصل ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

برادرم مکرم حافظ صاحب، حفظہ کلہم اشتر
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب
کے متعلق میں آپ کو اپنے گذشتہ خط میں اختصاراً
لکھ چکا ہوں۔ اب مفصل عرض کرتا ہوں۔ آپ لکھتے
ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو کچھ لکھا گیا تھا کہ اگر بدر
نے جو کچھ لکھا ہے وہ جھوٹ ہے۔ تو تم نالش کرو
سارا خرچہ عدالت میں دوں گا۔ اس پر مولوی صاحب نے مقدّمہ
کی تکلیف اور عدیم الفرصتی کا غدار کیا ہے اور لکھا ہے کہ
اگر میں نے ایسا اشتہار دیا تھا تو دکھاؤ۔ سو براؤین
اول تو میں آپ کے واسطے دعا سے خیر کرتا ہوں۔ کہ آپ کو
اللہ تعالیٰ نے سلسلہ حق کی صداقت کے واسطے ایک
سچا جوش عطا کر دیا ہے۔ اور اپنے اس عاجز پر اس میں کمال
سے کام لیا۔ جو کہ آپ مومن کو دوسرے پر کرنا چاہتے
آپ کی ایسی ہی کوئی نیکی ایسی بات کا فریادہ جوتی ہے
کہ آپ کو سلسلہ حق کی طرف متوجہ کر لائی۔ ورنہ اس ظلمات
کے زمانہ میں سچائی کو قبول کرنا ایک بہت مشکل امر ہے
اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک زمانہ میں خدا کے برگزیدہ
آدمی ناپاک لوگوں کے ہاتھوں سے دکھ دئے جاتے
ہیں۔ مومن آپ کو مبارک باد کہتا ہوں کہ اس میدان
میں یہ آپ کی پہلی فتح ہے کہ آپ نے ایک حق کے
دشمن کو کئی ہزار روپے اپنے پاس سے دینا منظور کیا
کہ وہ اپنی سچائی کا ثبوت دے سکے۔ مگر اس سے بن
نہ پڑا۔ اور اسکو جرأت نہ ہوئی کہ اس کو قبول کرنا۔
الاعمال بالنیات۔ عمل نیتوں پر ہر وقت ہیں۔ گو مولوی
صاحب نے قبول نہ کیا۔ مگر آپ کا تو ثواب ہو ہی گیا
مولوی صاحب کا غدار دراصل عصمت بیوی ازبے
چاوری والا معاملہ ہے۔ جب کہ ان کا دل ان کو ملزم
کر رہا ہے تو وہ عدالت میں کیوں کر جاویں۔ آخر
سرکار انگریزی کی عدالت ہے۔ کوئی سکھاشاہی تو ہے

نہیں۔ علاوہ اس کے خود مولوی صاحب کے اپنے الفاظ
جو اس جماعت کے متعلق اور اس کے مقدس امام کے
متعلق وہ اپنی اخبار میں چھاپتے رہے ہیں۔ ان کی
وہ درافشا نیان ان کو بخوبی یاد ہیں اور وہ جانتے ہیں
کہ ان کے وہ کھمبے ہونے کا شے عدالت میں جا
کہ انہیں کس طرح نیلے پٹین گئے۔ پھر یاد رکھیں۔ کہ یہ
دنیا تو چند روزہ ہے اور آخر یہ سب کچھ ان کو سامنے
آسی جلنے گا۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا اور بولا ہے
اس کی جواب دہی ان کو کرنی پڑیگی۔

اب میں آپ کو اتنا بیان کہ مولوی صاحب نے اس
جواب میں کیا حال کی اختیار کی ہے اور پبلک کے کس قدر
دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے جن دونوں میں حضرت
افسوس مرزا صاحب مرحوم و مغفور نے مولوی صاحب
دعا کے ذریعہ سے فیصلہ کر لینے کے واسطے لکھا تھا
ان آیا۔ میں مولوی صاحب کے اخبار میں جواب لکھنے کو
غلاؤنگی ایک اشتہار اپنے طبع المحدث میں
چھپوا کر اگلے ہی شائع کر دے گا۔ اخبار المحدث
میں جو کچھ سخت گوئی اور بدزبانی کا وہ استعمال کیا
کرتے ہیں۔ وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے مگر انہوں نے
اس سے بڑھ کر ایک درجہ بدزبانی کا رکھا جو اس
اور اس کے واسطے ان کا اختیار ان کا ایک نائب اور
ان کی انجمن نصرت السنہ کا سکرٹری کوئی حکیم محمد دین
نام ہے۔ مولوی صاحب موضوع کی حد سے حدت
رہی ہے کہ اخبار میں مضمون لکھنے سے قبل ایک
نہایت پاک الفاظ کا پیرا ہوا اشتہار میان محمد دین
کے نام پر شائع کر دینے میں۔ مثلاً اسی محمد دین کو
نام پر انہوں نے ان ایام میں ایک اشتہار شائع کرایا
تھا۔ جس کے بعض الفاظ نمونہ یہ ہیں۔

یہ کرشن قادیانی نفیلین جہانگئے گئے
آخر اشتہار دیا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ جھوٹا طاعون
مر جائے گا اسے طاعون سے مرنا کوئی
ٹری بات ہے بتلاؤ اگر تم طاعون سے
پہلے مر گئے تو کیا تمہاری قبر پر آنکر
کہیں گے تف کرشن جی کے اشتہار کا مفصل
جواب اخبار المحدث میں نکلیگا۔ ایسا ہی ان ایام
میں انہوں نے میان محمد دین کے نام پر ایک اشتہار
شائع کرایا تھا۔ جس میں یہ الفاظ ہیں۔

یہ کرشن جی ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ جھوٹا
سچے سے پہلے ہلاک ہوا کرتا ہے میلہ کذاب
نے نبوت کا دعوہ کیا تھا جو آنحضرت م کے
بعد زندہ رہا کرشن جی کی حالیہ قوالی میں
.... مختصر یہ ہے کہ موت اور زندگی کا وقت خدا
کے علم میں ہے جناب مولوی ثناء اللہ صاحب
نے اپنے اخبار اہل حدیث میں اس کے جواب میں مفصل
مضمون لکھا ہے۔ ایسا ہی انہوں نے ایک اشتہار
ایسی مضمون کا اپنے اسی حکیم محمد دین کے نام پر شائع
کیا تھا۔ جس میں لکھا ہے کہ حرامزادوں کی سی دراز
ہوتی ہے۔ میں نے اپنی مضمون اخبار میں یہ لفظ
نہیں لکھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے وہ اشتہار اپنے
نام پر شائع کیا تھا بلکہ میں نے یہ لکھا ہے کہ مولوی صاحب
نے ایسا اشتہار شائع کرایا تھا۔ مولوی صاحب اس
کے جواب میں صفائی کے ساتھ یہ نہیں لکھا کہ میں نے
کوئی ایسا اشتہار شائع کیا یا کیا نہیں بلکہ ایک بیچ دار
بات کی ہے کہ وہ اشتہار دکھاؤ جس میں انہوں نے
یہ سوچا ہے کہ جب اشتہار دکھایا جاوے گا تو ہم
کہہ دیں گے کہ یہ میرے نام پر نہیں۔ مولوی صاحب اگر
سچی راہ اختیار کرتے۔ اور نہ لالچ وہ اشتہار ان کا نہ تھا
تو انہیں چاہیے تھا کہ صفائی سے یہ طعن کہاتے کہ کوئی
اس مضمون کا اشتہار نہ بنے نہ کہانہ لکھایا۔ نہ المحدث
کا رخاندہ میں چھپا۔ اور نہ اس میں کوئی میرا شور مچا۔ اور
میں اس کا خمیازہ نہوں۔ اگر مولوی صاحب ایسا کہتے
تب قربات صاف ہو جاتی۔ مگر ابکل کے مولویوں میں
فقوئے کہاں۔ اور اگر فقوئے ہو بھی۔ تو بقول مولوی
ثناء اللہ صاحب تو جھوٹ بول کر بھی انسان متقی کا سنی
رہتا ہے۔ پھر انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ سچ کو امتیاز
کریں اور بدیہی ہال چلیں۔

اب بھی اگر مولوی صاحب میں کچھ انصاف کی بربانی ہو
تو فیصلہ کی راہ آسان ہے۔ کہ وہ طعن اٹھا کر اپنے غیبا
میں نکھ دیں۔ کہ ان ایام میں میان محمد دین کے نام پر
جو اشتہار کا رخاندہ المحدث میں چھپے تھے جن کے رو
سچے و باطل کے مقابلہ کے وقت پیچھے ہٹ کر زندہ
رہنا کوئی مددگار نہیں بلکہ لمبی عمر پانے والا تو
میلہ کذاب اور حرامزادوں کا ہوتا ہے وہ اشتہار
میں نے لکھا نہ لکھا ہے اور نہ میرے حکم یا روئے

کھد گئے تھے اور نہ ہی ان کے مضمون کے تحت کوئی اتفاق تھا۔ نواب سہیل نے بکافت صرف میان محمد دین اول کے مضمون کا ذمہ دار ہے۔ اگر مولوی صاحب نے ایسی علت شائع کر دیں۔ تو چند ہم ان اشتہارات کا بھی کوئی ذکر نہ کریں گے اور نہ ان کی بنا پر مولوی صاحب کے بالمقابل اپنی کسی تحریر میں کوئی استدلال کریں گے۔ مگر یہ ہرگز اسد نہیں کرنا کہ مولوی صاحب کو ایسی علت کہا سکین۔ کیونکہ باوجود ان توضیحات کے جو ان سے ظاہر ہوئی ہیں۔ ان کا دل ان سب باتوں کو بخوبی سمجھتا ہو رہا ہے۔

یہ تو ان اشتہارات کی بات ہوئی۔ اب میں ان کے اخبار المحدث کا حوالہ دیتا ہوں۔ جس کے رو سے اس معاملہ میں مولوی صاحب نے ایسے الفاظ شائع کئے جو امر اور سے بڑھ کر نہیں۔ اخبار المحدث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۴۱ پر ایک ایک فٹ نوٹ دیا گیا ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے۔ کہ عمر کی مہلت پانے والا۔ بدکار۔ مغفد۔ دغا باز جھوٹا اور نرمان ہوتا ہے۔ ہم نے جس اشتہار کا حوالہ دیا تھا۔ اس میں تو ایک ہی لفظ سخت تھا اور وہ بھی کچھ ایسا بہت سخت نہیں۔ کیونکہ بقول مولوی۔ مدعی نبوت در امر کیسی کی بدانتہاس اس کے اعتبار میں نہیں لیکن اس فٹ نوٹ میں تو پانچ خطاب ایسے شخص کو فٹ گئے اور یہ نوٹ بھی حضرت مرزا صاحب کے اسی اشتہار دغا باز لگائے گئے ہیں۔ جس کو اب مولوی صاحب نے پھرتے ہیں۔ کہ دیکھو مرزا نے میرے حق میں دغا کیا ہے۔ بندہ خدا جب کہ غم خود اسی دغا کے اشتہار کے متعلق یہ عقیدہ ظاہر کیے ہو۔ کہ یہ دغا فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جس شخص کو عمر کی مہلت ملاتی ہے۔ وہ بدکار۔ مغفد۔ جھوٹا اور دغا باز اور نرمان ہوتا ہے۔ تو اب آپ ہی کے شائع شدہ عقیدہ کے مطابق آپ کلام ہوئے۔ میں ان الفاظ کو آپ کے حق میں دہرانا نہیں چاہتا۔ مولوی صاحب خود بھولیں ان اس جگہ بھی ممکن ہے۔ کہ مولوی صاحب بالکل عذر تراشیں۔ کہ یہ فٹ نوٹ ... بلکہ میرے نائب ایڈیٹر کا ہے۔ اور نائب ایڈیٹر نے اسے کارڈ ... یا بالفاظ دیگر مولوی صاحب موصوف ... سکریٹری انجن اشاعت السنہ کے عقائد

کے مطابق سب کے کذاب اور اس خطاب کے مستحق ہیں اور ان کے نائب ایڈیٹر کے عقائد کے مطابق ان مذکورہ پانچ خطابیوں کے مستحق ہیں اور یہ ان کا تصور نہیں۔ بلکہ ان کی خوبی قسمت کا ذمہ ہے جو انہیں ایسے سکریٹری اور ایسے نائب ملے۔ لہذا ہم اس نائب کے نوٹ سے بھی دگر ذکر کرتے ہیں۔ بشرطیکہ مولوی صاحب وہی ہی علت جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔ اس نوٹ کے متعلق کہیں۔ کہ وہ اس نوٹ کے ساتھ تو متفق اگر تھے اور نہ ہیں۔ اور نہ ان کے علم سے یہ نوٹ شائع ہوا اگرچہ انصاف کی بات تو یہ ہے کہ مولوی صاحب سے یہ مطالبہ کیا جاوے۔ کہ اگر وہ اشتہارات اور یہ نوٹ آپ کے صریح عقیدہ کے خلاف تھے۔ تو ان کو آپ نے اپنی انجن کے سکریٹری کے نام سے ان کو کیوں شائع ہونے دیا۔ دوم اپنے مطبع میں ان کو کیوں چھپایا۔ سوم۔ آپ نے ان کی تردید کیوں اپنے اخبار میں نہ کی لیکن ہم اس بات کو بھی چھوڑتے ہیں۔ اور اگر اب بھی مولوی صاحب صاف لفظوں میں ان کی تردید کر دیں۔ اور حلف کر لیں۔ تو ہم حلفیہ اقرار پر شائع کر دیں گے۔ کہ ہم اس نوٹ اور ان اشتہارات کا جو کچھ ذکر کر چکے سو کر چکے کیونکہ آج تک مولوی صاحب نے ان کی تردید شائع نہیں کی۔ اب ان کا آئندہ ذکر نہ کریں گے۔ لیکن اگر مولوی صاحب نے حلف نہ کیا ہی تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ صادق کے مقابلہ میں بروقت سختی لمبی عمر پانے والا ... اور سب کے کذاب اور جھوٹا اور بدکار اور مغفد اور دغا باز ہوتا ہے۔ اور خدا اس کے اپنے عقیدہ کے مطابق ان کو لازم کر کے دیکھا ہے۔ اور ہمارا حق ہوگا۔ کہ جب کبھی مولوی صاحب اس معاملہ میں کچھ تحریر کریں۔ ہم ان کے سامنے ان کے یہی عقائد پیش کرتے رہیں۔

اس کے بعد اب میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ تو مولوی شاد احمد صاحب اس دغا کے متعلق جو حضرت مرزا صاحب کے شائع کی تھی۔ اپنے اخبار المحدث میں کیا رائے ظاہر کر چکے ہیں اس رائے سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ اس دغا کو پیش کرنے کا اب انہیں کوئی حق حاصل ہے یا نہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنی اخبار المحدث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۴۵ پر اس دغا کو نقل کر کے اس کا جواب

جو لکھا ہے۔ وہ لفظ بلفظ جان نقل کر دیتے ہیں۔ اور بعض الفاظ کو توجہ دلانے کے واسطے علی کر دیتے ہیں۔

جواب :- اس ساری لمبی چمڑی خبر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے خلاصہ یہ ہے۔ کہ کشن جی دغا کرتے ہیں۔ کہ جھوٹا ہے۔ پہلے طاعن میضہ وغیرہ سے مرمانے۔ اس جواب میں آپ نے کئی طرح کر دجل اور فریب کا کام لیا ہے۔

اول یہ کہ اس دغا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور نیز میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔

(دوم) یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر شیخی نہیں بلکہ محض دغا کے طور پر ہے اس کا نتیجہ ہوگا کہ اگر تم مر گئے تو تمہارے دام اودھا وہ رخس کہ پہل پاک رہا کہ یہ مقرر کریں گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہاں نہیں تھا بلکہ محض دغا تھی۔ یہ بھی کہہ دیجئے۔ کہ وہاں تو بہت سے بیسوں کی بھی قبول نہیں ہوئیں۔ دیکھو حضرت روح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ بلکہ وہ آپ کی دعا میں بہت سی مثالیں دیدیں گے۔ کہ تو بل نہیں ہوئیں۔ آپ تین سال کے اندر فیصلہ ہوگا کہ دغا کی تھی جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی۔ تو میں اپنے آپ کو کا فر۔ مردود کذاب اور دغا باز سمجھ لوں گا۔ یہی فیصلہ گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔

سوم۔ یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ نے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ جبکہ (بقول آپ) مولوی غلام دستگیر نقوی مرحوم۔ مولوی انیسٹیل علی گڑھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوٹی امرن اسی طرح سے مر گئے ہیں۔ تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے؟ ٹھیک۔ اسی طرح اگر تلافی بھی ہو گیا۔ تو کیا نتیجہ؟

چہارم۔ آپ نے بڑی جالاکائی یہ کہ یہ دیکھا کہ ان دنوں طاعون کی شدت ہے خصوصاً صوبہ پنجاب میں اب صوبہ میں سے زیادہ ہے بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں جو امرتسر سے بہت قریب ہے۔ یہ کیفیت ہے کہ مردوں کا اٹھنا نامشکل ہو رہا ہے البتہ شہر میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے اور کئی جگہ لگے ہیں۔ تو کل کا اعتبار نہیں۔ اور دیکھئے میں

بھی ایسا ہی پایا ہے کہ وہ ہے۔ تو یہ نہیں ہے تو وہ نہیں۔ ایسے وقت بن طاعون۔ ہیضہ وغیرہ کی موت کی دعا محض من بن صبح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہہ دیا کہ مجھے اہام ہوا ہے۔ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی یہ غرض تھی کہ اگر ڈوب گیا۔ تو ب مر جائیں گے۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دے گا۔ اور اگر نجات نہ ہو۔ تو سارے معتقد ہو جائیں گے یہی جال تہاری ہے۔ اگر مخالفت کر گیا تو تہاری جان دی ہے۔ اور اگر خود بدولت من کم جہاں پاک ہو گئے۔ تو کوئی نیر بات مارنے آئیگا جسے۔ تہاری یہ دعا کی صورتیں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں۔ پھر وہ کیوں تہاری دعا پر پوروں کے طاعون زدہ کو کا ذب جلائیگے۔ ششم۔ آپ نے ایک جال کی یہ کہ پہلے صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی۔ مگر اخیر آکر یہ بھی کہا۔ یا کہ کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو۔ مثلاً سلاک۔ اس تعلیم کرنے سے آپ کی غرض دی ہے۔ جو آہم کے معاملہ میں آپ نے ظاہر کی تھی کہ موت کی پیشگوئی جب جھوٹی نکلی۔ تو بات نہالی۔ کہ چونکہ وہ نہر سے فیروز پور تک چلا گیا۔ اور چھپ کر رہیں یہی موت کے برابر ہے۔ چہ خوش

من خب کے شناسم پیران پارا ہفتہ۔ اپنے پہلے اپنے گزشتہ مضمون مندرجہ الحمد ۱۵۔ اپریل کے فقرہ نمبر ۴۴ میں کہا تھا کہ خدا کے رسول چوتھے رحیم و کریم ہونے ہیں اور انکی ہر وقت ہر خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔ مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔

مرزا یوں! بتلا سکتے ہو۔ یہ ہفتہ اور مخالفت کیوں ہے ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا۔ سچ ہے؟ لوجب انہیہ اختلاف کشتیوں

مختصر یہ کہ من تہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو اور یہ تحریر تہاری نیچے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کی منظور کر سکتا ہے۔

مرزا یوں! تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر اسے من۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفین کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام ایسے جسے شرم کرو۔ شرم۔ شرم۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی اس تحریر میں جو ان کے سکریٹری یا نائب کی نہیں بلکہ خاص انہی کی ہے حضرت مرزا صاحب کے دعا والے فیصلہ کو ذرا لٹل سے منظور کیا ہے۔ اول۔ مولوی صاحب کی اس روشنی نہ تھی۔ دوم۔ وہ الہامی نہ تھا نہ تھی۔ سوم۔ مولوی صاحب کا مرجع انکی کے واسطے حجت نہیں۔ چہارم۔ طاعون کا خوف مولوی صاحب کو تھا۔ پنجم۔ یہ دعا فیصلہ کن نہ تھی ششم۔ اس دعا میں صرف موت ہی نہیں۔ بلکہ سخت آفت کا ذکر تھا۔ ہفتم۔ رسول تو رحیم و کریم ہوتا ہے۔ پھر مولوی صاحب کی ہلاکت کی دعا مرزا صاحب کیوں کرنے لگے۔ اس کو منظر رکھنا طریق منہاج نبوت نہ تھا اب میں مولوی صاحب پر چھٹا ہوں۔ کہ باوجود ان

تحریروں کے کہ اب آپ کو کوئی حق حاصل ہے کہ اس دعا کو پیش کریں۔ کیا آپسی ہون موعدا کا کام ہے کہ ایک فیصلہ کو خود ہی بڑے پر زور الفاظ میں روکنے اور پھر اسی کو اپنی تائید میں پیش کر کے کیا وہ عقیدہ جو ۱۹۰۷ء میں آپ کے نزدیک دجل اور فریب اور لڑائی اور غلات منہاج نبوت تھا۔ منہاج نبوت من عین صدا اور حق اور انانی اور طریقہ شریعت ہو گیا ہے۔ اگر ایسا ہو تو پھر میں آپ کی خدمت میں وہی بات عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ حلف اٹھا کر اپنے اخبار میں شائع کریں۔ کہ میں اپنے پورا نے عقائد سے جو میں نے اپریل ۱۹۰۷ء میں اپنے اخبار میں ظاہر کئے تھے۔ تو برکتاً ہوں۔ وہ سب جھوٹ اور بہتان تھا۔ اگر صادق اور کا ذب کا مقابلہ ہو جائے۔ اور ایک دوسرے کے سامنے میدان میں آجائے۔ اور صادق کا ذب کے حق میں ہلاکت کی

یا سخت آفت کی بردہا کرے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے میر حق میں کی تھی۔ تو ایسی دعائیں صداقت حق اور مطابق منہاج نبوت ہے۔ اور ایسا کرنے سے کسی رسول کے رحم و کرم میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور جو کہہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ وہ سب جھوٹ افتراء اور بہتان تھا۔ اس حقیقہ کو اب ترک کرنا ہوں۔

اگر مولوی صاحب موعود حلفیہ ایسا بیان شائع کر دیں۔ تو پھر ہم ان کی اس تحریر کا حال دیکھا بھی چھوڑ دیں گے جو کہ ہم نے اوپر اہل حدیث سے نقل کی ہے۔ سرورست بن اس کے متعلق ایسا ہی کہنا کافی سمجھتا ہوں اور اس خط کو اخبار میں شائع کر کے مولوی صاحب کے وہ مطالبات کرنا ہوں۔ جو اوپر درج کئے گئے ہیں اور ان کے جواب کا انتظار کرنا ہوں۔

مگر میں اسکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ان کا جواب بھوکا لیلین کے اور خوش گوئی کے اور چند ایک اشعار کہہ دیں گے اور کیا ہوگا۔ ہم تو ان کی گالیاں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور نہ گالیوں میں ان کا مقابلہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ بلکہ گالیوں کے عوض میں بھی ان کے واسطے دعا ہی کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں توبہ نصیب کرے کیونکہ وہ خود بھی باوجود اس قدر تڑفنے کے دعاؤں انتشار کے جواب میں رسول کے رحم و کرم کے حضور میں اہل کرتے ہیں کہ میرے واسطے ہلاکت کی دعا کیوں کی جاتی ہے۔ ہم تو نہیں چاہتے کہ وہ اس گمراہی کے گڑھے میں گرے رہیں۔ اور ان کی گالیاں سن کر بھی گالی نہیں دیتے۔ ان کی عادت ہے۔ کہ بجانے کسی متعلق جواب کے فوراً دشنام دی پر آجائے میں آپ کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نورانی حکیم ذوالدین صاحب کو ان بڑے بڑے اسانات کے سبب جو اپنے جہد پر کئے ہوئے ہیں۔ آپ کو ابی المکرّم کے کہنا کرتا ہوں۔ اس لفظ کو بھوکا لیلین نثار اللہ صاحب نے بار بار مجھے نیوگ زادہ کہا ہے کہ مولوی صاحب تمہارے حقیقی باپ تو نہیں ہیں۔ بس نیوگ کے سبب تمہارے باپ ہو گئے۔ یہ ہے الحدیث کے ذہن رسا کا نہ۔ گویا ان کے نزدیک بیات اہل میں داخل ہے۔ سو اسے نکاح یا نیوگ کے اور کسی تعلق پر بولا نہیں جاسکتا۔ مجھے دوست نے کہا کہ تم بد میں کہہ دو۔ کہ مولوی محمد حبیب

مولوی نند احمد کو پناہ کیا کہ اگر کتاب ہے تو پھر وہ کن معنوں میں ہے۔ مگر میں نے کہا کہ میں ایسے جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ اور نہ ایسی باتوں کے جواب کی کوئی ضرورت ہے مافل خود جانتا ہے کہ مولوی صاحب کے ایسے الفاظ ان کے کن اخلاق کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جن کی مخالفت نے ان کے اندر سے نیکی کی اور تہذیب کو نکال دیا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ ایسی کلام کا ادون کے حق میں کیا نتیجہ ہوگا۔ عداوت کے انہیں دیوانہ بنا دیا ہے۔ چنڈوڑ کا نگر ہے۔ ہمارے ایک دوست نے جو حیدر آباد کن میں رہتے ہیں۔ اور ان کا نام میر فضل علی ہے۔ المحدث کی ایسی ہی بڑا بیون سے جل کر کہ اس نے ایک دفعہ بدر کو بدر دیکھا۔ اور ایڈیٹر المحکم کو ابو المحکم کہا ایک مضمون ہمارے پاس بھیجا جس میں انہوں نے دیکھا کہ جو بھل عمر بن ہشام۔ جو ابو الوفا شاعر و شاعر دو کے اعداد و صرف بہ تعداد جمل برابر ہونے میں۔ مگر میں نے مناسب نہ سمجھا کہ اسے جھاپن۔ کیونکہ ہم نے جب کہ اس سخت تاریکی کے زمانہ میں حق کو قبول کر لیا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم پر سب سختیاں اٹھائیں۔ اور ہر ایک قسم کا سخت کلام نہیں۔ اور کسی بدگو کا جواب بدگوئی سے نہ دیں۔

گالیان سن کے دوا دیتا ہوں ان لوگوں کو رحم سے جوش میں اور غیظ گھسایا ہم نے اب میں اس دوا پر اس خط کو ختم کرنا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کا استغاثہ عطا کرے کہ آپ صحابہ کرام کا نمونہ بنیں اور بیرون کے واسطے ہدایت کا موجب ہوں۔ آمین

خادم۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ اڈیر اخبار جلد نمبر ۴ صفحہ ۴ کالم اول

خلافت کھڑے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بکا دون کو خدا کی طرف سے ملتانی ہے سوا من کان فی الضلالة فلیدلہ الرحمن مڈاً (پل ۴۸) اور امانی لہم لیزداد (پل ۴۸) فی طغیانہم یعمہون (پل ۶۶) وغیرہ اس میں کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سزا آباد ہم حتیٰ علیہم

(پل ۴۸) بن کے صاف ہی معنی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھ کو دغا باز۔ مفسد۔ اور افران لوگوں کو لسی عربی دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بڑے کام کر لیں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ کہ ایسے لوگوں کو بہت عزیز ملتی۔ کیونکہ نہ مود عوسے ترویج۔ کرنن۔ اور محمد۔ احمد بلکہ خدا ہی کا ہے۔ اور قرآن میں یہ لیاقت! ذلالت مصلحت من العلم۔ (نائب امیر)

خطبہ عید الفطر

دینہ المسیح من عید الفطرہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو پل ۹ بجے پڑی گئی۔

اس دفعہ بیرونیات (لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ) سے اسباب شامل نہ ہو سکے۔ کیونکہ ہلال کے متعلق اختلاف ہو گیا۔

نماز حضرت امیر المومنین نے پڑھائی۔ بعد از نماز۔ آپ نے سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ پر خطبہ پڑھا۔ جو درج ذیل ہے۔

آوی کو اللہ نے بنایا ہے اور اس کے لئے دو قسم کی چیزیں ضروری ہیں۔ ایک جسم جو زمین نظر آتا ہے۔ اس کے لئے ہوا کی ضرورت ہے۔ کہا ہے پینے پینے مکان کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کا یاد و محسوس ہو۔ اس کی ضرورت ہے۔ دور دراز ملکوں کی۔ وریاؤں کے اس بار اُس پار جانے کی ضرورت ہے۔ زمیندار کو کھیت کی ضرورت ہے۔ کیا زمین انسان بنا سکتا ہے پھر ان کے لئے لکھڑیاں چاہئیں۔ مضبوط درخت ہر جب جا کر بن بستے ہیں۔ ان کے لئے لوبہ کی بھی ضرورت ہے۔ پھر اوزار بھی لوبہ کے ہوتے ہیں لوبہ کا بھی عجیب کارخانہ ہے۔ لوبہ کا فون سے آتا ہے جس کے لئے کتنے ہی مزدور دن کی ضرورت ہے۔ پھر اور کئی قسم کی خشتوں اور مدون کے بعد بننا ہے۔ مگر یہی بھی بے کار ہے جب تک جانور نہ ہوں۔ پھر جانوروں کے لئے گھاس چارہ وغیرہ کی ضرورت ہے۔ پھر اس میں چلانے میں علم۔ فہم اور غایت اندیشی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ انہی کی دوسرے چھوٹے چھوٹے جتنے پیسے بنستے ہیں

وہ عالی شان بنستے ہیں۔ مثلاً چکی پینا ایک ذلیل کب تھا۔ علم کے ذریعہ ایک اعلیٰ پیشہ ہو گیا۔ یہ جو بڑے بڑے لون کے کارخانے والے ہیں۔ دراصل مکی پسینے کا ہی کسٹہ ہے ایسا ہی گاڑی چلانا کیا معمولی کب تھا۔ گاڑی چلانے والا ہندوستان میں لنگوٹ باندھے جاتا تھا۔ اب گاڑی چلانے والے کیسے عظیم الشان لوگ ہیں۔ یہ بھی علم ہی کی برکت ہے

حجام کا پیشہ کیسا اونٹن سمجھا جاتا۔ یہی لوگ مریم ٹی کرنے اور ڈیان بھی درست کر دیتے۔ اسی پیشے کو علم کے ذریعے ترقی دیتے۔ دیتے سرجنی آپ فزیت ہو کر گئی ہے اور سرجن بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے۔

میں نے تاجوین پر وہ وقت بھی دیکھا ہے کہ سر پر بوجھ اٹھائے وہ بدر پھر رہے ہیں۔ رات کسی مسجد میں کاٹتے ہیں۔ مگر اب تو تجارت والوں کے علیحدہ جہاز چلتے ہیں۔

وہ حکومت بھی دیکھی ہے کہ دس روپے لینے میں اور ایک زمیندار سے دھینگا کشتی سودی ہے۔ یا اب سنی آڈور کے ذریعے مالہ اور اکڑتے ہیں۔ سنان۔ ویران جنگلوں کو آباد کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی علم ہی کی برکت ہے۔ کہ اس سے اونٹن چیز اعلیٰ ہو جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس جسم کے علاوہ کچھ اور بھی عطا کیا ہے۔ یہ آنکھیں بنیں دیکھتے ہیں۔ جب تک اندر آنکھ نہ ہو۔ زبان نہیں ابھرتی۔ جب تک اندر زبان نہ ہو۔ کان نہیں بنتے جب تک اندر کان نہ ہوں۔ مگر یہ تو کافروں کی مثال ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور آنکھ زبان و کان بھی ہیں جو مومن کو دئے جاتے ہیں۔ یہ وہ آنکھ ہے جس سے انسان حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے۔ حق و باطل کا شنو ہو سکتا ہے۔ حق و باطل کا اظہار کر سکتا ہے۔ اگر انسان حق کا گویا و شنو و بینا نہ ہو۔ تو صم۔ کیم۔ عمی کافوئی لگتا ہے۔

اللہ جل شانہ جس کو آنکھ دیتا ہے۔ وہ ایسی آنکھ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ رضا کی راہوں کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر ایک آنکھ سے بھی تمیز ہے جس سے مومن اللہ کی راہ پر علی بصیرت چلتے ہیں۔ پھر اس سے بھی زیادہ تمیز لگتا ہے جو اولو الغرہ رسولان کو دیکھتی ہے۔ ان حاس کے متعلق اللہ اپنے پاک کلام میں وعظ کرتا ہے۔ دیکھو آج لوگوں نے کچھ نہیں

اسلمت نفسی ایک۔ گھر والے بعض وقت ہمدردی سے مجھے ملامت کرنے کو تم پر پیر کرنے سے بہت وعظ کرتے ہو۔ سبق دینو پیر اے جانے ہو۔ تو میں کہنا ہے شک جس قدر نقص و عیب ہیں میری طرف منسوب کرو۔ میرا مولیٰ تو جو کچھ کرتا ہے بھلائی کرتا ہے۔ سچ ہے۔ والہمیر کھانی بد ایک۔ غرض تم زبان سے جہان اللہ کا ورد کرو۔ تم اس کے ساتھ دل سے بھی ایسا اعتقاد کرو۔ اور اپنے دل کو تمام قسم کے گنہگار سے خیالات سے پاک کرو۔ اگر کوئی تکلیف پہنچے۔ تو سچو۔ کہ لاکھ ہماری اصلاح کے لئے ایسا کرتا ہے۔

پہراں سے آگے اللہ توفیق دے۔ تو اللہ کے سہارا پر۔ اللہ کے صفات و افعال پر اللہ کی کتاب پر اللہ کے رسول پر جو لوگ اعتراض کرتے اور عیب لگاتے میں انکو ورد کرو۔ اور ان کا پاک ہونا بیان کرو۔

ہمارے ملک میں اس قسم کے اعتراضوں کی آزادی حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد میں شروع ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کے دربار میں وسعت خیالات والے لوگ پیدا ہو گئے۔ اس آزادی سے دن نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اور مطاعن کا دروازہ دھکیلا۔ ان اعتراضوں کو دور کرنے کے لئے ہمارے دن نے بہت کوشش کی ہے۔ چنانچہ شیخ الشیخ مرت شیخ احمد سرمدی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی بہت کوشش کی ہے۔ جلال الدین اکبر نے جب صدر چہان چاہا۔ کہ چار عالم بھیجیں۔ جو ہمارے سامنے ان اعتراضوں کے جواب دہا کریں۔ تو یہ بات حضرت مجدد کے کان میں بھی پہنچی۔ انہوں نے صدر کو خط لکھا کہ آپ ہر بانی سے کوشش کریں۔ کہ بادشاہ کے حضور ایک ہی عالم جائے۔ چار نہ ہوں۔ خواہ کسی ذریعہ پر مگر جو ایک ہی کیونکہ اگر چار جائیں گے۔ تو ہر ایک ہنسے گا۔ کہ میں بادشاہ کا قرب حاصل کروں اور بانی روزیل کرنے کی کوشش کہے گا۔ اگر چاروں گئے۔ اس کے کہ دین کا تذکرہ ہو ایک دوسرے کو کے چاروں ذلیل ہو جاویں گے اور یہ لوگ اپنی بات میں جین بادشاہ کو مہم کر دیں گے۔ یہ تو اس وقت کا ذکر جو اسلام کی سلطنت تھی۔ اسلام کے منوالے میں موجود تھے۔ اس وقت کا بیج بویا ہوا اب نہیں

اس کے لیے اسے حجاز کی عیدنی سب سے نوجھوس کر کے فادان کے بیچ بچان کے واسطے جند جمع کیا کیو جاہز حسب ضابطہ روانہ دارالان کیا۔ والسلام۔ فاکس کیرالین احمد اموی سکریٹری انجمن احمدیہ بیرت گنگوٹھ ۱۳۲۵ھ۔

برس کے بعد ایک دفت بن گیا ہے۔ کیسے دکھ
کہ زمانہ ہے۔ کہ نبی کریم کے سوا گاہ و سامان میں
بنائے جاتے ہیں عجیب عجیب دنگوں میں لوگ
دھوکہ دیتے ہیں۔ جس سے منتر موکر بعض راویوں
نے غیبت کی آیت پر کچھ دیا۔ محمد البشیر تھا۔
الگو اس کا جواب پہنچے وہاں گیا۔ کہ نقل اعتراض نہ
مگر یہ داغ مشتاقین اور میں سران الغضار کا سا
خوب جاننا ہوں۔ اسی کی سخت اس کو لا کر اس کا
ذکر کرتا ہوں۔

پس میری سمجھ میں یہ وقت ہے کہ یہاں تک تم میں
کسی سے ہو سکے۔ اللہ کے اسماء و صفات افعال
اللہ کی کتاب۔ اللہ کے رسول۔ اللہ کے رسول کے
نواب و خلفاء کی پاکیزگی بیان کرے اور اپنی جو
اعتراض ہوتے ہیں۔ انہیں بقدر اپنی طاقت کے سلا
روی و امن پسندی کے ساتھ دور کرنے کی کوشش
کریں۔

یہ ست گمان کرو کہ ہم اوٹے ہیں وہ طاقت رکھتا
ہے کہ تو میں اوٹے سے اعلیٰ بناوے۔ چنانچہ
فرماتا ہے۔ خلق فسوق و الذی قدر فہدی۔ جو
ان بڑھے ہیں۔ انہیں کم از کم ہی چاہئے۔ کہ وہ اپنے
بجال و ملن سے خدا کی تنزیہ کریں۔ یعنی اپنے طرز
عمل زندگی سے دکھائیں۔ کہ قوس خدا کے نیچے
پاک کتاب کے آنے والے پاک رسول کے منج
اور اس کے خلفاء اور پھر خصوصاً اس عظیم الشان مجدد
کے پیرو ایسے پاک ہوتے ہیں۔

ضعف بہت ہے اور مجھے زیادہ بولنے سے
یعنی بڑھ جانے کا احتمال ہے اس لئے اسی پر
ناما ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خدائے الٰہی کی تیسع کی زبان و
لمحے توفیق دے۔

الحمد للہ رب العالمین عبداس عالم کے
شاہین دلربا نامہ | کمتر کہتا ہے کہ نماز عبدالعظمر کی
ست بار دعا بخیر دیکھنے کے ساتھ بالامت مسلمہ العود مبارک
ہر اکابر المسلمین عمارہ فوت ہوئے مائے برکتی اور الم
بالناس ان یزکو ان یعقوا آسماءہم لایقتفن۔ پندار
پے عطف فرما۔ ملائح ہے چرند اور پرند کہ جہان نماز
تھی خاموش ہے۔ پھر یہ علم ارضی ماننے وحدہ شہودی

کچھ بھی نہیں

ٹھیک اس پر چڑھ آؤ وہناں کچھ بھی نہیں
 محسوس کرتے ہیں، جو کہتے ہیں ہاں کچھ بھی نہیں
 سامنے اس کے بارے میں سوچنا کچھ بھی نہیں
 دھونڈتے ہیں۔ وہ اس کچھ ہاں کچھ بھی نہیں
 نگاہری تر وکمال۔ تیغ و سناں کچھ بھی نہیں
 چپ رہا۔ طالع۔ نوبلا۔ دہان ہاں کچھ بھی نہیں
 ٹھکانا۔ تیغ مرزا کا نشان کچھ بھی نہیں
 پھار کر گل پر بن بودا لاکہ ہاں کچھ بھی نہیں
 دل کے اندھوں کی نظر میں قافیا کچھ بھی نہیں
 ہند روزہ پیش اسے زندہ طالع کچھ بھی نہیں
 کیا ہے جان بھی جان بھل ایک کچھ بھی نہیں
 کہہ کر موت چھوڑ مجھے اے دوساں کچھ بھی نہیں
 جس سے کرو درجیم ناواں کچھ بھی نہیں
 رضی حسن بنان سہ رخاں کچھ بھی نہیں
 بن خاکی اوج آسمان کچھ بھی نہیں
 کے اگے شکر صاحب قرآن کچھ بھی نہیں
 جی چو کند کرے وہ خساں کچھ بھی نہیں
 سے دیکھو اگر لے دیگاں کچھ بھی نہیں
 سی مت دیکھیاں ریزہ ریزاں کچھ بھی نہیں
 دیکھو تو کہو دارالامان کچھ بھی نہیں
 صاحب میسائے نیاں کچھ بھی نہیں
 یں حق بن ایسا استعمال کچھ بھی نہیں
 رفتار مجاہدین ہجران کچھ بھی نہیں
 بن جہرین شاکی زیر راں کچھ بھی نہیں
 ب مردہ میں روح درد کچھ بھی نہیں
 باقی بہنم غفلت کچھ بھی نہیں
 ساختہ
 نہیں۔

دلائل مہتی بابی رتقا

(ماخوذ از کلام امیر)

تمام راستبازوں کا اس بات پر کمال اتفاق ہے۔ ایمان کو "اسد" ہے۔ جتنے راستباز متعلق ملکوں میں ہوئے ہیں ان کے حالات کے ظاہر یہ ہے کہ وہ راستی کے بڑے پی بھوکے پرانے تھے اور وہ حق بات کے اظہار میں سارے جہان کی مجموعی مخالفت سے بھی نہیں ڈرتے تھے اور صرف ہی ایک قوم ہے۔ جن کو دلائل بخشن اور ادا اللہ کا سرٹیفکیٹ ملا ہے۔

(۲) پھر یہ لوگ رسم و مجاہد کی رائے کے (جو کثرت سے پیدا ہو) بھی فائل نہیں ہوتے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ بُت پرستی کی تردید نہ کرنے کا لائحہ بُت پرست دنیا پر نہ یاد دہین۔ باوجودیکہ یہ لوگ آپس میں ملے بھی نہیں۔ پھر بھی ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک اللہ ہے۔

بس جیسا کہ ہم لنڈن کا وجود بہت سے سچ برلنے والوں کی شہادت سے تسلیم کرتے ہیں۔ ایسا ہی خدا اعلیٰ بھی ضرور ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ جو بات یہ لوگ مذکورہ اطلاق پر کرتے ہیں۔ وہ ضرور اٹل ہوئی ہے۔ حالانکہ آئندہ کے واقعات معلوم کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی ذرائع نہیں ہوتے۔ دنیاوی تدابیر کے کام لینے میں نیپولین سکندر سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ مگر یہ دونوں ناکام مرے ہیں۔ جسے کہ نیپولین کی قوم فرانسیسی کا باوجود بہت خوج کرنے کے شرف میں کچھ بھی نہیں۔

تیسری دلیل یہ ہے۔ کہ خدا کے چہنمے سے نکلی ہوئی مخلوق ایک دوسرے کی مکذب نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا سرچشمہ ایک ہے اور وہ ایک ہی ہستی کے ارادے کے تحت میں ہے۔ اناجھ جو رنگ مشرق میں دیکھتی ہے۔ وہی مغرب میں یقین کرتی ہے۔ اور پھر کان اس کی تکذیب نہیں کرتے۔ غرض نظام عالم ایک حد کے اندر باقاعدہ چلتا ہے۔ ایک کتاب کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مولف کوئی ضرور ہے۔ مگر اتنے بڑے شیرازہ عالم کے مولف کا یقین نہ کرنا کیسی بے وقوفی کی بات ہے۔ باجہ سے کہ ایک خوشے کے کراس میں سے ایک اناہ نکال کر پھر اس جگہ گھا کر نو دکھاؤ۔ تو روز رینے میں ہوتا ہے۔ مگر کیا مجال ہے کہ اس کے اندر ایک ذرہ بھی جائے۔ پھر کیسا شیرین ہوتا ہے۔ (توت دیدار) کو دیکھو۔ آندھین کے موسم میں ہوتا ہے۔ مگر اسپر گرو نہیں۔ گول کے اندھ کس قدر کڑے ہوتے ہیں۔ غرض نظام عالم کی ہر ایک چیز باوجود کمال تعلق تعلق کمال رکھتی ہے۔ اور ہر چیز کا ایک حد کے اندر ایک ضابطے کے ساتھ کام دنیا ایک مرتب و منتظم کا یقین دلاتا ہے۔

جو بھی دلیل ہے۔ سب سے زبردست اور میرے اپنے فوق کی ہے۔ کہ خدا کی آواز پہنچ جائے۔ کہ میں ہوں چنانچہ میں نے بھی سنی۔ اس نے فرمایا۔ کہ قرآن کی آیت کا منظر کوئی ہو۔ اور وہ مشکل سے مشکل آیت کے متعلق کوئی سوال کرے

المفتی ^{۱۲} پھیرد، غصہ کی قسم کا سونڈ دار جانو ہے کیا وہ حلال ہے۔ جواب۔ حرم
کی وجہ سے۔
۲۔ مردہ بیل کی چربی یا گھوڑے بچر کی، صابن بنانے کے واسطے استعمال کرنی جائز ہے
نہیں۔ جواب۔ کوئی ممانعت۔
۳۔ مردانہ شعلین کلبے میں عطا و سیر کیا کھائی جاتی من اور آتش بازی، حلال ہے

از سہ فضلت: اولیٰ کہ اندیشہ - جواب: یہ سب باتیں انہیں شریعت میں اس کا کوئی اصل نہیں۔

اور مجھے نہ آتا ہو۔ تو مٹاؤ اس کا علم تجھے سکھا دیں گے یہ خدا کا وعدہ ہے اور میں بڑے ذوق کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ کہ تمام جہان بھی اگر کسی آیت قرآنی کے معنی پر چھوڑ دے اور اعتراض کرے۔ تو اگر وہ منکر آیت قرآنی ہوگا۔ تو مجھے ضرور جواب دیا جاوے گا۔ میں ایک عاجز انسان ہوں۔ میرا علم اتنا بڑا نہیں۔ بس میں اتنا کہ جو کہنا ہوں یہ اس باری تعالیٰ سے ہے۔ جسکی ہستی کی دلیل طلب کی جاتی ہے۔

پھر - دیوبند کے گورو جگوان (سیدنا گانی ٹوکی) دجیونٹ کے اڈیٹر صاحب اس پر غور فرمادیں۔

فرمایا۔ تمام مذاہب عالم میں سے اسلام کی اعلیٰ تعلیم بہ ماہر الاستیاذ اسلام ہی کو حاصل ہے۔ کہ اس کے اصول کی منادی پانچ بار بار آواز بلند کر ٹھٹھکیں گے چھت پر چڑھ کر کی جاتی ہے۔

اللہ اکبر سے بڑھ کر اللہ کے لئے تعظیم کا لفظ نہ کہنا ہو سکتا ہے۔ اشدان لا الہ الا اللہ میں اگر توحید از روئے افعال و ذات و صفات کے مسئلے کو لیا ہے۔ تو سنا ہے اس کی حقیقی معبودیت کا اعلان کیا ہے۔ پھر اشدان محمد رسول اللہ میں مسئلہ رسالت و نبوت کا اعلان کرتے ہوئے تمام انبیاء کے کلمات جامع کا نمونہ بطور شہادت پیش کیا ہے۔ حتیٰ علی الصلوٰۃ - میں عبادات کی جامع نماز کی طرف بلایا ہے اور

حتیٰ علی الفلاح میں تمام ایسے فضائل کی طرف آئے کی ترغیب دی ہے جو انسان کی کامیابی کا دار ہیں پھر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کو دھڑا کر بتایا ہے کہ اصل مانجا توحید ہی ہے۔

ایمان باللہ - ایمان ملائکہ - ایمان کتب - ایمان رسل - ایمان یوم آخر - ایمان قدر خیر و شر - فضائل کرلیہنا - رزائل سے بچنا - یرسات اصل الاصول ایمان میں۔

فرمایا۔ علم الرؤیا بھی ایک بڑا عجیب علم ہے اللہ تعالیٰ ہی جسے اس کی سمجھ سے قرآن مجید میں نبی کی خواب کا بھی ذکر ہے۔ کافر کی خواب بھی - فاسق و فاجر کی خواب کا بھی - غرض ہر قسم کے آدمی کی خواب کا ذکر ہے نامعلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ علم بہت ہی باریک اور عجیب و غریب ہے۔ آنجنال کے پڑھنے سے

اسے محض خیال قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ غلطی پر ہیں افسوس کہ مسلمانوں نے اب اس کی طرف توجہ کم کر دی ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو اپنے خوابوں کے باددات رکھیں اور جو رویہ ان کے پسے نکلیں۔ وہ جمع کرتے جائیں تاکہ عجائبات قدرت کا علم ہو۔ رویہ کبھی تو بعینہ ویسے ہی پوری ہوتی ہے۔ جیسے انی اراپی اعصر خمر - چنانچہ وہ اسی خدمت پر مامور تھا۔ (۲) یا آدمی ویسے ہی اور آدمی دوسرے رنگ میں جیسے اس نے دیکھا کہ میرے سر سے روٹیاں پڑیں کھاتے ہیں۔ اس کا سر ہی روٹیاں بن گیا۔

(۳) کبھی صوفی نمونہ کے طور پر ایک چیز دکھائی جاتی ہے جیسے کئی سال کے قحط کا نظارہ خشک بالوں میں دکھایا گیا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ایک ہی دجال کا ذکر ہے اور تم نے اس سے قوم کی قوم کس طرح سمجھ لی وہ اس پر غور کریں۔ کہ رویہ کے معاملات ایسے ہی ہوتے ہیں۔

ابن سیرین کے آگے کسی نے بیان کیا میں رویہ میں اذان سن رہا ہے آپ نے کہا تو چور قرار دیا جا کر پکڑا گیا دوسرے نے بھی خواب بیان کیا۔ تو کہا تم حج کرو گے تیسرے نے بیان کیا۔ تو فرمایا۔ تیرا دشمن غائب و حاضر ہوگا۔ لوگوں نے تعجب کیا کہ ایک ہی خواب اور تعبیر میں مختلف - کہا تینوں قسم کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔ میں نے ہر ایک چہرے کی فراست سے بتا دیا ہے۔

(۱) اذن مؤذن ایہا العزائم سار قون (۲) اذن فی الزمان یوم الحج اکبر (۳) اذن من اللہ و رسول۔

فرمایا مجھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں نبی جیسے کا منتظر نہیں ہوتا۔

نبی جیسے کا منتظر رہتا ہے۔ اور پھر لڑائی کرتا ہے۔ جب صحابہ میں سے اکثر ہلاک گئے۔ تو اس وقت نبی اکرم نے بھار کر کہا۔ انا البی و لا کذب انا ابن عبد المطلب۔ کہ دعویٰ کرنے والا تو میں ہوں۔ کوئی اگر جھگٹا ہے۔ تو یہاں گے۔

فرمایا۔ لوگوں نے احسن القصص کیا مراد غلطی سے احسن القصص کے معنی بہتر سے بہتر قصہ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہرگز قصے نہیں۔ اساطیر الاولین کو کفار کا قتل

ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ یوسف کا قصہ ہی سب سے اچھا قصہ ہے۔ خلاصہ سورہ توبہ ہے۔

(۱) پہاڑیوں نے آپ کے دشمنی کی (۲) اسکی وجہ اللہ کی محبت تھی (۳) آخر اپنے پہاڑیوں پر غالب آئے معاف کر دیا۔ (۴) ایک عورت کی ناجائز درخواست کی پروا نہ کی۔

حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اس سے بھی زیادہ عجیب ہیں۔ بجا ہے چند گنتی کے جہانوں کے سارا جہان دشمن۔ (۳) اس کی وجہ کی محبت نہ بچیں۔ اللہ تعالیٰ کی توجہ کا جوش۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے قوم نے خود کئی حسین عورتیں پیش کیں۔ مگر آپ نے خدا کے مقابلہ میں ان کی پروا نہ کی۔ پھر صرف جہانوں پر نہیں۔ بلکہ سارے عرب پر غالب آئے اور ان کو معاف کر دیا۔

فرمایا۔ جو کام معصوم و نقاش قلم سے لیتا ہے۔ شاعر الغنا میں اس کی تصویر کھینچتا ہے۔

فرمایا۔ یوسف اور یعقوب میں باپ بیٹے میں فرق اس بات سے ظاہر ہے کہ یوسف نے بغیر اللہ کے کہہ دیا۔ مگر باپ کہتا ہے سنا متغفر لکم۔ یہ لوگ خدا کے حکم کے بغیر دغا بھی نہیں کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز حکومت کی خواہش نہ تھی۔ فرماتے ہیں۔ اے ابوذر تین تیرے لئے وہی چاہتا ہوں۔ جو اپنے لئے میرے دل میں کبھی دو آدمیوں پر بھی حکومت کرنے کی خواہش ہرگز پیدا نہیں ہوتی۔

فرمایا مسلمانوں پر ادا راسی و فت سے آیا ہے جب انہوں امر بالمعروف نہی منکر کا تصور دیا ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ملائکہ کا کام ہے اور ہم کسی کو امر بالمعروف کرنا تو ہماری پریشانی میں فرقہ امامیہ حالانکہ ایک عظیم الشان کام ہے کہ سب سے پہلے بحال نے اسے کیا۔ قرآن مجید پر کھلو۔ امر بالمعروف نہی منکر ہی ہے اور امت محمدیہ ۵۔ یہی ہے چنانچہ فرمایا کہ کتب خیراتہ اخوت اناس تاملون بالمعروف و نہی منکر

عمانتا منشی رام جی کی رائے

ڈاکٹر چرنیو اور ہاشم دہرمپال کے مقدمہ کے متعلق

ہاشم دہرمپال کو جاگنا چاہیے

ہاشم دہرمپال کے باعث مجھے بہت ہی بدنام ہونا پڑا مگر میری فلم اور میری آواز دونوں رکی رہیں۔ اس کی وجہ بتلانے کا وقت اب آیا ہے۔ جس وقت تیسرے پابکار بنے۔ دہرمپال نے ڈاکٹر چرنیو بھار دوج کو بدنام کرنے کے لئے طوفان مچایا تھا اس کے ساتھ اس نے تمام لوگوں کو اس ہوکے میں ڈال شروع کیا کہ اس نے سب کچھ میری پریرنا اور میری نکتی سے لکھا ہے اور سوت میری صحت بہت بگڑی ہوئی تھی اور میں آرام کے لئے کوئٹہ جا رہا تھا۔ مگر اسے فرض کو خیال نہ تھے راستے میں روک لیا اور میں نے شرمینا مام ٹرن جی پر دان آ کر پرتی ڈھی بھجا پنجاب کو پریرنا کی کجھوٹ کی تردید کرنا میرا ارادہ ان کا فرض ہے۔ ہم دونوں اکٹھے لاہور پہنچے دہرمپال ہمیں سب سے پہلے ریلوے اسٹیشن پر ملا۔ اور کہنے لگا کہ آپ آگے کوئی اعلان نہ نکالیں۔ میرا ڈاکٹر بھار دوج کے آچر پر کوئی حملہ نہیں۔ میں خود معاملہ صاف کروں گا۔ میرا جواب یہ تھا کہ ”مجھے تجربہ برا اعتبار نہیں۔ تو صاف کرنے ہوئے لوگوں کو شاید کسی اور مجرم میں ڈال دیوے۔ میں نے بھی ڈاکٹر جی پر لکھنے جوئے شرمینا کے الزام کے بارے میں وہی الفاظ کہے تھے۔ جو آج مجھ پر طے صاف اپنے فیصلے میں کھدے ہیں۔ میرے اور پردان جی کے اعلان کا نتیجہ بہت اچھا ہوا۔ اور دہرمپال کے ہاتھ پاؤں مارنے پر میں اصلیت کو پیاک کے سامنے رکھنے کو تیار ہوا۔ ڈاکٹر جی نے یہ معاملہ آریہ پرتی ندی بھجوا میں پیش کر دیا۔ بس مجھے پھر اپنی برنامی زد نے دیکھ کر چپ ہی رہنا پڑا۔ کیونکہ جو معاملہ زیر غور ہو اس پر کہنا میں خلافت اصول سمجھتا ہوں۔ جب بھجوا کی ہنگ کے دہرمپال نے پردھان آدمی پر حملے کئے اور اس بھجوا کو اس کام سے ہاتھ دھو پڑا۔ تب میرے لکھنے کا وقت آیا اور میں نے اس وقت تک کے تمام حالات پر آزادی سے کہا میرے لکھنے سے پہلے ہی دہرمپال نے اپنے ”پتہ“ نامی اخبار میں شاید یہ سنکر کہ میں خود لکھنے والا ہوں، ان لیا ہوا کہ اس کی خبر پردان سے میرا کوئی تعلق نہیں اس کے بعد ڈاکٹر جی۔“

انٹی نش کی اور میں نے اس کو اپنے سامنے نہ لایا اور یہ اور مجھ سے

الگ ہو کر اس سے الٹا ہی کہنے دیکھا۔ تو بہت مرتبہ خبردار کیا اور زیادہ لٹا بھی بند کر دیا۔ پھر جو کچھ ہوا۔ اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ ساری کہانی ٹھیک طور پر ثابت کر سکتی ہے کہ دہرمپال ہر ایک بات میں میرے ساتھ دشوار سمجھا کرتا، اور اپنے ہر ایک عقیدے میں آریہ سماج کو اپنی پوجی بنا رہا۔ دہرمپال کے جیون چتر کو میں اپنی طرح جانتا ہوں اور اس لئے جب وہ پرنٹیشن میں کبھی سچ کبھی لکھتا اور کبھی بدھ دیو کا ہم پلہ بننا تھا کبھی پیٹا کے مقدمہ کا خاتمہ کرانے والا اور آریہ سماج کے متعلق گورنمنٹ کے شکوک کو دور کرانے والا اور اپنے آپ پر سدھ کرنا تھا تو مجھے کشت ہوتا تھا اسی پر کہ جس آریہ سماج کے لٹریچر پر پنجاب میں بڑی گورنمنٹ کے حکام کبھی اعتراض نہیں کر سکتے تھے اس کو ”ناگرا“ اور ”مندر“ اور ”مجدو“ جیسے نکلنے کے ساتھ ایک آریہ سماج کے اخبار نویس سے بھی مضامین کے روک تھام کی پرتگالی گئی اور جب اس کو دہرمپال نے اپنی ”عظیم الشان فتح“ کے نام سے پر سدھ کیا تب بھی مجھے لکھنے سے اس مقدمہ نے ہی روکا جس کا جیک فیصلہ ۱۲ ستمبر کو ہوا ہے اور میں نے فیصلہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر ہار دوج کو آچر نوں پر بھجوتے حملے کرنے کے باعث دہرمپال کو پانچ سو روپے جرما کی سزا دی جانی ہے۔ جب دہرمپال نے ایجن کا پہلا پرچہ نکالا۔ تو میں نے اسے خبردار کرنے کے لئے ایک خط بھیجا تھا۔ اس کا جواب آیا اس کو پڑھ کر میں نے پھر مفصلہ ذیل خط لکھا۔

از پیٹالہ مورخہ ۳۰ جنوری ہاشم دہرمپال جی نے اپنے آپ کا خط پڑھا۔ ایجن کا دوسرا پرچہ پڑھ کر بھی کوئی اطمینان نہ ہوا۔ صفحہ ۳ پر سیاں آہنی بخش کی رفر داری۔ سیاں زامبلی کا زبرد۔ چھری پولیس سلطان الحمید قید میں۔ صفحہ ۱۲ اور ۱۳ کی سادہ مندی۔ غلام حسین کی رفر داری طاہرہ آفندی کی طاہرہ کے علاوہ صفحہ ۱۱ اور ۱۲ کے کچھ مضامین بھی پھر سے پڑھئے ان سے کیا فائدہ ہوگا۔ کیا آریہ سماجی سب پارٹس میں میں قسم کے مضامین کی اس وقت ضرورت ہے ان سے عوام کو خوش نہ ہوں گے اور انہیں بھی کم بیکھا۔ لیکن دیرک دہرمپال کی واقعی رکشتا ہوگی..... چنانچہ میں ہلنے سے پہلے کو ایسے خط لکھ رہا تھا وہاں لوگوں میں پر سدھ کیا جا رہا تھا کہ دہرمپال جو کچھ کہتا ہے مجھ سے دیکھ کر کہتا ہے۔ پھر وہ چھانک کر کہیں نے مفصلہ ذیل خط ایجن میں بھیجے تو بھجوا گم جب مجھے یہ بتوایا گیا کہ اس سے ہاشم دہرمپال کو مقدمہ

میں نقصان پہنچنے کا امکان ہے تو میں نے انہیں اختیار دیا کہ وہ اسے نہ چھاپیں۔ مورخہ ۱۸۔ پانچ مئی ۱۹۸۷ء بجری۔ شامی بھون۔ جالندھر شہر۔ شرمینا دہرمپال جی جی۔ اسے ایڈیٹر ایجن لاہور۔ منشی اپنے اپنے ۵۰۰ روپے کی شلہ کے پرچے میں جو موت دہرمپال کے بند کرنے سے پیشتر دوبارہ غور کرنے کی تاکید کی جو اس کے لئے ایک از حد شکوہ میں آئے ۱۲۔ چانگ کے پرچاک میں اسی سلسلے کے ایک روٹاک مضمون پڑھ لیا۔ دو گا جو تیس اخبار کے منجھنے کے بعد بلا دریافت کئے چھاپ دیا..... آپ کے نوٹ شدہ کہ بالائے آخری حصے کی نسبت میں نے کچھ عرض کرنا ہے جسے امید ہے کہ آپ بلا کم و کاست اپنے اخبار میں جگہ دینگے۔ آپ کے پھر پرچہ پیاک اور پرائیویٹ حقوق کا اس سلسلہ میں خاص طور پر ذکر کیا ہے جس سے عوام یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں اور نکال سہے ہیں۔ کہ آپ کے طرز عمل زندگی اور اپنی تحریروں کے ساتھ نہ صرف میرا اتفاق ہی ہے بلکہ آپ جو کچھ کہتے ہیں۔ میری صلاح سے کہنے میں جس طرح آپ کے دہرمپال میں کہیں کہیں کو دھڑکے سے کیا میری بھی دان پڑتی ہو سکتی ہے۔ اگر ہو سکتی ہے تو کیا آپ میرے دو نوں خطوط جو میں نے اخبار ایجن کے بارے میں پچو پیٹا سے لکھے تھے جسے اپنے ایک خط کو جو میرے پہلے خط کے جواب میں آپ نے بھیجا تھا مجھ پر بھیج دینگے دوران مقدمہ میں میں نے کئی بار رضی نامہ کر کے کارپین کیا پہلو تو فوری ڈاکٹر ہار دوج اسات پر برابر زور دیتے رہے کہ جب تک دہرمپال یہ نہ مان لے کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اسے کہنے سے کہا ہے تب تک وہ اسے صاف نہیں کریں گے۔ مگر جب دہرمپال نے جانے سے پہلے مشروہ اسات ہیڈ صاحب مجھ پرٹ نے مجھ سے معاملہ میں راضی کرانے کو کہا اس وقت پہلے سب کچھ مان کر دہرمپال نے ہی نہ جانے کس کے پیکانے پر راضی نامے کر دیا۔ میں ڈنڈ کے ۳۰۰ ڈالانا تھا اب ۵۰۰ دینے پڑے۔ میں

میا شمس

(لفظ کو مشورہ آتا تھا ثابت

ہو گیا کہ لازم نے جان جو کچھ کہتا ہے شری ڈاکٹر ہار دوج

پر بھجوا گا ان ام لگا یا تھا۔ مگر اب بھی دہرمپال کے اندر کوئی

پشیمانی کا بھجاو ہے؟ نہیں۔ پانچ سو روپے جرما سے بھی دی

موجھوں پرناؤ ہے؟ اور پھر وہی لابل کہ اگر ڈاکٹر جی کی دہرمپال

وغیرہ کو عدالت میں کو انانوصاف چھوٹ جانا۔ مجھ دہرمپال کی

اس دھڑائی پرافس ہوئے کہ کیا اسے یہ نشہ ہو گیا ہے کہ میں

طرح و موام کو اپنی تحریروں سے پاگل بنا رہا ہے۔ اسی طرح اس

حقیقی کہ بھی دہرمپال دیکھا۔ ہاشم دہرمپال سادہ اسی میں

کہ اپنی پہلے مائو آریہ سماج کے شکاک بننے کی بجائے پھر سے پیشہ بنواؤ

عدالت طائر پر ایک ہندو

صاحب وزیر ہند اور دائرہ اس کے ہند کی گرنٹ اوقات دن اسی کو شش میں ہے۔ کہ عدل و انصاف بلکہ رحم و شفقت کے نمونے قائم کر کے رعایا سے ہند کے دلوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے اور وہ بہت کچھ اپنے ارادے میں کامیاب ہو رہی ہے۔ لیکن انوس سپہ کے بعض نوجوان تیر طبع حکم در بیان میں گاہے گاہے ایسے آجائے ہیں۔ جو ایک بے شک کی دلکن نظیر قائم کر کے گویا ملک اور رعایا کو

سکھاشاہی کا نمونہ

دکھانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حال میں سرگودھ کے ایک اسٹنٹ مشرعلی صاحب ہمارے ایک ایسی خلاف قانون کارروائی کر دکھائی ہے۔ کہ ملک میں شرع ہی گایا ہے۔ کم ہی کوئی اورو اخبار ہو گا جس نے

قانون انگریزی کی اس ہتک

کو انوس کے ساتھ اپنے اخبار میں ذکر کیا ہو۔ جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ساتھ بڑی کیلے میں ہوئی۔ اس کی تفصیل بہت سے اخبارات میں چھپ چکی ہے۔ چنانچہ اخبار عام اور وطن وغیرہ میں جو مضمون چھپا ہے۔ اس کو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

۱۷۔ اگست ۱۹۱۷ء کی صبح کو بھیرہ میں ایک شادی کے موقع پر کچھ خیرات تقیر فقر کو تقسیم کی جا رہی تھی کہ ایک فقیر لاکھ مسی دربار علی عمر سولہ سال کے کچھ چوٹ آنے سے بہت خواب حالت ہو گئی۔ مدعیان نے دربار علی مذکور کے رشتہ داران کا بیان ہے کہ تقسیم کنندہ خیرات نے جو قوم خواجگان بھیرہ میں سے ایک شخص تھا۔ فقیر دربار علی کو قصہ میں آکر ڈھ لاتین خصلوں پر اور ایک لٹ پیٹ پر باری جس سے وہ بے ہوش ہو گیا۔ اور گر پڑا۔ وہاں سے وہ اٹھا کر ہسپتال میں قریب ۱۰ سینکے لے گئے۔ اسٹنٹ سرجن ڈاکٹر بشارت احمد نے دیکھا تو لڑکا مچکا ہوا۔ چنانچہ انہوں نے دربار علی کے وراثت کو لکھا کہ اسے تہانہ لے جا دیں۔ تہانہ سے قریب ساڑھے گیارہ سینکے لاش واپس ہسپتال پرٹ باٹم معائنہ کے لئے بھیجی گئی۔ بعد جب بیان ڈاکٹر بشارت احمد صاحب چونکہ اس وقت کمپنڈ بیمار تھا اس لئے انہوں نے اسی وقت معائنہ نہ کیا آخر میں ایک مصلیٰ کان کو ساتھ لے کر معائنہ کیا۔ اسی میں

مشرعلی اسٹنٹ کشتہ و سب ڈویژن مجسٹریٹ صاحب خود بھیرہ میں موجود تھے۔ انہوں نے بیانات وغیرہ قلمبند کئے۔ اگلے دن اسٹنٹ سرجن بشارت احمد کی شہادت معائنہ ڈاکٹری کے متعلق ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ معائنہ پر انہوں نے فی کو دو جگہ سے چھنا ہوا پایا اور فی وزن میں ۲۳ ۱/۲ اونس تھی اور کھٹ میں فی کے پھٹنے کی وجہ سے خون جمع ہوا اور موت فی کے پھٹنے سے واقع ہوئی۔ اور کوئی ضرب کے نشان جسم پر نہیں پایا گیا۔ پولیس کی رپورٹ بھی اسی امر کی منظر ہے۔ کہ جسم پر کسی جگہ بھی ظاہری نشان ضرب کا نہیں پایا۔ مجسٹریٹ صاحب نے مقدمہ زیر دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند چیکمپوٹر سے جالان مرتب کر کے مقدمہ سشن سپرورک دیا۔ سشن ج صاحب نے لازم کر کے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا اور حکم لکھا کہ سرکاری وکیل کو نوٹس دیا جائے کہ کیوں رپورٹ سپرورک کو شمع کرنے کے لئے مسل چیک ورت میں نہ بھیجی جاوے اس کے بعد مشرعلی نے سشن جج کو لکھا کہ وہ کچھ نئی شہادت اور مرتب کر کے ایذا کرنا چاہتے ہیں۔ جس پرسل واپس بھیجی گئی اور لازم پھر حوالات میں کر دیا گیا۔ ۲۔ ستمبر ۱۹۱۷ء کو لینے واقعہ موت کے اٹھارہ دن بعد مشرعلی مدہ سول سرجن کے بھیرہ میں پہنچے اور فرکو اٹھا کر سب بیان سول سرجن صاحب ملی لکھوائی گئی اور کٹ کر سپرٹ میں رکھی گئی اور اگلے دن سشن ۵ ستمبر کو مقام سرگودھ پہنچ کر قوی گئی۔ ۱۶ ستمبر حال کو سول سرجن صاحب نے عدالت میں یہ بیان دیا کہ ۵ ستمبر کو تو لینے کے وقت فی وزن میں ۱۲۔۱۱ اونس سے کم پائی گئی۔ ان کی رائے میں غالباً ۱۱ ۱/۲ اونس کے درمیان ہوگی۔ سول سرجن صاحب نے اپنی شہادت میں یہ بھی بیان کیا کہ جب انہوں نے لاش کو دیکھا تو اس وقت انہیں انہیں بالکل گل چکی تھیں اور کہ انہوں نے فی کی جھلی پر کوئی فی کے پھٹنے کا نشان نہیں پایا۔ اور کان کی رائے میں اس جھلی کے اندر ۳۴ اونس مادہ نہیں آسکتا۔ مگر زیادہ سے زیادہ وزن ۲۰۔۲۰ اونس اس میں ناممکن تھا۔ صحت کی حالت میں اس لڑکے کی عمر کے لحاظ سے فی کا وزن سول سرجن صاحب کی شہادت کے مطابق ۶۔۷ اونس ہونا چاہیے تھا۔ اس کے بعد اسٹنٹ سرجن بشارت احمد کی شہادت و بارہ لی گئی اور انہوں نے بیان کیا کہ فی کا وزن ۲۳ ۱/۲ اونس تھا۔ کان چیکمپوٹر

نے بھی فی کا وزن اس قدر بیان کیا۔ بیانات گواہوں وغیرہ تسلیم نہ ہو کر جب کل کے کل گواہ عدالت سے جانچ گئے تھے۔ تو صاحب مجسٹریٹ ہمارے اسٹنٹ سرجن بشارت احمد کو دو بارہ بلا کر ان کو اور کان چیکمپوٹر کو متھکڑی لگا۔ پھر کان چیکمپوٹر کو ہمارے سول سرجن کے متھکڑی لگا دیا۔ اس بنا پر دو بارہ سول سرجن نے دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے۔ چنانچہ اسٹنٹ سرجن اور خاکروب کو متھکڑی لکھی لکھی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے ضمانت کے لئے زبانی درخواست کی۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے کہا کہ کم ضمانت نہیں لیتے۔ یہ واقعہ سالانہ کی کتاب ہے۔ جو سرگودھ سے آگے ایک شش ہے۔ اس وقت مجسٹریٹ صاحب ڈاکٹر اور فرکو کو متھکڑی لگائے ہوئے تھیں پر چوبیس۔ جہاں دیوان دولت رائے وکیل اصل لازم مقدمہ موجود تھے۔ دیوان دولت رائے نے اسی وقت درخواست ضمانت لکھ کر پیش کی۔ اور مجسٹریٹ کو لکھا کہ جرم قابل ضمانت ہے۔ ضمانت لیکر اسٹنٹ سرجن کو رہا کیا جاوے۔ اور مجسٹریٹ کے استفسار پر کہ کن ضمانت دیگا۔ خود ضمانت دینے کی آمادگی ظاہر کی اور یہ بھی کہا کہ اور ضامن بھی موجود ہیں۔ اور تحصیلدار صاحب بھیرہ جو اس وقت لیٹ فارم پر موجود ہیں۔ تصدیق جائے اور بھی کہ سکتے ہیں۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے درخواست لینے سے بھی انکار کیا۔ چونکہ سشن صاحب نے ضمانت پر تھے اور ڈی جی کشتہ صاحب ہمارے سرگودھ پر تھے۔ اس لئے کوئی سرکاروہائی اس وقت ضمانت کے لئے نہ ہو سکی۔ اور ڈاکٹر صاحب کے سرگودھ سے جاکر آلا میں رکھا اور اگلے دن بلا ضرورت سارا دن اسی طرح خاکروب کے ساتھ متھکڑی لگائے ہوئے کچری میں حاضر رکھا اور اسی شام کو حکمدار کے اسی حالت میں انہیں شادی پر جو میں میں کے فاصلہ پر ہے۔ پیدل لیجا یا جاوے جہاں ۱۸۔۵۔ ستمبر کو بعد دوپہر سیشن میں داخل کئے گئے ۱۹ ستمبر کو دیکھنے نے ڈی جی کشتہ صاحب کی خدمت میں بتایا کہ بھیرہ درخواست کر دی۔ جناب ڈی جی کشتہ صاحب ہمارے فی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر ڈاکٹر صاحب کو چھوڑنے کا حکم دیا۔ مسل مقدمہ صاحب مشرعلی مجسٹریٹ کی عدالت میں ہے اور ابھی تک کوئی مزید کارروائی نہیں ہوئی اس حیرت انگیز مقدمہ کے تمام باشندگان بھیرہ میں سنی چھا گئی۔ اور یہ خاصہ امر ہے کہ ان مقامات کو سن کر انکشتہ ہند ان رہ سکنا ہے۔ (محمد علی وکیل) برہما

اس مقدمہ میں ہم گورنمنٹ برطانیہ کے احکام کو مفصل ذیل امور کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

(۱) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا بیان تازہ لاش کے پوسٹ مارٹم پر تھا۔ اس کے ساتھ اختلاف کا بیان اس معائنہ پر مبنی تھا۔ جو لاش کے اٹھارہ دن تک زمین کے اندر گھٹنے اور سر کے بعد کیا گیا۔

(۲) مسٹر جوڈ سے دن کا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ساتھ ایک اختلاف رائے تھا۔

(۳) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اور بھنگی کو ہر دو کو ایک وقت میں ایک ساتھ ہتھکڑی اس بار پر لگائی گئی کہ ان کی شہادت کے بیان میں کچھ اختلاف تھا۔ حالانکہ اس اختلاف میں ضرور تھا کہ ایک غلطی پر ہو تو دوسرا صحت پر۔ اس واسطے ہر دو کو ہتھکڑی لگا دینا کیونکر درست ہو سکتا تھا۔

(۴) اگر صرف اختلاف بیان کی وجہ سے بیکسی مزید تحقیقات کے دو شاہدوں کو حوالہ دیا جائے نہ تھا۔ تو کیا وہ سب کے تیسرے شاید مشر جوڈ سے دن کو بھی ایسے ہی اختلاف کے سبب ساتھ ہی نہ رکھا گیا۔

(۵) ڈاکٹر بشارت احمد کو شہادت کے بعد خرچہ دے کر رخصت کیا گیا۔ اور جب سب لوگ عدالت سے چلے گئے۔ تو پھر دوبارہ شام کے وقت طلب کر کے فوراً ہتھکڑی لگا کر عدالت پرخواست کر دی گئی تاکہ مقدمہ ضمانت نہ ہو۔

(۶) باوجودیکہ جرم قابل ضمانت تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے ضمانت کے واسطے زبانی درخواست کی۔ تو مشرفی نے کہا کہ ہم ضمانت نہیں لیتے۔

(۷) دیوان دولت رائے صاحب وکیل نے تحریری درخواست ضمانت کے لئے پیش کی اور پچیس خبریں دیں تاکہ ضمانت دینے کے واسطے طیاری ظاہر کی اور شہین پر تحصیلدار موجود تھا۔ جو دیوان صاحب موجود کی لاکھوں روپے کی جائیداد کی تصدیق کر سکتا تھا۔ مگر مشرفی نے بغیر حکم سمجھنے کے درخواست واپس کر دی۔

(۸) ایک معزز سرکاری ملازم ڈاکٹر بشارت احمد کو ایک خاکروب کے ہتھکڑی لگا کر لے کر گئے۔

(۹) ہتھکڑی لگا کر پریس ہزارا گیا تاکہ اسکی جیڑی ہو۔

دوسرے بے فائدہ لکھنے اسی طرح ہتھکڑی

لگائے ہوئے عدالت کے برآمدے میں پبلک کے سامنے بٹھائے رکھا۔

(۱۱) حکم دیا کہ اسی طرح ہتھکڑی لگائے باپا و سرگودہ شاہ پور کے جاؤ۔ جو میرٹھ کے فاصلہ پر ہے۔

یہ لوگ کس کے ساتھ ہوا

(۱۲) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو تیرہ سال سے نہایت نیک نامی کے ساتھ گورنمنٹ کی خدمت کر رہا ہے۔

(۱۳) ایک ایسے ہر واعر کے ساتھ جس کے واقعہ کو دیکھنے اور سننے والے ہزاروں آدمی اس کے ساتھ جھڑپ کے سبب چشم جویاں ہو رہے ہیں۔

(۱۴) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو بہ سبب اپنی دینداری کے ہر کچھ لوگوں کے درمیان واعظ رہا ہے اور ہمیشہ اپنے وطن کے درمیان گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی اور وفاداری کا وعظ ہرے زور شور سے کرتا رہا ہے۔

(۱۵) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو ہندوستان کی گذشتہ پچیسویں کے ایام میں گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بڑی جوش سے حصہ لیتا رہا ہے۔ اور مفدا خیالات کی بیخ کنی کرتا رہا ہے۔

(۱۶) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو اس فرقہ کا معزز ممبر ہے جس فرقہ نے گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی اور وفاداری ملک میں پھیلانے کے واسطے بیسویں لکھن اور شہلا اب تک چھاپ کر شائع کئے ہیں۔ دیگر اخبارات میں اس واقعہ کے متعلق جو رائے زنی ہوئی ہے ان میں سے بعض الفاظ بطور نمونہ اب ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

اسٹنٹ کشر نے ڈاکٹر صاحب جیسے ذی عزت شخص کو ہتھکڑی لگا کر نہ صرف کمال ناخبرہ کاری کا اظہار کیا ہے بلکہ میرٹھ لارڈ مارلے کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے جس کو روسے زیر تجزیہ قیدیوں کو ہتھکڑی لگانا ممنوع ہے۔ یہ حکم بھی کچھ کم اوجاہ نہیں تھا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کو ایک بھنگی کے ساتھ ہی ہتھکڑی لگا کر صاحب اسٹنٹ کشر نے ایسا فعل کیا ہے جس کو مشرقی کتبہ خیال سے جتنا معیوب سمجھا جائے۔ تہہ رہے۔

مشرفی اسٹنٹ کشر کے ایک گڑبٹ ہندوستان آفیسر کو ایک خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی

لگانے اور ایک قابل ضمانت جرم (دفعہ ۱۹۳) میں

ضمانت منظور کرنے اور ڈاکٹر بشارت احمد کو ایک خاکروب کے ہمراہ رات بھر حالات میں رکھنے اور دوسرے وزامی حالت میں میٹل میں بدل جلا کر شاہ پور جیل کے محکمہ سے لوگوں میں ایک عجیب حیرت۔ یہ پچیسویں اور پریشانی پیدا ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مصروف

صدقت اور راستبازی۔ شرافت و نجابت کی زندہ مثال ہیں اگر کسی نے اخلاص و دیانت کو محکم شکل میں دیکھا ہو۔ تو وہ ڈاکٹر صاحب کو دیکھے۔ اگر ضبط نفس استقلال اور انبار کا نمونہ دیکھا ہو تو ڈاکٹر صاحب کی زیارت کرے۔ مختصر یہ کہ مکالمہ اخلاق کا مجسمہ ہیں اور اخلاق احمدی کا مریض۔ ان بزرگوار ڈاکٹر پر جو ناگہانی آفت ایک نو وارد اسٹنٹ کشر مشرفی درج ذیل کے ۱۶ محض ۱۶ ستمبر ۱۹۱۶ء کو نازل ہوئی اسے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ تاہم جوئے بغیر ہر حصہ کے کہ انصاف کا خون ہر دہے اور آزادی ترس کر دی گئی ہے۔

ظلم ہو گیا ہے کہ یہ وہ معاملہ ہے جس میں زمیندار ملک کے تمام اخبارات بلا تفریق منہرب ملت مشفق الہائے اور متحد البیان ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کی عزت و آبرو کو بلا وجہ و بلا سبب خلاف ضابطہ جو صدر بیچایا گیا ہے اسے تمام ملک ایک قوی مدد دے رہے ہیں۔ اس کے لئے کہ حضور سرور یوں کی گورنمنٹ اس معاملہ میں بعد تحقیقات کا مل اپنی سلسلہ داؤ گسری کا ثبوت دیگی۔

سرگودہ کے سب ڈیوٹری افسر صاحب شاید یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ قانون مطابق کے اجراء سے اخبار نویسی کھنڈن میں کچھ اٹھوٹا دیا گیا ہے۔ اور ہر عالم بلا اس خوف کے کہ اس کے طرز عمل پر تکیہ مبنی کی جائے گی۔ کھلے بندوں میں عداوتی کا چلبے اور کتاب کر کتاب ہے اور عجیب نہیں کہ اسی خیال سے انہوں نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ایک بھنگی کے ساتھ ہتھکڑی لگا لے۔ لازم کے وکیل کی طرف سے درخواست ضمانت کے پیش ہوئے براہ وجود اس نکتہ کے سمجھا دئے جانے کے کہ جرم منہ قابل ضمانت ہے۔ ضمانت قبول نہ کرنے۔ لازم کو حالات میں بھیج کر دوسرے دن بلا ضرورت تمام دن خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی لگے۔ دسے کچھری میں حاضر ہو کر اور اسی شام کو شاہ پور جیل کے فاصلہ پر واقع ہے بدلے جانے کا وہ حکم دیا جس پر شرف انصاف کی پیشانی عرق الغلغل سے تر ہو گئی اس قسم کے افسردہ کو ہم ملک اور حکومت کی سلامتی

نے ضمانت خفاک کہتے ہیں اور یہ نہیں کہ ان کے گورنمنٹ ان کے لئے ایک اور حکم دیا جس پر شرف انصاف کی پیشانی عرق الغلغل سے تر ہو گئی اس قسم کے افسردہ کو ہم ملک اور حکومت کی سلامتی

اوس نے مجھ پر دعویٰ نازل کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے

یہ طاعون کے درخت ہیں جو کھنڈہ ملک میں پھیلے

بہارین مائون کی پستی

فحش کو طاعون کی برکت سے بچاؤ گئے۔ داس گھر کی چار دیواری میں ہو گیا۔ بشرطیکہ وہ اپنے تمام اہل خانہ اور دونوں سے وٹکنش ہو کر پرستہ اخلاقی اور اخلاقی اور اخلاقی سے سلسلہ نبی میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے امور کے ساتھ کسی طور سے منکسر اور سرکش اور غرور اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو۔ اور اس نے جو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افغن طاعون نہیں آتی تھی جس سے لوگ کتوں کی طرح مر جاتے اور مارے غم اور گردانی کے دیوانہ ہو جاتے اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گودہ کتنے ہی ہوتے۔ مئی فحش کی نسبت طاعون سے محفوظ رہتے۔ مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا اپنی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو۔ جو خدا کے علم میں ہو۔ ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے۔ مگر انجام کار۔ لوگ تعجب کی نظر سے اتر کر بیٹھے۔ کہ نسبتاً و مقابلہ خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے۔ اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے۔ جسکی نظیر نہیں۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ پر یہ لکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے خیر نہیں کرتے۔ بلائے طاعون سے نجات دے گا اور نسبتاً و مقابلہ اس سلسلہ پر اس سلسلہ کا خاص فضل رہے گا۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقتدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو۔ کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں نہیں ہو جاتا ہے۔ سو شاذ و نادر حکم معدوم کا کہنا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے۔

انجیل میں خلاصہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ میرے منجانب سے اللہ ہونے کا یہ نشان ہو گا کہ میرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلہ طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا۔ اور وہ سلامتی جو ان میں باقی باقی رہے گی۔ اس کی نظیر کسی

گودہ میں نہیں ہو گی اور قادیان میں طاعون کی خود کار کہ۔ آنت ہے جو تباہ کر دے۔ نہیں آتی تھی۔ یہ عبارت اپنے مخاطب میں نسبت و تفریح کی اس میں موعظہ ذیل دعوے میں۔

(۱) خود مودہ دہی۔ امام الامام حضرت ابو جعفر علیہ السلام طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

(۲) جو لوگ گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں وہ بچائے جادین گئے۔

(۳) روحانی چار دیواری رطلہ بیعت کے مفصل میں کامل اخلاقیات پر پوری۔ سچے تقویٰ۔ سچے جذبہ میں جو ہو۔ مخالفانہ ارادوں سے وٹکنش۔ اخلاقیات و اخلاقیات سے سلسلہ نبی میں داخل۔ کسی طور سے منکسر سرکش۔ مغرور۔ غافل۔ خود سر۔ خود پسند نہ ہو۔ عملی حالت موافق تعلیم ہو۔ وہ بھی بچیں گے۔ پھر کسی وجہ مخفی سے۔ ایمانی قوت کے ضعف۔ نقصان عمل۔ اجل مقتدر کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو۔ یہ

مصدقین متقی ہیں۔ جن میں سے پہلی اور دوسری صورت میں وعدہ مخالفت بھی نہیں ہے کہ پورا ہوا۔ حضرت اقدس اور وار کے اندر رہتے رہے ہی طاعون سے محفوظ رہے اور یہ محفوظ رہا عظیم الشان نشان تھا کہ کتاب نے خدا سے اطلاع پا کر شائع کیا تھا کہ روای افظ

کل من فی الدار و اما ان ظاک خاصہ۔ ترجمہ اسکا جو تباہ نہیں آئی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو میرے گھر کے اندر رہے طاعون سے بچاؤ گئے۔ اور خاص کر مجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام الہی کے منجانب سے نہ بے ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ یہی کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر۔ اور بالخصوص قرآن شریف پر۔ ادریں گویا دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کے ہر گز ہے یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ انسان کا افتراء ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کرے کہ ان الفاظ کے ساتھ یہ کہے کہ یہ انسان کا افتراء ہے خدا کا کلام نہیں۔ وامت اللہ علی من کن الذب وحی اللہ۔ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ وامت اللہ علی من افتری۔ علی اللہ۔ تو میرے بعد کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی ایسا کرے گا۔ منقول از اشتہار

تو اس پر یاد دہانم کہ نام مخاطب کرنے کے کسی کو جرات نہ ہوتی۔ کہ یہ مقابلہ کرے۔ دوسری طرف سے یہی شائع کر دیا۔ کہ جس سے خود مختار نے یہی نقل کیا ہے کہ ہر ایک مخالف خواہ وہ امر دہی میں رہتا ہے اور خواہ امر تہر میں اور خواہ دہی میں۔ خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ جال میں۔ اگر وہ قسم کرے کہ اس کا فلان مقام طاعون سے پاک رہے گا تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہو جائیگا۔

اس پر بھی سب کو سنا۔ دیکھ گیا۔ پس حضرت اقدس کی باوجود دعوے دہی والہام دعوئی پر اندھ کی دہی میں طاعون سے محفوظ رہو گئے۔ اور جو قسم کیا کہ اس بات کو انفرادی کے گاہ بگاہ جادے گا۔ محفوظ رہنا۔ اور اسی طرح آپس کے کی چار دیواری کے اندر رہتے والوں کا محفوظ رہنا اور اس کے بالمقابل کسی ایسے مقام کا ضرور دباؤ ہو جانا جسکی نسبت یہ دعوے کیا گیا ہو کہ یہ طاعون سے محفوظ رہے گا ایک بے نظیر نشان ہے اور یہ قسم بھی ثابت نہیں کر سکتی کہ چار دیواری کے اندر باوجود اس بات کے کہ کئی دفعہ قادیان میں طاعون پڑا۔ کوئی کیس ہوا۔

باقی رہی وراثتیں۔ ایک۔ ایک۔ قادیان کی نسبت کی پیشگوئی دہی دوم۔ احمدیوں کی نسبت عام طور سے کیا پیشگوئی ہے۔

سو جانتا چاہیے کہ حضرت صاحب کی جو باتیں میں نے نقل کی ہیں۔ ان میں صاف بکھا ہے۔ کہ قادیان میں سخت بربادی افغن طاعون نہیں آئے گی۔ سخت اور بربادی افغن۔ یہ وہ لفظ آپ یاد رکھئے تاکہ میں آپ سے سوال کر سکوں۔ کیا قادیان بر باد ہو گیا یا نہیں ہو رہا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے۔ پس کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کیا قادیان تباہ ہو گیا۔ حالانکہ کئی گویا۔ میں سے جاسکو ہیں۔ جو تباہ ہو گیا۔ ان کے بعد میں نہیں بنائی گئی۔ بلکہ نعم البسلام من حضور علیہ السلام تفسیر فرماتے ہیں کہ دیکھو صفحہ ۵۰ حاشیہ۔ وہ طاعون سخت بربادی بخشنے کے جیگانہ طاعون جارفت ہے یعنی تباہ دہی والی جس سے لوگ بچا رہا گئے ہیں۔ اور کتوں کی طرح مرنے میں (اور آپس کی مثال میں ایک دفعہ فرمایا تھا دس میں سے پانچ بچاؤں سے زیادہ سات کامر جانا) اور فرماتے ہیں کہ

قادیان میں طاعون کی نسبت کیا پیشگوئی تھی

ہے تاحشر عالم میں تراوی نوری نشان روشن
بیاں کس طرح سے جو اس کے اوصاف حمیدہ کا
نکماں سے لاؤں مضمون شراوارہ زبان روشن
دعا ہے ہر گھڑی حق سے تناسل کی برائے
وہ نور دین سے دیکھے ہر اک پیرو جان روشن
دعائیں مستجاب اس کی ہمارے حق میں کیا رہے
طفیل اس کے ہیں مل جائے راہ دوستان روشن
آہی دور کر دے ہم سے یکدم سستی و غفلت
کہ محراب عبادت میں ہمیں ہم شمع سال روشن
ادبیں حل خیزیں ہر کہو لہرے رحمت کے دروازے
آہی مثل جان مارغان کر اس کی جاں روشن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مسلمانوں کے تنزل کا باعث

مسلمانوں کو روز افزاد تنزل میں دیکھ کر اکثر فرقہ ہائے
اسلام کے مقبروں لیڈروں اور سربراہوں کو گونے پنی
اپنی قوم کو اس امر سے دیکھ محسوس کر کے متنبہ کیا۔ اور اس میں
بتایا۔ کہ اس تنزل کے اسباب کیا ہیں اور کس طرح تنزل اور
ہو کر ترقی ہو سکتی ہے اس غرض کے لئے بعضوں نے بڑے
بڑے آدمیوں کو سامنے رکھ کر اسے اور بڑے زور شور
سے لوگوں کے کانوں تک وہ آواز پہنچانے کی کوشش
کی ہے۔

مگر میں افسوس لکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے تنزل کا جو
اصل باعث ہے اور یقیناً وہی اصل باعث جو اس کی بنیاد
کسی نے اشارہ تک نہیں کیا اور نہ ہی قوم کو اس طرف توجہ
دلائی۔ آئیے لے دو انا لایہ راجعون۔ وہ سبب کسی معمولی انسان
کا بتایا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی کسی معمولی نصیحت میں اس کا
ذکر ہے۔ میں اس وقت کوئی لمبا متنہ دن لکھنے نہیں چھو
بلکہ بہت مختصر طور پر وہ اصل باعث مسلمانوں کے تنزل کا
پیش کر دیتا ہوں۔ خدا کرے کہ کسی مسلمان کی سمجھ میں آجائے
اور وہ اس پر عمل درآمد کرے۔ سو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ
خدا تعالیٰ نے خود اپنے رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر وحی فرمائی۔ جو
قرآن شریف میں پکارہ آئیں کے رکع اول میں موجود ہے
کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قوم کو ہلاکت

تباہی اور تنزل میں دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔

یا رب ان قومی اتخذوا الذل والقرآن مجوراً

اے میرے رب میری قوم نے قرآن جیسی پاک کتاب کے
چھوڑ دیا اور اس پر عمل درآمد کیا اس لئے اس خدا تعالیٰ
کو پوچھئے میں اس آیت کریمہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کو بڑے حال میں دیکھ
کر کیا دکھ اور قلق پیدا ہوتا ہے اور دور سے بھرے ہوئے
الفاظ میں عرض کی۔ پس ہر ایک مسلمان جانتا ہے۔ کہ خدا کی
رہتی سے بڑھ کر کوئی ہستی نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے بڑھ کر کوئی انسان کامل نہیں۔ اور قرآن مجید سے
بڑھ کر کوئی معتبر کتاب نہیں۔ اس لئے میں اُمید کرتا ہوں کہ
اس کے ماننے میں کسی مسلمان کو شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔
تاریخ بھی اس آیت کریمہ کی تصدیق کرتی ہے عظیم الشان
اسلامی سلطنتوں میں کبے زوال شروع ہوا جبکہ مسلمانوں
نے قرآن شریف کو چھوڑا اور جماعت نماز پڑھنے کو ذلت
میں جا کر امام بننا اور جماعت نماز پڑھنے کو ذلت
سمجھی۔ حالانکہ اس سے پہلے بادشاہ خود امام ہوتے
تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر امرا اسے مذہبی ترک
کردی۔ حکومت اور تسلط کیسے مسلمانوں کے ہاتھ سے
نکلا شروع ہوا۔ جبکہ انھوں نے آپس میں السلام علیکم
کہنا چھوڑ دیا۔ اور بڑے بڑے چھوٹے کو اور امیر
نے غریب کو سلام کہنا اپنی قلت اور تنزل سمجھا حالانکہ
خدا تعالیٰ کا حکم تھا۔ سلوا علی الفکم بحبہ من
ہذا اللہ مہیوکتہ طیبہ۔

چونکہ خداوند کریم کی سنت یہ کہ جو چیز کوئی شخص خدا کی
رضاء کے لئے چھوڑ دے تو خدا تعالیٰ اس رنگ کی علی
سے اسے اجر انعام کے طور پر دیتا ہے اور جس رنگ کی
کری نافرمانی کرے اسی رنگ کا عذاب دیتا ہے اس لئے
جس صورت میں کہ انھوں نے اپنے پاک مذہب کی اختیار
کرنا اپنی ذلت سمجھی اور اسے چھوڑ دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے
مسلمانوں کو تنزل دکھایا۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ صحابی
نے جو کچھ خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑا۔ سب کچھ بڑھ چڑھ کر
پایا۔ عزیز چھوڑ دے۔ تو مسلمانوں کی بڑی وفادار اور
ہمدرد قوم بنائی۔ وطن چھوڑا تو ملکوں کے فاتح ہوئی
اگر بیسیان بیٹے کی پردہ اند کی اور وہ خدا کی راہ
تو خدا تعالیٰ نے اسے نکاحوں میں شاد ہر بیان کر دیں

حضرت ابوبکرؓ نے زیادہ سے زیادہ ایک کنال کا مکان
چھوڑا ہوگا۔ مگر کیا ملا؟ بادشاہی۔ حضرت عمرؓ کی غفلت
اور سلطنت کا اندازہ ان کے اپنے ایک قول سے لگ
سکتا ہے۔ ان کو خود خدا تعالیٰ کی نفرت پر حیرت کے ایک
روز وہ اپنی جائز جماعت کے ساتھ جنگل میں جا رہے تھے
کہ چلتے ہوئے ایک درخت کے نیچے ٹھہر گئے۔ بعض صحابہ
نے کھڑے ہونے اور پھر تہہ کر کے کھڑے ہوئے۔ لیکن
کہا۔ فرمایا کہ مجھے یاد آگیا ہے کہ ایک روز میں یہاں
ٹوٹ چرا رہا تھا۔ اور کسی بات پر میرے پاس مجھے
اس درخت کے نیچے سخت کلاہی کی تھی۔ اور آج میں لکھتا
ہوں۔ کہ جہاں تک میری نظر کا م کرنے ہے میرے ساتھ
مسلمانوں کی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس
کا سرور بنایا ہے۔ اے ابوبکرؓ سوچنے کا مقام ہے کہ صحابہ کرام
کو خود خدا تعالیٰ نے وہ کچھ دیا۔ جو انھوں نے اور ان کے
باب دادوں نے خواب میں بھی نہ دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل تھا اور خدا تعالیٰ
کا فضل۔ اور دوسری مثال اس طرح ہے کہ قوم لوط طغیان
جس قسم کی نافرمانی کی اسی رنگ کا عذاب دیکھا۔ وہ عذبت
قوم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے زنا کرتی تھیں یعنی
الٹی راہ اختیار کرتی تھیں۔ حالانکہ آدمی کو خدا تعالیٰ نے علی
بنایا ہے۔ وہ تہہ کرنے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے ان
کی بیٹی کے اوپر کے حصہ کو نیچے اور بچے کے حصہ کو اوپر کر دیا۔
جیسے کہ اللہ کریم نے فرمایا۔ جعلنا علیہا سافلہا
اور آج تک وہ نشان قائم ہے۔ یعنی اس بیٹی کی جگہ ایک
جھیل ہے جس کا نام جھیل مردانہ ہے۔ پس یقیناً چھو
کر مسلمانوں کی ذلت اور اداہ کا باعث قرآن شریف کو چھوڑنا
ہے اور وہ عروج بھی خود کر سکتا ہے۔ کہ مسلمان اپنے
کلی طرح قرآن کریم کو لازم پکڑیں۔ پس جو چاہتا ہے کہ
السلام کا عروج دیکھے۔ اسے چاہئے کہ اس کو دامن لے
اور اس پر عمل درآمد کرے۔ اور دوسرے حصہ ان کے
کے تاکید کرے اور یہ پلٹے۔ پس پوچھاؤں یہ نسخہ
میرا بتایا ہوا نہیں۔
علیہ وآلہ وسلم پر ناز۔ علیہ۔ دامن اصدق من
اللہ قبیلاً۔

والسلام علی من اتبع الهدی
خاکسار محمد نصیب۔ قادیان

تجدد کافی ہو۔

اب میں آپ پوچھتا ہوں کہ آپ اپنے فیض میں دیکھیں
 بزرگ طاعون میں مبتلا ہو کر مر چکے ہیں وہ آپ کی نظر
 میں باقی ماندہ لوگوں سے زیادہ مشرک زیادہ بدکار زیادہ
 گمراہ کیا گئے تھے؟ اور کیا آپ ان کے متعلق کوئی معیار پیش کر سکتے
 ہیں آپ جی کے اقتصد نہی پائیں۔۔۔ سے کئی طاعون سے
 مرے ہواں گئے اور ان کے باقی ماندہ کوئی مشرک بہتہ محفوظ
 رہا۔۔۔ اور پھر یہ انتخاب کا اعراض ہیں آپ کے فخر
 کے متاثر ہیں کہ بلاذیر پ میں زیادہ شرک۔۔۔ خلق و فخر
 ہے یا ہندوین۔۔۔ یہ بار دہائی پڑی بیان۔۔۔ پڑی باہر
 کوٹھیں میں رہنے والے شراب پیئے والے خدا کا
 نہ ماننے والے کو محفوظ ترین اور نازی مسلمان طاعون
 مرے ہیں ان ہاؤن کا آپ کے پاس کیا جواب ہے جو آپ
 خدا کے حضور شرفی و گناہی سے نہ ڈرتے ہوئے لکھ
 ہیں کہ طاعون کے فوٹے کچھ ایسے باولے ہو گئے ہیں
 کہ وہ لڑتے بھول کر مرنا ہیں ان کے گھر دن میں گھٹتے پھرتے
 ہیں۔ پس ان سوالات پر غور کرتے ہوئے ہی آپ سورج
 لین کے بعض احمدی بھی کسی گاؤں میں طاعون پڑنے سے
 کیون مر جا گئے ہیں۔ پھر یہ سوچئے کہ جب طوفان باول
 باران آتا ہے تو چڑیا اور اس قسم کے غریب جانور

اذا اردنا ان نضلک قریبۃ (اور نامتوفیہا فحن علیہا
القول خدا مرنا ہا ندا میا۔ اور پھر خودی جا پان۔
سافر انس کو اور فاروس سی کے زلزلوں پر معرض ہے گویا
قرآن پر اعتراض کہتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ابھل نئی
اور پرانی دنیا کے ملک بوجہ تار۔ ریل۔ جہاز وغیرہ کے ایک
تلاقیہ کا حکم رکھتے ہیں۔ حضرت صالح۔ ہود وغیرہ کی مخصوص
بستیاں تھیں۔ مگر اس خدا کے رسول کی رسالت تمام جہان
کے لوگوں پر ہے اور سب پیام پہنچا گیا۔ چونکہ خدا
کو منظور تھا کہ دنیا کی تمام مخلوق اور تمام ملکوں کو متنبہ کر
دے اس لئے اس نے مختلف آفات و عذاب بھیجے تاکہ
خواب غفلت سے بیدار ہوں اور ان کو نگہ بیدار ہو کہ یہ کیا بات
اور وہ تضرع بیدار کریں۔ مجھے بڑا تعجب ہے کہ ماہر سلسلانی
قریبتہ من ابی انا خدا نا اہلہا بالباسامو الصرا
لعلکم یضرعون۔ سے معرض یہ کہتا ہے کہ غائب
لوگوں کو ہوتا ہے۔ جن کے اندر وہ نبی موجود ہوتا ہے۔ خدا
جلنے اندر موجود ہونے کے کلام۔ جس سے خود تذبذب
کرتی ہیں۔ ارض کیا ہوا۔ یہ مقامات بوجہ تار

وطن

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسٹنٹ سرجن بھیرو کے اجلاس اور تحقیق و تہذیب اور جب نارو کا مختصر ذکر پچھلے پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ باقی النظر ہی میں یہ کارروائی ایسی دردناک اور ہمدرد کے اتفاق اس پر کمال حیرت و استعجاب اور تاسف و افسوس کا اظہار کر کے باادب مگر زور کے ساتھ ہزار کسر لٹس دین باقاعدہ کو فوری توجہ دلائی۔ تو اسی طرح سربراہ اور کان ملک میں سے بھی اکثر نے فرار کسی نہ کسی پیرا میں اعلیٰ حکام کو اس نشرش سے آگاہ کر دیا اور با فرض سمجھا۔ جو اس انوس ناک خبر سے طبعاً تمام خاندان دنیا اور خاص کر شرفا ملک میں محسوس ہونے لگی تھی اگر ملک کو اطہان ہے۔ تو زیادہ تر اس امر سے کہ وہ بخوبی جانتی ہے کہ جناب نواب لٹنٹ گورنر ہارڈ بالقابہ کی نصیحت پرندی اور بیدار مغزی پر کمال بہرہ رس کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اگر حالات اور واقعات متقاضی ہوں۔ تو وہاں یقین ہے۔ کہ سر لٹنٹین ہارڈ اس معاملہ میں سر لٹنٹین فٹریمرک کے نقش قدم پر چلنے سے دریغ نہ فرما دیں گے۔ کیونکہ اگر حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو سر لٹنٹین کے معاملہ کے زمانہ میں غالباً ہمارے موجودہ چکران ہی سر لٹنٹین کے دست راست اور شیر خاص اور پنجاب گورنمنٹ کے معراج وہاں لینے بیٹے سکریٹری تھے۔

مٹرنلی فیصلہ میں کچھ نہیں کہ بشارت احمد اور کم دین جرم زبردفعہ ۱۹۳۷ سے دھمکائی گوی وینا کے مرتکب ہونے میں لہذا میں زبردفعہ ۱۹۵۷ و ۶۷ م مابین فوجداری حوالات میں کر کے ان کو صاحب ڈسٹرکٹ جسرٹریٹ کی خدمت میں بھیجتا ہوں۔ اور درخواست کرنا ہوں کہ اگر صاحب ممدوح مقدمہ کی خودی تجویز قائم نہ ہو تو مناسب ہوگا کہ کسی طرح کا حوت رکھنے کا موقع نہ ملے۔ وجہ یہ درج میں۔ (۱) سول سرجن کی کاوژن (۲) سول سرجن کی اور بشارت احمد ۳۱ اونس (۳) سول سرجن کی شکایت کا نہ ہونا بیان کرتا ہے۔ اور بشارت احمد نے دو شکایت بتائے (۴) باٹ رکھنے کے متعلق کرم دین و بشارت احمد کا اختلاف (۵) بیٹ کے خون کے متعلق اختلاف۔ دس سال اسٹنٹ سرجن ایسے افسر کو حوالات میں کر دینا چھوڑے کے ساتھ اس کو ہتھکڑی لگوانا۔ معقول سے معقول شہانے سے انکار کر دینا باز اور دین میں پھرایا جانا برآمدہ میں ٹھیکایا جانا پیدل جانے کا حکم دیا جانا وغیرہ حیرت افزا اور سجدہ امور سے قطع نظر اس نام کم کارروائی میں جو جو صریح سے ضابطگیان اور باجم قانونی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں وہ اعلیٰ حکام اور خاص کر سر لٹنٹین دین پرچم زمین میں واضح ہو گئی ہوں گی۔ تاہم آگاہی عام کے

لئے اس موقع پر یہ درج کر دینا نامناسب ہوگا کہ کوئی عدالت زبردفعہ ۱۹۵۷ و ۶۷ م کسی شخص کے برخلاف حلف دروغی کا مقدمہ قائم نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اصل مقدمہ کا آخری تصفیہ نہ ہو گیا ہو۔ دیکھو ویکی پورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۶۔ مدراس ڈیکورٹ روڈنگ جلد ۲۱۔ اس اصول کو بیان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے کہ دیرانی مقدت میں بھی اس کی تعمیل ضروری تھی گئی ہے جیسا کہ بی لارڈ جلد ۱۶ صفحہ ۲۷ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ نیز فیصلجات ذیل سے پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء صفحہ ۵۰۔ الا آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۲۔ الا آباد جلد اول صفحہ ۴۹ و جلد ۵ صفحہ ۳۸ اور بہان ابھی شش نے مقدمہ کی باضابطہ سماعت بھی شروع نہیں کی۔ دوسرا رستم ہے کہ کوئی عدالت با اختیار خود زبردفعہ ۱۹۵۷ م عمل پیرا نہیں ہو سکتی اس کے لئے لازمی ہے کہ کوئی پرائیویٹ شخص جس کو مزعوعہ حلف دروغی سے نقصان پہنچا ہو۔ درخواست سے اور اجازت استغاثہ حاصل کرے۔ سو میں ان دونوں شرطوں کے پورے ہو جانے کے باوصف کوئی حکم کوئی عدالت ان دونوں نقصان کے رو سے نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ حلف دروغی کرانچا کے متعلق تصدیقی تحقیقات سے اطہان نہ کر لیا جاتا دیکھو الا آباد لارڈ جلد ۶ صفحہ ۹۸ و ۱۰۷ و جلد ۶ صفحہ ۷۲ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ اور پچھری نہیں کہ چالان یا پڑگ سے پہلے الگ الگ تصدیقی تحقیقات ہو بلکہ یہ کہ اس تحقیقات میں ملزم کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ دیکھو مکمل جلد ۵ صفحہ ۵۲۔ الا آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۵ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۲ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر حاضری ہی ضروری نہیں بلکہ یہ کہ ملزم کو یہ ظاہر کرنے کا موقع دیا جادے۔ کہ کہیں اس کے برخلاف اجازت یا حکم ارجاع مقدمہ نہ صادر کیا جادے۔ دیکھو مدراس ڈیکورٹ برومیڈنگ موزیکیم تہ ۱۸۸۸ مدراس لارڈ جلد ۴ صفحہ ۲۲۔ مکمل لارڈ جلد ۱۶ صفحہ ۳۴ وغیرہ وغیرہ۔ بہان نہ کوئی سرسری یا تہیدی تحقیقات ہوئی نہ ملزم کا بیان لیا گیا نہ اسے قوت دیا گیا۔ نہ اصل مقدمہ کو ختم ہونے دیا گیا اور پھر جسے عجیب یہ کارروائی کہ دو نوگراہوں کو یکساں ملزم بنا دیا حالانکہ ان میں سے ایک کا بیان ضرور سچا تھا۔ اور اگر محض اختلاف ہی کافی وجہ مواخذہ سمجھی گئی ہے۔ تو سول سرجن کے بیان کے اختلاف از بیان بشارت احمد وغیرہ کہ اس کامیہ سے کیوں مستثنیٰ کیا گیا۔ مگر کال یقین ہے کہ سر لٹنٹین او

نہ اسٹنٹ لارڈ منٹو کے عہد میں قانون کی ایسی بے حسرتی سے ہرگز درگزر نہیں فرمایا جائے گا۔

اطلاع

ہمارے ایک اچھی بھائی ہیں شیخ نواز احمد نام۔ ساکن کوہاڑا۔ وہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ منڈی اسپان اتر سہ میں۔ میں دلالی کا کام کرتا ہوں۔ سب اچھا میری معرفت خرید و فروخت کریں۔ انشاء اللہ نقصان سے محفوظ رہ کر فائدہ اٹھائیں گے ان کے پاس گولیاں دافع امراض اسپان بھی برائے فروخت ہیں۔ بطرف دھیم روڈ متصل چوڑو ساہو ووان۔ اتر سہ منڈی اسپان میں نہیں گر ایسے دو پٹوار ہیں اور ایک قانون گرگی۔ جو ضرورت کی بندوبست میں غریب کا دم کر چکے ہوں۔ پرائیویٹ جائیداد کے متعلق حفاظت حقوق کے لئے۔ درخواستیں مع اسٹوڈیو ایڈیٹر صاحب جبریت جلدانی چاہئیں۔ منخواہ کا تصفیہ بذریعہ خط کتابت۔ احمدی کو ترجیح دی جاسکے گی۔ پتھر یا پٹوار بھی لئے جاسکتے ہیں۔

ضرورت

میں کہ وہاں سازی کا علم اور پورے طور پر سیکھا دو۔ کیا کوئی صاحب احمدی اس کی تعمیل کا ذمہ داری

میں۔ میں اپنی ودان سازی کی آمدنی کا نصفی انٹ ہاؤس قادیان واکرونگا۔ چراغ الدین معرفت ایڈیٹر بدر

تخصیر میں کی ضرورت

صدا بنجن احمد تیرے عمارت شفا خانہ اور تحصیل عمارت بونگ کے لئے تجھ کا جاری کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اور انعام کے لئے تخصیر و ن کی از حد ضرورت ہے۔ ازراہ کرم واقف کا اصحاب تخصیر و ن کے ہم ہونے میں مدد و کرم فرمایا دین سے بہرہ ورجوں۔ اور اس معاملہ میں خط و کتابت انچارج دفتر تعمیرات قادیان سے کریں۔ والسلام

درخواست دعا

میان عبدالحق صاحب سب پٹھان ستر (۲) فنی احمد دین صاحب شیخ ماسٹر (۳) دختر زادہ مہر الدین صاحب گرد اور پیرا ہے (۴) منشی عبدالرشید صاحب برادر منشی عبدالعزیز صاحب (۵) شاہ ولی شاہ۔ ٹیل کاڑ کا میاں ہے۔

جنازہ غائب۔ المہر منشی محمد اسماعیل صاحب سابق ایڈیٹر المصنوع (۲) زوجہ عبد المجید صاحب لائبریری (۳) مہرہ غلام علی الدین السلام علیکم گذارش آئی۔ در اخبار نمبر ۳۳۰ بدیم

اصلاح

مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۱۰۔ درخیز زمین حقیقت انواران منہو دو باغی کتب

www.aail.org

[illegible]

یہی منبع اور مقام ہے
کوستی اور اطالیہ کو
ہے۔ وزیر اعلیٰ
میں بلجیئم اور
مل سکتی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ



مورخہ ۲۱ فریقہ ۲۲۱ ص ۱ صاحبہ الخیرات سلم مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۱۰ء مطابق

سر بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم ایڈیٹر منیر محمد رضا علی شاہ نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

بے انصافی کی بات ہے۔ قرآن مجید سارا ایسی توحید کی تعلیم ہے بھرا ہے۔ اس کی ایک سورۃ ۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۔ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۔ یہی سورۃ ہے جو جاہل سے جاہل مسلمان کو یاد ہے۔ اور ابنِ عمرؓ ۳۲ دفعہ اس کو دُہرائے گا ہے پھر وہ جو اس کے ہمین مشرک سمجھنا ۔ اگر اذراہ شرارت نہیں تو نادانی کی انتہا ہے۔ کیا لوگوں کی حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اعلان بھول گیا کہ یا ایہا الناس ان کنتم فی شک من دینی فلا تعبدوا الذین تعبدون من دون اللہ ۔ ولكن اعبدوا اللہ الذی یوفیکم وامت ان اکون من المؤمنین وان اقم دھمک للذین حنیفاً ۔ ولا تكونن من المشرکین ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت ذالک اذاً لمن الظالمین ۔ وان یمسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا هو۔ وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ لیسب بہ من یشاء من عبادہ وهو الغفور الرحیم۔

اے لوگو! اگر تم میرے دین کی نسبت شک میں ہو تو سن لو کہ اللہ کے سوا ان کی پرستش نہیں کرتا میں کی تم پرستش کرتے ہو بلکہ میں اس کی عبادت کرتا نہیں۔ جو

تمہاری جانبین فیض کر لے ہے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں ایران لانے
والان میں سے ہوں۔ اور یہ کہ اسی تمام قوجے بھٹو جو کہ درین
پر قائم ہوں اور تو مشرکوں سے نہ ہو اور نہ پجار اللہ کے سوا
انستے جو لٹخ نہ دے نہ ضرر۔ اگر تو ایسا کہنے والا تھا تو ان سے
ہے۔ اگر تجھے کوئی دکھ ہوئے۔ تو اللہ کے سوا اس کا کوئی
ہٹانے والا نہیں اور سمجھ ہو چلائے۔ تو اس کے فضل
کو ہٹانے والا کوئی نہیں۔ جس پر چاہے اپنے بندوں سے
فضل کرے وہ غفور و رحیم ہے۔ کیا ایسی بات تعلیم والا
مشرک ہو سکتا ہے (۲) پھر سنو۔ قرآن شریف میں صاف حکم
ہے۔ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر ولا لکون اسجدوا
للذی خلقھن۔ کیا اس قسم کی کوئی ویدکی شرتی بھی پیش کر
سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔
اسلام مشرک کی چٹکنی میں تو ایسا مشہور ہے۔ کہ خود مخالفو کو
بھی اس کا اقرار ہے۔ چنانچہ پیر کاوش مطبوعہ درنوسر میں لکھا
ہے کہ۔
(مدینا) محمد صاحب (صلعم) کے عہد میں بدھ کا سون کے
لئے ہمارے ہر دین میں بڑی عزت ہے ان کے نظروں سے
پورب عرب ویش ذابون کی بارک اسیجاہت ہی بیج بھی
وہاں دام مارگ کی لہر پڑے زور وں پر تھی۔ پھر یہی پکڑ بڑے دیگ
سے دہلا ہوتا۔ غرضیکہ شراب کلاب و بھجھا اودیت پرستی کوئی ایسی
اخلاقی برائی نہ تھی۔ جو اس وقت اہل عرب میں موجود نہ ہو۔ اس
وقت (مدینا) محمد صاحب (صلعم) نے بت پرستی کے خلاف

(بددہ پرپس قادیان دارالامان من مبان معراج الدین عمر پر و پر اسٹر و پزٹر و پزٹر کے حکم سے چھپکرنسٹانٹ ہوا)

دوست آواز اٹھائی اور نندہ برعلی پیغمبر کے یہ
 یہی سوج اور چاندھی میرے ہاتھوں پر رکھ دو۔ تو
 ی میں تون کا کھنڈن نہیں چھوڑ سکتا۔ بڑے اچھے بھادو
 شہدین۔ اور ان شہدین کو بڑھ کر ایک تخت ہمارے ہر وہ
 سے پیغمبر کی پرستش نکلتی ہے۔ آپسے بت پرستی کو ہٹا کر
 عرب دشمن میں ایک واحد برائی کی پوجا چلائی
 باقی یہ کہنا کہ آپ نے اپنا نام ساتھ جوڑ دیا۔ ہنات
 نافی کی بات ہے۔ دنیا میں ایک ہی آدمی ہے۔ جس کو یہ
 امتیازی درجہ حاصل ہے۔ کہ اس کی قوم نے اس کی
 پرستش نہیں کی۔ کیونکہ مسلمان جہان اشہدین لا الہ الا اللہ
 پڑھتا ہے۔ اسی کے ساتھ اشہد ان محمد عبدہ وودوہ
 ہے۔ یعنی اللہ کی الہیت کے ساتھ (حضرت) محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبودیت کی گواہی دیتا ہے۔ کیا ہمارا
 معترض بھول گیا کہ راجہ جی اور کرن جی کی پوجا ہوتی
 ہے۔ کیا وجہ ہے یہ قلعی نقص ہے۔ وہ خدا کے رشتہ
 بندے آدمی خلق تھے۔ مگر گوگون نے انھیں خدا سمجھا اور
 خدا بنا یا مگر اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے متعلق اس کی قوم کو یہ غلط فہمی نہیں۔ مسند شفاعت
 کی تمام کاشمیر بھنا بہت گری ہوئی بات ہے۔ شفاعت
 کی خلافتی ہم لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ حالانکہ دنیا کے جتنے کام
 وہ بھی شفاعت ہی سے ہوتے ہیں۔ اگر کسی انسان میں یہ صفت
 موجود ہو کہ ایک خدا سے اتنی شدید ہو اور دوسری مخلوق
 مخلوق سے بھی محبت اور ہمدردی کا تعلق ہو۔ تو بلاشبہ ایسا
 شخص ان لوگوں کے لئے جنہوں نے خدا سے تعلق
 نہیں لیا۔ دلہ چشم سے شفاعت کرے گا۔ اور وہ شفاعت
 منظور ہوگی۔ اگرچہ جس شخص کی نظر ہو کہ یہ در تعلق عطا کرے گا
 ہیں ان کا لازمی نتیجہ ہے۔ کہ وہ خدا کی محبت نامہ کی وجہ سے
 اس فیض کی گنجینے۔ اور جو مخلوق کی محبت نامہ کی وجہ سے وہ
 فیض ان تک پہنچائے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے جس کو دوسرے
 فطنوں میں شفاعت کہتے ہیں۔ جیسا کہ چاند سورج کے
 مبالغہ میں ہو کر ایک فہم اتحاد اور جو اس سے حاصل کرتا
 ہے۔ تو اس کو حاصل کر رہا ہے جو آفتاب میں ہے
 اسی طرح روحانی شمع کا غماض ہے۔ جب ایک انسان اپنے
 دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہے
 اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدقہ
 صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے
 جہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے خدا کے مقام

تک پہنچ جاتا ہے۔ تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپ کے
 ساتھ ہو جاتا ہے۔ وہ ہماری توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم پر اترتا ہے اس سے بھی حصہ لیتا ہے اور
 پھر اس نور سے قوت پا کر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے
 ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الہی کا
 لڑچک اٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت کھلی دور ہوجاتی ہے
 اور علمی رنگ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور علمی
 رنگ سے بھی۔ آخر ان فردوں کے اجتماع سے گناہ کی
 تاریکی اس کے دل سے کچھ کر جاتی ہے۔
 بس جناب یہ ہے شفاعت کی حقیقت۔ خدا جانے
 آپ کیا سمجھتے ہیں۔ کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ مجرمین میں
 یکدم اندھ دھند پرست میں ڈال دے جا دیں گے۔ خدا
 فرماتا ہے۔ ینسلولون عن الجرمین۔ ماسلک کم
 فی سقر فلو الہم ناک من المصلین ولسم ناک
 نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخالصین۔ و
 نغذب یوم الامین حق اننا الباقین فاما
 تنفعهم شفاعۃ الشافین۔
 تم کو دوزخ میں کس چیز نے پہنچایا۔ کہیں گے ہم
 نمازی نہ تھے۔ سیکس کو کھانا نہ کھاتے۔ بلے ہو وہ
 جو اس کرتے۔ عملی حالت سے قیامت کو جھٹلاتے۔
 جہاں تک کہ موت آگئی۔ پس ان کو شفاعت کرنے والوں
 کی شفاعت نفع نہ دے گی۔
 آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت یا ایہا النبا
 اتقوا ربکم داخلوا بیوتکم یا عجمی والد عن والدہ
 ویا مولود ہو جاذ عن والدہ شیثا کے نزول پر
 فرمایا تھا۔ اے قریش اپنی خلاصی دعو نہ دو۔ میں تمہارے
 کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے نبی عبد مناف اے عباس اے
 صفیہ محمد کی چھو بھی اور اے فاطمہ محمد کی بیٹی۔ اللہ کے
 معاملہ میں میں کیا کام آسکتا ہوں۔ مگر تمہارے عمل اچھے
 نہ ہوں گے۔
 پھر ایک اور آیت سے ٹھوکر کھائی۔ جو سورہ اعراف
 میں ہے۔ جعل اللہ شرکاء فیما
 استہما فلیحی اللہ عتیا لشرکون۔ آپ کہتے ہیں کہ
 بابا آدم علیہ السلام و ما ہی حوائی شرک کیا۔
 میں تعجب کرنا ہوں۔ کہ آدم کا بیان پہلے ہوا۔ پھر
 اور پیغمبروں کا ذکر آیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے دشمنوں کا ذکر ہے اب یہاں آدم و حوا

کس طرح سمجھ لئے گئے۔ کیا جعلی منہاد و جہاں سے ہر
 یہ زمان کی خصوصیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن آیاتہم
 ان خلقکم من الفسک اذواجاً۔ کہ خدا نے تمہیں سے
 تمہاری بیویاں بنائیں۔ کیا دعائے؟ مگر دعائے شکر بھی
 کر لیتے ہیں۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ دعوا اللہ
 مخلصین لہ الدین الدنیا والآخرۃ من ہذا لیسکون
 من الشاکون۔ کیا صاف ہے؟ وہ کون مانا ہے جو
 چاہے کہ بہری اولاد چکی بھلی تدرست پیدا ہو۔ کیا عتیا
 لیشاکون قرینہ کافی نہیں۔ کہ حضرت آدم و حوا یہاں مراد نہیں
 بلکہ شکرین عرب کو خطاب ہے اور نفس واحد سے مراد عربوں
 کا بد شکر ہے۔ جس سے ان سب کی نسل جلتی ہے یا نفس واحد
 سے ہر ایک شکر مخاطب کا بد مراد ہے۔ حضرت آدم
 کے دانہ کھالینے کا ذکر تو کی جاگے۔ مگر اس بات کا ذکر
 نہیں آیا بلکہ سورہ طہ من شجر احببہ دیت قلاب علیہ
 و دھدی فرما کر بنا دیا۔ کہ پھر آدم علیہ السلام سے کوئی معمولی
 کمزوری بھی ظاہر نہیں۔ چہ جائیکہ شرک۔ اُسب ہے اسی
 قدر کافی ہوگا۔

درمیتہ المسیح

جناب امیر المؤمنین علامہ نور الدین
 سلمہ رب العالمین رحمہ کے روئے نور
 خان محمد علی خان صاحب کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے ٹھوکی
 کے دکن سے اٹھ کر پس کے پاس پہنچے آ رہے۔ ابرو کا پتہ
 ایک زخم آیا۔ ہڈی پر ضرب نہیں آئی اور کچھ چرم بھی گھین مگر
 الحمد للہ خیریت گذری۔ بہت سال ہوئے حضرت یحییٰ مودود
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا۔ کہ مولوی نور الدین
 صاحب گھوڑی سے گر پڑے۔ جس سے آپ کی صداقت اور
 اس تعلق شدید کا پتہ چلتا ہے۔ جھنور کو مولوی صاحب
 موصوف سے تھا۔ آپ کی طبیعت رد و محبت ہے حالات
 تشویش انجمن نہیں۔ احباب جہاں آنے کی تخفیف نہ کر بن بلکہ
 گھر ہی میں صبر و سکون کے ساتھ دعا کریں۔
 اگر اصول ہی کی پوچھتے ہو تو پھر کوئی
 چھٹک سائل کا پیغام سنائی کو
 پڑھو۔ اپنے اصول اپنے ہی گلوں
 سے ڈھونڈ لو۔ آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ اپنے اقرار کس لئے کیا
 تھا اور اب کرنے کیا ہو۔
 اس امر کی دایت رکھنی چاہیے
 اعلان نسبت بابت مرقم ماری
 کہ نہیں اور سکھوں کو مہندو
 درج نہ کیا جاوے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں سکھ ہوں تو صرف اس وجہ

قرآن مجید کی ستون کا خلاصہ

(فہرست امیر المؤمنین علیہ السلام)

۱۔ سورہ لقہ۔ توجہ دلاتی ہے کلام الہی پر اور اس کی ضرورت پر اور اس کے فوائد پر۔ ان فوائد میں سے بڑا فائدہ اصلاح جگہوں کی ہے۔ کلام الہی سے غرض کیا ہے اور علامات کیا ہیں اور بطور مثال کے جہاد پر بیان کرتی ہے۔ یہود کے ساتھ مناظرہ اس میں زیادہ ہے نصاریٰ کے ساتھ کم ہے۔

۲۔ سورہ آل عمران۔ اسی مضمون کو دہراتی ہے اور نصاریٰ سے مزاحمت زیادہ کیا گیا ہے۔

۳۔ سورہ فسطاء۔ جگہوں سے اگر فرصت ہو تو معاشرت اور تہذیب کے طریق سکھاتی ہے۔ ملک گیری پر بھی۔ اب ملک داری کی تعلیم ہے اور اشارہ مناظرہ اور جہاد کا ذکر کرتی ہے۔

۴۔ سورہ مائدہ۔ معاشرت اور تمدن ہے اور مناظرہ میسائیوں سے زیادہ اور معاشرت کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ ملک داری میں معاشرت کا لحاظ رکھنا ضروری۔

۵۔ سورہ انعام۔ رسالت اور رسولوں کی تسلیم کی جوشم۔

۶۔ سورہ اعراف۔ وہی رسالت اور تعلیم ہے۔ مگر نظر کر کے بڑا پایہ کیونکہ ان کے سوا بات مانا نہیں ہوتی۔

۷۔ سورہ انفال۔ میں نظائر کے ساتھ واقعات کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ مثلاً پور۔

۸۔ سورہ قحہ۔ میں واقعات میں قصصیت کے کہ والوں اور منافقوں کو خطاب کیا ہے۔

۹۔ سورہ یونس۔ میں نبی کریم کے ساتھ جہاد کے دشمنوں کا تعلق اور اس کا نتیجہ ہے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۔ سورہ ہود۔ میں وہی مضمون دہرایا ہے۔

۱۱۔ سورہ یوسف۔ میں بتایا ہے کہ انبیاء کی ابتدائی حالت قبل نبوت کی مخالفت بھی ناکامی کا موجب ہوتی ہے۔ چہ جائیکہ

تکلیف نبوت کے بعد مخالفت۔ مگر اس میں ظاہری مخالفت کے امور کا بیان ہے۔

۱۲۔ سورہ زمر۔ میں ظاہری باطنی شرارتوں کا ذکر ہے۔

۱۳۔ سورہ احزاب۔ میں جہاد ظاہری شرارتوں کا ذکر کیا ہے پھر بتایا ہے کہ قرآن شریف چونکہ جامع ہے اس کا مقابلہ تمام انبیاء کا مقابلہ ہے۔

۱۴۔ سورہ نحل۔ میں خطرناک جہاد کی دی ہے اور جوہ جنگ

بتائے ہیں۔ مگر سورہ نحل میں اہل مکہ کی طرف توجہ ہے۔

۱۵۔ سورہ بقرہ۔ اسرائیل۔ میں یہودیوں کی طرف زیادہ توجہ ہے۔

۱۶۔ سورہ کہف۔ نصاریٰ۔ یہود اور عیسویوں کو لیا ہے۔

۱۷۔ سورہ طہ۔ میں آپ کی قبولیت و دعا کی نقل ہے۔

۱۸۔ سورہ طہ۔ میں اس قبولیت و دعا پر زیادہ زور دیا ہے۔

۱۹۔ سورہ انعام۔ میں عظیم الشان فتوحات کا بیان کیا ہے اور یہ بتایا ہے۔ کہ بنی امیہ کا ذکر کیا ہے ان کے ملکوں میں ہماری سلطنت جائے گی۔

۲۰۔ سورہ حج۔ میں غریب فخر ہوئے الی ہے۔ یہود نصاریٰ مجوس کو بیدار کیا ہے۔

۲۱۔ سورہ مؤمنون۔ میں فتح کو مشرور کر دیا ہے یعنی یہ بتایا ہے کہ فتوحات کس شرط پر ضرور ہیں۔

۲۲۔ سورہ قدر من خلفا راشدین کا بیان ہے۔

۲۳۔ سورہ فرقان۔ میں بتایا ہے۔ کہ کون دشمنوں کا تختہ الٹ دینگے۔

۲۴۔ سورہ شعراء۔ میں کہہ کے بڑے بڑے نو دشمنوں کا ذکر کیا ہے۔

۲۵۔ سورہ النمل۔ خلافت کے بعد سلطنت کا رنگ ہو جائیگا۔ اور عیسائیوں کو بڑا جگہ ملے گی۔ تشریف بادشاہ بھی ہوں۔

۲۶۔ سورہ قصص۔ بنی امیہ کی سلطنت خواہ شام خواہ چین میں

۲۷۔ سورہ عنکبوت۔ عباسیوں کا اقتدار اور بنو امیہ کا انجام

۲۸۔ سورہ الروم۔ میں ملک شام کی عام حالت بیان ہوئی۔

۲۹۔ سورہ لقمان۔ عباسیوں کا عہد اور حکمت کے تراجم کا ذکر۔

۳۰۔ سورہ السجدہ۔ میں اس کے بعد کی سستیوں کا ذکر ہے۔

۳۱۔ سورہ احزاب۔ اس بات کا ذکر ہے کہ پھر منافق بہت زیادہ ہو جائیں گے۔

۳۲۔ سورہ سبا۔ مسلمانوں کی عیش پرستی کا ذکر ہو گا۔ کہ ترقی کر کے انھوں نے کس طرح عیش پرستی کی۔

۳۳۔ سورہ فاطر۔ میں اس کا نتیجہ۔

۳۴۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۳۵۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۳۶۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۳۷۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۳۸۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۳۹۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۰۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۱۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۲۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۳۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۴۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۵۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۶۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۷۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۸۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۴۹۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

۵۰۔ سورہ یونس۔ میں تمام جہلی کارروائی کو دہرا کر اس کا نتیجہ بتا دیا ہے۔

اس الہام کے منہ غلط سمجھنے میں چونکہ شریعت کی تکمیل کا حرج ہے اس لئے ایسے الہامات کے مضمون میں غلطی ناممکن ہے۔ مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق جو الہامات قرآنی ہیں اگر ان کے معانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ سمجھتے تو شریعت کی تکمیل ہونے سے پہلے ہی۔ اور (ما زاد اللہ) آیت الیوم کملت لکم دینکم غلط سمجھتی۔ اور نماز روزہ حج وغیرہ ہم انکی اصلی ہیئت میں خدا کی مرضی کے مطابق کبھی ادا کر سکتے اس لئے ایسے الہامات کے مضمون میں ذرہ بھر بھی خفا انبیاء پر نہیں رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر ایسا خفا وقوع میں آئے تو پھر انبیاء کی اصل غرض یعنی تکمیل دین پوری نہیں ہو سکتی اور جب اصل غرض پوری نہ ہوگی تو پھر سارا دین نامکمل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ناممکن ہے کہ احکام و شرائط کے الہامات میں غلطی لگے۔ اب رہے ایسے الہامات جو احکام دینی کے متعلق نہیں انکی کمی تھیں ہیں۔ ان میں بعض تو ایسے ہیں جن میں آئندہ کے متعلق بشارتیں اور وعید پائے جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ہم کو کسی موجودہ حالت کے انداز کے لئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کبھی گذشتہ وقت کے متعلق ہیں۔ اب جبکہ ہم پر یہ ثابت ہو گیا کہ شریعت کے احکام کے سوا اور کئی قسم کے الہام ہوتے ہیں اور یہ بھی ہم صاف بات پاتے ہیں کہ اگر ایسے الہاموں کے منہ غلطی بنی پر نہ نکلیں تو کوئی حرج نہیں ہو سکتا کیونکہ اس الہام میں کوئی شریعت کا حکم تو ہے نہیں کہ جیسے عہد راہ ہونے سے یا لحاظ عہد راہ ہونے سے گناہ واقع ہونے کا اندیشہ ہو سکے۔ پھر اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں الہامی کتابوں میں ہزاروں استفادے اور مجاز مستعمل ہوتے ہیں اور ہزاروں جگہ ایسے الفاظ استعمال میں لائے جاتے ہیں کہ جسے سطور معانی خیال میں آ سکتے ہیں۔ اس طرح خود قرآن شریف فرماتا ہے کہ قرآن شریف جیسی مفصل کتاب کا ایک سطر بہ حقہ شبہات آیات سے ہے۔ اب ایک اور طرف نظر ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ بعض الہام ایسے بھی ہوئے ہیں جس کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے یفضل بہ کثیراً و یجھدی بہ کثیراً۔ تو صاف پتہ چل جاتا ہے کہ اگر تمام الہاموں کے وصیت اور عین شکیک پورے ہوئے تو دے معنی ہی بتایا کو معلوم ہوتے اور لوگوں کے سامنے بیان کر دیا کرتے تو پھر لوگوں کو کس قسم کا شبہ پیش آ سکتا ہے۔ در بات

عین بیسیا سے معلوم ہوتی ہے کہ عذر و شراعت کے انکوائی کے سوا اور جو اہل ایمان ہوں ان کے وہ سنے جو کہ دانتوں کے لحاظ سے بڑے ہوتے ہیں انبیاء کی نظر سے بھی بعض دفعہ ٹوٹنے اور بھیڑا کرین تاکہ جلد باز اور موٹی نظر والے لوگوں کے لئے چھب ان کی اپنی ہی کج فہمی اور باہر بارہ تہی کے باعث اہل ہوں اور ان لوگوں کے لئے جو بروہاری اور عاقبت اندیشی سے کام لیتے ہیں برایت اور رشہ کا جواب ہوں اور اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ تمام کے تمام اہل ایمان اپنے اصل وقوع کے لحاظ سے بنی پرانہ ہوتے ہیں اور بنی سے کسی قسم کی بھی غلطی اہل ایمان کے معنی کرنے میں نہیں ہو سکتی تو میں حیران ہوں کہ پھر اس اہل ایمان کے وقوع کے بعد لوگوں کو کس طرح کسی قسم کا بھی شک نہ شبہ ہو سکتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء نے پیشگوئیاں کیں اور وہ پوری بھی ہو گئیں اور لوگوں نے اعتراض بھی کئے تو اگر ان پیشگوئیوں کے اندر ان کے ہنم کی غلطی کا کسی قسم کا احتمال نہیں ہوتا تو پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگ کس ٹھہ سے اعتراض کرتے ہو گئے پس ان لوگوں کے اعتراضات اور شبہات سے ہم اس حق پر پہنچتے ہیں کہ پیشگوئی ضرور پوری ہوئی ہو مگر انبیاء کا ہنم بعض چیزوں پر واقعہ کے لحاظ سے درست نہیں ہوتا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دین کے تمام مسائل اس رنگ سے واقع ہوئے ہیں کہ باوجود ان کے اعلیٰ اور اعلیٰ ہونے کے پھر بھی ایک گز غضا پایا جاتا ہے۔ اس لئے کچھ لوگ جو فکر اور عقل و ہنم سے کام لیتے ہیں وہ تو ان مسائل کی حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں۔ اور انہیں اس ایمان نے آتے ہیں اور چندانے تک بھی ہوتے ہیں بلکہ اکثر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں جو یہ سبب اپنی کم علمی اور غفرت الہی کے ہونے کے اٹکا اٹھا کر دیتے ہیں اور اگر بالضرر یہ بھی مان لیا جائے کہ اہل ایمان اور دینی کے مسائل میں وہ پھر بھی غضا انبیاء۔

دنا کس کو نظر نہیں آتے۔ اور بغیر فکر و تدبیر کے معلوم نہیں ہو سکتے۔ سو خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ان اہل ایمان اور دینی میں جو شریعت کے احکام کے سوا ہیں بعض دفعہ ضرور کچھ نہ کچھ غضا رہ جانا چاہئے تاکہ مومنوں کے لئے ان کے فکر پر عمدہ نتائج مرتب ہوں اور منکروں کے لئے بسبب ان کے عدم فکر کے سزا ملے۔ اس کے بعد میں سزا سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف سے چند آیتیں اس لئے لکھیں کہ جن سے ناظرین پر واضح ہو جائے کہ بعض اہل ایمان ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کسی مصداق الہی کی وجہ سے ان کا اصل وقوع انبیاء پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور وہ صورت تو جو واقعہ کے لحاظ سے بہ سبب تحوڑے سے فرق درست اور صحیح نہیں ہوتی۔ انبیاء سمجھ لیتے ہیں جس سے منکروں اور منافقوں اور منکروں کے لئے فتنہ تصور ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت اول واذا بد لنا آیت مکان آیت واللہ اعلم بما یزل تالوا انما انت مفترہ بل اکثر ہم لا یعلمون قل نزلہ روح القدس من ربک الحق یشیت الذین آمنوا وھدی و بشری للمسلمین ترجمہ۔ یعنی خدا تعالیٰ کے اہل ایمان اور دینی کے معانی و مطالب بعض دفعہ بعض مصالح کی وجہ سے بدلتے ہیں۔ اور صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ اہل ایمان جو اہل ایمان ہیں کس طور سے پورا ہوگا۔ مگر منکر لوگ جو باریک بین نہیں ہوتے وہ اہل ایمان کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ بہ سبب اصل اہل ایمان کو نہ سمجھنے کے جاہل ہیں تو کہہ دے کہ یہ اہل ایمان تو روح القدس نے نیری رب کے پاس سے ہمارا ہے۔ میری اجتہاد ہی غلطی ہے اس اہل ایمان کی سچائی پر کیا دقتہا سکتا ہے۔ اس اہل ایمان کی اصل غرض تو یہ ہے کہ مومن ہدایت پا جائیں اور غمخواری پائیں تاکہ مومنوں کا دل ثابت و قائم رہے۔ اب دیکھئے کہ اس آیت شریف سے کس طرح صاف طور ثابت ہو گیا کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور دینی کے معنی جو وقوع کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ انبیاء و علیہم السلام بہ سبب مصالح الہی کے اور کچھ معانی سمجھ لیتے ہیں اور مطابق آیت واللہ اعلم بما یزل صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ اس اہل ایمان کا اصل وقوع کس طرح ہوگا۔ پھر جب وہ اہل ایمان پورا ہوتا ہے اور بنی کے اجتہاد کے خلاف ہوتا ہے تو مطابق آیت تالوا انما انت مفترہ منکر لوگ جملے نبی کے ہنم کی غلطی کی طرف دھیان

کرنے کے یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ اہل ایمان ہی جھوٹا نکلا اور یہ بنی کا اپنا اقترا ہے۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ بل اکثر ہم لا یعلمون۔ یعنی یہ لوگ اننا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ اہل ایمان میں کونسا نقص واقع ہوا۔ ہاں بنی کا اجتہاد غلط نکلا مگر اس سے اہل ایمان پر کیا جرح ہو سکتی ہے۔ پھر دوسری جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ آیت ووسری فینض اللہ مایلیق الشیطان ثم یحکمہ اللہ آیت واللہ اعلم حکیمہ یجعل مایلیق الشیطان فتنۃ للذین فی قلوبہم مرض والذات النافیۃ تلوہم وان الظالمین فی شقاق بعید و لیعلم الذین اولوا العلم انہ الحق من ربک فلو منوا بہ فلتخبت لہ قلوبہم۔ یعنی وہ اہل ایمان جو انبیاء کو ہوتے ہیں ان کے معنی اور وقوع کے لحاظ سے اصل مطلب بعض نبیوں کو معلوم نہیں ہوتا اور وہ واقعہ کے لحاظ سے غیر درست مطلب خیال میں آجاتا ہے مگر جب وہ اہل ایمان پورا ہوتا ہے اور اس طور سے پورا ہوتا ہے جس طور پر کہ انبیاء کو خیال نہیں ہوتا تو وہ معنی جو انبیاء واقع سے پہلے خیال کرتے ہیں وہ منور ہو جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے سمجھنے جو انبیاء و علیہم السلام اہل ایمان سے پیشتر خیال کئے ہوئے ہوتے ہیں منور ہو کر متافق اور سخت دل لوگوں کے لئے شک و شبہ و دقت شکی کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر اہل علم لوگ اس بات کو سمجھ لیتے ہیں کہ یہ اہل ایمان وقوع کے لحاظ سے سچا ہے گو کہ انبیاء و معصمت الہی سے اصل معنی معلوم نہ کر سکے۔ پس وہ اہل علم لوگ اس اہل ایمان پر ایمان لے آتے ہیں اب دیکھئے کہ اس مذکورہ آیت قرآنی سے معاذ کیسا صاف ہو گیا کہ بعض دفعہ بعض مصالح الہی سے اہل ایمان اور دینی کے معانی جو وقوع کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء و علیہم السلام پر ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے قریب قریب اور معانی انبیاء و علیہم السلام کے خیال میں آ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اہل ایمان انبیاء کے قیاس کے خلاف پورا ہوتا ہے تو متافق اور سخت دل یعنی جو لوگ باریک بین نہیں ہوتے کہنے لگتے ہیں کہ یہ اہل ایمان جھوٹا ہوا۔ مگر غرض میں نظر اور علم والے لوگ کسی شک و شبہ میں نہیں پڑتے بلکہ ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اہل ایمان درست ہے گو کہ اس کے معنی قبل از وقوع اور کچھ خیال کئے گئے تھے۔ اب ان باتوں کے بعد میرے خیال میں کسی حق پرانہ انسان

کے لئے ضرورت نہیں رہتی کہ کسی اور جگہ کا خواہشمند ہو کیونکہ قرآن شریف سے ایک چھوڑ دے جگہ پر میں اس معجزوں کو دکھلا چکا ہوں

واللہ اعلم الاصل

اس کے بعد معترض صاحب کے دوسرے اعتراض کی شق پیش کرتا ہوں چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

”انبیاء سابقین کی نظیر تبار میں جنکو امام آئی کے بچھنے میں غلطی لگی ہو“

جواب اول۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ جب اس بات کو ہم قرآن شریف سے ثابت کر آئے ہیں کہ بعض اماموں کے معانی بچھنے میں بہت مصلحت آئی کے انبیاء کو بعض مواقع پر غلطی ہو جاتی ہے تو بچھنے میں ان کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ قرآن شریف کے آگے کسی اور دین دینے کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔

مگر تاہم اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے اور اس معجزوں کو تمام انصاف پر غور سے دیکھنے کے لئے میں انبیاء سابقین کی ایسے معاملوں میں نظیر بیان کروں گا وہاں تو یقیناً اللہ العلیٰ العظیم

نظیر اول۔ قرآن شریف فرماتا ہے: ”وادی نوح ربہ فقال رب ان ابی من ابی وان وعدك الحق وانت احکم الحاکمین قال یا نوح انہ لیس منک بل انت عملک غیر صالح فلا تسئل من لیس لک به علم انی اعطاک ان تکون من الجاہلین“

ترجمہ: حضرت نوح نے عرض کیا کہ اے اللہ میرا معزوق بیٹا میرے اہل میں داخل تھا تیرا وعدہ بہر حال پورا ہوتا ہے کیونکہ تو تمام حاکموں کا حاکم ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا اے نوح تیرا بیٹا میرے اہل میں سے نہیں تھا کیونکہ وہ مجھے عملوں والا تھا پس تو مجھے سے ایسے سوال مت کیا کہ جن میں مجھے غلطی لگا کرے۔ میں مجھے نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں توجاہلو

میں سے نہوجائیو۔ اب ناظرین غور فرمائیں کہ یہ اس معاملہ کی کیسی عظیم الشان نظیر ہے اور اس کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت نوح کی قوم نے حضرت نوح کا انکار کیا اور آپ کو امام ہوا کہ یہ ہلاک ہو جائیگا اور آپ نے کشتی بھی بنائی مشرع کی تو بشارت کے طور پر یہ امام ہوا کہ تیرے اہل و عیال سلامت رہینگے۔ مگر حضرت نوح نے اس امام کے بچھنے میں یہ غلطی کھائی کہ آپ نے اپنے معزوق بیٹے کو بھی اس امام کے ماتحت اہل و عیال میں سمجھ لیا کیونکہ جب طوفان

آیا اور دنیا بھی غرق ہو گیا تو حضرت نوح بڑے حیران ہوئے اور جناب الہی میں سوال کیا کہ تو تو احکم الحاکمین ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے امام کے موافق کیا ہوگا مگر میرا بیٹا تو میرے اہل و عیال میں سے تھا اور ضرور تھا کہ وہ بھی بمطابق امام کے طوفان سے سلامت رہتا لیکن کیا وجہ ہوئی کہ وہ غرق ہوا تو خدا تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ یہ امام کہ تیرے اہل و عیال سلامت رہینگے بالکل سچا ہے۔ مگر تو نے بچھنے میں غلطی کھائی ہے اور تو نے غلط سمجھ لیا کہ یہ امام تیرے بیٹے کے متعلق بھی ہے اور تو نے اس امام کے معنی اجتہادی غلط سمجھے۔ اور خیال کر لیا کہ تیرا بیٹا بھی اس امام میں شامل ہے۔ اب بچھنے کہ حضرت نوح جیسے عظیم الشان نبی نے وحی الہی اور امام خدائی کے بچھنے میں کیسی غلطی کھائی یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے انی اعطاک ان تکون من الجاہلین جیسے الفاظ نازل فرمائے۔

گو کہ حق پسند آدمی کے لئے یہی نظیر کافی ہے، مگر چونکہ مختلف مذاہب کے آدمی ہوتے ہیں اس لئے دو تین اور عرض کرتا ہوں۔

نظیر دوم۔ ایک اور جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ”فلما ذہب عن ابراہیم المروع وجاۃ البشرک بما دلتنا فی قوم لوطہ ان ابراہیم تحکیم اذۃ منیبہ یا ابراہیم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربک وانہم آتیہم عذاب عظیم“

ترجمہ: جب ابراہیم سے خوف دور ہوا اور اس کے پاس بشارتیں پہنچ چکیں تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ تحقیق مژدہ بار نرم دل رجوع کرنے والا تھا اے ابراہیم اس بات سے اعراض کر بیشک یقیناً تیرے پروردگار کا حکم آچکا اور یقیناً ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو ان میں سے کسی کو بچائے گا۔

اب ناظرین سمجھیں کہ یہ دوسری نظیر ہے اور یہ بھی اپنے بیان میں کامل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو فرشتوں کے ذریعے وحی ہوئی اور وہ سمجھے کہ وہ عذاب جو اس امام سے معلوم ہوا ہے شاید ٹل جاوے۔ سو یہ ان کا اجتہاد غلط خیال کر کے حضرت ابراہیم خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرنے لگے کہ یعنی حضرت لوط کی قوم کی سفارش کرنے لگے۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سفارش آپ کی نرم دلی پر ولالت

کرتی ہے۔ اور آپ نے امام کے بچھنے میں غلطی کھائی ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ عذاب جو اس امام سے سمجھا جاتا ہے شاید ٹل جاوے۔ لیکن یہ بات ہرگز نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ عذاب غیر مردود ہے یعنی کسی صورت سے بھی ٹلنے والا نہیں ہے۔ اب ناظرین خود ہی خیال کریں کہ عذاب کا امام سچا تھا یا نہیں؟ اور یہ بھی سوچیں کہ وہ عذاب غیر مردود یعنی نہ ٹلنے والا تھا یا نہیں۔ اور پھر یہ بتادیں کہ حضرت ابراہیم نے عذاب کے امام کو سولی بچھنے میں غلطی کھائی کہ دعا مانگی تھی یا نہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی بھی عقلمند شخص اس بات کا انکار کرے کہ حضرت ابراہیم نے اس امام کے بچھنے میں غلطی کھائی اس کے بعد ایک اور نظیر پیش کرتا ہوں

نظیر سوم۔ جہاں تک قرآن شریف سے میری ذہنیت رہاں تک تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو جو خواب آئی تھیں وہ وحی اور امام ہوتی تھیں جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے ”قال یا بنی انی ادری فی النام انی اذکک فانظر ماذا تری قال یا ابنا افضلنا تو من یجدنی انشاء اللہ من الصابرین“

ترجمہ: ابراہیم نے کہا اے میرے پیارے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں ڈکے نے کہا کہ اے میرے باپ کو جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ گرنہ اللہ نے چاہا تو عنقریب تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پہلا پس جب وہ دونوں ملیے ہوئے اور ابراہیم نے اپنے فرزند کو پیشانی کے بل گرایا اور ہم نے ابراہیم کو داد دی کہ اے ابراہیم تحقیق تم نے خواب کے حکم کو پورا کیا۔

اب ناظرین خود ہی غور سے دیکھیں کہ حضرت ابراہیم میں لڑکے کی قربانی دکھائی دی۔ مگر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ افضل ما لکم یعنی چونکہ میرے ذبح کا حکم ہو گیا۔ اس لئے مجھے ذبح کر دو۔ تو معلوم ہوا کہ انبیاء کی خوابیں امام اور وحی ہوتی ہیں اسی لئے تو حضرت ابراہیم کی خواب پران کے لڑکے باک امر الہی کو پورا کر کے آپ کی یہ خواب چونکہ امر الہی ہے اس لئے اسے پورا کر دیا۔ اب جبکہ قرآن شریف سے یہ بات اجلی اعلیٰ ثابت ہو گئی کہ انبیاء کی خوابیں بھی وحی ہوتی ہیں تو میں اس اصل کو ہاتھ میں لیتا ناظرین کے سامنے وحی اور امام معنائی بچھنے میں غلطیوں کی ایک نظیر بیان کرتا ہوں۔

نظیر چہارم۔ بخاری شریف جو قرآن مجید کے

دنیا کی تمام کتابوں سے زیادہ صحیح اور زیادہ واجب التعمیم ہے۔ اس میں ایک حدیث آئی ہے اسکو نقل کرتا ہوں حدیث قال ابو موسیٰ عن نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل المنام الی اھل حجر من مکتہ الی ارض بھا خلن فذهب ولی الی انھا ایما منہ اوجھ فاذھی المدینۃ ینرب (ترجمہ) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کروں مگر سے ایک زمین کی طرف جس میں کھجوروں باغ ہوں۔ پس گیا میرا ہتھوڑا اس بات کی طرف کہ وہ جگہ یہ نام نام مقام ہے یا ہجرت نام گاؤں ہے۔

مگر آخر معلوم ہوا کہ وہ مدینہ تھا۔ اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی اور جیسا کہ حضرت ابراہیم کا فقوبے دیا یہی آپ کا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ انی اری فی المنام ما لی ذلک اور ایسا ہی فقرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے درمیت فی المنام انی اھاجر۔ یعنی مجھے خواب میں ارشاد ہوا کہ میں ہجرت کروں اور جیسا کہ حضرت ابراہیم کی خواب وحی آئی اور امر آتی تھی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب بھی وحی آتی تھی۔ اور اس میں ہجرت کا حکم تھا۔ جیسا کہ دوسرے مقام بخاری شریف ہی میں آتا ہے۔ امر بالھجرة یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تھا۔ سو صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وحی کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس وحی میں ہجرت کا حکم تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی غلطی لگی اور آپ نے مدینہ طیبہ کی جگہ یمامہ اور جو حرم مقام سمجھ لیا۔ اب ناظرین ہی انصاف سے دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھلائی گئی مگر آپ نے ان میں غلطی سے بجائے مدینہ طیبہ کے یمامہ اور بحر خیال کیا۔ مگر جب ہجرت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اجتہاد و غلطی کے لحاظ سے غلط ثابت ہوا۔ اس کے بعد میں پھر امام آئی کے معنی نہ سمجھنے کی ایک مثال قرآن شریف سے بیان کرتا ہوں۔

نہضت حضرت یونس جب غرق افشان بنی اور ریل کے متعلق قرآن شریف درمیان حدیثوں سے جو کچھ معلوم

ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب حضرت یونس کی قوم انکار اور ابا و میں حد سے بڑھ چکی تو آپ کو ابھام ہوا کہ یہ قوم چالیس روز کے بعد زندہ ہو جائیگی۔ اس الامام کو شک کہ آپ نے اپنی قوم کو عذاب کی خبر سے گاہ کر دیا اور آپ خود وہاں سے بھاگ کر ایک اور مقام پر چلے گئے۔ اور اس الامام سے یہی سمجھ لیا کہ اب یہ عذاب ان کی قوم سے کسی صورت بھی نہیں ٹپے گا۔ اور آپ ہر آئے گئے سے اپنی گاؤں کا حال معلوم کرتے رہے یہاں تک کہ چالیسواں روز گزر گیا اور عذاب نہ آیا۔ جب آپ کا گاؤں اور آپ کی قوم سلامت رہی تو آپ وہاں سے کہیں اور بھاگ گئے اور حدیث شریف میں ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا لن ارجع الیھم کذا ابائی ابی میں کبھی اپنی قوم کی طرف واپس نہیں آؤں گا۔ کیونکہ میرا امام بتائی ہوئی صورت کے خلاف کلام ناظرین غور فرمائیں کہ اس واقعہ سے حضرت یونس کی دو اجتہادی غلطیاں ثابت ہوتی ہیں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ آپ نے عذاب الامام کے یہی معنی سمجھ لئے کہ اب وہ یہ قوم تو یہ وزاری کرے یہ عذاب ضرور آئے گا اور کسی صورت سے بھی نہ ملے گا مگر واقعہ ایسا نہیں ہوا۔ اور قوم نے تفرغ وزاری کی خدا تعالیٰ نے عذاب دور کر دیا۔ اور حضرت یونس کا اجتہاد غلط نکلا۔ یہ ہوئی پہلی اجتہادی غلطی۔ دوسری غلطی اجتہادی یہ ہوئی کہ جب آپ کی قوم عذاب سے بچ گئی تو آپ نے اس الامام کو جو آپ کو ہوا تھا بتائی ہوئی صورت کے خلاف سمجھ لیا اور خیال کیا کہ میرا امام بتائی ہوئی صورت کے خلاف نکلا۔ حالانکہ وہ امام آئی تھا اور بالکل سچا تھا کیونکہ عذاب کے الامام کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اگر انھوں نے تو یہ نہ کی تو عذاب آؤں گا۔ ورنہ نہیں۔ مگر حضرت یونس نے اپنی اجتہادی غلطی سے اپنے سچے اور درست الامام کو غلط سمجھ لیا۔ حالانکہ وہ بالکل ٹھیک تھا اور اس طرح حضرت یونس کے تمام واقعہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے دو جگہ اجتہادی غلطی کھائی۔

نظیر ششم قرآن شریف ایک جگہ فرماتا ہے کہ لقد صدق اللہ رسولہ الی یا با لحنی و لدن المسجد الحرام انشاء اللہ آمینین معلقین روو سکرو مقصرین لانھا فون نعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذلك فتحا قریباً

(ترجمہ) بیشک تحقیق سچا خواب دکھلایا تھا۔ اللہ نے اپنے رسول کو کثرت سب حرام میں داخل ہو گئے۔ انشاء اللہ امن و امان کیسا تھا۔ سرور کو کٹوائے اور منہ وائے ہوئے۔ تم کو کچھ خوف نہ ہوگا۔ پس اللہ کو وہ بات معلوم ہے جو تم کو معلوم نہیں۔ پس اس مقام سے پہلے ایک فتح دی گئی۔ یہ تو ہوا ترجمہ۔ اب اس اجمال کی تفصیل اسطرچہ کے لکایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بشارت ملی کہ آپ تمام صحابہ کے ساتھ بلا خوف و خطر حج کرینگے جیسا کہ قرآن شریف درمیان ہے

لقد صدق اللہ رسولہ الی یا با لحنی اس خواب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتہادی غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ یہ بشارت اس سال میں پوری ہوگی۔ اس پر آپ نے تمام صحابہ کو قطاری کا حکم دیا اور حضور خود سب سالار قافلہ بنکر ہزار ہا صحابہ کی جمیعت کے ساتھ بڑی دھوم دھام کے ساتھ مطابق اس الائی بشارت کے حج کے ارادہ سے نکلے۔ مگر جب آپ مدینہ نام مقام پر بیت الحرام سے دو میل کے فاصلہ پر پہنچے تو کفار مکہ نے آگے سے راستہ بند کر دیا۔ اچانک سے چلنے سے روک دیا اور برسر پیکار ہوئے۔ گو کہ مسلمانوں نے ان کو کہا کہ ہم صرف حج کے لئے آئے ہیں۔ اور حج کے بغیر کسی جنگ و جدال کے واپس چلے جاؤ گے۔ مگر کافروں نے صاف کہہ دیا کہ اس سال تو ہم کسی صورت سے بھی حج کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ آخر اس تمام بحث و مباحثہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان دس سالہ معاہدہ ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کی جیت میں حج کئے بغیر واپس آگئے۔ اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس الامام کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہوئی۔ کیونکہ امام میں تھا کہ تم سب حرام میں داخل ہو گئے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر داخل ہونے کے واپس آئے پھر امام الہی میں تھا کہ آمینین مگر وہاں جاکر اس جانا رہا اور جنگ و جدال کا خطرہ تھا۔ پھر امام آئی میں تھا لاکھا فون مگر وہاں تو حضرت عثمان کے قتل کا خوف تھا پس ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی اور وہ بھی بھی تھی جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے صدق اللہ الایۃ۔ اور جیسا کہ فتح مکہ کے دن پوری بھی ہو گئی تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی

حضرت سیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چوبیسواں

رکوع نمبر اول

(سورۃ الزمر رکوع ۴)

مورخہ ۲ - نومبر ۱۹۱۰ء

تمہید قرآن کریم کی تعلیم سے واضح ہے کہ دنیا میں دو قسم کے لوگ سب سے بڑے کر
بیکار ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا بیان ذکر کرتا ہے۔

(۱) وہ جو اللہ پر افرار کر رہے۔ الہام و وحی و غایت ہو اور کہے کہ مجھ کو نبی ہے یا جبری
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرے۔ قرآن شریف کی کسی آیت
کے معنی سمجھائی کے لئے نہیں بلکہ اپنے مطلب کے لئے شرارت سے کچھ اور کرے۔

(۲) وہ جو صادق کی تکذیب کرتا ہے۔
مائشاذن - ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

محسنین - یہ بات سمجھ نہیں رہے گئی۔ بکاہ آئندہ بھی ہر محسن کے ساتھ ایسا ہی تک
لوگ ہوگا۔

لیقولن اللہ - ان کی فطرت بھی جواب دہی۔

اعملوا علی مکانکم - تم سب کھڑے ہو کر میرا مقابلہ کرو۔ منصوبے کر لو۔
مورخہ ۳ - نومبر ۱۹۱۰ء

مورخہ ۳ - نومبر ۱۹۱۰ء

(بارہ ۲۴ رکوع ۲ - سورۃ الزمر رکوع ۵)

یستوفی - قبض کرنا ہے جان کو۔ روح کے معنی عربی میں کلام کے ہیں۔

اشتمأذت - نفرت کرتے ہیں۔ برائے بنے ہیں۔ انکار کرتے ہیں۔

قل اللہم - جب ایسے لوگوں کی کثرت ہو کہ ذکر توحید کو برا سمجھیں۔ تو دعا
کرنی چاہیے۔

یستخفون - ہنر سے بھلا ہے۔ کسی کو غیبت بنانا اور بھینا۔

خولتہ - ہم عطا کرتے ہیں۔

مورخہ ۵ - نومبر ۱۹۱۰ء

(بارہ چوبیسواں رکوع ۲ - سورۃ الزمر رکوع ۶) خدا تعالیٰ کے حضور پہنچنے کے لئے دو بازو ضروری ہیں۔ ایمان۔ عمل صالح
اسر - ۱ - خطا کاری۔

دائیمہ - یہ اس لفظ الزمب جیسا کہ لئے لفظ شرط ہے۔ اللہ کی طرف سے
اسلمو اللہ - اس سے بچنے کا نشان یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرو۔
احسن ما انزل الیکم - مثال کے لئے سنو! دو حکم ہیں۔ کہ کسی کی انداز رسانی
کا بدلہ لے لو۔ دوسرا یہ کہ چشم پوشی کرو۔ اب یہ حضور حسن ما انزل ہے۔
بعض کہتے ہیں کہ یہ صفت کا شاعر ہے یعنی جو کچھ رب نے انما ہے وہ احسن ہی ہے
خراطہ - تفریط کے معنی کمی کرنے کے ہیں۔

لہن الساخرین - اچکل ایسے لوگ بہت ہیں۔ جو دنیاوی امور کو مسخر میں ڈالنے رہتے
ہیں۔

وین المتقین - دکھوں سے بچنے والے ہوتے۔ دراصل غلام دکھوں کا اصل
برصحت ہے۔ اس سے بچو۔

مقالید السموات والارض - مثلاً کامیابی کی راہیں۔

مورخہ ۶ - نومبر ۱۹۱۰ء

(بارہ ۲۴ رکوع ۴ - سورۃ الزمر رکوع ۷)

تمہید - قرآن شریف ایک بے نظیر کتاب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے
سوا کسی کو کتاب مانا ہی نہیں۔ انہوں نے اس کتاب کو انسانوں میں قرآن شریف کی عظمت بہت
کم رہ گئی ہے۔ قرآن شریف زندہ دن کو سننے کے لئے تھا۔ اب مردوں کو سننا باجائز
قرآن مجید نے اگلی قوم کو عام جہان سے غنی کر دیا۔ مگر اب قرآن شریف سے ٹکے لگاتے
جالتے ہیں۔ قرآن مجید راستی قائم کرنے کے لئے آیا۔ مگر اب قرآن شریف ہمتیوں نے
کہ جھوٹی تسوین کھائی جاتی ہیں۔ گویا یہ جھوٹ پھیلانے کا آلہ ہے۔ قرآن مجید اللہ کی محبت
دولن میں پیدا کرنے کے لئے تھا۔ لوگ اس کی آیتوں سے مخلوق کی محبت حاصل کرتے
ہیں۔ چنانچہ۔

والذین آمنوا اشد حباً وندہ - کا
عمل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہی آیت اس بات کی تردید کرتی ہے۔ کہ مخلوق میں سے کسی
کی محبت میں فنا ہو جاوے۔

نغم فی الصور - بگل بجا یا جاوے گا۔

الکتب - نامہ اعمال۔

مورخہ ۷ - نومبر ۱۹۱۰ء

(بارہ چوبیسواں رکوع ۵ - سورۃ الزمر رکوع ۸)

جھٹم۔ دوزخ ایک مقام ہے۔ اس کی صورت ایسی ہے۔ جیسے بعض جباروں کو حرام میں ملال کے واسطے بھیجا جاتا ہے۔ سرسام کا علاج سانپ کے ڈسوانے سے کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی وہاں بھی دوحانی جباروں کے معالج کے واسطے ایسی زہریلی مخلوق ہے۔
الذین انقلبوا۔ جن کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ ہیں۔ رنج و راحۃ و غیرہ دوسرے نعمتوں کے فراہم و دار رہتے ہیں۔
حول العرش۔ اللہ کی بجلی گاہ میں۔

اس جگہ سورۃ الزمر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ المؤمن رکوع ۱

(پارہ ۲۴ رکوع ۶)

مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۱۰ء

حکم۔ حمید مجید بادشاہ۔ حتیٰ کی طرف سے یکتاب آئی ہے۔
غافر الذنب۔ غلطیوں کو معاف کرتا ہے۔ اگر تم باز آؤ۔
قابل التوب۔ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کرو۔
لا اله الا هو۔ کوئی شخص اپنا ذاتی کامل نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں ختمی ہو اور اس کا کوئی مثل نہیں۔

الیہ المصیر۔ پھر اس کی طرف لوٹنا ہے۔
لیاخذوا۔ تاکہ جو کچھ ان کے مقابلہ میں نامراد ہو ثابت کریں۔
عقاب۔ اللہ تعالیٰ انسان کو جو دیکھ و نہا ہے۔ برائی نہیں دیتا۔ بلکہ نافرمانی کے بعد بطور اس کے نتیجے کے اس پر سزا مرتب ہوتی ہے۔ ایسا اس کے نام عقاب ہے۔
الفوز العظیم۔ فوز بڑے پاس ہونا۔

مورخہ ۹۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ رکوع ۷۔ سورۃ المؤمن رکوع ۲)

اگر کوئی شخص اپنی چھوٹی سی غرض کے لئے کسی اپنے بڑے محسن و مربی کو ناراض کر لے تو وہ فطرت کے تقاضا کے خلاف کرتا ہے۔
پس اللہ سے بڑھ کر کون محسن و مربی ہے۔ کیونکہ دنیا کے عارضی محسنوں کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ ایسے علیم حکیم کی بات کو اگر نہ مانا جاوے۔ تو دنیا و آخرت میں دیکھ کا موجب ہے۔

لمقت الله۔ اللہ کی ناراضی یا اللہ کی لعنت۔

اشتتین۔ ایک ہم کچھ نہ تھے۔ خدا نے بنایا۔ پھر موت کی تیاری ہے۔ فطرت دہی اللہ وحدہ۔ جن لوگوں میں کچھ نہ کچھ فرک ہے۔ جب محض اللہ تعالیٰ کی تجر و کا ذکر کیا جاوے۔ تو انھیں برا معلوم ہوتا ہے۔
مخلصین لہ الدین۔ تمہارا دین خدا کے لئے ہو جاوے۔
الکافرون۔ غیر اللہ کے پرستار۔
یلتحق الروح۔ روح سے مراد کلام الہی ہے۔
جان۔ سول کو عربی بولی بن نفس کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں روح کے معنی کلام ہی کے ہیں۔

مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ رکوع ۸۔ سورۃ المؤمن رکوع ۳)

دنیا میں بڑی بڑی سلطنتیں ہو گزری ہیں۔ مگر اب ان کے نام و نشان بھی باقی نہیں ہے۔
ان بیدل دینکم۔ قوم کے دینداروں کو اس طریق سے آکسا ہے۔
یظہر فی الارض الفساد۔ یہ قوم کے امیروں کو برا بھلا کہتا ہے۔ کہ دیکھو تمہاری اہل بیت چھین جائے گی۔

الی عذت بربتی۔ بڑے سے بڑے زبردست دشمن کے مقابلہ میں خدا کی پناہ میں آ جانا بڑی بات ہے۔ ہر مشکل کے وقت دعا سے کام لو۔ دعا کے یہ معنی نہیں کہ اسباب اختیار کریں۔ بلکہ جس قدر اسباب اپنی طاقت سے تیار کر سکتے ہیں۔ وہ تو کر لیں مگر چونکہ کئی بار یک اور بار یک امور ہوتے ہیں۔ اور کئی عجیب سوانح جو کامیابی میں سدا رہا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دعا کی جاتی ہے۔ نیز صبح اباب مراد مندی کا علم بھی خدا کے فضل ہی پر موقوف ہے۔ میں نے بڑے بڑے گھمان کے مباحثوں پر جہاں میں تن نہا تھا۔ اور ہزاروں مخالفت ہی مخالفت۔ اس عذت بربتی کے جلو کو دیکھیں۔

مورخہ ۱۲۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ رکوع ۹۔ سورۃ المؤمن رکوع ۴)

یکتم ایمانہ۔ اس وقت تک (تقریر) اس نے اپنے ایمان کو خفی رکھا۔
ان یقول ربی۔ کیا عہد پر ایمان نصیب ہے۔ کیسے لاؤ نہ طریقے شرم دلائی ہے۔
ظاہرین فی الاوضاع۔ طاقت و غلبہ والے نوزمین ہیں۔
یوم القیامہ۔ ایک دوسرے کو بکار دینے کا دن۔ جیسا کہ نصیحت کے وقت کرتے ہیں۔
یضل الله۔ اللہ۔ تباہ۔ ہلاک کر دیتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

حضرت سلیقہ المسیح مولانا مولوی سکیم نور الدین صاحب کے فراموشی ہو کر روزانہ درس تسنن مجید کوٹ

پارہ تیسواں

رکوع نمبر ۱۳

(سورہ ص - رکوع ۴)

مورخہ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۱۰ء

کہ ان باتوں پر عمل کریں۔
ایک شخص نے سورہ یوسف میں بیان کیا ہے۔ کہ عشق و محبت تو خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔
احسن القصص میں قصص۔ قاتل کی زیر سے قصہ کی جمع نہیں ہے۔ جمع و اصل قی
کی زیر سے ہے۔ سورہ یوسف میں واصل بیان ہے کہ ایک فوجان آدمی گھر کی
سردار عورت سے کس طرح بتاؤ کیسے کس طرح صبر کرے۔ کس طرح سلوک کرے۔
قرآن کریم ہر موقع پر اس قسم کی نصائح بیان فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے قرآن کریم کو بیانات
کی تاریخ نہیں دیکھی۔
حضرت داؤد کے قصہ میں خداوند تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک
خطرناک سفر سے اطلاع دی ہے۔

داؤد کو عبدنا ایوب۔ یاد کرو ہمارے ایک بندے کو جس کا نام ایوب تھا۔
ضعف۔ دو چار دس پانچ تالیقی قہجیان۔ جس میں پتے بھی آخر پر ہوں۔ اوکو ایک جگہ
کرنا۔ مثلاً جھارو۔

دلا بصار۔ بڑی بصیرت والے۔ فلاسفا و ربی میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ فلاسفر
تو اپنی تحقیقات میں غلطیاں پاتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کو منع کرتا ہے۔ کہ تم اس غلطی
میں نہ پڑنا۔ یا ہلاک ہو جانا ہے۔ تو دوسرے لوگ اس سے بہتر ہیں۔ لیکن ایک نبی کو کبھی
ایسا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جنت عدن۔ کے متعلق قرابت میں لکھا ہے۔ جہان جہان جہان۔ وجہ۔ فرات
بہتے ہیں۔

قصص اللطیف۔ کسی تاریخ سے ثابت نہیں ہوتا کہ کسی صحابی کی عورت بدکار بنی ہو کسی
لڑائی میں کسی دشمن کے قبضہ میں گئی ہو۔

غسافی۔ بہت سرد پانی۔

مورخہ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۱۰ء

(پارہ تیسواں - رکوع نمبر ۱۳)

(سورہ ص - رکوع نمبر ۵)

ماکان لمن علم۔ انبیاء کے دل میں ذرا بھر بھی خواہش نہیں ہوتی کہ ہم نبی بنیں۔

طین۔ کیچڑ۔ پانی اور مٹی ملی ہوتی ہے۔ طین میں یہ خاصیت ہوتی ہے۔ کہ اس کو جس
سائچ میں ڈالنا چاہیں۔ ڈال جاتی ہے اور ہر شکل کو قبول کر لیتی ہے۔ جو آدم کا بچہ ہے
وہ تو طین سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا ہے۔ من تراب۔ یعنی مٹی سے
بنایا۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے۔ من مایہ تم کو پانی سے بنایا۔ اس لئے مٹی اور
پانی مگر کیچڑ ہی ہوئے۔ حضرت یسوع بھی فرمانے میں کہ میں طین سے بن کر بنا ہوں

تین عالم عہد کے لئے لوگوں نے تصنیف کئے ہیں ادن میں سے ایک علم تاریخ ہو
اس علم تاریخ کے سمجھنے میں بھی مسلمانوں نے سب سے زیادہ کوشش کی ہے مسلمانوں
اور عیسائیوں کی علم تاریخ تین فرق ہے۔ کہ عیسائی کسی واقعہ کو دیکھ کر اس کا سبب بھی خود
تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ ضرور نہیں کہ وہ اصل سبب اس واقعہ کا ہو۔ دوسرا نقص یہ ہے
کہ وہ اپنے ملک پر سب کا فاس کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ہر ملک بن کچھ نہ کچھ مبالغہ ہوتا ہے
ہمارے ملک میں یہ زیادہ ہے۔ اب وہ ان بھی یہ نقص عام پیدا ہوا ہے۔ کہ ناول کو
بھی اصل واقعہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے مورخین زیادہ تر شیعہ ہیں۔ شیعہوں میں تقیہ جائز
ہے۔ پھر اس تقیہ کی ان کو خوب مشق ہے۔ اور تیرے کے باب تک شروع سے
عادی ہیں۔ تیرے بازی کی شکل سمجھتی ہو قرآن سے سمجھ۔ دفاع نعمت خان کو دیکھو۔
جس کا نمک لکھا ہے اسی کے حق میں کہیں گالیان ہیں۔

خانی خان تو ہنسنا بھی جاتا ہے اور تیرا بھی۔ مورخ جب شیعہ ہوتا ہے۔ تو وہ مسلمانوں
کی خوب خبر لیتا ہے۔ تاریخوں میں بڑے عہد کے مقام ہوتے ہیں۔ سیکڑوں جلدیں
مطالعہ کر جاؤ۔ بعض اوقات سمجھنے میں بڑی مشکل ہوتی ہے۔ دوسرا حصہ جہت نیاک
تھا۔ میں نے علم حدیث میں حد شامالک حد شاذلہ وغیرہ پڑھا۔ ہمارے ہاں
بہت سے شخصوں نے اس کو سمجھ کر عن رسول اللہ پرانا شروع کر دیا۔ اس سے مدعا یہ
تھا کہ ان راویوں کی پرہیزگاری اور تقویٰ اور پاک مٹوؤں کی اتباع پورے سلسلہ اسناد میں
بیان کئے جائیں۔ لیکن ہمارے ملک میں اس قدر نہ آتا ہوں کو فرصت ہو اور نہ
شاگرد ہوں کو۔ میں نے بعض اوقات بڑے بڑے اُستادوں سے دریافت کیا ہے
کہ اسناد کے سلسلہ کی کتابوں میں سے پانچ مستند کتابوں کا صرف نام تو لے دو۔ تو نہ
لے سکے۔

تیسری بات قرآن کریم۔ قرآن کریم میں بہت انبیاء کا ذکر موجود ہے۔ لوگ جھگڑا
کرتے ہیں کہ خضر آدم۔ لقمان بھی تھے یا نہ تھے۔ حالانکہ اس بحث کی ضرورت ہی
کیا ہے۔ اس شخص کی بائیں جو قرآن کریم نے خوبی کے طور پر بیان کی ہیں۔ ہم کو چاہیے

ہم یہ نہایت لغویاں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو دنیا میں ذلیل ہی رکھتا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ**۔ لکھ دیکھ دنیا میں سات قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مکھ انسان کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے۔ مثلاً اگر انسان میں حرص نہ ہو۔ تو یہ ایک مکھ ہے۔ ایسے ہی اگر غضب کا مادہ ہم میں نہ ہو تو مکھ ہے۔ اسی طرح شہوت نہ ہو۔ تو بد نظری اور خیالات سے آزاد۔ میں نے جہان کے مریضوں میں فیصدی ۵۰ ایسے دیکھے جو بد نظری اور خیالی جاعون کے باعث مبتلا ہوئے۔ جھوٹ نہ بولے تو بے اعتباری کا دافع اس آٹھ جاتا ہے۔ کالمی اور سنی کو چھوڑے دوسرا مکھ یہ ہے کہ بری نیک ہو غمگسار ہو تمیر اس مکھ مان باپ بہن بھائی وغیرہ رشتہ داروں کی طرف سے۔ چوتھا مکھ برادری کے ساتھ تعلقات اچھے ہوں۔ پانچواں مکھ غیر قوم اور اپنی قوم سے بچھا۔ بادشاہ سے تعلق اچھا تو لینے گورنمنٹ کی اعلیٰ خدمات انجام دین۔ سا توان مرتبہ مکھ کا یہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ سے تعلقات اچھے ہوں۔ جہاں انسان کا دین مذہب اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بگڑتے ہوں۔ تو انسان کو چاہیے کہ اس مکان کو یا اس شہر یا اس ملک کو چھوڑ دے۔ پس اگر تم اپنی ذات اپنی بیوی مان باپ اپنی قوم اپنے خدا کے نزدیک بڑا بننا چاہو تو اپنے تعلقات کو سدھا رو۔

مورخہ مکہ نو ۱۹۱۰

(پارہ تیسویں رکوع ۱۴ - سورہ الزمر رکوع ۳)

تھمید۔ دل میں طرح کے ہوتے ہیں (۱) اچھی بات معاً قبول کرنے والے (۲) مفید و باریک بات کا ذرا انکار کرنے والے (۳) اندر سے منکر بظاہر موافقت دکھا کر غیبت میں ہنسی اڑا دینے والے۔

اس رکوع شریف اول قسم کا ذکر ہے جن کو انشراح صدر حاصل ہوا۔ خود میں دیکھا۔ تین قسم ہے (۱) کتاب آئینہ جس میں معذرت و منکر کا ذکر ہوتا ہے۔ (۲) ارشادات نبوی۔ جس سے راہ نمائی حاصل ہوتی ہے (۳) نور ایمان۔ جس سے قوت مزید حاصل ہوتی ہے۔

منشا بھا۔ ایک جیسی آیت ایک دوسرے کی مصدق میں مخالفت نہیں۔

مثالی۔ ایک ہی امر کو بار بار مختلف رنگوں میں بیان کرنے والی۔

التماس۔ لوگوں کی بھلائی کے واسطے۔

پیشخون۔ دکھوں سے بچنے۔

مثلاً۔ جو صرف اللہ کو اپنا معبود بناتا آدمی لکھی رہتا ہے۔

انک صیت۔ موت تو بے شک تجھ پر آنے والی ہے۔ لیکن انا لہ لحاظظون خدا تعالیٰ اس کتاب اور دین اسلام کا محافظ ہوگا۔

یہاں تیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے +

اگر تم میں کوئی طائر کی صفت ہو۔ فاذا سویتہ۔ جب اپنے کمال کو پہنچ جاؤ۔ جن قدر پاک روح میں ہوتی ہیں۔ سب فرمان بردار ہوتی ہیں۔ بسط طرح وہ طین سے بنا۔ اسی طرح شیطان آگ سے بنا۔ سانپ اور طاعون کے کیڑے کو شیطان اور جن اسوجہ سے کہا گیا۔ ایک وقت آتا ہے کہ انسان نیکی کرنا کرتا یا ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس کا فیصلہ جو جاتا ہے۔ پھر انسان بدی کرنے لگتا ہے ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ خدا اس کی ہدایت سے ہاتھ کھینچتا ہے۔

(یہاں سورہ ص کے نوٹ ختم ہوئے)

(آغاز سورہ الزمر رکوع اول)

(پارہ تیسویں - رکوع نمبر ۱۵)

مورخہ ۳۰ - اکتوبر ۱۹۱۰ء

لوگ معززین اور محکموں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزیز و حکیم کتب ہے۔ عبادت۔ اعلیٰ سے اعلیٰ محبت معبود کی۔ جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی عظمت معبود کی۔ جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تفضل معبود کی خدمت میں جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔

ایک برہمن نے مجھ سے کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ پرستش کرنے میں۔ منیو کہا کہ پرستش کے کیا معنی بناؤ۔ اس نے کہا پوجا۔ میں نے کہا پوجا کس کو کہنے میں۔ تب اس نے پرستش کے معنی بتائے۔ کہ اس کو کہنے میں۔ جس میں دھیان ہو عظمت ہو۔

میں نے ایک شخص سے کہا کہ ذرا نماز پڑھ کر دکھاؤ۔ اس نے نماز پڑھی۔ میں نے اس پرہو سے دریافت کیا کہ بتاؤ اس میں کدہ عظمت کا کوئی دھیان یا عظمت یا دعا کا اختلاف کئے دو کر کے لئے رہے بڑی چیز دعا ہے یہ دعا کا مختیار تمہارا ہے

اچھے میں ہے۔ اعلیٰ درجہ کے مختیار کے لئے زبردست ہاتھ کی بھی ضرورت ہے۔ ورنہ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ناشکر کی بھی دعا قبول نہیں ہوتی۔ تم میں سے ہر ایک کو بڑی نعمتوں کے حصے ہیں۔ شکر گزار بنو۔ خدا تعالیٰ کا کوئی بیانیہ نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے بیٹے کے یہ معنی ہیں کہ وہ کسی کو معزز بنائے۔

کھڑ۔ کے معنی ناشکاری کے ہیں۔

مورخہ ۳۱ - اکتوبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۳ - رکوع ۱۶ - سورہ الزمر رکوع ۲)

خداوند تعالیٰ کے اوامر کا پابند بننا اور نواہی سے اپنے آپ کو بچانا یہ تقویٰ کے ایک معنی

اور نہ ہی کوئی کہہ سکتا ہے۔ رسول اللہ کا تسلط کسی جاہل کا تسلط تھا۔ امام بخاری کا ترجمہ تو عین قرآن شریعت کے منشاء کے مطابق ہے۔ کعبہ اگر میت العتیق نہ ہو۔ تو حج کیسے ہو سکے گا اس پر اس کے قوانین سے ہی انتظام نہ کیا جاوے۔ تو اس کی جگہ کیسے ہے۔ اب آپ ہی فرمائیے۔ کہ کیا حجاج اور ابن زبیر نے کعبہ پر قرآن شریعت کے حکموں کے مطابق عمل کیا تھا یا خود ساختہ قانون چلائے تھے۔ حجاج کعبہ کی ایسی ہی نظم کرتا تھا جیسی کہ ابن زبیر کرتا تھا۔ اور حجاج نے بیت اللہ کو تعمیر کر دیا ہے۔ اور پھر حجاج کوئی بادشاہ نہ تھا۔ بلکہ عبد الملک کا سپاہ سالار حکم کے مطابق جنگ کرتا تھا۔ اور اس کی جنگ ابن زبیر کے ساتھ تھی۔ چنانچہ عبد اللہ ابن زبیر ہوتا وہ ابن زبیر کے ساتھ جنگ کرتا۔ اگر ابن زبیر کو چھوڑا جاتا۔ تو حجاج مکہ پر چڑھ کر نہ کرتا۔ ان کی جنگ میں کعبہ کے حق میں فرق نہیں آیا۔ کعبہ بھی اسیر نہیں ہوا۔ یہ لڑائی کعبہ کی خدمت کے لئے تھی۔ نہ کہ مالک بننے کے لئے۔ اب بھی اگر کعبہ کے متولی شریر ہو جاویں تو منتفی مسلمان کیا کریں گے۔ اور اگر کعبہ کو شریعت کے ساتھ سے چھڑا دینے کی ضرورت پڑے۔ تو کیا اسی جنگ میں کعبہ کے حق میں فرق آجائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بنا پر شریعت سے کعبہ میں مسلمانوں کو بدلتا تھا۔ ان ادلیا کا البتہ حق آپ پر خوب سمجھئے۔ کہ حجاج اور ابن زبیر کی جنگیں جاہلون کی جنگیں نہیں بلکہ خادموں کے جھگڑے ہیں۔

پہان میرے کلام میں شریعت کا لفظ نہیں کرایا خیال لہذا لینا کہ لغو و بطلان میں حضرت ابن زبیر کو شریعت خیال کرتا ہوں۔ ایسا نہیں۔ بلکہ یہ نقش کیا ہے۔ نیز عبد الملک اور حجاج دونوں ابن زبیر کو سلطنت کا باغی نہیں کرتے ہیں۔ تیمور بھائی ان اہل دینی آٹھ تھتھہ۔ کھانے کا ملک ایک جھڑوؤں حفظ التقدیم طاہر بن عبد السلام کی ایک ایک جگہ کو آؤں سے ایک گھوٹا پانی لی لیا کریں۔ صدقہ دوا۔ خیرات۔ استغفار۔ لاجل۔ شوق

ہندوؤں سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ہندوؤں کی تعریف کریں اس امتحان میں ہندو قوم جس طرح پرنیل چلی ہے۔ وہ ایک تمدن و تہذیب کا دعوے کرنے والی قوم کے لئے موجب شرم ہے۔ جیسا کہ کوئی تعریف ہے کہ جو کہے کہ میں ہندو ہوں وہ ہندو ہے یا جو مسلمان و عیسائی نہیں وہ ہندو ہے۔ بعض کہہ رہے ہیں تو ایسے گھبرائے۔ کہ انہوں نے یہاں تک سمجھ دیا۔ جہاں تک مذہبی عقائد و رسوم کا تعلق ہے۔ چاروں کو ایک طرف ہے

ہمارا دعوے ہے۔ کہ جتنی بھی ہندو مذہب میں شامل ہیں۔۔۔ پھر لطف یہ کہ اس ندامت کو مٹانے کے لئے مسلمانوں پر اعتراض شروع کر دیئے۔ کہ مسلمان کون ہیں۔ حالانکہ ایک جاہل سے جاہل مسلمان بھی اپنے مذہب کا اصل الاصول جانتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یہ کوئی چھپی بات نہیں۔ بلکہ کھٹوں پر چڑھ کر دن میں پانچ دفعہ اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ گم بھی کوئی اپنے لئے معیار تو قائم کر دے۔ دیکھو مسلمانوں کا کوئی فرق نہیں۔ جو خدا کو ایک اور اس کے برگزیدہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول و خاتم النبیین نہ مانتا ہو۔ یہ کہاں کا اچھری مرزا غلام احمد صاحب کہ پیغمبر مانتے ہیں۔۔۔ کوئی ان کو اسلام سے جدا نہیں کرتا کیونکہ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر صدی کے سر پر جمہور معبود ہوتا ہے اور ایسے لوگ اس امت میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو خدا سے شرف و مکالمہ حاصل کریں۔ مگر شریعت نئی کوئی نہیں لانے گا۔ اور اخیر میں ایک مہدی بیج آئے گا۔ اب یہ علیحدہ جوش ہے کہ اس خطاب کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد تھے یا نہیں۔ اصول میں کوئی جھگڑا نہیں۔ پھر یہ بھی کوئی تعریف نہیں کہ مغل اور جلالیہ آپس میں رشتہ نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ رشتہ ذکر ناجی اسلام ہی کو حکم کی ماتحت ہو۔ ایک لڑکی میں نے ایک اعلیٰ اعلیٰ حیثیت حالات میں پرورش پائی ہے اسے ایک اعلیٰ حیثیت و حالات میں بھیج دیا اس پر ظلم کرنا ہے اور سب سے پہلے قانون کی عداوت انجیز تو قرآن شریف نے والا تو ہی اسلام جو جس نے فرمایا۔ ان کو مکہ عند اللہ اذکارم۔

(۱) اس وقت مردم شماری کا کام گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہے۔ اس موقع پر احمدی اہل کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی قومیت دکھانے وقت اپنے آپ کو احمدی فرقہ میں لکھاویں۔

۴۔ تمام احباب کے لئے رجسٹریشن ٹرینینگز اور دوری ہے کہ اپنے احمدی دوستوں آشناؤں جہانوں کو جہاں تک ان کا حلقہ واقفیت وسیع ہے۔ یہ درایت کریں کہ وہ الزام سے اپنے تئیں اور اپنے نابالغ بچوں کو بھی احمدی لکھاویں اور خوب خیال رکھیں کہ بعض وقت کچھ دالے بغیر بھیجنے کے ہی

(۲) بعض جگہ سے احباب عند مقام قادیان سے اعظ یا لیکچر اسلامائے طلسمین میں بلا بھیجے ہیں۔ مگر ساتھ ان کے اخراجات سفر نہیں جیسے جاتے۔ جو عند ان کے مل مار کر صدر انجمن پر ایک معقول بوجھ پڑ جاتا ہے اس لئے انجمنوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جو احباب جب قادیان سے اعظ یا لیکچر ار صدر مقام سے قادیان ان کا خرچ آدھ رشت کا ادا کرنا چاہئے۔ اور دو کوشش کریں کہ یہ رقم مقامی چندہ یا محنت چندہ سے ادا ہو۔ محمد علی سکریٹری

کچھ عرصے سے ہمارے ایمان وطن نے پروفیسر و ڈاکٹر کو ہندو مسلم سوال نامہ کھلے اخبار عام نے اپنی مشورہ

قابل تعریف پالیسی کے مطابق اس پر خوب محاکمہ کیا ہے اور آریوں کو شرم دلائی ہے کہ ایک طرف سے ہمارا سماجی ریلیف مرنی پر جا کو بت پرستی کہہ کر اس پر دولتی جھڑپیں ہیں۔ اور دوسری طرف ایسی شریعت کا نقش اپنی بت پرستی کی پیش کی ہے۔ ہم پر چھتے ہیں۔ کہ اس کے برابر تاریک اور مکروہ بت پرستی کیا ہو سکتی ہے۔ ہمیں ڈاکٹر عصمت اللہ یا پروفیسر کریم بخش غلام ربانی مراد آبادی کے کرتب دکھانے سے اگر خوشی ہوئی ہے۔ تو وہ اس پہلو میں ہے کہ اسلام پر اس رنگ میں ایک حملہ کیا گیا تھا کہ ہر پھر یہ اور گوشت نہ کھانے کے سبب رام مورنی بھیج اور اس سے ڈگر اخبار عام کے نزدیک کوئی سچا ہندو ایسی ہے تو توئی نہیں کر سکتی تو خدا نے اسی رنگ میں دے دیا کہ متاثر شخص۔ گوشت کھانے والا بھی یہ کہ نہ دکھا سکتا ہے۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام کے اصول اور مسائل بالکل حق ہیں۔ اور دنیا میں و آخرت میں جہانانی روحانی ترقیات کے سرچشمے۔ ولید الحمد

میں عینک کی شناخت تصویر سی لہری لیکچر ایک پتھر پر گرے جب پلا ایسی رنگ نکل آوے۔ تو اسی پتھر پر عینک کے بال اپنی لینز کا ایک کنارہ گرے اپنی گھسے۔ اگر وہ مال پتھر کا ہوگا۔ تو لہری کے رنگ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی

منگھیر کا جیکہ - بھونوئی ختم ہوا۔ سلسلہ احمدیہ - نبوت محمدیہ کے اثبات میں دلائل منضبط بیان کئے گئے ہیں۔ بہت نیک اثر ہوا کہی ایک

مخالفت نرم ہوئے۔ بعض اسی قریب ہوئے۔ کہ بیعت کر واسطے تیار ہیں۔ ایک مروجہ ان پہلے سخت مخالفت تھا اس نے توبہ کی۔ اور بیعت کا خط لکھ دیا ہے۔

مفتی صاحب و شاہ صاحب سورج گڑھ اورین ہونے بھاگ پور گئے۔ جہاں کچھ ہوا۔ اب نارس الا آباد سے ہوتے واپس آتے ہیں۔

درخواست نیک - ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت۔ بائیس سال عمر احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شریف خاندان کے خاندان آدمی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب بدک ہووے۔ ۷ کے ٹکٹ بھیج کر۔

دوسری آواز - انصار بدک مضنون پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں میرے خیال میں مٹا میں وہ لوگ شامل ہونے چاہئیں۔ جن کو چاہیں روپے ماہوار سے زیادہ اور سے نیچے جو۔ اور ان سے پانچ روپے لے جاویں۔ چونکہ عاجز کو اس پرچہ سے بہت ہی محبت ہے اس لئے باوجود تیس روپے ماہوار تنخواہ ہونے کے صبر و اجر کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے نام پتھر پے ماہوار کا دی پی ارسال فرمائیں محمد زکریا

صدائے اقبال

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمزورین نے ایک شہر بدر بن عیون تجارت کا راز دیا۔ فیس مبلغ لکھ مقرر تھی۔ اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس چار لاکھ روپے غرب بھائی بھی مستفید ہو سکیں۔ شریف صاحب ذیل میں (۱) صاحبان امرتسری قسم اعلیٰ بدون اداواگ وہی چودہ صرف پندرہ منٹ میں تیار کر سکی عام جم آدمی میں بدلیہ دی پی مبلغ چار روپے ہوگی۔ (۲) پندرہ روپے کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جوابی جواب (۳) اگر میری دعا کردہ ترکیبے صاحبان امرتسری قسم اعلیٰ اختیار نہ ہو۔ تو غلطی تحریر نہیں واپس دیکھا دے گی۔ (۴) درخواست کنندہ کو غلطی اختیار کر دیون اجازت میں یہ ترکیب کسی کو نہ بنائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشہد

غلام محمد الدین اقبال احمدی - مونس جند دلی صاحب انس (دکھو ریلووالہ حسین قلع لال پور)

خط - پتہ - نمبر تاریخ نام

دغیرہ کی جوہر بنانا چاہو۔ کوڑیلین کی لگت کوں نکلتی ہے فوراً پتہ ذیل سے منگوار دیا پانچ سو حرفت اور دست ہند سے بیج دو لائن ٹائپ ہولڈر۔ جو خود سیای و سوز والی گدی فی کس ہتھ دس فی من حرفت اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر جو خود سیای دینے والی گدی۔ فی کس دس آئے (۱۰۰)

المشتصر - جیون لکھنی - گوجر والہ (پنجاب)

کتاب طب روحانی

اس کتاب میں جسمانی امراض کا علاج بذریعہ عمل القلب یا معلوم جسم یا سمریم کے بہت شرح مفصل ہے عبادت۔ جس کی آسان آرو ہے اور اسے مستعد و والا بھی اس کو چھو سکتا ہے اور بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے جہاں تک ہوسکے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی گئی تاکہ عام لوگ جو اس کا شوق کریں اس حکم کو سیکھ کر فائدہ اٹھادیں اور بیماریوں کا علاج کئے ثواب حاصل کریں۔ پھر اگر کوئی بات اس کے متعلق پوچھنا چاہیں اور اپنے اپنے معلومات کو برتاؤ چاہیں یا نقل اول تجربہ کرنا چاہیں۔ تو راقم سے خط و کتابت کریں۔ قیمت اس کی ایک روپیہ ہے اور محصول ایک روپے۔ راقم سے طلب فرماویں۔

م ر ح - معرفت اخبار بدک - قادیان - گورداسپور

کشتہ و سمریم

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید و اولین ہم چیک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم کسی کو جو غیر عین کستے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں معرفت اس لئے عین کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو یہ لوگ فائدہ اٹھادیں۔ **کشتہ جویان** یعنی دہات جو چیشا کے آگے یا پیچھے آتی ہے انشاء تعالیٰ اسے الیکر کا فائدہ بخشا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نور الدین صاحب دہات کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہو اور کسی انسان نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولد بعد بدتہ محصول ڈاک سے۔ **سمریم** رکوری آکھ کو دور کرنا ہے اس کے اعلیٰ اجزا و مایمان و موتی میں یہ سمریم حضرت خلیفۃ المسیح کا تجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولد ہی محصول ڈاک بذمہ سردار - المشہر - عبدالرحمان کا غانی احمدی

بیعت نامہ - زبان پنجابی - پندہ بدک حضرت اقدس مسیح خاں علیہ الصلوٰۃ والسلام - صحت ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

گلکٹہ کو نامی اکثر ایس کے برن کی بنائی ہوئی مشہور

جیسے بنو اکثر برن کا عرفی کا ورلے آؤ بیٹم جب کسی کو ہضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھر اگر کسی کے گھر میں اگر پیٹے ہی سے ہضہ اس سو فو یہی نہیں کہیں اٹھنا پڑے۔ لیکن میں ایک ٹیٹھی عرفی کا ورلے کر گھوڑا لے سکتے ہو۔ یہ اعلیٰ عرفی کا ورلے ۲۰-۲۵ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی مہینہ کی اندر لدا ہے۔ گری کے دست پرٹ کا ورلے داندنی کے لئے الیکر کا مکہ رکھتی ہے قیمت ٹیٹھی ایک روپیہ۔ محمد لک ایک ایک ٹیٹھی سے چار ٹیٹھی تک ہر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو۔ یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہر ایک پتیوں کی مانند ہوتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ رباع کے لئے یہ دوا امانت مفید ہے۔ پرٹ کا چھوٹا ڈاکہ کا آنا۔ بدھنی اور انتہا کا کم جو تیار ہے علاج کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور گری دو انہیں ہے۔ قیمت فی ٹیٹھی دھرم محل ڈاک ایک چار ٹیٹھی ڈاکٹر ایس کے برن۔ نمبر ۷۰ ناما چند دت اشرف گلکٹہ مفصل حالات کی کتاب بلانیت ملتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کریں

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب ہندی وغیرہ کے جوہر سے لہورت عرفی و شیدہ دینا گیا ہے اس لئے اس کا نام ہے۔ بالوں کو سیاہ بھورا اور جھکا اور نرم بنادیتا ہے۔ صرف لکھنی سے لگا یا جائے نہ نہ لپٹا لکھنی کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھ باندھنے کی حاجت۔ اور نہ لکھنا ڈاکٹر اشرف گلکٹہ نے چارٹ میں ناسخ ہو کر کام پر لپٹے ہوئے۔ سرورین میں بنانے اور دھو کی تکلیف سے کبھی عجیب نجات دینے والا خضاب ہے قیمت فی ٹیٹھی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انصارِ بدر کی ختمین التماس

بدر کے معزز مددگاروں! باوجود ان کمزوریوں کے جو
بسیب بعض معذریوں کے بدر کی اشاعت کے سال ختم کے
لاحظ حال ہی میں۔ بدر نے آپ کی خدمت میں مناسب موقع
وقت روحانی غذا کے پہنچانے میں اپنی طرف سے کوتاہی
نہیں کی۔ ایک دوکان انصارِ آپ صاحبان کے منگور میں۔
کہ آپ نے وقت پر قیمت ادا کر کے اور نیز نئے خریدار بنا کر
بدر کی اعانت کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا اے خیر وے کہیں
جن صاحبان نے قیمت کے ادا کرنے میں تساہل کیا۔ ان کے
سبب بدر کے جوہر جہ نقصان ہوا۔ اس کا اثر ثبات افسوس
ہے کہ ان خریداروں پر بھی پشوا جو بروقت قیمت سے بچے
تھے۔ ہماری قومی حالت ایسی نہیں کہ ہم ایک بڑی قسم بیٹو
لاس المال کے لئے کسی کام کو شروع کریں۔ یہاں تازہ آمد پر
صبح و شام کا گزارا ہے۔ اخبار کی قیمت کے سوا سوائے اور
کوئی آمد کا ذریعہ بھی نہیں۔ پرو پر ایٹر صاحب بھی ایسے لدا
نہیں کہ ہر سال اس میں ڈالنے جاویں۔ آج تک انہوں نے
اخبار کے خدشے کوئی ناقدہ تو حاصل کیا نہیں بلکہ سیکڑوں پہ
اس پر خرچ کیا ہے۔ اور صرف ایک دینی خدمت کے لحاظ سے
اس کام کو نبھائے چلے جاتے ہیں۔ زیادہ تر وقت ایسے
ہی خریداروں کی طرف سے ہوتی ہے۔ جو قیمت ادا نہیں
کرتے اور اخبار برابر وصول کرنے چلتے ہیں۔ وی پی کی
جاوے تو فوراً واپس کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ نہیں کہی کئی
دفعہ وی پی واپس کرتے ہیں۔ اور پھر اخبار بھی جاری رکھنا
بہر صورت چاہتے ہیں۔ ایسے خریداروں کی طرف لغایا اس
وقت قریباً

تین ہزار روپیہ

ہے۔ اس قدر ہرج اور نقصان اٹھا چکنے کے بعد کیا مناسب
ہوگا کہ آئندہ کے واسطے ایسے خریداروں کے نام اخبار بند کیا
جاوے اور صرف ان صاحبان کے نام اخبار روانہ ہو جن
کی قیمت پیشگی وصول ہو جاوے۔ اسی صورت ان صاحبان کے
نام اخبار روانہ کیا جاوے۔ جو یکم دسمبر سنہ ۱۴۱۸ھ کا

وی پی وصول کر لیں

ضرورت

اس بن تنگ نہیں کہ ایسا قاعدہ بنانے سے خریداروں
کی تعداد میں کمی ہوئے گا اندیشہ ہے۔ لیکن جو خریدار
قیمت ہی نہیں دیتے۔ ان کے رکھ چھوڑنے سے
بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اس معاملہ میں ہمارے معزز
ناظرین کا

کیا مشورہ ہے

امر دوم۔ جوین عرض کرنا نہیں وہ یہ ہے کہ ہمارے
ذی قدرت احباب کی بہت توجہ اس بارے میں صرف و کرا کو
کہ وہ اخبار کی مالی امداد کریں۔ ایک غریب آدمی کے واسطے
یہاں ایک روپیہ کا دنیا بھی مشکل ہوتا ہے وہاں ایک
وسعت والا انسان سو روپیہ بھی خرچ کرنا کچھ بوجھ نہیں سمجھتا
اس واسطے ہم چاہتے ہیں کہ اخبار کی شرح میں صاحبان
مقدرت معارفین اضافہ فرماویں۔ اور آئندہ قیمت اخبار
بدر خیمہ مفصلہ ذیل ہو۔

درجہ اول۔ مبلغ تین سو روپیہ ماہوار سے زائد آمدنی
والے معززین سے۔

درجہ دوم۔ مبلغ سو روپیہ ماہوار سے زائد آمدنی والے
معززین سے۔

درجہ سوم۔ اس سے کم کے واسطے مبلغ للدر
درجہ چہارم۔ اس کے بعض ان برادران سے جن
کی ماہوار آمدنی اس سے کم ہو۔ صرف سہ سالانہ

چندہ لیا جائے گا۔

جو صاحب خیمہ نہ لینا چاہیں ان سے درجہ اول میں معذور
درجہ دوم للدر۔ درجہ سوم و چہارم کے چند سالانہ لیا جاوے

آئندہ ہمارے معزز ناظرین اس بات کی اجازت
دینگے کہ یکم دسمبر کو اخبار وی پی کیا جاوے۔ وہ اسی نرخ کو

مطابق ہو۔ (یعنی)

نرخ مذکورہ بالا کے مطابق وی پی ہوں

ان اس کے ساتھ ہم ایک سہولت ان خریداروں کو دینا
چاہتے ہیں۔ جو نام نہت کچھ بارگی نہ دے سکتے ہوں اور
وہ سہولت یہ ہے کہ قیمت اقساط پیشگی وصول کی جاوے
مثلاً ایک ایک روپیہ ماہوار۔ یا چھ طرح وہ بند کریں۔ اس
کے متعلق خط و کتابت کر لیں چاہیے۔

ایک التماس ہم نامہ نگاروں کی خدمت بھی کہتے
ہیں۔ مگر وہ انشاء اللہ قائلے اگلے اخبار میں وی جائے

گی۔

قادیان میں ایک احمدی دوکاندار کو ایک
مددگار

دوکاندار ساجھی کی ضرورت ہے۔ جو بیسویں
ماہ صرت یا شارکت اس کے ساتھ رہے۔ لکھنا

دو نمازوں وغیرہ دینی ضروریات کو بہ آسانی پورا کریں
درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

ایک محرک کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اور اردو
محرر خوش خط لکھ سکتا ہو۔ نمونہ خط آنا چاہیے درخواست

کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ ہو۔

گھر کے کام کاج کے پورا کرنے کے واسطے
ایک ملازم کی ضرورت ہے۔ درخواست جہاں

کارڈ پر ہو۔

ایک لڑکی شریف خاندانی، عمر سترہ برس
اردو لکھنا پڑھنا، بینا پرونا جانتی ہے

اس کے واسطے ایک لائق بوجوان احمدی قوم گوتھی
کی ضرورت ہے۔ درخواست معرفت ایڈیٹر اخبار

ہو۔ اور درخواست کے ساتھ ہر کے ٹکٹ ہوں۔

ایک سالانہ گجرات کا

نماز کے خلافت کے

پریزڈنٹ جلد خان صاحب شیخ امام الدین صاحب
پریزڈنٹ پولیس کے تحریک کی۔ کہ ممبروں کو پابند ہوں

وصال ہونا چاہیے۔ اس پر ایک دو صاحبوں نے نہایت
گرجوشی سے کہا کہ کیا نماز کے بغیر ہم مسلمان نہیں رہ سکتے

اور یہ کہ نماز نہ پڑھنے سے ہم اسلام سے خارج نہیں ہو
سکتے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ کسی سابقہ جلد میں ایک نوجوان

گر گجرات علی گڑھی نے جو یہاں ایک معزز جدو بر ملازم
نماز کے برخلاف لکھو دیا تھا اور اپوزیٹو میں نہایت شہرت

سے پناہ کیا تھا کہ نماز کو ایسی ضروری چیز نہیں ہے اللہ تعالیٰ
یہ زمانہ بھی آنے والا تھا۔ کہ خود مسلمانوں کے منہ سے نماز کو

بر خلاف آواز نکلتے جیب نماز جیسے فرض کی نسبت بھی تکبیریں
سرا فراوان شریف بھرا ہوا ہے۔ عدم ضرورت کی بحث کی جاوے

تو اور ارکان اسلام کا خدا حافظ جیسے ہم نے خدا کو کلام افغان

کلام مہیکر

جو نہ مانے اس کی علاج مکرم بند جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مفصلہ ذیل سوال کا جواب حضرت مولانا جناب مولوی صاحب کے لکچر میں رد و انفرادی میں تو شکریہ ہوگا۔

۱) جماعت میں اگر دو آدمیوں کی اہم عداوت ہو تو جماعت کو کثرت کے مسلم سرگروہ کو کیا کرنا چاہیے۔

۲) اگر جماعت با نام کوئی مسلم سرگروہ دونوں کو صلح کرنے کا حکم دے اور ایک شخص صلح سے باوجود بار بار کہنے کے انکار کرے تو جماعت کو اس مسلم سرگروہ کو اس شخص کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔

۳) کیا اس زمانہ میں جماعت کے باہمی اندرونی سیاست کے واسطے بھی کوئی قانون فاعل دے یا نہیں۔ یا یہ کہ کبر جو چاہو کرے اور جماعت اس سے محبت اور برادری کا خلق برابر قائم رکھو۔ جماعت میں اگر کوئی قرآن شریف کی آیت یا حدیث کا حوالہ ہو تو پتہ ہوگا۔

مندرجہ بالا خط کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلاً ذیل دیا

۱) ان کو نصیحت کریں۔ الدین النعم۔ اور یہ تحکیم اور بھڑکائیں مستغفرن للذن بین امسوا۔

۲) بعد نصیحت اور عداوت کے پراس کے لئے بلا دست و گون کا اطلاع دی جاوے اور اگر پھر نہ مانے تو اس کو جماعت سے الگ یقین کریں۔ آیت۔ وعلی الشلا لہ الذین خلعتوا کانی۔

۳) قواعد کا نفاذ محکومت پر موقوف ہے یا رعب پر۔ فقہا تلو الحق یعنی حتی نقی الی امر اللہ۔

وچھو والی کی آریہ سلج کے پرنس صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی حد میں جا سکتے ہیں

ان کے جلسہ پر ایک لکچر دیں جس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

مکرم منقسم پرنس صاحب بالقاب واداب۔ خاک پر پورے طور پر کھڑے مذہب اسلام سے آگاہ۔ اور اسلام کے اصول پر آواز بلند یا بخت مانے جانے ہیں۔

کاتبو الذین یدعون من دون اللہ۔ قرآن کریم کا کلام

اس کا ترجمہ ہے۔ مت گالی دو اور ان کو بکارتے ہو اللہ کے سوا۔ اس حکم کے مطابق ہم کسی کے معبود کو بکارتے ہو اللہ کے مجاز نہیں۔

پھر صرف دنیا میں ہماری جماعت میں جس نے بنیام صلح اور من واد۔ مگر میرے معزز اور شریف انسان۔ زمین و جہود والی کا دل ایک بار پورا سبق دیکھا ہے۔ میں خود اس لکچر میں مختصر میں مہمانوں کا فرمانا ملتا ہوا۔

پھر اس وقت ہماری جماعت ایک شخص کے ماتحت ہوا اور ممبران آریہ سلج آزادی میں پوری دگر بے بچے میں۔ وہ جماعت کسی خاص شخص کے ماتحت نہیں۔

چکر الوی خاکسار نذر الدین - ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ختمہ ونصلی علی رسول اکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چکر ال کے مولوی سے قرآن کے موقع نہیں ہوا کہ اسے دریافت کروں مگر میں اس کے مقرب لوگوں سے پوچھا ہے کہ تم لوگ کلمہ پورا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لے لے اٹھا نہیں پڑھتے کہ قرآن کریم میں ایک جگہ موجود نہیں۔ یہ نماز کہاں کہاں سے اٹھی کہ جسے جڑی ہے پھر ان میں تین رسالہ غلطی میں۔ سب کی نماز الگ الگ ہے۔

دوم۔ نماز کے وقت مؤذن کو قبلہ کی طرف کرنا حکم قرآن کریم میں کہاں ہے۔ مگر انک تو کسی نے کچھ نہیں بتلایا۔

اسلام اور ایمان کہیں قرآن سے ہیں آئے ہیں اور کہیں اسلام وسیع معنی میں آتا ہے۔

ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دو فرق ہیں (۱) علیہ السلام وعلیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نبی فرمایا ہے۔ گروہن کا فرق دو فرق ہیں جو۔ اس لئے وسیع معنی والا لفظ پڑے کے لئے اور دوسرے کے لئے دوسرا تحریر ہوا ہے۔ وعلی اللہ یحدث بعد ذلک۔

نذر الدین - ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء ایک شخص نے دریافت کیا

ہمارا کام فتویٰ لگانا نہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے

ان خود اسے کہ حق میں کیا فتویٰ دیا ہوا ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کو با کسی مفتی کو کی ضرورت ہے۔ آپ اس معاملہ کو حال ہی میں اگر بن۔ اللہ تعالیٰ کے

مأمور کو جو زمین ماننا۔ اللہ تعالیٰ خود اس مسائل کا انتظام کر سکتا ہے۔ خاکسار نذر الدین - ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء

چند سوالوں کے جواب ایک شخص کے سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا۔

سوال (۱) کیا آپ اپنے مریضوں کو اچھا جاننے میں بالائی گیر عاجز ہو سکتے ہیں۔

جواب (۱) میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو اچھا سمجھتا ہوں۔

سوال (۲) کیا آپ اپنے مریضوں کی انجمن منظور کر سکتے ہیں یا لکھی دیگر عاجز کی بھی۔

جواب (۲) بقدر طاقت میں اللہ تعالیٰ کی ہر ہر چیز کو جاننا ہوں سوال (۳) کیا آپ اپنے مریضوں کا چندہ منظور کر سکتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کا بھی۔

جواب (۳) سب کا چندہ لیتا ہوں منظور کرنا اللہ کا کام ہے۔ سوال (۴) کیا آپ اپنے مریضوں کو زیر نظر رکھ کر گنہگار ہوں سے بچانا چاہتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کو بھی۔

جواب (۴) گناہوں سے اللہ تعالیٰ ہی بچا سکتا ہے جو میرا کام نہیں سوال (۵) کیا آپ اپنے مریضوں کی درخواست منظور کر سکتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کی بھی۔

جواب (۵) بقدر امکان درخواست ہر شخص پر توجہ ہے۔ سوال (۶) کیا آپ اپنے مریضوں کے عزیزین کا جواب دیتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کو بھی۔

جواب (۶) جواب بقدر طاقت دیتا ہوں۔ نذر الدین - ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء

دوا میں جل شدہ شراب سوال - کسی دو کو شراب میں حل کر کے اس کو کسی مرض میں کھلانے کا حکم ہے۔

جواب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شراب جب تک میں جل گیا۔ تو اس کا حکم حرام باطل ہو گیا۔ بلکہ تب شراب کا سرکہ بن جاوے۔ تو پھر جائز ہو جاتا ہے۔ والسلام

نذر الدین - ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء

چھوٹ کی دنگی اگر شہرہ سے جو اخبار روانہ ہو سکتا ہے اس پر چھوٹ لگائی جاتی ہے یا نہیں

جواب - اگر ایک گناہ ڈالیں۔ اور اگر کوئی غلطی ہو تو اس کو مطلع فرمایا جائے۔

اخبار کی جلد و دم کی وصولی کیا اس کے دم و سبب سے

کا پرچہ وی پی روانہ کیا جائیگا سب غریب مطلع رہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ

مکفرین کے ایک اشتہار کا جواب

(رقم نوہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود صاحب)

مدرسہ اصلاح دارین کے چند مہتممان کی طرف سے ایک فتویٰ اس مضمون کا شائع ہوا ہے کہ جو احمدیوں کے مکفرین شک کے وہ بھی کہ فرسے۔ اور اس فتوے کے آخر میں چند باتیں بھی ہیں کہ یہ احمدیوں کے کفر پر دلیل ہیں۔ مگر انوس ہے کہ اس اشتہار میں کوئی ایسی بات نہیں جس کا جواب نہ دیا جاسکے۔ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں۔ بیسویں دفعہ ان سوالین کا جواب بہت شرح و بسط سے دیا جاسکتا ہے۔ مگر پھر وہی اعتراض دہرائے جاتے ہیں۔ خلاصہ اعتراضات یہ ہے کہ مرزا صاحب فتویٰ انبیاء کو گالیوں دیتے تھے۔ چنانچہ آپ نے یسوع کو گالیوں دی ہیں۔ دوسرے یہ کہ مرزا صاحب چند پیشگوئیوں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ پوری ہو گئی ہیں اور حالانکہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مثلاً دیال اور یاجوج ماجوج کی پیشگوئیوں گلیاں۔ اور تیسرے یہ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ یسوع موعود جس کی قرآن شریف اور احادیث میں خبر دی گئی ہے اس کا منکر اس کا کافر ہے۔ یہ تینوں سوال ایسے جملہ اہل مکہ و مدینہ کے ان کے جواب کیے لئے ایک دلائل کی کچھ ضرورت نہیں۔

اول سوال یہ ہے کہ حضرت صاحب انبیاء کو گالیوں دیتے ہیں اور یہ کہ یسوع کی نسبت اپنے بہت کچھ برا بھلا کہا ہے۔ سو یا رہے کہ مخالف سے اس کے مستندات کے مطابق گفتگو کی جاتی ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تو ایک ہی ہے۔ مگر اسکی نسبت مختلف مذاہب اس کی طرف مختلف صفات منسوب کرتے ہیں۔ یہی اسے ہم سے عاری سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک رحم یسوع کی صفت ہے۔ اور آریہ اسے کل موجودات کا خالق ہونے سے جواب دیتے ہیں۔ تو اب جبکہ یہی سے ہم گفتگو کریں گے۔ تو لازماً ہم کو کہنا پڑے گا کہ وہ خدا جو ہم پرش کرتے ہو وہ ناقص ہے۔ حالانکہ انکا خدا اور ہمارا خدا تو ایک ہی ہے صرف ان کے معتقدات میں اس کی طرف کچھ ایسی صفات منسوب کی جاتی ہیں کہ جو خدا تعالیٰ میں بائی نہیں جاتیں۔ تو ہمارے اس قول سے خدا تعالیٰ کی شان میں کچھ گستاخی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہم

نے اگر نقص منسوب کیا ہے۔ تو اس بنا دینی خدا سے کیا ہے کہ جو رحیم نہیں ہے۔ یا نہی طرح کہ اگر ہم کہیں کہ تمہارا خدا ناقص ہے۔ کیونکہ وہ خالق نہیں۔ تو اس سے یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ ہم نے گستاخی کی ہے۔ کیونکہ آریہ خدا اور ہمارا خدا تو ایک ہی ہے بلکہ ہمارے قول سے نقص اسی ان کے ذہنی خدا کو لازم آتا ہے کہ جو خالق نہیں۔ پس اگر اسی اصل کے تحت حضرت عاصی نے یسوع کی نسبت یسوع کے اعتقاد کے مطابق کوئی الفاظ استعمال کئے۔ تو کیا غصہ ہو گیا۔ یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فاحشہ عورتیں تھیں۔ اور وہ مانتے ہیں کہ ان کی امتحان شیطان نے لیا تھا۔ اور قریب تھا کہ وہ اس کے پیچھے لگ جاتا۔ اور یہی طرح اور بہت سے غیب اس کی ذات سے منسوب کرتے ہیں۔ سو حضرت صاحب نے ان کو الزام دیا ہے کہ جب اس کی نسبت تم ایسے گمان رکھتے ہو۔ تو پھر وہ خدا کی طرح ہو سکتا ہے۔ اور یہ بات کچھ ایسی نہ تھی کہ اس پر شور مچایا جاتا۔ اصل میں یہ بھی ایک تحریف ہے۔ جو مسیحیوں نے یسوع کی ذات میں کی ہے اور جس طرح انھوں نے اپنی کتابوں کو ترجمہ و ترجمہ کر کے تحریف کی ہے۔ اسی طرح اپنے نبی کے واقعات میں بھی بے سرو پا باتوں سے کام لیا ہے چنانچہ باوجود اس کے کہ قرآن شریف نے قرابت و انجیل کو خدا کا کلام کہا ہے۔ پھر بھی ان کے بہت سے مسائل کی تفسیر مخالف علماء تردید کرنے میں۔ اور اگر پوچھا جاوے۔ تو یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ انجیل تو تحریف شدہ ہے۔ اس لئے ہم اس انجیل کی تردید نہیں کرتے جو آئی کلام ہے۔ بلکہ اس انجیل کی تردید کرتے ہیں۔ جو کہ انسان کا کلام ہے۔ سو اس طرح مسیحیوں نے یسوع کے وجود میں بھی تحریف کو کام لیا ہے اور وہ یسوع جو خدا کا نبی تھا۔ اور نیک اور پاک اور بزرگ تھا اور شیطان اس کے امتحان پر قادر نہ تھا۔ اسے بدلہ ایک اور یسوع اس کی جگہ کھڑا کر دیا۔ جو خدا ہی کا دعویٰ کرتا ہے جسکا امتحان شیطان لیتا ہے اور جو کفارہ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلاتا ہے۔ اور تمام مقدس بزرگوں کو چروٹ مار کتا۔ پس اگر اس یسوع پر ہم اعتراض کریں۔ تو ہم پر کیا الزام ہو سکتا ہے جبکہ خود ہمارے مخالفین تحریف شدہ انجیل پر اعتراض کرتے ہیں کوئی ہرج منہ نہیں سمجھتے۔ تو اگر کوئی تحریف شدہ یسوع پر اعتراض کرتا ہے تو اس پر کیا الزام لگاتے ہیں۔ جیسے یسوع خدا کا نبی ہے۔ ویسے ہی انجیل بھی خدا کا کلام ہے۔ پس اگر اس انجیل پر اعتراض کرنے میں کوئی گناہ نہیں تو مسیحیوں

کے پیش رو یسوع پر اعتراض کرنا کیا جواز ہو سکتا ہے جیسے خدا نے انجیل کو اپنا کلام بنا لیا ہے اور اسے خوف اور بدل قرار دیا ہے۔ اس ناسمجھ کو بھی اپنا نبی اور مسیحیوں کے پیش کردہ یسوع کو عزت و بدل تسلیم کیا ہے جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ پس یہاں تک اس محرفہ و بدل انجیل پر اعتراض کرنے سے اس انجیل کی ہر بات نہیں ہو سکتی۔ جو خدا نے افاری ہوئی۔ اسی طرح مسیحیوں کے پیش کردہ یسوع پر اعتراض کرنا اسے اس یسوع کی جو خدا کا نبی تھا کوئی ہر بات نہیں ہو سکتی چنانچہ اگر حضرت صاحب نے یسوع کے بارہویں کچھ لکھا ہے۔ تو وہ ہمیشہ مسیحیوں کے برخلاف لکھا ہے کہ کوئی ثابت تو کرے کہ مسلمانین کو گناہ اب کر کے پھر حضرت نے یسوع کی نسبت ایسی باتیں کہی ہیں۔ اگر وہ یسوع کو ذاتی ایسا برا سمجھتے تو نعوذ باللہ تو مسلمانین کے برخلاف بھی اس کو اسی رنگ میں پیش کرے۔ مگر عجیب اپنے یسوع کی نسبت کوئی لفظ لکھا ہے۔ تو وہ مسیحیوں کو غلط کر کے ان کے معتقدات کے مطابق لکھا ہے۔ پھر میں جبران ہوں کہ حضرت صاحب یسوع کو برا کہ بھی کس طرح کہتے تھے۔ آپ کا کل فخر اور دعوے تو یہی تھا کہ میں شیشیل یسوع ہوں۔ تو اگر آپ یسوع کو ایسا برا بتاؤ تھے۔ تو اس کے قیل کیوں نہ بنے۔ تو یہی جب اپنی ہاوردی جنگ لگتا ہے۔ تو اپنے آپ کو تیسرے شاہ بیت دیتا ہے یا کہی ہے؟ پھر تو غر کرے کہ میں خیر کی طرح ہوں۔ کیا اس کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ وہ خیر کو بڑا بدل سمجھتا ہے اس قدر لوگوں سے مخالفت برداشت کی۔ کہ گالیوں نہیں نکلیں برداشت کریں اور یہ سب کچھ اس لئے ہوتا کہ اپنی آپ کو شیشیل یسوع کہتے تھے۔ پھر اگر آپ یسوع کو نعوذ باللہ برا جانتے تھے۔ تو اس سے مشابہت کا دعویٰ کیوں کرتے۔ مثلاً کوئی شخص اعتراض کرے کہ رسول اللہ نے نعوذ باللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گالیوں دی ہیں تو ہم قطع نظر اور واقعات کے اسے کہیں گے۔ کہ تو اس پر تو اپنے آپ کو شیشیل یسوع کہتے تھے۔ پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ آپ حضرت موسیٰ کو گالیوں دیتے۔ ۱۔ بیطیت جب کہ حضرت صاحب اپنے آپ کو شیشیل یسوع کہہ کر دعویٰ کرتے ہو کہ میں خدا کی نظر میں معزز ہوں۔ تو کیوں کہ ممکن تھا کہ آپ یسوع کو برا سمجھیں۔ دوسرا یہ اعتراض ہے کہ آپ نے بعض پیشگوئیوں کی

فضیلت لکھا ہے کہ یہ پوری ہو گئی ہیں۔ میری ہجو میں قرطیہ عطر میں
 نہیں آیا کہ اس کا کیا مطلب ہے کیا ہمارے مخالفین کا یہ مطلب
 ہے کہ رسول اللہ کی کسی پیشگوئی کو پورا نہ ہوئے یا جاکئے۔ اگر وہ
 یہ چاہتے ہیں تو سخت غلطی پر ہیں۔ جو پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں
 جو ترانہ انکار کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جبکہ وہ بالی صفات پادریں
 میں ہم پاتے ہیں اور اس کے گدھے کی صفات ریل میں موجود
 ہیں۔ اور انکس اور روسی قوم کے یا جرج اور جرج ہونے میں
 کلام کی گمانش نہیں اور ادب اللہ کے سنیے علماء کا گدگوشت
 میں تو پھر اس کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اور جو
 لوگ خدا و مخلوقان پیشگوئیوں کے پورا کرنے کے لئے
 عجیب العففت مخلوقات کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ان
 کو دین اسلام سے کچھ تعلق نہیں بلکہ عجمیات کے دیکھنے کے
 مشتاق ہیں۔ یہ لوگ نہیں سوچتے۔ کہ اگر انہیں نئے ایسات پر زور
 دیا۔ تو رسول اللہ سے جو دو کڑے اپنی ہڈیوں دیکھے تھے اور
 اس کے سنے میلہ اور اسوہ غنی کئے تھے۔ اس کی کیا
 مامول کرینگے۔ کیا رسول اللہ پر بھی لغو باندہ باندہ بلوٹھا الزام
 دین کے سببی بات یہ ہے کہ انہی کلام میں ایک فیہ جوتا جو
 چاہئے وقت پر چار کا ظاہر ہوتا ہے اور اس وقت تک لوگ
 کچھ کچھ ہی سمجھتے رہے ہیں۔ جیسے کہ ابھی میں ایک مثال دعو
 چکا ہوں اور اس طرح رسول اللہ نے دیکھا کہ کہ بہت میں انہیں
 کے لئے ایک انگوڑے کا خوشہ رکھا ہے۔ تو اب حیران ہوئے
 مگر عکرمہ کے اسلام قبول کرنے پر اب کو اس کی اصل حقیقت
 معلوم ہوئی۔ پس جبکہ رسول اللہ کو جن مخلوقات پر فضیلت رکھتے
 ہیں بعض پیشگوئیوں کا حامل پیچھے جلا رکھا۔ تو اب لوگ کس صاب
 میں ہیں۔ کہ جو کچھ اپنے ذہن میں تھالین۔ خدا تعالیٰ اسی کے
 مطابق ظہور میں لائے۔ اس کو کسی کی بدواہ کی ہے جبکہ ہم
 عزیز دیکھتے ہیں۔ کہ جو صفات دیال میں بتائی گئی ہیں۔ وہ
 پادریوں کے گروہ میں ہیں اور لذت ہم کرتا فی ہے۔ کہ دیال
 کے سنے ایک ایسا گروہ ہے۔ کہ جو ملکن ملکن میں تجارت
 کرتا پھرتا ہے اور ہم دیکھنے میں کہ سبھی مذہب کے پیچھلانے والے
 علی دنیا میں تجارت کے زور سے ہی پھیل رہے ہیں پھر وہ الہی
 علوم کی آستخے سے بھی محروم ہیں۔ اور اگر کوئی کہے کہ ہم تفصیل
 کلمہ کا ان دیال ہی تلاش کریں گے تو یہ مشکل پڑے گی۔ کہ
 ان شریف میں جہاں صم، یکم، عی، آکسے وہ ان بھی
 سنے کرتے ہوں گے۔ کہ کس کفار عرب کی جسمانی آنکھیں اور
 ان روز بائیں نہ تعین۔ اور بہر حال اگر یہ مان بھی لیں کہ
 سنے غلط ہی ہیں۔ تو اس سے کفر کے فتنے کا جواز

کہا ان سے ثابت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے زیادہ متورع اور اہل کام کو سمجھنے والا کون ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے ابن عبّادؓ کے وہ حال سچے پرستم کھائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اس بات سے روکا نہیں۔ چنانچہ بہت سے صحابہ اُسے وہ حال ہی جانتے رہے جس سے وہ بائین معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لوگ شیگیوین کی بعض باتوں کو بڑا مہترے دیکھ کر باقی کو اس سبب اکر دیتے تھے اور سمجھتے تھے۔ کہ اس کی کوئی اور حقیقت ہوگی۔ ورنہ حضرت عمرؓ اور ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ ابن عبّادؓ کو وہ حال کیوں جتا کر حالانکہ اس کی دو وزن آنکھیں موجود تھیں۔ اور اس کے پاس کوئی عظیم الشان گدھا نہ تھا۔ وہ مدینہ میں رہتا تھا۔ جہاں قبیل کو جانا منع ہے جس سے معلوم ہوا۔ کہ صحابہ مہتری جانتے تھے۔ کہ وہ چہلمانی آنکھ سے کانا ہوگا۔ اور ایک عظیم الشان گدھا اس کے پاس ہوگا۔ اتر کا خیال تھا۔ کہ شیگیوین کے اور معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ بھی زیادہ جو بن عبّادؓ کی دو وزن آنکھوں کے اور گدھے کی غیر موجودگی کے اور مدینہ میں رہنے کے انہوں نے اُسے وہ حال فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ دوسری بات اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ بنی باقرین ترکہ کا فتوے نہیں لگ سکتا۔ ورنہ ایسے جلد بآل نواس کفر کے فتوے کو دور تا دور پہنچائیں گے اور شاید اپنی حافت کی وجہ سے کہ مبہنین۔ کہ حضرت عمرؓ و صحابہ کی ایک جماعت نے ابن عبّادؓ کو وہ حال پایا تھا۔ اس لئے یہ فتوے لغو و باطل ان پر بھی چل سکتا ہے۔ اسیا کہنے والا شخص حق سے دوڑا اور سخت غلطی پر ہو۔ رسول اللہؐ نے ان کو کاذب نہیں ٹھہرایا بلکہ ان کی بات پر سکوت اختیار کر کے ایک حد تک ان کی تائید کی ہے۔ حضرت صاحبِ یمنؓ ان گرانِ شیگیوین کی نسبت کہہ رہے وہ پوری ہر گز مینؓ تو آپؐ کفر کا فتوے دیو والا نہ صرف آپؐ پر بلکہ بہت سے صحابہؓ پر بھی اپنی زبان کی مچھری چلانا ہے۔ مگر مومنؓ کو کافر کہنے سے جلد بآل نواس کا حق دین وہ احادیث سے ظاہر ہے۔ اسی طرح یا جرح یا جرح کا بھی حال ہے۔ کیونکہ اگر وہ وہ حال سے الگ ہیں تو جیسا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اور یا جرح یا جرح ہی زمانہ میں دنیا چکومت کرینگے۔ پھر وہ کیوں کر ہوگا۔ سطح ممکن ہے۔ کہ وہ حال بھی سب دیکھا ہو اور ہو

اور باجماع جامع بھی حاکم ہوں۔ اگر یہ معنی کئے جائیں۔
 قرعہ کو بیٹھ میں کوئی تطبیق نہیں رہتی۔ پس لازمی طور سے مانتا
 ہوتا ہے۔ کہ قبائل اور باجماع ایک ہی قوم کو مختلف
 گروہوں کا نام ہے۔ پھر واقعہ الارض ہے منطق تعطیل الانام
 میں صریح طور سے کہا ہے کہ دلائل ظہور دھانی العالم
 علی الامور بالمعروف والنفعی عن المنکر دحض الموحدا بین
 ہلاکت الخافین۔ پس اگر حضرت صادقؑ اس سے
 مراد علماء کا گروہ لیا تو انبیاء کے علوم کی عین بیرونی کی۔
 اور صاحبین کے گروہ کا متشکیک۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان پیشگوئیوں
 کے پورے پورے برہان کے مخالف برہان کا کیا نقصان ہے۔
 اور کیوں وہ ان کو براہ راست دیکھنا نہیں چاہتے۔ عجائبات
 دیکھنے کے لئے اور مختلف ذرائع میں کیا وجہ ہے کہ برہان
 کی پائی ظاہر ہو رہی ہے۔ اور اس کو چھپایا جاتا ہے۔ کیا یہ
 کچھ کم تعجب کی بات ہے۔ کیا یہ کوئی عجیب و غریب امر ہے۔ کیا
 اس سے بڑھ کر کوئی اور نشان ہو سکتا ہے کہ رسول اللہؐ اس سے
 تیرہ سو سال پہلے اس زمانہ کا مہوہ نقشہ کھینچ کر بتاتے ہیں۔ کیا
 اس زمانہ کے وحشی و برپا کی نسبت اس قدر تزیینات کی ضرورت
 کوئی چھوٹی سی پیشگوئی ہے۔ کیا اس وقت جبکہ گھوڑے اور
 اونٹ کے سوا ساری ہی کوئی ذہنی۔ ریل کی اطلاع دینی ہو رہی
 ہی ہوتے ہیں۔ ہمیں گدھے دیکھنے پا سکیے انسان کی شکل
 بھی مقصود نہیں۔ رسول اللہؐ اور دین اسلام کی سچائی کے نظائر
 دیکھنے کا شوق ہے۔ سو آپ کے غلط ہونیوالے کلمات اور
 نہ مٹنے والے بیانیہ میں نے ہمارے دل کی اسید پوری کر دی اور
 ابھی وہ میں اپنے پاس سے زور سے کفر کے شاتے پر طیار ہو
 نہیں۔ اور اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی خوشی نہیں۔ خدا
 کا شکر کہ نام نہان بننا ہوا اور رسولؐ کی سچائی کو ظاہر
 ہو اور فقرے اور طہارت پیچھے اور بھی ہمارا مقصود اور مطلوب
 ہے۔ فالحمد للہ کہ وہ حاصل ہو۔ ہمارے اور رسول اللہؐ کی پیشگوئیوں
 بڑے زور سے پوری ہو کر دین اسلام کی سچائی پر ہم نگاہیں
 لائی ہو چکی حضرت صادقؑ کے عوامی اور آپ کے الہامات کی نسبت اعتراض
 اس اشتباہ میں درج ہیں ان کی نسبت اس قدر کہنا ہی کافی ہے کہ
 ہمارے مخالف نے اپنے دلائل کی نسبت جو کچھ فتویٰ دینے پر
 اور اس کے الہام کا جو رتبہ مقرر کر دے میں اور اس کی شان کی
 نسبت جو کچھ کہتے ہیں اور اس کے مسکن میں جو جوتے دیتی ہیں۔
 اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے بلکہ شاید حضرت صاحب کے دعا
 اس سے کچھ ہی ہوں۔ تو یہ جیکہ آپ کا ثبوت بیح و بیجا دئے
 تھا تو آپ اپنے گواہوں سے مشابہت و توجہ کی طرح چکنا

القرآن فی رمضان

سورة المعارج

سال سائل۔ اس قسم کے سوال تسخیر و گستاخی میں داخل ہیں۔

خمسین الف مسند۔ خدا کی باوثاقات اتنی وسیع ہے کہ اس کی طرف ترقیات کے مراتب طے کر کے سچاں ہزار سال میں پہنچتے ہیں۔ ایک کتاب میں سچاں درجے لکھے ہیں۔ قرآنی آیات ترقی کا ذرائع ہیں (۲۵) درود شریف صل وسلم کے ساتھ بارگاہی بھی کہو۔ حضرت صاحب ہی پڑھتے تھے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

روح پر دم شاد کہے گفت با ستاد

فرزند مراعش یا موز و گریچ

سورة لورج

اذا جاء عرجلہم یقولون یتوبین یتوبین یتوبین

اجل آجائے تو پھر نہیں رکتی۔

اطیعون۔ روبرو چکڑا لویہ۔ نبی اپنی اطاعت کا حکم دیتا ہے

دعوت قوی لیلۃ و نہاراً۔ تم بھی راتوں کو و غطر کواد

خدا کا کام مہیاؤ۔

سورة جن

ان شئ اریئیں۔ یہ مصیبت بھری بود و ادب ہے۔

فلا یظہر۔ ظہور غیب کی گنجائش۔ ادیل نہ رہے

مخلص بانیا و ہے

من رسول۔ من بیانہ ہے

سورة مزمل

اولادہ ترمیں دوسرے نفوس کی تکمیل کا ذکر ہے

لنفسہ او الفص من قلیل۔ اور ذلیل۔ و سئل القرآن

ترقیہ۔ کہ سورہ قرار دیتے ہیں حالانکہ جہور کا اس پر عمل بھی ہے

مطلب صرف یہ ہے کہ رات کا نصف یا تہائی یا دھبی سے زیادہ

جاگو تو اس میں درس تدریس کرو۔ مغرب سے لیکر عشاء تک اور

پھر پچھلی رات یہ تمام وقت ملا کر اتنا ہو جاتا ہے۔ مسلمان باہم

اتنا وقت جاگتے ہیں۔ ملا فوس کہ یہ پورہ مواقع ہیں خیر

ہوتے ہیں۔ (۲) ریاضت کی راہ تہیج۔ تہلیل۔ قرآن مد

کسی کے بڑھنے پر صبر کرنا

سورة مدثر

ثیابک فطہر۔ تبلیغ کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنا نمونہ نیک بنائے۔

لثبۃ عشر۔ ایک مونی نے کہا ہے کہ یہ ظاہری عاں

(کان۔ ناگ۔ آجھ۔ لک۔ فرق) اور ہ باطنی اور عاویہ

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

برستا ہے

بین الصلبد والترائب - یہ تہذیب کا اعلیٰ طریق ہے کہ ایک چیز کا نام ایسے عمدہ طریق سے دیا جاوے
سورۃ اعلیٰ ان لفعت الذکر فی مرفوعہ لفع دتی ہے نصبت

سورۃ الفجر اس فہر میں حاجی کہ سے چلتے ہیں (۲) وہ دس راہیں جو جوع وعمرہ میں خرچ ہوتی ہیں (۳) جب آکاؤ کا آدمی عرفات کو جلتے ہیں (۴) وہ رات جس سے سنا میں آتے ہیں - یہ یاد دلایا کہ کہ سے باہر تو اس نہیں پر تم میں ایسے گھسان کے وقت بھی امن ہے - لیکن جب کہ کہ سے باہر وائے باسنی پھیلا کر نہیں بچے جیسے ماد و فرعون وغیرہ تو تم کہ میں جو اس کا گھر ہے خدا کے مرکب ہو کر سزا سے بچ سکتے ہو - ہرگز نہیں سورۃ بلد و انت حلل کھنڈ البلد - تو ضرور ایک دن اس شہر میں آکر داخل ہوگا -

(پیشگیوں)

ما ادراک ما العقبۃ - دیکھو اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ روحانی معنی اور ہوتے ہیں - پہاڑ یا گھاٹی سے پہاڑ یا گھاٹی ہی مراد نہیں -

سورۃ الشمس اس میں تم لوگوں کے لئے عبرت ہو

جو ایک جانور اللہ کا جو تو اسکو چھیننے سے یہ مذاب آتا ہے کہ تو م کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے پس اگر اللہ کے رسول کو نیا دیا سچائے تو اس کا نیمہ کیسا خرابی

سورۃ الليل سب سے پہلے مومنوں کی فلاح میں

سورۃ کے ذریعہ خدا کے فضل سے

نفس پرکھ - قسم کو تمام قوموں نے فیصلہ کا ایک ذریعہ

تسلیم کیا ہے - سنی کہ توپ میں سے ایک تو م کو بچلنا

پڑا کہ وہ قسم نہیں کھاتی - ان پڑہوں - تو اس طرح

فیصلہ کن ہے کہ انجا اعتقاد ہے - کہ ان الا ایمان

قدع الاخر من بلہ قیا - ملک کو دیران کہ تہی ہیں

پس محمد رسول اللہ صلعم نے اتنی تہیں کھائی باوجود اس

کے وہ آباد ہوئے - اور بڑے چھوٹے پھیلے - پھر تہیں

بطور شہادۃ کے ہیں - دیکھو اس میں راہنہ اور ذکور

انات کے فرق کو بتلادیں کیلئے ہے کہ اسطرح تمہارا

اعمال کے نتائج مختلف ہیں - گندم از گندم ہر دیو جو

ضمون پر اعتراض نادانی سے ہے یا عمدہ جعفر مہذب

سلطنتیں ہیں ان میں فیصلہ مقتدا کے لئے قسم ہے

یہاں تک کہ اعلیٰ عہدہ داروں سے بلکہ بادشاہ سے قسم لیا جاتی
سورۃ النجم اسکی کے وقت نفع ہوا - اور غزوہ اعراب

میں میں کے وقت نصرت آئی ہوئی ان

دونوں سے ثابت ہے ما ردعک ریلک مہرے ربک

تجھے نہیں چھوڑا - لہذا خرقہ خیر لک من الہ ولی -

ہر گھڑی جو لک ہے وہ بنی کریم کے لئے پہلی سے زرق کی

ہوتی ہے - آپ کے سوانح دیکھو - پھر اب بھی جعفر

نیک عمل کرتے ہیں انکا ثواب بحکم الدل علی یوسف علیہ السلام

بھی ملتا ہے - خدا کے لئے امانا انسان سے

حل ہوتے ہیں کیونکہ الہی جلد یتیم کے مقابل

فاما الیتیم آیا اور ضلالت کے مقابل اما الانسان

سورۃ الانشراح بنی کریم کے فغان بیان فرماتا ہے -

سورۃ والعتین العتین - تین میں آدم کا معاملہ یاد دل

اور الہیوں میں نوح کے طوفان کا

طور سینا میں موسیٰ کے واقعہ کو

الہ انسان - بعض انسان

سورۃ القدر محمود کے ظہور میں ۳۰ سال ۴ ماہ کا

فرق ہوتا ہے الف شمس کے یہی معنی

ہیں -

والروح - کلام الہی ہی معنی ہیں -

سورۃ العصر جیسے عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ایسے ہی

اب کوئی نیت نہیں

سورۃ فیل پرندوں کی عادت ہے گوشت لہج کر پھر

کسی لاک چتر پر یا کر کھاتے ہیں - یہی ہجرت

مجار کا کے یہی معنی ہیں - تمہاری لاشیں پرندے کھانگے

سورۃ الہب یاد - دو دو کوششیں - لڑائی -

لوٹھی - مال -

سورۃ الاخلاص عرب کے لوگوں کو بھلا کر تم متاودیف

میں سفروں کے لئے نکتے ہو یہاں

بھی اجتماع ہوتا ہے لوگوں کو توحید کا سبق دیدیا کرو - اور یہ

معیار اور رسول کی صداقت ہے -

کچھ ابتدائی نمونہ

الحمد شریف - قرآن شریف اللہ - رحمن - رحیم کے ناموں سے شروع ہوا ہے - سب صفات اور افعال انہی

صفات کے ماتحت ہیں - (۲) الحمد للہ جس میں ہدایت نامہ کے لئے ہے - (۳) مالک یوم الدین - مالک نہیں چاہتا کہ پڑ ملک کو تباہ کرے - (۴) عبادت - اعلیٰ سے اعلیٰ محبت اعلیٰ سے اعلیٰ فرمانبرداری - اعلیٰ سے اعلیٰ اپنی ممتا کی اقرار - اپنے دکھوں اور سکھوں کا ملجا وادارہ - (۵) الفہم صامعین - شہدا - صدقین - بنی -

(۶) مغضوب علیہ - جسکو غضب ہو (یہودی)

علم پر عمل نہو - ضلالت - جسکو محبت ہو اور علم الہی سے

بجبر ہو - (۷) شد و سلطنت الہی اور سخت ہوگی - تفسیر

مولوی عبداللطیف مرحوم (۸) الم - انا اللہ اعلم - جس طرح

سب اللہ میں تین نام ہیں - سورہ بقرہ کا نام بھی ہے -

(۹) ذلک الكتاب - یہی کتاب ہے - اپنی آنکھوں سے دیکھ

کتاب کو نہیں دیکھا اور اب - قل فاذا بالقرۃ - معلوم ہوا کہ

کہ آپ کے پاس نہ تھی - (۱۰) متقی - مومنیا میں جو کوئی متقی

گزارا ہے اس کا ہدایت نامہ اس کتاب میں ہو جو ہے - (۱۱)

(۱۲) غیب - جو سمجھ میں نہ آئے انکو بطور غیب کے مان لے کر د

نہ کرے - (۱۳) الصلوات - عمل بھی کرنا چاہئے - ایمان کا اثر

جان پر چھٹی (۱۴) ما ازل ایک - سب سے پہلے ذریعہ کلام

پر دیا - (۱۵) یہ محمد بن محمد مرم رکھنا - (۱۶) شرق - مساکن

میں قوت فیصلہ نہیں - قوت مقابلہ نہیں (۱۷) بما کا بڑا کینہ

جھوٹ کا انجام نفاق ہے - (۱۸) شیطن - شطن البشر -

دگر کینوں (بوحرا سے اور بنی کی محبت سے دو کھلے) (۱۹) ہتھیار

خفیف سمجھنا - بنانا - (۲۰) فاصحت تجارتیم - انگیزہ تاجر

بڑے ہیں - ملک کی شوق بھی تجارت کے اصول مگر تجارت

کرتے ہوئے ہدایت نہیں سیکھتے - بہت ملکوں میں پھرتے

ہیں - مکہ والوں کے یہاں بھی تجارت تھی - انکو بھی بھلا

اسلام حبیب اکسین مذہب ہے (۲۱) شلہم کش الذی اسوۃ

کنتم علی شفا حضرت بن النار (۲۲) من السواہ اہل جہنم

آؤ - دو قسم کے منافق (۲۳) برق - بعض مسائل

جکی خلاف مذہبی سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے - (۲۴) فلت

بعض مسائل جن سے تکلیف اور شکلات ہوتی ہیں - (۲۵)

عذر الموت جیسے جہنم (۲۶) آعدہ دارکم - علی نفاق کا

(۲۷) قل وعسی - بیان الحکام تفسیر کیے

ازواج مطہرات بکلیت چھوڑ (۲۸) تار دنیا دار خرقہ میں -

(۲۹) مسائل شریعت کے پتھانے میں ولیہ (۳۰) بومہ

یہ بیان دنیاوی جنت کا وہی نسبت رکھتا ہے لغاوت جنت سے جو بومہ ملے یا تھی -

حضرت سید محمد علیہ السلام کے حجت للعالمین

ہونے کا ایک نمونہ

نار غارابی خیرہ سے خود مدد ملی

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ

معاذ اللہ تعالیٰ کے پاک اور مقدس کلام کا جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا اور پھر مجدد صدی ہذا حضرت مرزا صاحب علیہ التحیۃ والتسلیم پر الہام کیا۔ جبکہ دعویٰ اسلام اس کو جانتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے رحمت للعالمین ہوئے۔ اور آپ کی کسی رحمت لوگوں پر نہیں۔ اب میں حضرت سید محمد علیہ السلام کی نسبت یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ بھی رحمت للعالمین ثابت ہوئے یا نہیں اور حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام کیسا پورا ہوا۔ زمانہ شاہد ہے کہ مسلمانوں کی کسی عظمت وین کی طرف سے چاہی ہے چنانچہ جو داغین اشاعت اسلام کے دی ہیں۔ وہ بھی اسلام کی بجائی میں مصروف ہیں اور یہ سبب نادانیت کے نیم ملان خطرہ ایمان کے مصداق ہو رہے ہیں۔ عموماً وعظ جو عام طور سے مولوی لوگ کرتے ہیں۔ وہ محض دنیا کیلئے کے لئے ایک ڈھنگ ہے۔ اور ایک دوکانداری مقرر ہو گئی ہے۔ مگر بسبب اس کے کہ یہ نیم ملان لوگ مشرقات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی دکانداری میں کسی واقع ہو گئی ہے مگر خدا تعالیٰ رازق ہے۔ جو اناس کو بھی رزق دیتا ہے کفار کو بھی دیتا ہے۔ فاسق فاجر کو بھی دیتا ہے اور علی ہذا القیاس ایسے لوگوں کو بھی دیتا ہے اور ہر ایک کے لئے وساک پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا۔ جبکہ دین و دنیا دونوں کا اس کا تھا تاکہ رحمت للعالمین ہوں اور دنیاہ طرح سے فائدہ اٹھائے۔ آپ مبارک اور خدا پرست انسانوں کے لئے باعث ازاد و ایمان و تقویٰ ہوئے۔ اور دنیا پرست لوگوں کے لئے ذریعہ مباحث اور سینہ روزگاروں کے لئے ذریعہ نیشنل ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میں یزد قلوب الدنیا فنیع منها ومن یزد ثواب الاخرة فنیع منها۔ یعنی جو دنیا کی خواہش رکھتا ہے اسے لمبائی ہے اور جو آخرت کی خواہش رکھتا ہے اسے لمبائی ہے۔ بسبب یہ دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں طرح

سے رحمت ہیں۔ آپ کے وسیلہ سے کوئی دین کو اپنا لیتا ہے۔ کوئی دنیا حاصل کر لیتا ہے۔ فیروز پور کے لئے بھی آپ رحمت ہوئے۔ شمس الدین عیسیٰ بن من قناتاً آتانا ہوں۔ جبکہ میں نبی مال میں ملازم تھا۔ اور آتا جاتا۔ تو یہاں چند روز ٹھہرتا کہ چونکہ میرے صاحب مرحوم کے یہاں تیرہ تھے۔ ان کی درخواست سے ان کو مل کر جاتا۔ اور یہاں کی حالت دیکھ کر انہیں ہرانا تھا۔ پارساں جب ملازمت چھوڑ کر مجھے یہاں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو یہاں کے لوگوں کی حالت ابتر دیکھ کر اشاعت اسلام میں اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے لئے میں نے کوشش کی چنانچہ اس وقت میرے اس طور پر لوگوں کو پرانا آئے پر یہاں کے بعض آدمیوں نے ایک اشتہار شائع کرنا چاہا اور اشتہار کا مضمون لکھا کہ محمد کو کہنا یا لکھنا میں ان کو اس کے متعلق رائے دوں۔ اور وہ اشتہار کا مضمون یہ ہے۔

یہاں تو زمانے کے ایمان سوز اثر نے ہر فرد بشر خصوصاً مسلمانوں کو اپنی چال بازی کے رنگ میں رنگ کر دین کا اجابہ دینا اور جب کا غافل کر دیا ہے۔ مگر جس انتہا ورجہ کی فطرت ہمارے شہر فیروز پور میں مسلمانوں پر طاری ہے۔ اس کا ذکر غرضی کسی دوسری جگہ شکل سے نظر آئے گا یہاں نہ تو کوئی ایسا عالمی موجود ہے۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پاک اور نیکیدی فرض کو ادا کرے نہ کوئی اور معز اور اثر شخص تھا جو اپنے سیاست یا مثال سے ہر سببی کا باعث ہو گیا یہ شہر روحانی بیماری میں مبتلا تھا۔ اور زبان حال کو روحانی باران کے نزول کا التجار کر رہا تھا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے اس کی التجار سن لی۔ اور اپنی باران رحمت نازل فرمائی۔ اور غریب سے ایک ایسا مبارک وجود بھیجا۔ یا جبکہ اخلاص سے خدا کے پاک فرائض کوئی اور عملی طور پر سجالانے پر مستعد اور آمادہ ہے یہ پاک شخص ایک خوش شکل اور صالح نوجوان ہے۔ جو کہ اسم ہاسلی مولوی مسیح دین یعنی دین کا زندہ کرنے والا ہے اور موضع کوٹھڑا ضلع پشاور کا باشندہ ہے۔ اپ اپنے مریوں کو لئے اور ہدایت کرنے کی غرض سے یہاں تشریف لائے تھے مگر یہاں کی اہل حال دیکھ کر انہیں نے یہاں قیام نہ کیا اور درس و تدریس اور وعظ و نصیحت سے خلق خدا کو ہدایت کرنے لگے۔ جو باشندگان فیروز پور کے لئے باعث فخر ہے۔ مولوی صاحب موصوف روزمرہ قرآن مجید کا ترجمہ سناتے ہیں اور ہفتہ میں دو بار متعبد مضامین کا وعظ کیا

فرماتے ہیں۔ مقامی انجمن اشاعت تعلیم فیروز پور نے مولوی صاحب کا اخلاص اور سہی دیکھ کر مولوی صاحب کی امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ مولوی صاحب انجمن کے طالبانہ کے علاوہ دینی و فطرت کے اخلاقی و عظمیٰ فرمایا کہ مولوی صاحب موصوف خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس اشتہار سے یہ غرض ہے۔ کہ مولوی صاحب کا مقصد اور فرشتہ رسب کہ معلوم ہو جاوے تاکہ وہ تبلیغ اسلام میں مولوی صاحب کا اچھا شاگرد اور وعظ کے نیک کام میں ان کی مثال کی پیروی کریں۔ الشہزادان و خیر خواہان اسلام منشی محمد عمر نقی رئیس۔ ماسٹر عبدالرحمان شیخ۔ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ سکول فیروز پور میں نے اس اشتہار کو لے کر اپنے پاس رکھا۔ اور کہا کہ اب اس کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ جب کچھ کام کئے دیکھا میں گئے تب شائع کرینگے۔ اسی وقت بتانا ہے چنانچہ میں نے علامہ محمد وعظ کیا اور شرک و بدعت کی مذہب کی کوشش کی۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر پر زور دیا۔ جب لوگوں کو دیکھا کہ یہ امرے اعمال شرک و بدعت کی تردید کر رہے۔ جسکو وہ عبادت جانتے تھے۔ انہوں نے یہ شور مچانا شروع کیا کہ مولوی دہلی مسلمان ہوئے۔ اس کا وعظ مست سوز۔ اس اتنا زمین جماعت احمقہ نے یہاں سالانہ جلسہ کیا اور حضرت مرزا صاحب کی رحمت کا قدر اور شکریہ ادا کیا ان کی مرضی کے برخلاف میں اس جلسہ میں شرک و بدعت۔ اور جماعت ماضی کا بغیر سے سنا۔ تب لوگ اور بھی مخالفت ہوئے اور کہنے لگے یہ مرزا بیٹوں سے لٹا ہے۔ اس سے مست ملو اس جلسہ کے بعد جمعیہ جماعت احمدیہ سے محبت ہوئی اور اس طرف تحقیق حق کی غرض سے میدان ہوا۔ خدا کے فضل سے منشی فخر علی صاحب جو میرے معزز اور کرم دوست ہیں ان کو امداد آئی ملی۔ اور انھوں نے بیعت کی اور مجھے تبلیغ کی اور مجھے تحقیق کا موقع مل گیا۔ ان کے اخلاص سے مجھ کو ہدایت ملی۔ میں نے شانہ کے سالانہ جلسہ پر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح کے اچھے پر بیعت کی جس کا مفصل حال میں نے اپنے رسالہ تحفہ مسیح میں لکھا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو کر چھپوایا جائے گا۔ منشی فخر علی صاحب کی کوشش سے ان کی ایبہ نے اور منشی علی صاحب اور باوجود البیان صاحب اور جو منشی محمد صاحب صاحب اور ان کے بھائی بابو عبدالعزیز صاحب بھی بیعت کی۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

اجابِ صول فرما کر مشکور کریں۔

اور امین کے لئے اس کی جگہ ہے۔ پورٹلمنگا (ہرودوار) بندس
متھرا کی طرح نہیں۔ کیا آپ کو کبھی نگر پیدائیں ہوئی۔ کبیت اللہ
کیسے خطرے میں ہے۔ اور پھر محفوظ ہے۔ اگر آپ ساری
آیت قرآن مجید کو پڑھتے۔ تو آپ کو یہ شکل نہ معلوم ہوتا۔ تعالیٰ
تعالیٰ۔ واذن فی الناس بالحق یاتواک بجاثل وعلی کل ضامیر
من کل فجیعین لیشہدوا منافع لہم وینکروا اللہ
فی آیات معلومات علی ما ردقہم من بھیمۃ الانعام نکلا
منہا واطعموا الباس الفقیثم لیمقتضوا نفقہم لیوفوا
نذرہم ویطوفوا بالبلد العتیق۔ غور فرمائیے۔ کہ
ان سب مناسک حج کے پورا کرنے کے لئے کعبہ کو کیا ہونا چاہیے
بائبلین اور حکوتوں کے پیچھے ہونا چاہیے یا آزاد۔ میرا مطلب یہ
ہے کہ غیر قوموں کے قوانین کے ماتحت ہونا چاہیے یا مستقل من
نقطۃ الجبارۃ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جعل اللہ للعبۃ
البت الحرام قیاماً للناس والشہر الحرام والہدی
والقلائد ذلک لعلہم ان اللہ یعلم ما فی السموات وما
فی الارض وان اللہ بکل شیء علیم کعبہ پر مشرک مقام پر گیا
لوگوں کے تمام کاروبار ہوگا حرمت کا مہینہ قرانی اور گاہیں بھی
ہمیشہ رہیں گی۔ یہ اس لئے بنایا گیا ہے۔ کہ تمام جان کو اللہ تعالیٰ
جانتا ہے۔ کہ انسانوں اور زمینوں میں کیا تغیرات آئے والے
ہیں اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔ یہ پتہ لگائی ہے۔ کہ کعبہ ہمیشہ
عقیق رہے گا۔ ہمیشہ جباروں کے اہم سے آواز دے گا
ہمیشہ محترم رہے گا۔ ہمیشہ قربانین ہونی رہیں گی۔ اور یہ پہلے
سے بنا دینا کہ ایسا ہوگا۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے جس کو انسان
اور زمین کا سب علم ہے اور کسی کا کام نہیں۔ یہ پیشگوئی تیرہ
سوسال سے پوری ہوئی چلی آئی ہے۔ کعبہ ہمیشہ تسلطِ غیر سے
محفوظ رہے گا۔ ہمیشہ جباروں کے اہم سے آواز دے گا
اپنے آپ کو خادمِ حرم کہہ کر فخر کرتے آئے ہیں۔ آپ خیال
فرمائیے کہ عبد اللہ ابن زبیر اور حجاج کلان تھے۔ کہا وہ لوگ
کعبہ نہ تھے۔ کیا انہوں نے کعبہ کی حرمت کو توڑا تھا کیا انہوں
نے حج کو نہ کر دیا تھا۔ بلکہ دونوں اپنے آپ کو خادمِ کعبہ
اور رسول اللہ کے متبعین کہتے تھے۔ اور یوں تو رسول اللہ
نے کعبہ پر چڑھائی کی تھی۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو جو
فتح مکہ کے بعد عین کعبہ کے اندر بیت اللہ کے خلاف مز
چھاپا ہوا تھا۔ قتل کر دیا۔ مگر کعبہ کی حرمت میں فرق نہ آیا

میں نہ تھا ان کے لئے۔ جو آپ سے خدا کے
لئے عبادت کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے بھی جو آپ
کے مخالفین۔ چنانچہ اور بھی اکثر مخالفین جیسے عمر
ذاکر وغیرہ آپ کی مخالفت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور
مولوی شافعی و مولوی ابراہیم وغیرہ آپ کے طفیل سے
روٹیاں کاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم کو اس الہام کی
تصدیق کہوت ملتا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمة
للعالمین۔

کبیر سید الدین ساکن کوٹھ شریف تحصیل صوابی
ضلع پشاور۔ حال وارو فیروز پور۔ صدر بازار

بیت العتیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جو مسند لفظ عتیق کے لئے ہیں وہ
بہت صحیح ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کے مخالفین کے مطابق
ہیں۔ کعبہ کا معنی جبار ہے۔ اہم سے آواز دے کی طرح ثابت ہے
صلیبی جنگوں کی تاریخ اپنے شاہد پر ہی ہو۔ ساری یورپ
کی سلطنتیں مگر یروشلم کو چھڑانے اور بیت اللہ کو ہدم کرنے
کے لئے آئی تھیں۔ اور ایک بار روح دینہ پرانی جنگوں
کی آتش دہانہ ہوئی۔ لے کر چڑھا آئی تھی۔ صرف دو دن کا سفر
باقی تھا۔ اور اس کا ناپاک ارادہ یہ تھا کہ حرم کی سختی سے بڑی
کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا اور کسی کا کعبہ
پر تسلط نہ ہونے دیا۔ اب آپ کیا سمجھتے ہوں گے۔ کہ کعبہ
کی حفاظت کون کرتا ہے۔ سلطنت عثمانیہ جو اپنے آپ کو
خادمِ حرم کہتی ہے۔ یورپ کی سلطنتوں کے مقابلہ میں
ایک جاہل بکری کی طرح ہے۔ پھر بھی کعبہ آواز دے۔

۱۱ ۱۹۰۶ء

کے چند سالانہ کے لئے

یکم دسمبر ۱۹۱۰ء

کاپر چو وی پی ہوگا۔

یہ دوا اثر ہے۔ جیسے۔ وروی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رحمتہ للعالمین
ہر ثابت کرتی ہے۔ مگر یہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر ایک موسیٰ
کے مقابل فرعون بھی ہوا کرتا ہے۔ یا یون کہیے۔ کہ دشمن
کے دشمن اور چمکا ڈر بھی ہوا کرتے ہیں۔ جب رحمتہ للعالمین
کا نور پیمان چمکا۔ تو فرعون احمدی چمکا اور دن نے شرور بچایا۔
اور اس نور پر حال ڈانکر چھپانا چاہا۔ بقول اللہ تعالیٰ
کے یہ ہیں دن لیطخضوا ذر اللہ با خواہم۔ واللہ
مستقم فذہم وذلکوا انکا خرددن۔ چنانچہ انہوں نے
ایک مخالفت میں بلکہ کیا۔ اور ایک شخص مسیحی محمد عظیم کو اس
جگہ۔ قائم مقام بنارکھوئے کے مقابل کھڑا کیا
اس نے حضرت مرزا صاحب کو سنا نہ اور رو بلا نہ الفاظ
میں یا د کیا۔ اور اس طرح سے جس شخص کو دوسری جگہ پیش
بھی نہ ہوتی تھی۔ بیان اس کی پریشانی ہونے لگی۔ اور اس
کے روزگار نے بیان خوب ترقی کی۔ چنانچہ اب تک
فیروز پور اس کا مرکز بنا ہوا ہے اور وہ سوائے فیروز پور
کے کسی طرف رخ نہیں کرتا۔ چند روز کے لئے جانا ہے
پھر آن موجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر وعدے
کے مطابق مسیح موجود علیہ السلام اس کے لئے بھی مرت
ہوئے اور اس کے معاش کے ترقی کا ذریعہ ہوئے۔
مولانا صاحب محمد عظیم نے اپنے روزگار کی ترقی کے
لئے ایک رسالہ جو چوبیس صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت
کے نام سے مہینوں تک چندہ مانگ مانگ کر شائع کیا۔
جو اس کی راستبازی کا نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حالت
پر رحم کرے۔ من یود ذواب اللہ نیا قوتہ منہا کے
مطابق قواس کی ذمہ قبول ہوگی۔ مگر ہم قواس کے لئے
دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے حایت دے۔ دب
اھد قومی خانہم لا یعلمون۔ مولانا صاحب موصوف
موضع لکھنؤ کے رہنما و اے ہیں۔ اور دراصل ایک کتاب
ہیں۔ مگر کل حال جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب
نقشبندی مجددی حنفی ہیں۔ اور کیوں نہ ہو۔ وہ انسان
ہی کیا۔ جو زنی نہ کرے۔

سال اول مطرب و سال دوم خواجہ نور

غلہ گر انداز ان بکد اسال سید مشہود

تیباً ایک ماہ سے فنی فرنگی صاحب قادیان قشربے گلو

ہیں اور دین حاصل کر رہے ہیں اور جناب مولوی صاحب

بیان رونق انسر و زمین اور دیا گیا ہے میں نے واقف

نابت کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خبر بدوفاویہ

سجود مولوی محمد

شکر مہمان

Fajranwala

BADR - QADIAN

مقام قیامت شکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Reg. No. 18

سجود - خبر بدوفاویہ

مقام صاحب ایڈٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

V. P. P. Ro

From "E

Qadian

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوت پر بن قادیان میں میان معراج الدین عمر - پیر پرائیوٹ پبشرز کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

www.aail.org

کلام امیر

فرمایا۔ اسلام میں ہزاروں تصانیف ہوئی ہیں۔ کثیر القیاسی اصول الشریعہ میں لکھا ہے کہ نیزہ سونفیر قرآن مجید ہے۔ یہ لوگ اس کے علم کی بات ہے۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ اس سے زیادہ بھی لکھی گئی ہوں جب تفاسیر کا یہ حال ہے۔ تو اور کلام کی کتب کا کیا کیا جاوے۔ مگر مسلمانوں نے ان سے کہا کہ ان کا فائدہ اٹھا کر جو مجھے بار بار کہتے ہیں کہ تم تعینت کیوں نہیں کرتے۔ وہ اس پر غور کریں۔ مجھ سے جو سوال کیے جاتے ہیں۔ ۵۰ فیصد ان میں سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے جواب میں اپنی کتاب میں دے چکا ہوں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ کتب کم دیکھتے ہیں۔

مجھ پر جان تک خدائے توفیق دی ہے میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ساری دنیا میں ایک مذہب نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی اس بے نظیر کتاب (قرآن مجید) کے پیچھے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کافی فائدہ ہے۔ آپ کے کلمات کا اس قدر وسیع ہے کہ اگر میں ساری عمر بھی آپ کے کلمات کے بیان کرنے کی راہ پاؤں تو آپ کا فائدہ ادا ہو سکے۔ ایک ایک بات آپ کی ایک ایک حرکت آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے دعائوں میں کاموں میں تعلقات میں احوال میں افعال میں سو سو اچھائی نشان پائے جاتے ہیں۔ یہ شرعاً کہا گیا ہے کہ شہدہ اس دل سے کشد کہ جانتا ہوا ہے میرے ہی محبوب کے لئے ہے۔

اسلام جیسا کوئی مذہب۔ قرآن جیسی کوئی کتاب اور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی رسول نہیں۔ آپ کی کامیابی کی نظیر نہیں ملتی۔ کوئی تاریخ کسی ولی کی کسی نبی کی کسی فلسفی کی کسی حاکم کی کسی شہنشاہ کی ایسی کامیابی نہیں دکھائی۔ پھر آپ پر کتاب وہ آتری کہ لوگ کہتے ہیں۔ حوض کوثر کا پانی پی کر کوئی پیاسا نہیں ہو گا۔ مگر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کتاب کو دیکھ کر مجھے کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔

راضی کہنا ہے یہ قول عمر فاروق کے کہ حبیب اللہ ب اللہ مگر کیا قرآن مجید میں نہیں۔ ادا لہم یکفہم غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی کامیاب انسان نظر نہیں آتا۔ مگر ساری دنیا کو اپنے بھی مسلمان بنایا۔ پھر ہم کہیں پریشان ہوں کہ فلاں مسئلہ کی پوری تحقیق نہیں

سوالوں کو کس طرح حل کرنا اور ایسی پریشانی دکھانا کہ جو جائز نہیں صحابہ کے پاس کتنی کن میں تھیں جن کی مدد وہ مباحثہ کیا کرتے۔ میں نے اکثر ہیں سے میری عمر متجاوز ہے (کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی علم پر بھروسہ نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ دعا سے کام لیا۔ اور خدا کے فضل سے جیتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک امیر کی غفلت میں مجھ پر لایا گیا اور کچھ علماء بیٹھے تھے۔ اور انھوں نے مجھ سے سوال کیا کہ اذان کے بعد کیا دعا مانگی جائیے۔ جب میں نے دعا سنائی۔ تو چونکہ حدیث میں دارقنا شافعیہ میں ہے۔ اس لئے میں نے وہ لفظ نہ پڑھے۔ تو انھوں نے ازراہ شراعت کہا کہ یہ شفاعت کا منکر ہے اور ان علماء نے دلائل الخیرات اپنے پاس رکھی تھی۔ جس میں دارقنا شافعی لکھا تھا۔ وہ موقع ایسا بھی نہیں تھا۔ کہ دلائل الخیرات کا انکار کر دیا جاوے۔ آخر میں میں نے دعا کی اور اس کتاب کو اس عالم کے ہاتھ سے لے کر کھولا۔ تو خدا کی قدرت سے وہ صاف نکلا۔ جس پر دعا کے بعد اذان لکھی تھی۔ مگر اس میں دارقنا شافعیہ بالکل نہیں تھا۔ اور میں اسے نشان سمجھتا ہوں جیسا کہ روایت میں ہے کہ ایک یہودی لڑکے کو پڑھانے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کاٹ دیا تھا اور وہ پھر ابھر آتا۔ پس میں اٹھا اور غیب زور سے کہا۔ کہ کبھی تمہاری دلائل الخیرات میں بھی یہ فقرہ نہیں۔ جس پر وہ بے نام ہوئے۔

پھر مجھ سے سوال ہوا کہ یاشیخ عبدالقادر غنی اللہ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے۔ پران۔۔۔ کی دوسری شراعت تھی۔ میں نے کہا پہلے تم یہ بتاؤ کہ آپ یقین کے ساتھ عبدالقادر جیلانی کو جتنی کہتے ہو۔ وہ بڑے نہیں۔ کیونکہ عشرہ مبشرہ کے سوا۔ ہم کسی کے جنت میں ہونے کا حکم نہیں دے سکتے۔ تب میں نے کہا کہ دیکھو یہ وعدہ القادر جیلانی کو جتنی بھی نہیں سمجھتے۔ اور آپ مجھ سے یاشیخ کے جواز کا مسئلہ پوچھتے ہو۔

پھر میں نے کہا ہماری بخاری میں لکھا ہے کہ آپ یقیناً جنتی تھے۔ کیونکہ اس میں ہے کہ ایک بیت گزری رہے اس کی صفت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ حبیب۔ گویا مومنوں کے ایک گروہ کہ ان کی گواہی کسی کے جنتی ہونے کا ہر قسم۔ اور عبد القادر وہ انسان ہر گزئی صدیوں سے مومنوں کا ایک کثیر گروہ ان کی ولایت و انفا کی شہادت دیتا آیا ہے اس پر وہ سب ہم بخیر ہوئے اور

نہایت ہماری حماقت کو جاہل ہے۔ کہ بہت دعائیں کہیں۔ بہت عاکرین۔ نمازوں میں بھی نہ تھا نہ اپنے لکھن کے دروازے بند کر کے اور باہر جنگل میں جا کر (۲) پر ایک فرد اپنی اپنی تہمت کے مطابق اسن وراثی سے لا الہ الا اللہ کی تبلیغ

مکتوب امیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
آباد۔ فاطمہ علیکم وعلیٰ اہلکم وعلیٰ

برکات۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم باکس دیا ہے۔ خبر ہو اور تم کو کوئی خبر نہیں ایسے بے دین دنیا میں پھرنے میں۔ اور دین کا خون پیتے ہیں۔ نماز کا حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے مگر یہ جو ہے اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔ دلیقہوں الصلوٰۃ اور فراماتے واقیم الصلوٰۃ اور روزہ کا حکم قرآن کریم میں صاف صاف موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔ کتب علیکم الصیام۔ فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ۔

المفتی

۲۳۔ سلطان ولی من لادلی لا۔ چنانچہ مجھ کو علم ہے نابالغ طلاق نہیں دے سکتا چنانچہ اندیشہ زنا جو امر مستحکم ہے ان جیسے مجھ کو اور حدیث کا ایک فقرہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے اختیار میں یہ بات ہو پھر بھی جتنو کر دو گئے۔ جمہور ایک امام اور ایک مقتدی کافی ہے حد قنطر گہوں وغیرہ میر اور جنتیں میر۔

ایک تاریخی غلطی

عام طور سے یہ مشہور ہے کہ جب سلطان محمد غازی سومات میں گئے۔ تو وہ دن جنت کے بیچاروں کے بہت سے جہازات پیش کئے گئے۔ لیکن ادبیت نہ توڑنے مگر سلطان محمود نے ان کی بات مانی اور جب بت توڑے تو اس کے بیٹ سے زنجیر جہازات لگو جو اس پیش کردہ مال سے دئے جگئے تھے۔ سوم کہتے ہیں جاند کہ ناتھ الہک کہ اور یہ شہر میں ہندوؤں میں شہر کے رنگ کی پوجا ہوتی ہے۔ لگ ایک مضبوط و محکم جسم جس میں نخل کہاں۔ چنانچہ جہازات بھرے ہوئے۔ پس یہ فقرہ ہی غلط ہے ایسا ہی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا مصرع ہے کہ ویرم بہت علاج در سومات۔ حالانکہ اخصی و انت مذہبی طور سے ان ہندوؤں میں ممنوع ہے۔ اس کا بت کب بنائے گئے تھے۔

ہمارا فرض

نہایت ہماری حماقت کو جاہل ہے۔ کہ بہت دعائیں کہیں۔ بہت عاکرین۔ نمازوں میں بھی نہ تھا نہ اپنے لکھن کے دروازے بند کر کے اور باہر جنگل میں جا کر (۲) پر ایک فرد اپنی اپنی تہمت کے مطابق اسن وراثی سے لا الہ الا اللہ کی تبلیغ

دوشنبہ

جناب کبریٰ اڈیٹر صاحب بدالسلام علیکم
ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ افسوس ہے کہ ایک

عوضہ سے کوئی مفروضہ ارسال خدمت نہیں کر سکا۔ اہل خانہ
کی بیماری کی وجہ سے ہمت پریشان رہا جس کے لئے آپ
اور دیگر معزز ناظرین سے استدعا کرتے رہا ہے۔

عید الفطر صحت اب بھی ہوں۔ مگر خوفِ غیرِ حاضری طویل اپنے
رسالہ تحقیق واقعات کو بلا سے ہی ایک دو صفحہ نقل کر کے
بھیج دیتا ہوں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ آجکل کے شدید
جوزبانی جمع خراجِ کچھ کے اپنے کو غلامانِ حیدر و فدایانِ علیؑ میں
شمار کرتے ہیں۔ اور مصابرا کرام پر بحثِ بعد و عدم ایذا و قرار کے
ظہن لگاتے ہیں خلفاءِ راشدین کی وہ بے نظیر خدمات اسلامی
ماشاہدِ مالِ ربحانِ آجکل اُن کی نظیر میں جتنا نہیں اور ہر وقت وہ
شیعانِ علیؑ اور جنابِ علیؑ کی تعریف ہی رہی طب اللسان رہتے
ہیں تو قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا جلنے جنابِ علیؑ
اور اُن کے زمانہ کے شیعہ کیسے ہلاک و گمراہ قرار تابدراجاں
مشارہ بر و آذنا پستی کی جگہ ہو کر دینے والے ہو گئے۔ سو اس
بارہ میں خوفِ طوائف میں اپنی طرف سے کچھ حاشیہ منبج چٹھا
رسالہ کی بعینہ عبارت لقا واللہ کفایت کی گئی۔

میر سارو فیض کے مقابلے میں جنابِ علیؑ جیسے کراخیزِ فرارِ امام
کو جو شکست اور طعن شکنی نصیب ہوئی وہ بھی شیعہ کی پہلی اہم
کی یونانی اور دنیا خطی کی وجہ سے چھٹی جو خارجی ہے وہ بھی
پہلے شیعہ تھے۔ عید الفطر صحت اب بھی ہوں۔ مگر خوفِ غیرِ حاضری طویل اپنے
رسالہ تحقیق واقعات کو بلا سے ہی ایک دو صفحہ نقل کر کے
بھیج دیتا ہوں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ آجکل کے شدید
جوزبانی جمع خراجِ کچھ کے اپنے کو غلامانِ حیدر و فدایانِ علیؑ میں
شمار کرتے ہیں۔ اور مصابرا کرام پر بحثِ بعد و عدم ایذا و قرار کے
ظہن لگاتے ہیں خلفاءِ راشدین کی وہ بے نظیر خدمات اسلامی
ماشاہدِ مالِ ربحانِ آجکل اُن کی نظیر میں جتنا نہیں اور ہر وقت وہ
شیعانِ علیؑ اور جنابِ علیؑ کی تعریف ہی رہی طب اللسان رہتے
ہیں تو قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا جلنے جنابِ علیؑ
اور اُن کے زمانہ کے شیعہ کیسے ہلاک و گمراہ قرار تابدراجاں
مشارہ بر و آذنا پستی کی جگہ ہو کر دینے والے ہو گئے۔ سو اس
بارہ میں خوفِ طوائف میں اپنی طرف سے کچھ حاشیہ منبج چٹھا
رسالہ کی بعینہ عبارت لقا واللہ کفایت کی گئی۔

بانی جو باقی رہ گئے تھے وہ بھی بعدِ مدیہ و فنا کچھ چنانچہ جناب
علیؑ اپنی زندگی میں ہی اُن سے بیزار ہو چکے تھے اور اہمیتِ امور
خلافت کے مضمون سے گھبرا کر اپنے مرجعائے کی آرزو فرماتے
تھے۔ چنانچہ انا باقر مجلسی فرماتے ہیں (ترجمہ) حدیثِ معتبرہ
میں وارد ہے کہ جب جناب امیرِ مازانی ولفاق و شقاق احمد
سے دل تنگ ہوئے اور لشکرِ معاویہ نے اطرافِ وواضح ملک
آنحضرتؐ پر غارتگری شروع کی اور مصابرا نے مددگاری
دیکھی پس جناب امیرؑ نے بالائے منبر فرمایا۔ خداوندِ تعالیٰ

کہ میں ان سے تنگ آ گیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں
میں ان سے ملوں تو میں اور یہ مجھ سے ملوں میں۔ خداوندِ تعالیٰ
ان سے راحت عطا کر اور ان کو اس شخص کے ہاتھ جٹا کر
کر یہ بعد ایش مجھے یاد کریں "موتِ تاجِ روضۃ العفا لکھتے
ہیں کہ حضرت شاہِ ادیب کی یہ دعا منظور ہو کر رہی کہ اسی رات
مجاہد بن یوسف تعفی پیدا ہوا۔ وازوہ کو بنیاں رسید اپنے
رسید (جلد ۲ ص ۵۷)

پھر فروع کا کافی کتاب الجہاد میں ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ
ملا باقر مجلسی نے کتابِ علیہ المتقین کے آخر میں لکھا ہے
ابتدائی حدیث میں جہاد کی فضیلت اور جہاد کرنے والوں کی
ذمت ہے۔ پھر جنابِ علیؑ اپنے اصحاب کی بڑی کی
شکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اگر گرم موسم میں تم کو
کشتاہوں کہ جنگ کے لئے نکلو تو کہہ اٹھتے ہو کہ بڑی سخت
گرمی ہے۔ ہکومت دیکھ کر گرمی کم ہو۔ اور اگر سردی کے
موسم میں کہتا ہوں کہ نکلو تو کہتے ہو سخت سردی ہے ہکومت
دیکھ کر سردی کم ہو جائے۔ جب تم سردی سے بھاگتے
ہو تو تلوار سے زیادہ بھاگتے ہو۔ اے لوگو جو بڑوں اور
عورتوں کی سی عقل رکھتے ہو کاش کہ میں کبھی تم کو نہ دیکھتا
اور نہ تم کو پہچانتا۔ میرے دل کو پیپ سے اور میرے سینے
کو غصہ سے تم نے بھر دیا ہے۔ اور تم نے سخت مافریاں کی
ہے۔ میری رائے کو تم نے ضائع کر دیا۔ ترش کہتے ہیں

ابو طالب کا بیٹا ہار تو ہے مگر جنگ کے ڈھنگ سے واقف
نہیں۔ مجھ سے زیادہ جنگ میں کون ماہر ہے۔ اور کون ہے
جسے مجھ سے زیادہ جنگ کئے ہوں۔ ابھی ۲۰ برس کا نہ تھا
کہ جہاد کو شروع کیا اور اب ساٹھ برس سے اُدھر کابوں
لیکن جس شخص کا حکم نہ مائیں اس کی رائے کیا فائدہ دے۔
پھر قاضی نو اللہ شوستری مجالس المؤمنین میں فرماتے ہیں کہ
"حاصل کلام آنحضرتؐ و اہل بیتؑ انحضرتؐ (جنابِ علیؑ) نام
خلافت میں نہ بود ہوا۔ از فتنہ ممکن و فتنہ العاصی و فتنہ
اعوان شکایت مینمودند یعنی اُن دنوں میں حضرت علیؑ کی خلافت
برائے نام تھی۔ ہمیشہ اپنی کزوری اور مددگاروں کی فتنہ نشینی
اور دوستوں کی ذلت کی شکایت فرمایا کرتے تھے "مجلس
اول ص ۲۷

پھر اس کتاب میں لکھا ہے کہ تابعین نے جب آپ سے
پوچھا کہ فتنے کی طرح دیکھیں اور فیصلے کس طرح کیا
کریں تو آپ نے جو یا یوسا نہ جو بادیا و مہج کے آخری کلمات
ایلیٰ ایلیٰ ما سبقتانی۔ مندرجہ انجیل متی سے کم افسوسناک نہیں

ہیں اپنے فرمایا اقفنوا بما تقفون حتی یکون الناس حبا
اور موت کمات امحالی۔ یعنی جس طرح بیفہد و پاکرے
ہو دے جاؤ۔ یہاں تک کہ لوگ میری خلافت پر اتفاق کریں
یا پھر میں بھی مرجاؤں "جس طرح میرے اصحاب مر گئے۔"
انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر حضرت امام من علیہ السلام سے ملا باقر مجلسی نے ایک
خطبہ اپنی کتاب جلاء العیون میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں اسی
طرح پدرم امیر المؤمنین نے بعد وفات حضرت رسولؐ اپنا اصحاب
سے استغاثہ اور طلبِ یادری کی اور جب کوئی یاور نہ پایا خلافت
سے دست بردار ہوئے اور اگر یاور پاتے ہیں تک جہاد کرتے
اور خدا نے انھیں معذور رکھا۔ (دیکھو جلاء العیون باب ۴۔
فصل ۵۔)

روایاتِ مندرجہ بالا سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔
اول یہ کہ وہی جناب علیؑ جو رسول خدا اور صحابہ کرام کے ذمہ
میں بجا اپنی بے نظیر شجاعت اور قوتِ ارادی کمالات علیؑ سے
متنازا اور کفار و مشرکین کے مقابلے میں کراخیزِ فرار کا لقب
پا چکے تھے بعد وفاتِ رسولِ مسلم کے یکایک ان اوصاف سے
بیگانہ ہو گئے۔ حالانکہ یہی وقت اُن کے اظہارِ کمالاتِ ظاہری و
باطنی کا تھا۔ اور حدیثِ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ جنابِ علیؑ ہی ایک
منصوص و مامور من اللہ خلیفہ بلا فصل تھے خداوندِ کریم کے لئے
مزدی تھا کہ وہ اپنے مامور کی امداد و تائید پر وقتِ مقابلہ میں
... اسی طرح اپنی کمالِ قدرت اور عدمِ عجز کے رنگ دکھائیں
طرح کر۔ پہلے منصوص خلفاء و اوصیاء کے مشکلات کے وقت
دکھاتا رہا۔ اور جس کا ذکر بڑی شد و مد سے جا بجا قرآن مجید میں
فرمایا گیا ہے۔ کہ جنابِ علیؑ کے منصوص اور جنابِ اللہ خلیفہ
ہوئے ہجرت ہوئی۔ لیکن حدیث کا واقعات نے گواہی دی وہ
اپنے مخالفین پر غالب نہ آ سکے۔ بلکہ اپنے انصار و اعوان کو
ہی اُسے مغلوب و شکست کا ہو کر میدانِ کوفی چھوڑ گئے۔ تو لا محالہ
ماننا چاہیگا کہ جنابِ علیؑ کے سارے کمالات ذاتی بہت کم تھے
بلکہ وہ سارا فیض جنابِ رسولِ مسلم اور صحابہ کرام کے دم سے
تھا۔ اور پس۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی زندگی میں
وہی علیؑ قاتلِ الشکین و غالب علیٰ کل غالب و کراخیزِ فرار
کے معزز القاب سے ملقب ہو چکے ہیں اور پھر خلفائے
ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اُن کے ہی بروقت مشوروں
اور من و تدابیر سے روم و فارس و مصر وغیرہ جسی عظیم الشان
سلطنتیں دائرہ اسلام میں داخل ہو گئیں لیکن وہی علیؑ
جب اپنی نوبت پر طلق العنان اور خود مختار خلیفہ بنے ہیں

صفحہ ۳۰ سے۔ تاک ان ٹائی جھگڑوں کے تذکرے ہیں جو قدیم ہندوؤں کو ہندوستان کے اصل باشندوں (غیر ہندوؤں) سے پیش آتے تھے۔ اس ذیل میں غیر ہندوؤں کو دھرم کی اولاد کو غلط فہمی تے ابھل ہندو مشہور کر رکھا ہے ہزاروں بد دعائیں دی گئی ہیں۔ اور ان کو کشتی و موسیقی و گردن زوئی بتایا گیا ہے۔ رگوید کے منڈل ۲ منتر ۲۰ کے چوتھی رچا میں ہے کہ "وہ ارجن نے واراغیر ہندوؤں کو قتل کیا اور جس نے قصبے کے قصبے اور گاؤں کے گاؤں کے گاؤں تہ و بالا کر دئے جو کالے داسوں ہندوستان کے اعلیٰ باشندوں کی فوج کو تباہ کر تا ہے اور زمین اور پانی کو منہ کے واسطے مرث اور مسکا کر تا ہے وہ قہار کر نالے کے خرمشاہ کو ہے"

کیا لطف جو غیر پرہیزگاروں کے لئے
جادو وہ جو سر پہ چوٹھ کو بولے

آریہ سماج کے لادے
خندہ ہاشم و حرم پال
جی کا دین ۱۳۵۰ء
اہ بعد خلا سے آئے

مندرجہ ذیل انکشافات جن کی صورت و اظہار کے وہی ذمہ دار
ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔
نمبر ۱۔ جب غاندھیری کے پاس جانا ہے۔ تو کیا اس وقت
اس کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ بچہ پیدا کرنے لگا
ہے ہرگز نہیں اس کے دل میں ایک دوسری خواہش ہوتی جو
لا محذورہ کہ اسلام میں یہ بات نہیں دیکھو وہ عا جو اس وقت
پڑھی جاتی ہے (بچہ قس خواہش کا ایک کبیکل نتیجہ یا بائی
پر دو گٹ ہونا ہے دنیا میں بہت غصے سے انسان ہوں گے
جو بچہ نہ لگوانے میں دھڑکتے تو بچہ سے کہیں سب ناخاندانہ
مہلن ہیں۔ جو کہ دنیا کے بیچ پر آتے ہیں۔

نمبر ۲۔ دندھیا پل کے واس میں ایک دیوی کا مندر ہے
اس دن ہمارے ہاتھ سے چند گھنٹہ پہلے ہی ایک تازہ جینا
دیوی پر کاٹا گیا تھا اور اس کا ٹھکانہ اور گرجا راجن طرف مندر
میں پھیل رہا تھا۔ پندھن نے کہا کہ اس دیوی میں خاص نیکی جو
کہ اس مندر میں رکھی نہیں آسکتی لیکن ہم نے دیکھا کہ چاروں
طرف خون پر سکھین بھینجنا رہی تھیں اور سخت بدبو آ رہی تھی
پہلے گسکہ وہاں پر چند منٹ سے زیادہ ٹھہرنا شکل جو رہا
تھا۔ آخر میں میں نے سوال کیا کہ دیوی پر کس جانور کی قربانی
کی جاتی ہے جواب ہلاک بھیڑ۔ بکری۔ سور۔ مرغ۔ مرغی جینا
وغیرہ بک کی قربانی ہوتا ہے جب میں نے پوچھا کہ جینا کا
گوشت تم کھلتے ہو یا نہیں تو جواب ہلاک ہمارا جو دیوی کا پشاد
ہے۔ ہم کہیں نہ کھائیں۔

نمبر ۳۔ صوف پٹنٹ۔ جس جی کی نہیں بلکہ کسی دیگر
ایڈیٹر۔ بھی ہیں۔ جو بظاہر کھان پان میں آزادی کے
برخلاف لکھتے ہیں وہ اصولاً اس سے اتفاق کرتے ہیں لیکن
۱۰۔ کہ وہ ہندوؤں کو ساتھ رکھنے کی وجہ سے وہ اخبارات
میں اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس وقت ملک جتنے ایڈیٹروں
سے مجھو بات جیت کرنے کا موقع ملا ان میں سے اصولاً اتفاق
کیا۔ مگر اخبارات میں ظاہر کئے گئے خیالات کی محکومہ
یہی تھی کہ ہندو ہمارا ساتھ نہیں دیں گے۔ میں کم از کم اس
سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ایڈیٹر کے دل
میں عدول کام کرتے ہیں اور وہ دوسم کی خبر رکھنا ہے
ایک نمبر وہ ہے۔ جو اس کی زبان میں رہتی ہے اور دوسری

وہ جو ان کی قلم میں رہتی ہے ان دونوں میں اختلاف ہے
یہی وجہ ہے کہ اس ملک میں پریس کی طاقت ایک اہم
میں ہے۔

نمبر ۴۔ ایک تعلیم یافتہ مسلمان بھائی جو کہ ہندی معاشرہ
سمیلن پر لکھنے ڈیلیٹ کے آئے تھے ایک دوست کے ان
تھپڑے۔ انھوں نے اس مسلمان بھائی کے اپنے ان انا
اور اپنے گھر میں اپنی بیٹی پر ہندی میں لکھی قسم کی تحریر کے چھوڑ
کھلائے جاتے رہے۔ وہ بھی کی نہیں بلکہ کچی روٹی
میں نے شری پندت کیش دہری نے اس نظارہ کو دیکھ کر
بڑی خوشی حاصل کی۔ اس موقع پر جبکہ ایک دن میں اور شری
پندت کیش دہری ایک مسلمان بھائی اور ایک ایسی خاتون
اور ایک امریکن لیدی اور دو تین دیگر اصحاب ایک ہی گول میز
کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے بھونچے ہوئے تھے۔

نمبر ۵۔ مین۔ ہان تاسکنا ہون۔ ہمارے دھرم کا ایک
اصل یہ ہے کہ انسان گلے کا پشاد اور گرجا بکھانے پینے سے
پاک ہو جاتا ہے مسروال کا چہرہ میری بات کو سن کر نفرت سے
برل گیا اور وہ سخت جرت زدہ ہو کر بولیں کیا یہ تمہارے ہے۔

میں۔ ہان ہمارے عالم ہم کو ایسا ہی بنانے میں اور ہم چاہتے
ہیں۔ کہ ہم اس دھرم کا امریکہ میں جا کر پرچار کریں۔ مسروال
میں ایسے ذہب کو برابری نلتھی وہاں پاک پیمروں میں پاکیزگی
مانتے ہو نہات کا ذریعہ بنانے کی بجائے جنم میں جانا بند کر دینی
میں۔ ہم ان کے برخلاف جنگ کر رہے ہیں۔

نمبر ۶۔ راستہ میں ایک گاڑی آیا۔ میں نے تیرے والے کو وہاں
کھڑا کیا اور گاڑی میں بانی پینے کے لئے گیا ایک دھڑکتے ہوئے
چندھوٹی چھوٹی لڑکیاں اور ایک مرد بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے
پانی مانگا اس نے کہا کہ وہ چارے رینو کہا اسے خدا کے گریز
بندے تو میرے لئے پانی لا۔ تیرے ہاتھ کا پانی چھو بہت
بیٹھا لگیگا۔

نمبر ۷۔ میں اس جگہ پہنچا جہاں کہ لنگا کے رخ کو موڑنے
کے لئے یا بندھ بانڈھا گیا ہے۔ اگر تمام موقع پر جا کر بکھا جاو
تو ایک سا دھارن آدمی بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس بندگی کا مانی
کے یہ سننے ہوں گے۔ کہ نہ صرف وہ جگہ جہاں انجیل گوشت
کی عمارتیں دریا بندہ جو جاوے گی۔ بلکہ وہ جگہ بھی جہاں کہ
کا گھڑی گاؤں ہے۔ دریا کی جھینٹ ہو جاوے گی

نمبر ۸۔ اس طرح آریہ پرانی مذہبی بھارتیہ اس ذاتی
جھگڑے کے آریہ سماج کا جھگڑا بنا کر آریہ پبلک کا رویہ جو کہ تیر
پر جاوے کے لئے دیا جاتا ہے۔ نہایت ہی بے دردی سے

پانی کی طرح بہا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ماسٹر لچھنداس پر پانچ سو روپیہ برتا
ہوا۔ جہاں تک قانون کی نایل کا تعلق ہے وہاں تک تو یہی کہنا
تھیک ہے۔ کہ ماسٹر لچھنداس پر جرمانہ ہوا لیکن جہاں تک اخلاقی
اور واقعات کا تعلق ہے۔ اس صورت میں ہم یہ کہیں گے۔ کہ
ماسٹر لچھنداس پر نہیں بلکہ آریہ پرانی مذہبی بھارتیہ پر پانچ سو روپیہ
جرمانہ ہوا ہے۔ بلکہ آریہ کہیں کہ آریہ سماج پر پانچ سو روپیہ جرمانہ
ہوتا۔ تو مالہ نہیں ہوگا۔

نمبر ۹۔ آریہ پبلک کو معلوم ہوگا کہ پرانی مذہبی بھارتیہ کی
بھارت میں ایک کشن کی تجویز کی تھی۔ وہ کشن یہ تھا کہ دھرم پال کے
کیونکر ٹک چھان میں کی جاوے۔ میں نے بھارتی اس کا رد دہی
کے برخلاف سخت اور بلا کیا ریکورڈ میں جاتا تھا کہ بھارتیہ ایک کدھڑکی
کے ساتھ میرا گلا کاٹنا چاہتی ہے۔ میں جاتا تھا کہ بھارتیہ ایک پاپ
کرنے پر تھی جو ہی ہے اور وہ نائے کے نام سے رینگے اور پھر
کے نام سے اور دھرم کسے پر آوے ہے اور اس کا مقصد ایک نیا

انسان کو جو کہ بدتمیزی سے آریہ سماج میں لگایا ہو تو تیرے گناہ ہے۔
اجن اور انسان ہے جو ان تمام واقعات کو دیکھ کر اس نتیجہ پر
پہنچے۔ کہ بے گناہ دھرم پال کو مارنے کے لئے پرانی مذہبی بھارتیہ
کی مستحق طاقت حرکت کر رہی تھی۔ مگر میں کہہ رہا تھا جہاں
اس کو بڑی سے بڑی طاقت بھی نہیں مار سکتی۔

نمبر ۱۰۔ آریہ سماج نے دوسرے کے ہاتھ سے ایک مہلک
شکت کھائی یا دوسرے الفاظ میں آسٹکون نے ماسکون کے
ساتھ نیا دیکھا اور بہت بڑی طرح نیا دیکھا۔

نمبر ۱۱۔ پنجاب کی آریہ سماجوں میں عجیب شائشی پھیل چکی روک
کا گڑھی سے جو سپاس ساٹھ لڑکے نکل گئے ہیں۔ وہ امدان کے
سڑک ٹک جا بجا آریہ پبلک کو یا دوسرے کے ہاتھ میں غرق کرتے پھرتے
ہیں انھار پر چار اندری اندر آریہ سماج کی امیدوں پر بانی پھرتا اور
آریہ سماج کو غلط دیتا چلا جاوے گے لنگا کی دھارائے کو روک
بھری برداشت تیز کر لیا ہے۔ گو روک کے جھنڈے کا لنگا میں
معدہ دھشت کے بیچ دھن سے اٹھ کر کہ جانا ہندوؤں سے آئے
ہوئے آریہ سماجوں کے لئے بڑی بدشگونی کے آثار دکھلا رہا
ہے۔ آریہ پریشلن اور آریہ اخبارات سے ہی آریہ سماج کو اس کی
دھرم کی بنیاد سے ہلا کر اس کو ایک نیشنل شکل دینی شروع کر دی
ہے۔ اس کی تمام تحریکوں کو دھرم کی بنیاد سے نیشنل یا قومی
تحریک بنایا جا رہا ہے۔ آریہ سماج میں اس وقت جلدوں میں
سکھنا شایہ بلکہ بھارتیہ گودی ہو رہی ہے۔ جو چن چن کے ہاتھ
آئی۔ وہ اس کو دلچسپ بنا جا رہا ہے۔

نمبر ۱۲۔ گو روک میں جب فیس صاف کارپز دلین پس چکا

میں نے اشتراک بھار کے ایک ممبر سے اس بارے میں تقریباً گھنٹہ بھر تک بات چیت کی۔ مجھ کو شگفتہ دین دفعی کہا کہ ہم جتنے ہیں کہ گوروکل اپنے انگریزوں پر ہم نے اس کو یہ طاقتور ڈونڈ دیا ہے تاکہ وہ کچھ سال اور زندہ رہ جائے۔ ہمارے نہیں معاف کرنے سے بلکہ میں واہ واہ ہو جاؤ گی۔ اور گوروکل کا اشتہار ہو جائیگا۔ پھر روپیہ آجائیگا۔

نمبر ۱۳۔ اشتراک بھار کے ایک دوسرے ممبر سے ممبر سے جب میں نے اس مضمون پر بات چیت کی۔ تو اس نے کہا کہ میں اس لئے نہیں معاف کے حقیق ہوں تاکہ گوروکل کی بیاہ آریہ سلج کا جلدی چھپا چھوڑے۔ میں نے پوچھا وہ کیوں کر؟ اس نے جواب دیا۔ کہ اگلے نو گوروکل کے لئے اب ویسے بھی روپیہ کم آتا ہے۔ نہیں کے ذریعہ روپیہ آتا تھا وہ ویسے نہ ہو جائے گا۔ جب روپیہ نہیں آئے گا تو گوروکل خود ہی ٹوٹ جائیگا۔ اس لئے میں نہیں معاف کے حق میں رائے دی تھی۔

نمبر ۱۴۔ میں جانتا ہوں کہ اپنے فہم کو رکھ دین۔ آپ میں سے کسی نے اسے اس بات پر زور دین کہ جب تم مجھے جو کہ آریہ سلج کے سر پر یہ یاد بادل ہے۔ تو پھر آریہ سلج کی سب سے پہلے پیچھے ہٹتے ہو۔ اس کا کارن ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تک جو یقین رہا کہ آریہ سلج میری خدمات کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔ میں نے اس کی سیدھا لیکن داخشا سے مجھے یقین دلایا کہ جس سلج یا بھار کے لئے میں اتنی مدت تک لڑتا رہا اس سلج اور اس سلج کی شروعاتی بھار نے اپنی متفقہ طاقت سے میرے برخلاف اخلاق اور دھرم کے خلاف سے گری ہوئی وہ حرکت کی جو ہمیشہ کے لئے اس کے چہرے پر بدنامی و عبا سے گی۔ بھار کی اس حرکت سے مجھ یقین دلایا ہے کہ چند افراد نہیں بلکہ ساری کی ساری بھاری میرے برخلاف لڑتی رہی اور لڑ رہی ہے ایسی صورت میں میں ہی مناسب سمجھتا ہوں کہ بھار کو زیادہ کرنے کا موقع نہ دے کہ میں خود ہی پیچھے ہٹ جاؤں اور اس وقت کی انتظار ہی کروں۔ جبکہ زمانہ خود ہی رہی کے پردوں کو چھڑا دے گا اور دستہ اور دھرم کی جو ہوگی

چنے ہوئے پھول

اب تو جاؤ گی مدینہ کو میں جو گن بن کے عشق احمد بن پھروں گی میں جو گن بن کے

میرے دم تک وہ نہ آیا میرے گھر کا خاندان میں نے کچھ بھی نہ لیا دے ہو گن بن کے اب تو جائے دو مدینہ کو جو گن بن کے موت کیا چھپے پڑی ہے مری سیر بن کے تہ نہ جو بالی پڑے ہیں۔ میرے سر کے کچھ تیری رحمت حیرانہ پوچھ کے اس بن کے نہ تو میں کیسے گئی اور نہ مدینہ ہو چکی۔ ہند میں رہ گئی کسبت میں پان بن کے لے صبا خاک مدینہ کی اور اگر لاوے میری آنکھوں میں وہ پڑ جائیگا ان بن کے

صلو اعلیٰ اللہ

وہ شیخ اچلا ہوا کیا چالیس برس تک غارتوں میں اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے دیار میں گراں و سہا کی محفل میں نواک لما کا شور نہ ہو یہ رنگ نہ ہو جگہ اردوں میں یہ نور نہ ہو سیا رو نہیں جو فلسفین سے کھل نہ سکا اور کتنے دروں میں مل جڑا وہ راز اک کلی والے نے بتلادیا چند اشاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان سے لے آئین دکان فلسفہ ڈھونڈنے سے لے گی عاقل کو یہ قرآن کسے پڑھیں میں کر میں ایک ہی شعل کی بکری دھرم عثمان علی ہم مرتبہ بن باران ہی کچھ فرق نہیں ان چار میں

رِسِید دَر

مورخہ ۱۸۔ اکبر شاہ صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب نصب علی خان صاحب ۱۵۶۲ ع۔ جناب محمد اور صاحب ۲۵۸۶ ع۔ جناب فی محمد صاحب ۱۵۶۲ ع۔ جناب عبدالحق صاحب ۲۱۳۰ ع۔ جناب دلت علی صاحب ۲۱ ع۔ جناب قاری بخش صاحب ۱۹۱۶ ع۔ جناب پیر احمد شاہ صاحب ۲۱۲۲ ع۔ جناب محمد بخش صاحب ۴۴ ع۔ جناب شہزاد علی صاحب ۳۹ ع۔ جناب فضل کیم صاحب ۵۹۲ ع۔ جناب احمد صاحب ۱۱۶۱ ع۔ جناب سلطان احمد صاحب ۲ ع۔ جناب فضل کیم صاحب ۱۲۰ ع۔ جناب محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب احمد دین صاحب ۱۲۰ ع۔ جناب علی بخش صاحب ۱۶۱۲ ع۔ جناب فخرین صاحب ۱۱۶۱ ع۔ جناب غلام احمد صاحب ۳۳ ع۔ جناب غلام جبار صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب عبدالحق صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب کبیر الدین صاحب ۱۸۳۳ ع۔ جناب احمد شیر خان صاحب ۴۰ ع۔ جناب حبیب نیا پڑ نہیں صاحب ۱۰۸۹ ع۔

جناب قائم علی صاحب ۳۰۰ ع۔ جناب عبد اللہ صاحب ۱۱۸۵ ع۔ مورخہ ۱۹۔ اکبر شاہ صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب درغان صاحب ۱۱۸۵ ع۔ جناب نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ ع۔ جناب محمد دین صاحب ۱۳۶۸ ع۔ جناب احمد علی صاحب ۱۳۶۸ ع۔ جناب بلال الدین صاحب ۲۱۳۰ ع۔ جناب نور محمد صاحب ۲۳۹۰ ع۔ جناب فی الدین صاحب ۲۱۳۰ ع۔ جناب غلام محمد صاحب ۲۱۰۰ ع۔ جناب محمد ذاب خان صاحب ۲۱۳۰ ع۔ جناب محمد حبیب الدین صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب فیض الرحمن صاحب ۱۱۸۵ ع۔ جناب عبد الحمید صاحب ۱۳۸ ع۔ جناب محمد اللہ صاحب ۱۹۹۳ ع۔ جناب محمد شفیع صاحب ۲۵۹۲ ع۔ جناب عبد الرحمن صاحب ۹۸۱ ع۔ جناب نظام الدین صاحب ۱۱۱۳ ع۔ جناب مراد بخش صاحب ۱۹۸۸ ع۔ جناب ابوالاعلیٰ صاحب ۱۵۶۱ ع۔ جناب غلام محمد صاحب ۲۱۳۰ ع۔ مورخہ ۲۰۔ اکبر شاہ صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب محمد بخش صاحب ۱۶۶۲ ع۔ جناب عبد الحمید خان صاحب ۲۳۲۲ ع۔ جناب عبد الرحمن صاحب ۱۹۹۳ ع۔ جناب محمد اعلیٰ صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب محمد صاحب ۲۱۱۱ ع۔ جناب امیر الدین صاحب ۱۹۹۳ ع۔ جناب ابو نعیم صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب امام الدین صاحب ۱۱۸۵ ع۔ جناب محمد سلطان صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب فتح محمد صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب نصیر احمد صاحب ۱۱۸۵ ع۔ مورخہ ۲۱۔ اکبر شاہ صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب محمد صاحب ۱۲۹۱ ع۔ مورخہ ۲۲۔ اکبر شاہ صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب عبد الحمید صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب سراج الدین صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب نور محمد صاحب ۱۹۲۵ ع۔ جناب ذاب علی صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب غلام محمد صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب عزیز احمد صاحب ۱۱۱۱ ع۔ جناب حیدر علی صاحب ۲۲۹ ع۔ جناب غلام محمد صاحب ۲۲۹ ع۔ مورخہ ۲۳۔ اکبر شاہ صاحب ۲۳۵۱ ع۔ جناب زرع علی صاحب ۱۹۹۳ ع۔ جناب محمد صاحب ۱۵۳۹ ع۔ جناب محمد بخش صاحب ۲۱۳۰ ع۔ جناب محمد بخش صاحب ۱۹۱۶ ع۔ جناب پیر احمد شاہ صاحب ۲۱۲۲ ع۔ جناب محمد بخش صاحب ۴۴ ع۔ جناب شہزاد علی صاحب ۳۹ ع۔ جناب فضل کیم صاحب ۵۹۲ ع۔ جناب احمد صاحب ۱۱۶۱ ع۔ جناب سلطان احمد صاحب ۲ ع۔ جناب فضل کیم صاحب ۱۲۰ ع۔ جناب محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب احمد دین صاحب ۱۲۰ ع۔ جناب علی بخش صاحب ۱۶۱۲ ع۔ جناب فخرین صاحب ۱۱۶۱ ع۔ جناب غلام احمد صاحب ۳۳ ع۔ جناب غلام جبار صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب عبدالحق صاحب ۲۵۵۱ ع۔ جناب کبیر الدین صاحب ۱۸۳۳ ع۔ جناب احمد شیر خان صاحب ۴۰ ع۔ جناب حبیب نیا پڑ نہیں صاحب ۱۰۸۹ ع۔

خط-پتہ-نمبر-تاریخ-نام

یہ پارل منٹ ہے۔

تجارت کا راز

صاحبان کتب پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان
تجارت کارزار دیا۔ نفیس مبلغ چار روپے مقرر تھی اکثر اصحاب کے
ارشاد کے بموجب نفیس مبلغ چار روپیہ کے ناکہ غریب غریب جماعت بھی
منفید ہو سکیں۔ نثر الطحطاوی نے ابن دنا، صاحبان امرتسری قسم اعلیٰ
بدلن اداواں گے بھی وجہ نہ صرف پندہ و منہ میں تیار کرنے کی ترکیب
عام فہم اعدوین بزرگوار دی وی مبلغ چار روپہ ہوگی (۱۳) پتہ صاف ہے۔
جو ایک لئے جو ابی کارڈ ورنہ جواب ہے جواب (۱۴) اگر میری روانہ کرو
ترکیب صاحبان امرتسری قسم اعلیٰ عبارت ہے جو تو خلیفہ بخیر بر نفیس
واپس دے دے جو اسے گی (۱۵) درخواست کنندہ کو خلیفہ اقرار کر دے کہ
اجازت میبخیزے ترکیب کسی اور نہ بتائی جاوے گی ورنہ اگر منظوری
ہوگا (۱۶) المشہر۔ غلام محمد الدین اقبال۔ موضع جنڈ والی
(سب آفس کھنڈر باؤالہ۔ تحصیل ضلع لاہور)

[illegible]

کتابخانه و نسخ مرصع

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دو مین ہم ایک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو مجبور نہیں کر سکتے نہ کہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اس لئے انکا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھا دیں۔ کشتِ جبریلین۔ اعمنی دہات بہرِ شریاب کے آگے یا بھیجی جاتی ہے۔ بفقہ خدا تعالیٰ اسے ایک کڑا فائدہ و نفع بنا کر اس کی اتنی توصیف کافی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح عظیم نور الدین صاحب دہلائے مطہر بن بکرت استعمال کرتا ہے اور کسی انسان کو نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی قیمت فی تولد مہر بدرتہ و محصول اولک ہے۔ مسماہ۔ کہ روئی آنکھ کو دودھ کرنا ہے اس کے علی اجزاء و امہان و مونی بین۔ یہ سر مشرط خلیفۃ المسیح کا مہر نشین ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہیت ہی مفید و باریک ہوگی۔ قیمت فی تولد ۱۱۰۰۔ محصول اولک بذمہ خریدار۔ الشہر۔ عبدالرحمان کا کافی استہدیٰ

عید کارڈ اور رومال عید

ہماری اپنی ایکاد وعید کارڈ اور دوسری ایکاد وعید رومال جس قدر
مقبول ہوئے۔ ہم نے اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے
کہ جو لوگ پہلے سنگاں بھل جاتے ہیں۔ انہیں بعد میں پذیر و شمار
فرمائش بھیجی پڑتی ہے۔ چونکہ عید آنے والی ہے۔ اس لئے
آپ جلدی مینگز عید کارڈ اخذ و دیں دروازے طلب کن
رومال عید کیڑے کے موزوں اشعار۔ احادیث و مناظر
سے مزین عبر درجن۔
عید کارڈ قسم سے اعلیٰ قانون بن جائیو اے ... ۱۲ درجن
رومال کاغذی ... ۱۲ درجن
عید کارڈ پیسہ بن پرست ہونے والے موزوں اشعار
احادیث کے مناظر کے صرف شاگ خم کر دینے کی غرض سے بجا
درجن کے ۱۲ درجن

پایوگاز آفس لاہور

ملک کے نام داکٹر ایس کے بنائی ہوئی مسہروا

جیسوئے ڈاکٹر برن کا عرفی کاغذ کے آؤ سپیٹ

جب کسی کو کہہ دیتا ہوتا ہے۔ تو اس کے گھر میں ایسی کار پر معافی یا دوسرا
 کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھکا ہوا سوجھ بوجھ کیلئے اٹھنا پڑے
 کیونکہ انہیں ایک شیشی عرفی کاغذ کے گھر والے رکھتے ہیں اصل عرفی کاغذ
 ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی جوئی میضکی انمول دوسرے گری کے
 دست پرٹ کا دوا دہنی کے لئے اکیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی
 شیشی ایک روپیہ۔ محصول ایک شیشی سے سبب شیشی ایک روپیہ

عرق پودینہ

جہاں بال تیرہ دراکویرہ دو گھر میں رکھا جا رہی ہے۔ یہ عربی ولایتی بودینہ
ہی ہری مشین کے مانند بنی ہے۔ یہ عربی دو کوڑہ میں کی اصلاح سے
ولایت کے نامی دو افروڈس نے بنایا ہے۔ یہ ریل کے لئے یہ دو مانت
مفید ہے۔ پٹ کا بھولنا، دو کار کا آنا۔ بدھنی اور آشتہار کا کم
ہونا یہ سب ریل کی علامتیں اور عربی میں گو کہ کچھ کسے
س سے بڑھ کر اور کئی دواکی نہیں ہے۔ قیمت فی ٹینٹی ۸
اصولاً ایک ٹینٹی سے چار ٹینٹی تک ۵

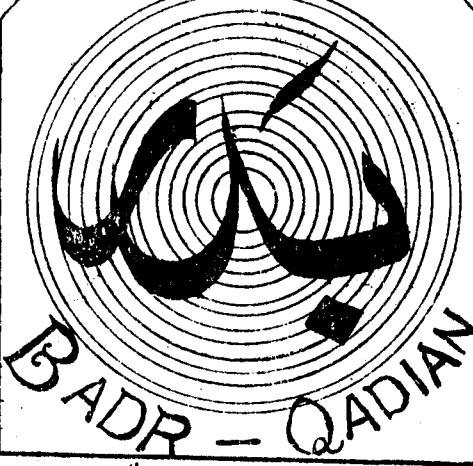
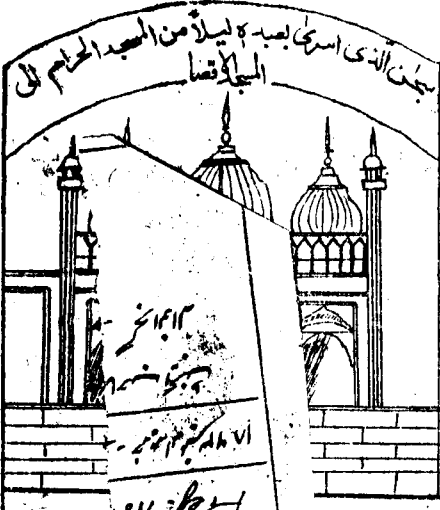
واللہ اعلم بحقیقۃ - نمبر ۵۶ مارچ ۱۹۷۱ء - نمبر ۱۱۱۱

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب ہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبو کا
بنایا گیا ہے۔ اس لئے اس کا نام باسٹی ہے۔ بالوں کو سیاہ جھڑا د
چمکدار اور نرم بنادیتا ہے۔ صرف لکڑھی سے لگایا جاتا ہے۔ نیز
لبائے کی ضرورت اور نہ خٹا عمدہ اندھنے کی حاجت۔ اوپر لگاؤ
اوصرف شک جو جانا ہے رچا رشت میں نازع ہو کر کام پر چلنے پو
سرو دیوں میں بہانے اور وہ ہونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات
دینے والا خضاب ہے۔ قیمت فی ٹنیشی ہر ایک سال بھر کے لئے
کافی ہے۔ بیلنگ ٹی۔ علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات ہر سال
سال کے تجربہ میں ثابت ہوئیں وہ بھی دیدہ ناظرین میں۔ سفوف
سوزاک فی ڈوب ایک روپیہ۔ حسب اشک فی درجن سے رجب
دوایہ خونی ویاہی قیمت فی ڈوبہ عدد۔ سرمہ کبیر العین فی تولہ
ایک روپیہ۔ سفوف جریان عجم۔ حسب مہی فی درجن دو روپے
نوند خضاب اور ہر ایک ادویات کا نوڈ چار آنے۔ محصول
ڈاک و خراج پائل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار

مدیر کارخانه قدرتی خضاب از تلو نندی راه والی تحصیل و صلح گران

بجنت الذي استرا
المسجد الاقصاب

[illegible]

Reg. No. L.
CC LXXXVIII

الدين النبوي عبد مرزا غلام احمد

صبح وقت مہدی ہم مجذوبہ

(جلد ۱۰)

مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۲۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق
(مذہب جبرائیل)

۸۔ دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۲۳ مئی ۱۹۰۰ء
(نمبر ۶)

لے کر بھی ایسی نظیروں کو برکات دے گا۔ کیا یہ دجوات کی جامعہ میں یا کلوٹ مردان، جیلز سے رہا اس کے کہ متعلق کچھ نہ کہتا ہوں ؟

تہذیبی کا رُط

سادہ کارٹون کی دوسری طرف جلغھف حصہ خالی ہوتا ہے
ہم نے اس پر تبصرہ پرلین میں مفصل ذیل عبارت مرتبہ قاضی اکل صاحب
پھیلائی ہے۔ احباب ایسے کارڈ ہر سینکڑہ کے صاحب منگو الین
او خطوط کتابت میں بھی کارڈ استعمال کریں۔ ہم خرمادوم ثواب
جلد منگو الین کیونکہ حضورؐ کے کارڈ بھی چھاپ گئے ہیں۔
ابن عربیم مرگیا۔ آیت فاما قولتی۔ اس میں سچ کا اقرار ہے کہ
میرے مرنے کے بعد گھر میں دوم یہ کہ میرے کچھ خبر نہیں۔ دوبارہ
آگے نوید نہ کہتے (۲) آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج
میں ۴۰ کھڑوں میں دیکھا (۳) حضرت ابوبکرؓ نے غفلت میں
نہد الرسل پڑھتے پڑا۔ سب صحابہ پڑھنے مان لیا کہ تمام نبی مرچکے (۴)
فیہ تحویل فیہا متوفون سے ثابت ہے کہ بشر آسمان پر نہیں جاتا۔
نزد دل بروزی۔ لیکن غفر فی الارض کی اتھلیت اللذین من قبلم
سے ظاہر ہے کہ جس طرح سدا موسیٰ کا آخری خلیفہ عیسیٰ بنی صفا
اسی طرح قائم النبین کا آخری خلیفہ عیسیٰ ولی ہوا اور وی نہو۔ کیونکہ
شبہ شبہ یہ ایک نہیں ہوتے (۵) عیسیٰ ناصری۔ عیسیٰ محمدی کے
حلیوں میں جو بوجہ حدیث اختلاف۔ (۶) الیہا کے آسمان سے
آئے کا وعدہ بوجہ کی پیدائش سے پورا ہو (۷) کسی صحیح حدیث میں
آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں۔

نشانات ظہور مہدی (۱) و حضرت کشی موقوف (۲) آدمیوں
 میں میں۔ (۳) و عثمانیوں جو جیل میں کار (۴) ماہ رمضان
 کی تیرہویں اور اٹھارہویں کو چاند و سورج گرہن (۵) طالع
 کا دور - و غیر ہائے مہم وابتہ من الارض اور ما کنا معذین
 حتی نبوت رسولاً۔

نشان صداقت - ۲۳ برس تک موکدہ قسم دہی کہی
 کے نزول کا دعویٰ اور کامیاب فوت ہونا (۲) جو غیب کی
 خبر دی پوری نکلی۔ (۱) تنہائی میں کہا کہ دو دیکھو لوگ آئینے
 ایک جماعت اسلام تابع ہوگی۔ باوجود مخالفت ایسا ہی ہوا۔
 ہر مذہب کے مناظر کا مقابلہ میں اگر جب پیشگوئی مرہمان (۳)
 حلیہ مطابق حدیث - اُپجی ناک - رنگ پیشانی - زرو چادریں
 و دیہاربان - و نیک سے قطعے بے تعلقی - چودہویں صدی - ہر
 صدی کے سر پرچہ و آئنے کی حدیث - جہاد کی موقوفی پس
 ثابت ہوگا غلام - اتحاد نادانی - مغیرہ سے مسیح و ہندی بھگت
 ۱۳۰۰ - تمام مصلحتوں آدھے کار و سورج سے

اکتادرموقه

حسن اتفاق سے مندرجہ ذیل کتابوں کی چند جلدیں ہمارے پاس آگئی ہیں جو رعایت کے ساتھ تخریج کی جانی ہیں۔ جو صاحب رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ بہت جلد اٹھائیں۔
سات پارے قرآن (۲۳۰ سے ۳۰۰) کی تفسیر متبہ فتح بعیقہ علی صاحب اصل قیمت سات روپے۔ رعایتی چھ روپے۔

حضرت کی برائی بخیرین اصل قریہ ۲۴ مارچ حاجی رحمت دو آئے۔
خط اور حضرت کی تقریر ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲

اسلامیہ بینک ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ غروہ ترین اجزائے قرض لینے پر مجبور کرتی ہیں مگر اسکل یہ سلسلہ مسلمانان کے لئے مخصوص کچھ ایسا مشکل ضرور ہے کہ کچھ کہانیں جاسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مذہب میں سود لینا اور دینا منع ہے اور سود کے بغیر روپیہ لینا ناممکن نہیں تو اعمال ضرور ہے ۔ زمیندار وہ بینک سے ایسی مشکلات حل ہوتے کالگان ہوسکتے مگر اس میں بھی یہ سود و جناتل ہے پس ضرور ہے کہ فی القرون کے مسلمانان کی تطہیر کم از کم مجتہدین جماعت میں قائم کی جائے اور ایک کمیٹی جو حسین فی الحال اونے لے پیاے پر کام چلا جاوے ۔ روپیہ قرض دیا جاوے اور ہر لے کے ساتھ حالات کے مطابق وعدہ ہوا پس لیا جاوے ۔ لینے والے کی نیت صاف ہو اور ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم کیوں غیر احمدی کے چھ پر نماز نہیں پڑھتے؟

سلسلہ کے لئے دیکھو

(پرچہ ۳ و ۱۰ نومبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۲)

ہمیں غیر احمدیوں کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے امام زمانہ کے معاملہ میں ہم جان تک محتاط ہیں کہ بعض وقت بعض احمدی بھی ایسے ہیں کہ ہم نماز میں ان کی اقتدا نہیں کر سکتے چنانچہ اخبار کو لکھنا ہے کہ جو احمدی کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھے اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جاوے۔ یہ حضرت مسیح موعود کا حکم ہے۔ اب ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے دو خط نقل کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے دست خاص سے ایک ایسے احمدی کے بارے میں لکھے ہیں جو اپنی لڑکی کا نکاح ایک غیر احمدی سے کر دیا ان کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ ہم اس احمدی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھیں گے جس نے اپنی لڑکی کسی مخالف شیعہ سے نکاح کر دی۔ کیونکہ یہ حضرت امام علیہ السلام کے حکم کے صریح خلاف ہے۔ اور اس سے قیامت باطل ہوتی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ صرف اللہ پر ہمد و سر رکھو

و تیار روزے چند عاقبت کا ریاضہ اور اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ ہے کہ ایک کے جانے سے قوم بربت ہے۔ قرآن ہے۔ فسوف

یاتی اللہ بغوم جھم۔ یہ اس کا فضل ہے۔

امام حسینؑ۔ اور یہ لوگ بہت کمزور نہ تھے۔ وہ مجھے فرخو

تو میں انشاء اللہ بہت مذہب بن کر رہتا۔ مگر آپ بات جانے دو

وہ آپ کے پیچھے جاویں۔ تو نماز پڑھ لیں۔ ہم امام کے خلاف نہیں

کرتے۔ قیامت باطل ہوتی ہے اور اس بار کو یہ لوگ نہیں

پہنچتے۔ اس لئے آپ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ان کے دواو

اور ان کا کتبہ سخت دشمن میں۔ اللہ رحم کرے۔ قد الدین۔

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صریح حکم حضرت امام

کے خلاف کلمے والا ہمارا کیا لکھنا ہے اور ہمارا اس سے کیا

تعلق ہے۔ آپ اس کو ترک دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے

کوئی بہتر پیش نماز پیدا کر دے گا۔ قد الدین۔ ۳ فروری ۱۹۶۱ء

میری روح و جہنم تھیں یہ جب

آیتہ من آیات اللہ

میں دیکھنا ہوں کہ کہاں ساتھ ہندو

کا وہی مسئلہ ہے۔ جو ہندو علیہم گرو سے اور اس کے مقابل

میں ہندو مخالفین دیہی بائیں زبان برلاسے میں اور وہی

عید

کے متعلق چند ضروری مسائل

یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں۔ (۱) اپنی اڑت (۲) فصل (۳)

سواک (۴) عید گڑا۔ (۵) خوشبو (۶) سویرے ٹھٹھا (۷) عید گاہ میں

جلد جانا (۸) قربانی بعد از عید نور و سعت والے پڑھنا مقرر نہیں۔

(۹) نماز باہر پڑھنا۔ (۱۰) جس راہ سے جاوین دوسری راہ سے آئیں۔

(۱۱) تیسرے کھانے آنا جانا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اللہ اللہ

(۱۲) مسکرات کا بھی عید گاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

سب سے پہلے نماز پڑھی جاوے۔ تجیر بخیر کہہ کر پچھ

باندھ لیں۔ شمار پڑھ کر پھر سات تیسرے کی جاویز

تیسرے کے ساتھ باندھ لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح اک

مل آنک حدیث العاشیہ یا سورۃ ق۔ اقرب الساعۃ پڑھتے تھے

نماز کے بعد امام خطبہ پڑھتے۔ اور سب سن کر خطبہ کی طرح بیٹھ

کر پھر نہیں اٹھتے۔ اور اس کے بعد دعا گو گوئی کی تحریک سے حضرت

افریق فرمادیا کرتے تھے۔

قربانی کرانے والا۔ شروع چاند عجمت نہ

کرانے ناخن نہ لگوائے اس کا ثبوت

احادیث میں ہے (۲) غیر احمدی کی شرکات حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی ہمتی (۳) بکری بھی میں کی طرح دواں

کی ہو۔ مینڈ یا بھیر بھی دو سالہ ہی کی ہو۔ بان ونبہ ایک بکر

جاننے ہے (۴) اجرت تصاب کو معیہ دینی چاہئے (۵) ۱۲ تاریخ

تک قربانی جاننے ہے (۶) قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے

سکتے ہیں (۷) تین حصے ضروری نہیں۔ قربانی صرف امر اللہ

کا نام ہے۔ کھال خواہ خود استعمال نہ کیے (۸) بعد از خطبہ معاف

اور علاقہ یہ کوئی امر مسنون نہیں۔ جیسا عام طور سے بہ تحلف کیا

جاتا ہے (۹) قربانی کا جاوڑے عید۔

جن صاحبان نے دی پی واپس کر دیا ہے

ان کو اس پرچہ کی ضرورت ہو تو خط کے

ساتھ معافی ۱۱ مریات نقصان دی پی ارسال کرتے چاہئیں۔

سلوک کرتے ہیں جس میں ہم گروہ کے مخالفین کرتے ہیں

حضرت امیر مٹھوڑی سے گڑھے اس پر احمدیت

استہزا کرنا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے کاش وہ غور

کرنا کہ یہ ایک آیت اللہ سے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفۃ المسیح گھوڑا بن رکھتے۔ اور نہ

کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آئی کہ آپ مولوی پر جاویں۔

کئی سال قبل مامور من اللہ اناروار مان کرنا ہے۔ کہ حضرت

مولوی ذوالدین صاحب گھوڑے پر سے گڑھے اور پھر

خدا اسے ایسے وقت میں پورا کرنا ہے۔ جبکہ آپ کو چٹ آنا

کسی معمولی انسان کا چوٹ آنا نہیں بلکہ چار لاکھ انسان کا

قلب اس صدمہ کو محسوس کر رہا ہے۔ گریبا علامۃ نبیؐ نے یہ

اشعار اسی شان میں کہے تھے۔

زخم بلائے دیدہ است اور

زال و بار و غوا و دید شکست

کس باین رنگا دیدہ است اور

سپیکر خون ز تیغ مزگا گشت

گشت جان بود کہ صد گل تر

دل خون گشتہ شہیدانست

خون۔ کہ برود دیدہ است اور

حال فیضی بین کر اور ویت

تیغ در دل خلیفہ است اور

و کیا یہ ایسا واقعہ تھا کہ اس بر کوئی آؤ مسخر کرے ہرگز نہیں

بلکہ ایمان کا قضا صریح تھا۔ کہ گروہ خدا تعالیٰ کے حضور میں

جھک جاتی۔ مگر کیا کہا جاوے آخر خدا کا ارشاد بھی برحق ہو

یما لکد لواء من قبل

ذیل میں اس خواب کے گواہ بیان کئے جاتے ہیں اور غالباً یہ خواب

چھپ بھی چکا ہے تلاش سے مل جائیگا۔ اور نہ بھی ملے تو

بھی اگر کسی ہر کام کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رویا

و کشوف والہا انکے پاس سے میں قابل تسلیم ہے اور ضرور ہو

توسیع موعود کے خدام کی گواہی بھی ماننی پڑیگی۔ اور سلیم العظمت

مانتے ہیں۔

ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے

حضرت مسیح موعود کا یہ رویا کہ مولوی ذوالدین صاحب گھوڑے

سے گڑھے قبل اس واقعہ کے سنا اور اس پر مذاکرہ ہوتا رہا

میں نے توجہ دینی تھی۔ پھر بعد اس واقعہ اور اس کے متعلق

میرے دوستوں میں بہت گفتگو ہوتی رہی۔ صدر الدین صاحب

صاحبزادہ محمود صاحب۔ مفتی محمد صادق عینی اللہ علیہ الرحمۃ

کا کہہ رہے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلام نبی محمد اذنت عنی

نعت مان بدائی۔ غلام محمد شعیب صاحب۔ امیر مبین۔ منظور محمد

ارشاد امیر

حضرت غلینہ السج بادجو اس قدر ضعف اور علالت کے وقت فوت ہوا۔
خدا م کو عظم فرمائے بہتے ہیں اور اپنی برائت کلام سے مستفید کرتے رہتے ہیں۔ (کج ۲۹۹ نمبر)
کی صبح جب زخم پر ڈرنگ ہو چکا تو فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھاؤ جب بٹھایا گیا تو فرمایا۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا ولم یلا یفتنون۔ میرا رب میرا پروردگار۔ تمام عالم کا رب فرمانا ہے کہ کیا لوگوں نے گمان کیا ہے کہ اتنے پرچھوڑ دئے جاویں گے کہ صرف سونہ سے کہہ دیں ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی فتنہ نہ پڑے۔ یہ غلط خیال ہے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم ہے کہ ہم سے غریب نوازی ہے جو بہت سی غلطیوں پر پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور کسی کے اٹھنے پر نہیں نکھاجا نا کہ اس نے یہ گناہ کیا ہے۔ غرض قسمت وہ جو کہ ابتلا کے وقت شکایت نہیں کرتے بلکہ خدا کا شکر گزار رہتے ہیں۔ انا لیلہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں خدا کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے۔ بد قسمت ہے وہ جو ابتلا کے وقت چیخے بہتے ہیں اور شکایت کرتا ہے۔ میرے پیارو اتنا بڑی نعمت ہے اس خلیفہ بن دی میرا سہارا ہوئے۔ یہ نغم اور جو میں مجھے کوئی دکھ نہیں دیتیں۔ میں تو سارا دن قرآن شریف کے عجائبات پر ہی غور کرنے کرتے بسر کرتا ہوں۔ میری فزندی ہی ہے۔ اگر قرآن شریف جیسی نعمت میرے ہاتھ نہ ہوتی۔ تو میں سخت دکھ میں ہوتا۔ خدا تم پر رحم کرے تم پر رحم کرے۔ تم پر اپنی غریب نوازی دکھائے۔ تمہیں قرآن کا نعم عطا فرماوے اور اس کی سمجھ دے۔ قرآن کو اپنے دلوں میں لگاؤ۔ اس کو پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ یہ ایک جنت ہے اگر سنے نہیں جانتے۔ تو اس کے فائدہ ہی پڑھو۔

خطبہ جمعہ

۲۰ دسمبر ۱۴۲۸ھ کو خطبہ جمعہ علامہ بن

حضرت مولانا محمد احسن صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن نے امانت خاں فضا مبینا کی پہلی آیات پر پڑا۔ میں دریا کو گزرے میں کس طرح بند کروں۔ جو اہرات معانی کی کان کو ایک ہی دھج میں کیوں کہ رکھ دوں۔ بحر فزار کو ایک قطرے میں کیسے لاؤں مطلق کو مختصر کرنا بھی علامہ تقی زانی ایسے عالم عظیم النظر کی شان کے شایان ہے۔ تاہم کچھ نوٹ نکھدیتا ہوں۔
یہ خطبہ اس اعتبار سے میرے جیسی مزاج کے لئے

بالخصوص رقت انگیز تھا کہ میں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا وہ زمانہ یاد دلانا تھا جب مسجد مبارک میں یہ شیریں شائق دنیویں جیشہ بلاغت اپنے پر زور کلام سے ہمارے سامع جان کو بہرہ اندوز کرتا ہے

یاد آتے ہیں وہ دن جب جلوہ جانا تھا اور ہر مشتاق جام وصل سے مستانہ تھا

فرض حضرت احسن کا یہ خطبہ نہ کرے اب اختیار زبان سے نکلا۔ پس از مدت یاد دم داد لہذا تھو پہنان را

آپ نے فرمایا کہ جب صلح حدیبی ہوئی اور اس میں ہر دیت اصح الکتاب بعد کتاب اللہ الباری کچھ شرطیں ایسی تھیں کہ بظاہر ان سے منلویت مترشح ہوتی تو اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں جس سے واضح ولاح ہوا کہ ماوراء النہر جو چشم زخم بھی پر پختے۔ تو وہ دراصل مقدمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ اس لئے اس صلح کے واقعات کو نہ صرف فتح سے تعبیر فرمایا۔ بلکہ اس کے ساتھ مفعول مطلق فتح مبین لایا۔

فتح مبین سے بعض علماء نے صرف فتح تک سمجھی ہے۔ مگر میرے نزدیک جیسا کہ اس سورہ کے آخر دھوا اللہی ادسل دسلوہ بالحقہ تھی لیظہرہ علی اللہ بن کلاہ کی نسبت جہود فترین کا اتفاق ہے کہ یہ سیح موعود کے بارے میں ہے۔ اس فتح مبین کا دامن قیامت تک وسیع ہے اور نہ صرف فتح بلاد۔ بلکہ تمام فکم علوم کی فتح ہی اس میں شامل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اسنے علوم میں کونیا ت ان کی تفسیر غم نہ ہو سکے گی۔ ما لفتت کلمات اللہ عجائبات قرآن کے متعلق آیا ہے اور میری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے جمع تھی جمیع کمالات انسانیت کی۔ اسی طرح ان کی کتاب مجبور ہے تمام علوم فزون کا دار و تحزن ہے تمام صراف اور خزان کا

اور یہاں جو ذنب کا ذکر ہے تو یہ مشتاق ہے ذنب جس کے سنے دم میں۔ اور دم سر کے مقابل میں ہوتی ہے۔ پس جب عمل عزیمت پر کسی عذر سے نہ ہو۔ بلکہ رخصت پر تو یہ بھی انبیاء کے لئے ایک ذنب ہے۔ اور ذنب ایک کلی شلک ہے۔ ذنب کیا ہے تاخر ہے کسی عمل میں جو کسی دھم شرمی سے ہو جاوے اور انبیاء کے لئے جہان ذنب آوے۔ ساتھ ہی کسی انعام الہی کا ذکر آتا ہے۔ کیونکہ انبیاء کا چشم زخم یا ابتلا پیش فیم ہوتا ہے۔

فتح مبین کا۔ چنانچہ یہاں بھی نصرت عزیز کا ذکر آیا ہے اور یہ سنت اللہ تمام انبیاء اور اس کے خلفاء و وصیوں چنانچہ اس وقت کے پیغمبر بن بھی ہمارے سردار و امیر مولانا مولوی نور الدین کو ایک زخم پہنچا ہے۔ اور یہ شکار مقدمہ کی فتح مبین کا ہے

ہر بلا کین قوم راق داود است زیر او گنج کرم تنہا وہ است

اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ جو واقعہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آیا۔ یہاں تک کہ ولولہ بارگ شہید ہوا۔ اور خود سراف قدس میں گھس گیا۔ اسی طرح بروز محمد حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء سے اگر یہ واقعہ بہ سبب بعض مصالح الہی نہیں ہوا۔ تو چاہیے تھا کہ اس بروز محمد کے بچے جانشین و خلیفہ برحق سے ہو اور جیسا کہ اس وقت ایک شیطان نے یہ خیر اڑا دی تھی کہ الان محمد آ۔ قد قتل ایسی ملامت بھی ہو گئی۔

یہ عاجز بھی باوجود پیری و بیماری و ضعف و درد کمر و بولتا ہے۔ تو کس قدر اللہ تعالیٰ نصرت عزیز فرماتا ہے یہی اس لئے کہ یہ عبد خادم ایک جری اللہ فی حلل انبیاء کا۔

وی پی

باوجود اس کے کہ ہم نے فرمایا ایک اور پہلے اطلاع کی دی تھی کہ یکم دسمبر کا پرہ دی پی ہوگا اور سب صاحبان و صل فرماؤں۔ پھر بھی جن صاحبان نے کھدیا ہو کہ وہی پی نہ کیا جاوے اور وہ خط وقت پر پہنچ گیا ہے ان کے نام دی پی نہیں کیا گیا۔ ۲۰ دسمبر کی شام تک بھی خط آیا اس کی تعمیل کر دی گئی۔ لیکن نوبت کہ بعض صاحبان اتنی دیر میں خط لکھتے ہیں کہ تعمیل جری نہیں سکتی۔ یکم دسمبر کو دی پی ڈاکٹرانہ میں چلے گئے اس واسطے اس کے بعد جس قدر خطوط ممانعت کے آئے ان کی عدم تعمیل کے واسطے ہم ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ امید ہے کہ سب صاحبان کی پی وصول کر لیں گے۔

خاص ارشاد

گذشتہ پہلے (یکم دسمبر) میں حضرت مفتی رفیع کا ایک خاص فرمان علیحدہ کا فخر چھپوا کر بطور ضمیمہ کے اخبار کے اندر ڈالا گیا تھا۔ چونکہ وہ لمبے وقت میں حضور سے ہم کو ملا جبکہ اخبار نہ صرف چھپ چکا تھا بلکہ تہ کر کے بند کر دیا تھا۔ اس واسطے ضمیمہ بعد میں ڈالا گیا ممکن ہے کہ کسی صاحب کے اخبار میں ڈالنا نہ گیا ہو۔ اس واسطے اطلاع کا کھجا جاتا ہے۔ بلکہ سب کا پرچہ ایک خاص پرچہ تھا شائقین درگاہ کے لئے جو کچھ بھیج کر منگوائیں

سوال از جانب اہل کتاب

الجواب

فوائد تفسیری۔ لفظ تیرے لئے جو لگ کا ترجمہ ہے دیکھو
ترجمہ عربی ^{۱۸}نوع کو انقناع کے لئے آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ اور ان کی
کتاب قرأت کی کس قدر تصدیق کی ہے کہ تمام قرآن مجید
ان کی تصدیق سے بھرا ہوا ہے اس لئے انقناع حضرت
موسیٰ کا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہے اور لفظ
تیرے ہی در بیان سے چونکہ عام تھا کہ وہ نبی خواہ بنی اسرائیل
میں سے ہوتا۔ خواہ بنی اسماعیل میں سے۔ اس لئے اس کے
تبعیج کرنے کی ضرورت واقع ہوئی کہ وہ اولاد اسرائیل
میں سے نہ ہوگا بلکہ بنی اسماعیل میں سے ہوگا۔ ارشاد
ہوگا تیرے عہدوں میں سے

الہدائی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہوئے پس اس قدر ثبات ہو گیا کہ وہ نبی اولاد اسرائیل میں سے نہیں ہو گا بلکہ اولاد اسرائیل میں سے نبی ہو گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب بذریعہ قید اس کے حضرت اسماعیل تک پہنچتا ہے۔ کما ثبت فی محلہ اور فصل ۲۱ اشعیاء بن صاف نکھاتا ہے۔ کہ النبوة فی العرب دنی بنی قید اور۔ نسخہ میر ۱۸۱۷ ع۔ یہ بائبل کا نسخہ تمام مکمل ہمارے پاس موجود ہے اور مآلات کن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت موسیٰ کے ساتھ جو ان دوسروں میں مذکور ہے سو بہت سی وجوہ مماثلت کی علما و مفتقرین نے تفاسیر میں تحریر فرمائی ہیں۔ جن کے بیان پر لکھنے سے طوالت ہوگی۔ خود اسکی تصدیق قرآن مجید میں اس طرح ہر ارشاد ہے۔ کہ انا ارسلنا الیک رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔ تفسیر کے معنی و مراد اس سے یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد و کھلانے سے نبوت اور تمام حق کے فرعون اور فرعونین پر نزول عذاب کے لئے بطور ایک شاہد اور ایک گواہ کے ہو گئے تھے۔ اسی طرح پر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرعون پر جہل اور اس کے متبعین پر مثل شاہد کے رسول برحق ہیں یہ یہ معانید بھی مثل فرعون اور فرعونوں کی امواج عذاب ہی میں غرق کئے جاویں گے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ فاخذنا من بعدک بقبضۃ۔ اب دیکھو کہ جنگ بدر میں ایسا یہی کچھ واقع ہوا اور فرمایا کہ میں اپنا کام اس لئے میں ڈالوں گا اسے ثابت و کہ اس کتاب کا نام کلام اللہ ہو گا۔ قال اللہ تعالیٰ فاجعل فی اسمک کلام اللہ۔ یہ فضیلت خاصہ بالفاظ کلام اللہ ہے جو اس کتاب اور اس نبی کے منہ مبارک کو دے گئی ہے اور کتاب اور نبی کو حاصل نہیں یعنی یہ کہ کلام کو کر کے اس سے نبی اور وہ کلام ہو اللہ تعالیٰ کا۔ ہاں یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک فی فضیلت خاصہ جو ان دوسروں میں ہے وہ ثابت شدہ صفا ایک تمام انبیاء بنی اسرائیل کے تھی۔ کما ثبت فی محلہ۔ نہ ہم خلیل اللہ کو دی گئی اور نہ اسحق و اسماعیل کو۔ اور موسیٰ کی کو۔ لیکن یہ کہ ان کے منہ کے کلام کو کلام اللہ کہا جاوے یہی سچی بات ہے۔ وہ حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ من موسیٰ و عیسیٰ حیین لہما و سہما الا ابتاعی و لقم

گے قرآن اذ لب پیغمبر است
کہ گوید حق گفت از کافران است

www.aail.org

یوں کہ نبی اپنے موعظ سے جو بولتا ہے۔ وہ بہت اس درس کے اندر آتا ہے کہ کلام ہے اور مجروحہ وہی ہوتا ہے۔ جو کلام کو فضل ہو اس سے ثابت ہو کہ جس قدر عادی قرآن مجید نے اپنی نسبت کئے ہیں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے اوصاف و صفات بیان کئے ہیں اور ان اسلام اور اس کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں وہ نہایت درجہ پر جمع اور درست ہیں۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت ایسی ہے کہ اس کی ہر کوئی انسان فصاحت اور بلاغت میں اس کے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یعنی حد اعجاز کو پہنچی ہوئی ہے اس کی دلیل بھی ہے کہ وہ اس قدر آسان ہے کہ کلام ہے جسکی قدرت غیر محدود ہے اور ظاہر ہے۔ کہ انسانی ہر ایک طاقت کلام وغیرہ کی محدود ہوتی ہے۔ مثلاً اس میں ایسا سرائیکی اور خفایا دو قافی لاری اور سمارت دینی و یقینی درج میں جن کے بیان کرنے پر ایسی مختصر عبار توں میں انسان قادر نہیں ہو سکتا اس کی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ اس قدر مطلق کلام ہے جس کی قدرت غیر محدود ہے۔ مثلاً اس میں ہزاروں پیشگوئی موجود ہیں۔ جو کوئی انسان ایسی سختی کے ساتھ کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بھی بڑا معجزہ قاهر ہے اسکی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ ایسے علام الغیوب کا کلام ہے کہ جس کو ایک ذرہ ذرہ کا کامل علم ہے۔

بدو علم نہ پوچھتے نہ پوچھتے کہ پید او پیمان بنزدش بکرامت یاں میں تمام آدمین اور آفرین کی برابرت حکم نہیا کتب قیمہ کے مبرور ہیں کہ علم الالہا دلائل و اماخیرین۔ اور کوئی انسان اگر چیکہ سہی علم اس کو حاصل ہو ان تمام ہدایات اور علوم کو جو اس میں مذکور ہے حاصل نہیں کر سکتا اور نہ کسی دنیا کی کتاب میں نہ تمام علوم اور ہدایات پائی جاتی ہیں۔ اس کی دلیل بھی وہی ہے کہ وہ اس علم اور خبر کا کلام ہے جس کے آگے تمام علوم و معارف میں سے ایک نظر کے برابر بھی نہیں ہیں۔ یا مثلاً یہ استنباطی معانی ہے حد بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک چھٹی ہی کتاب تمام ضروریات دینی کو ان تمام دنیا کے لوگوں کے لئے عادی ہے۔ ہر قیامت تک ازمنہ مختلف میں موجود ہوں گی۔ یا تمام ان لوگوں کے لئے جو تمام مہیط الارض پر مختلف قطعات اور مختلف ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ کلام اس قدر مطلق ہے کہ اگر چاہے کسی سے ہی محقق الفاظ میں معانی کثیر التعداد کو لاسکتا ہے جیسا کہ اس کے معنوں سے بھی ظاہر ہے۔ ہر باوجودیکہ قدرتی اشیاء میں ہزاروں خواص اور تاثیرات زمانہ ماضی میں معلوم ہو گئی ہیں۔ مہذا اب حال میں ہی ہزاروں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ اور پھر

محمد و نہیں ہو سکتے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ما قدرت کلمات اللہ ان اللہ عز و جل حکیم و غیر ذلک من لایات۔ اصل کلام مجید ہر وجہ سے بہت اس درس کے ایک معجزہ عظیم الشان ہے پھر ارشاد فرماتے ہیں کہ اور ایسا ہو گا کہ جو میری باتوں کو جھڑپ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنیگا تو میں اس کا حساب اس کے لئے ان دروس میں مخاطب ہوں کہ اہل کتاب ہی ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ اس کلام اللہ کا اہل کتاب پر بھی ماننا فرض ہے بلکہ کتاب موسوی کو اس کے مقابلہ میں ترک کرنا ضروری ہو گا۔ کیونکہ حساب لینے سے مراد کتاب اعمال مابین میں نیکی ہے کہ اور ایسا ہو گا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے گا۔ وہ قوم میں سے نیست کیا جاوے گا۔ اور نسخہ عربیہ اللہ عنہ من لفظ تسماعیل من شعبہ کا موجود ہے جس کے معنی میں۔ کیچ و بنیاد سے اٹھا کر دنیا میں ہی تباہ کر دیا جاوے گا پس اس سے ثابت ہوا کہ ہر صراط کا کوئی اتباع میں ہو گا چنانچہ قرآن مجید بھی فرماتا ہے کہ ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ۔ اور واقعات زمانہ محمدی شہادت دے رہے ہیں۔ کہ اہل کتاب میں سے مثلاً بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قریظہ وغیرہم جنہوں نے اس کلام اللہ کو نہ مانا اور برعکس و عناد رہے۔ ان کا استیصال ہو گیا۔ پس کیسے صادق ہوئے یہ درس۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی جا بجا اس استیصال کی تصدیق موجود ہے۔ جیسا کہ ایل میں بھی جا بجا موجود ہے۔ دیکھو کتاب یسعیاہ نبی کے باب ۲۴ کو اور اس نبی کے زمانہ کو حواریان مسیح نے کتاب اعمال

باب تین درس ۲۴ و ۲۵ میں درمیان زمانہ نشانی بری و بار و دیگر تشریفات آوری مگر محصور کر دیا ہے۔ چنانچہ ہم نے رسالہ عقیدت کتاب اللہ والنبوت النعمانیہ میں شرح اور بسط کے ساتھ اس کو بیان کیا ہے۔ فلیرجع الیہ۔ پس ان دروس اور ان کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ کتب عہد عتیق اور عہد جدید میں ایک ایسی کتاب موجود ہے جسے کلام اللہ کے نازل ہونے کی بشارت ہے۔ جو عہد عتیق اور جدید دونوں سے آہدی اور افضل ہوگی۔ جس کے مقابلہ میں کوئی کتاب سابق و لاحق واجب الاتباع نہ رہے گی۔ ان اصلی کتب بالضرورہ اولیاء ہیں۔ لہذا آیت زیر جواب میں فرمایا جاتا ہے کہ قتل فأتوا بکتاب من عند اللہ ہوا ہدی منہما۔ مطلب تفسیری یہ ہے کہ وہ کتاب آہدی و افضل جو عہد عتیق اور جدید میں موعود تھے۔ وہ ہی کلام اللہ اور قرآن مجید ہے۔ اگر تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ تو کوئی اور کتاب ایسی لاؤ۔ جو عہد عتیق

اور جدید سے بھی آہدی ہو۔ کیونکہ وہ دونوں تو عمدہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے وقت میں متروک ہو کر اور مجبور ہو جاوین گے اور آہدی ہونے کا وعدہ اسی سے پورا ہو گا اور پھر اس قرآن مجید سے بھی آہدی ہو۔ کیونکہ تم اس کو وہ آہدی کتاب موعود تسلیم نہیں کرتے اور جبکہ وہ ایسی کتاب نہیں لاسکتے۔ تو پھر بالضرورہ وہی لوگ متبعین اپنے آجواکے ہیں اور ظالم ہیں۔ جن کی ہلاکت اور استیصال کتب مقدسہ اور ان میں من موعود ہے۔ دیکھو یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۴۲ کو۔ جس میں مخالفین ہمد وغیرہ کی ہلاکت اور تباہی بطور پیشگوئی کے ایک باب لکھی ہوئی ہے اور انہیں دروس سے ثابت ہوا کہ جب مائے واسطے اس کلام اللہ کے ہلاک اور مائل کئے جاوین گے۔ تو پھر مخلوق میں سے کس مخلوق کی مجال ہو کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے برابر کوئی کلام بنا سکے۔ و ہولاء کما قال اللہ تعالیٰ۔ فان لم یتنبہوا لک فاعلم انہا یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ہواہم البغیر ہدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ اور کہیں تورات میں اس کتاب کی برکت بھی فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ تورات کے بارہویں باب میں حضرت ابراہیم کے خطاب میں ارشاد ہے کہ اور دنیا کے سب گھرانے تجھے برکت باوین گے۔ یہ وعدہ بھی بزرگوار اسی کلام اللہ کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہوا۔ کہ انا قال اللہ تعالیٰ و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین وغیر ذلک من آایات اور کہیں لکھتے ہوئے کہ حضرت ابراہیم نے بڑی تصریح اور باری کے ساتھ یہ وعاد کو ذیل کی بھی۔

وَنَادَاۤ اٰلَہٗتَہُمۡ فِیۡہِمۡ رُسُوۡلًا فَنُفِیۡتُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتَاۡکَ وَتُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیَرٰکَیۡہُمۡ اَنۡکَ اَنْتَ الْخٰلِیۡقُ
اس آیت میں جو چار مراتب یعنی تلاوت آیات۔ تعلیم کتاب۔ تعلیم حکمت اور تزکیہ جو اعلیٰ ترین مراتب مذکورہ کا ہے جسکو دوسرے لفظوں میں مرتبہ نبوت کہہ سکتے ہیں۔ مذکور ہوئے ہیں وہ قیامت تک جاری رہیں گے۔ کیونکہ کلام اللہ میں ہر ایک صفہ من صفات اللہ ہے۔ تبدیل و تحریف و تغیر نہیں ہو سکتی۔ یہیں وجہ کہ وہ کلام اللہ ہے اسی لئے بصراحت ارشاد فرمایا گیا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا الھ الحافظون۔ اور سورہ جمعہ میں بھی ان چار مراتب کو بیان فرما کر انہیں ہر چار مراتب اجراء الباقی کے لئے قیامت تک ارشاد فرمایا گیا جو و آخرین منهم لما یخفوا جھم وهو العزیز الحکیم

اور یہ ہر بہار میں اب بھی ہر جود و سرور آیات میں دوسرے لفظوں میں یں ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ ومن یطعم الله والرسول فادلک مع الذین الغنم الله علیہم من البینین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک فیئقفا۔ مراتب شرف کے بقا و اجر اور ہر کسی کو کلام ہی نہیں ہے۔ کہ زمانہ خاتم النبیین سے کے اس وقت تک دائرہ وسائر ہیں۔ آگے رہا جو تھا مہر تکریم کا جو تہ نہوت و الہام کا ہے وہ بھی پندیر اور ایسے کام و صوفیا عظام کے امت محمدیہ میں ہمیشہ جاری رہا جس کو حضرت جری اللہ فی محل الانبیاء نے بڑے زور و شور اور کثرت کے ساتھ واقع کر مشاہدہ کر دیا۔ پس اب ہدایات کا انکار کو کر سکتا ہے اور کوئی کہوں کر کر سکتا ہے۔ مگر وہی جو محض لایعقل ہو گیا ہو۔ پس کیا صادق ہوا وہ دوسرے قریب کا۔ کہ میں اپنا کلام اس کے سونے میں ڈالوں گا۔ الی آخرہ! پس ثابت ہو گا کہ یہ کتاب وہی کلام اللہ ہے۔ جو عہد متیق اور عہد جدید میں موعود تھا۔ اور ایسا موعود جو کل عہد عتیق اور عہد جدید سے افضل اور آہی ہے۔ کیونکہ کلام اللہ ہے جو کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک میں ڈالا گیا۔ اسی لئے اس کی وہ شوکت ہے کہ جس نے اس کو نہ مانا اور معاند رہا۔ وہ بیخ و بنیاد سے استیصال کیا گیا۔

دوسرے دیکھو کتاب یشعیانی کے باب ۲۴م وغیرہ کو۔ اگر مجھ کو خوف طوالت نہ ہوتا جو شاید طوالت ظاہرین کا موجب ہو تو سورہ ہشر کے واقعات کو جو یہودی کی نسبت بیان ہوئے ہیں کتاب یشعیانی کی پشت بگوئی میں مندرجہ بعض ابواب کے ایسا مطابق کر کر بھولہ و قوت دکھاتا جو مثل شہر البشیر کے مصداق ہوتا۔ یہ سوال اور اس کا جواب اگرچہ بطور ایک جملہ مترضہ کے اعجاز القرآن میں مذکور ہوا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن مجید ہو جو اب اس بیان کے اس کتاب پر تو ضرور حجت ہو گیا۔ مگر آریوں اور اس مرتبہ پر توریث کے ان دوسوں سے کہوں کہ حجت ہو سکتا ہے۔ تو مختصر جواب اس گز ہے۔ کہ جب کہ حضرت موسیٰ کی پیشین گوئی جس کو تمام انبیاء و اصفیائے بعد موسیٰ کے تسلیم کرنے چلے آئے اور اس پیشین گوئی عظیم الشان کے وقوع کے منظر چلے آئے اور تمنا دو ہزار برس میں بڑے زور و شور کے ساتھ واقع ہو گئی۔ تو پھر اس کے عدم تسلیم کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے تو حیرت واد۔

پھر ہزاروں معجزات اس کی صداقت اور من جانب اللہ ہونے کے وقت نزول۔ سے آج تک صادر ہونے لگے اور ہونے رہیں گے۔ تو پھر اس پر ایمان نہ لانا مجھ و خدا اور شیطانیت کے اور کیا تصور ہو سکتا ہے۔ اس چودھویں صدی پر نظر کرو کہ حضرت جری اللہ فی محل الانبیاء کے عوی الہامی والخبر کاہ فی القرآن پر کہ ہزاروں معجزات اس الہام کی صداقت پر صادر ہو چکے۔ دیکھو کتب حضرت ائیس کو۔ اب ہم فصاحت اور بلاغت قرآن مجید کی طرف بطور اختصار کے رجوع کرتے ہیں اور بعض آیات کی فصاحت اور بلاغت مجزا نہ کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔ جس کے پیچھے کے لئے علم فصاحت و بلاغت میں کمال مہارت کی حصول کی ضرورت نہ ہو۔ مگر چونکہ حکم معرفت الاشیاء باصداق ہا کے کسی قدر مقابلہ کی ضرورت ہے اس لئے ہم ایک مثل عربیہ کو جو قبل نزول قرآن مجید کے درمیان عرب کے فصیح اور بلیغ شمار کی جاتی تھی اس کو بیان پر لکھتے ہیں اور پھر اس کے مقابلہ میں کلام الہی کو لکھیں گے تاکہ تقابل سے اہل بصیرت اپنی بصیرت سے سمجھ لیں کہ بالضرور قرآن مجید کی بلاغت مجزا نہ ہے اور اگرچہ وہ مثل بھی فصیح و بلیغ ہے۔ لیکن حد اعجاز ان میں پہنچی ہے۔ وہ مثل یہ ہے۔ کہ القتل افقی للقتل۔ یعنی واقعات قتل کے لئے قتل ہی بڑا روکنے والا ہے۔ مطلب اس مثل کا یہ ہے کہ جب انسان کو یہ یقین ہووے کہ اگر میں کسی کو قتل کر دوں گا تو بالضرور میں بھی اس کے بدلہ میں قتل کیا جاؤں گا۔ تو میں اس کو دوسرے قتل کرنے سے باز رکھوں گا جس کے سبب مقدمات خون کے واقع نہ ہوں گے۔ جو باعث حیات انسانی ہے۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولکم فی القصاص حیات یا ادلی الا لیساب اول۔ ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مثل مختصر ہے مگر اندک غرور تدبیر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کلام الہی ہی مختصر ہے کیونکہ القصاص حیات کے دس حروف ہیں اور القتل افقی للقتل کو چودہ حروف ہیں اور مقتضائے بلاغت یہی ہے۔ کہ کلام میں متے الوسع اختصار ہو۔ دوم مثل میں لفظ قتل کا تکرار ہے اور کلام الہی میں تکرار نہیں اور عند البلاغ کلام خالی از تکرار غیر مفیدہ عہد ہوتا ہے اس کلام سے حسین تکرار ہو۔ ان بعض مواقع میں تکرار ہی میں بلاغت ہوتی ہے اس کو عرب عربا کا ذوق سلیم ہی سمجھ سکتا ہے۔ ثالثاً ہر ایک قتل بالحق نہیں ہوتا۔ مثلاً امراہ جو کسی نے کسی کو قتل کیا ہو۔ تو یہ قتل تو اور باعث ایمان قاتل کا ہو جانا ہے کہ جو صاحب جلد میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ بہت جلد فرما

ہے لیکن جو قتل قصاص میں واقع ہو۔ وہ ضرور بالغ قتل۔ رابعا۔ قاتل کا قتل جو قصاص میں کیا جاتا ہے۔ وہی موجب عتاب ہے اور یہ بات آیت میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے مثل میں اور مقتضائے بلاغت یہی ہے کہ مقتود کو مقتل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ جو القصاص حیات میں بیان کیا گیا نہ مثل میں۔ خاصاً مثل سے مراد جب حاصل ہوتی ہے جب اس میں موجب قاتل جو چند مقتودات نکالے جائیں۔ اور مقتدیر عبارت کی یوں ہو۔ کہ القتل قصاصاً افقی للقتل ظلم من ترکہ۔ پس مثل میں پہلے قتل کے بعد قصاصاً مختذوف ہے اور قتل دوم کے بعد لفظ ظلماً مختذوف ہے اور ہر سبب ہو صیغہ افضل التفضل کے منفضل علیہ میں ترکہ بھی مختذوف ہے پس آیت میں تو مراد مستحکم کی دو لفظوں سے ہی مفہوم ہو گئی اور مثل میں بغیر ماننے جانے جیذات کے وہ مراد معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ ذاک من ذاک۔ انتہی میں رسالۃ اعجاز القرآن مصنفہ سید محمد احسن امر و جوی مدنی اللہ عنہ ذنبہ العفی والجلی

سالانہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ سب احباب کو کوشش کرنی چاہیے کہ وقت پر جلسہ میں شامل ہوں تاکہ باقاعدہ کارروائی مجلس کی شروع ہو سکے گویا ۲۴م کی شام کو یا ۲۵ کی صبح کو پہنچ جانا چاہیے۔

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے یعنی صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے ٹکٹیں بٹالہ سے سویل سے زیادہ فاصلہ پر ہو یہ رعایت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے بڑا کرایہ نہ کرے اور وقت کا ٹکٹ لے سکے۔ درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعایت نہ ہوگی یوں سمجھنا چاہئے کہ جن لوگوں کو اپنے ٹکٹیں سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً غیر یا اس سے زیادہ دینا پڑتا ہے ان کے ٹکٹیں بٹالہ سے سویل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں پس کنشن سرٹیفکٹوں کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستیں آئی چاہئیں۔ کنشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائیں گے ان کے لئے درخواستیں بہت جلد آئی چاہئیں ایک سرٹیفکٹ کئی آدمیوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے (۱۲) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم انتظام کیلئے قتل وقت فکر کا ضروری ہوتا ہے لہذا سب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جو صاحب جلد میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ بہت جلد فرما

کے لئے درس مذکور میں تھیں موجود ہے۔ و شتان بینہما۔

حضرت یسوع مسیح موعود کی طرف سے قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چوبیسواں

(ایقہ رکوع ۹ و رکوع ۱۰ سورہ المؤمن بقیہ رکوع ۴ و رکوع ۵)

مورخہ ۱۱۔ نو ستمبر ۱۹۱۰ء

ایک دفعہ اسباب۔ تاکہ آسمانی باب پر پہنچ جائیں۔ یہ اس نے بطور تسخیر کیا ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ اسے کہتے تھے۔ کہ اس کی فوق الفوق حکومت ہے۔ فرعون نے شرارت سے ان تعزفات کو سمجھائی بنا لیا۔ اور کہا کہ ایک محل بناؤ۔ تا مویں کا خدا اوپر پہنچ کر دیکھیں۔

ایک دہریہ نے مجھ سے کہا۔ کہ اگر زمین و آسمان کے درمیان پتھر پھیر دے جاوین۔ تو تمہارا خدا کچلا جائے۔ میں نے کہا احسن۔ کہ انہی زمانہ گزرتا ہے یا نہیں۔ کہا۔ ان۔ میں نے کہا۔ زمانہ تو مخلوق ہے۔ جب وہ نہیں کچلا جاتا۔ تو زمانہ سی لطیف چیز پیدا کرنے والا تو بہت ہی لطیف ہے۔

آلاتی تباب۔ فرعون کی تدبیروں سے موسیٰ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ خود فرعون ہی ہلاک ہوا۔

خوب یاد رکھو۔ کبھی کسی راستہ باز کے مقابلہ میں نہ آؤ۔

اھدکم سبیل الرشاد۔ فرعون نے دماہدیکم الاسبیل الرشاد کہا تھا۔ اس کی تردید میں فرماتا ہے۔

الی الجحۃ۔ اپنے پر آجاؤ۔ جہان ہر قسم کے مذاہن سے محفوظ رہو۔

مورخہ ۱۲۔ نو ستمبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۱۔ سورہ المؤمن رکوع ۶)

ساری خلقت جو میری نگاہ سے بذریعہ علم۔ کتاب۔ سماع۔ مشاہدہ گذری ہے۔ وہ بھی چاہتی ہے۔ کہ میں بیت جاؤں اور مجھے نصرت ملے۔ لوگ اپنے تنگ و ناموس کے قیام کے لئے جانوں تک بے دریغ نثار کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نصرت کے تقاضا پر فرماتا ہے۔ انا لنصرہ سلفا الذین امنوا فی الجحۃ الدنیا۔ اسی درلی زندگی میں رسولوں اور مومنوں کی نصرت کریں گے۔ تاریخ اس وعدہ کے ایفا اور اس نشان کے صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا بھی معاملہ دیکھو۔ کہ آخر کار آپ ہی سلامت

و مومن رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں جوس تھے۔ مگر اس سے بڑے بڑے بھٹ فرد و کچھ نشان نہیں۔ مومنین اس کے بارے میں بحث کرنے لگے کہ کیا وہ تھا بھی یا نہیں۔ تھا تو کون؟

اسی طرح حضرت موسیٰ حضرت یسوع کے دشمنوں کا حال ہوا۔ پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رہ گیا۔ اور اس عزت سے لیا جاتا ہے۔

الحکمین رضی اللہ عنہ کی اولاد تو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ مگر بڑی کی نسل میں سے ہونا تو درکنار۔ اس کا ہنم بھی کوئی کہنا ناہین چاہتا۔

بالعشی۔ پچھلے پھر

سلطان۔ دلیل۔

ماہم بالغبیہ۔ منکر ای کی گزری کی حد کو کبھی نہیں پہنچتا۔ ادکھی کا سبب نہیں ہوتا۔

میں نے ایسے نظارے خود دیکھے ہیں جوش نگہ میں نہیں دیکھ سکتا۔ سمجھا۔ آخر انہی کے ہاتھوں بلکہ یسوع دیکھ جوتن سے پیدا ہوا گیا۔

دکن آکال۔ لڑیں جاعلمین

خوب یاد رکھو۔ بیمار لی ڈریب میں نہیں ملتی۔

مورخہ ۱۵۔ نو ستمبر ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱۳)

(سورہ المؤمن رکوع ۶ نمبر ۱)

لکھم۔ تمہاری ہی بھلائی کے لئے۔

لستکنا ذینہ۔ تاکہ تم ہمیں آرام کرو۔

آرام بڑی دولت ہے۔ آرام سے صحت اچھی رہتی ہے۔ علم بڑھتا ہے۔ دنیا کی تمام چیزوں کے لئے قدرتی طور پر ایک وقفہ مقرر ہے۔ انسان کے لئے بھی ضروری ہے کہ آرام کرے۔ مگر آرام خدا ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ ہم نے میں دیکھے ہیں کہ کور و پیدہ آدمکس کے لوگوں سے پوچھا ہے۔ تو انہوں نے اپنے تئیں دیکھی بتایا ہے جس سے معلوم ہوا۔ کہ کبھی کی زندگی دولت پر موقوف نہیں۔ بلکہ تمام جسم کے سکھ اللہ کی فرمائندگی میں۔

قصارا۔ آرام گاہ۔

فاحسن صبورکم۔ یہ انسان کے تصویر کے عجائبات ہیں۔ کہ ہنسی۔ چیتے۔ فیہ اس کے اشارہ پر چلتے ہیں۔ پھر ہار۔ بکلی۔ ہوا پر قابو ہے۔

من تراب - ہی مٹی ہے - جو اُلکڑے کو نگے - تو کپڑا میلا ہو جائے - اور اسی مٹی سے انسان پیدا ہوتا ہے -
تفقلون - بدیون سے روکو -

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۳ - سورہ المؤمن رکوع نمبر ۸)

کسی کی عظمت - غیبی - جلال - طاقت - علم - احسان و بھینے کے لئے اس کے افعال ہی گواہ ہوتے ہیں - پچھلے رکوع میں اسی بات کا ذکر تھا - اب اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرنے والوں کا ذکر سنا -
انی یصرفون - بت پرستوں کا معاملہ خصوصیت سے موجب تعجب ہے - خودی اپنے ہاتھ سے تراشتے ہیں - پھر خود ہی اسے معبود قرار دیتے ہیں - اور اس کے آگلیانی حائنین پیش کرتے ہیں -
فاما نؤتیک - اما سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے پورا ہونے کی صورت کا علم اللہ ہی کو ہے اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے جس دنگ میں چلے پوری کر دے -

مورخہ ۱۷ - نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ - رکوع ۱۴ - سورہ المؤمن رکوع نمبر ۹)

اللہ کی کتاب - اللہ کی عظمت چمکائے - قرب کی راہیں بتائے اور اس ذات سے حب کامل پیدا کرنے کے لئے مائل ہوئی ہے - اور یہ باتیں اس کے عجیب و غریب اسلاف کے مطالعہ کرنے سے پیدا ہوتی ہیں - جبلت القلوب عطا حب من احسن الیہ - کامل علم والے - کامل قدرت والے - کامل اسلاف والے کی محبت خود بخود آ جاتی ہے - اور پھر اس محبت کرنے والے میں فرمانبرداری پیدا ہوتی ہے - جو تمام سکھوں کی موجب ہے - پہلے اپنے احسان بیان فرماتا ہے
وہی الفلک تفلون - پہلے بری سفر کا ذکر کیا - اب بحری سفر کے ذرائع بتائے -
ذیو یکم ایتم - ایک مغربی سوئی کی طیف اندھیری راتوں میں بڑے بڑے سمندروں میں سفر ہوتا ہے -
افسلم یسروا فی الارض - کنبدن کے وسیع بھی سیرنی الارض ہو سکتا ہے -
فما اضیٰ عنہم - تار یوں - چھانڈنے کے کتنے مالک فتح کئے - پھر ابراہیم نے اپنی پاک داری کا کہان تک سکھایا - کہ اب تک اس کے آثار باقی ہیں - فارسی زبان اب بھی گاؤں میں پڑھائی جاتی ہے - مگر آخر منزل آیا - اب وہ طہراق وہ شوکت وہ شان کہان گئی - خدا جب مٹانے پر آیا - تو وہ ساز و سامان کچھ بھی کام نہ آیا -

اس جگہ سورہ المؤمن کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ رب العالمین

ریویو

فرزند علی

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ایک بیکچر پر مصنفانہ اور منتقدانہ تنقید۔ مولوی صاحب نے سیالکوٹی میں ایک بیکچر خلافت سلسلہ احمدیہ کے دیا تھا۔

جس کے جواب کے واسطے وہ ان کے احمدی برادران نے ایک جلسہ کی تجویز کی تھی۔ مگر مولوی صاحب اس میں شامل ہونے کے لئے ٹھہرے۔ اس واسطے یہ تنقید جو منشی فرزند علی صاحب نے لکھی ہے بصورت رسالہ شائع کی گئی ہے۔ اس میں بالخصوص حضرت علی ص کے رفیع الہی سجادہ عظمیٰ کی تردید نانات معقول اور معذب پر ایہ میں کی گئی ہے۔ ہماری رائے میں یہ رسالہ اس قسم کے لوگوں کے واسطے بہت مفید ہوگا۔ جو ہندو حضرت علی کی وفات و حیات کے مسئلہ میں بچان ہیں۔ قیمت فی جلد ۲۰۔ دس جلد کے لئے ۲۰۰ سو جلد کے لئے ۲۰۰۰ علاوہ محصور ایک سو ہے۔ شائع کا پتہ۔ منشی فرزند علی صاحب۔ میڈیکل کالج۔ قلعہ سیگڑ۔ شہر فیروزپور۔ دسمبر کے اخیر تک منشی صاحب موصوف قادیان میں ہیں اس واسطے یہاں سے بھی مل سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رسالہ کی اشاعت کو پسند فرمایا ہے۔

گوشت خوری

مولفہ منشی برکت علی صاحب سکریٹری انجمن احمدیہ شملہ۔ یہ رسالہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو کہ منشی صاحب موصوف نے آریہ سماج کی گھاس پارٹی کے مقابلہ میں ۱۹۰۷ء میں لکھے تھے۔ اب بصورت کتاب شائع کئے گئے ہیں اور قیمت ۳۰ فی نسخہ دفتر انجمن احمدیہ شملہ سے مل سکتے ہیں ان مضامین گوشت خوری کے فوائد نہ صرف عقلی دلائل سے بتلائے گئے ہیں۔ بلکہ ویدوں کی عبارتیں اس کے جواز اور جواز سے بڑھ کر فرضیت کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

پیدائش عالم

دیناندت کھنڈن سجادہ دہلی کا گیارہواں رسالہ مولفہ منشی عمر الدین صاحب احمدی آریوں کی کتابہ نظری نے انجمن جن البہدوں میں ڈال رکھا ہے۔ ان میں سے ایک قدامت مادہ و روح کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کی حقیقت کو فلسفیانہ دلائل کے ساتھ اس کتاب میں ظاہر کیا گیا ہے۔ قیمت ۳۰ ہے۔ اور دفتر سجادہ مذکور سے مل سکتی ہے۔

تنبیہ زبان دراز

مرد غلام حیدر کے ضمیمہ لغزہ حیدری کا جواب، مصنفہ ابو النصر مولوی سیدنا علی صاحب اٹاوی۔ لغزہ حیدری کا جواب ناظرین نے دیکھا ہوگا۔ پس اسی کے

فروخت زمین

قریباً ایک سو ملہ سفید زمین بمساب ۲۰ روپے پھر ملہ زمین کے قریب ایک دست کی ملکیت ہے قابل فروخت۔ خط و کتابت بدی معرفت ہو۔ ایڈیٹر۔

المہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت افضلہ عالیہ و بصیرت ہے۔ زخم بھر بلا ہے بہت تھوڑا باقی ہے۔ بخار نہیں ہوتا۔ کھانسی بہت کم ہے ضعف ہے۔ رنگ بدنیت سابق کم۔ کچھ غذا بھی نوش فرماتے ہیں احباب دعا کرنے کے خواب میں شامل رہیں خصوصاً شام کچھ حصہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا سنا کرتے ہیں۔

ماہوار رسالہ احمدی

شروع جنوری ۱۹۱۸ء سے افشار اللہ ایک ماہوار رسالہ ۲۲x۱۸ کی تقطیع پر ۳۲ صفحے کا علاوہ ٹائٹل کا زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر اتر پریس دہلی سے شائع ہوگا۔ اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم مسطور کے اعتراضات سابقہ و حال کا مکمل معضل جواب دینا اور احمدیہ تشن کو متعلقہ و نفیس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی شاد احمدی کے اخبار المہدیث اور مرقع قادیانی والہامات منبر پار نظر کی جاوے گی اور سب موقعہ وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی۔ چکوالوی۔ بیالوی۔ لاہوری رضیہ گولڑوی۔ شاہ جہاں پوری۔ جھبالوی۔ شہسواری۔ میرٹھی فیروز کے رسائل پر خاموشی ہوگی۔ قیمت نفیس عام خریداری صرف ۱۰ روپے سالانہ مع محصور ایک سو ہے احمدی برادران بہت ہی جلد پانچ سو روپے خرید کر دین تاکہ رسالہ موصوف جلد شائع ہو سکے۔ المہدیث۔ عاجز قاسم علی احمدی ایڈیٹر اخبار الحق دہلی۔

دھوکہ سے بچو

گولگی کے خط سے معلوم ہوا کہ گولی شخص وہاں پہنچا اور بیان کیا۔ یعقوب شاہ میرانام۔ سوات نیک کی طرف مقام ہے قادیان گیا تھا۔ راہ میں لوٹا گیا۔ اس پر اسے چندہ کے کہا گیا۔ عجیب بات ہے کہ راہ میں کوئی لٹے اور نقصان نہ لڑا کر کے لئے رستے کے شہر چھوڑ کر گولگی پہنچے۔ من انجمن اشاعت میں اس کا حلیہ شائع کر دیا۔ احباب خود کسین بیداری حضرت مسیح موعود میں۔

انصار بدیع

دلا مصنف پڑھ کر راقسم ناگہر کھلی ل شوق سے اخبار بدیع کی امداد ازیں ضروری جان کر تائید کرتا ہے کہ واقعی اور لاریب بدیع کی کارگزاری اور خدمت دین اس امر کی مقتضی ہے کہ انصار بدیع ضرور ضرور اس کی حمایت فراہم کرنا خود بخود ارحم القدر و رفیع قیمت پر اضافہ کریں۔ آہا! بدیعین دقت پر ہر ایک بھائی تک رید ہوتا ہے سچی کہ بعض اوقات کئی موانع لاحق حال بھی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بدیع کو اس سے بھی کہیں بڑھ کر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

عزیز و زبرد لائق تحسین اور قابل قدر ہے۔ اس کے منبر صاحب اور ایڈیٹر ان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ راقم ایک ریڈیو کوئی سود اگر تاجر یا ملازم نہیں ہوں۔ مگر یہی دل چاہتا ہے کہ من دھن ہی جملہ اخبارات رسالجات سلسلہ احمدیہ پر قربان ہو جاوے تو کہ ہے۔ واقعی مجھے خوشنودی ہوتی ہے۔ جب کہ اس قسم کی تحریک ہو تو اسے اس خط و نسی کی حیثیت میں بھی سجدہ اللہ کئی رسالے عاجز کے پاس آتے ہیں۔ بعض کی ان میں سے ذیل قیمت بھی ادا کرنا ہوں۔

الغرض راقم غریب الوطن کو لاریب خوشی ہے اور کہ بدیع اپنی نظیر اپنے۔ اور قابل امداد ہے۔ لہذا معروض ہوں کہ سال کا پرچہ ۱۰ جلد ۱۰ پانچ روپے پر تمام بندہ وی پی کرین اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تول کھول کر ان کا رہائے خیر میں دیا جاوے۔ محمد عمر الدین۔ رائٹر۔ صدر بازار حیدر آباد سندھ۔

درخواست دعا

حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے توبہ و دست دعا کرتے ہی ہیں۔ مگر براؤ حاجت میں صاحب میرٹھی احباب کی خدمت میں اس درخواست کا ثواب خصوصیت سے لین چاہتے ہیں کہ حضرت کی رازی عرواح و عافیت کے واسطے دعا کی جاوے۔

(۲) پرا درخیر الدین صاحب احمدی مقدمہ مسجد کے معاملہ میں احباب سے درخواست دعا کرنے میں۔

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت - حسین حضرت اقدس کی تعلیم شرط بیعت مسروح
درت بن - عصر کے ۱۲.۵ - ۵۰ کے ۵۰ - صبح کے ۱۰.۲۵ - اس سے
کم کی کتاب - رنگو اگر تقسیم فراویں
ڈرٹ بن اردو و کامل - حضرت مسیح موعود کے ابتدائے موعودہ
کے تمام اردو اشعار - حقیر جلد ۳ - ۵
معیار الصاویقین - راسخاں و ن کی چمن کے اصول - حضرت کے
وعدی کا ثبوت - دقل قابل وید ۳
ظہور السبح - ذوات سبح اور بات التکالیف پر سیکر بکٹ ۶
کتاب الصیام - نماز و روزے کے مسائل ۱۰
سنت احمدیہ - نماز و روزے کے تمام مسائل - فرائض و حدیث
بالا لک بیان لکے ہیں - ۳
کفارہ - کفارہ عیسائیوں کی توبہ میں عقلی نقلی دلائل ۳
مباحثہ رام پوری - حضرت مولانا مولوی محمد اسن صاحب کی تقریر
بے نظیر مع جواب مخالفت ۱۰۲ - دفتر تبرہ سے طلب فرمائے

مفرح یاقوتی

تبار کرد و حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کا
مرحوم عیسیٰ لاہور - حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
مصدقہ ہے اقصائے شیعہ کو طاعت بخشنے ہے - یہی مفرح اور
منفی ہے - ہر قسم منفعہ دہنی اور مالاغنی کو دور کر کے ہے مفرح
محبوب سے بلو اسکے قیمت نقد مبلغ طبعی فی دبیہ باذریعہ
طلب پارس ملکتی ہو۔

صدائے اقبال

صحابان آپ پر روشن ہے کہ کثرین نے ایک شہادت دیدین البزلی
نجات کا راز باغیہ سہل چار و پے مقرر تھی - جب کثرت و حاجت ارشاد
کے موجب فیس مبلغ چار گدی کی تا کہ غریب عرب بھائی بھی مستفیج ہو
تخلیص سب ذیل میں ادا صلیب انور سری قسم اعلیٰ مدین اودا آگے بھی ہو
چونکہ خدمت منٹ میں تیار کر کے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ
دی لی مبلغ چار و پے (۲) پے صاف - جو ایک کے لئے چار گدی کا مدد
جواب (۳) - اگر میری روانہ کردہ ترکہ کے صاحب انور سری قسم اعلیٰ
ہیادہ مدد و تخلیص بخیر پریس واپس میا دگی (۴) مدد است کنندہ کو تخلیص
انوار کہ بدین اجازت سہل و سیر کی کسی ایک کو نہ تباہی چار گدی کا مدد کرنا
ضروری ہو گا لیکن غلام محمد امین اقبال مرض جنون الی سبب کثرت و
اصل لال پورا

خط - پتہ - نمبر تالیف - نام

ذخیرہ کی جوہر بنانا چاہو گد لڑن کی لاکھتیں سکتی ہے - فوراً
پتہ ذیل سے منگالو - (۱) پانچ پانچ حروف اور سوٹ ہند سے بن
دلائل ثاب ہولہ رجسٹری خود میا ہی ال گدی - فی کس جم
(۲) تین تین حروف اور ایک لائن ثاب ہولہ رجسٹری خود میا ہی ال گدی - فی کس (۲۰)
والی گدی - فی کس (۲۰)
الشہر - جین مل کینی گویہ لڑالہ پنجاب

کشمہ سرمہ

محض خدائے تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید و نایاب ہر ایک کے سامنے پیش کرتے
ہیں - ہر کسی کو مجھ زمین کرنے اور کسی کو ہو کہ دین چاہتے ہیں - صرف
اس لئے انکا انکار کیا گیا ہے کہ خد تعالیٰ چاہے تو لوگ ناندہ
آٹھویں - کشمہ سرمہ - یعنی دلت چیشا کیے گئے یا پیسے آتی
ہے بفضل تعالیٰ اسے اکبر کا ناندہ بخشا ہے اس کی اتنی تعریف کافی
ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی عبداللہ صاحب مظلہ کے مطلب
میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانان نے خد کے فضل سے
محت پائی - قیمت فی قلم بعد برتہ و محصول اک (دستے)
سرمہ - کردوری اکھ کو دور کرتا ہے - اس کے اعلیٰ اجزا اربابین
دونی ہیں - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجرہ منتحب ہے انشاء اللہ
پرستی مفید و باریک ہو گا - قیمت فی قلم چار - محصول بذریعہ
الشہر - عبدالرحمان - کافی - احمدی - قادیان رگورہ پور

المخطوبہ

شہیدی سادات میں سے ایک لڑکی زوجان بالغ
کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ داروں
میں سے ہے ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے برتعلق حضرت خلیفۃ
کی معرفت ہو گا - خط و کتابت حضرت میں یا معرفت
ایڈیٹر اخبار بدر ہو سکتی ہے۔
۲ - ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بہو عورت - بائیس سال
عمر احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے - شریف خاندان کے
خو اندہ آدمی کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو سکتی ہے۔
۳ - کے گھٹ بھیکر۔

رسید ذر

مورخہ اسرار کوثر ۱۹۱۰ء
جناب فیاض الدین صاحب ۱۲ اللہ صاحب مخرج مش صاحب ۲۵۵۲ لصر
جناب عبدالعزیز صاحب ۱۹۷۸ لصر جناب عبداللہ صاحب ۹۳ سے
الجب اصغر صاحب ۲۳۳۶ سے

کاکتہ نامی اکٹرائیں کے برتن کی نابی ہوشی اردو میں

جیسے بنے ڈاکٹر برتن کعوق کا فورے آؤ
جب کسی کو ہشیدہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی بکار پڑ جاتی ہے - اور
گھبرا کر یہی کہتے ہیں - اگر پہلے ہی سے تصور اسوجہ تو یہ تخلف کین اٹھنا
پڑے - لیکن نین ایک شیشی جن کا فورے لے کر گھر ڈال رکھتے ہو - یہ اصل
عوق کا فورہ ۲ برس سے مشہور اور سچ ہے کہ وہی ہشیدہ کی انمول دوا ہے -
گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور دہلی کے لئے الکیر کا حکم رکھتی ہے
قیمت فی شیشی ایک روپہ - محصول اک ایک شیشی سے چار تک ۵

عرفی پودینہ

ہر ایک آل بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے - یہ عرفی پودینہ کی
جڑی بیٹوں کی مانند رہتی ہے - یہ عرفی ڈاکٹر برتن کی صلاح سے لایا
گئے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریح کے لئے یہ دوا مہایت مفید
ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈاکر کا آنا - ہر ہشی - اشتہار کا کم ہونا یہ سب
ریح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ
کہ اور کئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ - محصول ایک شیشی سے
چار شیشی تک ۵

ڈاکٹر اکٹرائیں کے برتن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اشرف کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب مفت مٹی ہے - منگ کر ملاحظہ فرماویں

ایک شیشی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب ہندی ذخیرہ کے جوہر سے بصورت عرفی خوشبودار بنایا گیا ہے
اس لئے اسم بائیس ہے باون کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم ہونا یہ
صورت نکلی سے لگا یا جانا ہے نہ لہانے کی ضرورت اور مٹا ہوا رنگ
کی حاجت - اور گھاؤ - اور خشک ہو جانا ہے چار منٹ میں فانی ہو کر
کام پر پہننے خوشبودار بن نہلائے اور دوسرے نے کھلیت سے کیا
عجیب نجات دینے والا خضاب ہے - قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر
کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے - علاوہ لڑن جب ذیل ادویات
جو سالانہ سال کے تجربہ میں بہرہ برد ثابت ہوئیں وہ بھی دینا نظر میں
ہیں - سفوف سوزاک فی طبیہ عذر جواب آتشک فید بن سے -
جواب اسیر غنی وادی قیمت فی ڈبیہ عصر سرمہ اکیر العین فی قلم عصر
سفوف جربان ۴ - جواب یہی فید بن ۴ - رنودہ خضاب اور
ہر ایک ادویات کا کوثر آٹھ آٹھ - محصول اک و خرقہ پارس ۶
ایک حالت میں بڑھ خبردار۔

مصلیٰ کا پتہ

میں بھرا کا رغنا قدرتی خضاب از کوثر ذی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانو